تفہیم الاحادیث

www.KitaboSunnat.com

جلد ششم

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

ادارہ معارفِ اسلامی منصورہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

(الحشر آیت ۷)

"جو کچھ رسولؐ تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو روک دے اس سے رک جاؤ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفہیم الاحادیث

جلد ششم

ہزاروں صفحات میں پھیلا ہوا ایک عجب ذخیرہ

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ

جمع و ترتیب و تخریج : ـــــــ عبد الوکیل علوی

ادارہ معارف اسلامی منصورہ لاھور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	تفہیم الاحادیث۔ جلد ششم (غزوات ومتعلقات، جہاد، نظمِ جماعت، سیاسیات)
مواد از تصنیفات	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
تخریج وترتیب	مولانا عبدالوکیل علوی
باہتمام	ادارہ معارف اسلامی۔ منصورہ
کمپیوٹر کمپوزنگ	دارالسلام پبلشرز دی لوئر مال لاہور
مطبع	میٹرو پرنٹرز' لاہور
اشاعت اول	ستمبر 2000
اشاعت دوم	دسمبر 2003 (1100)
قیمت	350 روپے

تقسیم کنندہ:

مکتبہ معارف اسلامی

منصورہ ملتان روڈ۔ لاہور۔54570

فون: 042-5432419-5432476-5419520

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

غزوات اور متعلقات

سوق عکاظ کی طرف تبلیغی سفر 11
مظالم کی شدت اور ہجرت حبشہ 14
اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ کے متعلق آپؐ کا ارشاد 19
کفار مکہ کا مطالبۂ عذاب 21
سات سالہ قحط کے لئے حضور ﷺ کی دعا 22
ہجرت مدینہ 26
حبِّ وطن کہاں تک جائز ہے 27
غار ثور میں تین دن 30
میثاق مدینہ ..... یہود سے معاہدہ کی شرائط 33
انصار کا ایثار 38
واقعۂ نخلہ 45
غزوۂ بدر 49
حضور ﷺ کی دعا 58
قیدی بنائے جانے پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا ردعمل 62
آپ ﷺ کا " شَاھَتِ الْوُجُوْہُ " فرمانا 65
اموال غنیمت 68
مسئلۂ غنیمت 71
اسیروں کی رھائی کے لئے تعلیم کی شرط 72
ابو العاص کا فدیہ 74
مطعم بن عدی کے احسان کا بدلہ 76
ثمامہ بن اثال کی رھائی 76
جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ پر تلاوت قرآن کا اثر 79
اسیران بدر کے فدیہ کے بارے میں مشاورت 81
قریش کے بارے میں آپ ﷺ کی پشین گوئی 85
جنگی قیدیوں کا تبادلہ 88
جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک 92
قیدیوں کے لئے عام معافی کا اعلان 94
فوج میں بھرتی کے لئے عمر کی حد 100
غزوۂ اُحد 102
اُحد میں حضور ﷺ کا زخمی ہونا 105
غزوہ اُحد میں ابو سفیان کا نعرہ 107
ابو سفیان کا آئندہ سال کے لئے جنگ کا چیلنج 108
بدر ثانی 109
آپ ﷺ کی شجاعت 111
احتساب و جواب طلبی 112
شہداء کی میراث 114
غزوۂ احزاب ..... حالات و واقعات 116
نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کردار 120
غزوۂ بنی نضیر ..... جنگی ضرورت کے تحت درخت وغیرہ کاٹنا 122
بنو قریظہ 126
غزوۂ بنی المصطلق ..... حالات و واقعات 132
رئیس المنافقین کی گھناؤنی سازش 136
ولید بن عقبہ کی غلط بیانی 144
واقعۂ افک اور منافقین کا کردار 149
دو قیدیوں کی رھائی 162
حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی آزادی اور آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نکاح 162

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی افواہ اور بیعت 168

شرائط معاہدہ 170

ابو جندل کا واقعہ 182

شرائط معاہدہ کی رو سے عورت کی واپسی کا مسئلہ 184

اسلامی کیمپ پر شب خون کی سازش 189

فتح مبین 191

وفود کی آمد 197

وفد نجران 197

مباہلہ ومناظرہ 199

اہل نجران کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح نامہ 201

قبیلۂ عرینہ کے چند لوگوں کا واقعہ 205

غزوۂ خیبر 207

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا خفیہ خط 208

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت کیسے کی 213

فتح مکہ کے بعد عام معافی کا اعلان 214

﴿ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ﴾ کا اعلان 217

خواتین سے بیعت 219

بیعت لیتے وقت خواتین سے نوحہ نہ کرنے کا عہد 220

عورتوں سے بیعت کا طریقہ 228

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک سوال 234

((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ)) کا صحیح مفہوم 235

ابن ابی السرح اور ان کی رہائی 238

وفد ہوازن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں 240

غزوۂ تبوک ایمان ونفاق کی کسوٹی 245

کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کا معاملہ 247

اس غزوہ سے پیچھے رہ جانے والے سات صحابہؓ 260

واپسی اور مسجد ضرار 262

عذر شرعی کی بنا پر شریک جہاد نہ ہونے والوں کی حیثیت 265

حجۃ الوداع اور حرمت سود 267

آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت 270

جہاد اور اس سے متعلقہ ہدایات

جہاد تا قیامت جاری رہے گا 280

جہادِ اکبر اور جہادِ اصغر 282

مقصد جنگ کی تطہیر 284

طریق جنگ کی تطہیر 288

لڑائی کی دو قسمیں 291

اہل قتال کے حقوق 294

قتل صبر کی ممانعت 298

امر بالمعروف و نہی عن المنکر 300

اطاعت امام 304

دوران جنگ ایفاء عہد کی تلقین 305

قتل سفیر کی ممانعت 307

جنگ کے دوران میں ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) کہنے والے کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔ 309

اسلامی فوج کا شعار (Password) 310

ذمیوں کی جان کا احترام 311

لوٹ مار کی ممانعت 314

کافروں کے نفوس و اموال کب مباح ہیں؟ 316

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی حیثیت بلحاظ اختلاف دار 317
مثلہ اور نہبی کی ممانعت 319
وحشیانہ افعال کے خلاف عام ہدایات 321
جنگ میں شور و ھنگامہ کی ممانعت 323
بد عہدی کی ممانعت 325
لوگوں کو تنگ کرنے کی ممانعت 327
ذمیوں کی حفاظت 330
غازی کا اجر 332
باغیوں کے بارے میں ضابطۂ اسلام 335
قتل اسیر کی ممانعت 337
باغیوں سے قتال 337
میدان جنگ سے فرار کبیرہ گناہ ہے 339
دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو 341
مجاہدین کے اہل و عیال سے جرم خیانت کی سزا 343
مجوس سے جزیہ 346
شہید کی تمنا و خواہش 349
عدالت الٰہی میں شہید کی پیشی 351
مقتول کی آخرت میں داد رسی 354

نظم جماعت

انقلاب نبوی 355
اسلام آدمی کو کیا بنانا چاہتا ہے؟ 357
نظم جماعت کی اہمیت 358
جماعت کی فضیلت 359
اصطلاح جماعت کی تشریح 360
اسلام کا اجتماعی مزاج 363
اجتماعی زندگی کے بڑے بڑے اصول (احادیث کی روشنی میں) 364
آنحضرت ﷺ کا مرتب کیا ہوا نظام زندگی 367
مسلمانوں کی باہمی شفقت و رحمت 383
دعوت دین کے لئے لازمی شخصی اور جماعتی اوصاف 385
بدی کے مقابلہ میں مومن صالح کا کردار 390
داعیٔ حق کے اوصاف 392
اسلامی معاشرہ اور تجسّس 393
حسن معاشرت 396
امت مسلم پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ذمہ داری 402

سیاسیات

اصلاح دنیا کے لئے سیاسی طاقت کی ضرورت 409
اسلامی ریاست کا مقصد وجود 410
انسان پر انسان کی خدائی 414
ایسی خدائی کے خلاف جہاد 416
عصبیت کے خلاف اسلام کا جہاد 417
اسلام میں تلوار کا استعمال کب جائز ہے؟ 427
اسلامی نظام سیاست کی بنیادیں 428
اطاعت الٰہی 428
اطاعت رسول 429
اطاعت امیر 429

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولی الامر اور اصول اطاعت 433

جوابدہی کا تصور 439

اسلام اور جہانگیریت 439

اسلامی جمہوریت 440

رشتہ دین پر مادی علائق کی قربانی 443

اسلامی ریاست میں انتظامیہ کا اصل کام 454

اسلامی نظام زندگی میں مشاورت کی اہمیت 456

اصول انتخاب 459

عورتوں کے مناصب 464

عورت کا دائرہ عمل 466

بنیادی حقوق اور اجتماعی عدل 470

فلاح عامہ 472

اسلامی ریاست کے بنیادی اصول 478

قانون الٰہی کی بالا تری 478

عدل بین الناس 481

مساوات بین المسلمین 484

حکومت کی ذمہ داری 490

اطاعت فی المعروف 495

اسلامی ریاست اپنے شہریوں کے حقوق کی محافظ 497

اسلام کی بین الاقوامی پالیسی 498

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حق اور فرض 501

منکر کو روکنے کے لئے قوت کے استعمال کا حکم 502

نزاعی امور کے فیصلہ کا صحیح طریقہ 507

پہلی ہدایت اہل ذکر کی طرف رجوع 508

دوسری ہدایت اولی الامر کی طرف رجوع 509

تیسری ہدایت شوریٰ کا انعقاد 509

مذکورہ اصولوں کا لحاظ عہد رسالت میں 509

مذکورہ اصولوں کا لحاظ خلافت راشدہ میں 510

مساوات کا سبق 516

معصیت سے اجتناب کا حق 517

معاہدین سے معاملہ کیسا ہو؟ 518

ذمیوں کے عام حقوق 519

ذمیوں سے جزیہ و خراج کی تحصیل میں رعایات 520

حقوق شہریت 522

شہریوں کو بنیادی ضروریات زندگی فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے 524

علاقہ غیر میں رہنے والے مسلمان کی کوئی دیت نہیں 527

معاہد قوم کا جان و مال کب مباح ہوتا ہے؟ 527

شہریوں پر حکومت کے حقوق 529

عہدہ اور اقتدار کی طلب و حرص کا ممنوع ہونا 532

اسلامی عدالت کے جاری کردہ سمن کی قانونی حیثیت 534

عدالت کے فیصلہ کی قانونی حیثیت 535

قاضی (جج) کے اجتہاد کی شرعی حیثیت 537

خلافت کے لئے قرشیت کی شرط 540

امامتِ قریش کے بارے میں آنحضورؐ کے ارشادات 540

ارشادات مذکورہ کا منشا 541

امامت قریش کے بارے میں علمائے امت کا مسلک 541

خلافت کیلئے قرشیت کی شرط کی حقیقت 542

حدیث امامت قریش سے مستنبط ہونے والے اصول 544

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر تفہیم القرآن میں اور اپنے دوسرے وقیع اور وسیع لٹریچر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بہت سی احادیث کا حوالہ دیا ہے اور ان کی ایسی جامع تشریح کی ہے، جس سے اسلام کے مکمل نظام حیات کے تقریباً" تمام گوشوں کی بہت اچھی وضاحت قاری کے سامنے آ جاتی ہے۔

ادارہ معارف اسلامی کی انتظامیہ نے طے کیا تھا کہ مولانا مودودی مرحوم و مغفور نے اپنی بیش قیمت تالیفات میں جن احادیث کو بنائے استدلال بنایا ہے اور اپنی خداداد صلاحیت اور علمی اور تحقیقی ذوق کے ساتھ ان احادیث کی جو تشریح اور وضاحت کی ہے، انہیں ان کی تمام کتابوں سے نکال کر جمع کر دیا جائے تاکہ حدیث کے میدان میں مولانا مودودی رحمہ اللہ کی تحقیقی فکر اہل علم کے سامنے لائی جا سکے۔ یہ کام مولانا عبدالوکیل علوی صاحب کے سپرد کیا گیا تھا۔ انہوں نے کئی سال کی محنت اور نہایت عرق ریزی کے ساتھ اس اہم کام کو بہت خوبی کے ساتھ پایہ ء تکمیل تک پہنچایا ہے۔ جمع و ترتیب کے وقت جہاں کوئی خلا محسوس کیا گیا اسے اچھے طریقہ سے پر کر دیا گیا ہے۔ اسناد کا اضافہ کر دیا گیا ہے اور تخریج کا محنت طلب کام بھی کیا گیا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ علمی حلقوں میں اس مجموعہ احادیث کو بہت پسند کیا گیا ہے۔

تفہیم الاحادیث کی پہلی جلد جو "ایمانیات" ، خاص طور پر "توحید باری تعالیٰ" کے مباحث پر مشتمل ہے، اگست ۱۹۹۳ء میں پہلی مرتبہ شائع کی گئی تھی۔ اس کا دوسرا ایڈیشن مئی ۱۹۹۶ء میں اور تیسرا ایڈیشن جولائی ۱۹۹۹ء میں شائع کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کے علمی حلقوں میں اسکی اچھی پذیرائی ہوئی ہے۔

تفہیم الاحادیث کی دوسری جلد جو" ایمانیات" کے دوسرے اور تیسرے اہم اجزاء یعنی "رسالت" اور "آخرت" کے مباحث پر مشتمل ہے، پہلی مرتبہ ستمبر ۱۹۹۴ء میں شائع کی گئی تھی۔ اس کا دوسرا ایڈیشن جنوری ۱۹۹۷ء میں شائع کیا گیا اور اس کا تیسرا ایڈیشن اپریل ۲۰۰۰ء میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ بھی اس کتاب کی اچھی پذیرائی کی دلیل ہے۔ جلد دوم کے تیسرے ایڈیشن کو قارئین کی سہولت کے لئے پہلے کی نسبت کچھ چھوٹے سائز یعنی 8/ 30 x 20 میں شائع کیا گیا ہے اور یہ طے کیا گیا ہے کہ آئندہ سے تفہیم الاحادیث کی تمام جلدیں اسی سائز میں شائع کی جائیں گی۔ اس مناسب سائز کو پسند کیا گیا ہے۔

تیسری جلد جو "کتاب الصلوۃ" پر مشتمل ہے کی کمپیوٹر کے ذریعے کمپوزنگ کرائی گئی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن اکتوبر ۱۹۹۷ء میں شائع کیا گیا۔ یہ ایڈیشن ختم ہوگیا تو اس کا دوسرا ایڈیشن اپریل ۲۰۰۰ء میں نئے سائز میں شائع کیا گیا ہے۔

چوتھی جلد جو "صوم" اور "حج" پر مشتمل ہے، پہلی مرتبہ جنوری ۱۹۹۸ء میں شائع کی گئی ہے۔ اس کی دوسری اشاعت اپریل ۲۰۰۰ء میں نئے سائز میں لائی گئی ہے۔

پانچویں جلد، جو "کتاب النکاح" اور "کتاب الحدود" پر مشتمل ہے کا پہلا ایڈیشن کمپیوٹر کمپوزنگ کے ذریعے معیاری طباعت کے ساتھ جون ۱۹۹۹ء میں شائع کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب تفہیم الاحادیث کی چھٹی جلد جو "غزوات" "جہاد اور اس سے متعلقہ ہدایات" "نظم جماعت" "سیاسیات" "اسلامی ریاست" "مشاورت" "حقوق شہریت" "قضا اور قاضی کے اجتہاد کی شرعی حیثیت" جیسے اہم عنوانات پر مشتمل ہے قارئین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ اس جلد کی کمپوزنگ دارالسلام پبلشرز سے کرائی گئی۔ اس جلد میں حوالہ جات کی ترتیب کو بہتر کردیا گیا ہے۔ اس کمپوزنگ میں عربی رسم الخط پہلے سے بہت اچھا اور نمایاں ہے۔ اس کی کمپوزنگ ہی نئے بہتر اور مناسب سائز یعنی 8 ر 30 x 20 میں کرائی گئی ہے۔ آئندہ کے لیے اسی سائز کو مستقل طور پر اختیار کیا گیا ہے۔

یہ کتاب ایسے مرحلے میں پیش کی جارہی ہے کہ وطن عزیز میں اور بیرون ملک جہاد اور جہادی تنظیموں کے خلاف شرانگیز پراپیگنڈہ کیا جارہا ہے اور بعض بیرونی ممالک کی طرف سے جہادی تنظیموں پر پابندی لگانے کے ناروا مطالبات کیے جارہے ہیں۔ اس کتاب کے ذریعے حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ کے ذریعے یہ واضح کیا گیا ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ جہاد اکبر اور جہاد اصغر کے فرق کو واضح کیا گیا ہے اور جہاد کے آداب کی وضاحت کی گئی ہے۔

امید ہے کہ تمام اہل علم خصوصاً جہادی تنظیمیں اس کتاب کو اپنے لیے بہت مفید پائیں گی۔ مجاہدین کے اندر جہاد کے اسلامی آداب کی تشریح و وضاحت کے لیے اس سے مدد لیں گی اور مجاہدین کی ذہنی و اخلاقی تربیت کے لیے اس سے رہنمائی حاصل کی جائے گی۔

"سیاسیات" کے عنوان کے تحت اسلامی نظام سیاست کی بنیادیں 'اسلامی جمہوریت 'اسلامی نظام زندگی میں مشاورت کی اہمیت و ضرورت 'قانون الٰہی (اسلامی شریعت) کی بالاتری اور شہریوں کی بنیادی ضروریات زندگی فراہم کرنے کی حکومتی ذمہ داری کے بارے میں صحیح احادیث کی روشنی میں رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ پاکستان میں اسلامی نظام زندگی کے قیام کے سلسلے میں اس کتاب سے مدد لی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو اہل ایمان کے اندر اتباع سنت کا ذریعہ بنائے 'دینی جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکنوں 'جہادی تنظیموں کے ذمہ داروں 'مجاہدین اسلام 'سیاسی جماعتوں کے ذمہ داروں اور سیاسی کارکنوں کے لیے مفید اور موجب رہنمائی بنائے! آمین۔

اللہ تعالیٰ ادارہ معارف اسلامی کی اس محنت اور کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور ادارے کو توفیق اور ضروری وسائل عطا فرمائے کہ وہ تفہیم الاحادیث کی باقی ماندہ تین جلدوں کو زیور طباعت سے آراستہ کرکے نو جلدوں پر مشتمل اس سیٹ کو مکمل کرلے اور مولانا مودودی رحمہ اللہ کے اس عظیم کارنامے کو نئی نسل تک پہنچانے کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچاسکے۔

و ماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

خاکسار

(محمد اسلم سلیمی)

ڈائریکٹر ادارہ معارف اسلامی منصورہ

۲۳ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ ر ۲۷ جون ۲۰۰۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوات اور متعلقات

سوق عکاظ کی طرف تبلیغی سفر:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ بازار عکاظ تشریف لے جا رہے تھے، راستے میں نخلہ کے مقام پر آپ نے صبح کی نماز پڑھائی، اُس وقت جنوں کا ایک گروہ اُدھر سے گزر رہا تھا، تلاوت کی آواز سن کر وہ ٹھہر گیا اور غور سے قرآن سنتا رہا۔ (اس قصے کی صراحت میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ نے جنوں کے سامنے قرآن نہیں پڑھا تھا نہ آپ نے ان کو دیکھا تھا۔ (مسلم، ترمذی، مسند احمد، ابن جریر)

تشریح: اکثر مفسرین نے اس روایت کی بنا پر یہ سمجھا ہے کہ یہ حضور ﷺ کے مشہور سفر طائف کا واقعہ ہے جو ہجرت سے تین سال پہلے ۱۰ھ نبوی میں پیش آیا تھا لیکن یہ قیاس متعدد وجوہ سے صحیح نہیں ہے۔ طائف کے اُس سفر میں جنوں کے قرآن سننے کا جو واقعہ پیش آیا تھا اُس کا قصہ سورۂ احقاف:۲۹۔۳۲ میں بیان کیا گیا ہے۔ اُن آیات پر ایک نگاہ ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اُس موقع پر جو جن قرآن مجید سن کر ایمان لائے تھے وہ پہلے سے حضرت موسیٰ اور سابق کتب آسمانی پر ایمان رکھتے تھے، اس کے برعکس اس سورہ کی آیات:۲۔۷ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس موقع پر قرآن سننے والے یہ جن مشرکین اور منکرین آخرت اور رسالت میں سے تھے۔ یہ بات تاریخ سے ثابت ہے کہ طائف کے اُس سفر میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی حضور ﷺ کے ساتھ نہ تھا بخلاف اِس کے اِس سفر کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہما فرما رہے ہیں کہ اس میں چند صحابہ آپ کے ساتھ تھے۔ مزید برآں روایات اس بات پر بھی متفق ہیں کہ اُس سفر میں جنوں نے قرآن اُس وقت سنا تھا جب حضور ﷺ طائف سے مکہ تشریف لاتے ہوئے نخلہ میں ٹھہرے تھے اور اِس سفر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق جنوں کے قرآن سننے کا واقعہ اس وقت پیش آیا تھا جب آپ مکہ سے عکاظ تشریف لے جا رہے تھے۔ ان وجوہ سے صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ سورۂ احقاف اور سورۂ جن میں ایک ہی واقعہ کا ذکر نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ دو الگ واقعات تھے جو دو مختلف سفروں میں پیش آئے تھے۔

جہاں تک سورۂ احقاف کا تعلق ہے، اُس میں جس واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں روایات متفق ہیں کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰ھ نبوی کے سفر طائف میں پیش آیا تھا۔ اب رہا یہ سوال کہ یہ دوسرا واقعہ کس زمانے میں پیش آیا' اس کا کوئی جواب ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں ملتا نہ کسی اور تاریخی روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ عکاظ کے بازار میں کب تشریف لے گئے تھے البتہ اِس سورہ کی آیات:۸۔۱۰ پر غور کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ نبوت کے ابتدائی دور کا واقعہ ہی ہو سکتا ہے۔ ان آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے جن عالم بالا کی خبریں معلوم کرنے کے لئے آسمان میں سن گن لینے کا کوئی نہ کوئی موقع پالیتے تھے مگر اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ہر طرف فرشتوں کے سخت پہرے لگ گئے ہیں اور شہابوں کی بارش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے کہیں ان کو ایسی جگہ نہیں ملتی جہاں ٹھہر کر وہ کوئی بھنک پا سکیں۔

اس سے ان کو یہ معلوم کرنے کی فکر لاحق ہوئی کہ زمین میں ایسا کیا واقعہ پیش آیا ہے یا آنے والا ہے جس کے لئے یہ سخت انتظامات کئے گئے ہیں۔ غالباً اُسی وقت سے جنوں کے بہت سے گروہ اِس تلاش میں پھرتے رہے ہوں گے اور اُن میں سے ایک گروہ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن سن کر یہ رائے قائم کی ہو گی کہ یہی وہ چیز ہے جس کی خاطر جنوں پر عالم بالا کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ (تفہیم القرآن:۱۰۸/۶۔ سورۃ الجن زمانۂ نزول)

تخریج:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ' عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ' قَالَ: اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ' وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ' وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ' فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ' فَقَالُوْا: مَالَكُمْ؟ حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ' قَالُوْا: مَاحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا شَيْئٌ حَدَثٌ' فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا' فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ' فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْفَجْرِ' فَلَمَّا سَمِعُوْا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (ایک روز) نبی ﷺ اپنے چند صحابہ کی معیت میں عکاظ کے بازار کی جانب چلے (اس وقت) شیاطین کو آسمانی خبریں سننے کے راستہ میں رکاوٹیں کھڑی کر دی گئیں تھیں اور (سننے کی کوشش) کے مواقع پر ان پر شعلے پھینکے جاتے تھے (ایسی صورت حال محسوس) کر کے شیاطین واپس اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے' تو قوم نے دریافت کیا کہ کیا ہوا تمہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ آسمان سے خبروں کے راستوں میں ہمارے لئے رکاوٹیں حائل کر دی گئیں ہیں اور ہمارے اوپر شعلے پھینکے جاتے ہیں۔ قوم نے کہا تمہارے آسمان تک رسائی میں رکاوٹ کسی خاص وجہ سے پیدا ہوئی ہے جو حال ہی میں رونما ہوئی ہے لہٰذا اطراف عالم کے مشرق و مغرب میں گھوم پھر کر دیکھو کہ وہ کیا نئی چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبر کے مابین رکاوٹ کا باعث بنی ہے چنانچہ وہ شیاطین اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا: هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ حَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ ۔ فَهُنَالِكَ حِیْنَ رَجَعُوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ قَالُوْا: یَاقَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ﴿ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ ﴾ 'وَاِنَّمَا اُوْحِیَ اِلَیْهِ قَوْلُ الْجِنِّ۔

غرض کے لیے نکل کھڑے ہوئے تو جو شیاطین ان میں سے تہامہ کی طرف نکلے تھے وہ نبی ﷺ کی جانب آ گئے۔ آپ اس وقت مقام نخلہ پر اپنے اصحاب کو صبح کی نماز باجماعت پڑھا رہے تھے اور عکاظ کی جانب عازم سفر تھے۔ جب ان جنوں نے قرآن سنا تو بڑے غور اور توجہ سے سننے لگے اور بولے: اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبر کے حصول میں رکاوٹ ہے۔ پس اسی جگہ سے وہ اپنی قوم کے پاس واپس لوٹ گئے اور انہیں بتایا کہ اے ہمارے قومی بھائیو! ہم نے تو بڑا عجیب وانوکھا قرآن سنا ہے جو رشد وہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے' ہم تو اس پر ایمان لاچکے ہیں لہٰذا اس کے بعد اب ہم ہرگز اپنے رب کا کسی کو شریک وساجھی نہ بنائیں گے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر ﴿ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ ﴾ اور جنوں کی گفتگو بذریعہ وحی نازل فرمائی۔

مآخذ:

۞ بخاری:۱/۱۰۶ ۔ کتاب الاذان ۔ باب الجھر بقرأۃ صلاۃ الفجر ۞ بخاری:۲/۷۳۲ ۔ کتاب التفسیر ۔ سورۃ قل اوحی اِلَیَّ ۔ عن ابن عباس ۞ مسلم:۱/۱۸۴ ۔ کتاب الصلاۃ ۔ باب الجھر بالقرأۃ فی الصبح والقرأۃ علی الجن ۔ عن ابن عباس۔ ۞ ترمذی:۲/۱۶۹ ۔ ابواب التفسیر ۔ سورۃ الجن ۔ عن ابن عباس ۞ مسند احمد:۱/۲۵۳ ۔ عن عباس ۞ المستدرک:۲/۵۰۳ ۔ کتاب التفسیر ۔ تفسیر سورۃ الجن ۔ عن ابن عباس۔ ۞ تفسیر ابن جریر طبری:۱۲/(پ:۲۹) ۶۴ سورۃ الجن عن ابن عباس۔ ۞ تفسیر فتح القدیر للشوکانی:۵/(ص:۳۰۶۔۳۰۷) ۔ عن ابن عباس ۞ تفسیر ابن کثیر:۴/(ص:۱۶۲) ۔ سورۃ احقاف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مظالم کی شدت اور ہجرت حبشہ

۱۔ لو خرجتم الی ارض الحبشة فان بها ملكًا لا يُظلَم عنده احد وهي ارض صدق حتى يجعل الله لكم فرجًا مما انتم فيه

"(حضور ﷺ نے فرمایا:) اچھا ہو کہ تم لوگ نکل کر حبش چلے جاؤ' وہاں ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا اور وہ بھلائی کی سرزمین ہے' جب تک اللہ تمہاری اس مصیبت کو رفع کرنے کی کوئی صورت پیدا کرے' تم لوگ وہاں ٹھہرے رہو۔"

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم سے پہلے جو اہل ایمان تھے اُن پر اس سے زیادہ مظالم ہو چکے ہیں انکی ہڈیوں پر لوہے کی کنگھیاں گھسی جاتی تھیں' انکے سروں پر رکھ کر آرے چلائے جاتے تھے پھر بھی وہ اپنے دین سے نہ پھرتے تھے۔ یقین جانو کہ اللہ اس کام کو پورا کر کے رہے گا یہاں تک کہ ایک وقت وہ آئے گا کہ ایک آدمی صنعاء سے حضر موت تک بے کھٹکے سفر کرے گا اور اللہ کے سوا اسکو کسی کا خوف نہ ہو گا مگر تم جلد بازی کرتے ہو۔" (بخاری)

تشریح: قریش کے سردار جب تضحیک' استہزاء' اطماع' تخویف اور جھوٹے الزامات کی تشہیر سے تحریک اسلامی کو دبانے میں ناکام ہوگئے تو انہوں نے ظلم و ستم' مارپیٹ اور معاشی دباؤ کے ہتھیار استعمال کرنے شروع کئے۔ ہر قبیلے کے لوگوں نے اپنے اپنے قبیلے کے نومسلموں کو تنگ پکڑا اور طرح طرح سے ستا کر' قید کرکے' بھوک پیاس کی تکلیفیں دے کر حتکہ سخت جسمانی اذیتیں دے دے کر انہیں اسلام چھوڑنے پر مجبور کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں خصوصیت کیساتھ غریب لوگ اور وہ غلام اور موالی جو قریش والوں کے تحت زیر دست کی حیثیت سے رہتے تھے' بری طرح پیسے گئے مثلاً: بلال' عامر بن فہیرہ' اُم عبیس' زنیرہ' عمار بن یاسر اور انکے والدین وغیرہم۔ ان لوگوں کو مار مار کر ادھ مؤا کر دیا جاتا' بھوکا پیاسا بند رکھا جاتا' مکے کی تپتی ہوئی ریت پر چلچلاتی دھوپ میں لٹا دیا جاتا اور سینے پر بھاری پتھر رکھ کر گھنٹوں تڑپایا جاتا' جو لوگ پیشہ ور تھے ان سے کام لے لیا جاتا اور اجرت ادا کرنے میں پریشان کیا جاتا چنانچہ صحیحین میں خباب بن ارتؓ کی روایت ہے:

"میں مکے میں لوہار کا کام کرتا تھا' مجھ سے عاص بن وائل نے کام لیا' پھر جب میں اس سے اجرت لینے گیا تو اس نے کہا کہ میں تیری اجرت نہ دوں گا جب تک تو محمد کا انکار نہ کرے۔ (۱)

تخریج:

(۱) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ' ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ' انا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ' عَنْ اَبِى الضُّحٰى' عَنْ مَسْرُوْقٍ' عَنْ خَبَّابٍ'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جو لوگ تجارت کرتے تھے ان کے کاروبار کو برباد کرنے کی کوششیں کی جاتیں اور جو معاشرے میں کچھ عزت کا مقام رکھتے تھے ان کو ہر طریقے سے ذلیل و رسوا کیا جاتا۔ اسی زمانے کا حال بیان کرتے ہوئے حضرت خباب کہتے ہیں: "ایک روز نبی ﷺ کعبے کے سائے میں تشریف فرما تھے' میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: "یا رسول اللہ! اب تو ظلم کی حد ہو گئی ہے' آپ اللہ سے دعا نہیں فرماتے؟" اس پر حضور ﷺ نے مندرجہ بالا الفاظ فرمائے مگر جب حالات سخت خراب ہو گئے تو حضور ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔

آپ کے اس ارشاد کی بنا پر پہلے گیارہ مرد اور چار خواتین نے حبش کی راہ لی۔ قریش کے لوگوں نے ساحل تک ان کا پیچھا کیا مگر خوش قسمتی سے شعیبیہ کی بندرگاہ پر ان کو حبش کے لئے بروقت کشتی مل گئی اور وہ گرفتار ہونے سے بچ گئے۔ پھر چند مہینوں کے اندر مزید لوگوں نے ہجرت کی یہاں تک کہ ۸۳ مرد' گیارہ عورتیں اور سات غیر قریش مسلمان حبش میں جمع ہو گئے اور مکے میں نبی ﷺ کے ساتھ صرف ۴۰ آدمی رہ گئے۔

اس ہجرت سے مکے کے گھر گھر میں کہرام مچ گیا کیونکہ قریش کے بڑے اور چھوٹے خاندانوں میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس کے چشم و چراغ ان مہاجرین میں شامل نہ ہوں' کسی کا بیٹا گیا تو کسی کا داماد' کسی کی بیٹی گئی تو کسی کا بھائی اور کسی کی بہن۔ ابو جہل کے بھائی سلمہ بن ہشام' اس کے چچا زاد بھائی ہشام بن ابی حذیفہ اور عیاش بن ابی ربیعہ اور اس کی چچا زاد بہن حضرت ام سلمہ' ابو سفیان کی بیٹی ام حبیبہ' عتبہ کے بیٹے اور ہند جگر خوار کے سگے بھائی ابو حذیفہ' سہیل بن عمرو کی بیٹی سہلہ اور اسی طرح دوسرے سرداران قریش اور مشہور دشمنان اسلام کے اپنے جگر گوشے دین کی خاطر گھر بار چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے تھے۔ اسی لئے کوئی گھر نہ تھا جو اس واقعہ سے متاثر نہ ہوا ہو بعض لوگ اس کی وجہ سے اسلام دشمنی میں پہلے سے زیادہ سخت ہو گئے اور بعض کے دلوں پر اس کا اثر ایسا ہوا کہ آخر کار وہ مسلمان ہو کر رہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اسلام دشمنی پر پہلی چوٹ اسی واقعہ سے لگی۔ ان کی ایک قریبی رشتہ دار لیلیٰ بنت ابی حثمہ بیان کرتی ہیں کہ میں ہجرت کے لئے اپنا سامان باندھ رہی تھی اور میرے شوہر عامر بن ربیعہ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اتنے میں عمر آئے اور کھڑے ہو کر میری مشغولیت کو دیکھتے رہے کچھ دیر کے بعد کہنے لگے: "عبد اللہ کی ماں! جا رہی ہو؟" میں نے کہا: "ہاں! خدا کی قسم! لوگوں نے ہمیں بہت ستایا' خدا کی زمین کھلی پڑی ہے' اب ہم کسی ایسی جگہ چلے جائیں گے جہاں خدا ہمیں چین دے۔" یہ سن کر عمر کے چہرے پر رقت کے ایسے آثار طاری ہوئے جو میں نے کبھی ان پر نہ دیکھے تھے اور وہ بس یہ کہہ کر نکل گئے: "خدا تمہارے ساتھ ہو۔" (تفہیم القرآن: ۲/ ۵۳ ۔ سورہ مریم ۔ تاریخی پس منظر)

---

(۱) ۱۱۱۱ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ' وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ' فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ' فَقَالَ: لَا اَقْضِيْ لَهُ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ' فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ! لَا اَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ' قَالَ: فَدَعْنِيْ حَتّٰى اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثَ' فَاُوْتٰى مَالًا وَوَلَدًا ثُمَّ اَقْضِيَكَ' فَنَزَلَتْ: ﴿ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴾ (بخاری ۔ کتاب الخصومات ۔ باب التقاضی: ۱/ ۳۲۷' بخاری ۔ کتاب التفسیر ۔ سورۃ کھیعص: ۲/ ۶۹۱ ۔ ۶۹۲' بخاری ۔ کتاب البیوع ۔ باب ذکر القین والحداد: ۱/ ۲۸۱ وکتاب الاجارہ' مسلم ۔ کتاب المنافقین ۔ باب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار: ۲/ ۳۷۲' ترمذی ۔ ابواب التفسیر ۔ سورۃ مریم: ۲/ ۱۴۹' مسند احمد: ۵/ ۱۱۰ ۔ ۱۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج:

قال ابن اسحاق: فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ اَصْحَابَهُ مِنَ الْبَلَاءِ، وَمَا هُوَ فِيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ بِمَكَانِهِ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ عَمِّهِ اَبِيْ طَالِبٍ۔ وَاِنَّهُ لَايَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَمْنَعَهُمْ مِمَّا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْبَلَاءِ قَالَ لَهُمْ: لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ فَاِنَّ بِهَا مَلِكًا لَا يُظْلَمُ عِنْدَهُ اَحَدٌ وَهِيَ اَرْضُ صِدْقٍ حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ فَرَجًا مِمَّا اَنْتُمْ فِيْهِ

جب رسول اللہ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ آپ کے صحابہ مصائب اور بلاؤں کا تختہ مشق بن رہے ہیں اور خود اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق اور اپنے چچا ابو طالب کی وجہ سے (تحت الاسباب) ان آفتوں اور آزمائشوں سے (نسبتاً) محفوظ ہیں۔ نیز یہ بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان بلاؤں سے جن میں وہ مبتلا ہیں آپ ان کی حفاظت ودفاع نہیں کر سکتے تو ان سے فرمایا: "اگر تم لوگ سرزمین حبشہ کی طرف چلے جاؤ (تو بہتر ہے) اس لئے کہ وہاں ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا اور وہ بھلائی کی سرزمین ہے تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ان فتنوں سے جن میں تم (اس وقت) مبتلا ہو کوئی آسانی وکشائش پیدا فرما دے۔"

ماخذ: (سیرۃ ابن ھشام:۱/۳۲۱)

اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ ابْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا ضَاقَتْ عَلَيْنَا مَكَّةُ وَاُوْذِيَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتِنُوْا وَرَاَوْا مَا يُصِيبُهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ فِيْ دِيْنِهِمْ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَطِيْعُ دَفْعَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنَعَةٍ مِنْ قَوْمِهِ وَعَمِّهِ لَايَصِلُ اِلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جب مکہ ہم پر تنگ ہو گیا اور اصحاب رسول ﷺ اذیت رسانی کا تختۂ مشق بن گئے اور مختلف فتنوں میں مبتلا کر دیئے گئے، دین کے سلسلہ میں جو مصائب ان کو پہنچائے گئے ان کا بچشم خود ملاحظہ کر لیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ ان مصائب کو ان سے ہٹا نہیں سکتے اور خود آپ اپنی قوم اور چچا کی حفاظت میں تھے اس لئے جو مصائب اصحاب رسول کو پہنچ رہے تھے جنہیں آپ پسند نہیں فرماتے تھے، وہ آپ کی ذات تک نہیں پہنچ رہے تھے تو ایسی صورت حال میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ حبشہ میں ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا اور تم اس کی سرزمین میں چلے جاؤ جب تک کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَكْرَهُ مَايَنَالُ اَصْحَابَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ مَلِكًا لَا يُظْلَمُ اَحَدٌ عِنْدَهُ فَالْحَقُوْا بِبِلَادِهِ حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ فَرْجًا وَّ مَخْرَجًا مِمَّا اَنْتُمْ فِيْهِ..... الخ

اللہ تعالیٰ تمہیں اس مصیبت سے نکلنے کی کوئی صورت پیدا نہ فرمادے۔"

مآخذ:

● (السنن الکبریٰ للبیہقی:۹/۹۔ کتاب السیر۔ باب الاذن بالھجرة'السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۱۷)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى' ثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ' ثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ' قَالَ: شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ' فَقُلْنَا: اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا' اَلَا تَدْعُوْا لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْاَرْضِ' فَيُجْعَلُ فِيْهَا' فَيُجَآءُ بِالْمِنْشَارِ' فَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ' فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَ مَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

حضرت خباب بن ارت سے روایت ہے' انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے نبی ﷺ سے شکوہ کیا' اس وقت آپ خانہ کعبہ کے زیر سایہ اپنی چادر کو بطور تکیہ لگائے تشریف فرما تھے' ہم نے عرض کیا: کیا آپ ہمارے لئے نصرت ومدد طلب نہیں فرماتے؟ کیا آپ ہمارے لئے دعا نہیں مانگتے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: "تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں ایسا آدمی ہوتا تھا کہ اس کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اس میں اُس آدمی کو گاڑھ کر آرا لایا جاتا پھراس کے سر پر رکھ کر چلایا جاتا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے مگر یہ اذیت بھی اسے اپنے دین سے نہ پھیر سکتی' لوہے کی کنگھیاں اس کے گوشت پر گھسی جاتیں اور پھر بھی وہ اپنے دین سے نہ پھرتا یقین جانو اللہ تعالیٰ اس کام کو پورا کر کے رہے گا یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ آدمی صنعاء سے حضر موت تک بے کھٹکے سفر کرے گا اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا خوف نہ ہو گا یا بھیڑیئے کا خوف اپنی بکری کے بارے میں لیکن تم ہو کہ جلد بازی کرتے ہو۔"

مآخذ:

● بخاری:۱/۵۱۰ کتاب المناقب۔ باب علامات النبوة فی الاسلام ● بخاری:۲/۱۰۲۷۔ کتاب الاکراہ۔ باب من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر ۞ ابو داؤد ۔ كتاب الجهاد:۴۷/۳۔ باب في الاسير يكره على الكفر ۔ عن خباب بن الارتِ ۞ ابو داؤد میں تستعجلون کی جگہ تعجلون منقول ہے۔ ۞ مسند احمد:۱۰۹/۵۔۱۱۱۔ عن خباب بن الارتِ مسند احمد نے ص:۱۰۹ پر تعجلون اور ص:۱۱۱ پر تستعجلون نقل کیا ہے اور من صنعاء کی جگہ من المدينة اِلٰى حَضْرَ مَوْتَ روایت کیا ہے۔ ۞ السنن الكبرٰى للبيهقي:۵/۹۔ كتاب السير ۔ باب مبتدء الخلق ۔ عن خباب بن الارتِ ۞ المعجم الكبير للطبراني:۶۲/۴ ۔ عن خباب بن الارتِ حدیث نمبر:۳۶۳۸ ۔ اس صفحہ پر تستعجلون ہے اور یہی روایت احادیث:۳۶۳۸/۲ ۔ ۳۶۳۹ ۔ ۳۶۴۰ اور ۳۶۴۶ میں بھی مذکور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ کے متعلق آپؐ کا ارشاد

مات الیوم رجل صالح' فقوموا فصلّوا علی اخیکم اصحمة

"آج ایک مردِ صالح نے وفات پائی ہے' اُٹھو! اور اپنے بھائی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھو۔" (بخاری و مسلم)

تشریح : جب مہاجرین وہاں (حبشہ) پہنچے اور کفار مکہ نے نجاشی سے اُن کو واپس مانگنے کے لئے اپنا وفد روانہ کیا اور حضرت جعفر اور نجاشی کے درمیان مکالمہ ہوا تو محدثین اور اہل سیرت کی متفقہ روایت کے مطابق نجاشی نے نہ صرف یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اس عقیدے کی تصدیق کی جو قرآن میں بیان ہوا ہے بلکہ مزید برآں نبی ﷺ کی نبوت کا اقرار بھی کیا۔ اس کے بعد نجاشی کے مسلمان ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟ امام احمد نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے (جو اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں) نجاشی کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ اس نے کہا: مرحبا بکم ولمن جئتم من عندہٖ اشھد انه رسول اللّٰه وانّه الّذی نجد فی الانجیل وانّه الرّسول الّذی بشّر به عیسٰی ابن مریم "خوش آمدید ہو تمہارے لئے اور ان کے لئے جن کے پاس سے تم آئے ہو' میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور وہی ہیں جن کا ذکر ہم انجیل میں پاتے ہیں اور آنحضرت ﷺ وہی ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ بن مریم نے دی ہے۔"

کیا یہ الفاظ کسی غیر مسلم کے ہو سکتے ہیں؟ بیہقی میں خود عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ سے (جو مہاجرین کو واپس لانے کے لئے کفار مکہ کی طرف سے حبش بھیجے گئے تھے) یہ الفاظ مروی ہیں کہ انہوں نے آکر اہل مکہ کو جو رپورٹ دی' وہ یہ تھی کہ اِنَّ اَصْحَمَةَ یزعم انه صاحبکم نبیٌّ "اصحمہ نجاشی بیان کرتا ہے کہ تمہارا ساتھی نبی ہے۔" کیا کوئی شخص نبی ﷺ کی نبوت کا اقرار کر کے بھی غیر مسلم قرار دیا جا سکتا ہے؟

ابن ہشام [1] نے اپنی سیرت نبوی میں حضرت عمرو بن عاص کے قبول اسلام کا جو قصہ لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوّل اوّل نجاشی ہی کی تبلیغ نے ان کے دل میں ایمان پیدا کیا تھا اور صلح حدیبیہ سے پہلے وہ نجاشی کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کر چکے تھے۔ اس موقع پر جو الفاظ اس نے حضرت عمرو بن عاص سے کہے تھے وہ یہ تھے: اطعنی واتّبعْه فانه واللّٰه لعلی الحق ولیظھرنَّ علی من خالفه کما ظھر موسٰی علی فرعون وجنودہ "میری بات مانو اور محمد ﷺ کی پیروی قبول کر لو کیونکہ وہ حق پر ہیں اور وہ اسی طرح اپنے مخالفین پر غالب آکر رہیں گے جس طرح موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کے لشکروں پر غالب آئے تھے۔" علامہ ابن عبد البر نے استیعاب میں وہ خطبہ نقل کیا ہے جو نجاشی نے حضرت اُم حبیبہ سے

---

[1] سیرت ابن ہشام: ۲۷۷/۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کا غائبانہ نکاح پڑھاتے ہوئے دیا تھا۔ اس میں صاف طور پر یہ الفاظ موجود ہیں: ﴿ اشهد ان محمدًا رسول الله وانه الّذی بشر به عیسٰی ابن مریم ﴾ "میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جن کی آمد کی خبر عیسیٰ بن مریم نے دی تھی۔" ان سب سے بڑھ کر مستند و معتبروہ روایت ہے جو بخاری و مسلم میں آئی ہے کہ نجاشی کی وفات کی خبر پاکر نبی

ﷺ نے اس کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: مات الیوم رجل صالح فقوموا فصلوا علی اخیکم اصحمة "آج ایک مرد صالح نے وفات پائی ہے اٹھو اور اپنے بھائی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھو۔" (اسلامی ریاست:۱۰۵۔۱۰۷)

تخریج:

حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ، مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلٰى اَخِيْكُمْ اَصْحَمَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی وفات پر فرمایا: "آج ایک صالح مرد وفات پا گیا ہے، اٹھو! اور اپنے بھائی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھو۔"

مآخذ:

❁ بخاری:۱/۵۴۷۔ باب موت النجاشی۔ مطبوعه اصح المطابع کراچی ❁ مسلم:۱/۳۰۹۔ کتاب الجنائز۔ باب فی الصلاة علی الغائب۔ عن جابر بن عبد الله۔ مسلم نے ایک روایت میں مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلّٰهِ صَالِحٌ اَصْحَمَةُ کے الفاظ اور ایک میں ان اخالكم قد مات فقوموا فصلوا عليه قال فقمنا فصفنا صفين، عن جابر اور عمران بن حصین کی روایت میں بھی ان اخا لكم قد مات قوموا فصلوا عليه اور زہیر کی روایت میں ان اخاكم مروی ہے۔ ❁ ترمذی:۱/۲۰۱۔ ابواب الجنائز۔ باب ماجاء فی صلاة النبی ﷺ علی النجاشی۔ عن عمران بن حصین۔ هذا حديث حسن صحيح، غريب من هٰذا الوجه ❁ نسائی:۴/۶۹۔۷۰۔ کتاب الجنائز۔ باب الصفوف علی الجنازة۔ عن جابر اور عن عمران بن حصين ❁ ابن ماجه۔ كتاب الجنائز۔ باب:۳۳، ماجاء فی الصلاة علی النجاشی عن عمران بن حصین اور مُجَمِّع بن جاريه الانصاری ❁ مسند احمد:۴/۴۳۱۔ ۴۳۳۔ ۴۳۹۔ ۴۴۱۔ عمران بن حصين ❁ مسند احمد:۵/۳۷۶۔ ابن جاريه الانصاری۔ ❁ السنن الكبرىٰ للبيهقی:۴/۲۹۔ کتاب الجنائز۔ باب صلاة الجنازة بامام ومايرجی للميت فی كثرة من يصلی عليه۔ عن جابر بن عبد الله ❁ مجمع الزوائد:۳/۳۸ عن ابی سعید خدری اور ص:۳۹ پر عن وحشی بن حرب۔ وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ .....الخ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے الفاظ: لَمَّا قدم علی النبی ﷺ وفاة النجاشی قال: اخرجوا فصلوا علی اخ لكم لم تروه قط .....الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفار مکہ کا مطالبۂ عذاب

تشریح: نسائی اور دوسرے محدثین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ نضر بن حارث بن کلدہ نے کہا تھا: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِئْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ (الانفال:۳۲) "خدایا! اگر یہ واقعی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا ہم پر دردناک عذاب لے آ۔" (تفہیم القرآن:۸۶/۶ المعارج حاشیہ:۱)

تخریج:

① اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ' ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ' ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ' عَنِ الْاَعْمَشِ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِّلْكَافِرِيْنَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ مِنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ذِي الدَّرَجَاتِ. سَاَلَ سَائِلٌ قَالَ: هُوَ النَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ كَلَدَةَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَآءِ

بخاری و مسلم وغیرہ نے یہ دعا ابو جہل سے بھی منسوب بیان کی ہے:

② حَدَّثَنَا اَحْمَدُ' قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ' قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ' وَهُوَ ابْنُ كُرْدَيْدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ' قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَآءِ اَوِئْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ' فَنَزَلَتْ: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَالَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ..... الاية

مآخذ:

① ● المستدرک:۵۰۲/۲۔ تفسیر سورہ سأل سائل ۔۔ هٰذا حديث صحيح على شرط الصحيحين ولم يخرجاه قدْ اخرج الفريابي' عبد بن حميد' ابن ابی حاتم' نسائی' ابن مردويه عن ابن عباس قوله سأل سائل قال. هو النضر بن الحرث' قال: اَللّٰهُمَّ ان كان هذا هو الحق من عندک فامطر علينا حجارة من السماء۔ ● فتح القدير للشوكانى:۲۹۱/۵۔ سورة سأل سائل ● سيرة لابن هشام:۶۷۰/۲ ● ابن کثیر:۴۱۸/۴ ● تفسير روح المعانى:۵۵/۱۰ (پ:۲۹) المعارج۔

② ● بخاری:۶۶۹/۲۔ ۶۷۰۔ سورۃ الانفال۔ ● مسلم:۳۷۲/۲ ● تفسیر روح المعانی:۵۵/۱۰ (پ:۲۹) المعارج۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سات سالہ قحط کے لئے حضور ﷺ کی دعا

اللھم اعنِی علیھم بِسبع کسبع یوسف — خدایا' ان کے مقابلہ میں میری مدد یوسف کے ہفت سالہ قحط جیسے سات برسوں سے کر۔

اس کے متعلق صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ جب قریش نے نبی ﷺ کی دعوت قبول کرنے سے پیہم انکار کیا اور سخت مزاحمت شروع کر دی تو حضور ﷺ نے دعا کی۔ ①

تحقیق: اس قحط کے متعلق روایات نقل کرتے ہوئے بعض لوگوں نے دو قحطوں کے قصوں کو خلط ملط کر دیا ہے جس کی وجہ سے آدمی کو یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے یا بعد کا۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کے دور میں اہل مکہ کو دو مرتبہ قحط سے سابقہ پیش آیا ہے۔ ایک نبوت کے آغاز سے کچھ مدت بعد' دوسرا ہجرت کے کئی سال بعد جبکہ ثمامہ بن اُثال نے یمامہ نے مکے کی طرف غلے کی برآمد روک دی تھی۔ یہاں ذکر دوسرے قحط کا نہیں بلکہ پہلے قحط کا ہے۔ (تفہیم القرآن:۳/۲۹۳۔ المومنون۔ حاشیہ:۷۲)

تشریح: ایک ایک نبی اور ایک ایک قوم کا معاملہ الگ الگ بیان کرنے کے بعد وہ جامع ضابطہ بیان کیا جا رہا ہے جو ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے موقع پر اختیار فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی قوم میں کوئی نبی بھیجا گیا تو پہلے اس قوم کے خارجی ماحول کو قبول دعوت کے لئے نہایت ساز گار بنایا گیا۔ یعنی اس کو مصائب اور آفات میں مبتلا کیا گیا' قحط و وبا' تجارتی خسارے' جنگی شکست یا اور اسی طرح کی تکلیفیں اس پر ڈالی گئیں تاکہ اس کا دل نرم پڑے' اس کی شیخی' غرور اور تکبر سے اکڑی ہوئی گردن ڈھیلی ہو' اس کا غرور طاقت اور نشۂ دولت ٹوٹ جائے' اپنے ذرائع و وسائل اور اپنی قوتوں اور قابلیتوں پر اس کا اعتماد شکست ہو جائے' اسے محسوس ہو کہ اوپر کوئی اور طاقت بھی ہے جس کے ہاتھ میں اس کی قسمت کی باگیں ہیں اور اس طرح اس کے کان نصیحت کے لئے کھل جائیں اور وہ اپنے خدا کے سامنے عاجزی کے ساتھ

---

① چنانچہ ایسا سخت قحط شروع ہوا کہ مُردار تک کھانے کی نوبت آگئی۔ اس قحط کی طرف مکی سورتوں میں بکثرت اشارات ملتے ہیں' مثال کے طور پر ملاحظہ ہو: الانعام:۴۲۔۴۴' الاعراف:۹۴۔۹۹' یونس:۱۱۔۱۲۔۲۱' النحل:۱۱۲۔۱۱۳' الدخان:۱۰۔۱۶ مع حواشی تفہیم القرآن:۳/۲۹۳۔۲۹۴' المومنون۔ حاشیہ:۷۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھک جانے پر آمادہ ہو جائے پھر جب اس سازگار ماحول میں بھی اس کا دل قبول حق کی طرف مائل نہیں ہوتا تو اس کو خوش حالی کے فتنہ میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور یہاں سے اس کی بربادی کی تمہید شروع ہو جاتی ہے' جب وہ نعمتوں سے مالا مال ہونے لگتی ہے تو اپنے برے دن بھول جاتی ہے اور اس کے کج فہم رہنما اس کے ذہن میں تاریخ کا یہ احمقانہ تصور بٹھاتے ہیں کہ حالات کا اُتار چڑھاؤ اور قسمت کا بناؤ اور بگاڑ کسی حکیم کے انتظام میں اخلاقی بنیادوں پر نہیں ہو رہا ہے بلکہ ایک اندھی طبیعت بالکل غیر اخلاقی اسباب سے کبھی اچھے اور کبھی برے دن لاتی ہی رہتی ہے لہٰذا مصائب اور آفات کے نزول سے کوئی اخلاقی سبق لینا اور کسی ناصح کی نصیحت قبول کر کے خدا کے آگے زاری وتضرع کرنے لگنا' بجز ایک طرح کی نفسی کمزوری کے اور کچھ نہیں ہے۔ یہی وہ احمقانہ ذہنیت ہے جس کا نقشہ نبی ﷺ نے اس حدیث میں کھینچا ہے:

لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنْ ذُنُوْبِهٖ' وَالْمُنَافِقُ مَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْحِمَارِ لَا يَدْرِيْ فِيْمَ رَبَطَهٗ اَهْلُهٗ وَلَا فِيْمَ اَرْسَلُوْهُ

یعنی ''مصیبت مومن کی تو اصلاح کرتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ جب وہ اِس بھٹی سے نکلتا ہے تو ساری کھوٹ سے صاف ہو کر نکلتا ہے' لیکن منافق کی حالت بالکل گدھے کی سی ہوتی ہے جو کچھ نہیں سمجھتا کہ اس کے مالک نے کیوں اسے باندھا تھا اور کیوں اسے چھوڑ دیا۔''

پس جب کسی قوم کا حال یہ ہوتا ہے کہ نہ مصائب سے اس کا دل خدا کے آگے جھکتا ہے' نہ نعمتوں پر وہ شکر گزار ہوتی ہے اور نہ کسی حال میں اصلاح قبول کرتی ہے تو پھر اس کی بربادی اِس طرح اس کے سر پر منڈلانے لگتی ہے جیسے پورے دن کی حاملہ عورت کہ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کب اس کا وضع حمل ہو جائے۔

یہاں یہ بات جان لینی چاہیے کہ سورۂ اعراف کی ان آیات: [۹۴' ۹۵] میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جس ضابطہ کا ذکر فرمایا ہے ٹھیک یہی ضابطہ نبی ﷺ کی بعثت کے موقع پر بھی برتا گیا اور شامت زدہ قوموں کے جس طرز عمل کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے' ٹھیک وہی طرز عمل سورۂ اعراف کے نزول کے زمانہ میں قریش والوں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ حدیث میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دونوں کی متفقہ روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت کے بعد جب قریش کے لوگوں نے آپ کی دعوت کے خلاف سخت رویہ اختیار کرنا شروع کیا تو حضور ﷺ نے دعا کی کہ خدایا: ''یوسف کے زمانہ میں جیسا ہفت سالہ قحط پڑا تھا ویسے ہی قحط سے ان لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد کر۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سخت قحط میں مبتلا کر دیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگ مردار کھانے لگے' چمڑے اور ہڈیاں اور اُون تک کھا گئے۔ آخر کار مکہ کے لوگوں نے' جن میں ابو سفیان پیش پیش تھا' حضور ﷺ سے درخواست کی کہ ہمارے لئے خدا سے دعا کیجئے مگر جب آپ کی دعا سے اللہ نے وہ برا وقت ٹال دیا اور بھلے دن آئے تو ان لوگوں کی گردنیں پہلے سے زیادہ اکڑ گئیں اور جن کے دل تھوڑے بہت پسیج گئے تھے ان کو بھی اشرار قوم نے یہ کہہ کہہ کر ایمان سے روکنا شروع کر دیا کہ میاں' یہ تو زمانے کا اتار چڑھاؤ ہے' پہلے بھی آخر قحط آتے ہی رہے ہیں' کوئی نئی بات تو نہیں ہے کہ اس مرتبہ ایک لمبا قحط پڑ گیا ہے لہٰذا ان چیزوں سے دھوکا کھا کر محمد کے پھندے میں نہ پھنس جانا۔ (تفہیم:۵۹/۲ ۔ ۶۰' الاعراف ۔ حاشیہ:۷۷)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تخریج :

حَدَّثَنَا یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی الضُّحٰی، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ: اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لاَ تَعْلَمُ، اَللّٰہُ اَعْلَمُ قَالَ لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ۔ اِنَّ قُرَیْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَوْا عَلَیْہِ قَالَ: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْھِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ، فَأَخَذَتْھُمْ سَنَۃٌ اَکَلُوْا فِیْھَا الْعِظَامَ وَالْمَیْتَۃَ مِنَ الْجَھْدِ حَتّٰی جَعَلَ اَحَدُھُمْ یَرٰی مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ کَھَیْئَۃِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوْعِ، قَالُوْا: "رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ" فَقِیْلَ لَہٗ اِنْ کَشَفْنَا عَنْھُمْ عَادُوْا فَدَعَا رَبَّہٗ، فَکَشَفَ عَنْھُمْ فَعَادُوْا، فَانْتَقَمَ اللّٰہُ مِنْھُمْ یَوْمَ بَدْرٍ فَذٰلِکَ قولہ تعالٰی: ﴿ یَوْمَ تَأْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ﴾ الی قولہ جل ذکرہ ﴿ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴾

ابو الضحی مسروق سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ علم کی بات یہ ہے کہ جس چیز کے متعلق تجھے علم نہ ہو تو تو کہے کہ "اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔" اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا کہ "آپ کہہ دیجئے میں تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتا اور نہ خود ساختہ باتیں کرتا ہوں۔" قریش نے جب نبی ﷺ کی نافرمانی کی اور سرکشی کا رویہ اختیار کیا تو آپ نے اللہ سے دعا کی: یاالٰہی! ان کے مقابلہ میں میری مدد یوسف کے ہفت سالہ قحط جیسے سات برسوں سے کر، چنانچہ وہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے اور فاقہ کشی کی وجہ سے ہڈیاں اور مُردار کھانے لگے۔ یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے انسان کو اس کے اپنے اور آسمان کے درمیان فضا دھوئیں کی مانند نظر آنے لگی۔ ان لوگوں نے دعا کی کہ "اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذاب دور فرما دے، بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں۔" جواب میں کہا گیا کہ "اگر ان سے عذاب دور کر دیں تو دوبارہ وہی حرکتیں کریں گے۔" چنانچہ آپ نے اپنے رب سے دعا کی تو اللہ نے عذاب ان سے دور فرما دیا مگر یہ لوگ ان حرکات سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بدر کے روز انتقام لیا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿ یوم تأتی السماء بدخان مبین ﴾ سے ﴿ انا منتقمون ﴾ سے یہی مراد ہے۔

مآخذ :

❁ بخاری:۲/۷۱۴ ۔ کتاب التفسیر ۔ باب قولہ ربنا اکشف عنا العذاب... الخ (الدخان) ❁ بخاری:۲/۷۱۴ ۔ کتاب التفسیر ۔ باب قولہ ﴿ انّٰی لھم الذکر وقد جاءھم رسول مبین ﴾ الدخان۔ ❁ بخاری:۲/۷۱۴ ۔ کتاب التفسیر ۔ باب قولہ ﴿ ثم تولوا عنہ قالوا معلم مجنون ﴾ الدخان ❁ بخاری:۲/۹۴۶ ۔ کتاب الدعوات ۔ باب الدعاء علی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المشرکین اس صفحہ پر مختصر روایت ہے۔ ❁ بخاری:۷۰۳/۲۔ کتاب التفسیر۔ سورہ روم ❁ ترمذی:۱۶۱/۲۔ ابواب التفسیر سورۃ الدخان۔ عن عبد اللّٰہ بن مسعود ❁ تفسیر ابن کثیر:۴۹۰/۲۔ سورہ یوسف۔ ❁ فتح القدیر للشوکانی:ج۵۷۲/۴۔ سورۃ الدخان ❁ مسند احمد:۴۳۱/۱۔ ۴۴۱۔ عبد اللہ بن مسعود ❁ روح المعانی، ص:۱۰۸ (پ:۲۵) سورۃ الدخان ❁ البدایۃ والنہایۃ:۱۰۷/۳۔ عن ابن مسعود ❁ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۸۹/۲ بخاری نے کتاب التفسیر باب قولہ ﴿ وراودتہ التی ھو فی بیتہا عن نفسہ... الخ ﴾ کے تحت اَللّٰھم اکفنیھم بسبع کسبع یوسف... الخ بھی بیان کیا ہے اور مزید براں بخاری نے ابواب الاستسقاء۔ باب الاستسقاء خروج النبی ﷺ کے تحت اور بخاری کتاب الدعوات۔ باب الدعاء علی المشرکین کے ضمن میں اور بخاری کتاب التفسیر۔ باب لیس لک من الامر شیئٌ کے ضمن میں اور کتاب الادب۔ باب تسمیۃ الولید کے تحت واجعلہا علیھم سنین کسنی یوسف وغیرہ کے الفاظ منقول ہیں اور ابو داود نے کتاب الصلاۃ۔ باب القنوت فی الصلاۃ میں بھی اسے نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہجرتِ مدینہ

جب آپ ہجرت پر مجبور ہوئے تو شہر سے نکل کر آپ نے اُس کی طرف رخ کر کے فرمایا تھا: "اے مکہ! تو دنیا کے تمام شہروں میں خدا کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور خدا کے تمام شہروں میں مجھے سب سے بڑھ کر تجھ سے محبت ہے اگر مشرکوں نے مجھے نہ نکالا ہوتا تو میں تجھے چھوڑ کر کبھی نہ نکلتا①"

تشریح: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مکہ سے نکلنے کا بڑا رنج تھا۔ (تفہیم القرآن:۵/۲۱۔ سورۂ محمد حاشیہ:۱۸)

تخریج:

① حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، نا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ، فَقَالَ: واللّٰهِ! اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوْ لاَ اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَاخَرَجْتُ (هذا حديث حسن غريب صحيح)

عبد اللہ بن عدی بن حمراء سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے مقام پر کھڑے دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے: "اللہ کی قسم! (اے مکہ) تو اللہ کی زمین کا بہترین حصہ ہے اور اللہ کے تمام شہروں میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر مشرکوں نے مجھے تجھ سے نہ نکالا ہوتا تو میں تجھے چھوڑ کر نہ نکلتا۔"

مآخذ:

◎ ترمذی:۲/۲۳۰۔ ابواب المناقب۔ باب في فضل مكة ◎ ابن ماجة۔ كتاب المناسک۔ باب فضل مكة۔ ◎ دارمی:۲/۱۵۶۔ كتاب السير۔ باب:۶۶۔ اخراج النبي ﷺ من مكة۔ عدی بن حمراء زہری۔ ◎ المستدرک حاکم:۳/۷۔ کتاب الهجرة۔ هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ◎ طبقات ابن سعد:۲/۱۳۷۔ غزوة رسول الله ﷺ عام الفتح ◎ ابن ابی حاتم۔ بحواله ابن كثير:۴/۱۷۵۔ سوره محمد ◎ ابن جرير:۱۱/۳۱ (پ۲۶) سوره محمد ابن ابی حاتم اور ابن جریر دونوں کی روایت یکساں ہے۔ ◎ السيرة النبوية لابن كثير:۲/۲۸۶ ◎ مصنف ابن ابی شیبة:۱۴/۴۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حب وطن کہاں تک جائز ہے

"اے مکہ! تو مجھ کو دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے مگر کیا کروں کہ تیرے باشندے مجھ کو یہاں رہنے نہیں دیتے۔" ①

پس منظر: مکہ کو چھوڑتے وقت (ہجرت) آپ نے فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے وطن مکہ کو چھوڑا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر مدینہ کی طرف ہجرت کی' اس کے یہ معنی نہ تھے کہ آپ کو اور مہاجرین کو اپنے وطن سے وہ فطری محبت نہ تھی جو انسان کو ہوا کرتی ہے۔ اس لئے تو آپ نے یہ الفاظ فرمائے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب مدینہ جاکر بیمار ہوئے تو مکہ کی ایک ایک چیز کو یاد کرتے تھے' ان کی زبان سے نکلے ہوئے یہ حسرت بھرے اشعار آج تک مشہور ہیں:

الا لیت شعری هل ابیتن لیلة بفخ وحولی اذخر و جلیل

وهل اردن یوما میاه مجنة وهل تبدو لی شامة وطفیل

"کاش! مجھے معلوم ہو جاتا کہ کیا میں (کبھی کوئی) رات مقام فخ میں گزاروں گا اور میرے گرد اذخر (ایک خوشبودار گھاس) اور جلیل (بابونہ کے پودے) ہونگے۔ اور کیا میں کسی دن مجنہ (جگہ کا نام ہے) کے گھاٹ پر بھی وارد ہوں گا اور مجھے شامۃ وطفیل (پہاڑ اور مقام کے نام) نظر آئیں گے۔"

مگر اس کے باوجود حب وطن نے ان بزرگوں کو اسلام کی خاطر ہجرت کرنے سے باز نہ رکھا۔ ②

تخریج:

ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت:

① عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ' وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ (هذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه)

---

① رسول اللہ ﷺ پر یہ بہتان گھڑا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((حب الوطن من الایمان)) حالانکہ ایسی کوئی صحیح حدیث آپ سے ماثور نہیں ہے۔

② اسلامی ریاست: ۲۳۳ - ۲۳۴

مآخذ: ①

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ترمذی:۲۳۰/۲ ۔ ابواب المناقب ۔ باب فی فضل مکۃ ☆ المستدرک:۴۸۶/۱ ۔ کتاب المناسک ۔ باب قولہ ﷺ لمکۃ ماطیب من بلدۃ ۔ عن ابن عباس ۔ ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔ مسند احمد میں عبد اللہ بن عدی سے مروی روایت: اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ فِيْ سُوْقِ مَكَّةَ وَاللّٰهِ! اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! وَلَوْ لَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ ان ہی سے مروی دوسری روایت میں ہے: اِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ مِنْ مَّكَّةَ، يَقُوْلُ لِمَكَّةَ: وَاللّٰهِ! اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَوْ لَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ (☆ مسند احمد:۳۰۵/۴ ۔ عبد اللہ بن عدی بن الحمراء الزھری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَزْوَرَةِ، فَقَالَ: عَلِمْتُ اَنَّكِ خَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ الْاَرْضِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنَّ اَهْلَكِ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ (☆ مسند احمد:۳۰۵/۴ ☆ مجمع الزوائد:۲۸۳/۳ ۔ کتاب الحج ۔ باب ماجاء فی مکۃ وفضلھا ۔ عن ابن عباس) اس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں: وَاِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكِ اَحَبُّ بِلَادِ اللّٰهِ اِلَيَّ وَاَكْرَمُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا اَنَّ اَهْلَكِ اَخْرَجُوْنِيْ مَاخَرَجْتُ ..... الخ

② حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ، فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ:

كُلُّ امْرِیءٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ يَقُوْلُ:

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَجَلِيْلٌ
وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَطَفِيْلٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا ہو گئے۔ ان کے پاس میں خود گئی اور دریافت کیا: "ابا جان! کیسی طبیعت ہے؟ بلال تمہارا کیا حال ہے؟" عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حال یہ تھا کہ انہیں جب بخار چڑھتا تو یہ شعر کہتے:

ہر شخص اپنے اہل وعیال میں صبح کرتا ہے اور موت اس کے جوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اترتا تو یہ اشعار پڑھتے:

"کاش! مجھے معلوم ہو جاتا کہ کیا میں کوئی رات وادی (مکہ) میں گذار سکوں گا کہ میرے چاروں جوانب اذخر اور جلیل گھاس ہو، کیا میں کبھی مجنہ نامی چشمہ پر وارد ہو سکوں گا اور کیا کبھی شامہ اور طفیل نامی پہاڑیاں مجھے نظر آئیں گی؟"

مآخذ: ②

☆ بخاری:۲۵۳/۱ ۔ کتاب فضائل المدینۃ ☆ بخاری:۵۵۸/۱ ۔ کتاب المناقب ۔ باب مَقْدَمِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الی المدینۃ دونوں مقام پر نبی ﷺ کے مندرجہ ذیل الفاظ بھی منقول ہیں: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ حُبًّا ..... الخ کتاب المرضی میں منقول روایت میں بھی یہی الفاظ ہیں البتہ اس مقام پر رسم الخط میں فرق ہے:

وَهَلْ اَرِدًا يومًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ وَهَلْ يَبْدُوَا لِيْ شَامَةٌ وَطَفِيْلٌ

❁ بخاری:۲/۸۴۷ ۔ کتاب المرضی ۔ باب من دعا برفع الوباء والحُمّٰی ❁ بخاری:۲/۸۴۴ ۔ کتاب المرضی ۔ باب عيادة النساء الرجال کے تحت بھی پہلی روایت والے الفاظ منقول ہیں۔ ❁ مؤطا امام مالک:۲/۲۰۳ ۔ کتاب الجامع ۔ باب ماجاء فی وباء المدینة موطا نے بھی بخاری کی پہلی روایت والے الفاظ سے روایت نقل کی ہے۔ ❁ مسند احمد:۶/۸۳ ۔ عن عائشة ۔ ❁ مسند احمد:۶/۲۶۰ ۔ عن عائشة

③ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ' حَدَّثَنِيْ اَبِيْ' ثنا يُوْنُسُ' ثنا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ يعنى ابْنِ حَبِيْبٍ' عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ يَسَارٍ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ' عَنْ عُرْوَةَ' عَنْ عَائِشَةَ' قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اِشْتَكٰى اَصْحَابُهُ وَاشْتَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ' وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ ۔ فَاسْتَأْذَنَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِيَادَتِهِمْ' فَاَذِنَ لَهَا' فَقَالَتْ لِاَبِيْ بَكْرٍ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ فَقَالَ:

كُلُّ امْرِیءٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

وَسَأَلْتُ عَامِرًا فَقَالَ:

اِنِّيْ وَجَدْتُ الْمَوْتَ قَبْلَ ذَوْقِهٖ اِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهٗ مِنْ فَوْقِهٖ

وَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ:

يَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً بِفَجٍّ وَحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَجَلِيْلٌ

فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ بِقَوْلِهِمْ' فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ اِلَيْنَا مَكَّةَ

مآخذ: ③

❁ مسند احمد:۶/۶۵ ۔ عن عائشة ؓ ❁ مسند احمد:۶/۲۲۲ عن عائشة ؓ ❁ مسند احمد:۶/۲۴۰ عن عائشة ؓ ص:۲۴۰ پر مروی عبارت میں:

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً بِفَخٍّ وَحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَجَلِيْلٌ

مسند احمد کے باقی حوالہ جات میں بفج ہے عین ممکن ہے کہ کمپوزر سے غلطی ہوئی ہو فخ کو فج کمپوز کر گیا ہو۔ ❁ السنن الکبری:۳/۳۸۲ ۔ کتاب الجنائز ۔ باب قول العائد للمریض کیف تجدک۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غار ثور میں تین دن

﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (نبی ﷺ نے فرمایا:) ”غم نہ کرو' اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“

تشریح: یہ اُس موقع کا ذکر ہے جب کفار مکہ نے نبی ﷺ کے قتل کا تہیہ کر لیا تھا اور آپ عین اس رات کو جو قتل کے لئے مقرر کی گئی تھی' مکہ سے نکل کر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد دو دو چار چار کر کے پہلے ہی مدینہ جا چکی تھی۔ مکہ میں صرف وہی مسلمان رہ گئے تھے جو بالکل بے بس تھے یا منافقانہ ایمان رکھتے تھے اور ان پر کوئی بھروسہ نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس حالت میں جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کے قتل کا فیصلہ ہو چکا ہے تو آپ صرف ایک رفیق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مکہ سے نکلے اور اس خیال سے کہ آپ کا تعاقب ضرور کیا جائے گا' آپ نے مدینہ کی راہ چھوڑ کر (جو شمال کی جانب تھی) جنوب کی راہ اختیار کی۔ یہاں تین دن تک آپ غار ثور میں چھپے رہے' خون کے پیاسے دشمن آپ کو ہر طرف ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ اطراف مکہ کی وادیوں کا کوئی گوشہ انہوں نے ایسا نہ چھوڑا جہاں آپ کو تلاش نہ کیا ہو۔ اسی سلسلے میں ایک مرتبہ ان میں سے چند لوگ عین اُس غار کے دہانے پر بھی پہنچ گئے جس میں آپ چھپے ہوئے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سخت خوف لاحق ہوا کہ اگر ان لوگوں میں سے کسی نے ذرا آگے بڑھ کر غار میں جھانک لیا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا لیکن نبی ﷺ کے اطمینان میں ذرا فرق نہ آیا اور آپ نے یہ کہہ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو تسکین دی کہ ”غم نہ کرو' اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ (تفہیم القرآن:۲/۱۹۵-۱۹۶' التوبہ - حاشیہ:۴۲)

تخریج:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ' ثنا اِسْرَآئِیْلُ' عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ' عَنِ الْبَرَآءِ' قَالَ: اِشْتَرٰی اَبُوْ بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا' فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعَازِبٍ: مُرِ الْبَرَآءَ فَلْيَحْمِلْ اِلَیَّ رَحْلِیْ' فَقَالَ عَازِبٌ: لَا' حَتّٰی تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ اَنْتَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلُبُوْنَكُمْ؟ قَالَ: اِرْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فَاَحْيَيْنَا اَوْ سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے (ان کے والد) عازب سے تیرہ درہم میں ایک کجاوہ خرید کر ان سے کہا کہ ”براء سے کہو کہ وہ اس کجاوے کو میرے گھر پہنچا دے۔“ عازب نے کہا: ”نہیں جب تک کہ آپ وہ واقعہ بیان نہ کریں کہ تم پر اور رسول اللہ ﷺ پر اس وقت کیا گزری جب آپ دونوں مکہ سے نکل کھڑے ہوئے اور مشرکین مکہ تمہاری تلاش میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

حَتّٰی اَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ فَرَمَیْتُ بِبَصَرِیْ هَلْ اَرٰی مِنْ ظِلٍّ فَاٰوِیْ اِلَیْهِ فَاِذَا صَخْرَةٌ اَتَیْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِیَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّیْتُهٗ ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهٗ: اِضْطَجِعْ یَانَبِیَّ اللّٰهِ فَاضْطَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اَنْظُرُ مَاحَوْلِیْ هَلْ اَرٰی مِنَ الطَّلَبِ اَحَدًا فَاِذَا اَنَا بِرَاعِیْ غَنَمٍ یَسُوْقُ غَنَمَهٗ اِلَی الصَّخْرَةِ یُرِیْدُ مِنْهَا الَّذِیْ اَرَدْنَا فَسَاَلْتُهٗ فَقُلْتُ: لِمَنْ اَنْتَ یَاغُلَامُ؟ قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهٗ فَقُلْتُ: فَهَلْ فِیْ غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَهَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لَبَنًا؟ قَالَ: نَعَمْ فَاَمَرْتُهٗ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهٖ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ یَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ یَّنْفُضَ كَفَّیْهِ فَقَالَ: هٰكَذَا ضَرَبَ اِحْدٰی كَفَّیْهِ بِالْاُخْرٰی فَحَلَبَ لِیْ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰی فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهٗ قَدِ اسْتَیْقَظَ فَقُلْتُ: اِشْرَبْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ ثُمَّ قُلْتُ: قَدْ اٰنَ الرَّحِیْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: بَلٰی فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ یَطْلُبُوْنَنَا فَلَمْ یُدْرِكْنَا اَحَدٌ مِنْهُمْ غَیْرَ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰی فَرَسٍ لَهٗ فَقُلْتُ: هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

تھے۔" حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: "جب ہم نے مکہ سے کوچ کیا تو ایک رات اور دن بھر مسلسل سفر کرتے رہے یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا تو میں نے ادھر ادھر نظر دوڑائی کہ کہیں سایہ نظر آجائے تو میں وہاں دھوپ سے پناہ گاہ بناؤں اچانک میری نظر ایک پتھر کی چٹان پر پڑی۔ میں اس کے پاس آیا تو دیکھا کہ اس کا کچھ سایہ ابھی باقی ہے میں نے اسے صاف وہموار کیا۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہاں فرش بچھا کر آپ سے گزارش کی یارسول اللہ آپ آرام فرمائیں' آپ استراحت کے لئے دراز ہو گئے' پھر میں اپنے اردگرد کا ملاحظہ کرنے کے لئے چلا پھرا کہ دیکھوں کہ کوئی متلاشی نظر آئے مگر اتفاق سے ایک گڈریئے پر نظر پڑی جو اپنی بکریوں کو ہانک کر اسی چٹان کی جانب لے جا رہا تھا۔ وہ چرواہا بھی اس چٹان سے وہی فائدہ اٹھانا چاہتا تھا جو ہم چاہتے تھے' میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کس کا غلام ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ایک قریشی کا غلام ہوں' اس قریشی کا اس نے نام بھی لیا جسے میں نے پہچان لیا' پھر میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دینے والی ہے؟ اس نے کہا: ہاں' تو میں نے کہا: کیا تو دودھ دوہے گا؟ اس نے کہا: ہاں' تو میں نے اسے دوہنے کے لئے کہا' اس نے اپنی ایک بکری کے پاؤں باندھے میں نے اسے کہا: بکری کے تھنوں کو صاف کرے اور اپنے ہاتھوں کو بھی' براء کا بیان ہے کہ اس نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور انہوں نے اپنا ہاتھ مار کر دکھایا کہ اس طرح اس نے ہاتھ پر ہاتھ مارا' پھر اس نے میرے لئے ایک برتن میں تھوڑا سا دودھ دوہا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے چمڑے کا ایک برتن اپنے ساتھ رکھ لیا تھا جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے دودھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اوپر سے پانی ڈالا جس سے وہ دودھ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا' پھر اسے لے کر نبیؐ کی خدمت میں پیش کرنے چلا تو میں نے آپکو بیدار پایا۔ میں نے دودھ پیش کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے نوش فرمائیں' چنانچہ آپ نے نوش فرمایا' تو میں خوش ہو گیا' پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کوچ کا وقت ہو گیا ہے' ارشاد فرمایا: ہاں' پھر ہم روانہ ہوئے' کفار ہماری تلاش میں سرگرداں تھے مگر سراقہ بن مالک کے سوا ان میں سے کسی نے بھی ہمیں نہ پایا سراقہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا' میں نے تشویش کا اظہار کیا کہ تلاش کرنے والوں نے ہمیں آلیا ہے' اس وقت آپ نے فرمایا غمگین نہ ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

مآخذ:

❁ بخاری:۱/۵۱۵ ۔ ۵۱۶ ۔ کتاب مناقب المهاجرين وفضلهم منهم ابو بكر عبد الله بن ابی قحافه التيمی ❁ مسلم:۲/۴۱۹ ۔ كتاب الزهد ۔ باب فی حديث الهجرة ويقال له حديث الرحل ❁ مسند احمد:۱/۳ ۔ عن ابی بكر الصديق مسند احمد نے سراقہ بن مالک بن جعشم کا تفصیلی واقعہ نقل کیا ہے' جس میں اس کے گھوڑے کا زمین میں دھنسنے اور اس کے معافی مانگنے کا ذکر بھی ہے اور نیز حضور ﷺ کے مدینہ میں داخلہ تک کی روایت ہے۔ ❁ فتح القدير للشوكانی نے:۲/۳۶۴ پر ابن شاہین' ابن مردویہ اور ابن عساکر وغیرہ سے یا ابا بکر لاتحزن ان اللّٰہ معنا نقل کیا ہے۔ ❁ تفسیر روح المعانی:(پ:۱۰)/۸۸ ۔ سورة التوبة مسلم اور مسند احمد والی روایت نقل کی ہے۔ ❁ تفسیر ابن جرير طبری:(پ:۱۰)/۹۶ سورة التوبة ابن جریر نے تفصیلی واقعہ نقل نہیں کیا۔ ❁ السيرة النبوية لابن كثير:۲/۲۴۰ ❁ الكامل فی التاريخ لابن اثير:۲/۷۴ ❁ السيرة الحلبيه:۲/۲۱۰

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ' حَدَّثَنَا هَمَّامٌ' عَنْ ثَابِتٍ' عَنْ اَنَسٍ' عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ' قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِی الْغَارِ' لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا' فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا جب میں اور آپ غار میں چھپے ہوئے تھے' اگر ان میں سے کوئی اپنے پاؤں کے نیچے دیکھ لیتا تو لازماً ہمیں دیکھ لیتا' آپؐ نے فرمایا: "اے ابوبکر! انکے دو متعلق تمہارا کیا خیال وگمان ہے جن کا تیسرا اللہ تھا۔"

مآخذ:

❁ بخاری:۱/۵۱۶ ۔ كتاب المناقب ۔ ❁ بخاری:۲/۶۷۲ ۔ كتاب التفسير ۔ باب قوله:﴿ ثانی اثنين اذهما فی الغار ﴾ ❁ ترمذی:۲/۱۴۱ ۔ ابواب التفسير ۔ سورة التوبة ❁ تفسير ابن كثير:۲/۳۵۸ ۔ سورة التوبة ❁ روح المعانی:(پ:۱۰) سورة التوبة:۸۷ ❁ تفسير ابن جرير: (پ:۱۰) ۔ سورة التوبة:۹۶ ۔ ❁ السيرة الحلبيه:۲/۲۱۰ ❁ السيرة النبوية لابن كثير:۲/۲۴۲ ۔ ۲۴۳ ❁ كنز العمال:۱۶/۶۶۱ ۔ حدیث نمبر:۴۶۲۷۹ ❁ مسند احمد:۱/۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میثاقِ مدینہ ...... یہود سے معاہدہ کی شرائط

ان علی الیہود نفقتھم وعلی المسلمین نفقتھم' وان بینھم النصر علٰی من حارب اھل ھٰذہ الصحیفۃ' وان بینھم النصح والنصیحۃ والبر دون الاثم' وانہ لم یاثم امرؤٌ بحلیفہ' وان النصر للمظلوم' وان الیہود ینفقون مع المؤمنین ماداموا محاربین' وان یثرب حرام جوفھا لاھل ھٰذہ الصحیفۃ ...... وانہ ما کان بین اھل ھٰذہ الصحیفۃ من حَدَثٍ او اشتجار یخاف فسادہ فان مردَّہ الی اللّٰہ عزوجل والی محمد رسول اللّٰہ .... وانہ لاتجار قریش ولا من نصرھا وان بینھم النصر علی من دھم یثرب علٰی کل اناس حصتھم من جانبھم الذی قِبَلَھُمْ۔

[جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے گئے اور ایک اسلامی ریاست بنائی تو آپ نے جو اولین کام کئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ آوس اور خزرج اور مہاجرین کو ملا کر ایک برادری بنائی اور دوسرا یہ تھا کہ اس مسلم معاشرے اور یہودیوں کے درمیان واضح شرائط پر ایک معاہدہ طے کیا جس میں اس امر کی ضمانت دی گئی تھی کہ کوئی کسی کے حقوق پر دست درازی نہ کرے گا اور بیرونی دشمنوں کے مقابلے میں یہ سب متحدہ دفاع کریں گے' اس معاہدے کے چند اہم فقرے یہ ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہود اور مسلمانوں نے ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات میں کن امور کی پابندی قبول کی تھی:] ۞ یہ کہ یہودی اپنا خرچ اُٹھائیں گے اور مسلمان اپنا خرچ ۞ اور یہ کہ اس معاہدے کے شرکاء حملہ آور کے مقابلے میں ایک دوسرے کی مدد کے پابند ہوں گے ۞ اور یہ کہ وہ خلوص کے ساتھ ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں گے ۞ اور ان کے درمیان نیکی وحق رسانی کا تعلق ہو گا نہ کہ گناہ اور زیادتی کا ۞ اور یہ کہ کوئی اپنے حلیف کے ساتھ زیادتی نہیں کرے گا ۞ اور یہ کہ مظلوم کی حمایت کی جائے گی اور یہ کہ جب تک جنگ رہے یہودی مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس کے مصارف اُٹھائیں گے ۞ اور یہ کہ اس معاہدے کے شرکاء پر یثرب میں کسی نوعیت کا فتنہ وفساد کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرام ہے ❁ اور یہ کہ اس معاہدے کے شرکاء کے درمیان اگر کوئی ایسا قضیہ یا اختلاف رونما ہو جس سے فساد کا خطرہ ہو تو اس کا فیصلہ اللہ کے قانون کے مطابق محمد رسول اللہ ﷺ کریں گے .... ❁ اور یہ کہ قریش اور ان کے حامیوں کو پناہ نہیں دی جائے گی ❁ اور یہ کہ یثرب پر جو بھی حملہ آور ہو اس کے مقابلے میں شرکاء معاہدہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے .... ہر فریق اپنی جانب کے علاقے کی مدافعت کا ذمہ دار ہو گا۔ (ابن ہشام:۲/ ۱۴۷ تا ۱۵۰)

تشریح: یہ ایک قطعی اور واضح معاہدہ تھا جس کی شرائط یہودیوں نے خود قبول کی تھیں لیکن بہت جلدی انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف معاندانہ روش کا اظہار شروع کر دیا اور ان کا عناد روز بروز سخت سے سخت تر ہوتا چلا گیا اس کے بڑے بڑے وجوہ تین تھے:

❁ ایک یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو محض ایک رئیس قوم دیکھنا چاہتے تھے جو ان کے ساتھ بس ایک سیاسی معاہدہ کر کے رہ جائے اور صرف اپنے گروہ کے دنیوی مفاد سے سروکار رکھے مگر انہوں نے دیکھا کہ آپ تو اللہ اور آخرت اور رسالت اور کتاب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہے ہیں (جس میں خود اُن کے اپنے رسولوں اور کتابوں پر ایمان لانا بھی شامل تھا) اور معصیت چھوڑ کر ان احکام الٰہی کی اطاعت اختیار کرنے اور ان اخلاقی حدود کی پابندی اختیار کرنے کی طرف بلا رہے ہیں جن کی طرف خود ان کے انبیاء علیہم السلام بھی دنیا کو بلاتے رہے ہیں' یہ چیز ان کو سخت ناگوار تھی' ان کو خطرہ پیدا ہو گیا کہ یہ عالمگیر اصولی تحریک اگر چل پڑی تو اس کا سیلاب ان کی جامد مذہبیت اور ان کی نسلی قومیت کو بہالے جائے گی۔

❁ دوسرے یہ کہ اَوس اور خزرج اور مہاجرین کو بھائی بھائی بنتے دیکھ کر اور یہ دیکھ کر کہ گردوپیش کے عرب قبائل میں سے بھی جو لوگ اسلام کی اِس دعوت کو قبول کر رہے ہیں وہ سب مدینے کی اس اسلامی برادری میں شامل ہو کر ایک ملت بنتے جارہے ہیں' انہیں یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ صدیوں سے اپنی سلامتی اور اپنے مفادات کی ترقی کے لئے انہوں نے عرب قبیلوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا اُلو سیدھا کرنے کی جو پالیسی اختیار کر رکھی تھی وہ اب اس نئے نظام میں نہ چل سکے گی بلکہ اب ان کو عربوں کی ایک متحدہ طاقت سے سابقہ پیش آئے گا جس کے آگے ان کی چالیں کامیاب نہ ہو سکیں گی۔

❁ تیسرے یہ کہ معاشرے اور تمدن کی جو اصلاح رسول اللہ ﷺ کر رہے تھے اس میں کاروبار اور لین دین کے تمام ناجائز طریقوں کا سدباب شامل تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سود جو ان کا ذریعہ آمدنی تھا کو بھی آپ ناپاک کمائی اور حرام خوری قرار دے رہے تھے جس سے انہیں خطرہ تھا کہ اگر عرب پر آپ کی فرمانروائی قائم ہوگئی تو آپ اسے قانوناً ممنوع کر دیں گے اس میں ان کو اپنی موت نظر آتی تھی۔

ان وجوہ سے انہوں نے حضور ﷺ کی مخالفت کو اپنا قومی نصب العین بنا لیا۔ آپ کو زک دینے کے لئے کوئی چال' کوئی تدبیر اور کوئی ہتھکنڈا استعمال کرنے میں ان کو ذرہ برابر تأمل نہ تھا وہ آپ کے خلاف طرح طرح کی جھوٹی باتیں پھیلاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے تاکہ لوگ آپ سے بدگمان ہو جائیں۔ اسلام قبول کرنے والوں کے دلوں میں ہر قسم کے شکوک و شبہات اور وسوسے ڈالتے تھے تاکہ وہ اس دین سے برگشتہ ہو جائیں۔ خود جھوٹ موٹ کا اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جاتے تھے تاکہ لوگوں میں اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف زیادہ سے زیادہ غلط فہمیاں پھیلائی جا سکیں۔ فتنے برپا کرنے کے لئے منافقین سے ساز باز کرتے تھے۔ ہر اس شخص اور گروہ اور قبیلے سے رابطہ پیدا کرتے تھے جو اسلام کا دشمن ہوتا تھا' مسلمانوں کے اندر پھوٹ ڈالنے اور ان کو آپس میں لڑا دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے تھے۔ اَوس اور خزرج کے لوگ خاص طور پر ان کا ہدف تھے جن سے ان کے مدتہائے دراز سے تعلقات چلے آ رہے تھے۔ جنگ بعاث (جو اسلام سے قبل ان میں ہوئی تھی) کے تذکرے چھیڑ چھیڑ کر وہ ان کو پرانی دشمنیاں یاد دلانے کی کوشش کرتے تھے تاکہ ان کے درمیان پھر ایک دفعہ تلوار چل جائے اور اخوت کا وہ رشتہ تار تار ہو جائے جس میں اسلام نے ان کو باندھ دیا تھا۔ مسلمانوں کو مالی حیثیت سے تنگ کرنے کے لئے بھی وہ ہر قسم کی دھاندلیاں کرتے تھے' جن لوگوں سے ان کا پہلے سے لین دین تھا' ان میں سے جونہی کوئی شخص اسلام قبول کرتا وہ اس کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو جاتے تھے' اگر اس سے کچھ لینا ہوتا تو تقاضے کر کے اس کا ناک میں دم کر دیتے اور اگر اسے کچھ دینا ہوتا تو اس کی رقم مار کھاتے تھے اور علانیہ کہتے تھے کہ جب ہم نے تم سے معاملہ کیا تھا اس وقت تمہارا دین کچھ اور تھا اب چونکہ تم نے اپنا دین بدل دیا ہے اس لئے ہم پر تمہارا کوئی حق باقی نہیں ہے۔ [1] معاہدے کے خلاف یہ کھلی کھلی معاندانہ روش تو جنگ بدر سے پہلے ہی وہ اختیار کر چکے تھے مگر جب بدر میں رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو قریش پر فتح مبین حاصل ہوئی تو وہ تلملا اُٹھے اور اُن کے بغض کی آگ اور زیادہ بھڑک اُٹھی۔ اِس جنگ سے وہ یہ اُمید لگائے بیٹھے تھے کہ قریش کی طاقت سے ٹکرا کر مسلمانوں کا خاتمہ ہو جائے گا' اسی لئے انہوں نے فتح اسلام کی خبر پہنچنے سے پہلے ہی مدینے میں یہ افواہیں اُڑانی شروع کر دیں تھیں کہ رسول اللہ ﷺ شہید کر دیئے گئے اور مسلمانوں کو شکست فاش ہوئی اور اب ابو جہل کی قیادت میں قریش کا لشکر مدینے کی طرف بڑھا چلا آ رہا ہے لیکن جب نتیجہ اُن کی اُمیدوں اور تمناؤں کے خلاف نکلا تو وہ غم اور غصے کے مارے پھٹ پڑے بنی نضیر کا سردار کعب بن اشرف چیخ اُٹھا: "خدا کی قسم! اگر محمد نے ان اشراف عرب کو قتل کر دیا ہے تو زمین کا پیٹ ہمارے لئے اس کی پیٹھ سے زیادہ بہتر ہے۔" پھر وہ مکہ پہنچا اور بدر میں جو سرداران قریش مارے گئے تھے اُن کے نہایت اشتعال انگیز مرثیے کہہ کر مکہ والوں کو انتقام پر اُکسایا۔ پھر مدینہ واپس آ کر اس نے اپنے دل کی جلن نکالنے کے لئے ایسی غزلیں کہنی شروع کیں جن میں مسلمان شرفاء کی بہو بیٹیوں کے ساتھ اظہار عشق کیا گیا تھا۔ آخر کار اُس کی شرارتوں سے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ نے ربیع الاول ۳ھ میں محمد بن مسلمہ انصاری کو بھیج کر اسے قتل کرا دیا۔ (ابن سعد' ابن ہشام' تاریخ طبری)

یہودیوں کا پہلا قبیلہ جس نے اجتماعی طور پر جنگ بدر کے بعد کھلم کھلا اپنا معاہدہ توڑ دیا' بنی قینقاع تھا۔ یہ لوگ خود شہر مدینہ کے اندر ایک محلہ میں آباد تھے اور چونکہ یہ سنہار' لوہار اور ظروف ساز تھے' اسی لئے ان کے بازار میں اہل مدینہ کو کثرت سے جانا آنا پڑتا تھا۔ ان کو اپنی شجاعت پر بڑا ناز تھا' آہن گر ہونے کی وجہ سے ان کا بچہ بچہ مسلح تھا۔ سات سو (۷۰۰)

---

[1] اس کی متعدد مثالیں طبری' نیسابوری اور روح المعانی میں سورۂ آل عمران' آیت:۷۵ کے تحت بیان کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مردان جنگی ان کے اندر موجود تھے اور ان کو اس بات کا بھی زعم تھا کہ قبیلہ خزرج سے ان کے پرانے حلیفانہ تعلقات تھے اور خزرج کا سردار عبد اللہ بن ابی اُن کا پشتیبان تھا۔ بدر کے واقعہ سے یہ اس قدر مشتعل ہوئے کہ انہوں نے اپنے بازار میں آنے جانے والے مسلمانوں کو ستانا اور خاص طور پر ان کی عورتوں کو چھیڑنا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک روز ان کے بازار میں ایک مسلمان عورت کو بر سرعام برہنہ کر دیا گیا۔ اس پر سخت جھگڑا ہوا اور ہنگامے میں ایک مسلمان اور ایک یہودی قتل ہو گیا۔ جب حالات اِس حد تک پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے محلہ میں تشریف لے گئے اور ان کو جمع کر کے آپ نے ان کو راہ راست پر آنے کی تلقین فرمائی مگر انہوں نے جواب دیا: "اے محمد! تم نے شاید ہمیں بھی قریش سمجھا ہے؟ وہ لڑنا نہیں جانتے تھے' اس لئے تم نے انہیں مار لیا' ہم سے سابقہ پیش آئے گا تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ مرد کیسے ہوتے ہیں۔" یہ گویا صاف صاف اعلان جنگ تھا۔ آخر کار رسول اللہ ﷺ نے شوال (اور بروایت بعض ذی القعدہ) ۲ھ کے آخر میں ان کے محلہ کا محاصرہ کر لیا۔ صرف پندرہ روز ہی یہ محاصرہ رہا تھا کہ انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور ان کے تمام قابل جنگ آدمی باندھ لئے گئے۔ اب عبد اللہ بن اُبی ان کی حمایت کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے سخت اصرار کیا کہ آپ انہیں معاف کر دیں' چنانچہ حضور ﷺ نے اس کی درخواست قبول کر کے یہ فیصلہ فرما دیا کہ بنی قینقاع اپنا سب مال' اسلحہ اور آلات صنعت چھوڑ کر مدینہ سے نکل جائیں۔ (ابن سعد' ابن ہشام' تاریخ طبری)

ان دو سخت اقدامات (یعنی بنی قینقاع کے اخراج اور کعب بن اشرف کے قتل) سے کچھ مدت تک یہودی اتنے خوفزدہ رہے کہ انہیں کوئی مزید شرارت کرنے کی ہمت نہ ہوئی مگر اس کے بعد شوال ۳ھ میں قریش کے لوگ جنگ بدر کا بدلہ لینے کے لئے بڑی تیاریوں کے ساتھ مدینہ پر چڑھ آئے اور ان یہودیوں نے دیکھا کہ قریش کی تین ہزار فوج کے مقابلے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف ایک ہزار آدمی لڑنے کے لئے نکلے ہیں اور ان میں سے بھی تین سو منافقین الگ ہو کر پلٹ آئے ہیں تو انہوں نے معاہدے کی پہلی اور صریح خلاف ورزی اِس طرح کی کہ مدینہ کی مدافعت میں آپ کے ساتھ شریک نہ ہوئے حالانکہ وہ اس کے پابند تھے پھر جب معرکۂ اُحد میں مسلمانوں کو نقصان عظیم پہنچا تو ان کی جرأتیں اور بڑھ گئیں یہاں تک کہ بنی نضیر نے رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے لئے باقاعدہ ایک سازش کی جو عین وقت پر ناکام ہو گئی۔ اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ بئر معونہ کے سانحہ صفر (۴ھ) کے بعد عَمرو بن اُمیہ ضمری نے انتقامی کاروائی کے طور پر غلطی سے بنی عامر کے دو آدمیوں کو قتل کر دیا جو دراصل ایک معاہد قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے مگر عَمرو نے ان کو دشمن قبیلہ کے آدمی سمجھ لیا تھا' اس غلطی کی وجہ سے ان کا خون بہا مسلمانوں پر واجب آگیا تھا اور چونکہ بنی عامر کے ساتھ معاہدے میں بنی نضیر بھی شریک تھے اس لئے رسول اللہ ﷺ چند صحابہ کے ساتھ خود ان کی بستی میں تشریف لے گئے تاکہ خون بہا کی ادائیگی میں ان کو بھی شرکت کی دعوت دیں۔ وہاں انہوں نے آپ کو چکنی چپڑی باتوں میں لگایا اور اندر ہی اندر یہ سازش کی کہ ایک شخص اس مکان کی چھت پر سے آپ کے اوپر ایک بھاری پتھر گرا دے جس کی دیوار کے سائے میں آپ تشریف فرما تھے مگر قبل اس کے کہ وہ اپنی اس تدبیر پر عمل کرتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بروقت خبردار کر دیا اور آپ فوراً وہاں سے اُٹھ کر مدینہ واپس تشریف لے آئے۔

اب ان کے ساتھ کسی رعایت کا سوال باقی نہ رہا۔ حضور ﷺ نے ان کو بلا تاخیر الٹی میٹم بھیج دیا کہ تم نے جو غداری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنی چاہی تھی وہ میرے علم میں آگئی ہے لہٰذا دس دن کے اندر مدینہ سے نکل جاؤ' اس کے بعد اگر تم یہاں ٹھہرے رہے تو جو شخص بھی تمہاری بستی میں پایا جائے گا اس کی گردن مار دی جائے گی۔ دوسری طرف عبد اللہ بن اُبی نے ان کو پیغام بھیجا کہ میں دو ہزار آدمیوں سے تمہاری مدد کروں گا اور بنی قریظہ اور بنو غطفان بھی تمہاری مدد کو آئیں گے تم ڈٹ جاؤ اور ہرگز اپنی جگہ نہ چھوڑو۔ اس جھوٹے بھروسے پر انہوں نے حضور ﷺ کو اَلٹی میٹم کا یہ جواب دیا کہ ہم یہاں سے نہیں نکلیں گے آپ سے جو کچھ ہو سکے کر لیجئے۔ اس پر ربیع الاول ۴ھ میں نبی ﷺ نے ان کا محاصرہ کر لیا اور صرف چند روز کے محاصرہ کے بعد (جس کی مدت بعض روایات میں چھ دن اور بعض میں پندرہ دن آئی ہے) وہ اس شرط پر مدینہ چھوڑ دینے کے لئے راضی ہو گئے کہ اسلحہ کے سوا جو کچھ بھی وہ اپنے اونٹوں پر لاد کر لے جا سکیں گے لے جائیں گے۔ اس طرح یہودیوں کے اس دوسرے شریر قبیلے سے مدینہ کی سرزمین خالی کرالی گئی۔ ان میں سے صرف دو [1] مسلمان ہو کر یہاں ٹھہر گئے باقی شام اور خیبر کی طرف نکل گئے۔ (ابن ہشام:۱۹۱/۳۔ امرا جلاء بنی النضیر' تفہیم القرآن:۳۷۰/۵۔ سورۂ حشر۔ تاریخی پس منظر۔)

تخریج:

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ' وَادَعَ فِيْهِ يَهُوْدَ وَعَاهَدَهُمْ وَاَقَرَّهُمْ عَلٰى دِيْنِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ' وَشَرَطَ لَهُمْ' وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ .... وَاِنَّ عَلَے الْيَهُوْدِ نَفَقَتَهُمْ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ نَفَقَتَهُمْ' وَاِنَّ بَيْنَهُمُ النَّصْرَ عَلٰى مَنْ حَارَبَ اَهْلَ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ وَاِنَّ بَيْنَهُمُ النُّصْحَ وَالنَّصِيْحَةَ وَالْبِرَّ دُوْنَ الْاِثْمِ' وَاِنَّهُ لَمْ يَأْثَمِ امْرُؤٌ بِحَلِيْفِهٖ' وَاِنَّ النَّصْرَ لِلْمَظْلُوْمِ وَاِنَّ الْيَهُوْدَ يُنْفِقُوْنَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَادَامُوْا مُحَارِبِيْنَ' وَاِنَّ يَثْرِبَ حَرَامٌ جَوْفُهَا لِاَهْلِ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ وَاِنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرَ مُضَارٍّ وَلَا آثِمٍ' وَاِنَّهُ لَاتُجَارُ حُرْمَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا' وَاِنَّهُ مَا كَانَ بَيْنَ اَهْلِ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ مِنْ حَدَثٍ اَوِ اشْتِجَارٍ يُخَافُ فَسَادُهٗ' فَاِنَّ مَرَدَّهٗ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى اَتْقٰى مَافِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ وَاَبَرِّهٖ' وَاِنَّهُ لَا تُجَارُ قُرَيْشٌ وَلَا مَنْ نَصَرَهَا' وَاِنَّ بَيْنَهُمُ النَّصْرَ عَلٰى مَنْ دَهِمَ يَثْرِبَ' وَاِذَا دُعُوْا اِلٰى صُلْحٍ يُصَالِحُوْنَهٗ وَيَلْبَسُوْنَهٗ' فَاِنَّهُمْ يُصَالِحُوْنَهٗ وَيَلْبَسُوْنَهٗ وَاِنَّهُمْ اِذَا دُعُوْا اِلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ لَهُمْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَّا مَنْ حَارَبَ فِي الدِّيْنِ۔ عَلٰى كُلِّ اُنَاسٍ حِصَّتُهُمْ مِنْ جَانِبِهِمُ الَّذِيْ قِبَلَهُمْ ....الخ

مآخذ:

- سیرۃ لابن ہشام:۳/۵۰۳۔۵۰۴۔ مطبوعہ مصطفی البابی حلبی مصر ۱۹۵۵ء

---

[1] ولم یسلم من بنی النضیر الا رجلان یامین بن عُمَیر ابو کعب بن عمرو بن جحاش وابو سعد بن وھب۔ اسلما علی اموالھا فاحرزاھما (ابن ہشام:۲۹۱/۳' امرا جلاء بنی النضیر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انصار کا ایثار

مہاجرین جب مکہ اور دوسرے مقامات سے ہجرت کر کے (مدینہ) آئے تو (انصار) نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ پیش کش کی کہ ہمارے باغ اور نخلستان حاضر ہیں آپ انہیں ہمارے اور ان مہاجر بھائیوں کے درمیان بانٹ دیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ تو باغبانی نہیں جانتے' یہ اُس علاقے سے آئے ہیں' جہاں باغات نہیں ہیں' کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اپنے ان باغوں اور نخلستانوں میں کام تم کرو اور پیداوار میں سے حصہ اِن کو دو؟'' انہوں نے کہا: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ① (بخاری' ابن جریر) اس پر مہاجرین نے عرض کیا: ''ہم نے کبھی ایسے لوگ نہیں دیکھے جو اس درجہ ایثار کرنے والے ہوں' یہ کام خود کریں گے اور حصہ ہم کو دیں گے ہم تو سمجھتے ہیں کہ سارا اجر یہی لوٹ لے گئے۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! جب تک تم ان کی تعریف کرتے رہو گے اور ان کے حق میں دعائے خیر کرتے رہو گے' تم کو بھی اجر ملتا رہے گا۔ (مسند احمد)۔۔ (تفہیم القرآن:۳۹۵/۵۔ سورۂ حشر۔ حاشیہ:۱۸)

تخریج:

① حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ هَمَّامٍ' قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ' عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ' قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ: اَقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ' قَالَ: لَا' قَالَ: تَكْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَتُشْرِكُوْنَا فِى الْاَمْرِ' قَالُوْا: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ انصار نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! ہمارے اور مہاجرین کے مابین کھجوروں کے درخت تقسیم فرمادیں۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''نہیں' بلکہ محنت و مشقت تم کرو اور ہمیں کھجوروں میں شریک کرو۔'' انہوں نے کہا: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ''بسرو چشم منظور ہے۔''

② حَدَّثَنِىْ يُوْنُسُ' قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ: قَالَ ابْنُ زَيْدٍ فِىْ قَوْلِهٖ: ﴿ وَلَا يَجِدُوْنَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا ﴾ الْمُهَاجِرُوْنَ' قَالَ:

ابن زید کی تفسیر کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿ وَلَا يَجِدُوْنَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مما اوتوا ﴾ میں مہاجرین مراد ہیں۔ جب بنو نضیر کے اموال مہاجرین میں

① ''بسرو چشم منظور ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَتَكَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ يعنى اَمْوَالَ بَنِى النَّضِيْرِ بَعْضُ مَنْ تَكَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَعَاتَبَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ﴿ وَمَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ، وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ﴾ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ: اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ تَرَكُوا الْاَمْوَالَ، وَالْاَوْلَادَ، وَخَرَجُوْا اِلَيْكُمْ، فَقَالُوْا: اَمْوَالُنَا بَيْنَهُمْ قَطَائِعُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: وَمَا ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ لَا يَعْرِفُوْنَ الْعَمَلَ فَتَكْفُوْنَهُمْ وَتَقَاسَمُوْنَهُمُ الثَّمَرَ، فَقَالُوْا: نَعَمْ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

تقسیم ہوئے تو کسی انصاری نے اس سلسلہ میں کلام کیا‘ اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے انصار کو عتاب کیا اور فرمایا: ﴿ وَمَا اَفَآءَ اللّٰهُ..... ﴾ اللہ نے بنو نضیر کا جو مال بطور فئے اپنے رسول کو دیا ہے‘ اس پر تم نے اپنے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے تھے بلکہ اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔“ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے مہاجرین بھائی اپنے اموال اور اولاد چھوڑ کر تمہارے پاس آئے ہیں“ انصار نے کہا: ”آپ ہمارا مال ہمارے اور ان کے درمیان بانٹ دیں۔“ آپ نے دریافت فرمایا: ”اسکے علاوہ بھی کچھ کر سکتے ہو؟“ انصار بولے: ”وہ کیا ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”مہاجرین کھیتی باڑی اور باغبانی کا کام نہیں کر سکتے‘ محنت تم خود کرو اور پیداوار ان میں اور اپنے درمیان تقسیم کرو۔“ انصار نے عرض کیا: ”یارسول اللہ! ہمیں بسرو چشم منظور۔“

③ ابن کثیر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ: اَقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ، قَالَ: لَا، اَتَكْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ؟ قَالُوْا: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے‘ انہوں نے بیان کیا کہ انصار نے پیش کش کی کہ یارسول اللہ! آپ ہمارے کھجوروں کے باغات ہمارے اور مہاجرین بھائیوں کے درمیان بانٹ دیں‘ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: نہیں‘ کیا تمہیں منظور ہے کہ محنت ومشقت تم خود کرو اور پیداوار میں ہمیں شریک رکھو؟ انصار بولے: سمعنا واطعنا ”بسرو چشم منظور ہے۔“

④ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ، نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، نَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَأَيْنَا قَوْمًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے‘ انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو مہاجرین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! ہم نے تو ایسے لوگ نہیں دیکھے جو تھوڑے میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مَوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْهُنَاءِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ. (هذا حديث حسن صحيح غريب)

سے تھوڑا اور زیادہ میں سے زیادہ خرچ کرتے ہیں' محنت ومشقت خود برداشت کرتے ہیں اور ناز برداریوں میں ہمیں برابر کا شریک رکھتے ہیں' ہمیں تو اس درجہ ایثار کرنے والے لوگ نہیں ملے' ہمیں اندیشہ وخوف ہے کہ سارے کا سارا اجر وثواب یہی لوٹ کر لے جائیں گے؟ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: "نہیں ایسا نہیں جب تک تم ان کی تعریف کرتے رہو گے اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو گے۔"

مآخذ:

① ○ بخاری:۵۳۴/۱ ۔ کتاب المناقب ۔ باب اِخاء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بین المهاجرین والانصار۔ ○ تفسیر ابن کثیر:۳۳۷/۴ ۔ الحشر ۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ابن کثیر نے النخیل نقل کیا ہے۔

② ○ تفسیر ابن جریر:۱۲/ (پ:۲۸) ۔ سورۃ الحشر ۔ ○ ابن کثیر:۳۳۸/۴ ۔ الحشر

③ ○ تفسیر ابن کثیر:۳۳۷/۴ ۔ سورۃ الحشر۔

④ ○ ترمذی:۷۵/۲ ۔ ابواب صفة القیامة ۔ ○ مسند احمد:۲۰۰/۳ ۔ عن انس بن مالک ○ ابو داؤد:۲۵۵/۴ ۔ کتاب الادب ۔ باب فی شکر المعروف ابو داؤد نے صرف مندرجہ ذیل حصہ روایت کیا ہے: عَنْ اَنَسٍ' اَنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَتِ الْاَنْصَارُ بِالْاَجْرِ كُلِّهِ' قَالَ: لَا' مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ' وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ ○ ابن کثیر:۳۳۷/۴۔ عن انس مسند احمد والی روایت نقل کی ہے' آخر میں ابن کثیر نے لم اَرَهُ فی الکتب من هذا الوجه بھی کیا ہے۔

جب بنی النضیر کا علاقہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اب بندوبست کی ایک شکل یہ ہے کہ تمہاری املاک اور یہودیوں کے چھوڑے ہوئے باغات اور نخلستانوں کو ملا کر ایک کر دیا جائے اور پھر اس پورے مجموعے کو تمہارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم کر دیا جائے اور دوسری شکل یہ ہے کہ تم اپنی جائیدادیں اپنے پاس رکھو اور یہ متروکہ اراضی مہاجرین میں بانٹ دی جائیں۔ انصار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ جائیدادیں آپ ان میں بانٹ دیں اور ہماری جائیدادوں میں سے بھی جو کچھ آپ چاہیں ان کو دے سکتے ہیں۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پکار اُٹھے: ((جزاکم اللّٰہ یا معشر الانصار خیرًا)) (یحییٰ بن آدم' بلاذری) اس طرح انصار کی رضا مندی سے یہودیوں کے چھوڑے ہوئے اموال مہاجرین ہی میں تقسیم کیے گئے اور انصار میں سے صرف حضرت ابو دُجانہ حضرت سہل بن حنیف اور (بروایت بعض) حضرت حارثہ بن الصمہ کو حصہ دیا گیا کیونکہ یہ حضرات بہت غریب تھے۔ (بلاذری ۔ ابن ہشام ۔ روح المعانی)

اسی طرح انصار نے اس وقت بھی ایثار کا ثبوت دیا جب بحرین کا علاقہ اسلامی حکومت میں شامل ہوا'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ چاہتے تھے کہ اس علاقے کی مفتوحہ اراضی انصار کو دی جائیں مگر انہوں نے عرض کیا کہ ہم اس میں سے کوئی حصہ نہ لیں گے جب تک اتنا ہی ہمارے مہاجر بھائیوں کو نہ دیا جائے۔ (یحییٰ بن آدم)۔ (تفہیم القرآن:۳۹۵/۵۔ سورۂ حشر۔ حاشیہ:۱۸)

تخریج:

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، قَالَ: لَمَّا ظَهَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ وَكَانُوا أَوَّلَ مَنْ أُجْلِيَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿ هُوَ الَّذِيْٓ أَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ﴾ (وَالْحَشْرُ الْجَلَاءُ) فَكَانَتْ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ لَيْسَتْ لِإِخْوَانِكُمْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَمْوَالٌ فَإِنْ شِئْتُمْ قَسَمْتُ هٰذِهِ وَأَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ جَمِيْعًا، وَإِنْ شِئْتُمْ أَمْسَكْتُمْ أَمْوَالَكُمْ وَقَسَمْتُ هٰذِهِ فِيْهِمْ خَاصَّةً؟ فَقَالُوْا: بَلِ اقْسِمْ هٰذِهِ فِيْهِمْ وَاقْسِمْ لَهُمْ مِنْ أَمْوَالِنَا مَا شِئْتَ، فَنَزَلَتْ: ﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: جَزَاكُمُ اللّٰهُ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ خَيْرًا (فتوح البلدان۔ بلاذری:۲۶/۱۔۲۷)

کلبی نے بیان کیا کہ: جب رسول اللہ ﷺ بنی النضیر کے اموال پر غالب ہوئے اور یہ پہلی قوم تھی جو جلا وطن کی گئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿ هُوَ الَّذِيْٓ أَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ﴾ (الحشر:۲/۵۹) "وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کفران نعمت کرنے والوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا (کہ وہ اپنے ساتھیوں سے جاملیں جو ان سے پہلے جلا وطن کیے جا چکے ہیں) اور یہ ان اموال میں سے تھے جن پر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار سے دریافت فرمایا: "تمہارے بھائی مہاجر نادار ہیں اگر تمہاری مرضی ہو تو میں یہ مال اور تمہارے اموال کے پورے مجموعے کو تمہارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم کر دوں؟ اور اگر یہ نہ چاہو تو تم اموال اپنے ہی پاس رکھو اور میں یہ مال انہی میں تقسیم کر دیتا ہوں۔" انہوں نے عرض کیا: "یہ جائیدادیں آپ انہی میں بانٹ دیں اور ہماری جائیدادوں میں سے بھی جو کچھ آپ چاہیں انہیں عطا فرما دیجیے۔ ان کی نسبت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ (۹/۵۹) "وہ ایثار کر کے اپنے اوپر مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود مفلس ہی ہو جائیں۔" اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: "اللہ تمہیں جزائے خیر دے، اے گروہ انصار!"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَخَلَّوُا الْاَمْوَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، يَضَعُهَا حَيْثُ يَشَآءُ، فَقَسَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ دُوْنَ الْاَنْصَارِ۔ اِلَّا اَنَّ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ وَاَبَا دُجَانَةَ سِمَاكَ بْنِ خَرْشَةَ، ذُكِرَا فَقْرًا، فَاَعْطَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ یہود نے اپنے اموال رسول اللہ ﷺ کے لئے چھوڑے یہ اموال بطور خاص آپ ہی کے لئے تھے، آپ جس طرح چاہتے ان میں تصرف فرماتے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے یہ اموال مہاجرین اولین میں تقسیم فرما دیئے، انصار اس تقسیم میں شامل نہ تھے، البتہ سہل بن حنیف اور ابو دُجانہ سماک بن خرشہ کے افلاس وفقر کا حال رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا تو آپ نے کچھ انہیں بھی عطا فرما دیا۔

مآخذ:

(سیرۃ ابن ھشام:۱۹۲/۳۔ تقسیم الرسول اموالھم بین المھاجرین ○ فتوح البلدان:۳۶/۱)

ابن ہشام کی روایت میں حرث بن صمہ کا ذکر نہیں، تفسیر روح المعانی میں مندرجہ ذیل عبارت ہے:

وَقَالَ الضَّحَّاكُ: كَانَتْ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً: فَاٰثَرَ بِهَا الْمُهَاجِرِيْنَ وَقَسَّمَهَا عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا اَبَا دُجَانَةَ سِمَاكَ بْنَ خَرْشَةَ، وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ وَالْحَرْثَ بْنَ الصِّمَّةَ اَعْطَاهُمْ لِفَقْرِهِمْ (روح المعانی:۱۲/ جز:۳۰ (پ:۲۸) ۔ الحشر، ص:۹۳)

امام شوکانی فتح القدیر میں بیان کرتے ہیں:

فَلَمَّا غَنَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، بَنِي النَّضِيْرِ دَعَا الْاَنْصَارَ وَشَكَرَهُمْ فِيْمَا صَنَعُوْا مَعَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْ اِنْزَالِهِمْ اِيَّاهُمْ فِيْ مَنَازِلِهِمْ، وَاِشْرَاكِهِمْ فِيْ اَمْوَالِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ اَحْبَبْتُمْ قَسَّمْتُ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ بَنِي النَّضِيْرِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ عَلٰى مَاهُمْ عَلَيْهِ مِنَ السُّكْنٰى فِيْ مَسَاكِنِهِمْ وَالْمُشَارَكَةِ لَكُمْ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنْ اَحْبَبْتُمْ اَعْطَيْتُهُمْ ذٰلِكَ وَخَرَجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ، فَرَضُوْا بِقِسْمَةِ ذٰلِكَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَطَابَتْ اَنْفُسُهُمْ۔

جب نبی ﷺ نے بنی نضیر کے غنائم حاصل کئے تو آپ نے انصار کو بلایا اور مہاجرین کو اپنے ہاں ٹھہرانے اور ان کو اپنے اموال میں شریک کرنے پر ان کا شکریہ ادا کیا پھر فرمایا: اگر تم پسند کرو، تو بنی نضیر کے جو اموال اللہ تعالیٰ نے میری طرف پلٹائے ہیں تمہارے اور مہاجرین کے درمیان بانٹ دوں اور مہاجرین جہاں اب رہائش رکھے ہوئے ہیں انہی گھروں میں رہیں اور تمہارے اموال میں شریک بھی رہیں اور اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ میں یہ اموال انہیں دے دوں اور تمہارے گھروں سے وہ نکل جائیں، مہاجرین اس تقسیم پر راضی ہو گئے خوش اور مطمئن ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

○ (تفسیر فتح القدیر للشوکانی:۲۰۱/۴۔ الحشر)

حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' ثنا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ' قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ: اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَیْنِ' فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: حَتّٰی تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ مِثْلَ الَّذِیْ تُقْطِعُ لَنَا' قَالَ: سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اِثْرَةً فَاصْبِرُوْا۔

یحیٰی بن سعید سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے بحرین کی مفتوحہ اراضی انصار میں تقسیم کرنے کا ارادہ فرمایا تو انصار نے عرض کیا: جب تک آپ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو اتنا حصہ نہ دیں (اس وقت تک ہم نہیں لیں گے) آپ نے فرمایا: "میرے بعد تمہیں خود غرضی سے واسطہ پڑے گا' پس صبر کرنا۔"

ماخذ:

○ (بخاری:۳۲۰/۱۔ کتاب المساقاۃ۔ باب القطائع' مسند احمد:۱۸۲/۳)

ایک دوسری روایت میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ' دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِیُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَیْنِ' فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ فَعَلْتَ' فَاکْتُبْ لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَیْشٍ بِمِثْلِهَا فَلَمْ یَکُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اِثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بحرین کی مفتوحہ اراضی دینے کے لئے انصار کو مدعو فرمایا تو انہوں نے عرض کی: "یارسول اللہ! اگر آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے قریشی بھائیوں کو بھی ویسا ہی حصہ دیں۔" رسول اللہ ﷺ کے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا تو آپ نے فرمایا: "میرے بعد تمہیں خود غرضی اور خود پسندی سے سابقہ پیش آئے گا' پس تم مجھ سے ملاقات تک صبر کا دامن نہ چھوڑنا۔"

ماخذ:

○ (بخاری:۳۲۰/۱۔ کتاب المساقاۃ۔ باب کتابة القطائع)

عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِیْنَ خَرَجَ مَعَهُ اِلَی الْوَلِیْدِ' قَالَ: دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ اِلٰی اَنْ یُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَیْنَ'

یحیٰی بن سعید سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جبکہ وہ ولید کی جانب جا رہے تھے بیان کرتے سنا کہ نبی ﷺ نے بحرین کی مفتوحہ اراضی دینے کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالُوْا: لَا اِلَّا اَنْ تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَهَا' قَالَ: اَمَّا لَا' فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِىْ' فَاِنَّهٗ سَيُصِيْبُكُمْ اَثَرَةٌ بَعْدِىْ۔

انصار کو بلایا تو انصار نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا نہیں تاوقتیکہ آپ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی ایسا ہی عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا! ایسا تو اس وقت مشکل ہے، پھر تم مجھ سے (حوض کوثر) پر ملاقات تک صبر سے کام لینا کیونکہ تمہیں میرے بعد خود پسندی اور خود غرضی سے واسطہ پڑے گا۔

مآخذ:

○ مسند احمد:۱۱۱/۳ ـ ۱۸۲ ـ عن انس بن مالک ○ مسند احمد:۱۸۲/۳ پر منقول روایت کے الفاظ قدرے مختلف ہیں۔ ○ تفسیر ابن کثیر:۳۳۷/۴ ـ انس بن مالک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعۂ نخلہ

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں لڑنے کی اجازت تو نہیں دی تھی۔“

تشریح: یہ بات ایک واقعہ سے متعلق ہے۔ رجب ۲ھ میں نبی ﷺ نے آٹھ آدمیوں کا ایک دستہ نخلہ کی طرف بھیجا تھا (جو مکے اور طائف کے درمیان ایک مقام ہے) اور اس کو ہدایت فرما دی تھی کہ قریش کی نقل و حرکت اور ان کے آئندہ ارادوں کے متعلق معلومات حاصل کرے، جنگ کی کوئی اجازت آپ نے نہیں دی تھی لیکن ان لوگوں کو راستے میں قریش کا ایک چھوٹا سا تجارتی قافلہ ملا اور اس پر انہوں نے حملہ کر کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور باقی لوگوں کو ان کے مال سمیت گرفتار کر کے مدینے لے آئے۔ یہ کاروائی ایسے وقت ہوئی جبکہ رجب ختم اور شعبان شروع ہو رہا تھا اور یہ امر مشتبہ تھا کہ آیا حملہ رجب (ماہ حرام) ہی میں ہوا ہے یا نہیں لیکن قریش نے اور ان سے درپردہ ملے ہوئے یہودیوں اور منافقین مدینہ نے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے اس واقعہ کو خوب شہرت دی اور سخت اعتراضات شروع کر دیئے کہ یہ لوگ چلے ہیں بڑے اللہ والے بن کر اور حال یہ ہے کہ ماہ حرام تک میں خونریزی سے نہیں چوکتے۔

ان اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ ماہ حرام میں لڑنا بری حرکت ہے مگر اس پر اعتراض کرنا ان لوگوں کے منہ کو تو زیب نہیں دیتا جنہوں نے ۱۳ برس مسلسل اپنے سینکڑوں بھائیوں پر صرف اس لئے ظلم توڑے کہ وہ ایک خدا پر ایمان لائے تھے، پھر ان کو یہاں تک تنگ کیا کہ وہ جلا وطن ہونے پر مجبور ہو گئے، پھر اس پر بھی اکتفا نہ کیا اور اپنے ان بھائیوں کے لئے مسجد حرام تک جانے کا راستہ بھی بند کر دیا حالانکہ مسجد حرام کسی کی مملوکہ جائیداد نہیں ہے اور پچھلے دو ہزار برس میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی کو اس کی زیارت سے روکا گیا ہو، اب جن ظالموں کا نامۂ اعمال ان کرتوتوں سے سیاہ ہے ان کا کیا منہ ہے کہ ایک معمولی سی سرحدی جھڑپ پر اس قدر زور شور کے اعتراضات کریں حالانکہ اس جھڑپ میں جو کچھ ہوا ہے وہ نبی ﷺ کی اجازت کے بغیر ہوا ہے اور اس کی حیثیت اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ اسلامی جماعت کے چند آدمیوں سے ایک غیر ذمہ دارانہ فعل کا ارتکاب ہو گیا ہے۔

اس مقام پر یہ بات بھی معلوم رہنی چاہیئے کہ جب یہ دستہ قیدی اور مال غنیمت لے کر نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ نے مندرجہ بالا حدیث ارشاد فرمائی، نیز آپ نے ان کے لائے ہوئے مال غنیمت میں سے بیت المال کا حصہ لینے سے بھی انکار فرما دیا تھا، جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کی یہ لوٹ ناجائز ہے، تمام مسلمانوں نے بھی اس فعل پر اپنے ان آدمیوں کو سخت ملامت کی تھی اور مدینے میں کوئی ایسا نہ تھا جس نے انہیں اس پر داد دی ہو۔ (تفہیم القرآن:۱/۱۶۵۔ سورۃ بقرۃ۔ حاشیہ:۲۳۲)

www.KitaboSunnat.com

تخریج :

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ جَحْشِ بْنِ رِئَابِ نِ الْاَسَدِيَّ فِيْ رَجَبَ' مَقْفَلَهُ مِنْ بَدْرِ الْاُوْلٰى' وَبَعَثَ مَعَهُ ثَمَانِيَةَ رَهْطٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ' لَيْسَ فِيْهِمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اَحَدٌ' وَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا وَاَمَرَهُ اَلَّا يَنْظُرَ فِيْهِ حَتّٰى يَسِيْرَ يَوْمَيْنِ ثُمَّ يَنْظُرُ فِيْهِ' فَيَمْضِيْ لِمَا اَمَرَهُ بِهٖ' وَلَا يَسْتَكْرِهُ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا .... فَلَمَّا سَارَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ يَوْمَيْنِ فَتَحَ الْكِتَابَ' فَنَظَرَ فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ: اِذَا نَظَرْتَ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا فَامْضِ حَتّٰى تَنْزِلَ نَخْلَةَ' بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ' فَتَرَصَّدْ بِهَا قُرَيْشًا وَتَعَلَّمْ لَنَا مِنْ اَخْبَارِهِمْ' فَلَمَّا نَظَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ فِي الْكِتَابِ' قَالَ: سَمْعًا وَطَاعَةً ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ: قَدْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَمْضِيَ اِلٰى نَخْلَةَ' اَرْصُدُ بِهَا قُرَيْشًا' حَتّٰى اٰتِيَهُ مِنْهُمْ بِخَبَرٍ وَقَدْ نَهَانِيْ اَنْ اَسْتَكْرِهَ اَحَدًا مِنْكُمْ. فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُرِيْدُ الشَّهَادَةَ وَيَرْغَبُ فِيْهَا فَلْيَنْطَلِقْ' وَمَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ فَلْيَرْجِعْ' فَاَمَّا اَنَا فَمَاضٍ لِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَمَضٰى وَمَضٰى مَعَهُ اَصْحَابُهُ' لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْهُ مِنْهُمْ اَحَدٌ. وَسَلَكَ عَلَى الْحِجَازِ' حَتّٰى اِذَا كَانَ بِمَعْدِنٍ' فَوْقَ الْفُرُعِ يُقَالُ لَهُ: بحران' اَضَلَّ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ' وَعُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ بَعِيْرًا لَهُمَا' كَانَا يَعْتَقِبَانِهٖ' فَتَخَلَّفَا عَلَيْهِ فِيْ طَلَبِهٖ' وَمَضٰى عَبْدُ للّٰهِ بْنُ

رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر اولیٰ سے واپسی کے بعد ماہ رجب میں عبد اللہ بن جحش بن رئاب الاسدی کو مہاجرین میں سے آٹھ آدمیوں کے ساتھ روانہ فرمایا' کوئی انصاری ان میں شریک نہیں تھا۔ آپ نے عبد اللہ کو نوشتہ تحریر کروا کر حکم دیا کہ اس مکتوب کو دو دن کی مسافت تک نہ کھولیں۔ اس کے بعد اسے ملاحظہ کریں' اس میں جو فرمان تحریر ہے اس کے مطابق عمل کریں مگر ساتھیوں میں سے کسی کو تعمیل پر مجبور نہ کریں .... عبد اللہ نے جب دو دن کی مسافت طے کر لی تو اس مکتوب کو کھولا تو اس میں تحریر تھا: "جب تم میری اس تحریر کو دیکھو تو چلتے جاؤ کہ مکہ اور طائف کے درمیان واقعہ جگہ نخلہ میں جا قیام کرو اور اس جگہ قیام کے دوران میں قریش کی کاروائیوں کی نگرانی کرو اور ان سے ہمیں مطلع کرتے رہو۔" جب عبد اللہ نے یہ تحریر دیکھی تو کہا: "بسرو چشم۔" پھر اپنے ساتھیوں سے اس کا ذکر کیا کہ "رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں نخلہ میں جاؤں اور وہاں ٹھہر کر قریش کے حالات واحوال کی نگہبانی کرتا رہوں اور آپ کو اطلاع دیتا رہوں' تم میں سے کسی کو بھی اس کے لئے مجبور کرنے سے آپ نے مجھے روک دیا ہے' تم میں سے جو جام شہادت نوش کرنے کا شوقین ہے اور شہادت کے مرتبہ پر فائز ہونے سے محبت رکھتا ہے وہ اپنی خوشی سے میرے ساتھ چلے اور جسے یہ چیز ناپسند ہے وہ واپس لوٹ جائے' میں تو فرمان رسالت مآب کے مطابق جانے والا ہوں۔" یہ کہہ کر عبد اللہ چل کھڑے ہوئے ان کے ساتھی بھی ان کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَحْشٍ وَبَقِيَّةُ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى نَزَلَ بِنَخْلَةَ، فَمَرَّتْ بِهٖ عِيْرٌ لِقُرَيْشٍ تَحْمِلُ زَبِيْبًا وَاَدَمًا وَتِجَارَةً مِنْ تِجَارَةِ قُرَيْشٍ، فِيْهَا عَمْرُو بْنُ الْحَضْرَمِيِّ۔ فَلَمَّا رَاٰهُمُ الْقَوْمُ هَابُوْهُمْ وَقَدْ نَزَلُوْا قَرِيْبًا مِنْهُمْ، فَاَشْرَفَ لَهُمْ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، وَكَانَ قَدْ حَلَقَ رَاْسَهٗ، فَلَمَّا رَاَوْهُ اٰمِنُوْا، وَقَالُوْا: عُمَّارٌ، لَا بَاْسَ عَلَيْكُمْ مِنْهُمْ۔ وَتَشَاوَرَ الْقَوْمُ فِيْهِمْ، وَذٰلِكَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ، فَقَالَ الْقَوْمُ: وَاللّٰهِ لَئِنْ تَرَكْتُمُ الْقَوْمَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَيَدْخُلُنَّ الْحَرَمَ، فَلَيَمْتَنِعُنَّ مِنْكُمْ بِهٖ، وَلَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُمْ لَتَقْتُلُنَّهُمْ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَتَرَدَّدَ الْقَوْمُ، وَهَابُوا الْاِقْدَامَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ شَجَّعُوْا اَنْفُسَهُمْ عَلَيْهِمْ، وَاَجْمَعُوْا عَلٰى قَتْلِ مَنْ قَدَرُوْا عَلَيْهِ مِنْهُمْ، وَاَخْذِ مَا مَعَهُمْ، فَرَمٰى وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّمِيْمِيُّ عَمْرَو بْنَ الْحَضْرَمِيِّ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهٗ، وَاسْتَاْسَرَ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَالْحَكَمَ بْنَ كَيْسَانَ، وَاَفْلَتَ الْقَوْمَ نَوْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَاَعْجَزَهُمْ، وَاَقْبَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَاَصْحَابُهٗ بِالْعِيْرِ وَبِالْاَسِيْرَيْنِ، حَتّٰى قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ۔ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، قَالَ: مَا اَمَرْتُكُمْ بِقِتَالٍ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ۔ فَوَقَّفَ الْعِيْرَ وَالْاَسِيْرَيْنِ، وَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُقِطَ فِيْ اَيْدِي الْقَوْمِ، وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا وَعَنَّفَهُمْ اِخْوَانُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْمَا صَنَعُوْا، وَقَالَتْ قُرَيْشٌ: قَدِ اسْتَحَلَّ مُحَمَّدٌ وَاَصْحَابُهُ الشَّهْرَ

چل پڑے، ان میں سے ایک بھی اس سے پیچھے نہ رہا۔ وہ سب حجاز کے راستہ پر چلے اور فرع نامی معدن جسے بحران بھی کہا جاتا ہے پر پہنچے تو وہاں سعد ابن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کا وہ اونٹ گم ہو گیا جسے وہ اپنے پیچھے لا رہے تھے وہ دونوں تو اس اونٹ کی تلاش میں پیچھے رہ گئے، عبد اللہ اور اس کے باقی ساتھی وہاں سے چلے اور نخلہ کے مقام پر فروکش ہوئے، ان کے پاس سے قریش کا ایک تجارتی قافلہ گزرا جو منقی اور چمڑا اور دوسرا تجارتی سامان لئے جا رہا تھا، اس میں عمرو بن الحضرمی بھی شامل تھا۔...... جب ان لوگوں نے انہیں (مہاجرین) کو دیکھا تو ہیبت زدہ ہو گئے وہ ان کے قریب ہی فروکش ہوئے تھے۔ عکاشہ بن محصن نے جاکر انہیں دیکھا، عکاشہ نے اپنا سر منڈایا ہوا تھا، اسے دیکھ کر وہ مطمئن ہو گئے اور سمجھے کہ عمرہ کرنے والے لوگ ہیں، ان سے تمہیں کوئی خطرہ وخوف نہیں۔ یہ واقعہ ماہ رجب کے آخری دن کا تھا، مہاجرین نے باہم صلاح ومشورہ کیا اور کہا: واللہ! اگر ان لوگوں کو آج رات چھوڑ دیا تو یہ حرم میں داخل ہو جائیں گے اور پھر اس وجہ سے تم ان پر ہاتھ نہ اٹھا سکو گے اور اگر تم نے انہیں قتل کیا تو یہ قتل ماہ حرام میں شمار ہو گا۔ غرض وہ تردد وتذبذب میں مبتلا رہے اور پیش قدمی سے گھبرائے، آخر کار حملہ کرنے کے لئے اپنے دل مضبوط کئے اور اجماعی فیصلہ کیا کہ ان میں سے جس پر قابو پایا جا سکے اسے قتل کر دیا جائے اور ان کے پاس جو کچھ ہو اسے چھین لیا جائے، واقد بن عبد اللہ تمیمی نے عمرو بن الحضرمی پر ایک تیر مارا اور اسے قتل کر دیا اور عثمان بن عبد اللہ اور حکم بن کیسان کو قید کر لیا۔ نوفل بن عبد اللہ نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑا اور مخالفوں کو عاجز کر کے بچ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَرَامَ' وَسَفَكُوْا فِيْهِ الدَّمَ' وَاَخَذُوْا فِيْهِ الْاَمْوَالَ وَاَسَرُوْا فِيْهِ الرِّجَالَ۔

نکل گیا ...... عبد اللہ بن جحش اور ان کے ساتھی قافلے اونٹ اور دونوں قیدیوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ پہنچے۔ جب یہ لوگ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں ماہ حرام میں کسی جنگ کا تو حکم نہیں دیا تھا۔'' پھر قافلے کے اونٹوں اور دونوں اسیروں کا معاملہ ملتوی رکھا اور اس میں سے کچھ بھی لینے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر وہ لوگ پشیمان ہوئے اور خیال کیا کہ وہ تو تباہ و برباد ہو گئے' دوسرے مسلمان بھائیوں نے بھی ان کی کارگزاری پر لے دے کی۔ قریش نے کہا: محمد اور اس کے رفقاء نے ماہ حرام کو بھی حلال کر دیا اور اس میں خونریزی کا ارتکاب کیا۔ مال و متاع لوٹا اور لوگوں کو قید کر لیا۔

مآخذ:

❁ سیرۃ ابن ہشام:۲/۶۰۳' ۶۰۴ ❁ تفسیر ابن کثیر:۱/۲۵۳ - ۲۵۴ ❁ السنن الکبریٰ للبیهقی:۹/۱۲ - کتاب السیر - باب ماجاء فی نسخ العفو عن المشرکین ونسخ النهی عن القتال حتی یقاتلوا والنهی عن القتال فی الشهر الحرام - بیهقی میں مختصر روایت ہے۔ تفسیر فتح القدیر للشوکانی:۱/۲۱۸ - ۲۱۹ ❁ فتح القدیر میں بیہقی والی روایت ہے۔ ❁ ابن ابی حاتم' ابن المنذر اور الطبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ❁ فتح القدیر:۱/۲۱۸ ❁ تفسیر ابن جریر:۲/۲۰۲-۲۰۳ تفسیر ابن کثیر اور سیرت ابن اسحاق والی روایت ہے۔ ❁ السیرۃ النبویۃ:۲/۳۶۶ - ۳۶۸ ❁ الطبری - تاریخ الامم والملوک:۱/۲۶۲' ۲۶۳۔ ❁ الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۲/۷۹ - ۸۰ قدرے مختصر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ بدر

(جنگ بدر کے موقع پر) آپ نے فرمایا: "ایک طرف شمال میں تجارتی قافلہ ہے اور دوسری طرف جنوب سے قریش کا لشکر چلا آرہا ہے' اللہ کا وعدہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک تمہیں مل جائے گا' بتاؤ تم کس کے مقابلے پر چلنا چاہتے ہو؟"

تشریح: ۲ھ میں قریش کا ایک بہت بڑا قافلہ جس کے ساتھ تقریباً ۵۰ ہزار اشرفی کا مال تھا اور تیس چالیس سے زیادہ محافظ نہ تھے' شام سے مکہ کی طرف پلٹتے ہوئے اس علاقے میں پہنچا جو مدینہ کی زد میں تھا' چونکہ مال زیادہ تھا' محافظ کم تھے اور سابق حالات کی بنا پر خطرہ قوی تھا کہ کہیں مسلمانوں کا کوئی طاقتور دستہ اس پر چھاپہ نہ مار دے' اس لئے سردار قافلہ ابو سفیان نے اس پر خطر علاقہ میں پہنچتے ہی ایک آدمی کو مکہ کی طرف دوڑا دیا تاکہ وہاں سے مدد لے آئے' اس شخص نے مکہ پہنچتے ہی عرب کے قدیم قاعدے کے مطابق اپنے اونٹ کے کان کاٹے اور اس کی ناک چیر دی' کجاوے کو الٹ کر رکھ دیا اور اپنا قمیص آگے پیچھے سے پھاڑ کر شور مچانا شروع کر دیا: ((یامعشر قریش! اللطیمة اللطیمة' اموالکم مع ابی سفیان قد عرض لھا محمد فی اصحابه' لا أری ان تُدرکوھا' الغوث' الغوث)) "قریش والو! اپنے قافلۂ تجارت کی خبر لو' تمہارے مال جو ابو سفیان کے ساتھ ہیں' محمد اپنے آدمی لے کر ان کے درپے ہو گیا ہے' مجھے امید نہیں کہ تم انہیں پاسکو گے' دوڑو! دوڑو! مدد کے لئے۔" اس پر سارے مکہ میں ہیجان برپا ہو گیا۔ قریش کے تمام بڑے بڑے سردار جنگ کے لئے تیار ہو گئے تقریباً ایک ہزار مردان جنگی جن میں سے ۶۰۰ زرہ پوش تھے اور جن میں سو (۱۰۰) سواروں کا رسالہ بھی شامل تھا' پوری شان وشوکت کے ساتھ لڑنے کے لئے چلے' ان کے پیش نظر صرف یہی کام نہ تھا کہ اپنے قافلے کو بچائیں بلکہ وہ اس ارادے سے نکلے تھے کہ اس آئے دن کے خطرے کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں اور مدینہ میں یہ مخالف طاقت جو ابھی نئی نئی مجتمع ہونی شروع ہوئی ہے اسے کچل ڈالیں اور اس نواح کے قبائل کو اس حد تک مرعوب کر دیں کہ آئندہ کے لئے یہ تجارتی راستہ بالکل محفوظ ہو جائے۔

اب نبی ﷺ نے' جو حالات سے ہمیشہ باخبر رہتے تھے' محسوس فرمایا کہ فیصلے کی گھڑی آپہنچی ہے اور یہ ٹھیک وہ وقت ہے جبکہ ایک جسورانہ اقدام اگر نہ کر ڈالا گیا تو تحریک اسلامی ہمیشہ کے لئے بے جان ہو جائے گی' ممکن تھا کہ قریش حملہ آور ہو جائیں تو مسلمانوں کی مٹھی بھر جماعت کا بھی خاتمہ ہو جائے لیکن اگر وہ حملہ نہ کریں اور صرف اپنے زور سے قافلے کو بچا کر ہی نکال لے جائیں اور مسلمان دبکے بیٹھے رہیں تب بھی یک لخت مسلمانوں کی ہوا اُکھڑ جائے گی۔ اس بنا پر نبی ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزم فرمالیا کہ جو طاقت بھی اس وقت میسر ہے' اسے لے کر نکلیں اور میدان میں فیصلہ کریں کہ جینے کا بل بوتا کس میں ہے اور کس میں نہیں ہے۔

اس فیصلہ کن اقدام کا ارادہ کر کے آپ نے انصار و مہاجرین کو جمع کیا اور ان کے سامنے ساری پوزیشن صاف صاف رکھ دی۔ جواب میں ایک بڑے گروہ کی طرف سے اس خواہش کا اظہار ہوا کہ قافلے پر حملہ کیا جائے' لیکن نبی ﷺ کے پیش نظر کچھ اور تھا اس لئے آپ نے اپنا سوال دہرایا۔ اس پر مہاجرین میں سے مقداد بن عمرو نے اُٹھ کر کہا:

((یارسول اللہ! امض لما امرک اللّٰہ' فانا معک حیثما احببت' لا نقول لک کما قال بنو اسرائیل لموسٰی اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھُنا قاعدون ولکن اذھب انت وربک فقاتلا انا معکما مقاتلون ما دامت عین منا تطرف))

"یا رسول اللہ! جدھر آپ کا رب آپ کو حکم دے رہا ہے' اسی طرف چلئے' ہم آپ کے ساتھ ہیں جس طرف بھی آپ جائیں' ہم بنی اسرائیل کی طرح یہ کہنے والے نہیں کہ "جاؤ تم اور تمہارا خدا دونوں لڑیں' ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ نہیں ہم کہتے ہیں کہ چلئے آپ اور آپ کا خدا دونوں لڑیں۔" اور ہم آپ کے ساتھ جانیں لڑائیں گے جب تک ہم میں سے ایک آنکھ بھی گردش کر رہی ہے۔"

مگر لڑائی کا فیصلہ انصار کی رائے معلوم کئے بغیر نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ ابھی تک فوجی اقدامات میں ان سے کوئی مدد نہیں لی گئی تھی اور ان کے لئے یہ آزمائش کا پہلا موقع تھا کہ اسلام کی حمایت کا جو عہد انہوں نے اول روز کیا تھا اسے وہ کہاں تک نباہنے کے لئے تیار ہیں' اس لئے حضور ﷺ نے براہ راست ان کو مخاطب کئے بغیر پھر اپنا سوال دہرایا اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اُٹھے اور انہوں نے عرض کیا' شاید حضور کا روئے سخن ہماری طرف ہے۔ فرمایا: ہاں' انہوں نے کہا:

((لقد اٰمنا بک وصدقناک وشھدنا ان ماجئت بہ ھو الحق واعطیناک عھودنا ومواثیقنا علی السمع والطاعۃ ۔ فامض یا رسول اللّٰہ لما اردت ۔ فوالذی بعثک بالحق لو استعرضت بنا ھٰذا البحر فخضتہ لخضناہ معک وما تخلف منا رجل واحد ۔ وما نکرہ ان تلقی بنا عدونا غدًا انا لنصبر عند الحرب صُدُقٌ عند اللقاء ولعل اللّٰہ یریک منا ما تقربہ عینک فسربنا علی برکۃ اللّٰہ))

"ہم آپ پر ایمان لائے ہیں' آپ کی تصدیق کر چکے ہیں کہ آپ جو کچھ لائے ہیں وہ حق ہے اور آپ سے سمع وطاعت کا پختہ عہد باندھ چکے ہیں' پس اے اللہ کے رسول! جو کچھ آپ نے ارادہ فرمالیا ہے اسے کر گزریئے' قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ ہمیں لے کر سامنے سمندر پر جا پہنچیں اور اس میں اتر جائیں تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے اور ہم میں سے ایک بھی پیچھے نہ رہے گا' ہم کو یہ ہرگز ناگوار نہیں ہے کہ آپ کل ہمیں لے کر دشمن سے جا بھڑیں' ہم جنگ میں ثابت قدم رہیں گے' مقابلہ میں سچی جانثاری دکھائیں گے اور بعید نہیں کہ اللہ آپ کو' ہم سے وہ کچھ دکھوا دے جسے دیکھ کر آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں' پس اللہ کی برکت کے بھروسے پر آپ ہمیں لے چلیں۔"

ان تقریروں کے بعد فیصلہ ہو گیا کہ قافلہ کے بجائے لشکر قریش ہی کے مقابلے پر چلنا چاہیئے۔ (تاریخی پس منظر:۲/۱۴۴ ۔ الانفال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تخریج :

1 اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَهٗ خُرُوْجُ النَّفِيْرِ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ يَعِدُهٗ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اِمَّا الْعِيْرُ وَاِمَّا النَّفِيْرُ .... وَرَغِبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى الْعِيْرِ لِاَنَّهٗ كَسْبٌ بِلَا قِتَالٍ

رسول اللہ ﷺ کو جب مقابلہ کے لئے نکلنے والوں کی خبر پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی اس میں آپ سے اللہ تعالیٰ دو گروہوں سے ایک کا وعدہ کرتا ہے' تجارتی قافلہ یا لشکر قریش سے نبرد آزمائی مسلمانوں کی اکثریت نے تجارتی قافلہ کی جانب جانے کی دلچسپی کا اظہار کیا کیونکہ یہ بغیر کسی قسم کے عمل و کسب کے حاصل ہونے والا ہے۔"

2 وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ سَبَبِ نُزُوْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿ كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ ﴾ وَعِنْدَ ذٰلِكَ قَامَ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ وَاَحْسَنَ' ثُمَّ قَامَ عُمَرُ' فَقَالَ وَاَحْسَنَ' ثُمَّ قَامَ الْمِقْدَادُ' فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِمْضِ لِمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ' فَنَحْنُ مَعَكَ' وَاللّٰهِ! لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ: اَیْ لِمُوْسٰى: ﴿ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمْ مُقَاتِلُوْنَ مَادَامَتْ مِنَّا عَيْنٌ تَطْرِفُ ..... الخ

3 وَقَدْ رَوَى ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ فِیْ تَفْسِيْرِهٖ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ' وَاللَّفْظُ لَهٗ' مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَسْلَمَ' عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ' اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ: اِنِّیْ اُخْبِرْتُ عَنْ عِيْرِ اَبِیْ سُفْيَانَ اَنَّهَا مُقْبِلَةٌ' فَهَلْ لَكُمْ اَنْ نَخْرُجَ قِبَلَ هٰذِهِ الْعِيْرِ لَعَلَّ اللّٰهَ يُغْنِمُنَاهَا؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ' فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا' فَلَمَّا سِرْنَا يَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ' قَالَ لَنَا: مَا تَرَوْنَ فِی الْقَوْمِ' فَاِنَّهُمْ قَدْ اُخْبِرُوْا بِمَخْرَجِكُمْ؟ فَقُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ! مَا لَنَا طَاقَةٌ بِقِتَالِ الْقَوْمِ' وَلٰكِنَّا اَرَدْنَا الْعِيْرَ' ثُمَّ قَالَ: مَا تَرَوْنَ فِیْ قِتَالِ الْقَوْمِ؟ فَقُلْنَا مِثْلَ ذَالِكَ' فَقَامَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: اِذًا لَا نَقُوْلُ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى لِمُوْسٰى: ﴿ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ﴾

ابو عمران سے مروی ہے' انہوں نے ابو ایوب انصاری کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اطلاع ملی ہے کہ ابو سفیان کا تجارتی قافلہ واپس لوٹ رہا ہے' کیا تم لوگ اس کے لئے آمادہ وتیار ہو کہ ہم اس قافلہ کی جانب بڑھیں؟ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مال غنیمت دلوا دے۔" ہم نے اثبات میں جواب دیا تو آپ ہمیں لے کر روانہ ہوئے' ایک یا دو دن کی مسافت طے کر چکنے کے بعد آپ ہم سے مخاطب ہوئے اور دریافت فرمایا: "قریش سے جہاد کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ انہیں تمہارے نکلنے کا پتہ چل گیا ہے اور وہ تم سے لڑنے کے لئے چل پڑے ہیں۔" ہم نے جواب دیا: "واللہ! ہم میں ان سے لڑنے کی ہمت وطاقت نہیں' ہم صرف تجارتی قافلہ کا عزم وارادہ لے کر نکلے ہیں۔" آپ نے دوبارہ پھر یہی استفسار فرمایا اور ہم نے پھر یہی جواب دیا (کہ ہم میں لڑنے کی ہمت وطاقت نہیں ہے) اب مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخاطب کر کے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اس وقت وہ بات نہ کہیں گے جو قوم موسیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ "تو اور تیرا رب دونوں جا کر کافروں سے لڑو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں (ہم یہاں بیٹھ کر تماشہ دیکھتے ہیں)۔"

4 حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ مُخَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: شَهِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ ح وحَدَّثَنِيْ حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى: ﴿ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ﴾ وَلٰكِنْ اِمْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ، فَكَاَنَّهٗ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ورواه وكيع عن سفيان عن مخارق، عن طارق، ان المقداد، قال ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ بدر کے روز مقداد نے کہا: "اے رسول اللہ! ہم ہرگز اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ "تو اور تیرا رب دونوں جا کر دشمن سے لڑو ہم تو یہاں تشریف رکھے ہوئے ہیں۔" آپ چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور مسرت سے چمک اُٹھا۔

5 حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ شَهِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ ابْنِ الْاَسْوَدِ مَشْهَدًا لَاَنْ اَكُوْنَ صَاحِبَهٗ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى: ﴿ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ ﴾ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَبَيْنَ يَدَيْكَ، وَخَلْفَكَ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ وَجْهُهٗ وَسَرَّهٗ۔

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے مقداد بن اسود کی ایک بات ایسی مشاہدہ کی ہے کہ اگر وہ مجھے نصیب ہوتی تو اس کے مقابلہ میں دنیا کی کسی نعمت کو محبوب نہ رکھتا، وہ بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو مشرکین کے مقابلہ کے لئے رغبت دلا رہے تھے کہ اسی اثنا میں مقداد نے کھڑے ہو کر کہا: "اے رسول الٰہی! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح قوم موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا تھا کہ "اے موسیٰ! تو اور تیرا رب دونوں جا کر عمالقہ سے لڑو۔" بلکہ ہم تو آپ کے دائیں، بائیں اور آگے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیچھے سے لڑیں گے۔" ابن مسعود کا بیان ہے کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا رخ منور روشن و تابناک ہو گیا۔ مقداد کی گفتگو سے مسرور اور خوش ہو گئے۔

مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت:

6 عَنْ اَنَسٍ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَ اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ' قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ' فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ' فَاَعْرَضَ عَنْهُ' فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: اِيَّانَا تُرِيْدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا' وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ' لَفَعَلْنَا' قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ النَّاسَ' فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا..... الخ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو ابو سفیان کے واپس آنے کی اطلاع موصول ہوئی تو آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے بات کی تو آپ نے توجہ مبذول نہ فرمائی اور منہ پھیر لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی تو بھی آپ نے اعراض کیا' پھر حضرت سعد بن عُبادہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: "یارسول اللہ! آپ کی مراد ہم سے ہے؟ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ارشاد فرمائیں کہ ہم سمندر میں اپنے گھوڑوں پر کود جائیں تو بلاتردد اس میں کود جائیں گے اور اگر آپ کا ارشاد ہو کہ ہم برک الغماد تک اپنی سواریوں کو لے جائیں تو تعمیل ارشاد میں تامل سے کام نہیں لیں گے۔ راوی کا بیان ہے (یہ امید افزا بات سنکر) رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی چنانچہ لوگ چلے اور بدر میں آکر ٹھہرے۔

7 مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے مندرجہ ذیل روایت بھی منقول ہے:

عَنْ اَنَسٍ' قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَدْرٍ خَرَجَ' فَاسْتَشَارَ النَّاسَ' فَاَشَارَ عَلَيْهِ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ ' ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ' فَاَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ ' فَسَكَتَ' فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: اِنَّمَا يُرِيْدُكُمْ' فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ! لَا نَكُوْنُ كَمَا قَالَتْ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ﴾ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ! لَوْ ضَرَبْتَ اَكْبَادَ الْاِبِلِ حَتّٰى تَبْلُغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَكُنَّا مَعَكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' ان کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف جانے کے لئے نکلے تو صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا حضرت ابو بکرؓ نے اس بارے میں مشورہ دیا' مگر آپ نے پھر صحابہ سے رائے طلب فرمائی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر رائے دی' مگر آپ خاموش رہے' اتنے میں ایک انصاری مرد کھڑا ہوا اور انصار سے مخاطب ہو کر بولا: آپ کا روئے سخن تمہاری طرف ہے' تو انصار بولے: یارسول اللہ! ہم وہ نہیں ہیں کہ جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے صاف کہہ دیا تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تم اور تمہارا رب دونوں جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں" لیکن اللہ شاہد ہے کہ آپ اگر اونٹوں کو برک الغماد تک لے جائیں گے تو ہم لازماً آپ کے ساتھ ہوں گے۔"

8 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى بَدْرٍ حَتَّى اِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ، خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَوْنَ؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَلَغَنَا اَنَّهُمْ بِكَذَا وَكَذَا، قَالَ: ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: كَيْفَ تَرَوْنَ؟ فَقَالَ: عُمَرُ مِثْلَ قَوْلِ اَبِي بَكْرٍ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: مَا تَرَوْنَ؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ: اِيَّانَا تُرِيْدُ، فَوَالَّذِي اَكْرَمَكَ، وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مَا سَلَكْتُهَا قَطُّ وَلَا لِيْ بِهَا عِلْمٌ، وَلَئِنْ سِرْتَ حَتَّى تَأْتِيَ بَرْكَ الْغِمَادِ مِنْ ذِيْ يَمَنٍ لَنُسَيِّرَنَّ مَعَكَ، وَلَا نَكُوْنُ كَالَّذِيْنَ قَالُوْا لِمُوْسٰى مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ: ﴿ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ﴾ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُتَّبِعُوْنَ، وَلَعَلَّكَ اَنْ تَكُوْنَ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ، وَاَحْدَثَ اللّٰهُ اِلَيْكَ غَيْرَهُ، فَانْظُرِ الَّذِيْ اَحْدَثَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَامْضِ لَهُ فَصِلْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ وَاقْطَعْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ وَسَالِمْ مَنْ شِئْتَ، وَعَادِ مَنْ شِئْتَ، وَخُذْ مِنْ اَمْوَالِنَا مَا شِئْتَ ..... الخ

محمد بن عمرو لیثی نے اپنے دادا سے روایت کیا' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی جانب نکلے جب آپ روحاء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے صحابہ سے خطاب فرمایا اور اس میں اس بارے میں رائے ومشورہ طلب فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ فلاں فلاں جگہ ہیں' آپ نے پھر خطاب ارشاد فرمایا اور وہی سوال دہرایا کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہی جواب' عرض کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا' پھر تیسری مرتبہ خطاب فرمایا اور وہی سوال دہرایا تو سعد بن معاذ نے جواب میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کا روئے سخن ہماری جانب ہے؟ اس ذات اقدس کی قسم! جس نے آپ کو عزت وشرف سے نوازا ہے اور آپ پر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے' میں خود نہ ان راستوں پر چلا ہوں اور نہ مجھے اس لشکر ہی کا کوئی علم ہے مگر یہ ضرور عرض کروں گا کہ آپ اگر برک الغماد تک بھی چلیں تو ہم لازماً آپ کے ہم رکاب رہیں گے' ہم ان بنی اسرائیلیوں کی طرح نہیں' جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے صاف کہہ دیا تھا کہ: "تو اور تیرا رب دونوں جا کر ان سے لڑو' ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔" بلکہ ہم عرض کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کا رب لڑیں' ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔' ممکن ہے آپ اے رسول الٰہی! کسی دوسرے کام کے پیش نظر نکلے ہوں مگر اس وقت کوئی نیا کام پیش نگاہ ہو جسے اللہ نے پیدا فرما دیا ہو تو بسم اللہ کیجئے' ہم روگردانی اور اعراض کرنے والے نہیں' آپ کو اختیار ہے جس سے چاہیں جوڑیں' جس سے چاہیں توڑیں' جس سے چاہیں محبت کریں' جس سے چاہیں عداوت کریں' ہم ہر صورت آپ کے ساتھ ہیں اور ہمارے اموال میں سے جتنا چاہیں لے لیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9 قال بن اسحاق: .... وَاَتَاهُ الْخَبَرُ عَنْ قُرَيْشٍ بِمَسِيْرِهِمْ لِيَمْنَعُوْا عِيْرَهُمْ' فَاسْتَشَارَ النَّاسَ' وَاَخْبَرَهُمْ عَنْ قُرَيْشٍ' فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ فَقَالَ' وَاَحْسَنَ' ثُمَّ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ' فَقَالَ: وَاَحْسَنَ' ثُمَّ قَامَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو' فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِمْضِ لِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ' فَنَحْنُ مَعَكَ وَاللّٰهِ! لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى: ﴿ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ﴾ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ' فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ سِرْتَ بِنَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ' لَجَالَدْنَا مَعَكَ مِنْ دُوْنِهٖ حَتّٰى تَبْلُغَهٗ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَدَعَا لَهٗ

آپ کے پاس قریش کی روانگی کی اطلاع پہنچی کہ وہ لوگ اپنے تجارتی قافلہ کا دفاع کریں گے' رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے رائے طلب فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُٹھے اور عمدہ رائے کا اظہار کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اظہار خیال احسن انداز میں پیش کیا' پھر حضرت مقداد بن عمرو اُٹھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ نے آپ کو جو چیز سجھائی ہے' اسے کر گذریے ہم آپ کے ساتھ ہیں' واللہ! ہم آپ سے وہ ہرگز نہیں کہیں گے جو بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ "تو اور تیرا رب دونوں جاکر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں" بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کا رب دونوں چل کر لڑیں' ہم آپ کے ساتھ لڑنے والے ہیں۔ (ہم آپ کے ساتھ لڑیں گے) قسم ہے اس ذات کی! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے' اگر آپ ہمیں برک الغماد تک بھی لے چلیں تو ہم وہاں تک آپ کے ساتھ چلیں گے تاآنکہ آپ اس مقام پر پہنچ جائیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ان کی تعریف کی اور ان کے حق میں دعا فرمائی۔

10 ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشِيْرُوْا عَلَيَّ اَيُّهَا النَّاسُ ۔ وَاِنَّمَا يُرِيْدُ الْاَنْصَارَ' وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ عَدَدُ النَّاسِ' وَاَنَّهُمْ حِيْنَ بَايَعُوْهُ بِالْعَقَبَةِ' قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا بُرَآءُ مِنْ ذِمَامِكَ' حَتّٰى تَصِلَ اِلٰى دِيَارِنَا' فَاِذَا وَصَلْتَ اِلَيْنَا' فَاَنْتَ فِيْ ذِمَّتِنَا' تَمْنَعُكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ اَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا' فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّفُ اَلَّا تَكُوْنَ الْاَنْصَارُ تَرٰى عَلَيْهَا نَصْرَهٗ اِلَّا مِمَّنْ دَهَمَهٗ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ عَدُوِّهٖ' وَاَنْ لَيْسَ عَلَيْهِمْ اَنْ

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! مجھے مشورہ دو۔۔ الناس سے یہاں آپ کی مراد انصار کے لوگ تھے اور یہ اس وجہ سے فرمایا کہ انصار کی تعداد کافی تھی اور بیعت عقبہ کے موقع پر انہوں نے کہا تھا کہ اے رسول الٰہی! ہم آپ کی ذمہ داری سے بری ہیں تاوقتیکہ آپ ہمارے ہاں تشریف نہ لے چلیں' جب آپ ہمارے ہاں پہنچ جائیں گے تو آپ کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہو گی' ہم آپ کی حفاظت ہر اس چیز اور طریقہ سے کریں گے جس چیز اور طریقہ سے اپنے اہل وعیال یعنی بیوی بچوں کی کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَسِيْرَ بِهِمْ إِلٰى عَدُوٍّ مِّنْ بِلَادِهِمْ ۔ فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ: وَاللّٰهِ! لَكَأَنَّكَ تُرِيْدُنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ' قَالَ: أَجَلْ!' قَالَ: فَقَدْ اٰمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ' وَشَهِدْنَا أَنَّ مَا جِئْتَ بِهٖ هُوَ الْحَقُّ' وَأَعْطَيْنَاكَ عَلٰى ذٰالِكَ عُهُوْدَنَا وَمَوَاثِيْقَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ' فَامْضِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَا أَرَدْتَّ' فَنَحْنُ مَعَكَ' فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوِ اسْتَعْرَضْتَ بِنَا هٰذَا الْبَحْرَ' فَخُضْتَهٗ لَخُضْنَاهُ مَعَكَ' مَا تَخَلَّفَ مِنَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ' وَمَا نَكْرَهُ أَنْ تَلْقٰى بِنَا عَدُوَّنَا غَدًا' إِنَّا لَصُبُرٌ فِي الْحَرْبِ صُدُقٌ فِي اللِّقَاءِ' لَعَلَّ اللّٰهَ يُرِيْكَ مِنَّا مَا تَقَرُّ بِهٖ عَيْنُكَ' فَسِرْبِنَا عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ' فَسُرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ سَعْدٍ وَنَشَّطَهٗ ذٰلِكَ' ثُمَّ قَالَ: سِيْرُوْا وَأَبْشِرُوْا' فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ وَعَدَنِيْ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ' وَاللّٰهِ لَكَأَنِّيْ الْآنَ أَنْظُرُ إِلٰى مَصَارِعِ الْقَوْمِ

ﷺ کو اندیشہ تھا کہ کہیں انصار مدینہ سمجھے ہوں کہ آپ کی امداد ان پر اسی صورت میں لازم ہے جب کہ کوئی دشمن مدینہ میں آپ پر اچانک حملہ آور ہو اور ان کے لئے ضروری اور لازمی نہیں کہ آپ انہیں ان کی بستیوں سے نکال کر دشمن کے مقابلہ میں لے جائیں -- جب رسول اللہ نے یہ فرمایا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا: "یارسول اللہ! آپ کا روئے سخن ہماری جانب ہے؟" ارشاد ہوا: "ہاں!" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "بلاشبہ ہم آپ پر ایمان لاچکے ہیں' آپ کی تصدیق کی ہے اور گواہی دی ہے کہ جو چیز آپ لے کر تشریف فرما ہوئے ہیں وہ برحق ہے' اس پر ہم آپ کو قول وقرار اور عہد ومیثاق دے چکے ہیں آپ کی اطاعت وفرمانبرداری کا عہد کر چکے ہیں لہٰذا اے رسول الٰہی! آپ جہاں چاہیں تشریف لے چلیں' ہم آپ کے ساتھ ہیں' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے اگر آپ سمندر بھی ہمارے روبرو لے آئیں آپ اس میں اتر جائیں تو ہم بھی آپ کے ساتھ سمندر میں اتر جائیں گے ہم میں سے ایک بھی پیچھے نہیں رہے گا اور ہمیں یہ بھی ناپسند نہیں ہے کہ کل ہمیں اپنے ساتھ لے کر دشمن سے مقابل ہوں۔ ہم جنگ لڑنے کے لئے بڑے حوصلہ والے مضبوط اور سخت جنگو لوگ ہیں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے ایسے کارنامے دکھائے گا جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ غرض آپ ہمیں لے کر تشریف لے چلیں۔" رسول اللہ ﷺ سعد کی تقریر سے بہت خوش ومسرور ہوئے۔ سعد کی اس گفتگو سے آپ کو بڑی نشاط حاصل ہوئی' پھر فرمایا: "چلو اور بشارت حاصل کرو کہ اللہ نے مجھ سے دونوں گروہوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا ہے' اللہ کی قسم! میں یقیناً ان لوگوں کے قتل کئے جانے کی جگہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ (یہ لوگ اس معرکہ میں کام آجائیں گے۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

1 ✿ تفسیر ابن کثیر:۲/۲۸۷۔ الانفال

2 ✿ السیرۃ الحلبیہ:۲/۳۸۵ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۳۹۲

3 ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۳۹۳ ✿ الطَبَرانی' البیہقی فی الدلائل عن ابی ایوب انصاری۔ بحوالہ فتح القدیر للشوکانی:۲/۲۸۸ ✿ تفسیر ابن کثیر:۲/۲۸۷۔ الانفال

4 ✿ بخاری:۲/۶۶۱۔ کتاب التفسیر سورۃ المائدۃ۔ باب قولہ اللّٰہ تعالٰی: ﴿ فاذھب أنت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون ﴾ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۳۹۵ ✿ فتح القدیر للشوکانی:۲/۲۸۸۔

5 ✿ بخاری:۲/۵۶۴۔ کتاب المغازی۔ باب قول اللّٰہ تعالٰی: ﴿ إذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم ..... الخ ﴾ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۳۹۳ ✿ مسند احمد:۱/۴۲۸۔ عبد اللّٰہ بن مسعود۔

6 ✿ مسلم:۲/۱۰۲۔ کتاب الجہاد والسیر۔ باب غزوہ بدر ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۳۹۴

7 ✿ مسند احمد:۳/۱۰۵ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۳۹۳۔

8 ✿ مصنف ابن ابی شیبہ:۱۴/۳۵۵۔۳۵۶۔ کتاب المغازی۔ باب غزوۃ بدر الکبرٰی ومتی کانت وامرھا ✿ الدر للسیوطی:۳/۱۶۳۔ بحوالہ ابن ابی شیبہ وابن مردَویہ ✿ فتح القدیر للشوکانی:۲/۲۸۹۔ ۲۸۸ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۳۹۵ ✿ تفسیر ابن کثیر:۲/۲۸۷۔

9 ✿ سیرۃ ابن ہشام:۲/۶۱۵ ✿ البدایۃ والنہایۃ:۳/۱۶۴ ✿ فتح القدیر للشوکانی:۲/۲۸۹۔ *ان دونوں میں انا معکم متبعون ہے۔* ✿ الطبری۔ تاریخ الامم والملوک:۲/۲۷۳ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۳۹۲ ✿ الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۲/۸۳ ✿ مجمع الزوائد:۵/۷۵۔ *پر ابن ہشام والی روایت سے ملتی جلتی روایت منقول ہے۔* ✿ تفسیر ابن کثیر:۲/۲۸۷ *پر متبعون والی روایت ہے اور (ص:۲۸۸) پر* انا معکما مقاتلون *والی۔* ✿ المصنف عبد الرزاق:۵/۳۵۰۔ کتاب المغازی۔ ✿ السیرۃ الحلبیہ:۲/۳۸۵ ✿ تفسیر ابن جریر:۶/(پ:۹)۱۲۴۔

10 ✿ سیرۃ ابن ہشام:۲/۶۱۵ استیثاق الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم من امرا الانصار ✿ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر:۳/۲۶۲ ✿ تفسیر ابن کثیر:۲/۲۸۹ ✿ الطبری۔ تاریخ الامم والملوک:۲/۲۷۴ *اس نے صُدِّقَ نقل کیا ہے۔* ✿ تفسیر ابن کثیر:۲/۲۸۹ ✿ الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۲/۸۴ ✿ طبقات لابن سعد:۲/۱۴ ✿ السیرۃ الحلبیہ:۲/۳۸۶۔ ۳۸۷ ✿ تفسیر ابن جریر:۶/(پ:۹) ۱۲۴ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۳۹۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ کی دعا

(حضور ﷺ نے دعا کی کہ:) اللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ قریش قد اتت بخیلائھا تحاول ان تکذب رسولک، اللّٰھُمَّ فنصرک الذی وعدتنی، اَللّٰھُمَّ ان تھلک ھٰذِہِ العصابۃ الیوم لا تعبد

خدایا! یہ ہیں قریش، اپنے سامان غرور کے ساتھ آئے ہیں تاکہ تیرے رسول کو جھوٹا ثابت کریں، خداوند! بس اب آجائے تیری وہ مدد جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، اے خدا! اگر آج یہ مٹھی بھر جماعت ہلاک ہو گئی تو روئے زمین پر پھر تیری عبادت نہ ہوگی۔"

تشریح : جنگ بدر کا فیصلہ تو مسلمانوں نے کیا مگر یہ کوئی معمولی فیصلہ نہ تھا۔ جو لوگ اس تنگ وقت میں لڑائی کے لئے اُٹھے تھے ان کی تعداد تین سو سے کچھ زائد تھی، جن میں صرف دو تین کے پاس گھوڑے تھے اور باقی آدمیوں کے لئے ۷۰ اونٹوں سے زیادہ نہ تھے، جن پر تین تین چار چار اشخاص باری باری سوار ہوتے تھے، سامان جنگ بھی بالکل ناکافی تھا، صرف ۶۰ آدمیوں کے پاس زرہیں تھیں، اسی لئے چند سرفروش فدائیوں کے سوا اکثر آدمی جو اس خطرناک مہم میں شریک تھے دلوں میں سہم رہے تھے اور انہیں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جانتے بوجھتے موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ مصلحت پرست لوگ جو اگرچہ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے مگر ایسے ایمان کے قائل نہ تھے جس میں جان و مال کا زیاں ہو، اس مہم کو دیوانگی سے تعبیر کر رہے تھے اور ان کا خیال تھا کہ دینی جذبے نے ان لوگوں کو پاگل بنا دیا ہے مگر نبی اور مومنین صادقین یہ سمجھ چکے تھے کہ یہ وقت جان کی بازی لگانے کا ہے اس لئے اللہ کے بھروسے پر وہ نکل کھڑے ہوئے اور انہوں نے سیدھی جنوب مغرب کی راہ لی جدھر سے قریش کا لشکر آ رہا تھا۔

۱۷ رمضان کو بدر کے مقام پر فریقین کا مقابلہ ہوا۔ جس وقت دونوں لشکر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے اور نبی ﷺ نے دیکھا کہ تین کافروں کے مقابلے میں ایک مسلمان ہے اور وہ بھی پوری طرح مسلح نہیں ہے تو اللہ کے آگے دعا کیلئے ہاتھ پھیلا دیئے اور انتہائی خضوع و تضرع کے ساتھ مندرجہ بالا دعا کی۔ (تفہیم القرآن:۱۲۶/۲۔ سورۂ انفال ۔ تاریخی پس منظر)

تخریج :

① عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ: اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ ... (الحدیث) وَيَقُوْلُ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی نے بدر کے روز جب خیمہ میں تشریف فرما تھے، دعا کی: "یا اللہ میں تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں... الٰہی آج کے روز اگر یہ مٹھی بھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ الْيَوْمَ فَلَا تُعْبَدْ.

جماعت ہلاک ہو گئی تو پھر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔"

② قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ، وَقَدِ ارْتَحَلَتْ قُرَيْشٌ حِيْنَ اَصْبَحَتْ فَاَقْبَلَتْ، فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَوَّبُ مِنَ الْعَقَنْقَلِ ...... وَهُوَ الْكَثِيْبُ الَّذِيْ جَاؤُا مِنْهُ اِلَى الْوَادِيْ - قَالَ: اَللّٰهُمَّ! هٰذِهٖ قُرَيْشٌ قَدِ اَقْبَلَتْ بِخُيَلَائِهَا وَفَخْرِهَا تُحَادُّكَ، وَتُكَذِّبُ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ! فَنَصْرَكَ الَّذِيْ وَعَدْتَّنِيْ، اَللّٰهُمَّ اَحِنْهُمُ الْغَدَاةَ

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ صبح ہوتے ہی قریش کے لشکروں کو ٹیلے کے پیچھے سے وادی کی جانب آتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے دیکھ لیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی: "یا الٰہی! یہ قریش، اپنے سامان فخر و غرور کے ساتھ آئے ہیں اور تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہیں، الٰہی! بس اب آجائے تیری وہ مدد جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا، اے اللہ! انہیں آج صبح ہلاک کر دے۔"

③ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زُمَيْلٍ [هو سماك الحنفيّ] حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ، وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهٗ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَّنِيْ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَّنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ ...... فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهٗ عَنْ مَنْكِبَيْهِ، فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ، فَاِنَّهٗ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴾ فَاَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عمر بن خطاب نے بتایا کہ جس روز جنگ بدر ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کو دیکھا کہ وہ تعداد میں ہزار ہیں جبکہ آپ کے ساتھی تین سو انیس تھے، پس نبی ﷺ فوراً قبلہ رو ہوئے اپنے ہاتھ دراز کئے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے آقا پروردگار سے: "یا اللہ! اب پورا فرما وہ وعدہ جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ الٰہی! اگر یہ مختصر سی جماعت ہلاک ہو گئی یا اگر اس مسلم جماعت کو تو نے آج ہلاک کر دیا تو پھر روئے زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔" برابر آپ یہ دعا اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے کرتے رہے کہ آپ کی چادر کندھوں سے نیچے گر گئی، اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے چادر اُٹھا کر آپ کے کندھوں پر ڈال دی اور خود پیچھے سے لپٹ کر عرض کیا: "اے اللہ کے نبی! آپ کی اپنے رب سے اتنی دعا و مناجات ہی کافی ہے، اب اللہ تعالیٰ اپنا وہ وعدہ جو اس نے آپ سے کیا ہے ضرور پورا فرمائے گا۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے: ﴿ اذ تستغیثون ربکم .....الایة ﴾ نازل فرمائی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ، يَوْمَ بَدْرٍ .....اَللّٰهُمَّ! اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ، فَقَالَ: حَسْبُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ: سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

حضرت عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز جبکہ آپ ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے، فرمایا: "اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور وعدہ کو یاد دلاتا ہوں، اے اللہ! اگر تیری مشیئت یہ ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے ..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دست مبارک تھام لیا اور عرض کیا: "یارسول اللہ! اتنی ہی دعا آپ کے لئے نہایت کافی ہے، بلاشبہ آپ نے اپنے رب سے انتہائی زاری سے استدعا کی ہے، آپ اس موقعہ پر زرہ پوش تھے، پس آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر نکلے: "عنقریب یہ جتھا شکست سے دو چار ہو گا اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے، قیامت ان کے وعدہ کی جگہ ہے اور قیامت تو بہت ہی تلخ اور سخت ہے۔"

مآخذ:

① ❁ السیرة الحلبیة:۴۰۵/۲ ❁ سیرة ابن هشام:۶۲۷/۲ ❁ السیرة النبویة لابن کثیر:۴۱۹/۲۔۴۲۰۔ عن ابن عباس اس صفحہ پر لا تعبد ہے۔

② ❁ سیرة ابن هشام:۶۲۱/۲ ❁ الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۸۵/۲ ❁ السیرة الحلبیة:۳۹۵/۲ ❁ السیرة النبویة لابن کثیر:۴۰۴/۲ ❁ تفسیر ابن کثیر:۳۱۵/۲ ❁ الطَبَری۔ تاریخ الامم والملوک:۲۷۷/۲ ❁ البدایة والنهایة:۲۶۸/۳ ❁ دلائل النبوة للبیهقی:۳۲۱/۲۔ ۵/۳، دلائل النبوة:۳۸۲/۲ اور ج:۱۱۰/۳ پر اَللّٰهم هذه قریش قد جاءت بخیلائها بھی ہے۔

③ ❁ مسلم:۹۳/۲۔ کتاب الجهاد والسیر۔ باب الامداد بالملائکة فی غزوة البدر واباحة الغنائم ❁ ترمذی:۱۳۹/۲۔ ابواب التفسیر۔ سورة الانفال ❁ مسند احمد:۳۰/۱۔ ۳۲، ۱۱۷ ❁ تفسیر ابن کثیر:۲۹۵/۲۔ سورة الانفال ابن کثیر رحمہ اللہ نے یا رَبِّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا نقل کیا ہے۔ ❁ فتح القدیر للشوکانی:۲۹۳/۲ پر اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ لَا تُعْبَدُ نقل کیا ہے۔ ❁ السیرة النبویة لابن کثیر:۴۱۱/۲۔۴۱۷ اس نے اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ لَا تُعْبَدُ بَعْدَهَا فِي الْاَرْضِ نقل کیا ہے۔ ❁ تفسیر ابن جریر:۶/(پ:۹) ۱۲۷۔ سورة الانفال۔ ابن جریر نے اسی جلد کے اسی صفحہ پر تفسیر ابن کثیر:۲۹۵/۲ والی روایت کی عبارت بھی نقل کی ہے۔ ابن جریر نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۲۷/٦) پر اَللّٰهُمَّ انْصُرْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ لَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ بھی نقل کیا ہے۔ ❁ الطبری۔ تاریخ الامم والملوک:۱۸۰/۲

④ ❁ بخاری:۴۰۸/۱۔ ۴۰۹۔ کتاب الجهاد' باب ماقیل فی درع النبی ﷺ والقمیص فی الحرب ❁ بخاری:۷۲۳/۲۔ کتاب التفسیر۔ سورۃ القمر اس مقام پر بعد الیوم کے بعد ابدًا کا اضافہ منقول ہے۔ بخاری:۷۲۲/۲ پر باب قوم سیھزم الجمع ویولون الدبر کے تحت بخاری:۴۰۸/۱ والی روایت منقول ہے۔ بخاری:۵۶۴/۲ پر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بھی یہ روایت منقول ہے مگر یہاں صرف اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ ہے۔ ❁ مسند احمد:۳۲۹/۱۔ عن ابن عباس ❁ مسند احمد:۱۲۱/۳ پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل روایت بھی نقل کی ہے: عَنْ اَنَسٍ' قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ حُنَيْنٍ: اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ اَنْ لَّا تُعْبَدَ بَعْدَ الْيَوْمِ۔ مسند احمد:۱۵۲/۳ اور ۲۵۲ پر حضرت انس نے ان الفاظ کو یوم اُحد کی طرف منسوب کیا ہے' روایت میں ہے کہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَآءُ اَنْ لَّا تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ۔ ❁ السنن الکبریٰ:۴۶/۹۔ کتاب السیر۔ باب ماجاء فی قول اللّٰه عزوجل: ﴿وانفقوا فی سبیل اللّٰهِ ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة﴾۔ ❁ مصنف ابن ابی شیبة:۴۷۸/۱۴۔ کتاب المغازی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیدی بنائے جانے پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا رد عمل

سیرت ابن ہشام میں یہ روایت نظر سے گزری کہ جس وقت مجاہدین اسلام مالِ غنیمت لوٹنے اور کفار کے آدمیوں کو پکڑ پکڑ کر باندھنے میں لگے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے دیکھا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر کراہت کے آثار ہیں۔ حضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: "اے سعد! معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کی یہ کاروائی تمہیں پسند نہیں آ رہی ہے۔" انہوں نے عرض کیا: "جی ہاں! یارسول اللہ! یہ پہلا معرکہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اہل شرک کو شکست دلوائی ہے، اس موقع پر انہیں قیدی بنا کر ان کی جانیں بچا لینے سے زیادہ بہتر یہ تھا کہ ان کو خوب کچل ڈالا جاتا۔ (سیرت ابن ہشام:۲/۲۸۰۔۲۸۱)

جنگ (بدر) میں جب قریش کی فوج بھاگ نکلی تو مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ غنیمت لوٹنے اور کفار کے آدمیوں کو پکڑ پکڑ کر باندھنے میں لگ گیا اور بہت کم آدمیوں نے دشمنوں کا کچھ دور تک تعاقب کیا، حالانکہ اگر مسلمان پوری طاقت سے ان کا تعاقب کرتے تو قریش کی طاقت کا اسی روز خاتمہ ہو گیا ہوتا۔

اس پر اللہ کا عتاب: اسی پر اللہ تعالیٰ عتاب فرما رہا ہے: ﴿ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ (؟) "اگر اللہ کا نوشتہ پہلے نہ لکھا جا چکا ہوتا تو جو کچھ تم لوگوں نے لیا ہے اس کی پاداش میں تم کو بڑی سزا دی جاتی۔"

اس آیت کی تفسیر میں اہل تاویل نے جو روایات بیان کی ہیں وہ یہ ہیں کہ جنگ بدر میں لشکر قریش کے جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان کے متعلق بعد میں مشورہ ہوا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قتل کر دیا جائے۔ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے قبول کی اور فدیہ کا معاملہ طے کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات بطور عتاب نازل فرمائیں۔

مفسرین کی آراء: مفسرین آیت کے اس فقرے کی کوئی معقول تاویل نہیں کر سکے کہ "اگر اللہ تعالیٰ کا نوشتہ پہلے نہ لکھا جا چکا ہوتا۔" وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد تقدیر الٰہی ہے، یا یہ کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی یہ ارادہ فرما چکا تھا کہ مسلمانوں کے لئے غنائم کو حلال کر دے گا لیکن یہ ظاہر ہے کہ جب تک وحی تشریعی کے ذریعہ سے کسی چیز کی اجازت نہ دی گئی ہو، اس کا لینا جائز نہیں ہو سکتا۔ پس نبی ﷺ سمیت پوری اسلامی جماعت اس تاویل کی رو سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہ گار قرار پاتی ہے اور ایسی تاویل کو اخبار احاد کے اعتماد پر قبول کر لینا ایک بڑی ہی سخت بات ہے۔

میرے نزدیک اس مقام کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ جنگ بدر سے پہلے سورۂ محمد میں جنگ کے متعلق جو ابتدائی ہدایات دی گئی تھیں، ان میں یہ ارشاد ہوا تھا کہ: ﴿ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ﴾ (محمد:۴)

اس ارشاد میں جنگی قیدیوں سے فدیہ وصول کرنے کی اجازت تو دے دی گئی تھی لیکن اس کے ساتھ شرط یہ لگائی تھی کہ "پہلے دشمن کی طاقت کو اچھی طرح کچل دیا جائے پھر قیدی پکڑنے کی فکر کی جائے۔" اس فرمان کی رُو سے مسلمانوں نے بدر میں جو قیدی گرفتار کئے اور اس کے بعد ان سے جو فدیہ وصول کیا وہ تھا تو اجازت کے مطابق، مگر غلطی یہ ہوئی کہ "دشمن کی طاقت کو کچل دینے۔" کی جو شرط مقدم رکھی گئی تھی اسے پورا کرنے میں کوتاہی کی گئی، اسی پر اللہ تعالیٰ عتاب فرما رہا ہے اور یہ نبی ﷺ پر نہیں ہے بلکہ مسلمانوں پر ہے۔

فرمان مبارک کا منشا: فرمان مبارک کا منشا یہ ہے کہ: "تم لوگ ابھی نبی کے مشن کو اچھی طرح نہیں سمجھے ہو، نبی کا اصل کام یہ نہیں ہے کہ فدیے اور غنائم وصول کر کے خزانے بھرے بلکہ اس کے نصب العین سے جو چیز براہ راست تعلق رکھتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ کفر کی طاقت ٹوٹ جائے، مگر تم لوگوں پر بار بار دنیا کا لالچ غالب ہو جاتا ہے۔ پہلے دشمن کی اصل طاقت کے بجائے قافلے پر حملہ کرنا چاہا، پھر دشمن کا سر کچلنے کے بجائے غنیمت لوٹنے اور قیدی پکڑنے میں لگ گئے، پھر غنیمت پر جھگڑنے لگے، اگر ہم پہلے فدیہ وصول کرنے کی اجازت نہ دے چکے ہوتے تو اس پر تمہیں سخت سزا دیتے۔ خیر اب جو کچھ تم نے لیا ہے وہ کھالو مگر آئندہ ایسی روش سے بچتے رہو جو خدا کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ میں اس رائے پر پہنچ چکا تھا کہ امام جصّاص کی کتاب احکام القرآن میں یہ دیکھ کر مجھے مزید اطمینان حاصل ہوا کہ امام موصوف بھی اس تاویل کو کم از کم قابل لحاظ ضرور قرار دیتے ہیں۔ (تفہیم القرآن:۲/۱۵۹۔۱۶۰ ۔ الانفال، حاشیہ:۴۹)

تخریج:

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْحَصْبَاءِ، فَاسْتَقْبَلَ قُرَيْشًا بِهَا، ثُمَّ قَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ، ثُمَّ نَفَحَهُمْ بِهَا وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ: شُدُّوْا فَكَانَتِ الْهَزِيْمَةُ، فَقَتَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ، وَأَسَرَ مَنْ أَسَرَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَوْمُ

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مٹھی بھر سنگریزے اپنے دست مبارک میں لئے اور قریش کی طرف منہ کر کے فرمایا: (شاهت الوجوه) "چہرے بگڑ جائیں۔" اور سنگریزے ان کی طرف پھینکے اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ حملہ کرو۔ انہوں نے بھرپور حملہ کیا اور قریش کو شکست ہو گئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے قریشی سورماؤں سے جن کو قتل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَيْدِيهِمْ يَأْسِرُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَرِيْشِ وَسَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ قَائِمٌ عَلٰى بَابِ الْعَرِيْشِ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَشِّحَ السَّيْفِ فِيْ نَفَرٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يَحْرُسُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخَافُوْنَ عَلَيْهِ كَرَّةَ الْعَدُوِّ وَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذُكِرَ لِيْ ...... فِي وَجْهِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ الْكَرَاهِيَةَ لِمَا يَصْنَعُ النَّاسُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ! لَكَاَنَّكَ يَا سَعْدُ تَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ الْقَوْمُ قَالَ: اَجَلْ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَانَتْ اَوَّلَ وَقْعَةٍ اَوْقَعَهَا اللّٰهُ بِاَهْلِ الشِّرْكِ فَكَانَ الْاِثْخَانُ فِي الْقَتْلِ بِاَهْلِ الشِّرْكِ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنِ اسْتِبْقَاءِ الرِّجَالِ۔

کرنا تھا' انہیں قتل کیا اور ان کے اشراف و سربر آوردہ لوگوں میں سے جنکو قید کرنا تھا انہیں قید کیا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قریش کو گرفتار کر رہے تھے اس وقت آپ سائبان کے خیمہ میں تشریف فرما تھے' حضرت سعد بن معاذ اپنی تلوار حمائل کیے ہوئے اس سائبان کے دروازے پر کھڑے (پہرہ دے رہے) تھے۔ ان کے ساتھ انصار میں سے کچھ اور آدمی بھی تھے۔ اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں دشمن آپ پر حملہ نہ کر دیں۔ قیدی گرفتار کیے جا رہے تھے' رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار ملاحظہ فرمائے تو ارشاد فرمایا: "اے سعد! معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں لوگوں کو قید کرنے کی کاروائی ناگوار ہے۔" سعد نے عرض کیا: "جی ہاں یارسول اللہ! یہ پہلا معرکہ وموقع ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اہل شرک کو شکست دلوائی ہے' اس موقع پر انہیں قیدی بنا کر ان کی جانیں بچا لینے سے زیادہ بہتر یہ تھا کہ ان کو خوب کچل ڈالا جاتا۔

ماخذ:

٭ سیرۃ ابن ہشام:۲/۶۲۸ ۔ رمی الرسول للمشرکین بالحصباء ٭ الکامل فی التاریخ ۔ لابن اثیر:۲/۸۸ ٭ الطبری ۔ تاریخ الامم والملوک:۲/۱۸۱ ٭ السیرۃ الحلبیۃ:۲/۴۴۹ ۔ ۴۵۰ ٭ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۴۳۵ ۔ ۴۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کا "شَاهَتِ الْوُجُوْهُ" فرمانا

(حضور ﷺ نے فرمایا:) شَاهَتِ الْوُجُوْهُ

تشریح: معرکۂ بدر میں جب مسلمانوں اور کفار کے لشکر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے اور عام زدو خورد کا موقع آگیا تو حضور ﷺ نے مٹھی بھر ریت ہاتھ میں لے کر (شاھتِ الوجوہ) کہتے ہوئے کفار کی طرف پھینکی اور اس کے ساتھ ہی آپ کے اشارے سے مسلمان یکبارگی کفار پر حملہ آور ہوئے' اسی واقعہ کی طرف سورۃ الانفال میں اشارہ ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "پس حقیقت یہ ہے کہ تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور تو نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا۔"

(تفہیم القرآن:۲/۱۳۶۔ سورۂ انفال۔ حاشیہ:۱۴)

تخریج:

① حَدَّثَنِي الْحٰرِثُ' قَالَ: ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ' قَالَ: ثنا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ' قَالَا: لَمَّا دَنَا الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ' اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ' فَرَمٰى بِهَا فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ' وَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ' فَدَخَلَتْ فِيْ اَعْيُنِهِمْ كُلِّهِمْ' وَاَقْبَلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُوْنَهُمْ وَيَأْسِرُوْنَهُمْ وَكَانَتْ هَزِيْمَتُهُمْ فِيْ رَمْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ..... الاية اِلٰى .... اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴾

محمد بن قیس اور محمد بن کعب قرظی دونوں کا بیان ہے کہ جب دونوں فوجیں ایک دوسری کے قریب ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے مٹھی بھر مٹی لی اور اسے کافروں کی جانب پھینکی' وہ مٹی ان کی آنکھوں میں جا پڑی (وہ اندھے سے ہو گئے) اصحاب رسول ﷺ نے ان کو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے مٹی پھینکنے کی وجہ سے کافروں کو شکست ہوئی۔ اس موقع پر ارشاد ربانی ہوا: "کہ وہ مٹی تو نے نہیں پھینکی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھی۔" یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى .... الاية الى ..... اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴾

② حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ' قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ: قَالَ ابْنُ زَيْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ

ابن زید کا ﴿ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمٰی ﴾ کے بارے میں قول ہے کہ یہ یوم بدر کے موقع کا واقعہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ رَمٰی' قَالَ: هٰذَا يَوْمُ بَدْرٍ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِحَصَاةٍ فِيْ مَيْمَنَةِ الْقَوْمِ وَحَصَاةٍ فِيْ مَيْسَرَةِ الْقَوْمِ وَحَصَاةٍ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ وَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ' فَانْهَزَمُوْا' فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ﴾

رسول اللہ ﷺ نے تین مٹھی کنکر لے کر پھینکے' ان میں سے ایک کافروں کی دائیں جانب دوسرا بائیں جانب اور تیسرا درمیان میں اور ساتھ ہی پڑھا: (شاھت الوجوہ) پس مشرکین ہزیمت سے دوچار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿ وما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللہ رمٰی ﴾ کا تعلق اسی موقع سے ہے۔

③ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ' حَدَّثَنِيْ اَبِيْ' ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ' ثنا مَعْمَرٌ' عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ' اَنَّ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوْا فِي الْحِجْرِ فَتَعَاهَدُوْا بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَمَنَاةِ الثَّالِثَةِ الْاُخْرٰى لَوْ قَدْ رَأَيْنَا مُحَمَّدًا' اَقَمْنَا اِلَيْهِ قِيَامَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَلَمْ نُفَارِقْهُ حَتّٰى نَقْتُلَهُ' قَالَ: فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى اَبِيْهَا' فَقَالَتْ: هٰؤُلَاءِ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِكَ فِي الْحِجْرِ قَدْ تَعَاهَدُوْا اَنْ لَوْ قَدْ رَأَوْكَ' قَامُوْا اِلَيْكَ فَقَتَلُوْكَ' فَلَيْسَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا قَدْ عَرَفَ نَصِيْبَهُ مِنْ دَمِكَ' قَالَ: يَابُنَيَّةُ اُدْنِيْ وَضُوْءً' فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِمُ الْمَسْجِدَ' فَلَمَّا رَأَوْهُ' قَالُوْا: هُوَ هٰذَا' فَخَفَضُوْا اَبْصَارَهُمْ وَعَقَرُوْا فِيْ مَجَالِسِهِمْ' فَلَمْ يَرْفَعُوْا اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ' وَلَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ رَجُلٌ' فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رُؤُسِهِمْ فَاَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ' فَحَصَبَهُمْ بِهَا وَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ' قَالَ: فَمَا اَصَابَتْ رَجُلًا مِنْهُمْ حَصَاةٌ اِلَّا قَدْ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ قریشی سردار حجر میں جمع ہوئے اپنے معبودوں لات' عزیٰ' مناۃ' کی قسمیں کھا کر پختہ عہد کیا کہ اگر ہم نے محمد ﷺ کو دیکھ لیا تو ہم سب اجتماعی طور پر اس کی جانب یکجان ہو کر کھڑے ہوں گے اور جب تک اسے قتل نہ کر دیں اس وقت اس سے الگ نہ ہوں گے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی حضور ﷺ کے پاس داخل ہوئیں اور عرض کیا: "آپ کی قوم کے ان سرداروں نے حجر میں پختہ عہد کیا ہے کہ اگر آپ کو دیکھ لیں گے تو سب یکجان ہو کر آپ کی طرف کھڑے ہوں گے اور آپ کو قتل کر دیں گے۔" آپ نے فرمایا: "بیٹی! وضو کے لئے پانی لاؤ۔" آپ نے وضو فرمایا پھر خانہ کعبہ میں ان کافروں کے سروں پر جا کھڑے ہوئے' انہوں نے جب آپ کو دیکھا تو (ہکے بکے) رہ گئے اور بولے: "وہ تو یہی ہے۔" پس ان کی نگاہیں نیچے جھک گئیں اور اپنی مجلسوں میں شرم سار ہو کر دبک گئے' آپ کی جانب نظریں اوپر اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکے اور نہ ایک بھی ان میں سے آپ کی طرف اُٹھا رسول اللہ ﷺ ان کی جانب چلے اور ان کے سروں پر جا کر کھڑے ہوئے اور مٹھی بھر ریت لیکر ان کی طرف پھینکی اور شاھت الوجوہ پڑھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس جس پر ریت پڑی وہ بدر میں کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

④ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ' قَالَ: نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ' قَالَ: نا عِكْرِمَةُ' قَالَ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ ابْنُ سَلَمَةَ' قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي' قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا .... وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَجَعَ ابْنُ الْأَكْوَعِ فَزِعًا فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوْهَهُمْ' فَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ' فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ' فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ایاس بن سلمہ نے اپنے والد کے حوالہ سے حدیث بیان کی۔ ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین لڑا ..... شکست خوردگی کی حالت میں' میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا آپ اس وقت اپنے خچر شہباء پر سوار تھے جس کا رنگ سیاہی مائل سفید تھا۔ آپ کو دشمنوں نے گھیر لیا تو اپنے خچر سے نیچے اترے اور ایک مٹھی بھر خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا: "بگڑ گئے چہرے ان کے" پھر ان میں کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو' اسی ایک مٹھی بھر ریت کی وجہ سے آخر وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور اس وجہ سے اللہ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے اموال بطور غنیمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرما دیئے۔

مآخذ:

① ✪ تفسیر ابن جریر:۱۳۶/۶۔ سورۃ الانفال ✪ تفسیر ابن کثیر:۲۹۵/۲۔ الانفال ✪ سیرۃ ابن ھشام:۶۲۸/۲ ✪ فتح القدیر للشوکانی:۲۹۶/۲۔ سورۃ الانفال۔ عن حکیم بن حزام (قدرے لفظی اختلاف کے ساتھ۔) ✪ مصنف ابن ابی شیبۃ:۴۷۸/۱۴ (واقعہ حنین کے موقع پر)

② ✪ تفسیر ابن جریر:۱۳۶/۶۔ الانفال۔

③ ✪ مسند احمد:۳۶۸/۱

④ ✪ مسلم:۱۰۱/۲۔ کتاب الجهاد والسیر۔ ✪ سنن دارمی:۱۳۹/۲۔ کتاب السیر۔ قول النبی ﷺ شاھت الوجوہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اموالِ غنیمت

ان هذا غنائمكم وانه ليس لي فيها الا نصيبي معكم الخمس والخمس مردود عليكم فادوا الخيط والمخيط واكبر من ذالك واصغر ولا تغلوا فان الغلول عار و نار.

یہ غنائم تمہارے ہی لئے ہیں' میری اپنی ذات کا ان میں کوئی حصہ نہیں ہے بجز خمس کے اور وہ خمس بھی تمہارے ہی اجتماعی مصالح پر صرف کر دیا جاتا ہے لہٰذا ایک ایک سوئی اور ایک ایک دھاگہ تک لاکر رکھ دو کوئی چھوٹی یا بڑی چیز چھپا کر نہ رکھو کہ ایسا کرنا شرمناک ہے اور اس کا نتیجہ دوزخ ہے۔"

تشریح: یہاں مال غنیمت کی تقسیم کا قانون بتایا ہے۔ اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ اللہ کا انعام ہے۔ اس کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کو ہی حاصل ہے' وہ فیصلہ یہ ہے کہ لڑائی کے بعد تمام سپاہی ہر طرح کا مال غنیمت لاکر امام کے سامنے رکھ دیں اور کوئی چیز چھپا کر نہ رکھیں' پھر اس مال میں پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول' رشتہ داروں اور یتیموں' مسکینوں اور مسافروں کے لئے نکال لیا جائے اور باقی چار حصے ان سب لوگوں میں تقسیم کر دیئے جائیں' جنہوں نے جنگ میں حصہ لیا ہو' چنانچہ نبی ﷺ ہمیشہ لڑائی کے بعد مندرجہ بالا اعلان کرتے تھے۔

"اس تقسیم میں اللہ اور رسول کا حصہ ایک ہی ہے"' اس سے مقصود یہ ہے کہ خمس کا ایک جزو اعلائے کلمۃ اللہ اور اقامت دین حق کے کام میں صرف کیا جائے۔

"رشتہ داروں" سے مراد نبی ﷺ کی زندگی میں تو حضور ہی کے رشتہ دار تھے کیونکہ جب آپ اپنا سارا وقت دین کے کام میں صرف فرماتے تھے اور اپنی معاش کے لئے کوئی کام کرنا آپ کے لئے ممکن نہ رہا تھا تو لامحالہ اس کا انتظام ہونا چاہیئے تھا کہ آپ کی اور آپ کے اہل و عیال اور ان دوسرے اقرباء کی جن کی کفالت آپ کے ذمہ تھی' ضروریات پوری ہوں' اس لئے خمس میں آپ کے اقرباء کا حصہ رکھا گیا' لیکن اس امر میں اختلاف ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد ذوی القربیٰ کا یہ حصہ کس کو پہنچتا ہے۔ ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ نبی ﷺ کے بعد یہ حصہ منسوخ ہو گیا' دوسرے گروہ کی رائے ہے کہ حضور ﷺ کے بعد یہ حصہ اس شخص کے اقرباء کو پہنچے گا جو حضور ﷺ کی جگہ خلافت کی خدمت انجام دے' تیسرے گروہ کے نزدیک یہ حصہ خاندان نبوت کے فقہاء میں تقسیم کیا جاتا رہے گا' جہاں تک میں تحقیق کر سکا ہوں خلفاء راشدین کے زمانہ میں اسی تیسری رائے پر عمل ہوتا تھا۔ (تفہیم القرآن:۱۴۶/۲۔ سورۃ الانفال۔ حاشیہ:۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا اَبُو الْیَمَانِ وَاِسْحَاقُ بْنُ عِیْسٰی، قَالَا: ثنا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ، عَنْ اَبِیْ سَلَامٍ، قَالَ اِسْحَاقُ الْاَعْرَجُ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِیْکَرِبَ الْکِنْدِیِّ، اَنَّهٗ جَلَسَ مَعَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ، وَالْحٰرِثِ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْکِنْدِیِّ، فَتَذَاکَرُوْا حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لِعُبَادَةَ: یَاعُبَادَةُ! کَلِمَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ کَذَا وَکَذَا فِیْ شَانِ الْاَخْمَاسِ، فَقَالَ عُبَادَةُ: قَالَ اِسْحَاقُ فِیْ حَدِیْثِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ فِیْ غَزْوَةٍ اِلٰی بَعِیْرٍ مِنَ الْمَقْسَمِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَاوَلَ وَبَرَةً بَیْنَ اَنْمَلَتَیْهِ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ غَنَائِمِکُمْ وَاِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ فِیْهَا اِلَّا نَصِیْبِیْ مَعَکُمْ اِلَّا الْخُمُسُ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَیْکُمْ، فَاَدُّوْا الْخَیْطَ وَالْمَخِیْطَ، وَاَکْبَرَ مِنْ ذَالِكَ وَاَصْغَرَ وَلَا تَغُلُّوْا، فَاِنَّ الْغُلُوْلَ نَارٌ وَعَارٌ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِی اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی الْقَرِیْبَ، وَالْبَعِیْدَ، وَلَا تُبَالُوْا فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَقِیْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ عَظِیْمٌ، یُنْجِی اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بِهٖ مِنَ الْغَمِّ وَالْهَمِّ۔

مقدام بن معدیکرب کندی عبادہ بن صامت اور ابو الدرداء اور حارث ابن معاویہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، حدیث رسول ﷺ پر مذاکرہ کر رہے تھے۔ ابو الدرداء نے عبادہ سے پوچھا کہ فلاں، فلاں غزوے میں رسول اللہ ﷺ نے خمس کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا تھا؟ عبادہ نے کہا: "اسحاق نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوے میں اونٹ کے پیچھے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور چند بال اپنی چٹکی میں پکڑ کر فرمایا: "یہ بال اس اونٹ کے ہیں جو مال غنیمت میں سے ہے یہ بھی مال غنیمت میں سے ہی ہیں اور میرے لئے نہیں ہیں، میرا حصہ تو تمہارے ساتھ صرف پانچواں ہے اور پھر وہ بھی تم ہی کو واپس دے دیا جاتا ہے لہٰذا سوئی دھاگہ تک ہر بڑی چھوٹی چیز پہنچا دیا کرو۔ خیانت نہ کرو، خیانت تو آگ ہے اور خیانت کرنے والوں کے لئے دونوں جہاں میں عار ہے۔ اللہ کی راہ میں لوگوں سے، خواہ قریب ہوں یا دور جہاد جاری رکھو اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خیال تک نہ کرو اور حضر وسفر میں حدود اللہ جاری کرتے رہو، فی سبیل اللہ جہاد کرتے رہو، جہاد جنت کے بڑے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اسی جہاد کی بدولت اللہ تعالیٰ غم ورنج سے نجات دیتا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

۞ ابو داؤد نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے واسطہ سے مندرجہ ذیل الفاظ نقل کئے: يَاأَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْئِ شَيْئٌ وَلاَ هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ اِلاَّ الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوْا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ ...... الخ ۞ ابو داؤد:۶۱/۳ ـ کتاب الجهاد ـ باب فی فداء الاسیر بالمال ـ ۞ ابن ماجہ نے صرف مندرجہ ذیل الفاظ روایت کئے ہیں: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا مِنْ غَنَائِمِكُمْ اَدُّوْا الْخَيْطَ وَالْمَخِيْطَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ فَمَا دُوْنَ ذٰلِكَ ...... الخ ۞ ابن ماجه ـ کتاب الجهاد ـ باب الغلول ۞ نسائی میں ہے: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لاَيَحِلُّ لِيْ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَدْرَ هٰذِهِ اِلاَّ الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ ـ ۞ نسائی:۱۳۱/۷ ـ کتاب الفیئ ۞ المستدرک:۴۹/۳ ـ کتاب المغازی ـ باب ذکر الانفال والغنائم ۞ السنن الکبریٰ اور المصنف دونوں نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے حوالہ سے بیان کیا: مَالِيْ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَلاَ مِثْلَ هٰذِهِ اِلاَّ الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ ..... الخ ۞ السنن الکبریٰ:۱۰۲/۹ ـ کتاب السیر ـ باب لا یقطع من غل فی الغنیم .... الخ ۞ المصنف عبد الرزاق:۲۴۳/۵ ـ کتاب الجهاد ـ باب الغلول ۞ ابو داؤد اور السنن الکبری دونوں نے عمرو بن عَبَسَة سے وَلاَ يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلَ هٰذَا اِلاَّ الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ بھی روایت کیا ہے۔ ۞ ابو داؤد:۸۲/۳ ـ کتاب الجهاد ـ باب فی الامام یستأثر بشیئ من الفئی لنفسه ۞ السنن الکبریٰ للبیهقی:۳۳۹/۶ ـ کتاب قسم الفئی والغنیمة۔ ۞ مسند احمد:۳۱۶/۵ ۞ تفسیر ابن کثیر:۳۱۱/۲ ـ سورة الانفال ۞ کنز العمال:۵۴۴/۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ غنیمت

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم تحل الغنائم لقوم سود الرؤس قبلکم کانت تنزل نار من السماء فتاکلھا فلما کان یوم بدر اسرع الناس فی الغنائم فانزل اللّٰہ عزوجل ﴿ لو لا کتاب من اللّٰہ لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم' فکلوا مما غنمتم حلالا طیبًا ﴾ (عن ابی ھریرۃ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے کسی کالے سروالی قوم کے لئے غنیمت حلال نہیں کی گئی۔ ایک آگ آسمان سے اترتی اور مال غنیمت کو کھا جایا کرتی تھی۔ جب جنگ بدر واقع ہوئی تو لوگ غنیمت پر ٹوٹ پڑے۔ اس پر یہ آیت اتری کہ: "اگر اللہ کا نوشتہ پہلے ہی سے نہ آچکا ہوتا تو تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا' خیراب جو کچھ تم نے لوٹا ہے اس سے کھاؤ کہ وہ تمہارے لئے حلال وپاک ہے۔"

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غنیمت پہلے حلال نہ تھی مگر انسانی فطرت کے ناقابل تغیر رجحان کو دیکھ کر اسے حلال کر دیا گیا تاہم محض فطرت کی رعایت ہی کر کے سپر نہیں ڈال دی گئی بلکہ اس رجحان کی اصلاح اور اس کی حد بندی کے مختلف طریقے اختیار کیے گئے جنہوں نے رفتہ رفتہ دلوں سے شوق غنیمت ہی کو دور کر دیا اور جو تھوڑا بہت باقی رہ گیا اس کی اصلاح اس طرح کی گئی کہ اموال غنیمت پر متعدد اقسام کی پابندیاں عائد کر دی گئیں اور خود اموال غنیمت کے دائرہ کو بہت محدود کر دیا گیا۔ (الجہاد فی الاسلام:۲۶۵۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ' اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو' عَنْ زَائِدَةَ' عَنِ الْاَعْمَشِ' عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ' عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّؤُسِ مِنْ قَبْلِکُمْ' کَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَآءِ فَتَاْکُلُهَا' قَالَ سُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ: فَمَنْ یَّقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَبُوْ هُرَیْرَةَ الْاٰنَ. فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوْا فِی الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَهُمْ' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: لَوْ لَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (ھذا حدیث حسن صحیح)

مآخذ:

❁ ترمذی:۲/۱۳۹۔ ابواب التفسیر۔ سورۃ الانفال ❁ مسند احمد:۲/۲۵۲۔ عن ابی ھریرۃ ❁ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان۔ کتاب الجھاد۔ باب فی الغنائم۔ مسند احمد کی روایت میں: فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَیِّبًا منقول ہے۔ ❁ مصنف ابن ابی شیبۃ:۱۴/۳۸۸۔ کتاب المغازی ❁ ابن کثیر نے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے: قَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِسُوْدِ الرُّءُوْسِ غَیْرَنَا ❁ تفسیر ابن کثیر:۲/۳۲۶۔ سورۃ الانفال ❁ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۴۶۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسیروں کی رہائی کے لئے تعلیم کی شرط

"جنگ بدر کے موقع پر قریش کے جو قیدی مالی فدیہ دینے کے قابل نہ تھے' ان کی رہائی کے لئے حضور ﷺ نے یہ شرط عائد کر دی کہ وہ انصار کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔"

تشریح: گویا کہ قیدیوں کو کوئی خدمت لے کر بھی چھوڑا گیا۔ (تفہیم القرآن:۱۸/۵۔ سورۂ محمد۔ حاشیہ:۸)

تخریج:

① اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ' اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ' عَنْ عَامِرٍ' قَالَ: اَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَبْعِيْنَ اَسِيْرًا' وَكَانَ يُفَادِيْ بِهِمْ عَلٰى قَدْرِ اَمْوَالِهِمْ' وَكَانَ اَهْلُ مَكَّةَ يَكْتُبُوْنَ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَا يَكْتُبُوْنَ' فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ فِدَاءٌ دُفِعَ اِلَيْهِ عَشَرَةُ غِلْمَانٍ مِنْ غِلْمَانِ الْمَدِيْنَةِ' فَعَلَّمَهُمْ فَاِذَا حَذَقُوْا فَهُوَ فِدَاؤُهُ

حضرت عامر سے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے (مشرکین مکہ) کے ستر (۷۰) آدمی قید کئے' ان سے ان کی مالی حالت کے مطابق فدیہ وصول کیا۔ اہل مکہ لکھنا جانتے تھے جبکہ مدینہ والے نہیں جانتے تھے۔ پس جس قیدی کے پاس فدیہ دینے کے لئے کچھ نہیں تھا تو اس کے سپرد مدینہ کے دس بچے کر دیئے' اس نے انہیں لکھنا پڑھنا سکھایا اور وہ اس میں ماہر ہو گئے۔ پس یہی اس کی طرف سے فدیہ کی ادائیگی قرار پائی۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

② اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ' اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ' عَنْ قُرَيْشٍ' عَنْ عَامِرٍ' قَالَ: كَانَ فِدَاءُ اَهْلِ بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ اُوْقِيَّةً اَرْبَعِيْنَ اُوْقِيَّةً' فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عَلَّمَ عَشَرَةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْكِتَابَةَ' فَكَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِمَّنْ عُلِّمَ۔

حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے منقول دوسری روایت میں ہے' انہوں نے بتایا کہ بدر میں قید ہونے والوں کا فدیہ فی قیدی چالیس چالیس اوقیہ تھا' جس کے پاس یہ رقم نہ تھی اس نے مسلمانوں کے دس دس بچوں کو کتابت سکھائی' زید بن ثابت بھی ایسے ہی تعلیم پانے والوں میں سے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مندرجہ ذیل الفاظ نقل کیے ہیں:

③ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ دَاوُدُ، ثنا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِنَ الْاَسْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِدَاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِدَاءَهُمْ اَنْ يُعَلِّمُوْا اَوْلَادَ الْاَنْصَارِ الْكِتَابَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے بتایا کہ بدر کے قیدیوں میں سے جس کسی کے پاس فدیہ کی ادائیگی کے لئے کچھ نہ تھا تو ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بچوں کو کتابت کی تعلیم دینے کو ان کا فدیہ مقرر فرمایا۔

مآخذ:

① ② ○ طبقات ابن سعد:۲/۲۲

③ ○ مسند احمد:۱/۲۴۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو العاص کا فدیہ

جنگ بدر میں قریش کے دوسرے سرداروں کے ساتھ خود رسول اللہ ﷺ کے داماد (ابو العاص) گرفتار ہو کر آتے ہیں، ① عام قیدیوں کی طرح انہیں بھی بند کر دیا جاتا ہے، ان کے پاس فدیہ ادا کرنے کے لئے مال نہیں ہوتا تو حکم ہوتا ہے کہ گھر سے منگا کر دو، ورنہ قید رہو۔ وہ اپنی بیوی یعنی رسول اللہ (ﷺ) کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجتے ہیں اور ان کے پاس سے شوہر کے فدیہ میں ایک قیمتی ہار آتا ہے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے جہیز میں دیا تھا۔ ہار کو دیکھ کر آپ ﷺ کو اپنی رفیقۂ حیات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور بے اختیار آنسو نکل آتے ہیں۔ تاہم خود اپنے اختیار سے فدیہ معاف نہیں کرتے، عام مسلمانوں سے اجازت مانگتے ہیں کہ اگر تم پسند کرو تو بیٹی کو اس کی ماں کی یادگار واپس کر دی جائے اور جب عام مسلمان اس کی اجازت دے دیتے ہیں اس وقت رسول اللہ ﷺ کے اپنے داماد کو بغیر فدیہ کے رہائی نصیب ہوتی ہے۔

(طبری، ابو داؤد)، (الجہاد فی الاسلام:۱۳۸۔۱۳۹، اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ النُّفَيْلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کی رہائی کے لئے فدیہ کی رقم بھیجی تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر ابو العاص کی رہائی کے لئے کچھ مال بھیجا۔ اس میں وہ ہار بھی شامل تھا جو ان کو ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کی رخصتی کے وقت دیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیکسی پر بہت ترس آیا آپ پر شدید رقت طاری ہو گئی، آپ نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو زینب کی خاطر اس کے قیدی کو رہا کر

① یہ صاحب حضرت زینب بنت رسول ﷺ کے شوہر تھے۔ ۷ھ تک یہ کافر رہے بعد میں انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِىْ لَهَا' فَقَالُوْا: نَعَمْ' وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ' اَوْ وَعَدَهٗ اَنْ يُخَلِّىْ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ' فَقَالَ: كُوْنَا بِبَطْنِ يَاْجِجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَاْتِيَا بِهَا۔

دو اور اس کا مال بھی واپس دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "ٹھیک ہے۔ (مال بھی واپس فرما دیں اور قیدی کو بھی رہا کر دیں۔) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص سے عہد لیا کہ زینب کو میرے پاس آنے سے نہیں روکے گا۔ آپ نے زید بن حارثہ کو اور ایک انصاری کو روانہ فرمایا اور انہیں ہدایت فرمائی کہ تم دونوں مقام یاجج میں جا کر ٹھہرو' جب زینب تمہارے پاس سے گزرے تو اس کے ساتھ ہو جاؤ اور اسے میرے پاس لے آنے تک اس کے ساتھ رہو۔

مآخذ: ابو داؤد:۶۲/۳۔ کتاب الجہاد۔ باب فی فداء الاسیر بالمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطعم بن عدی کے احسان کا بدلہ

لو کان المطعم بن عدی حیًّا ثم کلّمنی فی ھٰؤلاء النتنی لترکتھم (بخاری' ابوداؤد' مسند احمد)

جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا: "اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان گھناؤنے لوگوں کے بارے میں بات کرتا تو میں اس کی خاطر انہیں یونہی چھوڑ دیتا۔ (تفہیم القرآن:۱۶/۵ ۔ سورۃ محمد ۔ حاشیہ:۸)

تخریج :

① حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ' نا مَعْمَرٌ' عَنِ الزُّھْرِیِّ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ' عَنْ اَبِیْہِ' اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ' لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا' ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ ھٰؤُلَاءِ النَّتْنٰی' لَتَرَکْتُھُمْ لَہٗ

ثمامہ بن اثال کی رہائی

(بخاری' مسلم اور مسند احمد کی روایت ہے کہ) یمامہ کے سردار ثمامہ بن اُثال جب گرفتار ہو کر آئے تو حضور ﷺ نے ان سے پوچھا: "ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟" انہوں نے کہا: "اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کا خون کچھ قیمت رکھتا ہے اگر مجھ پر احسان کریں گے تو ایسے شخص پر کریں گے جو احسان ماننے والا ہے اور اگر آپ مال لینا چاہتے ہیں تو مانگئے' آپ کو دیا جائے گا۔" تین دن تک آپ ان سے یہی بات پوچھتے رہے اور وہ یہی جواب دیتے رہے آخر کو آپ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ رہائی پاتے ہی وہ قریب کے ایک نخلستان میں گئے' نہا دھو کر واپس آئے' کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے اور عرض کیا: "آج سے پہلے کوئی شخص میرے لئے آپ سے اور آپ کے دین سے بڑھ کر مبغوض نہ تھا مگر اب کوئی شخص اور کوئی دین مجھے آپ سے اور آپ کے دین سے بڑھ کر محبوب نہیں ہے۔" (تفہیم القرآن:۱۶/۵ ۔ سورۃ محمد ۔ حاشیہ:۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ، فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ: عِنْدِيْ خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ، اِنْ تَقْتُلْنِيْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ، فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرَكَهُ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ قَالَ: عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ، اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، فَتَرَكَهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ: عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ، فَقَالَ: اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ، فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، يَا مُحَمَّدُ، وَاللّٰهِ! مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ اِلَيَّ وَاللّٰهِ! مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ، فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيَّ، وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَيَّ، وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ لَهُ قَآئِلٌ: صَبَوْتَ، قَالَ: لَا وَلٰكِنْ اَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا وَاللّٰهِ! لَا تَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے نجد کی جانب سواروں کا ایک دستہ روانہ فرمایا۔ یہ دستہ بنی حنیفہ کے ثمامہ بن اُثال نامی آدمی گرفتار کر لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ اسے جکڑ دیا۔ نبی ﷺ کا اس کے پاس سے گزر ہوا۔ آپ نے اس سے فرمایا: "ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟" وہ بولا: "اے محمد (ﷺ)! میرے پاس خیر ہے، (میرا خیال اچھا ہے) اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایک خونی کو قتل کریں گے اور اگر احسان کریں گے تو ایک شکر گزار احسان مند پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال کے خواہش مند ہیں تو جتنا دل چاہے طلب کر لیجئے۔" تا آنکہ دوسرا دن ہوا، آپ نے دوبارہ اس سے دریافت فرمایا: "ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟" اس نے جواب دیا: "میرا تو وہی خیال ہے جس کا میں کل گذشتہ اظہار کر چکا ہوں کہ اگر آپ احسان کریں گے تو ایک احسان مند پر احسان کریں گے۔" آپ نے اسے اس کی حالت پر چھوڑ دیا کہ تیسرا دن بھی طلوع ہوا۔ آپ نے پوچھا: "ثمامہ! کہو کیا خیال ہے؟" اس نے عرض کیا: "میرے پاس تو وہی جواب ہے جو اس سے قبل دے چکا ہوں۔" اس پر آپ نے حکم ارشاد فرمایا: "ثمامہ کو آزاد کر دو۔" رہائی کے بعد ثمامہ مسجد کے قریبی نخلستان میں گیا وہاں غسل کیا اور واپس مسجد نبوی آ داخل ہوا اور ﴿ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اور عرض کیا: "اے محمد (ﷺ)! روئے زمین پر آپ کے چہرے سے مبغوض چہرہ میرے نزدیک کوئی نہیں تھا مگر اب آپ کے چہرے مبارک سے زیادہ محبوب چہرہ روئے زمین پر کوئی نہیں ہے واللہ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے دین سے زیادہ دشمنی مجھے کسی دین سے نہیں تھی مگر اب آپ کے دین سے زیادہ محبوب مجھے اور کوئی دین نہیں۔ واللہ! آپ کے شہر سے زیادہ ناپسندیدہ شہر مجھے کوئی نہیں تھا مگر اب آپ کے شہر سے زیادہ پسندیدہ کوئی شہر نہیں۔ آپ کے سواروں نے مجھے اس وقت گرفتار کیا جب کہ میں عمرہ کی ادائیگی کے لئے جا رہا تھا' اب آپ کا کیا ارشاد ہے؟" رسول اللہ ﷺ نے اسے بشارت دی اور اسے عمرہ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ جب وہ مکہ میں داخل ہوا تو کہنے والے نے کہا: "تو بے دین ہو گیا ہے؟" انہوں نے جواب دیا: "ایسا نہیں بلکہ میں تو رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوا ہوں' واللہ! اب نبی ﷺ کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم کا ایک دانہ تک بھی نہیں آئے گا۔"

مآخذ:

① ○ بخاری:۱/۴۴۳۔ کتاب الجهاد۔ باب ما منّ النبی صلی الله علیه وسلم علی الاسارٰی من غیر ان یخمس ○ ابو داؤد:۳/۶۱۔ کتاب الجهاد۔ باب فی المن علی الاسیر بغیر فداء ابو داوٗد نے لا طلقتهم له نقل کیا ہے۔ ○ مسند احمد:۴/۸۰۔ عن جبیر بن مطعم مسند احمد میں فکلمنی فی هٰؤلاء النتنین منقول ہے۔ ○ السنن الکبریٰ:۹/۶۷۔ کتاب السیر۔ باب ما یفعله بالرجال البالغین منهم۔ عن جبیر بن مطعم ○ المصنف عبد الرزاق:۵/۲۰۹۔ کتاب الجهاد۔ باب قتل اهل الشرک صبرا فداء الاسارٰی۔ عن جبیر بن مطعم عن ابیه۔

② ○ بخاری:۲/۶۲۷۔۶۲۸۔ کتاب المغازی۔ باب وفد بنی حنیفة وحدیث ثمامه بن اُثال ○ مسلم:۲/۹۳۔ کتاب الجهاد والسیر۔ باب ربط الاسیر وحبسه وجواز المنّ علیه ○ ابو داؤد:۳/۵۷۔ کتاب الجهاد۔ باب فی الاسیر یوثق ○ مسند احمد:۲/۲۴۶۔۲۴۷ عن ابی هریرة الفاظ مختلف ہیں اور اس مقام پر مسجد کے ستون سے باندھنے کا ذکر نہیں۔ ○ السنن الکبریٰ:۹/۶۵۔۶۶۔ کتاب السیر۔ باب ما یفعله بالرجال البالغین منهم۔ عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ پر تلاوتِ قرآن کا اثر

بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ جبیر بن مطعم جنگ بدر کے بعد قریش کے قیدیوں کی رہائی پر بات چیت کرنے کے لئے کفار مکہ کی طرف سے مدینہ آئے۔ یہاں رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے اور اس میں سورۂ طور زیر تلاوت تھی ان کا اپنا بیان یہ ہے کہ جب حضور ﷺ اس سورہ کی پھتیسویں آیت پر پہنچے تو میرا دل میرے سینے سے اڑا جاتا تھا' بعد میں ان کے مسلمان ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ اس روز یہ آیات سن کر اسلام ان کے دل میں جڑ پکڑ چکا تھا۔

تشریح: سورۂ طور میں پہلے جو سوالات چھیڑے گئے تھے وہ کفار مکہ کو یہ احساس دلانے کے لئے تھے کہ محمد ﷺ کے دعوائے رسالت کو جھلانے کے لئے جو باتیں وہ بنا رہے ہیں وہ کس قدر غیر معقول ہیں۔ اس حدیث میں جس آیت کا ذکر ہے اس میں ان کے سامنے یہ سوال رکھا گیا ہے کہ جو دعوت محمد ﷺ پیش کر رہے ہیں آخر اس میں وہ بات کیا ہے۔ کہ جس پر تم لوگ اس قدر بگڑ رہے ہو' وہ یہی تو کہہ رہے ہیں کہ اللہ تمہارا خالق ہے اور اسی کی تم کو بندگی کرنی چاہیے' اس پر تمہارے بگڑنے کی آخر کیا معقول وجہ ہے؟ کیا تم خود بن گئے ہو؟ کسی بنانے والے نے تمہیں نہیں بنایا؟ یا اپنے بنانے والے تم خود ہو؟ یا یہ وسیع کائنات تمہاری بنائی ہوئی ہے؟ اگر ان میں سے کوئی بات بھی صحیح نہیں ہے اور تم خود مانتے ہو کہ تمہارا خالق بھی اللہ ہی ہے اور اس کائنات کا خالق بھی وہی ہے تو اس شخص پر تمہیں غصہ کیوں آتا ہے جو تم سے کہتا ہے کہ وہی اللہ تمہاری بندگی و پرستش کا مستحق ہے؟ غصے کے لائق بات یہ ہے کہ یہ کہے کہ جو خالق نہیں ہیں ان کی بندگی کی جائے اور جو خالق ہے اس کی بندگی نہ کی جائے؟ تم زبان سے یہ اقرار تو ضرور کرتے ہو کہ اللہ ہی تمہارا اور کائنات کا خالق ہے لیکن اگر تمہیں واقعی اس بات کا یقین ہوتا تو اس کی بندگی کی طرف بلانے والے کے پیچھے اس طرح ہاتھ دھو کر نہ پڑ جاتے۔ (تفہیم القرآن:۵/۱۸۰۔ سورۂ طور۔ حاشیہ:۲۸)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ' حَدَّثَنِیْ اَبِیْ' ثنا عَفَّانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ' قَالَا: ثنا شُعْبَةُ' عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ اِخْوَتِیْ عَنْ اَبِیْ' عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

سعد بن ابراہیم سے روایت ہے' انہوں نے بیان کیا' کہ میں نے اپنے بھائیوں سے سنا' وہ میرے والد کے حوالہ سے' اس نے جبیر بن مطعم کے حوالہ سے بیان کیا کہ وہ (جبیر بن مطعم) اسیران بدر کے فدیہ کے سلسلہ میں گفتگو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِدَآءِ بَدْرٍ، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: فِي فِدَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَمَا اَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالطُّوْرِ، فَكَأَنَّمَا صَدَعَ عَنْ قَلْبِيْ حِيْنَ سَمِعْتُ الْقُرْاٰنَ۔

کرنے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابن جعفر نے فِيْ فِدَآءِ بَدْرٍ کی جگہ فِيْ فِدَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ کے الفاظ بیان کئے ہیں۔ اس وقت جبیر بن مطعم خود مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ جبیر کہتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نماز مغرب ادا فرما رہے تھے۔ آپ نے اس نماز میں سورۂ طور تلاوت فرمائی، جب میں نے قرآن کی یہ سورت سنی تو میرا دل سینے سے اڑا جاتا تھا۔

② حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثُوْنِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْئٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ، اَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴾ كَادَ قَلْبِيْ اَنْ يَّطِيْرَ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورہ طور تلاوت فرماتے سنا، جب آپ ﴿ ام خلقوا من غير شيئ ام هم الخالقون، ام خلقوا السماوات والارض بل لا يوقنون، ام عندهم خزائن ربک ام هم المصيطرون ﴾ کی آیت پر پہنچے تو میرا دل قریب تھا کہ اڑ جاتا۔

مآخذ:

① ✿ مسند احمد:۴/۸۳۔۸۵۔ عن جبیر بن مطعم۔ مسند احمد کی ایک روایت میں وَكَانَ فِيْ فِدَآءِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ کے الفاظ بھی منقول ہیں۔

② ✿ بخاری:۲/۷۱۹۔ کتاب التفسیر۔ سورۃ الطور ✿ مسلم:۱/۱۸۷۔ کتاب الصلاۃ۔ باب القراءۃ فی العشاء مسلم نے صرف سمعت رسول اللہ ﷺ یقرأ بالطور بالمغرب نقل کیا ہے۔ ✿ نسائی۔ کتاب الصلاۃ۔ باب القراءۃ فی المغرب بالطور۔ اس میں بھی یقرأ فی المغرب بالطور تک ہے۔ ✿ ابن ماجۃ۔ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا۔ باب:۹۔ القراءۃ فی صلاۃ المغرب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسیرانِ بدر کے فدیہ کے بارے میں مشاورت

"اللہ بعض لوگوں کے دلوں کو اتنا نرم کر دیتے ہیں کہ دودھ کی طرح ہو جاتے ہیں اور بعض کے دلوں کو اتنا سخت کر دیتے ہیں کہ پتھر بن جاتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال ابراہیم اور عیسیٰ علیہم السلام کی سی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کی مثال نوح علیہ السلام کی سی"

پس منظر: اسیران جنگ بدر کے فدیہ کے متعلق احادیث اور تفسیر کی کتابوں میں یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ جب یہ لوگ قید ہو کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا کہ ان کے معاملے میں کیا کیا جائے؟ یہ وہ وقت تھا کہ مہاجرین کے دلوں پر ان کے مظالم کے زخم تازہ تھے۔ دو برس پہلے انہی لوگوں نے مکہ سے نکالا تھا اور اب اس لئے ان پر چڑھ کر آئے تھے کہ انہیں مدینہ میں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیں۔ اس وجہ سے اکثر طبیعتوں میں ان کے خلاف سخت اشتعال تھا۔ علاوہ ازیں اس وقت مسلمانوں کی جمعیت بھی تھوڑی تھی' کفار ان سے کئی گنا زیادہ طاقت لیکر میدان میں آئے تھے اور ان کی تعداد میں ایک ایک آدمی کا اضافہ بھی مسلمانوں کے لئے مہلک تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر مسلمان یہ چاہتے تھے کہ جہاں تک ممکن ہو دشمن کی قوت کو توڑا جائے اور یہ ۷۰ آدمی جو ان میں سے کم ہو گئے' دوبارہ ان سے مل کر ان کی فوجی قوت میں اضافہ نہ کر سکیں۔ تیسری بات یہ تھی کہ اس وقت مسلمانوں پر فاقوں پر فاقے گزر رہے تھے اور ان کے پاس خود اپنا پیٹ بھرنے کے لئے بھی کافی سامان موجود نہ تھا' اس لئے اسیران جنگ کو اختتام جنگ تک قید رکھنا اور ان کی خوراک کا بندوبست کرنا ان کی قدرت سے باہر تھا۔ ان تمام امور کو مد نظر رکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ رائے دی کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: گھنی جھاڑی میں آگ لگا کر اس میں پھینک دیا جائے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ سراسر لطف و رحم تھے اس کے خلاف رائے دی کہ انہیں معاف کر دیا جائے۔ یہ مختلف رائیں سننے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا الفاظ فرمائے۔ (الجہاد فی الاسلام:۲۵۱ - ۲۵۰ - اشاعت پنجم:۱۹۷۱ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اَبِيْ، ثنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثنا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے اسیران بدر کے بارے میں ان کی رائے طلب فرمائی کہ تم لوگ ان کے بارے میں کیا مشورہ اور رائے دیتے ہو۔ راوی کا بیان ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى؟ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَوْمُكَ وَاَهْلُكَ اسْتَبْقِهِمْ، وَاسْتَأْنِ بِهِمْ، لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْرَجُوْكَ وَكَذَّبُوْكَ قَرِّبْهُمْ فَاضْرِبْ اَعْنَاقَهُمْ، قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اُنْظُرْوَا وَادِيًا كَثِيْرَ الْحَطَبِ، فَاَدْخِلْهُمْ فِيْهِ، ثُمَّ اَضْرِمْ عَلَيْهِمْ نَارًا۔ قَالَ: فَقَالَ الْعَبَّاسُ: قَطَعْتَ رَحِمَكَ، قَالَ: فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا قَالَ: فَقَالَ نَاسٌ: يَأْخُذُ بِقَوْلِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَقَالَ نَاسٌ يَأْخُذُ بِقَوْلِ عُمَرَ، وَقَالَ نَاسٌ: يَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ۔ قَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيُلِيْنَ قُلُوْبَ رِجَالٍ فِيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَلْيَنَ مِنَ اللَّبَنِ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَيَشُدُّ قُلُوْبَ رِجَالٍ فِيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَشَدَّ مِنَ الْحِجَارَةِ، وَاِنَّ مَثَلَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ﴿ مَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهُ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾، وَمَثَلَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ عِيْسٰى قَالَ: ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ وَاِنَّ مَثَلَكَ يَا عُمَرُ كَمَثَلِ نُوْحٍ، قَالَ: ﴿ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا ﴾، وَاِنَّ مَثَلَكَ يَاعُمَرُ كَمَثَلِ مُوْسٰى قَالَ: ﴿ رَبِّ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴾ اَنْتُمْ عَالَةٌ فَلَا يَنْفَلِتَنَّ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا بِفِدَاءٍ اَوْ ضَرْبَةِ عُنُقٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَاِنِّيْ

کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! یہ لوگ آپ کے قومی بھائی ہیں اور خاندانی لوگ ہیں، انہیں زندہ چھوڑ دیں اور ان سے توبہ کرالیں، ممکن ہے اللہ تعالیٰ کل ان پر مہربان ہو اور انہیں توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "یا رسول اللہ! یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی تکذیب کی ہے اور آپ کو گھر سے بے گھر کیا ہے، انہیں ذرا قریب کریں کہ میں ان کی گردن اُڑا دوں۔" عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ اس میدان میں درخت کثرت سے ہیں، ان کو اس وادی میں داخل کر کے ان پر آگ لگا دی جائے۔" آپ یہ آراء سن کر خاموش رہے کسی کو کوئی جواب نہیں دیا اور اور اُٹھ کر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے باتیں شروع کر دیں۔ کچھ نے کہا: آپ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے قبول فرمائیں گے، کچھ دوسروں نے رائے دی کہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے قبول فرمائیں گے، اور کچھ نے کہا کہ آپ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی رائے پر عمل فرمائیں گے۔ راوی کا بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل کر لوگوں کے سامنے آئے اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کے دلوں میں نرمی ڈال دی ہے کہ وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہیں اور کچھ لوگوں کے دلوں میں سختی پیدا فرما دی ہے کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ ابوبکر! تمہاری مثال ابراہیم علیہ السلام کی سی ہے، جنہوں نے اللہ کے حضور عرض کیا "جس نے میری اتباع کی وہ میرا ہے، اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس کا معاملہ تیرے سپرد، تو بلاشبہ غفور و رحیم ہے اور ابوبکر! تیری مثال عیسیٰ ایسی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا: "اگر ان کو تو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر درگزر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ' قَالَ: فَسَكَتَ' قَالَ: فَمَا رَأَيْتُنِي فِي يَوْمٍ أَخْوَفَ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَآءِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰى قَالَ: إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ......إِلٰى قَوْلِهِ ...... مَاكَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾

فرمائے تو بلاشبہ تو غالب اور حکیم ہے" اور اے عمر! تیری مثال حضرت نوح علیہ السلام کی سی ہے جنھوں نے اپنے رب کے حضور استدعا کی: "پروردگار! روئے زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ۔" اور اے عمر! تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے' جس نے اللہ کے حضور درخواست کی: "اے پروردگار ان کے دلوں پر سختی فرما۔" یہ لوگ جب تک عذاب نہ دیکھ لیں ایمان نہیں لائیں گے۔ سنو! اس وقت تمہیں ضرورت وحاجت ہے' ان قیدیوں میں سے کوئی بھی بغیر فدیے کے رہائی نہ پائے' فدیہ نہ دینے کی صورت میں ان کی گردنیں مار دی جائیں۔ اسی وقت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے درخواست کی: "یا رسول اللہ! سہیل بن بیضا کو مستثنیٰ فرما دیں' میں نے اسے اسلام کا ذکر کرتے خود سنا ہے۔" آپ یہ سن کر خاموش رہے' واللہ! میں دن بھر خوف زدہ رہا کہ کہیں اس درخواست کی پاداش میں مجھ پر آسمان سے سنگ باری نہ ہو جائے تاآنکہ آپ نے فرمایا: سہیل بن بیضاء کے علاوہ۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے: ﴿لو لا کتاب من اللّٰہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم﴾ سے لیکر ﴿ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللّٰہ یرید الاخرۃ واللّٰہ عزیز حکیم﴾ تک نازل فرما دیا۔

② حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ' قَالَ: نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ' عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ' قَالَ: حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ' قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ' يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ' قَالَ: نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْحَنَفِيُّ' قَالَ: نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ' قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ' قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ..... قَالَ أَبُوْ زُمَيْلٍ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: مَاتَرَوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى؟

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عمر بن خطاب نے بتایا کہ بدر کے روز جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشرکین کے فوجیوں کو اسیر بنایا تو آپ نے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا کہ تمہاری ان قیدیوں کے بارے میں کیا رائے اور مشورہ ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "اے اللہ کے نبی! یہ لوگ ہمارے خاندان اور برادری کے ہیں' میری رائے تو یہ ہے کہ آپ انہیں کچھ مالی معاوضہ لے کر رہا فرما دیں' یہ ہمارے لئے کافروں کے مقابلہ میں قوت ثابت ہو گا اور توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرما دے۔" اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے روئے سخن عمر بن خطاب

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ! ھُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِیْرَۃِ اَرٰی اَنْ تَأْخُذَ مِنْھُمْ فِدْیَۃً فَتَکُوْنُ لَنَا قُوَّۃً عَلَی الْکُفَّارِ، فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَھْدِیَھُمْ لِلْاِسْلَامِ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا تَرٰی یَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قَالَ: قُلْتُ لَا وَاللّٰہِ! یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا اَرَی الَّذِیْ رَاٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَلٰکِنِّیْ اَرٰی اَنْ تُمَکِّنَّا فَنَضْرِبُ اَعْنَاقَھُمْ، فَتُمَکِّنْ عَلِیًّا مِنْ عَقِیْلٍ فَیَضْرِبُ عُنُقَہٗ وَتُمَکِّنِّیْ مِنْ فُلَانٍ نَسِیْبًا لِعُمَرَ فَاَضْرِبُ عُنُقَہٗ فَاِنَّ ھٰؤُلَآءِ اَئِمَّۃُ الْکُفْرِ وَصَنَادِیْدُھَا فَھَوِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَاقَالَ اَبُوْبَکْرٍ، وَلَمْ یَھْوَ مَا قُلْتُ ...... الحدیث

کی طرف فرمایا اور ان سے دریافت فرمایا: ”ابن خطاب تمہاری کیا رائے ہے؟“ عمر نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: ”نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! میری رائے وہ نہیں جو ابوبکر کی ہے بلکہ میرا مشورہ تو یہ ہے کہ ہمیں ان پر اس وقت غلبہ ہے ہم ان کی گردنیں اڑا دیں، عقیل کو علی کے سپرد کریں اور وہ اس کی گردن مار دے اور فلاں میرے قابو میں کریں میں اس کی گردن اڑاتا ہوں، یہ سب کفر کے امام اور سرغنے ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ کا رجحان ابوبکر ﷺ کی رائے کی جانب ہوا اور میں نے جو رائے پیش کی اسے نظرانداز کر دیا۔

مآخذ:

① ❂ مسند احمد:۱/۳۸۳ ۔ ۳۸۴ عن ابن مسعود ❂ ترمذی:۲/۱۳۹ ابواب التفسیر ۔ سورۃ الانفال ترمذی نے مختصر نقل کیا ہے۔ تفسیر ابن کثیر:۲/۳۲۵ ۔ سورۃ الانفال ۔ تفسیر زیر آیت ماکان لنبی ان یکون له اَسْرٰی حتی یثخن فی الارض ...... الایۃ عن عبد اللہ بن مسعود ❂ تفسیر فتح القدیر للشوکانی:۲/۳۲۶ ۔ عن ابن مسعود ❂ ابن المنذر ۔ ابن ابی حاتم ۔ الطبرانی ۔ ابن مَرْدُویه البَیْھَقی فی الدلائل وغیرہ بحوالہ فتح القدیر للشوکانی:۲/۳۲۶ ۔ عن ابن مسعود۔ ❂ مصنف ابن ابی شیبۃ:۱۴/۳۷۰ ۔ ۳۷۱ ۔ کتاب المغازی ۔ غزوہ بدر الکبریٰ ومتی کانت وامرھا عن عبد اللہ اس میں من السماء متی ہی منقول ہے۔ ❂ مجمع الزوائد:۶/۸۶ ۔ ۸۷ ۔ عن عبد اللہ اس نے یشد کی جگہ لیشدد نقل کیا ہے۔ ❂ السیرۃ الحلبیۃ:۲/۴۴۷ ۔ ۴۴۸ سیرت حلبیہ میں ان اللّٰہَ لیلین قلوب اقوام فیه حتی تکون الین من اللبن، وان اللّٰہَ لیشدَّنَّ قلوب اقوام فیه .... الخ منقول ہے۔ ❂ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۴۵۸ ۔ ۴۵۹ السیرۃ النبویۃ وغیرہ نے ربنا اطمس علی اموالھم واشدد علی قلوبھم فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیم پوری آیت نقل کی ہے۔ ❂ الطبری تاریخ الامم والملوک:۲/۲۹۵ ❂ المستدرک للحاکم:۲/۳۲۹ ۔ کتاب التفسیر ۔ سورۃ الانفال ۔ شان نزول ماکان لنبی ان تکون له اسرٰی ...... الایۃ مستدرک نے بہت مختصر سی روایت نقل کی ہے۔

② ❂ مسلم:۲/۹۳ ۔ کتاب الجھاد والسیر ۔ باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۃ بدر واباحۃ الغنائم ❂ مصنف ابن ابی شیبۃ:۱۴/۳۶۶ ۔ کتاب المغازی ۔ غزوۃ بدر الکبرٰی ومتی کانت وامرھا۔ ❂ السیرۃ الحلبیۃ:۲/۴۴۶ ❂ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۴۵۷ ۔ ۴۵۸ ❂ السنن الکبرٰی للبیھقی:۹/۶۸ ۔ کتاب السیر ۔ باب مایفعله بالرجال البالغین منھم عن عمر۔ ❂ الطبری تاریخ الامم والملوک:۲/۲۹۴ ۔ ۲۹۵۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قریش کے بارے میں آپ ﷺ کی پیشین گوئی

لن تغزوكم قريش بعد عامكم هٰذا ولكنكم تغزونهم (حضور ﷺ نے فرمایا:) "اس سال کے بعد اب قریش تم پر چڑھائی نہیں کریں گے بلکہ تم ان پر چڑھائی کرو گے۔" [1]

تشریح: جنگ بدر کی فتح سے عرب میں تحریک اسلامی کا جو عروج شروع ہوا تھا وہ غزوۂ خندق تک پہنچتے پہنچتے اس حد تک بڑھ چکا تھا کہ مشرکین یہود، منافقین اور متربصین سب ہی یہ محسوس کرنے لگے تھے کہ اس نوخیز طاقت کو محض ہتھیاروں اور فوجوں کے بل پر شکست نہیں دی جا سکتی۔ جنگ خندق میں یہ لوگ متحد ہو کر دس ہزار (-/۱۰,۰۰۰) فوج کے ساتھ مدینے پر چڑھ آئے تھے مگر ایک مہینے تک سر مارنے کے بعد آخر کار ناکام ہو کر چلے گئے۔

یہ گویا اس امر کا اعلان تھا کہ مخالف اسلام طاقتوں کی قوت اقدام ختم ہو چکی ہے، اب اسلام بچاؤ کی نہیں بلکہ اقدام کی لڑائی لڑے گا اور کفر کو اقدام کے بجائے بچاؤ کی لڑائی لڑنی پڑے گی۔ یہ حالات کا بالکل صحیح جائزہ تھا جسے دوسرا فریق بھی اچھی طرح محسوس کر رہا تھا۔

اسلام کے اس روز افزوں عروج کی اصل وجہ مسلمانوں کی تعداد نہ تھی۔ بدر سے خندق تک ہر لڑائی میں کفار ان سے کئی گناہ زیادہ قوت لے کر آئے تھے اور مردم شماری کے لحاظ سے بھی مسلمان اس وقت تک عرب میں بمشکل ۱۰/ ا فی صدی تھے۔ اس عروج کی وجہ مسلمانوں کے اسلحہ کی برتری بھی نہ تھی، ہر طرح کے ساز و سامان میں کفار ہی کا پلہ بھاری تھا، معاشی طاقت اور اثر و رسوخ کے اعتبار سے بھی مسلمانوں کا اُن سے کوئی مقابلہ نہ تھا، اُن کے پاس تمام عرب کے معاشی وسائل تھے اور مسلمان بھوکوں مر رہے تھے، اُن کی پشت پر تمام عرب کے مشرک اور اہل کتاب قبائل تھے اور مسلمان ایک نئے دین کی دعوت دے کر قدیم نظام کے سارے حامیوں کی ہمدردیاں کھو چکے تھے۔

ان حالات میں جو چیز مسلمانوں کو برابر آگے بڑھائے لئے جا رہی تھی وہ دراصل مسلمانوں کی اخلاقی برتری تھی جسے تمام دشمنان اسلام خود بھی محسوس کر رہے تھے۔ ایک طرف وہ دیکھتے تھے کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے داغ سیرتیں ہیں، جن کی طہارت و پاکیزگی اور مضبوطی دلوں کو مسخر کرتی چلی جا رہی ہے اور دوسری طرف انہیں صاف نظر آ رہا تھا کہ

[1] [یہ بات حضورؐ نے جنگ خندق یا غزوۂ احزاب کے موقع پر فرمائی] یہ حالات کا بالکل صحیح اندازہ تھا، قریش ہی نہیں سارے دشمن قبائل متحد ہو کر اسلام کے خلاف اپنا آخری داؤ چل چکے تھے، اس میں ہار جانے کے بعد ان میں یہ ہمت باقی نہ رہی تھی کہ مدینے پر حملہ آور ہونے کی جرأت کر سکتے۔ اب حملے کی قوت دشمنوں سے مسلمانوں کی طرف منتقل ہو چکی تھی۔ (الاحزاب: ۴/ ۶۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انفرادی اور اجتماعی اخلاق طہارت نے مسلمانوں کے اندر کمال درجے کا اتحاد اور نظم وضبط بھی پیدا کر دیا ہے جس کے سامنے مشرکین اور یہود کا ڈھیلا نظام جماعت امن اور جنگ دونوں حالتوں میں شکست کھاتا چلا جاتا ہے۔

(تفہیم القرآن:۳۰۷/۳ ـ ۳۰۸ سورۃ النور ـ تاریخی پس منظر)

تخریج:

① قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَلَمَّا انْصَرَفَ اَهْلُ الْخَنْدَقِ عَنِ الْخَنْدَقِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنِيْ: لَنْ تَغْزُوْكُمْ قُرَيْشٌ بَعْدَ عَامِكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّكُمْ تَغْزُوْنَهُمْ، فَلَمْ تَغْزُهُمْ قُرَيْشٌ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَكَانَ هُوَ الَّذِيْ يَغْزُوْهَا حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَكَّةَ

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جب اہل خندق معرکۂ خندق سے واپس آئے تو جیسا کہ مجھے پہنچا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس سال کے بعد قریش تم سے ہرگز لڑائی وجنگ نہیں کریں گے، لیکن تم ان سے جنگ کرو گے۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ قریش نے اپنی جانب سے جنگ نہ کی اور رسول اللہ ﷺ ان سے جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ مکہ فتح کرلیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے مالک بن برصاء سے ایک روایت مندرجہ ذیل الفاظ میں نقل کی ہے:

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ: لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وفی الباب عن ابنِ عبّاسٍ وسليمان بن صُرَد ومطيع ـ (هذا حديث حديث حسن صحيح ـ وهو حديث زكريا بن ابى زائدة عن الشعبى لا نعرفه الا من حديثه)

حارث بن مالک سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فتح مکہ کے روز فرماتے خود سنا ہے: "آج کے بعد قیامت تک یہ (قریش) تم سے جنگ نہیں کریں گے۔"

③ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ: نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا۔

سلیمان بن صرد کا بیان ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جنگ احزاب کے روز نبی ﷺ نے فرمایا: (پیشن گوئی فرمائی) "ہم ان سے (قریش) لڑیں گے مگر وہ اب ہم سے جنگ نہیں کریں گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن صرد سے مروی ایک روایت میں ہے:

④ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ' اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ.

میں نے نبی ﷺ سے سنا جبکہ خندق کے روز کافر اپنے اپنے علاقوں کو لوٹ گئے اور میدان صاف ہو گیا' فرما رہے تھے: ”آج کے بعد ہم ہی ان پر چڑھائی کریں گے اور جنگ کریں گے وہ ہم پر حملہ آور نہیں ہو سکیں گے۔“

مآخذ:

① ○ سیرۃ لابن ھشام:۲۵۴/۳۔ بشر الرسول المسلمین بغزو قریش

② ○ ترمذی:۲۸۸/۱۔ ابواب السیر۔ باب ماجاء قال النبی ﷺ یوم فتح مکۃ ان ھذہ لاتغزی بعد الیوم۔ ○ طبقات ابن سعد:۱۳۷/۲ طبقات ابن سعد نے لَا تُغْزٰى قُرَيْشٌ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ نقل کیا ہے۔ ○ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۵۸۰/۳۔ اس صفحہ پر لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

③' ④ بخاری:۵۹۰/۲۔ کتاب المغازی۔ باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب۔ ○ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲۲۱/۳ ○ مسند احمد:۲۶۲/۴۔ عن سلیمان بن صرد۔ ○ الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۱۲۶/۲ الکامل نے مندرجہ ذیل الفاظ نقل کیے ہیں: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا' فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ مَكَّةَ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اب ہم ان پر چڑھائی کر کے لڑیں گے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکتے' چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کرا دیا۔ ⑤ اور اسے مسند احمد نے بھی (۲۶۲/۴) پر نقل کیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جنگی قیدیوں کا تبادلہ

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک مہم پر بھیجا اور اس میں چند قیدی گرفتار ہوئے' ان میں ایک نہایت خوبصورت عورت بھی تھی جو حضرت سلمہ بن اکوع کے حصے میں آئی' رسول اللہ ﷺ نے باصرار اس کو حضرت سلمہ سے مانگ لیا اور پھر اسے مکہ بھیج کر اس کے بدلے کئی مسلمان قیدیوں کو رہا کرایا۔ (مسلم ۔ ابو داود ۔ طحاوی ۔ کتاب الاموال لابی عبید ۔ طبقات ابن سعد)

(حضرت عمران بن حصین کی روایت ہے کہ) ایک مرتبہ قبیلہ ثقیف نے مسلمانوں کے دو آدمیوں کو قید کر لیا۔ اس کے کچھ مدت بعد ثقیف کے حلیف قبیلے بنی عقیل کا ایک آدمی مسلمانوں کے پاس گرفتار ہو گیا۔ حضور ﷺ نے اس کو طائف بھیج کر اس کے بدلے ان دونوں مسلمانوں کو رہا کر الیا۔ (مسلم' ترمذی' مسند احمد)

تشریح : فقہاء میں سے امام ابو یوسف' امام محمد' امام شافعی' امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تبادلہ اسیران کو جائز رکھتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا ایک قول یہ ہے کہ تبادلہ نہیں کرنا چاہیئے مگر دوسرا قول ان کا بھی یہی ہے کہ تبادلہ کیا جا سکتا ہے البتہ اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ جو قیدی مسلمان ہو جائے اسے تبادلہ میں کفار کے حوالے نہ کیا۔ (تفہیم القرآن:۵/۱۸۔ سورۃ:محمد۔حاشیہ:۸)

تخریج :

① حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ' قَالَ: نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ' قَالَ: نا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ' قَالَ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ' قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي' قَالَ: غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُوبَكْرٍ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ' أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ' فَقَتَلَ مَنْ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے فزارہ قبیلہ سے جنگ لڑی۔ اس معرکہ میں حضرت ابوبکر ہمارے امیر جنگ تھے' جنہیں رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا تھا جب ہمارے اور پانی کے درمیان ایک گھڑی بھر کا فاصلہ باقی رہ گیا (یعنی جہاں قبیلہ فزارہ رہتا تھا) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا اور ہم رات کے پچھلے حصہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبَا، وَأَنْظُرُ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ، فَخَشِيتُ أَنْ يَسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ، فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ، فَلَمَّا رَأَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ وَفِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ، عَلَيْهَا قِشْعٌ مِنْ أَدَمٍ، قَالَ: الْقَشْعُ النِّطَعُ، مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ، فَسُقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَابَكْرٍ، فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ: يَا سَلَمَةُ: هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ، فَقَالَ: يَا سَلَمَةُ: هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ أَبُوكَ، فَقُلْتُ: هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَوَاللّٰهِ! مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَفَدَى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أُسِرُوا بِمَكَّةَ

اتر پڑے، پھر حملہ کا حکم ہوا ہر جانب سے، پھر پانی پر پہنچ گئے۔ وہاں جو مارا گیا وہ مارا گیا اور کچھ قید ہوئے، میں انسانوں کے گروہ کو دیکھ رہا تھا اس میں بچے بھی تھے، مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے پہاڑ پر نہ پہنچ جائیں تو میں نے پہاڑ اور ان لوگوں کے درمیان تیر مارا جب انہوں نے تیر کو دیکھا تو وہیں ٹھہر گئے میں ان سب کو ہانکتا ہوا لایا، ان میں بنی فزارہ کی ایک خاتون بھی تھی۔ وہ پرانی پوستین زیب تن کئے ہوئے تھی، اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔ عرب کی خوبصورت ترین اور حسین وجمیل۔ میں ان سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہانک لایا، انہوں نے وہ لڑکی بطور انعام مجھے عنایت فرمادی، پھر ہم مدینہ پہنچے، ابھی تک میں نے اس لڑکی کا کوئی کپڑا تک نہیں کھولا تھا کہ بازار میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمایا: "اے سلمہ! وہ لڑکی مجھے دے دو۔" میں نے عرض کیا: "یارسول اللہ؟ وہ تو مجھے بہت پسند ہے اور ابھی تک میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔" دوسرے دن پھر بازار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہو گئی تو آپ نے دوبارہ فرمایا: "سلمہ! وہ لڑکی مجھے دے دو، اللہ تیرے باپ کا بھلا کرے۔" میں نے عرض کیا: "یارسول اللہ! وہ آپ کی ہے، واللہ! میں نے ابھی تک اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔" آپ نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلہ میں کئی مسلمان رہا کروا لئے جو مکہ میں اسیر تھے۔

② حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ، قَالَا: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: نَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ، فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ثقیف بنی عقیل کے حلیف تھے، ثقیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو کو قید کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بنی عقیل کا ایک آدمی گرفتار کر کے قید کر لیا اور عضباء نامی اونٹنی بھی انہوں نے پکڑ لی۔ اس شخص کو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو وہ جکڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِىْ عُقَيْلٍ وَاَصَابُوْا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ' فَاَتٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى الْوَثَاقِ' قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فَاَتَاهُ قَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: بِمَ اَخَذْتَنِىْ وَبِمَ اَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ قَالَ: اِعْظَامًا لِذٰلِكَ' اَخَذْتُكَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيْفٍ' ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ' فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ' وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَقِيْقًا' فَرَجَعَ اِلَيْهِ' فَقَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اِنِّىْ مُسْلِمٌ' قَالَ: لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ' ثُمَّ انْصَرَفَ' فَنَادَاهُ' فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَاَتَاهُ' فَقَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اِنِّىْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِىْ' وَظَمْآنٌ فَاسْقِنِىْ' قَالَ: هٰذِهٖ حَاجَتُكَ فَفُدِىَ بِالرَّجُلَيْنِ ...... الخ

ہوا تھا۔ اس نے بلند آواز سے پکارا: "یا محمد!" آپ اس کی آواز سن کر اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے دریافت فرمایا: "کیا بات ہے؟" وہ بولا کہ مجھے اور عضباء کو تم نے کس جرم کی پاداش میں گرفتار کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: "تمہیں اس بات سے مطلع کرنے کے لئے کہ تمہارے حلیف قبیلے ثقیف نے ہمارے دو آدمی قیدی بنا کر کتنا بڑا جرم کیا ہے؟" پھر آپ واپس ہوئے تو اس نے پھر زور سے پکارنا شروع کیا: "یا محمد! یا محمد!" آپ انتہائی رقیق القلب اور رحم دل انسان تھے' واپس اس کی طرف لوٹے اور دریافت فرمایا: "کیا بات ہے؟" اس نے کہا: "میں مسلمان ہوں۔ (اب اسلام قبول کرتا ہوں) آپ نے فرمایا: "اگر یہ بات تو نے اس وقت کہی ہوتی جب کہ تو آزاد تھا تو یقیناً فلاح پا جاتا۔" پھر آپ واپس ہوئے تو اس نے پھر زور زور سے "یا محمد' یا محمد" کہہ کر پکارنا شروع کیا۔ آپ نے پوچھا: "کیا ماجرا ہے؟" وہ بولا: "میں بھوکا ہوں' پیاسا ہوں' کچھ کھلائیں' پلائیں۔" پھر اسے دو آدمیوں کے بدلے رہا کر دیا گیا۔"

③ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ' ثنا سُفْيَانُ' ثنا اَيُّوْبُ' عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ' عَنْ عَمِّهٖ' عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ' اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ هذا حديث حسن صحيح

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشرک کے بدلہ دو مسلمانوں کو رہا کرایا۔

وَعَمُّ اَبِىْ قِلَابَةَ هُوَ اَبُو الْمُهَلَّبِ' وَاِسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو' وَيُقَالُ: مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو' وَاَبُوْ قِلَابَةَ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِىُّ ...... والعمل على هٰذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبى ﷺ وغيرهم۔ ان للامام ان يمُنَّ على من شاء من الاسارى ويقتل من شاء منهم ويفدى من شاء ۔ واختار بعض اهل العلم القتل على الفداء' وقال الاوزاعى بلغنى ان هٰذه الاية منسوخة قوله تعالىٰ: ﴿ فاِمَّا منًّا بعدُ وَاِمَّا فداء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسختها واقتلوهم حيث ثقفتموهم ﴾

مآخذ:

① ○ مسلم:۸۹/۲ ۔ كتاب الجهاد والسير ۔ باب التنفيل وفداء المسلمين بالاسارٰى۔ ○ ابو داؤد:۶۳/۳ ۔ كتاب الجهاد ۔ باب الرخصة فى المدركين يفرق بينهم ۔ عن إياس بن سلمة ○ ابن ماجة ۔ كتاب الجهاد ۔ باب فداء الاسارٰى عن اياس بن سلمة عن ابيه ○ سنن دارمی:۶۱۹/۲ ۔ كتاب السير ۔ باب:۲۷ ○ مسند احمد:۵۰/۴ ۔ عن اياس بن سلمة ○ طبقات ابن سعد:۱۱۸/۲ ابن سعد میں دیگر لفظی اختلاف کے علاوہ روایت کے آخری الفاظ بھی مختلف ہیں، مثلاً: فَبَعَثَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ فَفَدٰى بِهَا أُسْرٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا فِيْ اَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ

② ○ مسلم:۴۳/۲ ۔ كتاب النذر باب:لا وفاء لنذر فى معصية اللّٰهِ ولا فيما لا يملك العبد۔ ○ ابو داؤد:۲۳۹/۳۔ كتاب الايمان والنذور باب فى النذر فيما لا يملك ○ سنن دارمی:۱۵۴/۲۰ كتاب السير ۔ باب اذا احرز العدو من مال المسلمين۔ ○ مسند احمد:۴۳۰/۴۔۴۳۳۔۴۳۴ ○ السنن الكبرىٰ للبيهقى:۶۷/۹۔۷۲ ۔ كتاب السير ۔ باب ما يفعله بالرجال البالغين منهم ۔ دارمی نے ثم ان الرجل فدى برجلين بیان کیا ہے۔

③ ○ ترمذى:۲۸۵/۲ ۔ ابواب السير ۔ باب ماجاء فى قتل الاسارٰى والفداء۔ ○ مسند احمد:۴۲۶/۴ ۔ ۴۲۷ ۔ ۴۳۲ ۔ عمران بن حصين ؓ مسند احمد کی روایت میں من المشركين کے بعد من بنى عقيل بھی منقول ہے۔ ○ روح المعانى:۱۱/(پ:۲۶)، ص:۳۷ ۔ سورهٔ محمد ○ السنن الكبرىٰ للبيهقى:۶۷/۹ ۔ كتاب السير ۔ باب ما يفعله بالرجال البالغين منهم ۔ عن عمران بن حصين۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک

استوصوا بالاساری خیرًا

[جنگ بدر کے قیدیوں کو رسول اللہ ﷺ نے مختلف صحابہ کے گھروں میں بانٹ دیا اور ہدایت فرمائی کہ] ''ان قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔''

ایک قیدی سہیل بن عمرو کے متعلق حضور ﷺ سے کہا گیا: ''یہ بڑا آتش بیان مقرر ہے' آپ کے خلاف تقریریں کرتا رہا ہے' اس کے دانت تڑوا دیجئے'' حضور ﷺ نے جواب دیا: ''اگر میں اس کے دانت تڑواؤں تو اللہ میرے دانت توڑ دے گا اگرچہ میں نبی ہوں۔'' (سیرت ابن ہشام)

یمامہ کے سردار ثمامہ بن اُثال جب گرفتار ہو کر آئے تو جب تک وہ قید میں رہے' نبی ﷺ کے حکم سے عمدہ کھانا اور دودھ ان کے لئے مہیا کیا جاتا رہا۔''

تشریح : نبی ﷺ کے اس طرز عمل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک جنگی قیدی جب تک حکومت کی قید میں رہے' اس کی غذا اور لباس اور اگر وہ بیمار یا زخمی ہو تو اس کا علاج حکومت کے ذمے ہے۔ قیدیوں کو بھوکا ننگا رکھنے یا ان کو عذاب دینے کا کوئی جواز اسلامی شریعت میں نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس حسن سلوک اور فیاضانہ برتاؤ کی ہدایت کی گئی ہے۔ جنگ بدر کے قیدیوں میں سے ایک قیدی ابو عزیز کا بیان ہے: ''مجھے جن انصاریوں کے گھر میں رکھا گیا تھا وہ صبح وشام مجھ کو روٹی کھلاتے تھے اور خود صرف کھجوریں کھا کر رہ جاتے تھے۔''

یہی طرز عمل صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی رہا۔ جنگی قیدیوں سے برے سلوک کی کوئی نظیر اس دور میں نہیں ملی۔

(تفہیم القرآن:۵/۱۴ ۔ سورہ محمد ۔ حاشیہ:۸)

تخریج :

① حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ' قَالَ: حَدَّثَنِي نُبَيْهُ ابْنُ وَهْبٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الدَّارِ' أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقْبَلَ بِالْأُسَارَى' فَرَّقَهُمْ فِي أَصْحَابِهِ وَقَالَ: اسْتَوْصُوا بِالْأُسَارَى خَيْرًا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحَاقَ، فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَخُوْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنْتَزِعُ ثَنِيَّتَيْ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو السُّفْلَتَيْنِ، يَدْلَعُ لِسَانَهُ، فَلَا يَقُوْمُ عَلَيْكَ خَطِيْبًا فِيْ مَوْطِنٍ أَبَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أُمَثِّلُ بِهِ فَيُمَثِّلُ اللّٰهُ بِيْ وَإِنْ كُنْتُ نَبِيًّا ..... الخ

مآخذ:

① ✿ الطبری تاریخ الامم والملوک:۱/۲۸۷ ✿ سیرۃ ابن ہشام:۲/۶۴۵ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۴۷۵ صاحب السیرۃ النبویۃ نے نُبَیْہ بن وہب کے حوالہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَقْبَلَ بِالْأُسَارٰى فَرَّقَهُمْ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَقَالَ: اسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا کے الفاظ ہیں۔ ✿ الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۲/۹۲ ✿ مجمع الزوائد:۶/۸۶۔ کتاب المغازی۔ باب ماجاء فی الأُسارٰی۔ عن عزیر بن عمیر۔

② ✿ الطبری تاریخ الامم والملوک:۲/۲۸۹ ✿ سیرۃ ابن ہشام:۲/۶۴۹ ✿ السیرۃ الحلبیہ:۲/۴۵۵ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۲/۴۸۱۔ فصل بعث قریش الی رسول اللہ ﷺ فداء اسراھم۔ ✿ الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۲/۹۱ اس نے صرف قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِيْ أَنْزِعْ ثَنِيَّتَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَا يَقُوْمُ عَلَيْكَ خَطِيْبًا أَبَدًا تک ہی نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیدیوں کے لئے عام معافی کا اعلان

نبی ﷺ نے جنگ بدر کے قیدیوں میں سے عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کرایا اور فتح مکہ کے بعد آپ نے ۱۷ آدمیوں کو عفو عام سے مستثنیٰ فرمایا اور پھر ان میں سے چار کو سزائے موت دی۔

تشریح : مطلب یہ ہے کہ جب نظام باطل کی جگہ نظام حق قائم ہو جائے تو تمام لوگوں کو معاف کر دیا جائے گا لیکن ایسے لوگوں کو سزا دینے میں اہل حق بالکل حق بجانب ہوں گے' جنہوں نے اپنے دور اقتدار میں نظام حق کا راستہ روکنے کیلئے ظلم و ستم کی حد کر دی ہو اگرچہ اس معاملے میں بھی مومنین صالحین کو زیب یہی دیتا ہے کہ عفو و درگزر سے کام لیں اور فتح یاب ہو کر ظالموں سے انتقام نہ لیں مگر جن کے جرائم کی فہرست بہت ہی زیادہ سیاہ ہو ان کو سزا دینا بالکل جائز ہے۔ اسی اجازت سے نبی ﷺ نے فائدہ اُٹھایا جن سے بڑھ کر عفو و درگزر کسی کے شایان شان نہ تھا۔ (تفہیم القرآن:۱/۱۵۲' سورۃ البقرہ' حاشیہ:۲۰۵)

فتح مکہ کے بعد آپ نے تمام اہل مکہ میں سے صرف چند خاص اشخاص کے متعلق حکم دیا کہ ان میں سے جو بھی پکڑا جائے وہ قتل کر دیا جائے۔

تشریح : حضور ﷺ کا عام طریقہ اسیران جنگ کو قتل کرنے کا کبھی نہیں رہا اور یہی عمل خلفائے راشدین کا بھی تھا۔ ان کے زمانے میں بھی قتل اسیران جنگ کی مثالیں شاذ و نادر ہی ملتی ہیں اور ہر مثال میں قتل کسی خاص وجہ سے کیا گیا ہے چنانچہ اگر کوئی خاص وجہ ایسی ہو جس کی بنا پر اسلامی حکومت کا فرمانروا کسی قیدی یا بعض قیدیوں کو قتل کرنا ضروری سمجھے تو وہ ایسا کر سکتا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے ۷۰ قیدیوں میں سے صرف عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن الحارث کو قتل کیا۔ جنگ اُحد کے قیدیوں میں سے صرف ابو عزہ شاعر کو قتل فرمایا۔ بنی قریظہ نے چونکہ اپنے آپ کو حضرت سعد بن معاذ کے فیصلے پر حوالے کیا تھا اور ان کے اپنے تسلیم کردہ حکم کا فیصلہ یہ تھا کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے' اس لئے آپ نے ان کو قتل کرا دیا۔ جنگ خیبر میں جو لوگ گرفتار ہوئے ان میں سے صرف کنانہ ابن ابی الحقیق قتل کیا گیا کیونکہ اس نے بدعہدی کی تھی۔ خلفاء کا عمل بھی یہی تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے پورے زمانۂ خلافت میں صرف ایک جنگی قیدی کو قتل کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں پہنچائی تھیں۔ اسی بنا پر جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اسلامی حکومت اگر ضرورت سمجھے تو اسیر کو قتل کر سکتی ہے لیکن یہ فیصلہ کرنا حکومت کا کام ہے' ہر فوجی اس کا مجاز نہیں ہے کہ جس قیدی کو چاہے قتل کر دے' البتہ اگر قیدی کے فرار ہونے کا یا اس سے کسی خطرناک شرارت کا اندیشہ ہو جائے تو جس شخص کو بھی اس صورت حال سے سابقہ پیش آئے وہ اسے قتل کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں فقہائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے تین تصریحات اور بھی کی ہیں۔ ایک یہ کہ اگر قیدی اسلام قبول کر لے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ دوسرے یہ کہ قیدی صرف اسی وقت تک قتل کیا جا سکتا ہے جب تک وہ حکومت کی تحویل میں ہو' تقسیم یا بیع کے ذریعہ سے اگر وہ کسی شخص کی ملک میں جا چکا ہو تو پھر اسے قتل نہیں کیا جا سکتا۔ تیسرے یہ کہ قیدی کو قتل کرنا ہو تو بس سیدھی طرح قتل کر دیا جائے' عذاب دے دے کر نہ مارا جائے۔ (تفہیم القرآن:۵/۱۳۔ سورۂ محمد۔ حاشیہ:۸)

تخریج:

① عَنْ عَائِشَةَ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ' قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ' وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ' وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل بدر کو قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو تو قتل کیا اور ابو عزہ کو بطور احسان چھوڑ دیا۔

② قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جِهَةِ ذَالِكَ' قَبْلَ رُجُوْعِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِي الْعَاصِ ابْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ' وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ اَبُوْ اُمِّهِ عَائِشَةَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ وَاَبَا عَزَّةَ الْجُمَحِيَّ' وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَرَهٗ بِبَدْرٍ' ثُمَّ مَنَّ عَلَيْهِ..... الخ

ابو عبیدہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں واپسی سے پہلے اسی جہت میں معاویہ بن مغیرہ اور ابو عزہ کو گرفتار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں ابو عزہ کو قید کیا اور پھر احسان کے طور پر اسے رہائی بخش دی۔

③ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: ثُمَّ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَافِلًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ الْاُسَارٰى' وَفِيْهِمْ عُقْبَةُ ابْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ' وَالنَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ.........

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی جانب واپسی کے لئے متوجہ ہوئے' اس موقع پر آپ کے ساتھ قیدی بھی تھے۔ ان قیدیوں میں عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث بھی تھے۔

④ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: حَتّٰى اِذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّفْرَاءِ قُتِلَ النَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ' قَتَلَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ' كَمَا اَخْبَرَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ' ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِعِرْقِ الظَّبْيَةِ قُتِلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفراء مقام تھے تو نضر بن حارث کو قتل کر دیا گیا۔ علی بن ابی طالبؓ نے اسے قتل کیا۔ یہ بیان اس اطلاع کے مطابق ہے جو مجھے اہل مکہ کے کسی صاحب علم نے دی' پھر وہاں سے نکلے اور عِرقِ الظَّبیۃ مقام پر پہنچے تو وہاں عقبہ بن ابی معیط کو قتل کر دیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ' ثنا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ' انبأ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ' اَنبأ الشَّافِعِيُّ' انبأ عَدَدٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قُرَيْشٍ وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمَغَازِيِّ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَرَ النَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ الْعَبْدِيَّ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَتَلَهُ بِالْبَادِيَةِ اَوِ الْاَثِيْلِ صَبْرًا وَاَسَرَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ فَقَتَلَهُ صَبْرًا

قریش اور دوسرے قبائل کے علماء مغازی میں سے بہت علماء نے اطلاع دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نضر بن حارث کو بدر کے روز قید کیا اور بادیہ یا اثیل کے مقام پر باندھ کر اسے قتل کر دیا اور عقبہ بن ابی معیط کو اسیر بنایا اور اسے بھی باندھ کر قتل کر دیا۔

⑥ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَاَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ بَدْرٍ مِنْهُمْ مَنْ مَنَّ عَلَيْهِمْ بِلَا شَيْئٍ اَخَذَهُ مِنْهُمْ وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَ مِنْهُ فِدْيَةً وَمِنْهُمْ مَنْ قَتَلَهُ وَكَانَ الْمَقْتُوْلَانِ بَعْدَ الْاِسَارِ يَوْمَ بَدْرٍ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل بدر کو اسیر بنایا۔ ان میں سے بعض کو بغیر کسی قسم کا معاوضہ لئے رہا فرما دیا اور ان میں سے بعض کو قتل کر دیا اور بدر میں قید ہونے والوں میں دو قیدی جو قتل کیے گئے عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث تھے۔

⑦ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ' اَنبأ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ' ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ' ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ' حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اَمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَبَا عَزَّةَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْجُمَحِيَّ' وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ لِيْ خَمْسَ بَنَاتٍ لَيْسَ لَهُنَّ شَيْئٌ تَتَصَدَّقُ بِيْ عَلَيْهِنَّ' فَفَعَلَ وَقَالَ اَبُوْ عَزَّةَ: اُعْطِيْكَ مَوْثِقًا اَنْ لَا اُقَاتِلَكَ وَلَا اُكَثِّرَ عَلَيْكَ اَبَدًا فَاَرْسَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى اُحُدٍ جَآءَهُ صَفْوَانُ ابْنُ اُمَيَّةَ

حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ بدر کے روز قید ہونے والوں میں سے رسول اللہ ﷺ نے ابو عزہ عبد اللہ بن عمرو بن عبد جمحی کو امن دیا (قتل نہیں کیا) یہ صاحب شاعر تھے' اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں گذارش کی: "اے محمد! میری پانچ بچیاں ہیں' ان کی گزر بسر کے لئے کچھ بھی نہیں ہے ان کی وجہ سے مجھ پر رحم فرمائیں اور صدقہ عنایت فرمائیں۔" آپ نے اس کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ ابو عزہ نے عرض کیا: "میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ میں نہ تو آپ سے لڑوں گا اور نہ آپ کے خلاف قوت میں اضافہ کا کبھی باعث بنوں گا۔" رسول اللہ ﷺ نے اسے آزاد فرما دیا مگر جب غزوہ اُحد کے لئے قریش نکلے تو صفوان بن امیہ اس کے پاس گیا اور اسے کہا کہ ہمارے ساتھ جنگ کے لئے نکلو۔ اس نے جواب دیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: أُخْرِجَ مَعَنَا' فَقَالَ: اِنِّي قَدْ اَعْطَيْتُ مُحَمَّدًا مَوْثِقًا اَنْ لَا اُقَاتِلَهُ' فَضَمِنَ صَفْوَانُ اَنْ يَجْعَلَ بَنَاتَهُ مَعَ بَنَاتِهِ اِنْ قُتِلَ وَاِنْ عَاشَ اَعْطَاهُ مَالًا كَثِيْرًا فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى خَرَجَ مَعَ قُرَيْشٍ يَوْمَ اُحُدٍ' فَاُسِرَ وَلَمْ يُؤْسَرْ غَيْرُهُ مِنْ قُرَيْشٍ' فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّمَا اُخْرِجْتُ كَرْهًا' وَلِيْ بَنَاتٌ' فَامْنُنْ عَلَيَّ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ مَا اَعْطَيْتَنِيْ مِنَ الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ لَا' وَاللّٰهِ! لَا تَمْسَحُ عَارِضَيْكَ بِمَكَّةَ' تَقُوْلُ: سَخِرْتُ بِمُحَمَّدٍ مَرَّتَيْنِ' قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُلْدَغُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ' يَا عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ' قَدِّمْهُ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ' فَقَدَّمَهُ فَضَرَبَ عُنُقَهُ

میں محمد ﷺ کو پختہ عہد و میثاق دے چکا ہوں کہ ان سے لڑائی نہیں کروں گا۔ اس پر صفوان بن امیہ نے ان کی بیٹیوں کو اپنی بیٹیاں بنانے کی ضمانت دی' اگر وہ قتل ہو گیا ورنہ زندہ واپس آنے کی صورت میں بہت سا مال و متاع اسے دیا جائے گا۔ صفوان باصرار تقاضا کرتا رہا کہ وہ اُحد کے روز قریش کے ساتھ لڑائی کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ قریش میں سے صرف وہی گرفتار ہو کر قید ہو گیا۔ اس نے عرض کیا: "اے محمد! مجھے جبراً نکال کر لا کھڑا کیا گیا ہے' میری چھوٹی چھوٹی بچیاں ہیں' مجھ پر نظر کرم و احسان فرمائیں۔" رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: "جو عہد و پیمان تو نے مجھ سے کیا تھا اس کا کیا ہوا؟ اللہ کی قسم! اب مکہ تیرا چہرہ نہیں دیکھے گا تو کہتا ہے کہ میں نے محمد ﷺ کا دو مرتبہ مذاق اُڑایا ہے۔" سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "یقیناً مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا' اے عاصم بن ثابت اسے آگے بڑھاؤ اور اس کی گردن تن سے جدا کر دو چنانچہ عاصم نے اسے آگے بڑھا کر قتل کر دیا۔"

⑧ قَالَ الشَّافِعِيُّ - رَحِمَهُ اللّٰهُ - وَكَانَ الْمَمْنُوْنُ عَلَيْهِمْ بِلَا فِدْيَةٍ اَبُوْ عَزَّةَ الْجُمَحِيُّ' تَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنَاتِهِ' وَاَخَذَ عَلَيْهِ عَهْدًا اَنْ لَا يُقَاتِلَهُ فَاَخْفَرَهُ وَقَاتَلَهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا يُفْلِتَ' فَمَا اُسِرَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَجُلٌ غَيْرُهُ' فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اُمْنُنْ عَلَيَّ وَدَعْنِيْ لِبَنَاتِيْ وَاُعْطِيْكَ عَهْدًا اَنْ لَّا اَعُوْدَ لِقِتَالِكَ' فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَمْسَحُ عَلٰى عَارِضَيْكَ بِمَكَّةَ تَقُوْلُ قَدْ خَدَعْتُ مُحَمَّدًا مَرَّتَيْنِ فَاَمَرَ بِهٖ' فَضُرِبَ عُنُقُهٗ.

امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ فدیہ لئے بغیر بطور احسان چھوڑ گئے لوگوں میں ابو عزہ جمحی تھا۔ اسے رسول اللہ ﷺ نے اس کی بچیوں کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا اور اس سے عہد و پیمان لیا تھا کہ وہ آپ سے نہیں لڑے گا مگر اس نے آپ سے بے وفائی کی اور اُحد کے روز آپ کے ساتھ لڑنے کے لئے آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرما دیا کہ اسے نہ چھوڑا جائے' چنانچہ مشرکین میں سے یہ واحد شخص تھا جو اسیر ہوا' اس نے عرض کیا: "اے محمد! مجھ پر نظر کرم ہو اور مجھے میری بچیوں کے لئے رہا فرما دیں میں آپ سے پختہ عہد و پیمان کرتا ہوں کہ آئندہ آپ کے ساتھ لڑنے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے ہرگز نہیں آؤں گا۔" نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اب مکہ تیرے رخسارے (چہرہ) نہیں دیکھے گا تو کہتا ہے کہ میں نے دو مرتبہ محمد کو دھوکا و فریب دیا ہے۔" اس کے بعد اس کے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا اور اس کی گردن مار دی گئی۔

⑨ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ' اَنْبَاَ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا الْاَدِيْبُ' ثنا الْحُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ القبانی' ثنا اَبُوْ كُرَيْبٍ' ثنا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ' حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ' حَدَّثَنِيْ' جَدِّيْ عَنْ اَبِيْهِ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: اٰمَنَ النَّاسَ اِلَّا هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْ حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ' ابْنِ خَطَلٍ وَمِقْيَسِ ابْنِ صُبَابَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ' وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ' وَابْنِ نَقِيْذٍ ۔ فَاَمَّا ابْنُ خَطَلٍ' فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ' وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ فَاسْتَاْمَنَ لَهٗ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ فَاُوْمِنَ' وَكَانَ اَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمْ يُقْتَلْ وَمِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ قَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهٗ قَدْ سَمَّاهُ وَقَتَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ابْنَ نَقِيْذٍ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ' فَقُتِلَتْ اِحْدَاهُمَا وَاُفْلِتَتِ الْاُخْرٰى وَاَسْلَمَتْ۔

رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا میں ان چار کے علاوہ سب کو امن دیتا ہوں۔ ان کو حل و حرم کہیں بھی امان نہیں۔ یہ ہیں ابن خطل' مقیس بن صبابہ مخزومی' عبد اللہ بن ابی سرح اور ابن نقیذ۔ ابن خطل کو تو زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے امان طلب کی اور اسے امان دے دی گئی۔ یہ صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضائی (دودھ شریک) بھائی تھے۔ لہٰذا ان کو قتل نہ کیا گیا۔ مقیس بن صبابہ کو ان کے چچازاد بھائی نے تہہ تیغ کیا۔ اس نے اس کا نام بھی لیا۔ ابن نقیذ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ نیز مقیس کی دو لونڈیاں بھی تھیں ان میں سے ایک کو تو قتل کر دیا گیا اور دوسری کو چھوڑ دیا گیا اور وہ مسلمان ہو گئی۔

⑩ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ' ثنا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ الصَّفَّارُ' ثنا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ' ثنا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ' ثنا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ' عَنِ السُّدِّيِّ' عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ' عَنْ اَبِيْهِ' قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَاَتَيْنِ' وَقَالَ: اُقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ

حضرت مصعب اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے چار مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ سب لوگوں کو امان دی' آپ نے فرمان جاری فرمایا کہ ان کو قتل کر دو خواہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردے سے لپٹے اور چمٹے ہوئے ہی کیوں نہ پائے جائیں (وہ حضرات یہ تھے) عکرمہ بن ابی جہل' عبد اللہ ابن خطل' مقیس بن صبابہ اور عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِالْكَعْبَةِ، عِكْرِمَةَ بْنَ اَبِىْ جَهْلٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ، وَمِقْيَسِ بْنَ صُبَابَةَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ سَرْحٍ۔

ایک روایت میں ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: اَرْبَعَةٌ لَا اُوْمِنُهُمْ فِيْ حِلٍّ وَلَا فِيْ حَرَمٍ، الْحُوَيْرِثَ بْنَ مَعْبَدٍ وَمِقْيَسٌ وَهِلَالَ بْنَ خَطَلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ سَرْحٍ .... الخ

ایک دوسری روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار آدمی ہیں جنہیں میں حل وحرم میں کہیں بھی امان نہیں دیتا، وہ ہیں: حویرث بن معبد، مقیس بن صبابہ، ہلال بن خطل اور عبد اللہ بن ابی سرح۔

مآخذ:

① ❁ شرح السنة بحواله مشكوٰة۔ باب الاسارٰی
② ❁ سيرة ابن هشام:۳/۱۰۴۔ مقتل ابی عزّة ومعاوية بن المغيرة۔
③ السيرة النبوية لابن كثير:۲/۴۷۲۔ ۴۷۳۔ مقتل النضر ابن الحارث وعقبة بن ابى معيط لعنهما اللّٰه۔
④ ❁ السنن الكبرىٰ:۹/۶۴۔ كتاب السير۔ باب ما يفعله بالرجال البالغين منهم۔
⑤ ❁ السنن الكبرىٰ للبيهقى:۹/۶۴۔ كتاب السير۔ باب ما يفعله بالرجال البالغين منهم۔
⑥ ❁ السنن الكبرىٰ للبيهقى:۹/۶۵۔ كتاب السير۔ باب مايفعله بالرجال البالغين منهم ❁ السيرة النبوية لابن كثير:۲/۴۸۵۔ ۴۸۶
⑦ ❁ السنن الكبرىٰ للبيهقى:۹/۶۵
⑧ ❁ السنن الكبرىٰ للبيهقى:۹/۱۲۰۔ كتاب السير۔ باب فتح مكة۔
⑨ ❁ السنن الكبرىٰ:۹/۲۱۳۔ كتاب الجزية۔ باب الحربى اذا لجأ الى الحرم .... الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوج میں بھرتی کے لئے عمر کی حد

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں ۱۴ سال کا تھا' جب غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی ﷺ کے سامنے پیش ہوا اور آپ ﷺ نے مجھے شریک جنگ ہونے کی اجازت نہ دی پھر غزوۂ خندق کے موقع پر جبکہ میں ۱۵ سال کا تھا' مجھے دوبارہ پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ (صحاح ستہ و مسند احمد)

تشریح : یہ روایت بیان کرنے میں کچھ غلطی ہے کیونکہ غزوہ اُحد شوال ۳ھ کا واقعہ ہے اور غزوۂ خندق بقول محمد بن اسحاق شوال ۵ھ میں اور بقول ابن سعد ذی القعدہ ۵ھ میں پیش آیا۔

دونوں واقعات کے درمیان پورے دو سال یا اس سے زیادہ کا فرق ہے۔ اب اگر غزوۂ اُحد کے زمانے میں ابن عمر ۱۴ سال کے تھے تو کس طرح ممکن ہے کہ غزوہ خندق کے زمانے میں وہ صرف ۱۵ سال کے ہوں؟ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ۱۳ سال ۱۱ مہینے کی عمر کو ۱۴ سال اور ۱۵ سال ۱۱ مہینے کی عمر کو ۱۵ سال کہہ دیا ہو' لیکن ۱۵ برس کی عمر ضروری نہیں کہ اس عمر والے کو' جنگ کے لائق سمجھا جائے یا نہ سمجھا جائے۔ (تفہیم القرآن:۴۲۲/۳ ۔ سورۂ النور ۔ حاشیہ:۹۱)

تخریج :

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ' قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ' قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ' وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَةَ عَشَرَ فَاَجَازَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوۂ احد میں مجھے جب نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس وقت میری عمر چودہ برس تھی' آپ نے مجھے شریک جنگ ہونے کی اجازت نہیں دی' پھر غزوہ خندق کے روز آپ کے سامنے پیش ہوا تو اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے شرکت کی اجازت دے دی۔

مآخذ :

❶ بخاری:۵۸۸/۲ ۔ کتاب المغازی ۔ باب غزوة الخندق ۔ وهی الاحزاب ۔ قال موسی بن عقبه کانت فی شوّال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنة اربع۔ ✪ بخاری:۳۶۶/۱ ۔ کتاب الشهادات ۔ باب بلوغ الصبیان وشهادتهم ✪ ابو داؤد:۱۴۱/۴ ۔ کتاب الحدود ۔ باب فی الغلام یصیب الحد ۔ ✪ مسند احمد:۱۷/۲ بخاری نے ص:۳۶۶ پر مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ ثُمَّ عَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ فَاَجَازَنِيْ ...... الخ ✪ ابن ماجة ۔ کتاب الحدود ۔ باب من لا یجب علیه الحد ۔ ✪ مسلم:۱۳۱/۲ ۔ کتاب الامارة ۔ باب بیان سن البلوغ مسلم نے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ' قَالَ: عَرَضَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ وَعَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ۔ ✪ ترمذی:۳۰۰/۱ ۔ ابواب الجهاد ۔ باب ماجاء فی حد بلوغ الرجل ومتی یفرض له ۔ عن ابن عمر اور ترمذی:۲۵۲/۱ ۔ ابواب الاحکام ۔ باب ماجاء فی حد البلوغ الرجل والمرأة ترمذی نے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ' قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا خَمْسَ عَشَرَةَ فَقَبِلَنِيْ ...... الخ ✪ السنن الکبریٰ للبیهقی:۲۲/۹ پر منقول ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: عُرِضْتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا وَرَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' اَنَا وَهُوَ ابْنَا خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً فَقَبِلَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوہ اُحد

آپ ﷺ نے فرمایا: "کسی کو ہمارے قریب نہ پھٹکنے دینا' کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا اگر تم دیکھو کہ ہماری بوٹیاں پرندے نوچے لئے جاتے ہیں' تب بھی تم اس جگہ سے نہ ٹلنا۔"

تشریح: سات سو آدمیوں کے ساتھ نبی ﷺ آگے بڑھے اور اُحد کی پہاڑی کے دامن میں (مدینہ سے تقریباً چار میل کے فاصلے پر) اپنی فوج کو اس طرح صف آرا کیا کہ پہاڑ پشت پر تھا اور قریش کا لشکر سامنے' پہلو میں صرف ایک درہ ایسا تھا جس سے اچانک حملے کا خطرہ ہو سکتا تھا۔ وہاں آپ نے عبد اللہ جبیر رضی اللہ عنہ کے زیر قیادت پچاس تیر انداز بٹھا دیئے اور ان کو مندرجہ بالا تاکید کر دی۔

اس کے بعد جنگ شروع ہوئی ابتداءً مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا' یہاں تک کہ مقابل کی فوج میں ابتری پھیل گئی لیکن اس ابتدائی کامیابی کو کامل فتح تک پہنچانے کے بجائے مسلمان مال غنیمت کی طمع سے مغلوب ہو گئے اور انہوں نے دشمن کے لشکر کو لوٹنا شروع کر دیا۔ اُدھر جن تیر اندازوں کو نبی ﷺ نے عقب کی حفاظت کے لئے بٹھایا تھا' انہوں نے جو دیکھا کہ دشمن بھاگ نکلا ہے اور غنیمت لٹ رہی ہے تو وہ بھی اپنی جگہ چھوڑ کر غنیمت کی طرف لپکے حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی ﷺ کا تاکیدی حکم یاد دلا کر بتیرا روکا مگر چند آدمیوں کے سوا کوئی نہ ٹھہرا۔ اس موقع سے خالد بن ولید نے جو اس وقت لشکر کفار کے رسالہ کی کمان کر رہے تھے بروقت فائدہ اُٹھایا اور پہاڑی کا چکر کاٹ کر پہلو کے درے سے حملہ کر دیا۔ عبد اللہ بن جبیر نے جن کے ساتھ چند ہی آدمی رہ گئے تھے اس حملے کو روکنا چاہا مگر مدافعت نہ کر سکے اور یہ سیلاب یکایک مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا۔ دوسری طرف جو دشمن بھاگ گئے تھے وہ بھی پلٹ کر حملہ آور ہو گئے اس طرح لڑائی کا پانسہ ایک دم پلٹ گیا اور مسلمان اس غیر متوقع صورت حال سے اس قدر سراسیمہ ہوئے کہ ان کا ایک بڑا حصہ پراگندہ ہو کر بھاگ نکلا۔ سپاہی ابھی تک میدان میں ڈٹے ہوئے تھے' اتنے میں کہیں سے یہ افواہ اُڑ گئی کہ نبی ﷺ شہید ہو گئے' اس خبر نے صحابہ کے رہے سہے ہوش و حواس بھی گم کر دیئے اور باقی ماندہ لوگ بھی ہمت ہار کر بیٹھ گئے۔ (تفہیم القرآن:۱/۲۸۵۔ آل عمران ۔ حاشیہ:۹۴)

تخریج:

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ' ثنا زُهَيْرٌ' ثنا اَبُوْ اِسْحَاقَ' قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ' قَالَ جَعَلَ

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے براء بن عازب کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلاً عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: اِنْ رَأَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ، فَلاَ تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ، وَاِنْ رَأَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَأْنَاهُمْ فَلاَ تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ. فَهَزَمَهُمْ، قَالَ: فَاَنَا وَاللّٰهِ! رَأَيْتُ النِّسَآءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلاَخِيْلُهُنَّ وَسُوْقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ، فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةَ اَيْ قَوْمُ الْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ اَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ جُبَيْرٍ: اَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ! لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، فَلَمَّا اَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ، فَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ، فَذَاكَ اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْ اُخْرٰهُمْ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلاً فَاَصَابُوْا مِنَّا سَبْعِيْنَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ اَصَابُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً سَبْعِيْنَ اَسِيْرًا وَسَبْعِيْنَ قَتِيْلاً، فَقَالَ: اَبُوْ سُفْيَانَ: اَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجِيْبُوْهُ ثُمَّ قَالَ: اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ؟ ثُمَّ قَالَ: اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: اَمَّا هٰؤُلاَءِ فَقَدْ قُتِلُوْا، فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهٗ، فَقَالَ: كَذَبْتَ وَاللّٰهِ! يَا عَدُوَّ اللّٰهِ! اِنَّ الَّذِيْنَ عَدَدْتَ لَاَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ، وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوْءُكَ، قَالَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ

جبیر رضی اللہ عنہ کی کمان میں غزوۂ اُحد کے دن پچاس تیر اندازوں کا ایک دستہ ایک درے پر متعین فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ اگر وہ دیکھیں کہ پرندے ہماری بوٹیاں نوچے چلے جا رہے ہیں تب بھی تمہیں اپنے مورچہ سے نہیں ہٹنا تاوقتیکہ میرا پیغام تمہیں موصول ہو۔ نیز اگر تم دیکھو کہ ہم نے حریف کو شکست دے دی ہے اور ان کو اچھی طرح پامال کر دیا ہے پھر بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ہزیمت سے دو چار کر دیا۔ راوی کا مزید بیان ہے کہ میں نے خواتین' دیکھا کہ وہ بھاگ رہی تھیں' اللہ گواہ ہے کہ ان کی پازیبیں نمایاں اور پنڈلیاں نظر آرہی تھیں' انہوں نے اپنے کپڑے اوپر اٹھائے ہوئے تھے۔ (وحشت اور سراسیمگی کا عالم تھا) عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا: لوگو! مال غنیمت' ساتھیوں مال غنیمت' تمہارے ساتھی تو غالب آگئے' اب کیا دیکھ رہے ہو؟ عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان فراموش کر دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم تو ضرور جا کر کافروں کا مال لوٹیں گے۔ چنانچہ یہ لوگ ان کے پاس پہنچے تو ان کا رخ پھیر دیا گیا اور کفار بھاگتے ہوئے سامنے آگئے۔ جنگ پھر سے شروع ہوئی اور مسلمان شکست کھا گئے۔ اور یہی معنی ہیں آیت میں مذکور حکم الٰہی کے: ''کہ جب رسول ان کو پیچھے بلا رہے تھے' اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صرف بارہ جانثاروں کے ماسوا کوئی نہ تھا اور کافروں نے ہمارے ستر آدمی شہید کر دیئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے غزوہ بدر کے روز کافروں کے ایک سو چالیس آدمیوں کو لیا تھا' ان میں سے ستر کو تو قتل کر کے جہنم رسید کیا اور ستر کو قید کیا۔ ابو سفیان نے اس صورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سِجَالٌ۔ اِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ اٰمُرْبِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ، ثُمَّ اَخَذَ يَرْتَجِزُ: اُعْلُ هُبَلُ، اُعْلُ هُبَلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تُجِيْبُوْهُ لَهُ؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا نَقُوْلُ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ، قَالَ: اِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْهُ لَهُ؟ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَانَقُوْلُ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ۔

حال میں تین مرتبہ مسلمانوں کو مخاطب کر کے دریافت کیا کہ ان میں محمد (ﷺ) زندہ موجود ہیں؟ آپ نے اپنے اصحاب کو اس کا جواب دینے سے منع فرما دیا۔ ابو سفیان نے پھر تین مرتبہ پوچھا کہ کیا ان میں ابن ابی قحافہ (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) زندہ موجود ہیں؟ پھر تین مرتبہ پوچھا کہ کیا ان میں عمر بن خطاب زندہ موجود ہیں؟ اِدھر سے کوئی جواب نہ پاکر ابو سفیان نے اپنے ساتھیوں سے کہا: "یہ سب مارے جا چکے ہیں۔" اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے جذبات قابو میں نہ رکھ سکے اور بولے: "اے اللہ کے دشمن، اللہ کی قسم! جن حضرات کا تو نے نام لیا ہے وہ سب حین حیات ہیں، زندہ سلامت ہیں جو تجھے تا زندگی اذیت و تکلیف دیتے رہیں گے۔" ابو سفیان نے کہا: "آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے، جنگ تو ڈول کی مانند ہے، تم لوگ اپنے کچھ مقتولین کے ناک، کان وغیرہ اعضاء بدن کاٹے ہوئے پاؤ گے، میں نے اگرچہ اس کا حکم نہیں دیا تھا تاہم مجھے یہ ناگوار بھی نہیں۔" اس کے بعد ابو سفیان نے رجز پڑھنا شروع کیا: "ہبل کی جے، ہبل کی جے، اس پر رسالت مآب ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "تم لوگ اس کا جواب کیوں نہیں دیتے؟" صحابہ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟" آپ نے فرمایا: "یوں جواب دو: اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ "اللہ بزرگ و برتر اور بلند و بالا ہے۔" ابو سفیان نے پھر نعرہ مارا: لَنَا عُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ "ہمارا عزی ہے تمہارا عزی نہیں۔" نبی ﷺ نے فرمایا: "جواب کیوں نہیں دیتے؟" صحابہ نے عرض کیا: "اب کیا جواب دیں؟" ارشاد ہوا: یوں نعرہ کا جواب دو: اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ "اللہ ہمارا مولیٰ ہے تمہارا مولیٰ کوئی نہیں۔"

مآخذ:

❁ بخاری: ۴۲۶/۱۔ کتاب الجهاد۔ باب مایکره من التنازع والاختلاف فی الحرب وعقوبة من عصی امامه۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ﴾ یعنی الحرب ❁ ابو داؤد: ۵۲/۳۔ کتاب الجهاد۔ باب فی الكمناء ❁ تفسیر ابن کثیر: ۱۷۵/۴۔ سورہ محمد۔ ❁ مجمع الزوائد: ۱۱۱/۶۔ کتاب المغازی والسیر۔ باب منه فی وقعة احد (لفظی اختلاف کے ساتھ) ❁ مسند احمد: ۲۸۹/۱۔ عن ابن عباس ❁ ومسند احمد: ۲۹۳/۴۔ عن البراء ❁ الطبری تاریخ الامم والملوک: ۲۳/۳۔۲۴ بخاری میں یہ روایت کتاب المغازی۔ باب غزوۂ اُحد کے تحت بھی منقول ہے، اس روایت میں لَقِيْنَا الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ وَاَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُحد میں حضور ﷺ کا زخمی ہونا

”وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جو اپنے نبی کو زخمی کرے۔“

تشریح : نبی ﷺ جب جنگ اُحد میں زخمی ہوئے تو آپکے منہ سے کفار کے حق میں بد دعا نکل گئی اور آپ ﷺ نے مندرجہ بالا الفاظ ادا فرمائے۔ (تفہیم القرآن:۱/۲۸۷۔ آل عمران۔ حاشیہ:۹۷)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يَسْلِتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْئٌ ﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے چار دانت توڑ دیئے گئے اور سر زخمی کر دیا گیا۔ آپ خون صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی ﷺ کا سر زخمی کر دیا ہو اور اس کے سامنے کے چار دانت بھی توڑ دیئے ہوں، حالانکہ وہ ان کو اللہ کی جانب بلا رہا ہو۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے: ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْئٌ ﴾ ”اس معاملہ میں تمہارا کوئی اختیار نہیں۔“ آیت نازل فرمائی۔

ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے:

② عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِيْ وَجْهِهٖ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهٖ، فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُوْلُ: كَيْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْئٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ ﴾ (هٰذا حديث حسن صحيح)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ❀ مسلم:۱۰۸/۲ ۔ کتاب الجهاد والسیر ۔ غزوۂ اُحد ❀ مسند احمد:۲۵۳/۳، ۲۸۸ ۔ عن انس ❀ بخاری:۵۸۲/۲ ۔ کتاب المغازی ۔ باب لیس لک من الامر شیئٌ ۔ بخاری نے مندرجہ ذیل سند اور متن میں اسے نقل کیا ہے: قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنِ انَسٍ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ: ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْئٌ ﴾ ❀ مسند احمد:۱۷۹/۳، ۲۰۶ ۔ عن انس ۔ ان صفحات پر خَضَبُوْا وجه نبیهم کے الفاظ ہیں۔

② ❀ ترمذی:۱۳۹/۲ ۔ ابواب التفسیر ۔ سورۂ آل عمران ❀ ابن ماجة ۔ کتاب الفتن ۔ باب:۲۳ ۔ الصبر علی البلاء ابن ماجہ نے کیف یفلح قوم خَضَبُوْا وَجْهَ نبیهم بالدم نقل کیا ہے۔ ❀ مسند احمد:۹۹/۳ ۔ عن انس۔ ❀ سیرت ابن ہشام:۸۰/۳۔ ❀ السیرة الحلبیة:۵۱۴/۲۔ اس میں بھی کیف یفلح قوم خضبوا وجه نبیهم ..... الخ ہے۔ ❀ الطبری تاریخ الامم والملوک:۱۷/۳ پر بھی کیف یفلح قوم خضبوا وجه نبیهم بالدم وهو یدعوهم الی اللّٰه منقول ہے۔ ❀ السیرة النبویة لابن کثیر:۵۷/۳ فصل فیما لقی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یومئذ من المشرکین قبحهم اللّٰه۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوہ اُحد میں ابو سفیان کا نعرہ

جنگ اُحد میں جب نبی ﷺ زخمی ہو کر چند صحابہ کے ساتھ ایک گھاٹی میں ٹھہرے ہوئے تھے اس وقت ابو سفیان نے نعرہ لگایا: (لَنَا عُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ) ''ہمارے پاس عزیٰ ہے اور تمہارا کوئی عزیٰ نہیں'' اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے جواب دو: (اَللّٰهُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ) ''ہمارا حامی وناصر اللہ ہے اور تمہارا حامی وناصر کوئی نہیں۔'' (تفہیم القرآن:۲۰/۵۔ سورہ محمد۔ حاشیہ:۱۶)

تخریج:

مجمع الزوائد میں مندرجہ ذیل روایت منقول ہے:

① قَالَ اَبُوْ سُفْيَانُ اُعْلُ هُبَلْ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ ' قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: لَنَا عُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَالْكَافِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ..... الخ

علامہ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے:

② حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: ثنا يَزِيْدُ' قَالَ: ثنا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ذَكَرَ لَنَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ يَوْمَ اُحُدٍ' وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعْبِ وَقَدْ فَشَتْ فِيْهِمُ الْجِرَاحَاتُ وَالْقَتْلُ۔ وَقَدْ نَادَى الْمُشْرِكُوْنَ يَوْمَئِذٍ: اُعْلُ هُبَلْ۔ فَنَادَى الْمُسْلِمُوْنَ: اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ' فَنَادَى الْمُشْرِكُوْنَ: يَوْمٌ بِيَوْمٍ' اِنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ' اِنَّ لَنَا عُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ' قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَا لَكُمْ۔ اِنَّ الْقَتْلٰى مُخْتَلِفَةٌ اَمَّا قَتْلَانَا فَاَحْيَاءٌ يُرْزَقُوْنَ وَ اَمَّا قَتْلَاكُمْ فَفِي النَّارِ يُعَذَّبُوْنَ

مآخذ:

① مجمع الزوائد للهيثمي:۱۱۰/۶۔ کتاب المغازی والسیر۔ باب منه في وقعة أحد ● مصنف ابن ابی شیبة:۱۴۔ ص:۴۰۲۔ کتاب المغازی ● الطبری تاریخ الامم والملوک:۲۱/۳ اس میں ہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ قُلْ: اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ ہے۔

② تفسیر ابن جریر:۱۱/(پ:۲۶)۲۸' سورہ محمد ● السیرة الحلبیة:۲/۲۰۵۔ ● السیرة النبویة لابن کثیر:۳/۹۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو سفیان کا آئندہ سال کے لئے جنگ کا چیلنج

(ابو سفیان نے اُحد سے پلٹتے ہوئے کہا:) ان موعدکم بدر للعام المقبل (تو حضور ﷺ نے اعلان کروایا) نعم' هی بیننا و بینک موعد.

(خاتمہ جنگ اُحد پر ابو سفیان نے پلٹ کر نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف رخ کر کے کہا کہ) آئندہ سال بدر کے مقام پر ہمارا تمہارا پھر مقابلہ ہو گا (اور حضور ﷺ نے جواب میں ایک صحابی کے ذریعے سے اعلان کرا دیا) ٹھیک ہے' یہ بات ہمارے اور تیرے درمیان طے ہو گئی۔"

تشریح : شعبان ۴ھ میں آپ ابو سفیان کے اس چیلنج کا جواب دینے کے لئے نکلے' اس قرار داد کے مطابق طے شدہ وقت پر آپ ۱۵ سو صحابیوں کو لے کر بدر کے مقام پر پہنچ گئے۔ ادھر سے ابو سفیان ۲ ہزار کا لشکر لے کر چلا مگر مرالظہران (موجود وادیٔ فاطمہ) سے آگے بڑھنے کی ہمت نہ کر سکا۔ حضور ﷺ نے آٹھ دن اس کا انتظار کیا اور اس دوران میں مسلمان تجارت کر کے ایک درہم کے دو درہم کماتے رہے۔ اس واقعہ سے وہ دھاک جو اُحد میں اکھڑی تھی پہلے سے بھی زیادہ جم گئی اس نے پورے عرب پر یہ بات کھول دی کہ اب تنہا قریش محمد ﷺ کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(تفہیم القرآن:۵۶/۴ ۔ الاحزاب ۔ دیباچہ ۔ جنگ احزاب سے پہلے کے غزوات)

تخریج :

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَلَمَّا انْصَرَفَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَمَنْ مَعَهُ' نَادٰى: اِنَّ مَوْعِدَكُمْ بَدْرٌ لِلْعَامِ الْقَابِلِ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ: قُلْ: نَعَمْ' هُوَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ مَوْعِدٌ۔

مآخذ : ❁ سیرة ابن هشام:۹۴/۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدر ثانی

حضور ﷺ نے فرمایا: "اگر کوئی نہ جائے گا تو میں اکیلا جاؤں گا۔"

تشریح: اُحد سے پلٹتے ہوئے ابو سفیان مسلمانوں کو چیلنج دے گیا تھا کہ آئندہ سال بدر میں ہمارا تمہارا پھر مقابلہ ہو گا، مگر جب وعدے کا وقت قریب آیا تو اس کی ہمت نے جواب دے دیا کیونکہ اس سال مکے میں قحط تھا' لہٰذا اس نے پہلو بچانے کے لئے یہ تدبیر کی کہ خفیہ طور پر ایک شخص کو بھیجا جس نے مدینہ پہنچ کر مسلمانوں میں یہ خبریں مشہور کرنی شروع کیں کہ اب کے سال قریش نے بڑی زبردست تیاری کی ہے اور ایسا بھاری لشکر جمع کر رہے ہیں جس کا مقابلہ تمام عرب میں کوئی نہ کر سکے گا۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ مسلمان خوفزدہ ہو کر اپنی جگہ رہ جائیں اور مقابلہ پر نہ آنے کی ذمہ داری انہی پر رہے۔ ابو سفیان کی اس چال کا یہ اثر ہوا کہ جب آنحضرت ﷺ نے بدر کی طرف چلنے کے لئے مسلمانوں سے اپیل کی تو اس کا کوئی ہمت افزا جواب نہ ملا۔ آخر کار اللہ کے رسول ﷺ نے بھرے مجمع میں اعلان کر دیا کہ "اگر کوئی نہ جائے گا تو میں اکیلا جاؤں گا۔" اس پر ۷۰ فدا کار آپ کے ساتھ چلنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ انہی کو لے کر بدر تشریف لے گئے ادھر سے ابو سفیان ۲ ہزار کی جمعیت لے کر چلا مگر دو روز کی مسافت تک جا کر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس سال لڑنا مناسب نہیں معلوم ہوتا' آئندہ سال آئیں گے چنانچہ وہ اور اس کے ساتھی واپس ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ آٹھ روز تک بدر کے مقام پر اس کے انتظار میں مقیم رہے اور اس دوران میں آپ کے ساتھیوں نے ایک تجارتی قافلہ سے کاروبار کر کے خوب مالی فائدہ اُٹھایا۔ (تفہیم القرآن: ۱/۳۰۴ ۔ آل عمران حاشیہ: ۱۲۴)

تخریج:

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ' قَالَ: ثنی اَبِیْ' قَالَ: ثنی عَمِّیْ' قَالَ: ثنی اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ' قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ قَذَفَ فِیْ قَلْبِ اَبِیْ سُفْیَانَ الرُّعْبَ یعنی یَوْمَ اُحُدٍ بَعْدَ مَاکَانَ مِنْهُ مَا کَانَ فَرَجَعَ اِلٰی مَکَّةَ' فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ قَدْ اَصَابَ مِنْکُمْ طَرَفًا وَقَدْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے احد کے روز ابو سفیان کے دل میں رعب ڈال دیا وہ اپنے کرتوت کی وجہ سے مکہ کی طرف لوٹ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ابو سفیان تمہارا کافی نقصان کر کے واپس لوٹ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں رعب ودبدبہ ڈال دیا۔ غزوہ احد شوال میں ہوا۔ تاجر حضرات ہر سال ذو القعدہ میں سامان کی فروخت کیلئے مدینہ میں آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَجَعَ وَقَذَفَ اللّٰهُ فِيْ قَلْبِهِ الرُّعْبَ، وَكَانَتْ وَقْعَةُ أُحُدٍ فِيْ شَوَّالٍ وَكَانَ التُّجَّارُ يَقْدِمُوْنَ الْمَدِيْنَةَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَيَنْزِلُوْنَ بِبَدْرِ الصُّغْرٰى فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهُمْ قَدِمُوْا بَعْدَ وَقْعَةِ أُحُدٍ وَكَانَ اَصَابَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقَرْحُ وَاشْتَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِمُ الَّذِيْ اَصَابَهُمْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَدَبَ النَّاسَ لِيَنْطَلِقُوْا مَعَهُ وَيَتَّبِعُوْا مَاكَانُوْا مُتَّبِعِيْنَ، وَقَالَ: اِنَّمَا يَرْتَحِلُوْنَ الْاٰنَ، فَيَأْتُوْنَ الْحَجَّ وَلَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى مِثْلِهَا حَتّٰى عَامٌ مُقْبِلٌ فَجَاءَ الشَّيْطَانُ فَخَوَّفَ اَوْلِيَاءَهُ، فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاَبٰى عَلَيْهِ النَّاسُ اَنْ يَتَّبِعُوْهُ فَقَالَ: اِنِّيْ ذَاهِبٌ وَاِنْ لَّمْ يَتَّبِعْنِيْ اَحَدٌ لَاَحَضَّضَ النَّاسَ، فَانْتَدَبَ مَعَهُ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ، وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِيْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا، فَسَارُوْا فِيْ طَلَبِ اَبِيْ سُفْيَانَ، فَطَلَبُوْهُ حَتّٰى بَلَغُوْا الصَّفْرَاءَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔

کرتے تھے اور بدر صغریٰ میں قیام کرتے تھے' اس مرتبہ غزوہ اُحد کے بعد ہی آگئے تھے' اہل ایمان ابھی زخم خوردہ تھے' انہوں نے اس کا شکوہ نبی ﷺ سے کیا کیونکہ جو زخم انہیں لگ چکا تھا اس کی تکلیف کی شدت محسوس کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ چلنے کے لئے صحابہ کو آواز دی' جو اتباع کرنے والے تھے وہ ساتھ چلے' آپ نے فرمایا: اس وقت جو لوگ سفر جنگ کے لئے کوچ کر رہے ہیں وہی حج کے لئے آئیں پھر ایسا موقعہ آئندہ سال تک نہیں ملے گا۔ ایسی صورت حال میں شیطان آدھمکا اور اپنے دوستوں سے خوف زدہ کرنے لگا اور کہا کہ لوگ تمہارے خلاف جمع ہو چکے ہیں تو لوگوں نے اس کی اتباع کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اگر میرے ساتھ کوئی بھی نہیں جائے گا تو میں اکیلا ہی جاؤں گا' آپ نے لوگوں کو برانگیختہ کیا تو ابوبکر صدیق' عمرو عثمان وعلی' زبیر وسعد اور طلحہ وعبد الرحمٰن بن عوف' عبد اللہ بن مسعود' حذیفہ بن یمان' ابو عبیدہ بن جراح ان ستر آدمیوں میں شامل تھے جو ساتھ جانے کے لئے تیار ہوئے۔ یہ سب ابو سفیان کی تلاش میں نکلے اور تلاش کرتے ہوئے صفراء کے مقام پر پہنچ گئے۔ ایسے لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے: اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْل ..... الآیۃ نازل فرمائی۔

مآخذ:

● تفسیر ابن جریر الطبری:۱۱۸/۳۔۱۱۷۔ سورۃ آل عمران ● تفسیر ابن کثیر:۴۲۹/۱۔ آل عمران۔ ● بخاری:۵۸۴/۲۔ کتاب المغازی۔ باب الذین استجابوا للہ والرسول۔ بخاری نے مختصر بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی شجاعت

اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ "اللہ کے بندو! میری طرف آؤ' اللہ کے بندو! میری طرف آؤ۔"

تشریح : جب مسلمانوں پر اچانک دو طرف سے بیک وقت حملہ ہوا اور ان کی صفوں میں ابتری پھیل گئی تو کچھ لوگ مدینے کی طرف بھاگ نکلے اور کچھ اُحد پر چڑھ گئے' مگر نبی ﷺ ایک انچ اپنی جگہ سے نہ ہٹے' دشمنوں کا چاروں طرف ہجوم تھا۔ دس بارہ آدمیوں کی مٹھی بھر جماعت پاس رہ گئی تھی' مگر اللہ کا رسول اس نازک موقع پر بھی پہاڑ کی طرح اپنی جگہ جما ہوا تھا اور بھاگنے والوں کو پکار رہا تھا۔" (تفہیم القرآن:۱/۲۹۵ ۔ حاشیہ:۱۱۰)

تخریج :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ' قَالَ: ثنا اَحْمَدُ' قَالَ: ثنا اَسبَاطُ عَنِ السُّدِّيِّ' قَالَ: لَمَّا شَدَّ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِاُحُدٍ' فَهَزَمُوْهُمْ' دَخَلَ بَعْضُهُمُ الْمَدِيْنَةَ' وَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ فَوْقَ الْجَبَلِ اِلَى الصَّخْرَةِ' فَقَامُوْا عَلَيْهَا' وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوا النَّاسَ: اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ' اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ

مآخذ :

❁ تفسیر ابن جریر:۳/۸۷ ۔ آل عمران زیر آیت ﴿ اذ تصعدون ولا تلون علی احد والرسول یدعوکم فی اخرٰکم ﴾ ابن عباس کی ایک روایت میں: اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ ارْجِعُوْا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ ارْجِعُوْا ❁ ابن جریر:۳/۸۸ اور یہی روایت ابن المنذر نے بھی نقل کی ہے' جسے فتح القدیر للشوکانی نے اپنی تفسیر:۱/۳۹۱ پر نقل کیا ہے۔ ❁ ابن کثیر:۱/۴۱۴ ❁ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۳/۴۴ جنگ اُحد ❁ الطبری تاریخ الامم والملوک:۲/۲۰ ۔ جنگ اُحد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احتساب وجواب طلبی

بَلْ ظننتم انا نغل ولا نقسم لکم

اصل بات یہ ہے کہ تم کو ہم پر اطمینان نہ تھا' تم نے یہ گمان کیا کہ ہم تمہارے ساتھ خیانت کریں گے اور تم کو حصہ نہیں دیں گے۔

تشریح : جن تیراندازوں کو نبی ﷺ نے عقب کی حفاظت کے لئے بٹھایا تھا' انہوں نے جب دیکھا کہ دشمن کا لشکر لوٹا جا رہا ہے تو ان کو اندیشہ ہوا کہ کہیں ساری غنیمت انہی لوگوں کو نہ مل جائے جو اسے لوٹ رہے ہیں اور ہم تقسیم کے موقع پر محروم رہ جائیں۔ اسی بنا پر انہوں نے اپنی جگہ چھوڑ دی تھی' جنگ ختم ہونے کے بعد جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان لوگوں کو بلا کر اس نافرمانی کی وجہ دریافت کی' انہوں نے جواب میں کچھ عذرات پیش کئے جو نہایت کمزور تھے' تو حضور ﷺ نے مندرجہ بالا الفاظ فرمائے۔

اسی معاملے کے بارے میں سورۃ آل عمران میں یہ آیت نازل ہوئی کہ "کسی نبی کا یہ کام نہیں ہو سکتا کہ وہ خیانت کر جائے اور جو کوئی خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت سمیت قیامت کے روز حاضر ہو جائے گا' پھر ہر متنفس کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر کچھ ظلم نہ ہو گا۔"

ارشاد الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہاری فوج کا کمانڈر خود اللہ کا نبی تھا اور سارے معاملات اس کے ہاتھ میں تھے تو تمہارے دل میں یہ اندیشہ پیدا کیسے ہوا کہ نبی کے ہاتھ میں تمہارا مفاد محفوظ نہ ہو گا کیا خدا کے پیغمبر سے یہ توقع رکھتے ہو کہ جو مال اس کی نگرانی میں ہو وہ دیانت' امانت اور انصاف کے سوا کسی اور طریقہ سے بھی تقسیم ہو سکتا ہے؟

(تفہیم القرآن:۱/۲۹۹۔ آل عمران۔ حاشیہ:۱۱۴)

تخریج :

فَقَدْ حَكَى الْوَاحِدِيُّ عَنِ الْكَلْبِيِّ وَمُقَاتِلٍ' اَنَّ الرُّمَاةَ حِيْنَ تَرَكُوا الْمَرْكَزَ يَوْمَئِذٍ طَلَبًا لِلْغَنِيْمَةِ'

کلبی اور مقاتل سے مروی ہے کہ تیرانداز دستہ نے جب اس روز اپنے مرکز کو چھوڑ دیا غنیمت کے حصول کے لالچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْا: نَخْشٰی اَنْ یَّقُوْلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَخَذَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ' وَاَنْ لَّا یُقْسَمُ الْغَنَائِمُ کَمَا لَمْ یُقْسَمْ یَوْمَ بَدْرٍ' فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ظَنَنْتُمْ اَنَّا نَغُلُّ وَلَا نَقْسِمُ لَکُمْ

میں اور انہوں نے گمان کیا کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ نبی ﷺ یہ ارشاد نہ فرمادیں کہ جس فوجی نے جو مال واسباب حاصل کر لیا ہے وہ اس کا ہے اور غزوہ بدر کی طرح آج بھی اموال غنیمت کو تقسیم نہ فرمائیں (تو ہمیں کیا ملے گا؟) اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے یہ گمان کیا کہ ہم تمہارے ساتھ خیانت کریں گے اور تم کو حصہ نہیں دیں گے۔''

مآخذ: ❁ روح المعانی:۲/۹۶۔۹۷' آل عمران۔ آیت ﴿ وَمَا کَانَ لنبی ان یغل..... الایة ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہداء کی میراث

حدیث میں آیا ہے کہ جنگ اُحد کے بعد حضرت سعد بن ربیع کی بیوی اپنی دو بچیوں کو لئے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا: "یارسول اللہ! یہ سعد کی بچیاں ہیں جو آپکے ساتھ اُحد میں شہید ہوئے ہیں' انکے چچا نے پوری جائداد پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کیلئے ایک حبہ تک نہیں چھوڑا ہے' اب بھلا ان بچیوں سے کون نکاح کرے گا؟" تو یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴾ (تفہیم القرآن:۱/۳۲۵۔ النساء۔ حاشیہ:۱۴)

تخریج:

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ' نا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ' نا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ' عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' قَالَ: جَآءَتْ اِمْرَاَةُ سَعْدِ ابْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ' قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا' وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا' فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا' وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ' قَالَ: يَقْضِى اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ' فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ (المیراث) فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمِّهِمَا' فَقَالَ: اَعْطِ ابْنَتَىْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ' وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ' وَمَا بَقِىَ فَهُوَ لَكَ. هذا حديث حسن صحيح' لانعرفه الا من حديث عبد الله بن محمد بن عقيل' وقد رواه شريك ايضا عن عبد الله بن محمد بن عقيل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد ابن ربیع کی بیوی سعد کی دونوں بیٹیوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دونوں سعد کی بیٹیاں ہیں' ان دونوں کا باپ سعد غزوہ اُحد میں آپ کے ساتھ شریک تھا' جام شہادت نوش کر گیا ہے' ان بچیوں کے چچا نے دونوں کے حصہ کا مال قبضہ میں کر لیا ہے اور ان کے لئے کچھ مال ومتاع نہیں چھوڑا' مال کے بغیر ان سے نکاح کون کرے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں فیصلہ فرمائے گا' پس آیت میراث نازل ہوئی' تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں بچیوں کے چچا کو بلایا اور فرمایا: سعد کی دونوں بچیوں کو دو ثلث مال دے دو اور ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ۔ اس کے بعد جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

○ ترمذی:۲/۲۹۔ ابواب الفرائض۔ باب ماجاء فی میراث البنات ○ ابو داؤد:۳/۱۲۱۔ کتاب الفرائض۔ باب ماجاء فی میراث الصلب۔ ○ ابن ماجة۔ کتاب الفرائض۔ باب:۲۔ فرائض الصلب ○ السنن الکبریٰ للبیهقی:۶/۲۲۹۔ کتاب الفرائض۔ باب فرض الا بنتین فصاعدًا ابو داود اور السنن الکبریٰ دونوں نے ایک روایت نقل کی ہے' جس میں سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے بجائے هاتان بنتا ثابت بن قیس بن شماس قتل معک یوم اُحد..... الخ منقول ہے' ابو داود نے روایت بیان کرنے کے بعد کہا ہے: قال ابو داؤد: اخطاء بشر فیه انما هما ابنتا سعد بن ربیع' وثابت بن قیس قتل یوم الیمامة ○ المستدرک:۴/۳۳۳۔ کتاب الفرائض۔ باب اذا تحدثتم فتحدثوا بالفرائض۔ عن جابر۔ هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه۔ ○ سنن دارقطنی:۴/۷۸۔ ۷۹۔ کتاب الفرائض۔ ○ تفسیر ابن کثیر:۱/۴۵۷۔ سورهٔ نساء۔ ○ مسند احمد:۳/۳۵۲۔ عن جابر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوہ احزاب .... حالات و واقعات

غزوہ احزاب کے موقع پر جب حضور ﷺ نے بنی غطفان سے صلح کا معاہدہ کرنا چاہا تو انصار کے سرداروں) سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! یہ آپ کی خواہش ہے کہ ہم ایسا کریں؟ یا یہ اللہ کا حکم ہے کہ ہمارے لئے اسے قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے؟ یا آپ صرف ہمیں بچانے کے لئے یہ تجویز فرما رہے ہیں؟" آپ نے جواب دیا: "میں صرف تم لوگوں کو بچانے کے لئے ایسا کر رہا ہوں کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سارا عرب متحد ہو کر تم پر پل پڑا ہے' میں چاہتا ہوں کہ ان کو ایک دوسرے سے توڑ دوں۔" اس پر دونوں سرداروں نے بالاتفاق کہا: "اگر آپ ہماری خاطر یہ معاہدہ کر رہے ہیں تو اسے ختم کر دیجئے' یہ قبیلے ہم سے اس وقت بھی ایک حبہ خراج کے طور پر کبھی نہ لے سکے تھے جب ہم مشرک تھے اور اب تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا شرف ہمیں حاصل ہے' کیا اب یہ ہم سے خراج لیں گے؟ ہمارے اور ان کے درمیان اب صرف تلوار ہے' یہاں تک کہ اللہ ہمارا اور ان کا فیصلہ کر دے۔"

تشریح : غزوۂ احزاب کے موقع پر بہت سی طاقتوں نے مل کر مدینہ پر حملہ کر دیا تھا مجموعی طور پر ان کی تعداد دس بارہ ہزار تھی۔ نبی ﷺ نے مدافعت کے لئے خندق کھدوا دی یہ اُحد کے مشرقی اور مغربی گوشوں کی طرف تھی باقی اطراف سے شہر' پہاڑوں اور باغات سے گھرا ہوا تھا۔ اہل عرب نے جب خندق دیکھی تو حیران رہ گئے۔ سخت سردی میں ان کو طویل محاصرے کے لئے تیار ہونا پڑا جس کے لئے وہ تیار ہو کر نہیں آئے تھے۔

اس کے بعد کفار کے پاس ایک تدبیر باقی رہ گئی تھی اور وہ یہ کہ بنی قریظہ کے یہودی قبیلے کو غداری پر آمادہ کریں جو مدینہ طیبہ کے جنوب مشرقی گوشے میں رہتا تھا چونکہ اس قبیلے سے مسلمانوں کا باقاعدہ حلیفانہ معاہدہ تھا جس کی رو سے مدینہ پر حملہ ہونے کی صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر مدافعت کرنے کا پابند تھا' اس لئے مسلمانوں نے اس طرف سے بے فکر ہو کر اپنے بال بچے اُن گڑھیوں میں بھجوا دیئے تھے جو بنو قریظہ کی جانب تھیں اور ادھر مدافعت کا کوئی انتظام نہ تھا' کفار نے اسلامی دفاع کے اس کمزور پہلو کو بھانپ لیا۔ اُن کی طرف سے بنی النضیر کا یہودی سردار حیی بن اخطب بنی قریظہ کے پاس بھیجا گیا تاکہ انہیں معاہدہ توڑ کر جنگ میں شامل ہونے پر آمادہ کرے۔ ابتداءً انہوں نے اس سے انکار کیا اور صاف صاف کہہ دیا کہ ہمارا محمد (ﷺ) سے معاہدہ ہے اور آج تک کبھی ہمیں ان سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی ہے لیکن جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن اخطب نے ان سے کہا کہ: "دیکھو! میں اس وقت عرب کی متحدہ طاقت اس شخص پر چڑھالایا ہوں' یہ اسے ختم کر دینے کا نادر موقع ہے' اگر تم نے اس کو کھو دیا تو پھر دوسرا کوئی موقع نہ مل سکے گا۔" تو یہودی ذہن کی اسلام دشمنی اخلاق کے پاس ولحاظ پر غالب آگئی اور بنی قریظہ عہد توڑنے پر آمادہ ہو گئے۔

نبی ﷺ کو بروقت اس کی اطلاع مل گئی اور آپ نے فوراً انصار کے سرداروں (سعد بن عبادہ' سعد بن معاذ' عبد اللہ بن رواحہ اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم) کو ان کے پاس تحقیق حال اور فہمائش کے لئے بھیجا۔ چلتے وقت آپ نے ان کو ہدایت فرمائی کہ اگر بنی قریظہ عہد پر قائم رہیں تو آکر سارے لشکر کے سامنے علی الاعلان یہ خبر سنا دینا لیکن اگر وہ نقض عہد پر مصر ہوں تو صرف مجھ کو اشارۃً اس کی اطلاع دے دینا تاکہ عام مسلمان یہ بات سن کر پست ہمت نہ ہو جائیں' یہ حضرات وہاں پہنچے تو بنی قریظہ کو پوری خباثت پر آمادہ پایا اور انہوں نے برملا ان سے کہہ دیا کہ: (**لا عقد بيننا وبين محمد ولا عهد**) "ہمارے اور محمد کے درمیان کوئی عہد وپیمان نہیں ہے۔" اس جواب کو سن کر وہ لشکر اسلام میں واپس آئے اور اشارۃً حضور ﷺ سے عرض کر دیا: (عَضَل وقارَہ) یعنی "قبیلہ عضل نے رجیع کے مقام پر مبلغین اسلام کے وفد سے جو غداری کی تھی' وہی کچھ اب بنی قریظہ کر رہے ہیں۔"

یہ خبر بہت جلد مدینہ کے مسلمانوں میں پھیل گئی اور ان کے اندر اس سے سخت اضطراب پیدا ہو گیا کیونکہ اب وہ دونوں طرف سے گھیرے میں آگئے تھے اور ان کے شہر کا وہ حصہ خطرے میں پڑ گیا تھا جدھر دفاع کا بھی کوئی انتظام نہ تھا اور سب کے بال بچے بھی اسی جانب تھے۔ اس پر منافقین کی سرگرمیاں اور تیز ہو گئیں اور انہوں نے اہل ایمان کے حوصلے پست کرنے کیلئے طرح طرح کے نفسیاتی حملے شروع کر دیئے کسی نے کہا کہ ہم سے وعدے تو قیصر وکسریٰ کے ملک فتح ہو جانے کے کئے جا رہے تھے [1] اور حال یہ ہے کہ ہم رفع حاجت کیلئے بھی نہیں نکل سکتے۔ کسی نے یہ کہہ کر خندق کے محاذ سے رخصت مانگی کہ اب تو ہمارے گھر ہی خطرے میں پڑ گئے ہیں ہمیں جاکر ان کی حفاظت کرنی ہے۔ کسی نے یہاں تک خفیہ پروپیگنڈا شروع کیا کہ حملہ آوروں سے اپنا معاملہ درست کر لو اور محمد ﷺ کو ان کے حوالے کر دو۔ ایسی شدید آزمائش کا وقت تھا جس میں ہر اس شخص کا پردہ فاش ہو گیا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی نفاق موجود تھا۔ صرف صادق ومخلص اہل ایمان ہی تھے جو اس کڑے وقت میں بھی فداکاری کے عزم پر ثابت قدم رہے۔ نبی ﷺ نے اس نازک موقع پر بنی غطفان سے صلح کی بات چیت شروع کی اور ان کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ مدینہ کے پھلوں کی پیداوار کا ۱/۳ حصہ لے کر واپس چلے جائیں مگر سرداران انصار نے اس نازک موقت پر بھی یہ فیصلہ نہ ہونے دیا اور معاہدے کے اس مسودے کو چاک کر دیا جس پر ابھی فریقین کے دستخط نہیں ہوئے تھے۔ (تفہیم القرآن:۶۱/۴ ۔ الاحزاب ۔ غزوہ احزاب)

---

[1] قال موسى بن عقبه في قصة الخندق: فلما اشتد البلاء على النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه ۔ نافق ناس كثيرٌ وتكلموا بكلام قبيح ۔ فلما راى رسول الله ﷺ مافيه الناس من البلاء والكرب ۔ جعل يبشرهم ويقول: والذي نفسي بيده ليفرجن عنكم ماترون من الشدة والبلاء فاني ارجو ان اطوف بالبيت العتيق اٰمنا وان يدفع الله عزوجل مفاتح الكعبة واليهلكن الله كِسرٰى وقيصر ولتنفقن كنوزهما في سبيل الله' فقال ...... (السنن الكبرىٰ للبيهقي:۳۲/۹ ۔ كتاب السير)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج:

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: فَلَمَّا اشْتَدَّ عَلَى النَّاسِ الْبَلَاءُ، بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا حَدَّثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَمَنْ لَا اَتَّهِمُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ، اِلٰى عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ وَاِلَى الْحَارِثِ بْنِ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ حَارِثَةَ الْمُرِّيِّ، وَهُمَا قَائِدَا غَطَفَانَ، فَاَعْطَاهُمَا ثُلُثَ ثِمَارِ الْمَدِيْنَةِ، عَلٰى اَنْ يَرْجِعَا بِمَنْ مَعَهُمَا عَنْهُ وَعَنْ اَصْحَابِهٖ، فَجَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا الصُّلْحُ، حَتّٰى كَتَبُوا الْكِتَابَ وَلَمْ تَقَعِ الشَّهَادَةُ، وَلَا عَزِيْمَةُ الصُّلْحِ اِلَّا الْمُرَاوَضَةُ فِيْ ذٰلِكَ، فَلَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَفْعَلَ بَعَثَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُمَا، وَاسْتَشَارَهُمَا فِيْهِ، فَقَالَا لَهٗ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمْرًا يُحِبُّهٗ، فَنَصْنَعُهٗ اَمْ شَيْئًا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ، لَا بُدَّ لَنَا مِنَ الْعَمَلِ بِهٖ اَمْ شَيْئًا تَصْنَعُهٗ لَنَا؟ قَالَ: بَلْ شَيْئٌ اَصْنَعُهٗ لَكُمْ، وَاللّٰهِ! مَا اَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا لِاَنَّنِيْ رَاَيْتُ الْعَرَبَ قَدْ رَمَتْكُمْ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ وَكَالَبُوْكُمْ مِّنْ كُلِّ جَانِبٍ، فَاَرَدْتُّ اَنْ اَكْسِرَ عَنْكُمْ مِنْ شَوْكَتِهِمْ اِلٰى اَمْرٍ مَّا، فَقَالَ لَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ كُنَّا نَحْنُ وَهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ عَلَى الشِّرْكِ بِاللّٰهِ وَعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، لَا نَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا نَعْرِفُهٗ وَهُمْ لَا يَطْمَعُوْنَ اَنْ يَاْكُلُوْا مِنْهَا تَمْرَةً اِلَّا قِرًى اَوْ بَيْعًا، اَفَحِيْنَ، اَكْرَمَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ، وَهَدَانَا لَهٗ، وَاَعَزَّنَا بِكَ وَبِهٖ نُعْطِيْهِمْ اَمْوَالَنَا؟

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جب مسلمان سخت آزمائش وامتحان میں پڑ گئے تو جس طرح مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ اور وہ لوگ جنہیں میں متہم نہیں کرتا' نے محمد بن مسلم بن عبد اللہ ابن شہاب زہری سے روایت کیا ہے .... تو رسول اللہ ﷺ نے عیینہ ابن حصن اور حارث بن عوف مُرّی کو اپنے پاس مدعو فرمایا' یہ دونوں قبیلہ غطفان کے سردار تھے۔ آپ نے ان دونوں کو مدینہ کی پیداوار کا ۱/۳ حصہ پھل اس شرط دینے کی پیش کش فرمائی کہ وہ اپنے ساتھیوں کو واپس لے کر چلے جائیں اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی مخالفت نہ کریں' آپ کے اور ان دونوں کے مابین مصالحت کی بات چیت جاری تھی اور تحریر بھی لکھی جا چکی تھی مگر ہنوز اس پر گواہی ثبت نہیں ہوئی تھی اور آخری وقطعی فیصلہ بھی ابھی نہیں ہوا تھا' اس سلسلہ میں دوڑ دھوپ اور تگ ودو جاری تھی مگر آپ نے آخری فیصلہ کرنے سے پہلے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ دونوں کو بلا بھیجا اور ان کو اپنے ارادے سے آگاہ کیا اور مشورہ اور رائے طلب فرمائی۔ دونوں نے عرض کیا: کیا یارسول اللہ! یہ ایسا معاملہ ہے جسے آپ پسند فرماتے ہیں کہ ہم ایسا کریں یا یہ اللہ کا حکم ہے کہ ہمارے لئے اسے قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے؟ یا آپ صرف ہمیں بچانے کے لئے یہ تجویز فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں صرف آپ لوگوں کو بچانے کے لئے ایسا کر رہا ہوں کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمام عرب متحد ہو کر آپ پر پل پڑا ہے میں چاہتا ہوں کہ ان کو ایک دوسرے سے توڑ دوں۔ ان دونوں سرداروں نے بالاتفاق کہا کہ "اگر آپ ہماری خاطر یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(واللّٰهِ!) مَالَنَا بِهٰذَا مِنْ حَاجَةٍ، وَاللّٰهِ! لَا نُعْطِيهِمْ إِلَّا السَّيْفَ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْتَ وَذَاكَ - فَتَنَاوَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّحِيْفَةَ، فَمَحَا مَا فِيْهَا مِنَ الْكِتَابِ ثُمَّ قَالَ لِيَجْهَدُوْا عَلَيْنَا.

معاہدہ کر رہے ہیں تو اسے ختم کر دیجئے' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اور یہ مشرک لوگ سبھی بت پرست تھے' بتوں کو پوجتے تھے' نہ اللہ کو جانتے تھے اور نہ اس کی عبادت کرتے تھے' مہمان نوازی اور خریداری کا معاملہ الگ نوعیت کا ہے' اس کے علاوہ یہ لوگ مدینہ کی ایک کھجور کی جانب بھی للچائی ہوئی نظر سے نہیں دیکھ سکتے' اب تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے اور اس کے ذریعہ ہمیں سیدھی راہ پر چلایا ہے۔ آپ کی بدولت اور اسلام کی وجہ سے مقام اعزاز ہمیں حاصل ہوا ہے۔ کیا اب یہ لوگ ہم سے خراج لیں گے' اللہ کی قسم! ہمیں ایسے معاہدے کی قطعاً ضرورت نہیں' ہماری جانب سے اب تلوار کے ماسوا اور کوئی عطیہ نہیں ملے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا فیصلہ فرما دے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (فانت وذاک) "اچھا تم جانو اور تمہارا کام جانے۔" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وہ پرچہ لیا اور تحریر کو محو کر دیا اور کہا: لیجهدوا علینا "اب یہ کفار ہمارے خلاف طاقت آزمائی کر لیں۔"

مآخذ: ٥ سیرۃ ابن ھشام: ۲۲۳/۳۔ غزوہ احزاب۔ مطبوعۃ مصطفی البابی واولادہ بمصر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کردار

نعیم بن مسعود مسلمان ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”ابھی تک کسی کو میرے قبول اسلام کا علم نہیں ہے' آپ مجھ سے اس وقت جو خدمت لینا چاہیں میں اسے انجام دے سکتا ہوں۔“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم جا کر دشمنوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوئی تدبیر کرو' اسی موقع پر آپ نے فرمایا کہ (اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ) ”جنگ میں دھوکہ دینا جائز ہے۔“

تشریح : جنگ خندق کے موقع پر جب سارا عرب مسلمانوں کے خلاف متحد ہو گیا تو اسی دوران میں نعیم بن مسعود نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر یہ بات عرض کی۔ وہ قبیلہء غطفان کی شاخ اشجع سے تعلق رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان بالا کو سن کر پہلے تو وہ بنی قریظہ کے پاس گئے جن سے ان کا بہت میل جول تھا اور ان سے کہا: ”قریش اور غطفان تو محاصرے سے تنگ آکر واپس بھی جا سکتے ہیں' ان کا کچھ نہ بگڑے گا مگر تمہیں مسلمانوں کے ساتھ اسی جگہ رہنا ہے وہ لوگ اگر چلے گئے تو تمہارا کیا بنے گا؟ میری رائے یہ ہے کہ تم اس وقت تک جنگ میں حصہ نہ لو جب تک ان باہر سے آئے ہوئے قبائل کے چند نمایاں آدمی تمہارے پاس یرغمال کے طور پر نہ بھیج دیئے جائیں۔“ یہ بات بنی قریظہ کے دل میں اتر گئی اور انہوں نے متحدہ محاذ کے قبائل سے یرغمال طلب کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر یہ صاحب قریش اور غطفان کے سرداروں کے پاس گئے اور ان سے کہا: ”بنی قریظہ اب کچھ ڈھیلے پڑے نظر آر ہے ہیں' بعید نہیں کہ تم سے یرغمال کے طور پر کچھ آدمی مانگیں اور انہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر کے اپنا معاملہ صاف کر لیں۔ اس لئے ذرا ان کے ساتھ ہوشیاری سے معاملہ کرنا۔“ اس سے متحدہ محاذ کے لیڈر بنی قریظہ کی طرف سے کھٹک گئے اور انہوں نے قرظی سرداروں کو پیغام بھیجا کہ اس طویل محاصرے سے ہم تنگ آگئے ہیں اب فیصلہ کن لڑائی ہو جانی چاہیئے' کل تم ادھر سے حملہ کرو اور ہم ادھر سے یکبارگی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ بنی قریظہ نے جواب کہلا بھیجا: ”آپ لوگ جب تک اپنے چند نمایاں آدمی یرغمال کے طور پر ہمارے حوالے نہ کر دیں' ہم جنگ کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔“ اس جواب سے متحدہ محاذ کے لیڈروں کو یقین آگیا کہ ان نعیم کی بات سچی تھی' انہوں نے یرغمال دینے سے انکار کر دیا اور اس سے بنی قریظہ نے سمجھ لیا کہ نعیم نے ہم کو ٹھیک مشورہ دیا تھا اس طرح یہ جنگی چال کامیاب ثابت ہوئی اور اس نے دشمنوں کے کیمپ میں پھوٹ ڈال دی۔ (تفہیم القرآن: ۴/۶۱۔ الاحزاب۔ غزوۂ احزاب)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جنگ میں دھوکہ دینا جائز ہے:

اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ "جنگ میں دھوکہ دینا جائز ہے۔"

عربی زبان میں (خُدْعَةٌ) کے معنی ہیں "مکر" یعنی ظاہر کچھ کرنا اور مخفی طور پر عمل کچھ اور کرنا یا بے خبری میں کسی کو نقصان پہنچانا اور اردو زبان میں جب اِس فقرے کا مطلب ادا کیا جائے تو لامحالہ اسی مفہوم کا حامل کوئی لفظ استعمال کرنا ہو گا' آدمی کسی بات کی تشریح میں تو آزاد ہو سکتا ہے لیکن ترجمہ کرتے ہوئے اصل لفظ کا ہم معنی لفظ ہی استعمال کرنا پڑتا ہے۔ (مکاتیب سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ :۲/۱۶۶)

تخریج :

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: ثُمَّ اِنَّ نَعِيْمَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ عَامِرِ ابْنِ اُنَيْفِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ قُنْفُدِ بْنِ هِلَالِ بْنِ خَلَاوَةَ ابْنِ اَشْجَعَ بْنِ رَيْثِ بْنِ غَطَفَانَ' اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ' وَاِنَّ قَوْمِيْ لَمْ يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ' فَمُرْنِيْ بِمَا شِئْتَ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّمَا اَنْتَ فِيْنَا رَجُلٌ وَاحِدٌ' فَخَذِّلْ عَنَّا اِنْ اسْتَطَعْتَ' فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ۔

مآخذ :

❁ سیرۃ ابن ھشام:۳/۲۲۹ ۔ الحرب خدعۃ مندرجہ ذیل کتب میں بھی منقول ہے: ① بخاری:۱/۴۲۵ ۔ کتاب الجھاد ۔ باب الحرب خدعۃ ② بخاری ۔ کتاب المناقب ۔ کتاب الاستتابۃ ❁ مسلم ۔ کتاب الجھاد ❁ ابو داؤد ۔ کتاب الجھاد اور کتاب السنۃ ❁ ترمذی ۔ ابواب الجھاد ۔ ❁ ابن ماجۃ ۔ کتاب الجھاد ❁ سنن دارمی ۔ کتاب السیر ۔ ❁ مسند احمد:۱/۸۱ وغیرہ ❁ السنن الکبریٰ:۹/۱۵۰ ۔ کتاب السیر ۔ باب من اراد غزوۃ فوری بغیرھا ❁ المعجم الطبرانی:۳/۸۲ ۔ عن حسن بن علی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوہ بنی نضیر..... جنگی ضرورت کے تحت درخت وغیرہ کاٹنا

بنی نضیر کا محاصرہ کرتے وقت مسلمانوں نے آسانی کے لئے کچھ درخت کاٹے' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کا حکم دیا تھا۔ (بخاری و مسلم' مسند احمد۔ ابن جریر)

تشریح: یہی روایت یزید بن رومان کی ہے (ابن جریر) بخلاف اس کے مجاہد اور قتادہ کی روایت یہ ہے کہ مسلمانوں نے بطور خود یہ درخت کاٹے تھے' پھر ان میں اس مسئلے پر اختلاف ہوا کہ یہ کام کرنا چاہیئے یا نہیں' بعض اس کے جواز کے قائل ہوئے اور بعض نے اس سے منع کیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک اس سلسلے میں نازل ہوا (جو سورۃ حشر کی آیت:۴ میں ہے) تو دونوں کے فعل کی تصویب ہو گئی۔ [1] (ابن جریر)

اس کی تائید حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت کرتی ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں اس بات پر خلش پیدا ہوئی کہ ہم میں سے بعض نے درخت کاٹے ہیں اور بعض نے نہیں کاٹے' اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا چاہیئے کہ ہم میں سے کس کا فعل اجر کا مستحق ہے اور کس کے فعل پر مؤاخذہ ہو گا۔ (نسائی)

حدیث بالا میں اس معاملہ کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں نے جب محاصرہ شروع کیا تو بنی نضیر کی بستی کے اطراف میں جو نخلستان واقع تھے ان کے بہت سے درختوں کو انہوں نے کاٹ ڈالا یا جلا دیا تاکہ محاصرہ بآسانی کیا جا سکے اور جو نقل وحرکت میں حائل نہ تھے ان کو کھڑا رہنے دیا۔ اس پر مدینہ کے منافقین اور بنی قریظہ اور خود بنی نضیر نے شور مچا دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو فساد فی الارض سے منع کرتے ہیں مگر یہ دیکھ لو' ہرے بھرے پھل دار درخت کاٹے جا رہے ہیں' یہ آخر فساد فی الارض نہیں تو کیا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ تم لوگوں نے جو درخت کاٹے اور جن کو کھڑا رہنے دیا' ان میں سے کوئی فعل بھی ناجائز نہیں ہے بلکہ دونوں کو اللہ کا اذن حاصل ہے۔ اس سے یہ شرعی مسئلہ نکلتا ہے کہ جنگی ضروریات کے لئے جو تخریبی کارروائی ناگزیر ہو وہ فساد فی الارض کی تعریف میں نہیں آتی بلکہ فساد فی الارض یہ ہے کہ

---

[1] فقہاء میں سے جن لوگوں نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہے' وہ اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد تھا جس کی توثیق اللہ تعالیٰ نے بعد میں وحی جلی سے فرمائی اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جن معاملات میں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود نہ ہوتا تھا ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اجتہاد پر عمل فرماتے تھے۔ دوسری طرف جن فقہاء نے دوسری روایت کو ترجیح دی ہے' وہ اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے دو گروہوں نے اپنے اپنے اجتہاد سے دو مختلف رائیں اختیار کی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے دونوں کی توثیق فرما دی لہٰذا اگر نیک نیتی کے ساتھ اجتہاد کر کے اہل علم مختلف رائیں قائم کریں تو باوجود اس کے کہ ان کی آراء ایک دوسرے سے مختلف ہوں گی مگر اللہ کی شریعت میں وہ سب حق پر ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی فوج پر جنگ کا بھوت سوار ہو جائے اور وہ دشمن کے ملک میں گھس کر کھیت' مویشی' باغات' عمارات ہر چیز کو خواہ مخواہ تباہ و برباد کرتی پھرے۔ اس معاملہ میں عام حکم تو وہی ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوجوں کو شام کی طرف روانہ کرتے وقت دیا تھا کہ پھلدار درختوں کو نہ کاٹنا' فصلوں کو خراب نہ کرنا اور بستیوں کو ویران نہ کرنا' یہ قرآن مجید کی اس تعلیم کے عین مطابق تھا کہ اس نے مفسد انسانوں کی مذمت کرتے ہوئے اُن کے اس فعل پر زجر وتوبیخ کی ہے کہ "جب وہ اقتدار پالیتے ہیں تو فصلوں اور نسلوں کو تباہ کرتے پھرتے ہیں۔" (البقرۃ:۲۰۵) لیکن جنگی ضروریات کے لئے خاص حکم یہ ہے کہ اگر دشمن کے خلاف لڑائی کو کامیاب کرنے کی خاطر کوئی تخریب ناگزیر ہو تو وہ کی جا سکتی ہے' چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے یہ وضاحت فرمادی ہے کہ (قطعوا منها ما كان موضعًا للقتال) "مسلمانوں نے بنی نضیر کے درختوں میں سے صرف وہ درخت کاٹے تھے جو جنگ کے مقام پر واقع تھے۔" (تفسیر نیسابوری) فقہائے اسلام میں سے بعض نے معاملہ کے اس پہلو کو نظر انداز کر کے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ بنی نضیر کے درخت کاٹنے کا جواز صرف اسی واقعہ کی حد تک مخصوص تھا' اس سے یہ عام جواز نہیں نکلتا کہ جب کبھی جنگی ضروریات داعی ہوں دشمن کے درختوں کو کاٹا اور جلایا جا سکے۔ امام اوزاعی' لیث اور ابو ثور اسی طرف گئے ہیں لیکن جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ اہم جنگی ضروریات کے لئے ایسا کرنا جائز ہے' البتہ محض تخریب وغارت گری کے لئے یہ فعل جائز نہیں۔ (تفہیم القرآن:۳۸۶/۵۔ الحشر۔ حاشیہ:۹)

تخریج:

① حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ' قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجوروں کے کچھ درخت جلا دیئے (جلوا دیئے) اور کچھ کاٹ ڈالے (کٹوا دیئے) اور یہی نخلستان بویرہ کے نام سے موسوم تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے: ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا' فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ ﴾ "جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو جڑوں پر کھڑا رہنے دیا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا تاکہ وہ فاسق لوگوں کو ذلیل ورسوا کرے۔"

② حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ' قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ' نا عَفَّانُ' نا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ' نا حَبِيبُ بْنُ اَبِي عُمْرَةَ' عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا .. قَالَ اللِّيْنَةُ: النَّخْلَةُ .. وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ ﴾ .. قَالَ: اسْتَنْزَلُوْهُمْ مِنْ حُصُوْنِهِمْ' قَالَ: وَاُمِرُوْا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِي صُدُوْرِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ: قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْأَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيمَا قَطَعْنَا مِنْ اَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا .....الاية ﴾ هذا حديث حسن غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن حفص بن غياث عن حبيب بن ابى عمرة عن سعيد بن جبير مرسلاً ولم يذكر فيه عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا .....الخ ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا (لِينَة) سے مراد کھجور کا درخت ہے اور (ليخزى الفاسِقِيْن) سے مراد یہودی ہیں۔ ان فاسق یہودیوں کو ان کے قلعوں سے نیچے اتر آنے کو کہا گیا اور بیان کیا کہ صحابہ کو ان کے درخت کاٹ ڈالنے کا حکم دیا گیا تو ان کے دلوں میں کھٹکا پیدا ہوا اور مسلمانوں نے آپس میں کہا کہ ہم نے کچھ درخت تو کاٹ ڈالے ہیں اور کچھ کو اسی طرح چھوڑ دیا ہے جس طرح وہ قائم تھے لہٰذا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور دریافت کرنا چاہیئے کہ کیا درختوں کو کاٹ ڈالنے میں ہمیں اجر وثواب ملے گا اور کیا جن کو ہم نے چھوڑ دیا اس پر عذاب ہو گا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے: ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا ﴾ نازل فرمائی۔

④ عَنْ جَابِرٍ' قَالَ رَخَّصَ لَهُمْ فِي قَطْعِ النَّخْلِ' ثُمَّ شَدَّدَ عَلَيْهِمْ' فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَيْنَا اِثْمٌ فِيمَا قَطَعْنَا اَوْ عَلَيْنَا وِزْرٌ فِيمَا تَرَكْنَا؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کھجور کے درخت کاٹنے کی رخصت واجازت صحابہ کو دے دی گئی' پھر یہ ان پر گراں گزری تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے جو درخت کاٹ ڈالے ہیں اس پر ہمیں گناہ ہے اور جو چھوڑ دیئے اس پر بھی گناہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے: ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّينَةٍ ...... الاية ﴾ نازل فرمائی۔

⑤ حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ' قَالَ: ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ' قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ' قَالَ: ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ' قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يعنى بِبَنِي النَّضِيْرِ تَحَصَّنُوْا مِنْهُ فِي

یزید بن ہارون نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کے ہاں فروکش ہوئے تو یہ لوگ اپنے قلعوں میں محصور ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے درخت کاٹنے اور جلا دینے کا فرمان جاری کیا' اس وقت یہ لوگ چیخ اٹھے کہ: اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحُصُوْنِ ' فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ النَّخْلِ وَالتَّحْرِيْقِ فِيْهَا ' فَنَادَوْا: يَا مُحَمَّدُ! قَدْ كُنْتَ تَنْهٰى عَنِ الْفَسَادِ ' وَتُعِيْبُهُ عَلٰى مَنْ صَنَعَهُ فَمَا بَالُ قَطْعِ النَّخْلِ وَتَحْرِيْقِهَا ' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ ﴾

محمد! خود تو تم فساد سے روکتے ہو اور اس کے مرتکب پر عیب چینی کرتے ہو تو اب کھجور کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا کیا معاملہ ہے؟ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ ...... الاية ﴾ نازل فرمائی۔

مآخذ:

① ❁ بخاری:۷۲۵/۲ ۔ کتاب التفسیر ۔ سورۃ الحشر۔ ❁ مسلم:۸۵/۲ ۔ کتاب الجهاد والسير ۔ باب جواز قطع اشجار الكفار وتحريقها ۔ ❁ ابو داؤد:۳۸/۳ ۔ كتاب الجهاد ۔ باب في الحرق في بلاد العدو۔ ❁ ترمذی:۲۸۳/۱ ۔ ابواب السير ۔ باب في التحريق والتخريب۔ ❁ ابن ماجة:۲۰۹/۱ ۔ كتاب الجهاد ۔ باب بالتحريق بارض العدو۔ ❁ مسند احمد:۲/ ۸، ۵۲، ۸۰، ۸۶، ۱۲۳، ۱۴۰

② ❁ بخاری:۷۲۵/۲ ۔ کتاب التفسیر ۔ سورۃ الحشر ۔ ❁ بخاری:۵۷۵/۲ ۔ کتاب المغازی ۔ ❁ مسلم:۸۵/۲ ۔ كتاب الجهاد والسير ۔ باب جواز قطع اشجار الكفار وتحريقها ۔ ❁ ترمذی:۱۶۶/۲ ۔ ابواب التفسير ۔ سورة الحشر ۔ و ابواب السير ۔ باب:۴ ۔ ❁ ابو داؤد:۳۸/۳ ۔ كتاب الجهاد ۔ باب في الحرق في بلاد العدو ۔ ❁ ابن ماجة ۔ كتاب الجهاد ۔ باب:۳۱ ۔ التحريق بارض العدو ۔ ❁ مسند احمد:۸/۲، ۵۲، ۸۰، ۸۶، ۱۲۳، ۱۴۰ ۔ ❁ السنن الكبرىٰ للبيهقي:۸۳/۹ ۔ كتاب السير ۔ باب قطع الشجر وحرق المنازل ۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ۔ ❁ سنن دارمی:۱۴۱/۲ ۔ كتاب السير ۔ باب في تحريق النبي ﷺ نخل بني النضير ۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما دارمی میں صرف حرق رسول الله صلى الله عليه وسلم نخل بني النضير تک مروی ہے۔ ❁ فتح القدير للشوكاني:۱۹۹/۵ ۔ سورة الحشر ۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ۔ ❁ فتوح البلدان بلاذری:۲۵/۱ ۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

③ ❁ ترمذی:۱۶۶/۲ ۔ ابواب التفسير ۔ سورة الحشر ۔ قال ابو عيسى سمع منى محمد بن اسماعيل هذا الحديث ❁ فتح القدير للشوكاني:۱۹۹/۵ ۔ سورة الحشر ۔ عن ابن عباس ۔

④ ❁ ابو يعلى ۔ بحواله ابن كثير:۳۳۳/۴ ۔ سورة الحشر ❁ مجمع الزوائد:۱۲۲/۷ ۔ كتاب التفسير ۔ سورة الحشر ۔ عن جابر ۔ رواه ابو يعلى عن شيخه سيفان بن وكيع وهو ضعيف۔

⑤ ❁ ابن جرير:۳۰/۱۲ ۔ ص:۲۳ (پ:۲۸) ۔ سورة الحشر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنو قریظہ

آپ کا اعلان:

(خندق سے پلٹ کر جب حضور ﷺ گھر پہنچے تو ظہر کے وقت جبریل علیہ السلام نے آکر حکم سنایا کہ ابھی ہتھیار نہ کھولے جائیں' بنی قریظہ کا معاملہ باقی ہے' ان سے بھی اسی وقت نمٹ لینا چاہیئے' یہ حکم پاتے ہی حضور ﷺ نے فورا اعلان فرمایا کہ): "جو کوئی سمع وطاعت پر قائم ہو وہ عصر کی نماز اس وقت تک نہ پڑھے جب تک دیار قریظہ پر نہ پہنچ جائے۔"

تشریح : **حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دستہ کی مقدمۃ الجیش کے طور پر روانگی:** یہ اعلان کرنے کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دستے کے ساتھ مقدمۃ الجیش کے طور پر بنی قریظہ کی طرف روانہ کر دیا' وہ جب وہاں پہنچے تو یہودیوں نے کوٹھوں پر چڑھ کر نبی ﷺ اور مسلمانوں پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی لیکن یہ بدزبانی ان کو اس جرم عظیم کے خمیازے سے کیسے بچا سکتی تھی کہ انہوں نے عین لڑائی کے وقت معاہدہ توڑ ڈالا اور حملہ آوروں سے مل کر مدینہ کی پوری آبادی کو ہلاکت کے خطرے میں مبتلا کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دستے کو دیکھ کر وہ سمجھے تھے کہ یہ محض دھمکانے آئے ہیں۔ لیکن جب حضور ﷺ کی قیادت میں پورا اسلامی لشکر وہاں پہنچ گیا اور ان کی بستی کا محاصرہ کر لیا گیا تو ان کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔

محاصرہ اور اس کی تفصیل: محاصرے کی شدت کو وہ تین ہفتوں سے زیادہ برداشت نہ کر سکے اور آخر کار انہوں نے اس شرط پر اپنے آپ کو نبی ﷺ کے حوالے کر دیا کہ قبیلہء اَوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ ان کے حق میں جو فیصلہ بھی کر دیں گے اسے فریقین مان لیں گے۔ انہوں نے حضرت سعد کو اس امید پر حکم بنایا تھا کہ زمانہء جاہلیت میں اَوس اور بنی قریظہ کے درمیان جو حلیفانہ تعلقات مدتوں سے چلے آرہے تھے وہ ان کا لحاظ کریں گے اور انہیں بھی اسی طرح مدینے سے نکل جانے دیں گے جس طرح پہلے بنی قینقاع اور بنی نضیر کو نکل جانے دیا گیا تھا۔ خود قبیلہء اَوس کے لوگ بھی حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے تقاضا کر رہے تھے کہ اپنے حلیفوں کے ساتھ نرمی برتیں لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابھی ابھی دیکھ چکے تھے کہ پہلے جن دو یہودی قبیلوں کو مدینہ سے نکل جانے کا موقع دیا گیا تھا وہ کس طرح سارے گرد وپیش کے قبائل کو بھڑکا کر مدینے پر دس بارہ ہزار کا لشکر چڑھا لائے تھے اور یہ معاملہ بھی ان کے سامنے تھا کہ اس آخری یہودی قبیلے نے عین بیرونی حملے کے موقع پر بدعہدی کر کے اہل مدینہ کو تباہ کر دینے کا کیا سامان کیا تھا۔ اس لئے انہوں نے فیصلہ دیا کہ بنی قریظہ کے تمام مرد قتل کر دیئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں' عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا جائے اور ان کی تمام املاک مسلمانوں میں تقسیم کر دی جائیں۔ اس فیصلے پر عمل کیا گیا اور جب بنی قریظہ کی گڑھیوں میں مسلمان داخل ہوئے تو انہیں پتہ چلا کہ جنگ احزاب میں حصہ لینے کے لئے ان غداروں نے ۱۵سو تلواریں تین سو زرہیں' دو ہزار نیزے اور ۱۵سو ڈھالیں فراہم کی تھیں' اگر اللہ تعالیٰ کی تائید مسلمانوں کے شامل حال نہ ہوتی تو یہ سارا جنگی سامان عین اس وقت مدینہ پر عقب سے حملہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا جبکہ مشرکین یکبارگی خندق پار کر کے ٹوٹ پڑنے کی تیاریاں کر رہے تھے' اس انکشاف کے بعد تو اس امر میں شک کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ رہی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے معاملے میں جو فیصلہ دیا وہ بالکل حق تھا۔ (تفہیم القرآن:۴/۶۲ ۔ الاحزاب ۔ غزوۂ بنی قریظہ)

تخریج :

① فَلَمَّا كَانَتِ الظُّهْرُ اَتٰى جِبْرِيْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ معتجرًا بِعِمَامَةٍ مِنْ اسْتَبْرَقٍ عَلٰى بَغْلَةٍ عَلَيْهَا رِحَالَةٌ عَلَيْهَا قَطِيْفَةٌ مِنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ: اَقَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ جِبْرِيْلُ: مَا وَضَعَتِ الْمَلَائِكَةُ السِّلَاحَ وَمَا رَجَعَتِ الْاٰنَ اِلَّا مَنْ طَلَبَ الْقَوْمَ، اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ يَا مُحَمَّدُ بِالسَّيْرِ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَاَنَا عَامِدٌ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا، فَاَذَّنَ فِي النَّاسِ: اِنَّ مَنْ كَانَ سَامِعًا مُطِيْعًا، فَلَا يُصَلِّيَنَّ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ......الخ

جب ظہر کا وقت ہوا' جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' سر پر اطلس و دیبا کی پگڑی تھی' اپنے خچر پر سوار تھے' جس پر ریشمی پالان تھا۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! جبریل علیہ السلام نے کہا: ملائکہ نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے اور نہ واپس ہی ہوئے' ابھی ان لوگوں کے تعاقب کی ضرورت ہے' اے محمد! اللہ تعالیٰ بنو قریظہ کی طرف جانے کا حکم دیتا ہے اور میں خود بنی قریظہ کی طرف جا رہا ہوں' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کرنے والے کو فرمایا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے کہ جو شخص سمع وطاعت پر قائم ہے اسے عصر کی نماز بنو قریظہ میں جا کر پڑھنی چاہیئے۔

② حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ، وَوَضَعَ السِّلَاحَ، وَاغْتَسَلَ، اَتَاهُ جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: قَدْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے واپس تشریف لائے' ہتھیار اتارے اور غسل فرمایا تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا: آپ نے ہتھیار کھول دیئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَضَعْتَ السِّلاَحَ وَاللّٰهِ! مَا وَضَعْنَاهُ' اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ' قَالَ: قَالَ: فَاِلٰى اَيْنَ؟ قَالَ: هٰهُنَا' وَاَشَارَ اِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ' فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں؟ مگر ہم فرشتوں نے واللہ ہنوز ہتھیار نہیں اتارے' ان کی جانب نکلیں' آپ نے دریافت کیا: کن کی جانب؟ جبریل علیہ السلام نے اشارہ سے کہا: بنی قریظہ کی طرف' پس نبی ﷺ بنو قریظہ کی طرف تشریف لے گئے۔

③ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ' قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ' قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِىْ بَنِىْ قُرَيْظَةَ' فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِى الطَّرِيْقِ' فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّىْ حَتّٰى نَأْتِيَهَا' وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّىْ لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ ۔ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خندق کے روز اعلان فرمایا کہ کوئی بھی عصر کی نماز اس وقت تک نہ پڑھے جب تک وہ دیار بنی قریظہ پر نہ پہنچ جائے' کچھ لوگ ایسے تھے کہ انہوں نے نماز عصر کا وقت راستہ ہی میں پالیا (اب دو گروہ ہو گئے) ایک گروہ کے لوگوں نے کہا: ہم جب تک دیار بنی قریظہ پر پہنچ نہیں جاتے نماز عصر نہیں پڑھیں گے اور دوسرے گروہ کے لوگ بولے' ہم تو پڑھیں گے آپ کے ارشاد کا یہ مطلب نہیں تھا (کہ وقت ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو!) اس کا ذکر نبی ﷺ کے پاس کیا گیا تو آپ نے ان میں سے کسی کو عتاب کیا نہ سرزنش کی۔

سیرت ابن ہشام نے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے:

④ فَلَمَّا كَانَتِ الظُّهْرُ' اَتٰى جِبْرِيْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .... فَقَالَ: اَوَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ' فَقَالَ جِبْرِيْلُ: فَمَا وَضَعَتِ الْمَلَائِكَةُ السِّلاَحَ بَعْدُ' وَمَا رَجَعَتِ الْآنَ اِلَّا مِنْ طَلَبِ الْقَوْمِ' اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَأْمُرُكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْمَسِيْرِ اِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ' فَاِنِّىْ عَامِدٌ اِلَيْهِمْ فَمُزَلْزِلٌ بِهِمْ۔

جب ظہر کا وقت ہو گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام ریشمی عمامہ باندھے' ایک خچر پر سوار ہو کر جس پر زین تھا اور زین پر ریشمی کپڑا پڑا ہوا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور دریافت کیا: "اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں؟" آپ نے فرمایا: "جی ہاں!" جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ "ملائکہ نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے اور نہ ہی اس وقت تک واپس جائیں گے جب تک لوگوں کی تلاش وتعاقب جاری ہے' اے محمد! اللہ تعالیٰ بنو قریظہ کی جانب پیش قدمی کا حکم دیتا ہے' میں خود ان کی طرف جا رہا ہوں کہ ان کے عزائم وارادوں میں زلزلہ ڈال دوں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَتَلَاحَقَ بِهِ النَّاسُ، فَاَتٰی رِجَالٌ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، وَلَمْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ، لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا بِبَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَشَغَلَهُمْ مَالَمْ يَكُنْ مِنْهُ بُدٌّ فِيْ حَرْبِهِمْ، وَاَبَوْا اَنْ يُصَلُّوْا لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَاْتُوْا بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ بِهَا بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَمَا عَابَهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهِ وَلَا عَنَّفَهُمْ بِهِ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ اب مسلمان بھی جاکر رسول اللہ ﷺ سے مل گئے، اور ان میں سے کچھ نماز عشاء کے بعد پہنچے اور انہوں نے نماز عصر ادا نہ کی اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرما دیا تھا کہ کوئی شخص اس وقت تک نماز عصر نہ پڑھے جب تک کہ وہ دیار بنی قریظہ پر نہ پہنچ جائے۔ انہوں نے نماز عصر نہ پڑھی وجہ یہ تھی کہ جنگی ضرورت کے پیش نظر کسی ناگزیر مشغولیت کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی وجہ سے کہ دیار بنی قریظہ میں پہنچنے سے پہلے نماز عصر نہ پڑھیں، نماز عصر نہیں پڑھی۔ بنو قریظہ میں پہنچ کر نماز عشاء کے بعد نماز عصر پڑھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں ان کی مذمت نہیں فرمائی اور نہ رسول اللہ ﷺ نے سرزنش فرمائی۔

⑥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: نَزَلَ اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ، فَاَتٰى عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ: لِلْاَنْصَارِ: قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ اَخْيَرِكُمْ، فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ، فَقَالَ: تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ، قَالَ: قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ: بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

ابو امامہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو میں نے بیان کرتے ہوئے سنا، اہل قریظہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر، اپنی گڑھیوں سے نیچے اترے۔ نبی ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا، وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر حاضر خدمت ہوئے۔ جب آپ مسجد کے قریب پہنچے تو آپ نے انصار سے فرمایا اپنے سردار یا فرمایا اپنے بہترین آدمی کے استقبال کے لئے اُٹھو! نبی ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ (بنو قریظہ) آپ کے حکم پر نیچے اترے ہیں (اب ان کے بارے میں فیصلہ کریں) تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ان کے قابل جنگ مردوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا جائے۔ (غلام بنا لیا جائے) اس فیصلہ پر آپ نے فرمایا: معاذ! تم نے حکم الٰہی کے عین مطابق فیصلہ کیا ہے اور راوی کا اکثر بیان یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: تو نے فیصلہ بادشاہ کے حکم کے مطابق کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑦ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةَ، رَمَاهُ فِي الْاَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيْبٍ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ، وَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ، فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ! مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ؟ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَاَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِهِ، فَرَدَّ الْحُكْمَ اِلٰى سَعْدٍ، قَالَ: فَاِنِّيْ اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى النِّسَآءُ وَالذُّرِّيَّةُ، وَاَنْ تُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ...... الخ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' انہوں نے بیان فرمایا کہ غزوۂ خندق کے روز حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تیر کا زخم لگا' یہ تیر قریش کے ایک حبان بن عرقہ نامی شخص نے مارا تھا۔ تیر اس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بازو کی رگ میں پیوست کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مسجد میں خیمہ لگوا دیا تاکہ آپ قریب سے ان کی عیادت وتیمار داری کر سکیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے واپس تشریف لائے' ہتھیار اتار دیئے اور غسل فرما لیا تو اسی اثنا میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے۔ اپنے سر سے گرد وغبار جھاڑتے ہوئے عرض کیا: آپ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں مگر اللہ گواہ ہے میں نے ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے' ان کی طرف چلیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کدھر؟ تو جبریل علیہ السلام نے بنو قریظہ کی جانب اشارہ فرمایا کہ ان کی طرف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے' پس بنو قریظہ آپ کے حکم پر نیچے اترے مگر آپ نے اذن وحکم کو حضرت سعد کی طرف لوٹا دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان کے قابل جنگ مردوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو لونڈیاں اور غلام بنا لیا جائے اور ان کے اموال بطور مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم کر دیئے جائیں۔

مآخذ:

① ⊙ الطبری تاریخ الامم والملوک:۳/۵۲ ـ ۵۳ ـ غزوۃ بنی قریظۃ ـ

② ⊙ بخاری:۲/۵۹۰ ـ کتاب المغازی ـ باب مرجع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الاحزاب ومخرجہ الی بنی قریظۃ' ومحاصرتہ ایاھم ـ ⊙ مسند احمد:۶/۵۶ ـعن عائشۃ ـ ⊙ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۳/۲۲۴ ـ ۲۳۵ ـ عن عائشۃ ـ ⊙ المستدرک للحاکم:۳/۳۴ ـ عن عائشۃ ـ مستدرک والی روایت کے الفاظ مختلف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ ● بخاری:۵۹۱/۲ ۔ کتاب المغازی ۔ باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب ومخرجہ الی بنی قریظة ومحاصرته ایاهم ۔ ● بخاری:۱۲۹/۱ ۔ ابواب صلاة الخوف ۔ باب صلاة الطالب والمطلوب راکبًا وایماء اس مقام پر بخاری میں قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الاَحْزَابِ ...... الخ نقل کیا ہے۔ ● السیرة النبویة لابن کثیر:۲۲۵/۳ ۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ۔ ● طبقات ابن سعد:۷۶/۲ ۔ ● سیرة النبی لابن هشام:۲۳۳/۳ ۔

④ ● السیرة النبویة:۲۲۴/۳ ۔ ● الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۱۲۷/۲ ۔ پر دونوں نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

⑤ ● سیرة النبی لابن هشام:۲۳۵/۳۔ ● السیرة النبویة لابن کثیر:۲۳۵/۳۔

⑥ ● بخاری:۵۹۱/۲ ۔ کتاب المغازی ۔ باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب ومخرجہ الی بنی قریظة ومحاصرته ایاهم ۔ ● بخاری:۵۳۷/۱ ۔ کتاب المناقب ۔ مناقب سعد بن معاذ ۔ ● سنن دارمی:۱۵۶/۲ ۔ کتاب السیر ۔ باب نزول اهل قریظة ۔ علی حکم سعد بن معاذ ۔ دارمی نے: فَحَكَمَ اَنْ تُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَتُسْتَحْيٰ نِسَآئُهُمْ وَذَرَارِيُّهُمْ لِيَسْتَعِيْنَ بِهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ ۔ وَكَانُوْا اَرْبَعَمِائَةٍ نقل کیا ہے۔ ● ترمذی:۲۸۷/۱ ۔ ابواب السیر ۔ باب ماجاء فی النزول علی الحکم ۔ ترمذی نے بھی فَحَكَمَ اَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيٰى نِسَآئُهُمْ يَسْتَعِيْنُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ نقل کیا ہے۔ هذا حدیث حسن صحیح۔ ● مسند احمد:۲۲/۳ ۔ عن ابن سعید خدری ۔ بخاری والی روایت۔ ● المستدرک:۳۵/۳ ۔ کتاب المغازی ۔ باب حکم سعد ابن معاذ فی بنی قریظة۔ اس میں ہے۔ فَحَكَمَ فِيْهِمْ اَنْ يُقْتَلَ مُقَاتلتهم وَتُسْبٰى ذراريهم ونسائهم ۔ هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین فانهما قد احتجا بعبد اللہ بن عمر فی الشواهد ولم یخرجاه ۔ ● السنن الکبریٰ للبیهقی:۶۳/۹ ۔ کتاب السیر ۔ باب مایفعله بذراری من ظهر علیه ۔ اس نے بخاری والی روایت کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ ● طبقات ابن سعد:۷۵/۲ ۔ ● مجمع الزوائد:۱۳۸/۶ ۔ اس نے وتسبی النساء والذریة وتقسم الاموال بیان کیا ہے۔ ● الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۱۲۷/۲۔

⑦ بخاری:۵۹۱/۲ ۔ کتاب المغازی ۔ باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب ومخرجہ الی بنی قریظة ومحاصرته ایاهم ۔ ● السنن الکبریٰ للبیهقی:۹۷/۹ ۔ کتاب السیر ۔ باب نزول اهل الحصن او بعضهم علی حکم الامام .... الخ ● السیرة النبویة لابن کثیر:۲۳۵/۳ ۔ ● السیرة النبویة لابن هشام:۲۴۰/۳ اور السیرة النبویة لابن کثیر:۲۳۳/۳ پر قَالَ سَعْدٌ: فَاِنِّيْ اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الرِّجَالُ وَتُقْسَمُ الْاَمْوَالُ وَتُسْبَى الذَّرَارِيُّ وَالنِّسَآءُ نقل کیا ہے اور (ص:۲۳۴) پر قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ ہے۔ ● السیرة الحلبیة:۶۶۶/۲ ۔ ● مصنف ابن ابی شیبة:۴۰۱/۱۴ ۔ ابن ابی شیبة نے قدرے دیگر اختلاف الفاظ کے علاوہ روایت کے آخر میں لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَحُكْمِ رَسُوْلِهٖ نقل کیا ہے۔ ● مصنف ابن ابی شیبة:۴۲۵/۱۴ پر بخاری والی روایت نقل کی ہے۔ ● الطبری تاریخ الامم والملوک:۵۵/۳۔۵۶ اس نے بھی لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَحُكْمِ رَسُوْلِهٖ نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ بنی المصطلق .... (حالات و واقعات)

فکیف یا عمر اذا تحدث الناس ان محمدًا یقتل اصحابه

(حضور ﷺ نے فرمایا:) "عمر دنیا کیا کہے گی کہ محمد ﷺ خود اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر رہا ہے۔"

تشریح: شعبان ۶ھ نبی ﷺ کو اطلاع ملی کہ بنو المصطلق کے لوگ مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں اور دوسرے قبائل کو بھی جمع کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ اطلاع پاتے ہی آپ ایک لشکر لے کر ان کی طرف روانہ ہو گئے تاکہ فتنے کے سر اٹھانے سے پہلے ہی اسے کچل دیا جائے۔ اس مہم میں عبد اللہ بن ابی بھی منافقوں کی ایک بڑی تعداد لے کر آپ کے ساتھ ہو گیا۔ ابن سعد کا بیان ہے کہ اس سے پہلے کسی جنگ میں منافقین اس کثرت سے شامل نہ ہوئے تھے، مریسیع کے مقام پر آنحضرت ﷺ نے اچانک دشمن کو جالیا اور تھوڑی سی زدوخورد کے بعد پورے قبیلے کو مال واسباب سمیت گرفتار کر لیا۔ اس مہم سے فارغ ہو کر ابھی مریسیع ہی پر لشکر اسلام پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک ملازم (جہجاہ بن مسعود غفاری) اور قبیلۂ خزرج کے ایک حلیف (سنان بن وبر الجہنی) کے درمیان پانی پر جھگڑا ہو گیا۔ ایک نے انصار کو پکارا، دوسرے نے مہاجرین کو آواز دی، لوگ دونوں طرف سے جمع ہو گئے اور معاملہ رفع دفع کر دیا گیا لیکن عبد اللہ بن ابی نے جو انصار کے قبیلۂ خزرج سے تعلق رکھتا تھا، بات کا بتنگڑ بنا دیا، اس نے انصار کو یہ کہہ کہہ کر بھڑکانا شروع کیا:

> "یہ مہاجرین ہم پر ٹوٹ پڑے ہیں اور ہمارے حریف بن بیٹھے ہیں، ہماری اور ان قریشی کنگلوں کی مثال ایسی ہے کہ کتے پال تاکہ تجھی کو بھنبھوڑ کھائے، یہ سب کچھ تمہارا اپنا کیا دھرا ہے، تم لوگوں نے خود ہی انہیں اپنے ہاں لاکر بسایا ہے اور ان کو اپنے مال وجائداد میں حصہ دار بنایا ہے۔ آج اگر تم ان سے ہاتھ کھینچ لو تو یہ چلتے پھرتے نظر نہ آئیں۔"

پھر اس نے قسم کھا کر کہا:

> "مدینے واپس پہنچنے کے بعد جو ہم میں سے عزت والا ہے وہ ذلیل لوگوں کو نکال باہر کر دے گا۔"

اس کی ان باتوں کی اطلاع جب نبی ﷺ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ اس شخص کو قتل کرا دیا جائے مگر حضور ﷺ نے اس پر مندرجہ بالا حدیث کے الفاظ فرمائے۔ پھر آپ نے فوراً اس مقام سے کوچ کا حکم دے دیا اور دوسرے دن دوپہر تک کسی جگہ پڑاؤ نہ کیا تاکہ لوگ خوب تھکجائیں اور کسی کو بیٹھ کر چہ میگوئیاں کرنے اور سننے کی مہلت نہ ملے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راستے میں اُسید بن حضیر نے عرض کیا: ”یا نبی اللہ! آج آپ نے اپنے معمول کے خلاف ناوقت کوچ کا حکم دے دیا؟“
آپ نے جواب دیا: ”تم نے سنا نہیں کہ تمہارے صاحب نے کیا باتیں کی ہیں؟“
انہوں نے پوچھا: ”کون صاحب؟“
آپ ﷺ نے فرمایا: ”عبد اللہ بن ابی۔“
انہوں نے عرض کیا: ”یارسول اللہ! اس شخص سے رعایت فرمایئے‘ آپ جب مدینے تشریف لائے تھے تو ہم لوگ اسے اپنا بادشاہ بنانے کا فیصلہ کر چکے تھے اور اس کے لئے تاج تیار ہو رہا تھا‘ آپ کی آمد سے اس کا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا‘ اسی کی جلن وہ نکال رہا ہے۔“ (تفہیم القرآن:۳/۳۱۰۔ النور۔ تاریخی پس منظر)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ، قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِيْ جَيْشٍ، فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ! وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ! فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ دَعْوٰى جَاهِلِيَّةٍ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ، فَقَالَ: فَعَلُوْهَا، أَمَا وَاللّٰهِ! لَئِنْ رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ: دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ۔ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ كَثُرُوْا بَعْدُ۔

عمرو کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان نے کبھی غزوہ کے بجائے جیش کا لفظ بیان کیا ہے‘ جس کے معنی لشکر کے ہیں‘ ایک مہاجر نے کسی انصاری کو لات رسید کر دی تو اس انصاری نے انصار کو اپنی مدد کے لئے پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو مدد کے لئے پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے سن لیا تو فرمایا کہ یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات رسید کر دی ہے۔ آپ نے فرمایا: جاہلیت کی اس پکار کو چھوڑ دو‘ یہ گندی چیز ہے۔ عبد اللہ بن ابی نے بھی اسے سن لیا تو کہنے لگا: ”ان مہاجرین نے ایسا کیا ہے‘ اللہ کی قسم! اگر ہم مدینہ واپس لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلیل کو نکال باہر کرے گا۔“ یہ بات نبی ﷺ کو پہنچ گئی اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: ”یارسول اللہ! مجھے اجازت ہو تو میں اس منافق کی گردن اڑا دوں؟“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو‘ لوگ کہیں کہ محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر رہا ہے۔ مہاجرین جب مدینہ منورہ میں آئے تھے‘ اس وقت انصار کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تعداد زیادہ تھی۔ پھر بعد میں مہاجرین کی تعداد بڑھ گئی۔

امام بخاری نے ایک دوسرے مقام پر مندرجہ ذیل روایت بھی ذکر کی ہے:

② حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ، فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا اٰلَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا اٰلَ الْمُهَاجِرِيْنَ! فَسَمِعَهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ! وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ، ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَعْدُ۔ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ: أَوَ قَدْ فَعَلُوْا؟ وَاللّٰهِ! لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ، لَا يُحَدِّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ

عمرو بن دینار سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو بیان کرتے سنا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے، ایک مہاجر نے کسی انصاری کی پیٹھ پر لات رسید کر دی۔ انصاری نے انصار کو اپنی مدد کے لئے آواز دی اور مہاجر نے مہاجرین کو پکارا کہ وہ اس کی مدد کے لئے آئیں۔ یہ پکار اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سن لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کیا ہے؟" لوگوں نے عرض کیا: "ایک مہاجر نے ایک انصاری کی پیٹھ پر لات رسید کر دی تو اس پر انصاری نے انصار کو اور مہاجر نے مہاجرین کو اپنی اپنی مدد کے لئے پکارا۔" یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: "چھوڑو اس پکار کو یہ تو گھناؤنی اور گندی پکار ہے۔" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ میں رونق افروز ہوئے تھے تو اس وقت انصار تعداد میں زیادہ تھے مگر بعد میں مہاجرین کی تعداد بڑھ گئی۔ اس موقع پر عبد اللہ بن اُبی پکار اُٹھا: "کیا ان مہاجرین نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر اب ہم مدینہ کی جانب واپس لوٹ گئے تو صاحب عزت آدمی ذلیل آدمی کو نکال باہر کر دے گا۔" اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے! میں اس منافق کی گردن تن سے جدا کر دوں۔" نبی ﷺ نے فرمایا: "چھوڑو اسے لوگ باتیں بنائیں گے کہ محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر رہا ہے۔"

مآخذ:

① ✿ بخاری:۲/۷۲۸ ـ كتاب التفسير ـ سورة المنافقون ـ ✿ مسلم:۲/۳۲۱ ـ كتاب البر ـ والصلة باب نصر الاخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظالمًا او مظلومًا ۔ ✪ السنن الکبریٰ:۳۲/۹ ۔ کتاب السیر ۔ باب من لیس للامام ان یغزو به بحال ۔ مسلم نے (ج:۲/ص:۳۲۰) پر کتاب البر ۔ باب نصر الاخ ظالمًا او مظلوما کے تحت مَا هٰذَا دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ نقل کیا ہے۔

② ✪ بخاری:۷۲۹/۲ ۔ کتاب التفسیر ۔ سورۃ المنافقون ۔ باب قوله یقولون لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل ..... الخ ✪ ترمذی:۱۶۸/۲ ۔ ابواب التفسیر ۔ سورۃ المنافقین ۔ ✪ مسند احمد:۳۳۸/۳ ۔ ۳۸۵ ۔ ۳۹۳ ۔ جابر بن عبد اللّٰه ✪ ابن جریر:۷۳/۱۲۔۷۴ ۔ سورۃ المنافقین ۔ ترمذی نے وقال غیر عمرو: فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ! لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ اَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزِيْزُ' فَفَعَلَ کا اضافہ نقل کیا ہے۔ وقال هذا حدیث حسن صحیح ۔ ✪ السنن الکبریٰ للبیهقی:۳۲/۹ ۔ کتاب السیر ۔ باب من لیس للامام ان یغزو به بحال ۔ ✪ ابن اسحاق بحواله ابن کثیر:۳۷۰/۴ ۔ سورۃ المنافقین ۔ ✪ سیرۃ ابن هشام:۲۹۱/۳۔۲۹۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رئیس المنافقین کی گھناؤنی سازش

[(واقعہ، حدیث) مندرجہ ذیل واقعہ کو بخاری، مسلم، احمد، نسائی، ترمذی، بیہقی، طبرانی، ابن مردویہ، عبد الرزاق، ابن جریر طبری، ابن سعد اور محمد بن اسحاق نے بکثرت سندوں سے نقل کیا ہے۔ بعض روایات میں اُس مہم کا نام نہیں دیا گیا جس میں یہ پیش آیا تھا اور بعض میں اسے غزوہ تبوک کا واقعہ بیان کیا گیا ہے مگر مغازی اور سیر کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ یہ واقعہ غزوہ بنی المصطلق کے موقع پر پیش آیا تھا۔ صورت واقعہ تمام روایات کو جمع کرنے سے یہ معلوم ہوتی ہے:]

بنی المصطلق کو شکست دینے کے بعد ابھی لشکر اسلام اس بستی میں ٹھہرا ہوا تھا جو مریسیع نامی کنویں پر آباد تھی کہ یکایک پانی پر دو صاحبوں کا جھگڑا ہو گیا۔ ان میں سے ایک کا نام **جہجاہ** بن مسعود غفاری تھا جو حضرت عمرؓ کے ملازم تھے اور اُن کا گھوڑا سنبھالنے کی خدمت انجام دیتے تھے اور دوسرے صاحب سنان بن وَبر الجہنی [1] تھے، جن کا قبیلہ خزرج کے ایک قبیلے کا حلیف تھا۔ زبانی ترش کلامی سے گزر کر نوبت ہاتھا پائی تک پہنچی اور **جہجاہ** نے سنان کے ایک لات رسید کر دی، جسے اپنی قدیم روایات کی بنا پر انصار سخت توہین و تذلیل سمجھتے تھے۔ اس پر سنان نے انصار کو مدد کے لئے پکارا اور **جہجاہ** نے مہاجرین کو آواز دی۔ ابن ابی نے اس جھگڑے کی خبر سنتے ہی اَوس اور خزرج کے لوگوں کو بھڑکانا اور چیخنا شروع کر دیا کہ دوڑو اور اپنے حلیف کی مدد کرو۔ اُدھر سے کچھ مہاجرین بھی نکل آئے قریب تھا کہ بات بڑھ جاتی اور اسی جگہ انصار و مہاجرین آپس میں لڑ پڑتے جہاں ابھی ابھی وہ مل کر ایک دشمن قبیلے سے لڑے تھے اور اسے شکست دے کر ابھی اسی کے علاقے میں ٹھہرے ہوئے تھے لیکن یہ شور سن کر رسول اللہ ﷺ نکل آئے اور آپ نے فرمایا: (**مابال دعوی الجاهلية؟ مالكم ولدعوة الجاهلية؟ دعوها فانها مُنْتِنَةٌ**) "یہ جاہلیت کی پکار کیسی؟ تم لوگ کہاں اور یہ جاہلیت کی پکار کہاں؟ اِسے چھوڑ دو؟ یہ بڑی گندی چیز ہے۔" اس پر دونوں طرف کے صالح لوگوں نے آگے بڑھ کر معاملہ رفع دفع کرا دیا اور سنان نے **جہجاہ** کو معاف کر کے صلح کر لی۔

اس کے بعد ہر وہ شخص جس کے دل میں نفاق تھا عبد اللہ بن ابی کے پاس پہنچا اور ان لوگوں نے جمع ہو کر اس سے کہا: "اب تک تو تم سے امیدیں وابستہ تھیں اور تم مدافعت کر رہے تھے مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمارے مقابلے میں ان کنگلوں کے مددگار بن گئے ہو۔"

---

[1] دونوں اصحاب کے نام مختلف روایات میں مختلف بیان کئے گئے ہیں۔ ہم نے یہ نام ابن ہشام کی روایت سے لئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن ابی پہلے ہی کھول رہا تھا' ان باتوں سے وہ اور بھی زیادہ بھڑک اُٹھا کہنے لگا: "یہ سب کچھ تمہارا اپنا ہی کیا دھرا ہے' تم نے ان لوگوں کو اپنے ملک میں جگہ دی' ان پر اپنے مال تقسیم کئے' یہاں تک کہ اب یہ پھل پھول کر خود ہمارے ہی حریف بن گئے اور ہماری اور ان قریش کے کنگلوں (یا اصحاب محمد) کی حالت پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ اپنے کتے کو کھلا پلا کر موٹا کر تا کہ تجھی کو پھاڑ کھائے' تم لوگ ان سے ہاتھ روک لو تو یہ چلتے پھرتے نظر آئیں' خدا کی قسم! مدینے واپس پہنچ کر ہم میں سے جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو نکال دے گا۔"

مجلس میں اتفاق سے حضرت زید بن ارقم بھی موجود تھے جو اس وقت ایک کم عمر لڑکے تھے' انہوں نے یہ باتیں سن کر اپنے چچا سے ان کا ذکر کیا اور ان کے چچا نے جو انصار کے رئیسوں میں سے تھے جا کر حضور ﷺ کی خدمت میں سارا واقعہ بیان کر دیا۔[1] حضور ﷺ نے زید کو بلا کر دریافت کیا تو انہوں نے جو کچھ سنا تھا من و عن دہرایا دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "شاید تم ابن ابی سے ناراض ہو' ممکن ہے تم سے سننے میں کچھ غلطی ہو گئی ہو ممکن ہے تمہیں شبہ ہو گیا ہو کہ ابن ابی یہ کہہ رہا ہے۔" مگر زیدؓ نے عرض کیا: "نہیں' حضور! اللہ کی قسم! میں نے اس کو یہ باتیں کہتے سنا ہے۔"

اس پر حضور ﷺ نے ابن ابی کو بلا کر پوچھا تو وہ صاف مکر گیا اور قسمیں کھانے لگا کہ میں نے یہ باتیں ہرگز نہیں کہیں۔ انصار کے لوگوں نے بھی کہا: "حضور ﷺ! لڑکے کی بات ہے' شاید اسے وہم ہو گیا ہو' یہ ہمارا شیخ اور بزرگ ہے' اس کے مقابلے میں ایک لڑکے کی بات کا اعتبار نہ فرمایئے۔"

قبیلے کے بڑے بوڑھوں نے زید کو بھی ملامت کی اور وہ بیچارے رنجیدہ ہو کر اپنی جگہ بیٹھ رہے' مگر حضور ﷺ زید رضی اللہ عنہ کو بھی جانتے تھے اور عبد اللہ بن ابی کو بھی' اس لئے آپ سمجھ گئے کہ اصل بات کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے آکر عرض کیا: "مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اُڑا دوں یا اگر مجھے یہ اجازت دینا مناسب خیال نہیں فرماتے تو خود انصار ہی میں سے معاذ بن جبل یا عباد بن بشر یا سعد بن معاذ یا محمد بن مسلمہ کو حکم دیجئے[2] کہ وہ اسے قتل کر دیں۔"

مگر حضور ﷺ نے فرمایا: "ایسا نہ کرو' لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر رہا ہے۔"

---

[1] فقہاء نے اس سے یہ حکم اخذ کیا ہے کہ ایک شخص کی بری بات دوسرے شخص تک پہنچانا اگر کسی دینی اخلاقی یا ملی مصلحت کے لئے ہو تو یہ چغلی کی تعریف میں نہیں آتا۔ شریعت میں جس چغل خوری کو حرام کیا گیا ہے وہ فساد کی غرض سے اور لوگوں کو آپس میں لڑانے کے لئے چغلی کھانا ہے۔

[2] مختلف روایات میں مختلف انصاری بزرگوں کے نام آئے ہیں جن کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا کہ آپ ان میں سے کسی شخص سے یہ خدمت لے لیں' اگر مجھ سے اس لئے یہ کام لینا مناسب خیال نہیں فرماتے کہ میں مہاجر ہوں' میرے ہاتھوں اس کے مارے جانے سے فتنے بھڑک اُٹھنے کا امکان ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد آپ نے فوراً ہی کوچ کا حکم دے دیا' حالانکہ حضور ﷺ کے معمول کے لحاظ سے وہ کوچ کا وقت نہ تھا' مسلسل ۳۰ گھنٹے چلتے رہے' یہاں تک کہ لوگ تھک کر چور ہو گئے۔ پھر آپ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اور تھکے ہوئے لوگ زمین پر کمر ٹکاتے ہی سو گئے۔ یہ آپ ﷺ نے اس لئے کیا کہ جو کچھ مریسیع کے کنویں پر پیش آیا تھا' اس کے اثرات لوگوں کے ذہنوں سے محو ہو جائیں۔

راستے میں انصار کے ایک سردار اُسید بن حضیر آپ سے ملے اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! آج آپ نے ایسے وقت کوچ کا حکم دیا جو سفر کے لئے موزوں نہ تھا اور آپ کبھی ایسے وقت میں سفر کا آغاز نہیں فرمایا کرتے تھے؟"

حضور ﷺ نے فرمایا: "تم نے سنا نہیں کہ تمہارے ان صاحب نے کیا گوہر افشانی کی ہے؟"

انہوں نے پوچھا: "کون صاحب؟"

آپ نے فرمایا: "عبد اللہ بن اُبی"

انہوں نے پوچھا: "اس نے کیا کہا؟"

فرمایا: "اس نے کہا ہے کہ مدینہ پہنچ کر عزت والا ذلیل کو نکال باہر کرے گا۔"

انہوں نے عرض کیا: "یارسول اللہ! خدا کی قسم! عزت والے تو آپ ہیں اور ذلیل وہ ہے' آپ جب چاہیں اسے نکال سکتے ہیں۔"

رفتہ رفتہ یہ بات تمام انصار میں پھیل گئی اور ان میں ابن ابی کے خلاف سخت غصہ پیدا ہو گیا۔ لوگوں نے ابن ابی سے کہا: "جا کر رسول اللہ ﷺ سے معافی مانگو۔"

مگر اس نے تڑخ کر جواب دیا: "تم نے کہا کہ ان پر ایمان لاؤ' میں ایمان لے آیا' تم نے کہا کہ اپنے مال کی زکوۃ دو' میں نے زکوۃ بھی دے دی' اب بس یہ کسر رہ گئی ہے کہ میں محمد کو سجدہ کروں۔"

ان باتوں سے اس کے خلاف مومنین انصار کی ناراضگی اور زیادہ بڑھ گئی اور ہر طرف سے اُس پر پھٹکار پڑنے لگی۔ جب یہ قافلہ مدینہ طیبہ میں داخل ہونے لگا تو عبد اللہ بن ابی کے صاحبزادے' جن کا نام بھی عبد اللہ ہی تھا' تلوار سونت کر باپ کے آگے کھڑے ہو گئے اور بولے: "آپ نے کہا تھا کہ مدینہ واپس پہنچ کر عزت والا ذلیل کو نکال دے گا' اب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ عزت آپ کی ہے یا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی' خدا کی قسم! آپ مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک رسول اللہ ﷺ آپ کو اجازت نہ دیں۔"

اس پر ابن ابی چیخ اُٹھا: "خزرج کے لوگو! ذرا دیکھو! میرا بیٹا ہی مجھے مدینہ داخل ہونے سے روک رہا ہے۔"

لوگوں نے یہ خبر حضور ﷺ تک پہنچائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "عبد اللہ سے کہو اپنے باپ کو گھر آنے دے۔"

عبد اللہ نے کہا: "ان کا حکم ہے تو اب آپ داخل ہو سکتے ہیں۔"

اس وقت حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "کیوں عمر! اب تمہارا کیا خیال ہے؟ جس وقت تم نے کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ مجھے اس کو قتل کرنے کی اجازت دیجئے' اس وقت اگر تم اسے قتل کر دیتے تو بہت سی ناکیں اس پر پھڑکنے لگتیں' آج اگر میں اس کے قتل کا حکم دوں تو اسے قتل تک کیا جا سکتا ہے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "خدا کی قسم! اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اللہ کے رسول کی بات میری بات سے زیادہ مبنی بر حکمت تھی۔"

تشریح : اس حدیث کے واقعہ میں منافقین کی ایک شرارت کا ذکر ہے' جس سے وہ مسلمانوں کو ذلیل کرنا چاہتے تھے مگر خود ہی ذلیل و رسوا ہو گئے۔

حضور ﷺ نے جب دونوں افراد کو اپنے اپنے قبیلے کو پکارتے سنا تو آپ نے جو بات ارشاد فرمائی وہ بڑی اہم تھی۔ اسلام کی صحیح روح کو سمجھنے کے لئے اسے ٹھیک ٹھیک سمجھ لینا ضروری ہے۔ اسلام کا طریقہ یہ ہے کہ دو آدمی اگر اپنے جھگڑے میں لوگوں کو مدد کے لئے پکارنا چاہیں تو وہ کہیں مسلمانو! آؤ' ہماری مدد کرو یا یہ کہ لوگو! ہماری مدد کیلئے آؤ' لیکن اگر ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے قبیلے یا برادری یا نسل و رنگ یا علاقے کے نام پر لوگوں کو پکارتا ہے تو یہ جاہلیت کی پکار ہے اور اس پکار پر لبیک کہہ کر آنے والے اگر یہ نہیں دیکھتے کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون اور حق و انصاف کی بنا پر مظلوم کی حمایت کرنے کے بجائے اپنے اپنے گروہ کے آدمی کی حمایت میں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہو جاتے ہیں تو یہ جاہلیت کا فعل ہے' جس سے دنیا میں فساد برپا ہوتا ہے' اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے اسے گندی اور گھناؤنی چیز قرار دیا اور مسلمانوں سے فرمایا کہ تمہارا اس جاہلیت کی پکار سے کیا واسطہ؟ تم اسلام کی بنیاد پر ایک ملت بنے تھے' اب یہ انصار اور مہاجر کے نام پر تمہیں کیسے پکارا جا رہا ہے اور اس پکار پر تم کہاں دوڑے جا رہے ہو؟ علامہ سہیلی نے روض الانف میں لکھا ہے کہ فقہائے اسلام نے کسی جھگڑے یا اختلاف میں جاہلیت کی پکار بلند کرنے کو ایک فوجداری جرم قرار دیا ہے۔ ایک گروہ اس کی سزا پچاس ضرب تازیانہ قرار دیتا ہے۔ دوسرا گروہ دس ضرب تجویز کرتا ہے اور تیسرا گروہ کہتا ہے کہ اس کی سزا حالات کی مناسبت سے دی جانی چاہیئے۔ بعض حالت میں صرف زجر و توبیخ کافی ہے بعض دوسرے حالات میں ایسی پکار بلند کرنے والے کو قید کرنا چاہیئے اور اگر یہ زیادہ شرانگیز ہو تو اس کے مرتکب کو سزائے تازیانہ دینی چاہیئے۔

حدیث سے مستنبط دو اہم مسائل: اس حدیث سے دو اہم شرعی مسئلوں پر روشنی پڑتی ہے ایک یہ کہ جو طرز عمل ابن ابی نے اختیار کیا تھا' اگر کوئی شخص مسلم ملت میں رہتے ہوئے اس طرح کا رویہ اختیار کرے تو وہ قتل کا مستحق ہے۔ دوسرے یہ کہ محض قانوناً کسی شخص کے مستحق قتل ہو جانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ضرور اسے قتل ہی کر دیا جائے ایسے کسی فیصلے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا اس کا قتل کسی عظیم تر فتنے کا موجب تو نہ بن جائے گا۔ حالات سے آنکھیں بند کر کے قانون کا اندھا دھند استعمال بعض اوقات اس مقصد کے خلاف بالکل اُلٹا نتیجہ پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے قانون استعمال کیا جاتا ہے اگر ایک منافق اور مفسد آدمی کے پیچھے کوئی قابل لحاظ سیاسی طاقت موجود ہو تو اسے سزا دے کہ مزید فتنوں کو سر اُٹھانے کا موقع دینے سے بہتر یہ ہے کہ حکمت اور تدبر کے ساتھ اس اصل سیاسی طاقت کا استیصال کر دیا جائے جس کے بل پر وہ شرارت کر رہا ہو۔ یہی مصلحت تھی جس کی بنا پر حضور ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کو اس وقت بھی سزا نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی جب آپ اسے سزا دینے پر قادر تھے بلکہ اس کے ساتھ برابر نرمی کا سلوک کرتے رہے یہاں تک کہ دو تین سال کے اندر مدینہ میں منافقین کا زور ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گیا۔ (تفہیم القرآن:۵/۵۰۸ ۔ المنافقون ۔ تاریخی پس منظر)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: كُنْتُ فِىْ غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اُبَىٍّ، يَقُوْلُ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ، وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهٖ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّىْ اَوْ لِعُمَرَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَدَعَانِىْ، فَحَدَّثْتُهُ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَىٍّ وَاَصْحَابِهٖ، فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا، فَكَذَّبَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ، فَاَصَابَنِىْ هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِىْ مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ فِى الْبَيْتِ، فَقَالَ لِىْ عَمِّىْ: مَا اَرَدْتَّ اِلٰى اَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ ﴾ فَبَعَثَ اِلَىَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک غزوہ میں شامل تھا میں نے عبد اللہ بن ابی کو یہ کہتے ہوئے خود سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جو لوگ ہیں (مہاجرین) ان پر خرچ نہ کرو تو وہ لوگ آپ کی معیت سے الگ ہو جائیں اگر ہم ان کے پاس (بسلامت) واپس مدینہ لوٹ گئے تو عزت والا ذلت والے کو نکال باہر کرے گا۔ ابن ارقم کا بیان ہے میں نے اپنے چچا سے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ انہوں نے نبی ﷺ کو سارا واقعہ بیان کیا تو آپ نے مجھے بلا بھیجا۔ میں نے سارا واقعہ جوں کا توں بیان کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ہمنواؤں کو بلایا۔ وہ سب قسم کھا گئے کہ انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھوٹا سمجھا اور اس کے بیان کو سچا تصور فرمایا۔ مجھے اس کا اتنا صدمہ اور دکھ ہوا کہ ایسا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا تو میرے چچا نے مجھ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے جھوٹا سمجھا اور ناراض بھی ہوئے' اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت: ﴿ اِذا جاءک المنافقون ...... الایۃ ﴾ نازل فرمائی تو نبی ﷺ نے مجھے بلا بھیجا اور یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے بیان کی تصدیق فرما دی ہے' اے زید!"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسری روایت میں ہے:

② عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ' قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ' فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ' يَقُوْلُ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا' وَقَالَ اَيْضًا: لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ' فَذَكَرَ عَمِّيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ وَاَصْحَابِهٖ' فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا' فَصَدَّقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِيْ ......الخ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا' میں نے عبد اللہ بن ابی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کا ساتھ چھوڑ کر تتر بتر ہو جائیں گے' نیز اس نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینہ واپس لوٹ گئے تو عزت والا ذلیل کو مدینہ سے نکال باہر کرے گا۔ چنانچہ میں نے یہ ساری باتیں اپنے چچا تک پہنچا دیں اور میرے چچا نے رسول اللہ ﷺ کو سنا دیں' تو رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن اُبی اور اس کے احباب کو بلا بھیجا۔ وہ آکر قسم کھا گئے کہ انہوں نے تو یہ باتیں نہیں کیں' رسول اللہ ﷺ نے ان کا بیان سن کر ان کی تصدیق فرمائی اور مجھے جھوٹا سمجھا........ الخ

بخاری کی ایک اور روایت میں ہے' زید بن ارقم کہتے ہیں:

③ قَالَ: لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ وَقَالَ اَيْضًا: لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ' اَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَلَامَنِي الْاَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ مَا قَالَ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ اِلَى الْمَنْزِلِ' فَنِمْتُ' فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ ..... الخ

حضرت زید بن ارقم کا بیان ہے کہ ابن اُبی نے جب یہ کہا کہ رسول اللہ کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو نیز یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینہ واپس لوٹ گئے تو عزیز ذلیل ترین کو مدینہ سے نکال باہر کرے گا' میں نے اس کی اطلاع نبی ﷺ کو دے دی۔ اس پر انصار نے مجھے ملامت کی' ادھر عبد اللہ بن ابی نے قسم کھا کر کہا کہ اس نے یہ بات نہیں کہی' میں واپس اپنے گھر لوٹ آیا اور سو گیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا بھیجا۔ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہاری بات کی تصدیق فرما دی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اور روایت میں ہے:

④ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُبَيٍّ لِاَصْحَابِهٖ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ وَقَالَ: لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهٗ، فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ، فَسَاَلَهٗ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهٗ مَا فَعَلَ، قَالُوْا: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقِيْ فِيْ ﴿ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ ﴾ ...... الخ

حضرت زید بن ارقم کا بیان ہے کہ ہم نبی ﷺ کی معیت میں ایک سفر پر نکلے، اس سفر کے دوران میں لوگوں کو بہت سختی پہنچی، (یعنی لوگوں نے بہت تکلیف اُٹھائی) تو عبد اللہ بن ابی نے اپنے ہم خیال لوگوں سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جو لوگ ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کے اردگرد سے چھٹ جائیں (یعنی رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں پر معاشی دباؤ ڈالو کہ لوگ ان کا ساتھ چھوڑ جائیں) میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ نے ابن اُبی کو پیغام ارسال فرمایا: (وہ حاضر خدمت ہوا) تو اس سے آپ نے دریافت فرمایا تو اس نے بڑی کڑی قسم کھا کر کہا کہ اس نے یہ کام نہیں کیا۔ لوگ کہنے لگے زید نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غلط بیانی کی ہے ان کی اس بات سے میرے دل میں بڑی تکلیف ہوئی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بیان کی تصدیق فرماتے ہوئے ﴿ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ ﴾ آیت نازل فرمائی۔

⑤ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: ثنا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ غُلَامًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اُبَيٍّ، يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَلَعَلَّكَ غَضِبْتَ عَلَيْهِ، قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ! لَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُهٗ، قَالَ: فَلَعَلَّكَ اَخْطَاَ سَمْعُكَ، قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ، يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُهٗ، قَالَ: فَلَعَلَّهٗ شُبِّهَ عَلَيْكَ، قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ! قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقًا لِلْغُلَامِ: ﴿ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ﴾ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنِ الْغُلَامِ فَقَالَ: وَفَتْ، اُذُنُكَ، وَفَتْ اُذُنُكَ، يَا غُلَامُ۔

حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک لڑکا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن اُبی کو اس طرح باتیں کرتے سنا ہے، آپ نے فرمایا: "ممکن ہے تم اس سے ناراض ہو۔" اس نے عرض کیا: "نہیں، اللہ کی قسم! میں نے اسے یہ کہتے ہوئے خود سنا ہے؟" آپ نے فرمایا: "ممکن ہے تمہیں سننے میں غلطی ہو گئی ہو؟" اس نے عرض کیا: "نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی! میں نے یقیناً اسے یہ کہتے سنا ہے۔" آپ نے فرمایا: "شاید تمہیں شبہ ہو گیا ہو؟" اس نے عرض کیا: "اللہ کی قسم! نہیں، میں نے اسے یہ باتیں کہتے سنا ہے۔" تو اللہ تعالیٰ نے لڑکے کے بیان کی تصدیق کے لئے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاذل ﴾ نبی ﷺ نے لڑکے کا کان پکڑ کر فرمایا: "اے لڑکے! تیرے کان نے تیرے ساتھ وفا کی' اے لڑکے! تیرے کان نے تیرے ساتھ وفا کی۔"

ترمذی نے ابواب التفسیر میں سورۃ المنافقین کے ضمن میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے جو روایت نقل کی ہے' اس میں ہے:

⑥ فَبَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَأْسِيْ مِنَ الْهَمِّ اِذْ اَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّكَ اُذُنِيْ وَضَحِكَ فِيْ وَجْهِيْ ...... الخ

میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ' پریشانی کی وجہ سے سر جھکائے بیٹھا تھا کہ اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور میرے کان کو پکڑ کے حرکت دی اور میرے سامنے خندہ رو ہوئے۔

مآخذ:

① ۞ بخاری:۷۲۷/۲ ۔ کتاب التفسیر ۔ سورۃ المنافقون ۞ تفسیر ابن جریر:۷۰/۱۲ (پ:۲۸) ۔ سورۃ المنافقون ۔

② ۞ بخاری:۷۲۸/۲ ۔ کتاب التفسیر ۔ سورۃ المنافقون ۔

③ ۞ بخاری:۷۲۸/۲ ۔ کتاب التفسیر ۔ باب قوله ذٰلک بانهم آمنوا ثم کفروا ...... الخ ۞ ترمذی:۱۶۸/۲ ۔ ابواب التفسیر ۔ سورۃ المنافقون ۔ ۞ ابن جریر:۷۱/۱۲ (پ:۲۸) ۔ سورۃ المنافقون ۞ مسند احمد:۳۶۹/۴ ۔ زید ابن ارقم ۔

④ ۞ بخاری:۷۲۸/۲ ۔ کتاب التفسیر ۔ باب قوله واذا رایتهم تعجبک اجسامهم ...... الخ ۞ مسند احمد:۳۷۳/۴ ۔ زید بن ارقم ۔

⑤ ۞ ابن جریر:۱۲/(جز:۳۰/۲۸) ۔ سورۃ المنافقون۔

⑥ ۞ ترمذی ۔ ابواب التفسیر ۔ سورۃ المنافقون۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولید بن عقبہ کی غلط بیانی

قبیلۂ بنی المصطلق جب مسلمان ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ کو بھیجا تاکہ ان لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر لائیں، یہ اُن کے علاقے میں پہنچے تو کسی وجہ سے ڈر گئے اور اہل قبیلہ سے ملے بغیر مدینہ واپس جاکر رسول اللہ ﷺ سے شکایت کر دی کہ انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتے تھے اور آپ نے ارادہ کیا کہ ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے ایک دستہ روانہ کریں۔ (بعض روایات میں آیا ہے کہ آپ نے وہ دستہ روانہ کر دیا تھا اور بعض میں یہ بیان ہوا ہے کہ وہ روانہ کرنے والے تھے، بہرحال اس بات پر سب متفق ہیں کہ) بنی المصطلق کے سردار حارث بن ضرار (ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد) اس دوران میں خود ایک وفد لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے اور انہوں نے عرض کیا: "خدا کی قسم! ہم نے تو ولید کو دیکھا تک نہیں، کجا کہ زکوٰۃ دینے سے انکار اور ان کے قتل کے ارادے کا کوئی سوال پیدا ہو، ہم ایمان پر قائم ہیں اور ادائے زکوٰۃ سے ہمیں ہرگز انکار نہیں ہے۔" (تھوڑے سے لفظی اختلاف کے ساتھ اس قصے کو امام احمدؒ، ابن ابی حاتمؒ، طبرانی اور ابن جریر نے حضرات عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حارث بن ضرار رضی اللہ عنہ، مجاہد، قتادہ، عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ، یزید بن رومان، ضحاک اور مقاتل بن حیان سے نقل کیا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں یہ پورا قصہ بیان تو اسی طرح ہوا ہے مگر اس میں ولید کے نام کی تصریح نہیں ہے۔)

تشریح: مسلمانوں کے لئے اس واقعہ میں ایک سبق: اس نازک موقع پر جبکہ ایک بے بنیاد خبر پر اعتماد کر لینے کی وجہ سے ایک عظیم غلطی ہوتے ہوتے رہ گئی، تو مسلمانوں کو یہ سبق حاصل ہوا کہ جب کوئی اہمیت رکھنے والی خبر جس پر کوئی بڑا نتیجہ مرتب ہوتا ہو، تمہیں ملے تو اس کو قبول کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ خبر لانے والا کیسا آدمی ہے؟ اگر کوئی فاسق شخص ہو، یعنی جس کا ظاہر حال یہ بتا رہا ہو کہ اس کی بات اعتماد کے لائق نہیں ہے تو اس کی دی ہوئی خبر پر عمل کرنے سے پہلے تحقیق کر لو کہ امر واقعہ کیا ہے؟

اس کی رو سے مسلمانوں کی حکومت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ کسی شخص یا گروہ یا قوم کے خلاف کوئی کار روائی ایسے مخبروں کی دی ہوئی خبروں کی بنا پر کر ڈالے جن کی سیرت بھروسے کے لائق نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی قاعدے کی بنا پر محدثین نے جرح و تعدیل کا فن ایجاد کیا تاکہ اُن لوگوں کے حالات کی تحقیق کریں جن کے ذریعہ سے بعد کی نسلوں کو نبی ﷺ کی احادیث پہنچی تھیں اور فقہاء نے قانون شہادت میں یہ اصول قائم کیا کہ کسی ایسے معاملے میں جس سے کوئی شرعی حکم ثابت ہوتا ہو یا کسی انسان پر کوئی حق عائد ہو' فاسق کی گواہی قابل قبول نہیں ہے' البتہ اس امر پر اہل علم کا اتفاق ہے کہ عام دنیوی معاملات میں ہر خبر کی تحقیق اور خبر لانے والے کے لائق اعتماد ہونے کا اطمینان کرنا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً: آپ کسی کے ہاں جاتے ہیں اور گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں' اندر سے کوئی آکر کہتا ہے کہ آجاؤ' آپ اس کے کہنے پر اندر جاسکتے ہیں' قطع نظر اس سے کہ صاحب خانہ کی طرف سے اذن کی اطلاع دینے والا فاسق ہو یا صالح۔ اسی طرح اہل علم کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ جن لوگوں کا فسق جھوٹ اور بدکرداری کی نوعیت کا نہ ہو بلکہ فساد عقیدہ کی بنا پر وہ فاسق قرار پاتے ہوں' ان کی شہادت بھی قبول کی جاسکتی ہے اور روایت بھی' محض ان کے عقیدے کی خرابی ان کی شہادت یا روایت قبول کرنے میں مانع نہیں ہے۔ (تفہیم القرآن:۵/۷۳۔ الحجرات۔ حاشیہ:۸)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اَبِيْ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، ثنا عِيْسَى بْنُ دِيْنَارٍ، ثنا اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ الْحَارِثَ بْنَ ضِرَارٍ الْخُزَاعِيَّ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِيْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَدَخَلْتُ فِيْهِ وَاَقْرَرْتُ بِهٖ، فَدَعَانِيْ اِلَى الزَّكَاةِ، فَاَقْرَرْتُ بِهَا وَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِيْ، فَاَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَدَاءِ الزَّكَاةِ، فَمَنِ اسْتَجَابَ لِيْ، جَمَعْتُ زَكَاتَهُ۔ فَيُرْسِلُ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لِاَبَانِ كَذَا وَكَذَا لِيَاْتِيَكَ مَا جَمَعْتُ مِنَ الزَّكَاةِ، فَلَمَّا جَمَعَ الْحَارِثُ الزَّكَاةَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَهٗ وَبَلَغَ الْاَبَانُ الَّذِيْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبْعَثَ اِلَيْهِ احْتَبَسَ عَلَيْهِ الرَّسُوْلُ فَلَمْ يَاْتِهٖ فَظَنَّ الْحَارِثُ اَنَّهٗ قَدْ حَدَثَ فِيْهِ سَخْطَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ فَدَعَا بِسَرَوَاتِ قَوْمِهٖ فَقَالَ لَهُمْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

حارث بن ضرار خزاعی کا بیان ہے' میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جسے میں نے منظور کر لیا اور میں دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا' پھر آپ نے مجھے ادائیگی زکوٰۃ کی دعوت دی میں نے اسے ادا کرنے کا بھی اقرار کر لیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں واپس اپنی قوم کے پاس جاتا ہوں اور انہیں بھی قبول اسلام اور ادائیگی زکاۃ کی دعوت دیتا ہوں' جس نے میری دعوت تسلیم کر لی اس کی زکاۃ میں جمع کروں گا' رسول اللہ ﷺ میرے پاس اپنا قاصد فلاں وقت بھیجیں گے تاکہ زکاۃ کا وہ مال جو میں نے جمع کیا ہو گا اسے وصول کر لیں۔ پس جب حارث نے زکوٰۃ کا مال ان لوگوں سے جمع کر لیا جنہوں نے دعوت قبول کی تھی اور وہ وقت مقررہ بھی ہو گیا' جب رسول اللہ ﷺ نے وصول کنندہ زکوٰۃ بھیجنا تھا اور وہ نہ آیا تو حارث نے گمان کیا کہ یقیناً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی واقع ہو گئی ہے تو اس نے اپنی قوم کے سربرآوردہ اصحاب کو بلایا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَّتَ لِیْ وَقْتًا یُرْسِلُ اِلَیَّ رَسُوْلَهٗ لِیَقْبِضَ مَا كَانَ عِنْدِیْ مِنَ الزَّكَاةِ وَلَیْسَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخُلْفُ وَلَا اَرٰی حَبْسَ رَسُوْلِهٖ اِلَّا مِنْ سَخْطَةٍ كَانَتْ، فَانْطَلِقُوْا، فَنَأْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَلِیْدَ بْنَ عُقْبَةَ اِلَی الْحَارِثِ لِیَقْبِضَ مَا كَانَ عِنْدَهٗ مِمَّا جَمَعَ مِنَ الزَّكَاةِ فَلَمَّا اَنْ سَارَ الْوَلِیْدُ حَتّٰی بَلَغَ بَعْضَ الطَّرِیْقِ فَرَقَ فَرَجَعَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْحَارِثَ مَنَعَنِی الزَّكَاةَ وَاَرَادَ قَتْلِیْ، فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَعْثَ اِلَی الْحَارِثِ، فَاَقْبَلَ الْحَارِثُ بِاَصْحَابِهٖ اِذَا اسْتَقْبَلَ الْبَعْثُ وَفَصَلَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ لَقِیَهُمُ الْحَارِثُ، فَقَالُوْا: هٰذَا الْحَارِثُ؟ فَلَمَّا غَشِیَهُمْ، قَالَ لَهُمْ: اِلٰی مَنْ بُعِثْتُمْ؟ قَالُوْا: اِلَیْكَ، قَالَ: وَلِمَ؟ قَالُوْا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَعَثَ اِلَیْكَ الْوَلِیْدَ بْنَ عُقْبَةَ، فَزَعَمَ اَنَّكَ مَنَعْتَهُ الزَّكَاةَ وَاَرَدْتَّ قَتْلَهٗ، قَالَ: لَا، وَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، مَا رَأَیْتُهٗ بَتَّةً، وَلَا اَتَانِیْ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَارِثُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنَعْتَ الزَّكَاةَ وَاَرَدْتَّ قَتْلَ رَسُوْلِیْ؟ قَالَ: لَا، وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَارَأَیْتُهٗ وَلَا اَتَانِیْ، وَمَا اَقْبَلْتُ اِلَّا حِیْنَ احْتَبَسَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَشِیْتُ اَنْ تَكُوْنَ كَانَتْ سَخْطَةً مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ، قَالَ: فَنَزَلَتِ الْحُجُرَاتُ: ﴿ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ

ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک مقرر وقت پر اپنا قاصد بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا تاکہ وہ میرے پاس جمع شدہ مال زکوٰۃ وصول کرے، رسول اللہ ﷺ وعدہ خلافی نہیں کرتے، میرے خیال کے مطابق قاصد کا نہ آنا بجز ناراضگی کے اور کوئی وجہ نہیں رکھتا، چلو! ہم خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ ادھر رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ کو حارث کے پاس جمع شدہ مال زکوٰۃ کی وصولی کے لئے روانہ فرما دیا لیکن یہ صاحب کہیں راستہ ہی سے ڈر کر واپس لوٹ آئے اور رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں آکر رپورٹ دی کہ حارث نے مجھے زکاۃ دینے سے انکار کر دیا اور میرے قتل کے درپے ہو گئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حارث کی جانب ایک دستہ بھیجا۔ مدینہ کے قریب ہی اس دستہ نے حارث اور اس کے ساتھیوں کو پاکر ان سب کو گھیرے میں لے لیا اور دریافت کیا کہ یہی حارث ہے؟ جب انہوں نے حارث اور اس کے ساتھیوں کو گھیر لیا تو ان لوگوں نے پوچھا: آپ لوگوں کو کن کی طرف بھیجا گیا ہے؟ اصحاب رسول ﷺ نے جواب دیا: تمہاری طرف، حارث نے کہا: کس لئے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ کو تمہاری طرف بھیجا تھا، اس کے زعم وگمان میں تو نے زکوٰۃ روک لی اور اس کے قتل کے درپے ہو گیا۔ حارث نے کہا: نہیں، اس ذات گرامی کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے! میں نے تو ولید کو دیکھا تک نہیں اور وہ میرے پاس آیا بھی نہیں۔ پس جب حارث رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا: تو نے زکوٰۃ روک لی اور میرے قاصد کو قتل کرنا چاہا؟ حارث نے عرض کیا: نہیں، اس ذات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاسِقٌ بِنَبَا' فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ ﴾ اِلٰى هٰذَا الْمَكَانِ ﴿ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾

کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے! میں نے تو اسے دیکھا تک نہیں اور نہ وہ میرے پاس آیا ہے' میں تو صرف اس بنا پر حاضر خدمت ہُوا ہوں کہ آپ کی جانب سے قاصد کا نہ آنا اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی کا باعث ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت سورۂ الحجرات کی آیت ﴿ یا ایها الذی اٰمنوا ان جاء کم فاسق ﴾ سے کر ﴿ والله علیم حکیم ﴾ تک نازل ہوئی۔

② حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ' قَالَ: ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ' عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ' عَنْ ثَابِتٍ' مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ' عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ' قَالَتْ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً فِيْ صَدَقَاتِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ بَعْدَ الْوَقْعَةِ' فَسَمِعَ بِذَالِكَ الْقَوْمُ' فَتَلَقَّوْهُ يُعَظِّمُوْنَ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَحَدَّثَهُ الشَّيْطَانُ اَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ قَتْلَهُ' قَالَتْ: فَرَجَعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ: اِنَّ بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَدْ مَنَعُوْا صَدَقَاتِهِمْ' فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ' قَالَ: فَبَلَغَ الْقَوْمَ رُجُوْعُهُ قَالَ: فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفُّوْا لَهُ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ' فَقَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ وَسَخَطِ رَسُوْلِهِ' بَعَثْتَ اِلَيْنَا رَجُلاً مُصَدِّقًا' فَسَرَرْنَا بِذَالِكَ' وَقَرَّتْ بِهِ اَعْيُنُنَا ثُمَّ اَنَّهُ رَجَعَ مِنْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ' فَخَشِيْنَا اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ غَضَبًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُوْلِهِ' فَلَمْ يَزَالُوْا يُكَلِّمُوْنَهُ حَتّٰى جَاءَ بِلَالٌ وَاَذَّنَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ' قَالَ: وَنَزَلَتْ ﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَا فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴾

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی المصطلق کے بعد ان کی زکوٰۃ کی وصولی کے لئے ایک آدمی کو بھیجا' اس کی خبر بنی المصطلق کے لوگوں نے بھی سن لی۔ یہ لوگ ارشاد نبوی کی تعظیم کے پیش نظر خوشی سے اس آدمی کو ملے تو اس موقع پر شیطان نے وصولی کے لئے جانے والے آدمی کے دل میں ڈال دیا کہ وہ تو اس کے قتل کے درپے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ وہ قاصد واپس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رپورٹ دی کہ بنو مصطلق نے زکوٰۃ روک لی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان ناراض ہو گئے۔ اس کی یہ واپسی کی خبر بنو مصطلق تک بھی پہنچ گئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صف بستہ کھڑے ہو کر نماز ظہر کے وقت عرض کیا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور غصہ سے پناہ کے طلب گار ہیں' آپ نے زکوٰۃ وصول کرنے والا آدمی ہماری جانب بھیجا' ہم بڑے خوش اور مسرور ہوئے اور اس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں مگر وہ شخص راستہ ہی سے واپس آگیا تو ہم خوف زدہ ہو گئے کہ کہیں اللہ اور اس کے رسول ناراض نہ ہو گئے ہوں' ان حضرات کی گفتگو ابھی جاری تھی کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر نماز عصر کی اذان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہدی' اس موقع پر ﴿ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ امنوا ان جاءکم فاسق ﴾ سے لے کر ﴿ ندمین ﴾ تک نازل ہوئی۔

ماخذ:

① مسند احمد:۲۷۹/۴۔ تفسیر ابن کثیر:۲۰۹/۴۔ سورة الحجرات۔ تفسیر روح المعانی:۱۳۰/۱۱۔ سورة الحجرات۔ ابن ابی الدنیا۔ ابن منده۔ ابن مردویه بحواله روح المعانی:۱۳۱/۱۱۔ ابن ابی حاتم' طبرانی بحواله تفسیر ابن کثیر:۲۰۹/۴۔ تفسیر فتح القدیر للشوکانی:۶۲/۵۔

② تفسیر بن جریر:۷۸/۱۱۔ سورة الحجرات۔ اسی صفحہ پر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت بھی منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعۂ افک اور منافقین کے کردار

"مسلمانو! کون ہے جو اس شخص کے حملوں سے میری عزت بچائے جس نے میرے گھر والوں پر الزامات لگا کر مجھے اذیت پہنچانے کی حد کر دی ہے۔ بخدا میں نے نہ تو اپنی بیوی ہی میں کوئی برائی دیکھی ہے اور نہ اس شخص میں جس کے متعلق تہمت لگائی جاتی ہے۔ وہ تو کبھی میری غیر موجودگی میں میرے گھر آیا بھی نہیں۔"

تشریح: غزوۂ بنی المصطلق کے سفر میں عبداللہ بن ابی نے ایک خطرناک فتنہ اٹھا دیا اور فتنہ بھی ایسا کہ اگر نبی ﷺ اور آپ کے جاں نثار صحابہ کمال درجہ ضبط و تحمل اور حکمت و دانائی سے کام نہ لیتے تو مدینے کی نو خیز مسلم سوسائٹی میں سخت خانہ جنگی برپا ہو جاتی۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا فتنہ تھا۔ اس کا واقعہ خود انہی کی زبان سے درج ذیل ہے۔ جس سے صورت حاصل سامنے آ جائے گی۔ بیچ بیچ میں جو امور تشریح طلب ہوں گے انہیں ہم دوسری معتبر روایات کی مدد سے قوسین میں بڑھاتے جائیں گے تاکہ جناب صدیقہ کے تسلسل بیان میں خلل نہ واقع ہو۔

روداد واقعہ خود انہی کی زبان سے: رسول اللہ ﷺ کا قاعدہ تھا کہ جب آپ سفر پر جانے لگتے تو قرعہ ڈال کر فیصلہ فرماتے کہ آپ کی بیویوں میں سے کون آپ کے ساتھ جائے۔ غزوۂ بنی المصطلق کے موقع پر میرا نام نکلا اور میں آپ کے ساتھ گئی۔ واپسی پر جب ہم مدینے کے قریب تھے' ایک منزل پر رات کے وقت رسول اللہ ﷺ نے پڑاؤ کیا۔ اور ابھی رات کا کچھ حصہ باقی تھا کہ کوچ کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ میں اٹھ کر رفع حاجت کے لئے گئی اور جب پلٹنے لگی تو قیام گاہ کے قریب پہنچ کر مجھے محسوس ہوا کہ میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر کہیں گر پڑا ہے۔ میں اسے تلاش کرنے میں لگ گئی اور اتنے میں قافلہ روانہ ہو گیا۔ قاعدہ یہ تھا کہ میں کوچ کے وقت اپنے ہودے میں بیٹھ جاتی تھی اور چار آدمی اسے اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیتے تھے۔ ہم عورتیں اس زمانے میں غذا کی کمی کے سبب سے بہت ہلکی پھلکی تھیں۔ میرا ہودہ اٹھاتے وقت لوگوں کو یہ محسوس ہی نہ ہوا کہ میں اس میں نہیں ہوں۔ وہ بے خبری میں خالی ہودہ اونٹ پر رکھ کر روانہ ہو گئے۔ میں جب ہار لے کر پلٹی تو وہاں کوئی نہ تھا۔ آخر اپنی چادر اوڑھ کر وہیں لیٹ گئی اور دل میں سوچ لیا کہ آگے جا کر جب یہ لوگ مجھے نہ پائیں گے تو خود ہی ڈھونڈتے ہوئے آ جائیں گے۔ اسی حالت میں مجھ کو نیند آ گئی۔ صبح کے وقت صفوان بن معطل سلمی اس جگہ سے گزرے۔ جہاں میں سو رہی تھی اور مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے۔ کیونکہ پردے کا حکم آنے سے پہلے وہ مجھے بارہا دیکھ چکے تھے۔ [یہ صاحب بدری صحابیوں میں سے تھے ان کو صبح دیر تک سونے کی عادت تھی' اس لئے یہ بھی لشکر گاہ میں کہیں پڑے سوتے رہ گئے تھے اور اب اٹھ کر مدینے جا رہے تھے] مجھے دیکھ کر انہوں نے اونٹ روک لیا اور بے ساختہ ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبان سے نکلا:

((اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ))' رسول اللہ ﷺ کی بیوی یہیں رہ گئیں!؟"

اسی آواز سے میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اٹھ کر فوراً اپنے منہ پر چادر ڈال لی۔ انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہ کی، لاکر اپنا اونٹ میرے پاس بٹھا دیا اور الگ ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ میں اونٹ پر سوار ہو گئی اور وہ نکیل پکڑ کر روانہ ہو گئے۔ دوپہر کے قریب ہم نے لشکر کو جالیا جب کہ وہ ابھی ایک جگہ جاکر ٹھہرا ہی تھا اور لشکر والوں کو یہ پتہ نہ چلا تھا کہ میں پیچھے چھوٹ گئی ہوں۔ اس پر بہتان اٹھانے والوں نے بہتان اٹھا دیئے اور ان میں سب سے پیش پیش عبداللہ بن ابی تھا۔ مگر میں اس سے بے خبر تھی کہ مجھ پر کیا باتیں بن رہی ہیں۔

[دوسری روایات میں آیا ہے کہ جس وقت صفوان کے اونٹ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لشکر گاہ میں پہنچیں اور معلوم ہوا کہ آپ اس طرح پیچھے چھوٹ گئی تھیں۔ اسی وقت عبداللہ بن ابی پکار اٹھا کہ "خدا کی قسم یہ بچ کر نہیں آئی ہے' لو دیکھو، تمہارے نبی کی بیوی نے رات ایک اور شخص کے ساتھ گزاری اور اب وہ اسے علانیہ لیے چلا آ رہا ہے]

مدینے پہنچ کر میں بیمار ہو گئی اور ایک مہینے کے قریب پلنگ پر پڑی رہی۔ شہر میں اس بہتان کی خبریں اڑ رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے کانوں تک بھی بات پہنچ چکی تھی، مگر مجھے کچھ پتہ نہ تھا۔ البتہ جو چیز مجھے کھٹکتی تھی وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی وہ توجہ میری طرف نہ تھی جو بیماری کے زمانے میں ہوا کرتی تھی۔ آپ گھر میں آتے تو بس گھر والوں سے یہ پوچھ کر چلے جاتے: ((کیف تیکم؟)) "کیسی ہیں یہ؟" خود مجھ سے کوئی کلام نہ کرتے۔ اس سے مجھے شبہ ہوتا کہ کوئی بات ضرور ہے۔ آخر آپ سے اجازت لے کر میں اپنی ماں کے گھر چلی گئی۔ تاکہ وہ میری تیمارداری اچھی طرح کر سکیں۔

ایک روز رات کے وقت حاجت کے لئے میں مدینے کے باہر گئی۔ اس وقت تک ہمارے گھروں میں بیت الخلاء نہ تھے اور ہم لوگ جنگل ہی جایا کرتے تھے۔ میرے ساتھ مسطح ابن اُثاثہ کی ماں بھی تھیں جو میرے والد کی خالا زاد بہن تھیں [دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پورے خاندان کی کفالت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ذمے لے رکھی تھی، مگر اس احسان کے باوجود مسطح بھی ان لوگوں میں شامل ہو گئے تھے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف اس بہتان کو پھیلا رہے تھے] راستے میں ان کو ٹھوکر لگی اور بے ساختہ ان کی زبان سے نکلا: "غارت ہو مسطح"

میں نے کہا: "اچھی ماں ہو جو بیٹے کو کوستی ہو اور بیٹا بھی وہ جس نے جنگ بدر میں حصہ لیا ہے۔"

انہوں نے کہا: "بیٹا! کیا تجھے اس کی باتوں کی کچھ خبر نہیں؟"

پھر انہوں نے سارا قصہ سنایا کہ افترا پرداز لوگ میرے متعلق کیا باتیں اڑا رہے ہیں۔ [منافقین کے سوا خود مسلمانوں میں سے جو لوگ اس فتنے میں شامل ہو گئے تھے ان میں مسطح، حسان بن ثابت مشہور شاعر اسلام اور حمنہ بنت جحش، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بہن کا حصہ سب سے نمایاں تھا] یہ داستان سن کر میرا خون خشک ہو گیا وہ حاجت بھی بھول گئی جس کے لئے آئی تھی، سیدھی گھر گئی اور رات بھر رو رو کر کاٹی۔

آگے چل کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "میرے پیچھے رسول اللہ ﷺ نے علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما بن زید کو بلایا اور ان سے مشورہ طلب کیا۔ اُسامہ نے میرے حق میں کلمۂ خیر کہا اور عرض کیا "یارسول اللہ بھلائی کے سوا آپ کی بیوی میں کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیز ہم نے نہیں پائی۔ یہ سب کچھ کذب اور باطل ہے جو اڑایا جا رہا ہے۔"

رہے علی (رضی اللہ عنہ) تو انہوں نے کہا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی کمی نہیں ہے' آپ اس کی جگہ دوسری بیوی کر سکتے ہیں اور تحقیق کرنا چاہیں تو خدمت گار لونڈی کو بلا کر حالات دریافت فرمائیں۔"

چنانچہ خدمت گار کو بلایا گیا اور پوچھ گچھ کی گئی۔ اس نے کہا "اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' میں نے ان میں کوئی برائی نہیں دیکھی جس پر حرف رکھا جا سکے بس اتنا عیب ہے کہ میں آٹا گوندھ کر کسی کام کو جاتی ہوں اور کہہ جاتی ہوں کہ بیوی ذرا آٹے کا خیال رکھنا' مگر وہ سو جاتی ہیں اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔"

اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں حدیث بالا کے الفاظ فرمائے "اس پر اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ (بعض روایات میں سعد بن معاذ) نے اٹھ کر کہا کہ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' اگر وہ ہمارے قبیلے کا آدمی ہے تو ہم اس کی گردن مار دیں اور اگر ہمارے بھائی خزرجیوں میں سے ہے تو آپ حکم دیں' ہم تعمیل کے لئے حاضر ہیں" یہ سنتے ہی سعد بن عبادہ' رئیس خزرج اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے "جھوٹ کہتے ہو' تم ہرگز اسے نہیں مار سکتے۔ تم اس کی گردن مارنے کا نام صرف اس لیے لے رہے ہو کہ وہ خزرج میں سے ہے۔ اگر وہ تمہارے قبیلے کا آدمی ہوتا تو تم کبھی یہ نہ کہتے ہم اس کی گردن مار دیں گے۔"

اُسید بن حضیر نے جواب میں کہا: "تم منافق ہو اسی لئے منافقوں کی حمایت کرتے ہو۔"

اس پر مسجد نبوی میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف رکھتے تھے' قریب تھا کہ اَوس اور خزرج مسجد ہی میں لڑ پڑتے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ٹھنڈا کیا اور پھر ممبر سے اتر آئے۔

عبداللہ بن ابی کی غرض: عبداللہ بن ابی نے یہ شوشہ چھوڑ کر بیک وقت کئی شکار کرنے کی کوشش کی:

- ایک طرف اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عزت پر حملہ کیا۔
- دوسری طرف اس نے اسلامی تحریک کے بلند ترین اخلاقی وقار کو گرانے کی کوشش کی۔
- تیسری طرف اس نے یہ ایک ایسی چنگاری پھینکی تھی کہ اگر اسلام اپنے پیروؤں کی کایا نہ پلٹ چکا ہوتا تو مہاجرین اور انصار اور خود انصار کے بھی دونوں قبیلے آپس میں لڑ مرتے۔ (تفہیم: ۳۱۳/۳۔ سورۂ نور...... تاریخی پس منظر)

"(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں فرمایا کہ) میں نے نہ اپنی بیوی میں کوئی برائی دیکھی ہے اور نہ اس شخص میں جس کے متعلق یہ الزام لگایا جا رہا ہے۔"

تشریح : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق وضاحت کر دی تھی مگر وہ لوگوں کی زبان بند کرنے کے لئے کافی نہ تھی۔ جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی کہ "جس وقت تم لوگوں نے اسے (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کی بات کو) سنا تھا۔ اسی وقت کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ سے نیک گمان کیا؟ اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صریح بہتان ہے؟" تو عام لوگوں کے دل میں یہ سوال اٹھ سکتا تھا کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق نے اسے کیوں نہ اول روز ہی جھٹلا دیا اور کیوں انہوں نے اسے اتنی اہمیت دی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شوہر اور باپ کی پوزیشن عام آدمیوں سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اگرچہ ایک شوہر سے بڑھ کر کوئی اپنی بیوی کو نہیں جان سکتا اور ایک شریف و صالح بیوی کے متعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی صحیح الدماغ شوہر لوگوں کے بہتانوں پر فی الواقع بدگمان نہیں ہو سکتا' لیکن اگر اس کی بیوی پر الزام لگا دیا جائے تو وہ اس مشکل میں پڑ جاتا ہے کہ اسے بہتان کہہ کر رد کر بھی دے تو کہنے والوں کی زبان نہ رکے گی (جیسے حضور ﷺ نے کہہ دیا تھا) بلکہ وہ اس پر ایک اور رذایہ چڑھائیں گے کہ بیوی نے میاں صاحب کی عقل پر کیسا پردہ ڈال رکھا ہے۔ سب کچھ کر رہی ہے اور میاں یہ سمجھتے ہیں کہ میری بیوی بڑی پاکدامن ہے' ایسی ہی مشکل ماں باپ کو پیش آتی ہے' وہ غریب اپنی بیٹی کی عصمت پر صریح جھوٹے الزام کی تردید میں اگر زبان کھولیں بھی تو بیٹی کی پوزیشن صاف نہیں ہوتی۔ کہنے والے یہی کہیں گے کہ ماں باپ ہیں' اپنی بیٹی کی حمایت نہ کریں گے تو اور کیا کریں گے یہی چیز تھی جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ اور ام رومان کو اندر ہی اندر غم سے گھلائے دے رہی تھی۔ ورنہ حقیقت میں کوئی شک ان کو لاحق نہ تھا۔ جیسا کہ حضورؐ کے ارشاد بالا سے ظاہر ہے۔ (تفہیم:۳/۳۶۸۔ سورۂ نور' حاشیہ:۱۳)

تخریج:

حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ' عَنْ صَالِحٍ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ' وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ' وَ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ' عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ' صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا' وَكُلُّهُمْ' حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ' وَاَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ' وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَاِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ اَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضٍ' قَالُوْا: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ اَزْوَاجِهِ' وَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا' خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ' قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا' فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي' فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس واقعہ کی روایت' جب بہتان لگانے والوں نے کہا جو کچھ کہا۔ اوپر مذکور اصحاب میں سے ہر ایک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ افک کا کچھ نہ کچھ حصہ مجھے بیان کیا۔ ان میں سے بعض ایسے تھے کہ جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کو دوسرے کی بہ نسبت زیادہ یا دو محفوظ رکھا تھا اور اسے پوری طرح بیان کیا۔ میں نے ان میں سے ہر ایک کی بیان کردہ حدیث جو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے مجھ سے بیان کی اسے یاد رکھا۔ ایک کی بیان کردہ حدیث دوسرے کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ ان میں سے ایسے بھی تھے جو دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ یاد رکھنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ چنانچہ ان سب (چاروں) نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر پر جانے کا قصد فرماتے تو اپنی ازواج کے مابین قرعہ ڈالتے۔ قرعہ میں جس کا نام نکل آتا اسے اپنے ہمراہ لے جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک غزوہ پر جاتے وقت آپ نے قرعہ اندازی کی اس قرعہ اندازی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحِجَابُ، فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ، وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ، وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَافِلِيْنَ، اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ، فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَانِيْ، اَقْبَلْتُ اِلٰى رَحْلِيْ، فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ فَإِذَا عِقْدٌ لِيْ مِنْ جَزْعِ ظِفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ، فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ، فَحَبَسَنِيْ ابْتِغَاؤُهُ، قَالَتْ: وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُرَحِّلُوْنَ بِيْ، فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِيْ، فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ، وَكَانَ النِّسَآءَ اِذَا ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا يَاْ كُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَفَعُوْهُ وَحَمَلُوْهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوْا الْجَمَلَ، فَسَارُوْا، وَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ، وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ، وَلَا مُجِيْبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِيْ كُنْتُ بِهِ، وَ ظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِّيْ، فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ، فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ، فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ، فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَاٰنِيْ، وَكَانَ رَاٰنِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ عَرَفَنِيْ، فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابٍ، وَوَاللّٰهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ، وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ

میرا نام نکل آیا تو اس سفر میں، میں آپ کی شریک سفر ہوئی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ پردہ کی آیات نازل ہو چکی تھیں۔ چنانچہ مجھے پردہ میں اونٹ کے کجاوے میں سوار کرایا جاتا اور اسی طرح اس سے اتارا جاتا ہم لوگ چلے یہاں تک رسول اللہ ﷺ اس غزوہ سے فارغ ہو گئے۔ اور واپس لوٹے اور مدینہ کے قریب پہنچ گئے۔ آپ نے رات ہی کو کوچ کا حکم دے دیا۔ جب لوگوں کو کوچ کا حکم دیا گیا تو میں اٹھی اور لشکر سے ذرا دور نکل گئی۔ جب میں رفع حاجت سے فارغ ہوئی اور اپنی سواری کی جانب آئی تو میں نے اپنے سینے کو چھوا تو دیکھا کہ میرا خزف یمنی کا ہار کہیں ٹوٹ کر گر گیا ہے۔ میں فوراً واپس لوٹی اور ہار کی تلاش کرنے لگی۔ ہار کی تلاش میں مجھے دیر ہو گئی۔ پھر انہوں نے بیان فرمایا کہ جو لوگ مجھے ہودے میں بٹھانے کی ذمہ داری پر مامور تھے انہوں نے ہودے کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا اور خیال کیا کہ میں اس میں موجود ہوں۔ (حالانکہ میں اس میں موجود نہیں تھی) کیونکہ اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی تھیں۔ وجہ یہ تھی کہ ان کی خوراک سادہ اور غیر مرغن تھی۔ اسی بنا پر ہودہ اٹھانے والوں کو محسوس ہی نہیں ہوا کہ میں اس میں موجود نہیں۔ اور میں اس وقت نو عمر تھی۔ اس کے بعد انہوں نے اونٹ کھڑے کئے اور چل دیئے۔ لشکر کی روانگی کے بعد مجھے میرا گم شدہ ہار مل گیا اور میں جب لشکریوں کی جگہ واپس آئی تو وہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا نہ کوئی جواب دینے والا۔ [بالکل خاموشی اور سکوت تھا۔] چنانچہ میں نے اپنی جگہ کا قصد کیا اور وہیں جا کر بیٹھ گئی۔ میں نے خیال کیا کہ وہ مجھے جب گم پائیں گے تو تلاش کے لیے واپس ضرور آئیں گے۔ اس خیال میں، میں اپنی جگہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَهَوَى حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُبِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ وَهُمْ نُزُوْلٌ" قَالَتْ: فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَ الْاِفْكِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ قَالَ عُرْوَةُ: اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ كَانَ يُشَاعُ وَيَتَحَدَّثُ بِهٖ عِنْدَهٗ فَيُقِرُّهٗ وَيَسْتَمِعُهٗ وَيَسْتَوْشِيْهِ وَقَالَ عُرْوَةُ اَيْضًا: لَمْ يُسَمَّ مِنْ اَهْلِ الْاِفْكِ اَيْضًا اِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِيْ نَاسٍ اٰخَرِيْنَ لَا عِلْمَ لِيْ بِهِمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنَّ كُبْرَ ذٰلِكَ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ اَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ" وَتَقُوْلُ: اِنَّهُ الَّذِيْ قَالَ: فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ اَصْحَابِ الْاِفْكِ لَا اَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يُرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَا اَعْرِفُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِيْنَ اَشْتَكِيْ اِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ: كَيْفَ تِيْكُمْ؟ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذٰلِكَ يُرِيْبُنِيْ وَلَا اَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ حِيْنَ نَقَهْتُ فَخَرَجَتْ مَعِيْ اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُتَّخَذَ الْكُنُفُ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ

جا بیٹھی۔ اور مجھ پر نیند نے غلبہ کیا اور میں لیٹ کر سو گئی۔ اتنے میں صفوان بن معطل سلمی جو بعد میں ذکوانی کے نام سے مشہور ہوئے، وہ لشکر کے پیچھے تھے، انہوں نے صبح میرے پاس پہنچ کر کی تو اس نے انسانی سویا ہوا وجود محسوس کیا۔ اس نے دیکھتے ہی مجھے پہچان لیا کیونکہ پردہ کا حکم آنے سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکا تھا۔ اس کے مجھے پہچاننے کے بعد ((انا للّٰہ)) پڑھنے کی وجہ سے میں نیند سے یکایک بیدار ہو گئی اور اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ اللہ گواہ ہے ہم دونوں نے کوئی بات نہیں کی اور میں نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" کے سوا ان کے منہ سے کوئی کلمہ نہیں سنا۔ صفوان نے نیچے اتر کر اپنی سواری کے دست و پا باندھ دیئے میں اس کے پاس آکر سوار ہو گئی۔ صفوان خود آگے آگے پیدل سواری کو کھینچتا ہوا چلا۔ ہم عین دوپہر کے وقت جبکہ سخت گرمی پڑ رہی تھی لشکر میں پہنچ گئے جہاں وہ سب ٹھہرے ہوئے تھے۔ پھر جسے تہمت لگا کر ہلاک ہونا تھا وہ ہوا۔ اس بہتان طرازی کا سب سے بڑا محرک منافقین کا سردار و سرغنہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ عروہ کا بیان ہے کہ مجھے اطلاع دی گئی کہ جب ابن ابی کے پاس اس واقعہ کا ذکر کیا جاتا تو وہ اسے تسلیم بھی کرتا اور اسے غور سے سن کر آگے بھی بیان کرتا۔ حضرت عروہؓ کا بیان ہے کہ بہتان لگانے والوں میں حضرت حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش کے علاوہ اور کسی کا نام نہیں لیا گیا۔ اگر لیا گیا ہے تو اس کا مجھے علم نہیں۔ بہرحال وہ ایک جماعت تھی۔ جیسا کہ ارشاد ربانی میں ہے اور اس جماعت کا بڑا سرغنہ عبداللہ بن ابی ہے۔ حضرت عروہؓ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند فرماتی تھیں کہ حضرت حسان کو برا بھلا کہا جائے۔ وہ فرماتی تھیں کہ یہ شعر حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْغَائِطِ، وَكُنَّا نَتَأَذّٰى بِالْكُنُفِ اَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوْتِنَا، قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ اَبِيْ رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ اُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ، خَالَةُ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِيْ حِيْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا، فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّيْنَ رَجُلاً شَهِدَ بَدْرًا، فَقَالَتْ: اَيْ هَنْتَاه وَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ؟ قَالَتْ: وَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ فَاَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ، قَالَتْ: فَازْدَدْتُّ مَرَضًا عَلٰى مَرَضِيْ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تِيْكُمْ؟ فَقُلْتُ لَهُ: أَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اٰتِيَ اَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَاُرِيْدُ اَنْ اَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَاَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِاُمِّيْ: يَا اُمَّتَاه! مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! اَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ، وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِيْ، قَالَتْ: وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ، يَسْاَلُهُمَا وَيَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ، قَالَتْ: فَاَمَّا اُسَامَةُ، فَاَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حسان کا کہا ہوا ہے: "بلاشبہ میرا باپ، میری ماں اور میری عزت و آبرو، سب تم سے بچاؤ کے لیے محمد ﷺ کی عزت کا بچاؤ ہیں۔" مزید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم مدینہ پہنچے تو میں پورا مہینہ بیمار پڑی رہی۔ بہتان تراشوں کی بہتان ترازی کے متعلق لوگوں میں چہ میگوئیاں ہوتی رہیں مگر مجھے ان میں سے کسی بات کا شعور نہیں حالانکہ وہ میری تکلیف میں اضافہ ہی کرتا کہ رسول اللہ ﷺ کی وہ شفقت اور توجہ جو بیماری کی حالت میں اس سے پہلے ہوتی تھی وہ اب میرے ساتھ نظر نہیں آ رہی تھی۔ آپ بس میرے پاس تشریف لاتے اور اتنا پوچھ لیتے کیسی ہو تم۔ پھر تشریف لے جاتے۔ یہ بات مجھے شک میں مبتلا کر دیتی۔ مگر مجھے اس وقت تک اس شر کا مطلق علم نہیں تھا جب تک مجھے قدرے صحت نہ ہوئی۔ میں ام مسطح کے ساتھ رفع حاجت کے لئے رات کے وقت نکلی اور ہم رات ہی کو نکلا کرتی تھیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوا کرتے تھے اور عربوں کی قدیم عادت و رواج کے مطابق اس کام کے لئے جنگل ہی میں جایا کرتے تھے کیونکہ گھروں میں بیت الخلاء بنانے سے ہمیں اذیت و تکلیف ہوتی تھی۔ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور ام مسطح دونوں چلیں۔ ام مسطح ابورھم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں اور اس کی والدہ فہر بن عامر کی بیٹی تھیں اور ابوبکر الصدیق کی خالہ تھیں۔ اس کا لڑکا مسطح بن اثاثہ تھا۔ پس میں اور ام مسطح رفع حاجت سے فارغ ہو کر واپس گھر لوٹیں تو راستے میں ان کا پاؤں چادر میں الجھ گیا اور وہ گر پڑیں۔ اور بولیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ اَهْلِهِ وَبِالَّذِيْ يَعْلَمُ لَهُمْ فِيْ نَفْسِهِ، فَقَالَ اُسَامَةُ: اَهْلُكَ، وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا، وَاَمَّا عَلِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ، فَقَالَ: اَيْ بَرِيْرَةُ، هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْئٍ يَرِيْبُكِ؟ قَالَتْ لَهُ بَرِيْرَةُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَارَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهُ غَيْرَ اَنَّهَا جَارِيَةٌ، حَدِيْثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا، فَتَاتِي الدَّاجِنُ، فَتَاكُلُهُ، قَالَتْ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ، فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ، بَلَغَنِيْ عَنْهُ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ. قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدٌ اَخُوْبَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْذِرُكَ، فَاِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ، ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ، قَالَتْ: وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ اُمُّ حَسَّانٍ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ وَهُوَ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، قَالَتْ: وَكَانَ قَبْلَ ذَالِكَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا اَحْبَبْتَ اَنْ يُقْتَلَ، فَقَامَ اُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ، فَقَالَ لِسَعْدِ ابْنِ

غارت ہو مسطح تو۔ میں نے کہا آپ مسطح کو برا بھلا کہتی ہیں جو بدر میں شریک تھا اس نے کہا واہ رہی مصیبت تو نے نہیں سنا جو کچھ اس نے کہا ہے۔ میں نے کہا نہیں میں نے تو کچھ بھی نہیں سنا تو ام مسطح نے بہتان تراشوں کی بہتان تراشی کے بارے میں مجھے بتایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا بیان ہے کہ یہ سنکر میری بیماری مزید بڑھ گئی۔ چنانچہ جب میں واپس گھر آئی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور دریافت فرمایا کہ کیسی ہو تم۔ میں نے گزارش کی کہ آپ مجھے اجازت دیں تو اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤں۔ ارادہ میرا یہ تھا کہ وہاں جا کر ماں باپ دونوں سے اس خبر کے بارے یقین حاصل کروں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے میکے جانے کی اجازت دے دی۔ میں میکے چلی گئی اور اپنی والدہ سے پوچھا امی جان، لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ ماں نے تسلی دیتے ہوئے کہا: "بیٹی تم اس کا بالکل غم مت کرو۔ یہ تو شروع سے ہوتا آیا ہے کہ جب کسی حسین و جمیل اور خوبصورت عورت کی سوکنیں ہوتی ہیں اور شوہر کو اس سے محبت بھی ہوتی ہے تو اس کے متعلق اس قسم کی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ میں نے ماں کا جواب سن کر کہا سبحان اللہ۔ اے اللہ تو ہی پاک و منزہ ہے ہر قسم کے عیوب و نقائص سے۔ کیا لوگ ایسی باتیں کرنے لگے؟ خود فرماتی ہیں کہ میں رات بھر روتی رہی نہ نیند آئی اور نہ آنسو ہی خشک ہوئے۔ صبح ہو گئی روتے روتے۔ خود فرماتی ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید کو بلایا (جب وحی کی آمد میں ذرا تاخیر ہوئی) مشورہ کرنے اور ان سے دریافت احوال کیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے اسامہ بن زید ذاتی طور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ، فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ، قَالَتْ: فَثَارَ الْحَيَّانُ، الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ، حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا، وَسَكَتَ، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ كُلَّهٗ لَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ، وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ: وَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ، وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَلَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَظُنُّ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ، فَبَيْنَا اَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِيْ، وَاَنَا اَبْكِيْ، فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ، قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَاْنِيْ بِشَيْءٍ قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! يَا عَائِشَةُ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ، وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ، وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ، فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ، ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ مَقَالَتَهٗ، قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِاَبِيْ: اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّيْ فِيْمَا قَالَ، فَقَالَ اَبِيْ:

پر جو کچھ ان کے بارے میں معلومات رکھتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کر دیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی اہلیہ کے متعلق خیر و بھلائی کے سوا ہم اور کچھ نہیں جانتے۔ اور حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ نے آپ پر تنگی نہیں رکھی۔ عورتیں بے شمار ہیں تاہم لونڈی سے دریافت فرمالیں وہ صحیح صورت حال سے آپ کو آگاہ کر دے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلا کر پوچھا اے بریرہ کیا تو نے عائشہ میں کوئی ایسی چیز ملاحظہ کی ہے جو مشکوک ہو؟ بریرہ نے آپ سے عرض کیا، اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ میں اس تہمت و بہتان کی تصدیق کر سکوں۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ وہ ایک کم سن لڑکی ہے۔ اس کی سادہ لوحی اور بھول پن کی یہ حالت ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ بریرۃ کی گفتگو سن کر رسول اللہ ﷺ اسی روز کھڑے ہوئے اور منبر پر تشریف لا کر عبداللہ بن ابی کے شر سے پناہ طلب کرتے ہوئے فرمایا۔ مسلمانو! اس شخص سے کون مجھے بچاتا ہے، اس سے مجھے میرے اہل کے متعلق بڑی اذیت پہنچی ہے، واللہ! میں اپنی اہلیہ کے بارے میں بجز بھلائی و خیر کے کچھ نہیں جانتا اور جس شخص کو اس اتہام میں شریک کر رہے ہیں وہ تو کبھی میری اہلیہ کے پاس میری عدم موجودگی میں آیا تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ لِاُمِّیْ: اَجِيْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ' قَالَتْ اُمِّیْ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَثِيْرًا۔ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِیْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ' فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: اِنِّیْ بَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِّیْ' وَلَئِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّیْ مِنْهُ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّیْ' فَوَاللّٰهِ لَا اَجِدُ لِیْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ: فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ" وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ' ثُمَّ تَحَوَّلْتُ' وَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِیْ' وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّیْ حِيْنَئِذٍ بَرِيْئَةٌ' وَاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِی بِبَرَاءَتِیْ' وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِیْ شَاْنِیْ وَحْيًا يُتْلٰى' لَشَاْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ كَانَ اَحْقَرَ مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِیَّ بِاَمْرٍ' وَلٰكِنْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ يَرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِی اللّٰهُ بِهَا' فَوَاللّٰهِ مَادَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهٗ' وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ۔ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَاْخُذُهٗ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِیْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ' قَالَتْ: فَسُرِّیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ' فَكَانَتْ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ: يَا عَائِشَةُ' اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ'

نہیں۔" آپ کا یہ کلام سنتے ہی قبیلہ بنو اشہل کے سعد ابن معاذ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو اس اذیت رسانی سے نجات دلانے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ وہ آدمی میرے قبیلہ کا ہو۔ (تو ابھی اس کا سر تن سے جدا کئے دیتا ہوں) اور اگر اس کا تعلق ہمارے بھائیوں خزرجیوں سے ہے تو آپ جو حکم ارشاد فرمائیں گے ہم اس پر عمل کریں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ خزرج قبیلہ کا ایک آدمی اٹھا جس کی والدہ حسان کی چچا زاد بہن تھیں اور اسی خاندان سے تھیں۔ یہ اٹھنے والے سعد ابن عبادۃ تھے' جو ان دنوں قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اس سے پہلے یہ ایک صالح انسان تھے لیکن اس موقع پر حمیت غالب آ گئی۔ اس نے سعد بن معاذ سے کہا اللہ کی قسم تم جھوٹ کہتے ہو تم اسے کبھی نہیں مار سکتے اور نہ ہی اس کے قتل پر تجھے قدرت حاصل ہے۔ اور اگر وہ تیرے قبیلہ کا ہوتا تو کبھی تو اسے قتل کرنا پسند نہ کرتا۔ اس پر اُسید جو سعد بن معاذ کا چچا زاد بھائی تھا نے سعد بن عبادہ سے کہا: تو نے جھوٹ کہا ہم اسے ضرور قتل کر دیں گے تو منافق ہے۔ منافقوں کی طرف داری کرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ برانگیختہ ہو گئے اور مرنے مارنے پر تیار ہو گئے۔ اس موقعہ پر رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کو دھیما اور ٹھنڈا کرتے رہے کہ وہ خاموش ہو گئے۔ اور آپ بھی خاموش ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اس روز دن بھر روتی رہی نہ آنسو تھے کہ تھمتے اور نہ نیند ہی آئی تھی۔ اور میرے ماں باپ بھی کبیدہ خاطر تھے۔ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ: فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ: قُوْمِيْ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ، فَاِنِّيْ لَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ، قَالَتْ: وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ العشر الایات ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ بَرَاءَتِيْ، قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ، وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: وَلَا يَاْتَلِ اُوْلُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، قَالَ اَبُوْبَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ: بَلٰى، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ، فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِيْ، فَقَالَ لِزَيْنَبَ: مَاذَا عَلِمْتِ اَوْ رَأَيْتِ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ، وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِيْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ، قَالَتْ: وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ.

برابر دو راتیں اور ایک دن روتی رہی نہ نیند میرے قریب آئی اور نہ میرے آنسو ہی رکے۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ میرے رونے سے تو میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ میں روئے جا رہی تھی ماں باپ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے ایک انصاری خاتون اجازت طلب کر کے میرے پاس آ بیٹھی اور وہ بھی میرے ساتھ رونے لگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم لوگ اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور السلام علیکم کہا اور بیٹھ گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اس دن سے پہلے آپ میرے پاس جب سے بہتان ترازیاں کی جا رہی تھیں نہیں بیٹھے تھے۔ اور میرے بارے میں آپ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ انہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھے تو کلمہ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا: "اے عائشہ! مجھے تمہارے بارے اس طرح، اس طرح کی باتیں پہنچی ہیں۔ اگر تم بے گناہ ہو، تو اللہ تعالیٰ ضرور عنقریب تمہاری پاکدامنی ظاہر فرما دے گا۔ اور اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہے تو اللہ سے معافی طلب کر لو۔ اور بخشش کی درخواست کرو اس لئے کہ جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لے اور اس کی جناب میں رجوع کر لے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی بات ختم کر چکے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے آنسو فورا بند ہو گئے اور ایک قطرہ تک آنکھوں میں باقی نہ رہا۔ اب میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ کی بات کا جواب دیں۔ انہوں نے کہا واللہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ میں آپ کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری جانب سے جواب دیں۔ انہوں نے بھی مجھے وہی جواب دیا۔ جب میں نے دونوں کو جواب دینے سے عاجز دیکھا تو خود ہی جواب دینا شروع کیا۔ حالانکہ میں اس وقت نو عمر لڑکی تھی اور قرآن بھی زیادہ پڑھی ہوئی نہ تھی۔ میں نے کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم آپ لوگوں نے وہ بات سنی اور وہ بات آپ کے دلوں میں بیٹھ گئی اور اسے آپ لوگوں نے سچ تسلیم کر لیا۔ اب اگر میں اپنی براءت کا اظہار کروں کہ میں بے گناہ ہوں تو آپ مجھے سچا تسلیم نہیں کریں گے' ہاں اگر میں گناہ کا اعتراف کر لوں جبکہ میں حقیقت میں بے گناہ ہوں اور پاک ہوں تو آپ اسے تسلیم کر لیں گے۔ اللہ شاہد ہے اب میری اور آپ کی مثال وہی ہے جو یوسف کے والد (یعقوب) کی تھی کہ انہوں نے فراق یوسف پر واللہ المستعان علی ماتصفون کہا۔ اب یہی میرے لئے بہتر ہے کہ صبر کروں۔ یہ کہہ کر میں نے اپنا رخ دوسری جانب پھیر لیا اور جا کر بستر پر خاموشی سے لیٹ گئی۔ مجھے یقین تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں اور وہ میری براءت فرمائے گا۔ مگر مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میرے معاملے کے بارے میں قرآن کی کوئی آیت کی جائے گی۔ پھر وہ آیت قیامت تک پڑھی جاتی رہے گی کیونکہ میں اپنی حیثیت اتنی نہ سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کلام فرمائے گا۔ بس میرا خیال تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نبی کو بذریعہ خواب مطلع فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ مجھے اس بہتان سے بری فرما دے گا۔ ابھی نبی ﷺ اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے اور گھر کا کوئی فرد بھی باہر نہیں گیا تھا کہ آپ پر وحی کی حالت طاری ہو گئی جیسا کہ نزول وحی کے وقت ہوا کرتی تھی۔ یہ سختی آپ پر اس وحی کے وزن کی وجہ سے ہوتی تھی جو آپ پر نازل ہوتی تھی کہ سردی کے ایام میں بھی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپکنے لگتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پس وحی کی حالت ختم ہوئی تو خوشی سے مسکرائے اور سب سے پہلے جو کلمہ فرمایا وہ یہ تھا کہ اے عائشہ اللہ نے تمہاری پاکدامنی بیان فرما دی ہے اس پر میری والدہ نے فرمایا' اٹھو! آنحضرتؐ کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں ان کا شکریہ ادا کرنے ان کی طرف نہیں اٹھوں گی۔ پس میں تو اللہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں یا کروں گی' اللہ نے ﴿ ان الذین جاء وا بالافک ﴾ سے لے کر دس آیات نازل فرمائیں اور میری براءت نازل فرما دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو مسطح بن اثاثہ پر اپنے قریبی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے' نے قسم کھائی کہ اللہ کی قسم میں اب کبھی بھی مسطح پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے کی وجہ سے خرچ نہیں کروں گا' اس پر اللہ تعالیٰ نے: ﴿ ولا یاتل اولوا الفضل منکم ....الی ... قولہ غفور رحیم ﴾ تک نازل فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ فوراً بول اٹھے کہ میری مسرت اور خوشی اسی میں ہے کہ اللہ مجھے بخش دے۔ اس کے بعد پھر انہوں نے مسطح کو وہی اخراجات دینے شروع کر دیئے جو پہلے دیتے تھے۔ ساتھ ہی اللہ کو شاہد بنا کر عرض کیا کہ میں اس سلسلہ کو کبھی بھی بند نہ کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے زینب بنت جحش سے جو میری سوکن ہوتی تھیں میرے متعلق پوچھا کہ تمہاری معلومات اور رائے عائشہ کے بارے میں کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے کان اور اپنی آنکھوں کو محفوظ رکھتی ہوں (برائی و بدگوئی سننے اور دیکھنے سے) اللہ گواہ ہے میرے علم میں بھلائی کے سوا ان کے بارے میں کوئی چیز نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ازواج مطہرات میں یہی زینب ہی میرا مقابلہ کرتی تھیں۔ اللہ نے ان کو ان کی نیکی و پرہیزگاری کی وجہ سے محفوظ رکھا اور ان کی ہمشیرہ حمنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے لڑائی شروع کر دی۔ جس کی وجہ سے وہ بھی تہمت لگانے والوں کے ساتھ تباہ و ہلاک ہو گئی۔

ماخذ:

① ✿ بخاری:۲/ ۵۹۳ تا ۵۹۶ ۔ کتاب المغازی باب حدیث الافک۔ مسلم:۲/ ۳۶۴ ۔ ۳۶۷ ۔ عن عائشۃ' کتاب التوبۃ باب فی حدیث الافک۔ ✿ ترمذی:۲/ ۱۵۲ ۔ ۱۵۳' ابواب التفسیر سورۃ النور (قدرے کمی و بیشی اور اختلاف الفاظ کے ساتھ منقول ہے)۔ ✿ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ھشام بن عروۃ ۔ ✿ مسند احمد ج:۶/ ۵۹-۶۰' عن عائشۃ ۔ ✿ تفسیر ابن کثیر:۳/ ۲۶۹ تا ۲۷۵ ۔ سورۃ النور ابن کثیر نے بخاری اور ترمذی دونوں کی مرویات نقل کی ہیں ۔ ✿ تفسیر ابن جریر:ج۹ (پ۱۸)۷۱ تا ۷۴۔ سورۃ النور ۔ ✿ تفسیر روح المعانی (پ:۱۸) ص:۱۰۱ ۔ ۱۰۲ ۔ عن عائشۃ ۔ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۳/ ۳۰۴ تا ۳۰۹ ۔ ✿ الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۲/ ۱۳۴ تا ۱۳۵ ۔ ✿ السیرۃ الحلبیہ:۲/ ۶۰۴ تا ۶۱۱ ۔ ✿ الطبری تاریخ الامم والملوک:۲/ ۶۷ تا ۷۰۔ ✿ المصنف عبدالرزاق:۵/ ۴۱۰ تا ۴۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو قیدیوں کی رہائی

"بنی قریظہ کے قیدیوں میں سے آپ ﷺ نے زبیر بن باطا اور عمرو بن سعد (یا ابن سعدی) کی جان بخشی کی۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی آزادی اور آپ ﷺ سے نکاح

"غزوۂ بنی المصطلق کے بعد جب اس قبیلے کے قیدی لائے گئے اور لوگوں میں تقسیم کر دیئے گئے اس وقت حضرت جویریہؓ جس شخص کے حصے میں آئی تھیں اس کو ان کا معاوضہ ادا کر کے آپ نے انہیں رہا کرایا اور پھر ان سے خود نکاح کر لیا اس پر تمام مسلمانوں نے یہ کہہ کر اپنے اپنے حصے کے قیدیوں کو آزاد کر دیا کہ: "یہ اب رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار ہو چکے ہیں"۔ اس طرح سو خاندانوں کے آدمی رہا ہو گئے۔ (مسند احمد' طبقات ابن سعد' سیرت ابن ہشام) [تفہیم القرآن:۵/۱۵۔ حاشیہ:۸' سورۂ محمد]

تخریج:

① اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْحَافِظُ' اَنْبَأ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ' ثنا اَبُو (عَلاَثَةَ)' ثنا اَبِيْ' ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ' عَنْ عُرْوَةَ' قَالَ: وَاَقْبَلَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ' اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَبْ لِيَ الزَّبِيْرَ الْيَهُوْدِيَّ اَجْزِيَهٗ' فَقَدْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدِيْ يَوْمَ بُعَاثٍ' [1] فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ' فَاَقْبَلَ ثَابِتٌ حَتّٰى اَتَاهُ' فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ!

حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ زبیر یہودی مجھے عنایت فرما دیں۔ میں اسے۔ بدلہ چکانا چاہتا ہوں اس کا۔ جنگ بعاث کے دن کا ایک احسان مجھ پر ہے۔ آپ نے اس کی درخواست پر زبیر اسے عطا فرما دیا۔ ثابت زبیر کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: اے ابو عبدالرحمٰن مجھے پہچانا۔ اس

[1] اسم كان محذوف اى يد.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هَلْ تَعْرِفُنِيْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَهَلْ يُنْكِرُ الرَّجُلُ اَخَاهُ؟ قَالَ ثَابِتٌ: اَرَدْتُّ اَنْ اَجْزِيَكَ الْيَوْمَ بِيَدٍ لَّكَ عِنْدِيْ يَوْمَ بُعَاثٍ، قَالَ: فَافْعَلْ، فَاِنَّ الْكَرِيْمَ يَجْزِي الْكَرِيْمَ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، قَدْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبَكَ لِيْ، فَاَطْلَقَ عَنْهُ اَسَارَهُ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ وَقَدْ اَخَذْتُمْ امْرَأَتِيْ وَبَنِيَّ فَرَجَعَ ثَابِتٌ اِلَى الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: رَدَّ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَتَكَ وَبَنِيْكَ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: حَائِطٌ لِيْ فِيْهِ اَعْذَقٌ لَيْسَ لِيْ وَلَا لِاَهْلِيْ عَيْشٌ اِلَّا بِهِ، فَرَجَعَ ثَابِتٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبَ لَهُ، فَرَجَعَ ثَابِتٌ اِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قَدْرَدَّ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَكَ وَمَالَكَ، فَاَسْلِمْ تَسْلَمْ، قَالَ: مَا فَعَلَ الْجَلِيْسَانِ؟ وَذَكَرَ رِجَالَ قَوْمِهِ، قَالَ ثَابِتٌ: قَدْ قُتِلُوْا، وَفَرَغَ مِنْهُمْ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَنْ يَكُوْنَ اَبْقَاكَ لِخَيْرٍ، قَالَ الزُّبَيْرُ: اَسْأَلُكَ بِاللّٰهِ يَا ثَابِتُ وَبِيَدِي الْخَصِيْمُ عِنْدَكَ يَوْمَ بُعَاثٍ اِلَّا اَلْحَقْتَنِيْ بِهِمْ، فَلَيْسَ فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ بَعْدَهُمْ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ ثَابِتٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالزُّبَيْرِ فَقُتِلَ۔

نے کہا ہاں بھلا ایک آدمی اپنے بھائی کو نہیں پہچانے گا۔ ثابت نے اسے کہا میں چاہتا ہوں کہ تمہارے جنگ بعاث کے دن کا ایک احسان کا بدلہ دوں جو مجھ پر واجب الادا ہے وہ بولا ضرور ادا کریں۔ ایک معزز و مکرم آدمی معزز آدمی کا بدلہ دیتا ہے۔ ثابت نے کہا تو میں نے ایسا کر دیا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی تھی کہ آپ تجھے مجھ کو ہبہ فرما دیں تو میں اسے اسیری و قید سے آزاد کر دوں۔ زبیر نے کہا بھئی میرا تو قائد نہیں۔ بیوی بچے آپ لوگوں نے قید کر لیے ہیں۔ یہ سن کر ثابت رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے بیوی بچوں کی رہائی کی سفارش کی۔ آپ نے رہا فرمایا۔ ثابت نے واپس آکر زبیر کو خوشخبری سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیوی بچے بھی رہا فرما دیئے ہیں۔ زبیر نے پھر ایک اور تقاضا کر دیا کہ میرا ایک باغ ہے جس کی کھجوریں شیریں، پانی نہایت میٹھا، ان کے بغیر میں اور میرے اہل و عیال تو زندہ نہیں رہ سکتے۔ ثابت پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے تقاضا کا ذکر کیا آپ نے یہ بھی اسے عطا فرما دیں۔ ثابت نے واپس آکر زبیر کو مژدہ سنایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں تمہارا اہل و عیال اور مال سب واپس فرما دیا ہے اب تجھے اسلام قبول کرنا چاہیے۔ امن و سلامتی سے رہو گے۔ اس نے پوچھا میرے ہم جلیس ساتھیوں کا کیا ہوا اور اس نے اپنی قوم کے لوگوں کا تذکرہ کیا۔ ثابت نے اسے بتایا وہ تو قتل کیے جا چکے ہیں وہ ان سے فارغ ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے بھلائی کے لئے زندہ رکھا ہو۔ زبیر نے کہا اے ثابت میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جبکہ تیری جانب سے یوم بعاث والا دشمن میرے ہاتھ میں ہو گا۔ مجھے بھی انہیں کے ساتھ ملا دے۔ ان کے بعد زندگی میں کیا مزا ہے۔ اس کا ذکر ثابت نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے حکم دیا کہ زبیر کو قتل کر دیا جائے چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَقَدْ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ كَمَا ذَكَرَ لِيَ ابْنُ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ' اَتَى الزَّبِيْرَ بْنَ بَاطَا الْقُرَظِيَّ' وَكَانَ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔ وَكَانَ الزَّبِيْرُ قَدْمَنَّ عَلٰى ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ' ذَكَرَ لِيْ بَعْضُ وَلَدِالزَّبِيْرِ اَنَّهٗ كَانَ مَنَّ عَلَيْهِ يَوْمَ بُعَاثٍ' اَخَذَهٗ فَجَزَّ نَاصِيَتَهٗ' ثُمَّ خَلّٰى سَبِيْلَهٗ۔ فَجَاءَهٗ ثَابِتٌ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ' فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ' هَلْ تَعْرِفُنِيْ؟ قَالَ: وَهَلْ يَجْهَلُ مِثْلِيْ مِثْلَكَ' قَالَ: اِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْزِيَكَ بِيَدِكَ عِنْدِيْ' قَالَ: اِنَّ الْكَرِيْمَ يَجْزِي الْكَرِيْمَ' ثُمَّ اَتٰى ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِلزَّبِيْرِ عَلَيَّ مِنَّةٌ' وَقَدْ اَحْبَبْتُ اَنْ اَجْزِيَهٗ بِهَا' فَهَبْ لِيْ دَمَهٗ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَلَكَ' فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَهَبَ لِيْ دَمَكَ' فَهُوَ لَكَ؟ قَالَ: شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا اَهْلَ لَهٗ وَلَا وَلَدَ' فَمَا يَصْنَعُ بِالْحَيَاةِ؟ قَالَ: فَاَتٰى ثَابِتٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' هَبْ لِي امْرَاَتَهٗ وَوَلَدَهٗ' قَالَ: هُمْ لَكَ۔ قَالَ: فَاَتَاهُ' فَقَالَ: قَدْ وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَكَ وَلَدَكَ' فَهُمْ لَكَ؟ قَالَ: اَهْلُ بَيْتٍ بِالْحِجَازِ لَا مَالَ لَهُمْ' فَمَا بَقَاءُ هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ؟ فَاَتٰى ثَابِتٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' مَالَهٗ؟ قَالَ: هُوَلَكَ۔ فَاَتَاهُ ثَابِتٌ فَقَالَ: قَدْ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن شہاب زھری نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس بن شماس زبیر ابن باطا کے پاس پہنچے۔ زبیر کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی۔ زبیر نے زمانہ جاہلیت میں ثابت پر ایک احسان کیا تھا۔ زبیر کی اولاد میں سے کسی نے مجھے بتایا کہ اس نے ثابت پر جو احسان کیا تھا وہ جنگ بعاث کے موقع پر کیا تھا اور وہ یہ تھا کہ زبیر نے ثابت کو پکڑ لیا تھا۔ اور صرف اس کی پیشانی کے بال کاٹ کر اسے چھوڑ دیا تھا۔ بہرحال ثابت جو بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔ زبیر کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن مجھے پہنچانتے ہو؟ وہ بولا کیا مجھ ایسا آدمی تم ایسے آدمی کو نہیں پہچانے گا۔ ثابت نے کہا میرا ارادہ ہے کہ تمہارا جو احسان مجھ پر ہے اس کا میں بدلہ چکا دوں۔ زبیر بولا۔ بے شک شریف و معزز آدمی ہی شریف آدمی کا بدلہ چکاتا ہے۔ اس کے بعد ثابت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ زبیر کا مجھ پر ایک احسان ہے۔ میں اسے اس کا بدلہ دینا چاہتا ہوں میری درخواست ہے کہ آپ میری خاطر اس کا خون معاف فرما دیں اور مجھے ہبہ فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فھولک۔ یہ خون اب تمہارا ہے۔ ثابت یہ مژدہ لے کر زبیر کے پاس گئے اور اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری خاطر تمہارا خون بخش دیا ہے۔ لہٰذا اب یہ خون تمہاری ملکیت ہے۔ زبیر نے کہا میں بوڑھا آدمی ہوں۔ بیوی ہے نہ بچے' میں زندہ رہ کر کیا کروں گا؟ ثابت پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں' آپ زبیر کی اہلیہ اور اس کے بچے مجھے ہبہ فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ ہبہ فرما دیئے۔ ثابت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ، فَهُوَ لَكَ؟ قَالَ: اَیْ ثَابِتُ، مَا فَعَلَ الَّذِیْ كَانَ وَجْهُهُ مِرْآةً صِينِيَّةً يَتَرَاءَی فِيهَا عَذَارِی الْحَيِّ، كَعْبُ ابْنُ اَسَدٍ؟ قَالَ: قُتِلَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ سَيِّدُ الْحَاضِرِ وَالْبَادِی حُيَیُّ ابْنُ اَخْطَبَ؟ قَالَ: قُتِلَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ مُقَدِّمَتُنَا اِذَا شَدَدْنَا، وَحَامِيَتُنَا اِذَا فَرَزْنَا، عَزَّالُ بْنُ سَمَوْءَلَ؟ قَالَ: قُتِلَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ الْمَجْلِسَانُ؟ يعنی بَنِیْ كَعْبِ بْنِ قُرَيْظَةَ وَبَنِیْ عمرو بن قُرَيْظَةَ، قَالَ: ذَهَبُوْا قُتِلُوْا؟ قَالَ: فَاِنِّیْ اَسْأَلُكَ يَا ثَابِتُ بِيَدِی عِنْدَكَ اِلَّا اَلْحَقْتَنِیْ بِالْقَوْمِ، فَوَاللّٰهِ مَا فِی الْعَيْشِ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ مِنْ خَيْرٍ، فَمَا اَنَا بِصَابِرٍ لِلّٰهِ فَتْلَةَ دَلْوٍ نَاضِحٍ حَتّٰی اَلْقَی الْاَحِبَّةَ، فَقَدَّمَهُ ثَابِتٌ فَضَرَبَ عُنُقَهُ۔

پھر زبیر کے پاس آئے اور اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے اہل و عیال مجھے ہبہ فرما دیئے ہیں۔ لہٰذا اب یہ تمہارے ہیں۔ زبیر نے کہا اہل و عیال حجاز میں ہیں ان کے پاس مال نہیں۔ ایسی صورت میں وہ زندہ کیسے رہیں گے۔ ثابت پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ اس کا مال و متاع بھی عنایت فرما دیجئے۔ آپ نے اس کا مال و متاع بھی عنایت فرما دیا۔ ثابت پھر اس کے پاس آئے اور اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارا مال بھی مجھے عطا فرما دیا ہے۔ لو اب وہ مال تمہارا ہے۔ زبیر بولا: اے ثابت: یہ تو بتاؤ کہ فلاں شخص یعنی کعب بن اسد کا کیا ہوا جس کا چہرہ شفاف آئینہ کی طرح چمکتا تھا محلہ کی کنواری اور حسین و جمیل لڑکیاں اس میں اپنا رخ زیبا دیکھنے کے لئے ہجوم کیا کرتی تھیں۔ ثابت نے جواب دیا اسے تو قتل کر دیا گیا۔ پھر زبیر نے دریافت کیا اچھا یہ بتاؤ کہ شہر و دیہات کے سردار حی بن اخطب کا کیا ہوا۔ ثابت نے کہا وہ بھی مارا گیا۔ زبیر نے پھر دریافت کیا کہ اچھا بتاؤ اس شخص کا کیا ہوا جو ہمارے حملہ کے وقت پیش پیش ہوتا تھا اور جب ہم راہ فرار اختیار کرتے تھے تو وہ ہمارا محافظ ہوا کرتا تھا یعنی عزال بن سموءل۔ ثابت نے جواب دیا کہ وہ بھی مارا گیا۔ زبیر نے پھر دریافت کیا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ ہماری دونوں مجلسوں یعنی بنو کعب بن قریظہ اور بنو عمرو بن قریظہ کا حشر کیا ہوا۔ جواب ملا کہ وہ بھی مارے گئے۔ اس پر زبیر نے کہا تو پھر اے ثابت میں اپنے احسان کے بدلہ میں تجھ سے جو درخواست کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ مجھے اپنی قوم کے ساتھ ہی ملا دو۔ واللہ ان کے بعد زندگی میں کوئی بھلائی نہیں۔ اب تو میں اتنی دیر بھی صبر نہیں کر سکتا جتنی دیر میں بھرے ہوئے ڈول کا پانی پیاؤ میں ڈالا جاتا ہے بس اپنے دوستوں سے ملاقات کا آرزو مند ہوں۔

③ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا يَعْقُوْبُ، قَالَ: ثنا اَبِیْ، عَنْ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بنو مصطلق کے قیدیوں کو تقسیم فرمایا تو جویریہ بنت حارث ثابت قیس ابن شماس یا ان کے چچا زاد بھائی کے حصہ میں آئی۔ انہوں نے اپنے مالک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِي السَّهْمِ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ ابْنِ الشَّمَّاسِ أَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهُ، وَكَاتَبَتْهُ عَلَى نَفْسِهَا، وَكَانَتْ امْرَأَةً حُلْوَةً مُلَّاحَةً، لَا يَرَاهَا أَحَدٌ إِلَّا أَخَذَتْ بِنَفْسِهِ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِينُهُ فِي كِتَابَتِهَا، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُهَا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي، فَكَرِهْتُهَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَرَى مِنْهَا مَا رَأَيْتُ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ ابْنِ أَبِي ضِرَارٍ سَيِّدِ قَوْمِهِ، وَقَدْ أَصَابَنِي مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَخْفَ عَلَيْكَ، فَوَقَعْتُ فِي السَّهْمِ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ ابْنِ الشَّمَّاسِ أَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهُ، فَكَاتَبْتُهُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْتَعِينُكَ عَلَى كِتَابَتِي، قَالَ: فَهَلْ لَكِ فِي خَيْرٍ مِنْ ذَالِكَ؟ قَالَتْ: وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَقْضِي كِتَابَتَكِ، وَأَتَزَوَّجُكِ، قَالَتْ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، قَالَتْ: وَخَرَجَ الْخَبَرُ إِلَى النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، فَقَالَ النَّاسُ أَصْهَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلُوا مَا بِأَيْدِيهِمْ، قَالَتْ: فَلَقَدْ أُعْتِقَ بِتَزْوِيجِهِ إِيَّاهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ. فَمَا أَعْلَمُ امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا۔

سے مکاتبت طے کر لی۔ جویریہ بہت حسین و جمیل خاتون تھیں۔ جو کوئی اسے ایک مرتبہ دیکھتا اس کے دل پر قابض ہو جاتیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں کہ آپ سے اپنی مکاتبت میں طے شدہ رقم کی ادائیگی میں تعاون حاصل کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے اللہ کی قسم! میں نے اسے اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا تو وہ مجھ پر ناگوار گزری۔ میں سمجھ گئی کہ جو حسن و جمال و ملاحت میں نے ان میں دیکھا ہے رسول اللہ ﷺ بھی دیکھیں گے۔ بہرحال جویریہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حارث بن ابی ضرار کی بیٹی جویریہ ہوں جو اپنی قوم کے سردار ہیں۔ اس وقت جو مصیبت مجھ پر آن پڑی ہے اس سے آپ بے خبر نہیں۔ میں ثابت بن قیس یا ان کے چچا زاد بھائی کے حصہ میں آئی ہوں میں نے انہیں مکاتبت پر راضی کر لیا ہے اب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی مکاتبت کی رقم کی ادائیگی میں آپ سے تعاون و مدد حاصل کر سکوں۔ آپ نے فرمایا تمہارے ساتھ اس سے بہتر سلوک و برتاؤ کیا جائے تو کیا خیال ہے پسند کرو گی؟ جویریہ نے پوچھا وہ کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے بتایا یہ کہ میں تمہاری طرف سے بدل مکاتبت ادا کر دوں اور تم سے رشتہ ازدواج قائم کر لوں۔ جویریہ نے جواب دیا جی ہاں۔ یا رسول اللہ ﷺ (میں راضی ہوں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ یہ خبر تمام لوگوں میں پھیل گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ کو اپنے حق زوجیت میں لے لیا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ تو رسول اللہ کے رشتہ دار ہیں پھر جو کچھ کسی کو دستیاب ہو سکا بطور تحائف پیش کیا۔ اور بنو مصطلق کے اپنے قیدیوں کو آزاد کر دیا کہ اب یہ آپ کے رشتہ دار بن گئے۔ اس طرح بنو مصطلق کے سو خاندان آزاد ہو گئے میری نظر میں ایسی کوئی عورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں جو اپنی قوم کے لئے اتنی باعث برکت ثابت ہوئی ہو جتنی جویریہ اپنی قوم کے لئے ثابت ہوئی۔

مآخذ :

① ✪ السنن الکبرٰی للبیهقی:۶۶/۹ ۔ کتاب السیر ۔ باب مایفعله بالرجال البالغین منهم۔

② ✪ سیرت ابن هشام:۲۴۲/۳ ۔ ۲۴۳' ✪ السیرة الحلبیة:۶۶۹/۲ ۔ ۶۷۰' ✪ السیرة النبویة لابن کثیر:۲۴۰/۳' ✪ السیرة النبویة میں عزال بن شموال ہے اور فَتْلة کی جگہ فَیْلة ہے۔ جبکہ سیرت ابن هشام' سیرت الحلبیة اور الروض الانف للسهیلی میں فتلة منقول ہے۔ ✪ قال ابن اسحاق: فیلة بالفاء والیاء المثناة من اسفل۔ ✪ السیرة النبویة:۲۴۱/۳' ✪ الطبری تاریخ الامم والملوک:۵۷/۳ غزوہ بنی قریظه۔

③ ✪ مسند احد:۲۷۷/۶ ۔ عن عائشة' ✪ السنن الکبرٰی للبیهقی:۷۴/۹ ۔ کتاب السیر ۔ باب من یجری علیه الرق ۔ عن عائشة ۔ ✪ طبقات ابن سعد:۱۱۶/۸ ۔ ۱۱۷' ✪ ابن سعد میں یہ وضاحت ہے کہ اس نے ثابت بن قیس سے ۹ اوقیہ کی مکاتبت طے کی تھی' اسکے الفاظ ہیں: ((فکاتبها ثابت بن قیس علی نفسها علی تسع اواق)) ✪ سیرة ابن هشام:۲۹۴/۳۔ مزید برآں ان سے نکاح کی روایت سیرت ابن ہشام:۶۴۵/۱۴ پر مختصر ہے۔ ابن ہشام نے مُلاَّحَةً نقل کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

صلح حدیبیہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی افواہ اور بیعت

تشریح: مکہ معظمہ میں حضرت عثمانؓ کے شہید ہو جانے کی خبر سن کر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے حدیبیہ کے مقام پر بیعت لی تھی۔ صحابہ نے رسول پاک ﷺ کے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کی تھی کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کا معاملہ اگر صحیح ثابت ہوا تو وہ سب یہیں اور اسی وقت قریش سے نمٹ لیں گے خواہ نتیجہ میں وہ سب کٹ ہی کیوں نہ مریں۔ اس موقع پر چونکہ یہ امر ابھی یقینی نہیں تھا کہ حضرت عثمانؓ واقعی شہید ہو چکے ہیں یا زندہ ہیں۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف سے خود اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بیعت فرمائی اور اس طرح ان کو یہ شرف عظیم حاصل ہوا کہ آپ نے اپنے دست مبارک کو ان کے ہاتھ کا قائم مقام بنا کر انہیں اس بیعت میں شریک فرمایا۔ حضور ﷺ کا ان کی طرف سے خود بیعت کرنا لازماً یہ معنی رکھتا ہے کہ حضورؐ کو ان پر پوری طرح یہ اعتماد تھا کہ اگر وہ موجود ہوتے تو یقیناً بیعت کرتے۔

(تفہیم:ج/۴۹۔ سورۃ الفتح، حاشیہ:۱۷)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا اَبُوْ قَطَنٍ، ثنا یُوْنُسُ یعنی ابْنَ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: اَشْرَفَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ ...... قَالَ: اَنْشُدُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَیْعَةِ الرِّضْوَانِ اِذْ بَعَثَنِیْ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ اِلٰی اَهْلِ مَکَّةَ قَالَ: هٰذِهٖ یَدِیْ وَهٰذِهٖ یَدُ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَایَعَ لِیْ ...... الخ

حضرت عثمانؓ جب بلوائیوں کے گھیراؤ کی وجہ سے محصور ہو گئے تو انہوں نے اوپر سے جھانک کر دیکھا فرمایا بیعت رضوان کے روز جو حضرات رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے انہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ جب مجھے رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کے مشرکین کی طرف سفیر بنا کر بھیجا تھا تو اس وقت آپ نے فرمایا تھا۔ یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے اس طرح آپ نے میری بیعت لی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② قَالَ ابْنُ هِشَامٍ: وَحَدَّثَنِیْ مَنْ اَوْثَقُ بِهٖ، عَمَّنْ حَدَّثَهٗ بِاِسْنَادِلَهٗ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَایَعَ لِعُثْمَانَ، فَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی۔

ابن ابی عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے خود بیعت لی۔ وہ اس طرح کہ اپنا ایک دست مبارک دوسرے دست مبارک پر مارا۔

مآخذ:

① ❁ مسند احمد:۵۹/۱

② ❁ سیرت ابن ہشام:۳۱۶/۳، ❁ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۳۱۹/۳، ❁ السیرۃ الحلبیۃ میں یہ عبارت منقول ہے: ((بَایَعَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُثْمَانَ فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی یَدِهٖ: ای وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِهِ الْیُسْرٰی ...... قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ ذَهَبَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَاَنَا اُبَایِعُ عَنْهُ، فَضَرَبَ بِیَمِیْنِهٖ شِمَالَهٗ)) ”رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے اپنا ہی ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا یعنی دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا یا الٰہی عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام و ضرورت میں گیا ہے لہٰذا اس کی جانب سے بیعت کرتا ہوں یہ کہہ کر اپنا سیدھا ہاتھ اپنے الٹے ہاتھ پر رکھا۔ (دایاں بائیں پر)“

③ ❁ السیرۃ الحلبیۃ:۷۰۲/۲، ❁ فتح القدیر للشوکانی:۵۲/۵ پر فَبَایَعَ لِعُثْمَانَ اِحْدٰی یَدَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی منقول ہے۔ ❁ ابن کثیر نے ابن ابی حاتم کے حوالہ سے فَبَایَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاِحْدٰی یَدَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی بیان کیا ہے۔ ❁ تفسیر ابن کثیر:۱۹۱/۴۔ سورۃ الفتح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شرائط معاہدہ

صلح حدیبیہ کا معاہدہ جب لکھا جا رہا تھا تو کفار مکہ کے نمائندے نے "رسول اللہ" (ﷺ) کے نام کے ساتھ "رسول اللہ" لکھے جانے پر اعتراض کیا۔ اس پر حضور ﷺ نے کاتب (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا کہ اچھا "رسول اللہ" کا لفظ کاٹ کر "محمد بن عبداللہ" لکھ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لفظ "رسول اللہ" کاٹنے سے انکار کر دیا۔ اس پر حضور ﷺ نے ان کے ہاتھ سے قلم لے کر وہ الفاظ خود کاٹ دیئے اور "محمد بن عبداللہ" لکھ دیا۔

ما مات رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حتّٰی کتب و قرأ — حضور ﷺ اپنی وفات سے پہلے لکھنا پڑھنا سیکھ چکے تھے۔

تشریح: مندرجہ بالا احادیث میں سے پہلی حدیث کو بخاری میں براء بن عازب سے چار جگہ اور مسلم میں دو جگہ روایت کیا گیا ہے اور ہر جگہ الفاظ مختلف ہیں:

① بخاری کتاب الصلح میں ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((قال لعلی امحه فقال علی ما انا بالذی امحاه فمحاه رسول اللّٰه بیده))

"حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "یہ الفاظ کاٹ دو۔" انہوں نے عرض کیا: "میں تو نہیں کاٹ سکتا۔" آخر کار حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے انہیں کاٹ دیا۔

② اس کتاب میں دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((ثم قال لعلی امح رسول اللّٰه' قال: لا واللّٰه! لا امحوک ابدا فاخذ رسول اللّٰه الکتاب فکتب هذا ما قاضٰی علیه محمد بن عبداللّٰه))

"پھر علی رضی اللہ عنہ سے کہا: "رسول اللہ" کاٹ دو۔" انہوں نے کہا: "خدا کی قسم! میں آپ کا نام کبھی نہ کاٹوں گا۔" آخر حضور ﷺ نے تحریر لے کر لکھا: "یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبداللہ نے طے کیا۔"

③ تیسری روایت انہی براء بن عازب سے بخاری کتاب الجزیہ [1] میں یہ ہے کہ:

((وکان لا یکتب فقال لعلی امح رسول اللّٰه فقال علی واللّٰه لا امحاه ابدا قال فارنیه قال فاراه ایاه فمحاهُ النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بیده))

---

[1] یہ روایت کتاب الجزیۃ میں نہیں بلکہ بخاری: ۱/۴۵۲ کتاب الجہاد میں ہے۔ (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"حضور ﷺ خود نہ لکھ سکتے تھے' آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: "رسول اللہ کاٹ دو۔" انہوں نے عرض کیا: "خدا کی قسم! میں یہ الفاظ ہرگز نہ کاٹوں گا۔" اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: "مجھے وہ جگہ بتاؤ جہاں یہ الفاظ لکھے ہیں؟" انہوں نے آپ کو جگہ بتائی اور آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ الفاظ کاٹ دیئے۔"

④ چوتھی روایت بخاری کتاب المغازی میں یہ ہے:

((فاخذ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الکتاب ولیس یحسن یکتب فکتب هذا ما قاضی محمد بن عبداللّٰه))

"پس حضور ﷺ نے وہ تحریر لے لی درآنحالیکہ آپ لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا: "یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبداللہ نے طے کیا۔"

⑤ انہی براء بن عازب سے مسلم' کتاب الجہاد میں ایک روایت یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے انکار کرنے پر حضور نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے الفاظ مٹا دیئے۔

⑥ دوسری روایت اسی کتاب میں ان سے یہ منقول ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "مجھے بتاؤ رسول اللہ کا لفظ کہاں لکھا ہے؟" حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو جگہ بتائی اور آپ نے اسے مٹا کر ابن عبداللہ لکھ دیا۔

روایات کے اس اضطراب سے واضح ہوتا ہے کہ بیچ کے راویوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے الفاظ جوں کے توں نقل نہیں کیے ہیں' اس لئے ان میں سے کسی ایک کی نقل پر بھی ایسا مکمل اعتماد نہیں کیا جا سکتا کہ یقینی طور پر یہ کہا جا سکے کہ حضور ﷺ نے "محمد ﷺ بن عبداللہ" کے الفاظ اپنے دست مبارک سے ہی لکھے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ صحیح صورت واقعہ یہ ہو کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ کا لفظ مٹانے سے انکار کر دیا تو آپ نے اس کی جگہ ان سے پوچھ کر یہ لفظ اپنے ہاتھ سے مٹا دیا ہو اور پھر ان سے یا کسی دوسرے کاتب سے ابن عبداللہ کے الفاظ لکھوا دیئے ہوں کیونکہ حضور ﷺ تو نبی امی تھے۔ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر صلح نامہ دو کاتب لکھ رہے تھے' ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ' دوسرے محمد بن مسلمہ (فتح الباری:۵/۲۱۷) اس لئے یہ امر بعید نہیں ہے کہ جو کام ایک کاتب نے نہ کیا تھا وہ دوسرے کاتب سے لے لیا گیا ہو۔

دوسری حدیث بالا جس میں نبی ﷺ کے خواندہ ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے مجاہد سے ابن ابی شیبہ اور عمر بن شبہ نے نقل کی ہے۔ لیکن اول تو یہ سنداً بہت ضعیف روایت ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: ((فضعیف لا اصل له)) دوسرے اس کی کمزوری یوں بھی واضح ہے کہ اگر حضور ﷺ نے فی الواقع بعد میں لکھنا پڑھنا سیکھا ہوتا تو یہ بات مشہور ہو جاتی۔ بہت سے صحابہ اس کو روایت کرتے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ حضور ﷺ نے کس شخص یا کس اشخاص سے یہ تعلیم حاصل کی تھی۔ لیکن سوائے ایک عون بن عبداللہ کے' جن سے مجاہد نے یہ بات سنی' اور کوئی شخص اسے روایت نہیں کرتا اور یہ عون بھی صحابی نہیں بلکہ تابعی ہیں جنہوں نے قطعاً یہ نہیں بتایا کہ انہیں کس صحابی یا کن صحابیوں سے اس واقعہ کا علم حاصل ہوا۔ ظاہر ہے کہ ایسی کمزور روایتوں کی بنیاد پر کوئی ایسی بات قابل تسلیم نہیں ہو سکتی جو مشہور و معروف واقعات کی تردید کرتی ہو۔ (تفہیم:۳/۷۱۳' العنکبوت' حاشیہ:۹۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج:

① حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ' قَالَ: نَا عَفَّانُ' قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' عَنْ ثَابِتٍ' عَنْ اَنَسٍ' اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ ابْنُ عَمْرٍو' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' قَالَ سُهَيْلٌ: اَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِيْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ' بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ' فَقَالَ: اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ' لَا تَبِعْنَاكَ' وَلٰكِنِ اكْتُبْ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ' فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ' لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ' وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا' رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا' فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ' اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ' فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَآءَ نَا مِنْهُمْ' سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصالحت کی۔ قریشی وفد میں سہیل ابن عمرو بھی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا (پہلے) ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)) لکھو۔ سہیل نے کہا: ((بِسْمِ اللّٰهِ)) ہم نہیں جانتے کہ ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)) کیا ہے؟ جس کا ہمیں علم ہے وہ لکھو وہ ((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ)) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا لکھو کہ یہ معاہدہ محمد کی جانب سے ہے جو اللہ کے رسول ہیں۔ مشرکین بولے کہ اگر ہمارے علم میں یہ ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں (اگر ہم یہ تسلیم کر لیتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں) تو پھر لازما آپ کی اتباع کرتے اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھیں (لکھوائیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اچھا! لکھو کہ یہ تحریر محمد بن عبداللہ کی طرف سے۔" پھر انہوں نے آپ سے یہ شرط طے کی کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی بھاگ کر ہمارے پاس آ جائے تو اسے ہم واپس نہیں کریں گے اور اگر ہم میں سے کوئی آدمی بھاگ کر تمہارے پاس پہنچ جائے تو اسے ہمارے ہاں واپس لوٹانا ہو گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم یہ شرط تحریر کریں آپ نے فرمایا ہاں لکھو۔ کہ ہم میں سے کوئی انکے پاس چلا جائے' تو اللہ نے اسے دور کر دیا۔ (یا اللہ اسے ہم سے دور رکھے) اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آئے گا تو اس کیلئے اللہ ضرور راستہ نکالے گا اور اس کیلئے کشادگی و فراخی پیدا فرمائے گا۔

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ' ثنا غُنْدَرٌ' ثنا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ' قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ' قَالَ: لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ' كَتَبَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا' فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ

ابو اسحاق سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حدیبیہ (مشرکین مکہ) سے معاہدہ صلح کیا تو اس معاہدہ کی دستاویز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحریر کی۔ تو انہوں نے محمد رسول اللہ تحریر کیا۔ اس پر مشرکین نے اعتراض کیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُشْرِكُوْنَ: لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، لَوْ كُنْتَ رَسُوْلًا لَمْ نُقَاتِلْكَ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: اُمْحُهُ، قَالَ عَلِيٌّ: مَا اَنَا الَّذِيْ اَمْحَاهُ، فَمَحَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ، وَصَالَحَهُمْ عَلٰى اَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلُوْهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ، فَسَاَلُوْهُ: مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ؟ قَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ۔

محمد رسول اللہ مت لکھو۔ تم (ہمارے عقیدے کے مطابق) اللہ کے رسول ہوتے تو ہم تم سے جنگ نہ کرتے۔ آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اسے مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں تو اسے نہیں کاٹ سکتا۔ آخرکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دست مبارک سے کاٹ دیا۔ مشرکین سے اس پر صلح ہوئی کہ آئندہ سال آپ اپنے اصحاب کے ساتھ صرف تین روز مکہ میں قیام کر سکیں گے اور ہتھیار میان ہوں لوگوں نے آپ سے پوچھا جلبان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میان اور جو کچھ اس میں ہو۔

(۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالُوْا: لَا نُقِرُّبِهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، مَا مَنَعْنَاكَ، لٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: اُمْحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ، فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِسِلَاحٍ اِلَّا فِي الْقِرَابِ، وَاَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَتَّبِعَهٗ، وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ اَرَادَ اَنْ يُقِيْمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ، اَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوْا: قُلْ لِصَاحِبِكَ اُخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ پھر فیصلہ اس پر ہوا کہ آئندہ سال صرف تین دن قیام کر سکیں گے مگر جب صلح کی دستاویز لکھنے لگے تو ابتدا میں یہ تحریر کیا کہ یہ صلح نامہ وہ ہے جس پر محمد جو اللہ کے رسول ہیں راضی ہوئے۔ مشرکین مکہ نے جواب دیا کہ ہم تو اس کا اقرار نہیں کرتے اگر ہم یہ تسلیم کرتے کہ تم اللہ کے رسول ہو تو پھر ہم تمہیں مکہ میں داخل ہونے سے روکتے ہی کیوں۔ بلکہ تم محمد بن عبداللہ ہو آپ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا رسول اللہ کا جملہ مٹا دو۔ انہوں نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم میں آپ کو کبھی بھی نہیں مٹاؤں گا آپ نے خود وہ مسودۂ تحریر اپنے ہاتھ میں لیا اور لکھا (ھذا ما قاضی علیہ محمد بن عبداللہ) یہ وہ دستاویز و صلحنامہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ راضی ہوا۔ وہ مکہ میں اس حالت میں داخل ہوں گے کہ ہتھیار نیام میں ہوں گے اور اگر مکہ کا کوئی باشندہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَ جَعْفَرٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَحَقُّ بِهَا، وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ، وَقَالَ جَعْفَرٌ: بِنْتُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ، وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ اَخِيْ، فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ، وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ، وَقَالَ لِزَيْدٍ: اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا۔

کے ساتھ جانا چاہے تو وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے اور آپ کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی مکہ میں قیام پذیر ہونا چاہے گا تو اسے منع نہیں کریں گے۔ پھر جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور مدت قیام پوری ہو گئی تو مشرکین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اپنے ساتھی سے کہیں کہ وہ اب ہمارے ہاں سے واپس چلے جائیں، کیونکہ طے شدہ مدت قیام ختم ہو گئی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ کے مطابق نکل کھڑے ہوئے تو حضرت حمزہ کی بیٹی چچا جان چچا جان پکارتی پیچھے ہو گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہنچ کر اسے پکڑ لیا۔ ہاتھ میں پکڑ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اپنی چچا زاد بہن کو لے لو، انہوں نے اسے سوار کر لیا۔ اس پر علی، زید اور جعفر رضی اللہ عنہم میں تنازع و جھگڑا کھڑا ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے دعویٰ کیا کہ میں اس لڑکی کا زیادہ استحقاق رکھتا ہوں، وہ میری چچا زاد بہن ہے اور جعفر نے دعویٰ کیا کہ وہ میری چچا زاد بہن بھی ہے اور اس کی خالہ میری اہلیہ ہیں لہٰذا میں زیادہ استحقاق رکھتا ہوں اور زید نے کہا وہ میری بھتیجی ہے یہ روداد سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کی خالہ کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا اور فرمایا خالہ بمنزلہ ماں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور جعفر سے فرمایا تو سیرت و صورت میرے مشابہ ہے اور زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولا ہے۔

سیرت ابن ہشام میں مندرجہ ذیل عبارت منقول ہے۔

④ قَالَ: ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اُكْتُبْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قَالَ: فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَا اَعْرِفُ هٰذَا، وَلٰكِنِ اكْتُبْ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، فَكَتَبَهَا، ثُمَّ قَالَ: اُكْتُبْ: هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَوْ شَهِدْتُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ اُقَاتِلْكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ اسْمَكَ

امام زہری کا بیان ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو بلایا اور فرمایا: ((بسم اللہ الرحمن الرحیم)) لکھ کر صلحنامہ کا آغاز کرو اس پر سہیل نے اعتراض کیا کہ مجھے تو اس کا کوئی علم نہیں (کہ دستاویز کے شروع میں بسم اللہ لکھا گیا ہو) بلکہ ((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ)) لکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا باسمک اللھم ہی لکھو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہی فقرہ تحریر کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: "(آگے) لکھو: ((ھذا ما صالح علیہ محمد رسول اللّٰہ)) "یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ نے سہیل بن عمرو سے طے کیا ہے۔" سہیل بولا: "اگر میں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاسْمَ اَبِيْكَ' قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ: هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو' اِصْطَلَحَا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَنِ النَّاسِ عَشْرَ سِنِيْنَ' يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ' وَيَكُفُّ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ' عَلٰى اَنَّهُ مَنْ اَتٰى مُحَمَّدًا مِنْ قُرَيْشٍ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهٖ رَدَّهٗ عَلَيْهِمْ' وَمَنْ جَآءَ قُرَيْشًا مِمَّنْ مَّعَ مُحَمَّدٍ لَمْ يَرُدُّوْهُ عَلَيْهِ' وَاِنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً' وَاِنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ' وَاِنَّهٗ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَدْخُلَ فِيْ عَقْدِ مُحَمَّدٍ وَعَهْدِهٖ دَخَلَ فِيْهِ' وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَدْخُلَ فِيْ عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ دَخَلَ فِيْهِ.

کا قراری ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر میں آپ سے مقاتلہ ہی کیوں کرتا۔ بلکہ آپ اپنا اور اپنے باپ کا نام تحریر کریں۔ راوی کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اچھا) لکھو' یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے سہیل بن عمرو سے صلح کی۔ دونوں نے اس پر اتفاق رائے کیا کہ دس سال تک جنگ بند رہے گی۔ ان سالوں میں لوگ امن و آشتی سے رہیں گے ایک دوسرے پر دست درازی سے باز رہیں گے اس صلح کی شرط ہے کہ قریش کا کوئی آدمی اگر اپنے ولی کی اجازت کے بغیر محمد (ﷺ) کے پاس آئے گا تو محمد ﷺ قریش کے پاس اسے واپس لوٹا دیں گے اور اگر محمد ﷺ کے رفقاء و ساتھیوں میں سے اگر کوئی آدمی قریش کے پاس پہنچ جائے گا تو قریش اسے واپس نہیں کریں گے۔ نیز یہ کہ دلوں کی عداوتیں دلوں ہی میں رہیں گی۔ انہیں ظاہر نہیں کیا جائے گا اور یہ بدعہدی اور خیانت بھی نہ کی جائے گی اور یہ کہ جو کوئی محمد ﷺ کے عقد و عہد میں داخل ہونا چاہے تو وہ اس میں داخل ہو سکتا ہے اور جو کوئی قریش کے عقد و عہد میں داخل ہونا چاہے وہ اس میں داخل ہو سکتا ہے۔

(۵) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ' حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ' اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ' قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ' عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانَ' يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهٖ قَالَا: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ ...... فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا' فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' فَقَالَ سُهَيْلٌ: اَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَاهِيَ' وَلٰكِنِ اكْتُبْ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ كَمَا كُنْتَ

امام زہری کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان دونوں سے روایت کیا دونوں ایک دوسرے کی بیان کردہ روایت کی تصدیق کرتے ہیں۔ دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ زمانہ حدیبیہ میں نکلے ...... زہری نے اپنی روایت میں کہا کہ سہیل بن عمرو آیا اور اس نے کہا کہ آپ اپنے اور ہمارے درمیان صلحنامہ تحریر کریں (کرائیں) نبی ﷺ نے اپنے منشی (کاتب) کو بلایا اور اسے ارشاد فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو۔ اس پر سہیل نے اعتراض کیا کہ رحمن کو تو واللہ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے اور کون ہے۔ آپ جس طرح پہلے لکھوایا کرتے تھے اسی طرح باسمک اللھم ہی لکھوائیں۔ مسلمانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَكْتُبُ. فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ: وَاللّٰهِ! لَا نَكْتُبُهَا اِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ' ثُمَّ قَالَ: هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ' فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللّٰهِ! لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ' وَلَا قَاتَلْنَاكَ' وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ' اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الحديث

نے اصرار کیا کہ ہم تو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھیں گے (لکھوائیں گے) نبی ﷺ نے فرمایا (ضد و اصرار کی چنداں ضرورت نہیں) باسمک اللھم ہی لکھدو۔ پھر فرمایا آگے لکھو ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ اس پر بھی سہیل نے اعتراض کیا کہ واللہ اگر ہم تسلیم کرتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو بیت اللہ کی حاضر سے آڑے کیوں آتے اور آپ سے مقاتلہ کیوں کرتے۔ (نہ ہم آپ کو بیت اللہ کی زیارت سے روکتے اور نہ آپ سے لڑائی کرتے) بلکہ آپ محمد بن عبداللہ لکھوائیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ شاھد ہے میں یقیناً اللہ کا رسول ہوں خواہ تم میری تکذیب کتنی ہی کرتے رہو۔ محمد بن عبداللہ لکھ دو۔

(٦) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ' ثنى شُرَيْحُ ابْنُ مَسْلَمَةَ' ثنا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ' ثنى اَبِيْ اِسْحَاقَ' ثنى الْبَرَاءُ' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَمِرَ اَرْسَلَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَاْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ' فَاشْتَرَطُوْا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يُقِيْمَ بِهَا اِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ' وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ اَحَدًا' قَالَ: فَاَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ' فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ' قَالُوْا: لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ' لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنٰكَ' وَلٰكِنِ اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ' فَقَالَ: اَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ' وَاَنَا وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ' قَالَ: وَكَانَ لَا يَكْتُبُ' قَالَ: فَقَالَ لِعَلِيٍّ: اُمْحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ' فَقَالَ عَلِيٌّ: وَاللّٰهِ! لَا اَمْحُوْهُ اَبَدًا' قَالَ: فَاَرِنِيْهِ' فَاَرَاهُ اِيَّاهُ'

ابو اسحاق نے براء بن عازب سے روایت بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے جب عمرہ ادا کرنے کا ارادہ کیا تو اہل مکہ کے پاس اپنا قاصد بھیج کر مکہ میں داخلہ کی اجازت طلب فرمائی۔ مشرکین مکہ نے یہ شرط عائد کی کہ مکہ میں صرف تین روز قیام کرنا ہو گا اور غلاف پوش ہتھیاروں کے سوا دوسرا کوئی ہتھیار لے کر داخل نہ ہونا نیز کسی فرد کو دعوت دین بھی نہ دینا ہو گی۔ چنانچہ اس شرط پر معاہدہ کی تحریر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شروع کی اور لکھنے لگے کہ یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے۔ اس پر مشرکین بول اٹھے کہ اگر ہم یہ جان لیتے کہ تم اللہ کے رسول ہو تو تمہیں کسی صورت بھی نہ روکتے اور لازما تمہاری بیعت بھی کر لیتے۔ لہذا یہ تحریر کروائیں کہ یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی قسم میں محمد عبداللہ کا بیٹا ہوں اور اللہ شاھد ہے میں اس کا رسول بھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے آپ بذات خود یہ معاہدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ، فَلَمَّا دَخَلَ، وَمَضَى الْاَيَّامُ اَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوْا: مُرْصَاحِبَكَ، فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرَ ذَالِكَ عَلِيٌّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ ارْتَحَلَ.

تحریر نہیں فرما رہے تھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ کا جملہ مٹا دو، محو کر دو۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی اللہ کی قسم میں تو اسے کبھی بھی محو نہیں کروں گا۔ آپ نے فرمایا اچھا مجھے اس مقام کی نشان دہی کرو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو وہ جگہ نشان زد کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا۔ (معاہدہ میں طے شدہ شرائط کی روشنی میں) آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ جب تین دن وہاں گزر گئے تو مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آکر یاد دہانی کرائی کہ اپنے صاحب سے کہو کہ اب انہیں چلے جانا چاہیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں درست ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے کوچ فرمایا۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں منقول عبارت مندرجہ ذیل ہے:

⑦ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: اُكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بسم الله الرحمن الرحيم هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: لَوْ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَابَعْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: فَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَمْحُوْهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا وَاللّٰهِ! لَا اَمْحُوْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرِنِيْ مَكَانَهَا، فَاَرَاهُ مَكَانَهَا، فَمَحَاهَا، وَكَتَبَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ؟

مصنف ابن شیبہ کی روایت میں ہے آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمارے درمیان شرط تحریر کرو اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرو کہ یہ وہ دستاویز ہے جس پر محمد رسول اللہ نے صلح کی ہے۔ مشرکین بولے اگر تم اللہ کے رسول ہوتے تو ہم تمہاری اتباع کرتے۔ بلکہ محمد بن عبداللہ لکھو۔ راوی کا بیان ہے آپ نے علیؓ سے فرمایا کہ اسے محو کر دو۔ علیؓ نے عرض کیا واللہ! میں تو اسے اپنے ہاتھ سے نہیں مٹاؤں گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس جگہ کی نشان دہی کرو تو انہوں نے آپ کو وہ مقام دکھا دیا۔ چنانچہ آپ نے خود اپنے دست مبارک سے مٹا کر ابن عبداللہ تحریر فرما دیا۔

⑧ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوْا: هٰذَا مَا قَاضَانَا عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا: لَا

حضرت براء بن عازب سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرہ کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے آپ کے مکہ میں داخلہ سے انکار کر دیا تاآنکہ آپ نے ان سے اس شرط پر صلح کی کہ مکہ میں آپ کا قیام تین روز کا ہو گا۔ جب مسلمانوں نے معاہدہ صلح تحریر کیا تو انہوں نے تحریر کیا کہ یہ وہ صلحنامہ ہے جو محمد رسول اللہ نے ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نُقِرُّ بِهٰذَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ' فَقَالَ: اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ' ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ اُمْحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ' قَالَ عَلِيٌّ: لَا' وَاللّٰهِ! لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا' فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ الحديث۔

ساتھ طے کیا ہے۔ کفار نے کہا ہم اس کا اقرار نہیں کرتے اگر ہمیں یہ علم ہوتا کہ تم اللہ کے رسول ہو تو ہم ذرا برابر بھی رکاوٹ نہ ڈالتے۔ لیکن تم محمد بن عبداللہ ہو۔ آپ نے فرمایا میں رسول اللہ بھی اور محمد بن عبداللہ بھی۔ پھر آپ نے علیؓ سے فرمایا رسول اللہ کا جملہ محو کر دو۔ تو انہوں نے عرض کیا نہیں' اللہ کی قسم میں اسے کبھی بھی محو نہیں کروں گا۔ نبی ﷺ نے وہ دستاویز خود پکڑی حالانکہ آپ عمدہ لکھنا نہیں جانتے تھے تاہم آپ نے تحریر فرمایا یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد بن عبداللہ راضی ہیں کہ وہ مکہ میں نیام میں تلوار کے علاوہ کوئی ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے۔

الکامل فی التاریخ لابن اثیر میں منقول ہے:

(۹) فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ: اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَا نَعْرِفُ هٰذَا وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ' فَكَتَبَهَا' ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ: هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو' فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ' وَلٰكِنِ اكْتُبْ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ' فَقَالَ لِعَلِيٍّ: اُمْحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ' فَقَالَ: لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا' فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ اَنْ يَّكْتُبَ فَكَتَبَ مَوْضِعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الخ

رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب کو بلا کر فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل نے اعتراض کیا۔ اس طریق تحریر سے تو میں واقف نہیں ہوں۔ آپ باسمک اللھم لکھیں۔ تو علی بن ابی طالب نے ایسا ہی لکھ دیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اب لکھو کہ یہ وہ معاہدہ ہے جسے محمد رسول اللہ نے سہیل بن عمرو سے طے کیا ہے۔ اس پر بھی سہیل نے اعتراض کیا کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ تم اللہ کے رسول ہو تو ہماری تمہارے ساتھ لڑائی نہ ہوتی۔ بلکہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوائیں تو آپ نے علی بن ابی طالب سے کہا کہ رسول اللہ کا جملہ محو کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں تو اسے کبھی بھی نہیں مٹاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ دستاویز خود پکڑی حالانکہ رسول اللہ ﷺ لکھنا اچھی طرح نہیں جانتے تھے مگر آپ نے رسول اللہ کی جگہ محمد بن عبداللہ تحریر فرما دیا۔

مصنف ابن ابی شیبۃ نے ایک اور روایت مندرجہ ذیل الفاظ میں نقل کی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) فَجَاءَهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: قَدْ بَعَثَنِيْ قُرَيْشٌ اِلَيْكَ اُكَاتِبُكَ عَلٰى قَضِيَّةٍ نَرْتَضِيْ اَنَا وَاَنْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، اُكْتُبْ: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم قَالَ: مَا اَعْرِفُ اللّٰهَ وَلَا اَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ، وَلٰكِنْ اكْتُبْ كَمَا كُنَّا نَكْتُبُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، فَوَجَدَ النَّاسُ مِنْ ذَالِكَ وَقَالُوْا: لَا نُكَاتِبُكَ عَلٰى خُطَّةٍ حَتّٰى تَقِرَّ بِالرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قَالَ سُهَيْلٌ: اِذًا لَا اُكَاتِبُهُ عَلٰى خُطَّةٍ حَتّٰى اَرْجِعَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُكْتُبْ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: لَا اُقِرُّ، لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا خَالَفْتُكَ وَلَا عَصَيْتُكَ، وَلٰكِنْ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، فَوَجَدَ النَّاسُ مِنْهَا اَيْضًا، قَالَ: اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سُهَيْلَ بْنَ عمرو الخ

سہیل بن عمرو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ مجھے قریش نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ میں آپ سے اس مسئلہ پر دستاویز تحریر کروں جسے ہم بھی پسند کریں اور تم بھی جس پر راضی ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں۔ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل نے کہا۔ جسے میں جانتا ہوں وہ تو اللہ کا لفظ ہے مگر رحمٰن سے تو میں متعارف نہیں ہوں بلکہ ہم جس طرح پہلے لکھتے آ رہے ہیں اسی طرز پر لکھیں یعنی باسمک اللّٰھم صحابہ نے اس اصرار پر کبیدہ خاطری کا احساس کیا اور کہنے لگے اس حد بندی پر ہم تحریر نہیں کرتے تاوقتیکہ تو رحمٰن و رحیم کا اقرار نہ کرلے۔ سہیل بولا تو پھر میں بھی ایسی حد بندی کے باوجود صلحنامہ تحریر نہیں کرتا اور واپس چلا جاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا لکھو باسمک اللّٰھم۔ یہ وہ معاہدہ ہے جس کا محمد رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ سہیل نے کہا میں تو اس کا اقرار نہیں کرتا۔ اگر میرے علم میں ہوتا کہ تم اللہ کے رسول ہو تو نہ میں تمہاری مخالفت کرتا اور نہ نافرمانی کا مرتکب ہوتا۔ بلکہ تم تو محمد بن عبداللہ ہو۔ صحابہ نے اسے دل میں برا محسوس کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبداللہ نے سہیل کے ساتھ صلحنامہ طے کیا۔

مجمع الزوائد میں اس سلسلہ کی منقول عبارت:

(۱۱) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، فَاَخَذَ سُهَيْلٌ بِيَدِهٖ فَقَالَ: مَا نَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ اُكْتُبْ فِيْ قَضِيَّتِنَا مَا نَعْرِفُ، فَقَالَ: اُكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَكَتَبَ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَهْلَ مَكَّةَ فَاَمْسَكَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو بِيَدِهٖ فَقَالَ: لَقَدْ ظَلَمْنَاكَ اِنْ كُنْتَ رَسُوْلَهٗ اُكْتُبْ فِيْ قَضِيَّتِنَا مَا نَعْرِفُ، قَالَ: اُكْتُبْ:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا رحمٰن و رحیم سے تو ہم شناسا نہیں۔ ہماری اس دستاویز میں وہ کچھ لکھو جسے ہم جانتے پہچانتے ہیں۔ باسمک اللّٰھم لکھو۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ وہ معاہدۂ صلح ہے جس پر محمد رسول اللہ نے اہل مکہ سے مصالحت کی ہے۔ سہیل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمَطَّلِبِ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الخ

تم اس کے رسول ہو تو پھر ہم نے تم پر ظلم کیا۔ دستاویز تحریر کرنے کے لئے جس طرز سے ہم واقف ہیں اسی طرز پر لکھیں یہ کہہ کر اس نے کہا لکھو یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے مصالحت کی ہے۔ بہرحال میں اللہ کا رسول ہوں۔

(۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثنا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَتِ الْحُرُوْرِيَّةُ، اعْتَزَلُوْا، فَقُلْتُ لَهُمْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ صَالَحَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: اُكْتُبْ يَا عَلِيُّ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا: لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا قَاتَلْنَاكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمْحُ يَا عَلِيُّ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَسُوْلُكَ، اُمْحُ يَا عَلِيُّ، وَاكْتُبْ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاللّٰهِ! لَرَسُوْلُ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ، وَقَدْ مَحَا نَفْسَهُ وَلَمْ يَكُنْ مَحْوُهُ ذٰلِكَ يَمْحَاهُ مِنَ النُّبُوَّةِ اُخْرِجْتَ مِنْ هٰذِهِ قَالُوْا: نَعَمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب حروریہ فرقہ نے خروج کیا اور کنارہ کش ہو گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے صلح کی۔ تو آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ لکھو کہ یہ وہ صلحنامہ ہے جس کی بنیاد پر رسول اللہ نے صلح کی ہے۔ مشرکین مکہ نے کہا اگر ہم جانتے کہ تم اللہ کے رسول ہو تو ہم تم سے لڑتے کیوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی اسے محو کر دو۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ یقینا میں تیرا رسول ہوں۔ اے علی اسے مٹا دو اور لکھو کہ یہ وہ معاہدہ ہے جس کی بنیاد پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی۔ اللہ شاہد ہے کہ رسول اللہ ﷺ علی سے بہتر ہیں پھر خود رسول اللہ ﷺ مٹا دیا اور مٹانا منصب نبوت سے مٹانا نہیں ہے جس نے آپ کو اس منصب سے خارج کر دیا ہو۔ خوارج کے حروریہ گروہ نے کہا: "ہاں!"

تخریج :

(۱) مسلم:۲/۱۰۴۔ ۱۰۵، کتاب الجهاد و السیر۔ باب صلح الحدیبیة ❁ بخاری۔ کتاب الشروط باب الشروط فی الجهاد و المصالحة مع اهل الحرب۔ ❁ مسند احمد:۳/۲۶۸ عن انس۔ ❁ مصنف ابن ابی شیبة:۱۴/۴۳۹ اور ص:۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ❁ کتاب المغازی۔ غزوة الحدیبیة ❁ ابن کثیر:۴/۲۰۰۔ عن انس۔ ❁ المستدرک للحاکم:۲/۱۵۳۔ کتاب قتال اهل البغی۔ (اختصار اور اختلاف الفاظ کے ساتھ مروی ہے)

(۲) ❁ بخاری:۱/۳۷۱۔ کتاب الصلح، باب کیف یکتب هذا ما صالح فلان بن فلان و فلان بن فلان و ان لم ینسبه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الی قبیلتہٖ او نسبہ۔ ✿ مسلم:۱۰۴/۲۔ کتاب الجھاد والسیر۔ باب صلح الحدیبیۃ۔ ✿ مسند احمد:۲۹۱/۴۔ عن البراء

③ ✿ بخاری:۳۷۱/۱۔ ۳۷۲۔ کتاب الصلح باب کیف یکتب ھذا ما صالح فلان بن فلان الخ ✿ بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضاء

④ ✿ سیرت ابن ھشام:۳۱۷/۳۔ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۳۲۰/۳۔ ۳۲۱۔ ✿ الطبری تاریخ الامم والملوک:۷۹/۳۔ قصۃ الحدیبیۃ

⑤ ✿ بخاری:۳۷۸/۱۔ ۳۷۹' کتاب الشروط۔ باب الشروط فی الجھاد والمصالحۃ مع اھل الحرب و کتابۃ الشروط۔ ✿ المصنف عبدالرزاق:۳۳۸/۵۔ ✿ ابن کثیر:۱۹۸/۴

⑥ ✿ بخاری:۴۵۲/۱۔ کتاب الجھاد' باب المصالحۃ علی ثلاثۃ ایام او وقت معلوم۔ ✿ مسلم:۱۰۴/۲۔ کتاب الجھاد و السیر باب صلح الحدیبیۃ۔ ✿ السنن الکبرٰی:۶۹/۵۔ کتاب الحج باب المحرم یتقلد السیف۔ ✿ السیرۃ الحلبیۃ:۷۰۷/۲۔ ✿ مصنف ابن ابی شیبۃ:۴۳۵/۱۴۔ کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیۃ۔ عن براء بن عازب۔

⑧ ✿ بخاری:۶۱۰/۲۔ کتاب المغازی۔باب عمرۃ القضاۃ ذکرہ انس عن النبی ﷺ۔ ✿ سنن دارمی:۱۵۵/۲۔ کتاب السیر باب فی صلح النبی ﷺ یوم الحدیبیۃ۔ ✿ ابو داؤد:۸۵/۳۔ پر کتاب الجھاد۔ باب فی صلح العدو کے تحت روایت میں ((اکتب! ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللّٰہ)) نقل کیا ہے جیسے مسور بن مخرمہ نے روایت کیا ہے۔ ✿ الطبری تاریخ الامم والملوک:۸۰/۳۔ قصۃ الحدیبیۃ ✿ مسند احمد:۲۹۸/۴۔ عن البراء

⑨ ✿ الکالمل فی التاریخ لابن اثیر:۱۳۸/۲

⑩ ✿ مصنف ابن ابی شیبۃ:۴۴۸/۱۴۔ ۴۴۹۔ کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیۃ۔

⑪ ✿ مجمع الزوائد:۱۴۵/۶۔ کتاب المغازی و السیر باب الحدیبیۃ و عمرۃ القضاء۔ ✿ ابن کثیر:۱۹۲/۴۔ سورۃ الفتح

⑫ ✿ مسند احمد:۳۴۲/۱۔ عن ابن عباس۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو جندل کا واقعہ

یا ابا جندل! اصبر واحتسب فانا لا نغدر، ان اللہ جاعل لک فرجا و مخرجا۔ (فتح الباری ج: ۵۔ باب الشروط فی الجہاد)	ابو جندل، صبر کرو اور ضبط سے کام لو، ہم بد عہدی نہیں کر سکتے، اللہ تمہارے لئے رہائی کی کوئی صورت نکالے گا۔

پس منظر: حدیبیہ کے مقام پر رسول خدا اور کفار قریش کا معاہدہ ہوتا ہے۔ صلح کی شرائط طے ہو چکی ہیں اور معاہدہ کی کتابت ہو رہی ہے۔ عین اس حالت میں ایک مسلمان ابو جندل بن سہیل کفار کی قید سے بھاگ کر آتے ہیں۔ ان کے پاؤں میں بیڑیاں ہیں، بدن پر مار کے اتنے زخم ہیں کہ چور چور ہو رہا ہے، وہ آکر مسلمانوں کے سامنے گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدارا مجھے ان کی قید سے نکالو۔ رسول اللہ کی رکاب میں ۱۴ سو تلوار بند مسلمان ہیں اور آپ ﷺ کے ایک اشارہ میں ابو جندل رضی اللہ عنہ کو رہائی مل سکتی ہے مگر کفار سے شرط ہو چکی ہے کہ "قریش والوں میں سے جو شخص مسلمانوں کے پاس جائے گا وہ واپس کر دیا جائے گا اور مسلمانوں میں سے جو شخص مکہ جائے گا وہ واپس نہ کیا جائے گا۔" اس لئے رسول اللہ ﷺ انہیں اپنی حمایت میں لینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ وہ اپنے زخم دکھا کر فریاد کرتے ہیں کہ کیا آپ مجھے پھر اسی ظلم کا تختہ مشق بننے کے لئے واپس کرتے ہیں۔ اس وقت آپؐ نے مندرجہ بالا الفاظ فرمائے۔ (الجہاد فی الاسلام: ۲۴۴-۱۳۸)

زَادَ ابْنُ اِسْحَاقَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا جَنْدَلٍ، اِصْبِرْ وَاحْتَسِبْ فَاِنَّا لَا نَغْدِرُ، وَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ لَّكَ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا۔ (فتح الباری شرح بخاری: ۲۵۴/۵۔ کتاب الشروط۔ باب الشروط فی الجہاد)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، انا مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ، قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ يُرِيْدُ زِيَارَةَ الْبَيْتِ لَا يُرِيْدُ	عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم دونوں سے روایت بیان کی ہے دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے سال زیارت بیت اللہ کے لئے نکلے، لڑنے کے لئے نہیں ...... ادھر ابو جندل نے بلند آواز سے چیخنا چلانا شروع کر دیا کہ اے مسلمانوں کی جماعت کیا تم مجھے مشرکوں کی طرف واپس لوٹا رہے ہو جو مجھے میرے دین کے بارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قِتالاً .... وَصَرَخَ اَبُوْ جَنْدَلٍ بِاَ عْلٰی صَوْتِهٖ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اَتُرَدُّوْنَنِیْ اِلٰی اَهْلِ الشِّرْكِ فَیَفْتِنُوْنِیْ فِیْ دِیْنِیْ ..... فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یَا اَبَا جَنْدَلٍ اِصْبِرْ وَاحْتَسِبْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَاعِلٌ لَّكَ وَلِمَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا اِنَّا قَدْ عَقَدْنَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ صُلْحًا، فَاَعْطَیْنَا هُمْ عَلٰی ذٰلِكَ وَاَعْطَوْنَا عَلَیْهِ عَهْدًا وَاِنَّا لَنْ نَغْدِرَ بِهِمْ، الخ

میں آزمائش و فتنہ میں مبتلا کر دیں گے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابو جندل! صبر و ضبط سے کام لو اور ثواب کا خیال رکھو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے اور ان کمزور و ضعیف مسلمانوں کے لئے جو تمہارے ساتھ ہیں کشادگی و فراخی کا راستہ پیدا فرمائے گا" ہم نے اپنے اور اس قوم کے درمیان صلح کا معاہدہ طے کر لیا ہے اور اس پر ہم نے اور انہوں نے ایک دوسرے کو عہد و پیمان دے دیا ہے اور ہم اب ان کے ساتھ بد عہدی نہیں کر سکتے۔"

بیہقی نے:

③ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ جَنْدَلٍ اَبَا جَنْدَلٍ اِصْبِرْ وَاحْتَسِبْ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ لَّكَ وَلِمَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا، اِنَّا قَدْ صَالَحْنَا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ وَجَرٰی بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الْعَهْدُ وَاِنَّا لَا نَغْدِرُ الخ بیان کیا ہے۔

مآخذ:

① ❁ فتح الباری شرح بخاری ۲۵۴/۵۔ کتاب الشروط۔ باب الشروط فی الجهاد۔

② ❁ مسند احمد:۳۲۵/۴۔ ❁ سیرت ابن هشام:۳۱۸/۳۔ ❁ سیرت ابن هشام میں وَاِنَّا لَا نَغْدِرُ بِهِمْ منقول ہے۔
❁ السنن الکبریٰ للبیهقی:۲۲۷/۹۔ کتاب الجزیۃ باب الهدنۃ علی ان یرد الامام من جاء بلده مسلما من المشرکین۔

③ ❁ الطبری تاریخ الامم والملوک:۸۱/۲ پر حرف وَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ لَّكَ وَلِمَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا نقل کیا ہے۔ ❁ السیرة النبویة لابن کثیر:۳۲۲/۳۔ اس نے مسند احمد اور سیرت ابن هشام والی روایت کے الفاظ بیان کئے ہیں۔ ❁ السیرة الحلبیه:۷۱۰/۲۔ اس میں بھی مسند احمد اور سیرت ابن هشام والی روایت مذکور ہے۔ ❁ طبقات ابن سعد:۹۷/۲ طبقات ابن سعد میں: وَقَالَ: یَا اَبَا جَنْدَلٍ، قَدْ تَمَّ الصُّلْحُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ، فَاصْبِرْ حَتّٰی یَجْعَلَ اللّٰهُ لَكَ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا۔ منقول ہے۔ ❁ الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۱۳۹/۲ پر صرف فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَسِبْ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ لَّكَ وَلِمَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرائط معاہدہ کی رو سے عورت کی واپسی کا مسئلہ

صلح حدیبیہ کے بعد جو مرد مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ آئے انہیں واپس کر دیا گیا مگر جب پہلی خاتون ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہجرت کر کے مدینے پہنچیں تو کفار نے معاہدے کا حوالہ دے کر ان کی واپسی کا مطالبہ کیا اور ان کے دو بھائی ولید بن عقبہ اور عمارہ بن عقبہ انہیں واپس لے جانے کیلئے مدینے میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو واپس کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ:

((کان الشرط فی الرجال دون النساء)) "شرط مردوں کے بارے میں تھی نہ کہ عورتوں کے بارے میں" (احکام القرآن' ابن عربی' تفسیر کبیر' امام رازی)

تشریح: مدینہ آنے والوں کو واپس کرنے کی شرط مسلمانوں کی طرف سے نہیں بلکہ کفار قریش کی طرف سے تھی اور ان کی جانب سے ان کے نمائندے سہیل بن عمرو نے جو الفاظ معاہدے میں لکھوائے تھے وہ یہ تھے:

((علی ان لا یاتیک منا رجل و ان کان علی دینک الا رددته الیه))

"اور یہ کہ تمہارے پاس ہم میں سے کوئی مرد بھی آئے اگرچہ وہ تمہارے دین ہی پر ہو' تم اسے ہماری طرف واپس کرو گے"

معاہدے کے یہ الفاظ (بخاری - کتاب الشروط - باب الشروط فی الجهاد والمصالحة میں قوی سند کے ساتھ نقل ہوئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ سہیل نے رجل کا لفظ شخص کے معنی میں استعمال کیا ہو' لیکن یہ اس کی ذہنی مراد ہو گی' معاہدے میں جو لفظ لکھا گیا تھا وہ رجل ہی تھا جو عربی زبان میں مرد کے لئے بولا جاتا ہے۔

دراصل قریش کے لوگ خود بھی اس غلط فہمی میں تھے کہ معاہدے کا اطلاق ہر طرح کے مہاجرین پر ہوتا ہے خواہ وہ مرد ہوں یا عورت مگر جب حضور ﷺ نے ان کو معاہدے کے ان الفاظ کی طرف توجہ دلائی تو وہ دم بخود رہ گئے اور انہیں ناچار اس فیصلے کو ماننا پڑا۔

اس معاہدے کے بارے میں مسلمانوں کا خیال بھی یہی ہے کہ شرط مرد و عورت دونوں کے بارے میں تھی۔ اس خیال کی وجہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کی شرائط کے متعلق احادیث میں جو روایتیں ہمیں ملتی ہیں وہ اکثر و بیشتر بالمعنی روایات ہیں۔ اس شرط کے متعلق ان میں سے کسی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ:

((من جاء منکم لم نرده علیکم ومن جاء کم منا رددتموه علینا))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا اسے ہم واپس نہ کریں گے اور ہم میں سے جو تمہارے پاس جائے گا اسے تم واپس کرو گے"

کسی میں یہ الفاظ ہیں:

((من اتی رسول الله من اصحابه بغیر اذن ولیه رده علیه))

"رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کے اصحاب میں سے جو شخص اپنے ولی کی اجازت کے بغیر آئے گا اسے وہ واپس کر دیں گے۔"

اور کسی میں ہے:

((من اتی محمداً من قریش بغیر اذن ولیه رده علیهم))

"قریش میں سے جو شخص محمد کے پاس اپنے ولی کی اجازت کے بغیر جائے گا اسے وہ قریش کو واپس کر دیں گے"۔

ان روایات کا طرز بیان خود یہ ظاہر کر رہا ہے کہ ان میں معاہدے کی اس شرط کو ان الفاظ میں نقل نہیں کیا گیا ہے جو اصل معاہدے میں لکھے گئے تھے' بلکہ راویوں نے ان کا مفہوم خود اپنے الفاظ میں بیان کر دیا ہے' لیکن چونکہ بکثرت روایات اس نوعیت کی ہیں اس لئے عام طور پر مفسرین و محدثین نے اس سے یہی سمجھا کہ معاہدہ عام تھا جس میں عورت مرد سب داخل تھے اور عورتوں کو بھی اس کی رو سے واپس ہونا چاہیئے تھا اس کے بعد جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آیا کہ مومن عورتیں واپس نہ کی جائیں تو ان حضرات نے ان کی یہ تاویل کی کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومن عورتوں کی حد تک معاہدہ توڑ دینے کا فیصلہ فرما دیا۔ مگر یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے جس کو اس آسانی کے ساتھ قبول کر لیا جائے۔ اگر معاہدہ فی الواقع بلا تخصیص مرد و زن سب کے لئے عام تھا تو آخر یہ کیسے جائز ہو سکتا تھا کہ ایک فریق اس میں یک طرفہ ترمیم کر دے یا اس کے کسی جز کو بطور خود بدل ڈالے؟ اور بالغرض ایسا کیا بھی گیا تھا تو یہ کیسی عجیب بات ہے کہ قریش کے لوگوں نے اس پر کوئی احتجاج نہیں کیا۔ قریش والے تو رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی ایک ایک بات پر گرفت کرنے کیلئے خار کھائے بیٹھے تھے انہیں اگر یہ بات ہاتھ آ جاتی کہ آپ شرائط معاہدہ کی صریح خلاف ورزی کر گزرے ہیں تو وہ زمین و آسمان سر پر اٹھا لیتے۔ لیکن ہمیں کسی روایت میں اس کا شائبہ تک نہیں ملتا کہ انہوں نے قرآن کے اس فیصلے پر ذرہ برابر بھی چون و چرا کی ہو۔ یہ ایسا سوال تھا جس پر غور کیا جاتا تو معاہدے کے اصل الفاظ کی جستجو کر کے اس پیچیدگی کا حل تلاش کیا جاتا۔ مگر بہت سے لوگوں نے تو اس کی طرف توجہ نہ کی اور بعض حضرات (مثلاً قاضی ابوبکر ابن عربی) نے توجہ کی بھی تو انہوں نے قریش کے اعتراض نہ کرنے کی یہ توجیہ تک کرنے میں تامل نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بطور معجزہ [1] اس معاملے میں قریش کی زبان بند کر دی تھی۔ تعجب ہے کہ اس توجیہہ پر ان حضرات کا ذہن کیسے مطمئن ہوا۔

(تفہیم:۵/۴۳۴۔ الممتحنۃ۔ حاشیہ:۱۴)

---

[1] احکام القرآن لابن العربی: ۱۷۸۶/۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج:

① وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: اِنَّهَا جَاءَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَيْطٍ وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَآءَ اَهْلُهَا يَطْلُبُوْنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْجِعَهَا اِلَيْهِمْ، وَكَانَتْ هَرَبَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ وَمَعَهَا اَخواهَا عُمَارَةُ وَالْوَلِيْدُ، فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَوَيْهَا وَحَبَسَهَا فَقَالُوْا: اُرْدُدْهَا عَلَيْنَا، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ الشَّرْطُ فِي الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَآءِ۔

زھری سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ام کلثوم جو ابھی آزاد دوشیزہ تھیں آئیں تو اس کے سرپرست والی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ مطالبہ پیش کرنے کے لئے آئے کہ آپ اسے ان کے حوالہ کر دیں اور اپنے شوہر عمرو ابن عاص سے بھاگ کر آئی تھیں اور اس کے دو بھائی عمارۃ اور ولید بھی اس کے ساتھ تھے۔ آپ نے ام کلثوم کے دونوں بھائیوں کو تو واپس کر دیا اور ام کلثوم بیٹھ رہیں تو سرپرستوں نے تقاضا کیا کہ آپ اسے بھی ہمارے حوالہ کر دیں آپ نے فرمایا۔ شرط مردوں کے بارے میں تھی نہ کہ عورتوں کے بارے میں۔

② ثَبَتَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَالَحَ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَانَ فِيْهِ: اَنَّ مَنْ جَآءَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ رُدَّ اِلَيْهِمْ، وَمَنْ ذَهَبَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ لَمْ يُرَدَّ، وَتَمَّ الْعَهْدُ عَلٰى ذٰلِكَ۔ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ اَبَا بَصِيْرٍ عُتْبَةَ بْنَ اُسَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الثَّقَفِيَّ حِيْنَ قَدِمَ، وَ قَدِمَ اَيْضًا نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ، مِنْهُنَّ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَيْطٍ، وَسُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ وَغَيْرُهُمَا۔ فَجَآءَ الْاَوْلِيَاءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلُوْهُ رَدَّهُنَّ عَلَى الشَّرْطِ، وَاسْتَدْعُوْا مِنْهُ الْوَفَاءَ بِالْعَهْدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الشَّرْطُ فِي الرِّجَالِ لَا فِي النِّسَآءِ۔

یہ ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل حدیبیہ سے جب مصالحت کی تو اس معاہدے میں یہ شرط بھی تھی کہ مسلمانوں کی جانب جو مشرک آئے وہ اسے واپس مشرکین کی جانب لوٹا دیں گے اور جو مسلمان مشرکین کی طرف نکل کر آئے گا اسے واپس نہیں لوٹایا جائے گا۔ اس پر معاہدہ مکمل ہو گیا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ابو بصیر جس کا نام عتبہ بن اسید بن حارثہ ثقفی تھا، کو جب وہ آپ کی خدمت میں آیا، واپس کر دیا تھا۔ اسی طرح مسلمان خواتین بھی آئیں جن میں ام کلثوم بنت عقبہ اور سبیعہ اسلمیہ وغیرہما تھیں۔ تو ان کے اولیاء (سرپرست) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور اس معاہدے کی بنا پر جو آپ اور قریش کے مابین طے ہوا تھا یاد دلا کر عرض کیا کہ وفاء عہد کے طور پر ان کو واپس لوٹانے کی درخواست کی۔ اس کے جواب میں نبی ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا یہ شرط تو مرد کے بارے میں تھی عورتوں کے بارے میں نہیں۔

③ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ، قَالَ: هَاجَرَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَيْطٍ فِی الْهِجْرَةِ، فَخَرَجَ اَخَوَاهَا عُمَارَةُ وَالْوَلِيْدُ حَتّٰی قَدِمَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَاهُ فِيْهَا اَنْ يَرُدَّهَا اِلَيْهِمَا، فَنَقَضَ اللّٰهُ الْعَهْدَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِی النِّسَآءِ خَاصَّةً فَمَنَعَهُمْ اَنْ يَرُدُّوْهُنَّ اِلَی الْمُشْرِكِيْنَ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْاِمْتِحَانِ۔

عبداللہ بن احمد سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ام کلثوم جو عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی تھی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ ان کے دونوں بھائی عمارہ اور ولید گھر سے نکلے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بہن کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس معاہدے کو جو آپؐ کے اور مشرکین مکہ کے مابین بالخصوص خواتین کے بارے میں طے پایا تھا توڑ دیا۔ اور مسلمانوں کو منع فرما دیا کہ وہ عورتوں کو مشرکین کے حوالہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آیت امتحان نازل فرما دی۔

④ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُالرَّزَّاقِ، انا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهٖ قَالَا: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ الخ ...... فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلٰی اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰی دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ اِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ اِلَی الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جَآءَ مُسْلِمًا۔ الخ

عروہ بن زبیر نے مسور اور ابن مخرمۃ دونوں سے روایت کی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کی بیان کردہ روایت کی تصدیق کرتے ہیں۔ دونوں نے بیان کیا کہ حدیبیہ کے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ نکلے--- سہیل نے یہ شرط طے کی کہ تمہارے پاس ہم میں سے کوئی مرد بھی آئے اگرچہ وہ تمہارے دین ہی پر ہو، تم اسے ہماری طرف واپس کرو گے۔

مآخذ:

① ❁ تفسیر کبیر امام رازی:(پ:۲۸) ص:۳۰۵۔ سورۃ الممتحنۃ۔

② ❁ احکام القرآن لابن العربی:۱۷۸۶/۴۔ آیت ﴿ یاایھا الذین آمنوا اذا جاء کم المومنات مہاجرات فامتحنوھن ﴾ ❁ روح المعانی:۶۷/۱۲۔ روح المعانی نے ﴿ انما کان فی الرجال دون النساء ﴾ نقل کیا ہے۔

③ ❁ تفسیر ابن کثیر:۳۵۰/۴۔ سورۃ الممتحنۃ۔ ❁ روح المعانی:۶۷/۱۲(پ:۲۸) سورۃ الممتحنۃ روح المعانی نے ((فلم یردھا علیہ الصلاۃ والسلام ثم انکحھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زید بن حارثۃ رضی اللہ عنہ)) کا اضافہ بھی نقل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ ❶ سیرت ابن ھشام:۳/۳۲۵۔۳۲۶۔ ❷ الطبری تاریخ الامم والملوک:۲/۸۲۔ ❸ ابن ھشام اور الطبری دونوں نے ((فلم یفعل ابی اللّٰہ)) عزوجل تک ذکر کیا ہے۔ ❹ السیرۃ الحلبیۃ:۲/۷۱۷۔ ❺ السنن الکبرٰی:۹/۲۲۹۔ کتاب الجزیۃ باب نقض الصلح فیما لا یجوز الخ

④ ❶ بخاری:۱/۳۸۰۔ کتاب الشروط' باب الشروط فی الجھاد و المصالحۃ۔ ❷ السنن الکبرٰی:۹/۲۲۹۔ کتاب الجزیۃ باب نقض الصلح فیما لایجوز۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی کیمپ پر شب خون کی سازش

صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ کے ۸۰ آدمی تنعیم کی طرف سے آئے اور فجر کی نماز کے قریب انہوں نے آپ کے کیمپ پر اچانک شبخون مارنے کا ارادہ کیا۔ مگروہ سب کے سب پکڑ لئے گئے اور حضور ﷺ نے سب کو چھوڑ دیا تاکہ اس نازک موقع پر یہ معاملہ لڑائی کا موجب نہ بن جائے۔ (مسلم' ابوداؤد' نسائی' ترمذی' مسند احمد) [تفہیم:۵/۱۷۔ سورۂ محمد۔ حاشیہ:۸]

تخریج :

① حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ' قَالَ: نا یَزِیْدُ ابْنُ هَارُوْنَ' قَالَ: انا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' عَنْ ثَابِتٍ' عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ثَمَانِیْنَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِیْمِ مُتَسَلِّحِیْنَ یُرِیْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ' فَاَخَذَهُمْ سَلِمًا فَاسْتَحْیَاهُمْ' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ' وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ اسی (۸۰) افراد پر مشتمل ایک مسلح گروہ تنعیم پہاڑ کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کی جانب اترا انہوں نے آپ اور آپ کے صحابہ کے کیمپ پر اچانک شبخون مارنے کا ارادہ کیا ان سب کو پکڑ لیا گیا مگر حضور ﷺ نے سب کو چھوڑ دیا۔ اس موقع سے متعلق اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: ﴿ وھو الذی کفّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ یطن مكة من بعد ان اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ﴾ "اللہ وہ ہے جس نے ان کے ہاتھوں کو تم پر پڑنے سے روکا اور تمہارے ہاتھوں کو ان پر پڑنے سے روکا مکہ کی وادی میں' اس کے بعد کہ تم ان پر فتح یاب تھے۔"

تخریج :

۞ مسلم کتاب الجهاد و السیر:۴/۲؟ باب قول الله تعالٰی وهو الذی کف ایدیهم عنکم الایة ۞ ابو داؤد:۶۱/۳۔ کتاب الجهاد' باب فی المن علی الاسیر بغیر فداء۔ ۞ ابوداؤد میں فاستحیاهم کی جگہ فاعتقهم ہے اور جبل التنعیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے جبال التنعیم عند صلاۃ الفجر ہے۔ ✿ ترمذی:۳ /۱۶۲ ۔ ابواب التفسیر سورۃ فتح ۔ ترمذی نے عندالصبح نقل کیا ہے۔ ھذا حدیث حسن صحیح۔ ✿ مسند احمد:۱۲۲/۳۔ ۱۲۴۔ ۲۹۰۔ عن انس۔ ✿ ابن کثیر:۱۹۲/۴ ۔ سورۃ فتح۔ ✿ فتح القدیر للشوکانی:۵۲/۵۔ ✿ اخرج ابن ابی شیبہ۔ عبد بن حمید' ابن المنذر' ابن مردویہ' البیھقی فی الدلائل عن انس ۔ بحوالہ فتح القدیر للشوکانی:۵۲/۵ ۔ ✿ تفسیر ابن جریر:۱۱ (پ:۲۶) سورہ فتح:۵۹۔ عن انس۔ ✿ ابن جریر نے بھی فاعتقھم نقل کیا ہے۔ ✿ السنن الکبرٰی للبیھقی:۶۷/۹ کتاب السیر باب ما یفعلہ بالرجال البالغین منھم۔ عن ثابت بن انس۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتح مبین

(جب قرآن میں صلح حدیبیہ کو فتح مبین کہا گیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم حیران ہوئے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "یا رسول اللہ کیا یہ فتح ہے؟" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں" (ابن جریر)

ای والذی نفس محمد بیدہ! انہ لفتح

ایک اور صحابی حاضر ہوئے اور انہوں نے بھی یہی سوال کیا' آپ نے فرمایا: ((ای والذی نفس محمد بیدہ! انہ لفتح)) "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یقیناً یہ فتح ہے۔" (مسند احمد' ابو داود) [تفہیم:۵/۴۳' الفتح' حاشیہ:۱]

تخریج :

① حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ' قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ' قَالَ: نا اَبِيْ' قَالَ: نا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ سِيَاهٍ' قَالَ: نا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ' عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ' قَالَ: قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ' فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ' فَجَاءَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ؟ قَالَ: بَلٰى' قَالَ: اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلٰى' قَالَ: فَفِيْمَ

حضرت سہل بن حنیف معرکہ صفین کے روز کھڑے ہوئے اور کہا۔ لوگو! ذرا سمجھو' غور کرو جب ہم حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑائی کر سکتے تھے اور یہ اس صلح کی بات ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "یارسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟" آپ نے جواب دیا: "کیوں نہیں" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دریافت کیا: "کیا ہمارے مقتول شہداء جنت میں نہیں ہیں اور ان مشرکین کے آتش دوزخ میں؟" فرمایا: "کیوں نہیں' بالکل ایسا ہی ہے۔" تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! پھر ہم اپنے دین میں یہ دھبہ لگا کر کیوں واپس جائیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ' قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ اَبَدًا' قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا' فَاَتٰى اَبَابَكْرٍ' فَقَالَ: يَا اَبَابَكْرٍ! أَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ؟ قَالَ: بَلٰى' قَالَ: اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ' قَالَ: بَلٰى' قَالَ: فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ' فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ: اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا' قَالَ: فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ' فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ فَاَقْرَاَهٗ اِيَّاهُ' فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ فَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ' فَطَابَتْ نَفْسُهٗ وَرَجَعَ.

ان کے مابین فیصلہ نہیں فرمایا۔" اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں وہ مجھے ہرگز ضائع نہیں فرمائے گا۔" راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ غصہ سے مغلوب ہو کر بے صبری میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور ان سے بھی پوچھا: "کیا ہمارے مقتول شہداء جنت میں نہیں جائیں گے اور ان مشرکین کے جہنم میں؟" ابوبکرؓ نے جواب دیا: "کیوں نہیں۔" تو حضرت عمرؓ بولے: "تو پھر ہم کس بنیاد پر اپنے دین پر یہ دھبہ' رسوائی لگوا کر واپس جائیں' جب کہ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں فرمایا۔" حضرت ابوبکرؓ نے کہا: "اے ابن خطاب! وہ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں' اللہ ان کو ہرگز کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا۔" راوی کا بیان ہے کہ پھر قرآن نازل ہوا جس میں فتح و کامرانی کا تذکرہ ہے۔ (سورۂ فتح میں ﴿ انا فتحنا ﴾ ......الخ) آپ نے حضرت عمرؓ کو بلایا اور انہیں یہ سورت پڑھائی۔ انہوں نے عرض کیا: "یارسول اللہ! کیا یہ صلح فتح ہے ہماری؟" ارشاد ہوا: "ہاں! پس پھر وہ خوش ہو گئے اور واپس لوٹ گئے۔"

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى' ثنا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيُّ' قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ بْنَ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهٖ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ اَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِيْنَ قَرَاُ والْقُرْاٰنَ قَالَ: شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا اِذَا النَّاسُ يَهُزُّوْنَ الْاَبَاعِرَ' فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: مَا لِلنَّاسِ؟ قَالُوْا: اُوْحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا مَعَ النَّاسِ نُوْجِفُ فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ

مجمع بن جاریہ انصاری کا بیان ہے کہ ہم حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم واپس ہوئے تو دیکھا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو جلدی جلدی بھگانے لگے۔ تو ایک دوسرے سے پوچھا کہ ایسی جلدی کرنے کا کیا سبب ہے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا ہے۔ تو ہم بھی بھاگتے ہوئے لوگوں کے ساتھ نکلے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی پر کراع الغمیم کے پاس سوار پایا۔ جب سب لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے ان کے سامنے ﴿ انا فتحنالک فتحا مبینا ﴾ پڑھا۔ ایک آدمی نے دریافت کیا: "یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ فتح ہے؟" ارشاد ہوا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيْمِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَرَأَ عَلَيْهِمْ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَفَتْحٌ الحديث۔

"ہاں، اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! یقیناً وہ فتح ہے۔"

③ قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ فِي قصة الخندق: فَلَمَّا اشْتَدَّ الْبَلَاءُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ، نَافَقَ نَاسٌ كَثِيْرٌ، وَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ قَبِيْحٍ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْهِ النَّاسِ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْكَرْبِ جَعَلَ يُبَشِّرُهُمْ وَيَقُوْلُ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُفَرِّجَنَّ عَنْكُمْ مَا تَرَوْنَ مِنَ الشِّدَّةِ وَالْبَلَاءِ، فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ آمِنًا وَاَنْ يَدْفَعَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَفَاتِحَ الْكَعْبَةِ، وَلَيُهْلِكَنَّ اللّٰهُ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ، وَلَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ مَعَهٗ لِاَصْحَابِهٖ: اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ مُحَمَّدٍ يَعِدُنَا اَنْ نَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَاَنْ نَغْنَمَ كُنُوْزَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَنَحْنُ هٰهُنَا لَا يَاْمَنُ اَحَدُنَا اَنْ يَذْهَبَ اِلَى الْغَائِطِ وَاللّٰهِ لَمَّا يَعِدُنَا اِلَّا غُرُوْرًا، وَقَالَ آخَرُوْنَ مِمَّنْ مَعَهٗ اِئْذَنْ لَنَا، فَاِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ، وَقَالَ آخَرُوْنَ: يَا اَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا۔

موسیٰ بن عقبہ نے خندق کے قصہ میں بیان کیا کہ جب نبی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں پر سخت مصیبت آن پڑی تو بہت سے لوگ نفاق کی روش پر چل نکلے اور ناگفتہ بہ بری باتیں کرنے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو مصائب اور تکلیفوں میں مبتلا دیکھا تو آپ نے انہیں خوشخبری اور بشارت دینی شروع کی اور فرماتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ بالضرور تمہیں ان مشکلات و مصائب سے نجات دے گا جن میں اس وقت تم لوگ گرفتار ہو اور مجھے توقع اور امید ہے کہ میں امن و امان سے بیت اللہ کا طواف کروں گا اور اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کی چابیاں مجھے دلوائے گا اور کسریٰ اور قیصر کو ہلاک کرے گا اور تم ان کے خزانے کو فی سبیل اللہ لازماً خرچ کرو گے۔ آپ کے ساتھ تو شریک لوگوں میں سے ایک نے کہا کیا تمہیں محمدؐ پر تعجب و حیرت نہیں کہ وہ وعدہ تو ہم سے یہ کر رہے ہیں کہ ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے اور قیصر و کسریٰ کے خزانے آپس میں بطور غنیمت تقسیم کریں گے۔ حالانکہ ہم جس نازک صورت حال میں دوچار ہیں اس کی نوعیت یہ ہے کہ ہم سے کوئی اطمینان و امن سے جنگل تک نہیں جا سکتا۔ اللہ کی قسم محمدؐ جو ہم سے وعدہ کر رہے ہیں وہ سراسر دھوکہ اور فریب ہے اور کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے، بولے ہمیں تو اجازت دیں کہ ہم گھر واپس جائیں کیونکہ ہمارے گھر اب غیر محفوظ ہیں اور کچھ نے کہا اے اہل یثرب اب تمہارے لئے کوئی مقام نہیں لہٰذا واپس لوٹ چلو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدینہ پہنچ کر ایک اور صاحب نے اپنے ساتھیوں سے کہا: "یہ کیسی فتح ہے؟ ہم بیت اللہ جانے سے روک دیئے گئے، ہماری قربانی کے اونٹ بھی آگے نہ جا سکے، رسول اللہ ﷺ کو حدیبیہ میں ہی رک جانا پڑا اور اس صلح کی بدولت ہمارے دو مظلوم بھائیوں (ابو جندل اور ابو بصیر) کو ظالموں کے حوالے کر دیا گیا۔" نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بڑی غلط بات کہی گئی ہے، حقیقت میں تو یہ بہت بڑی فتح ہے۔ تم مشرکوں کے عین گھر پر پہنچ گئے اور انہوں نے آئندہ سال عمرہ کرنے کی درخواست کر کے تمہیں واپس جانے پر راضی کیا، انہوں نے تم سے خود جنگ بند کر دینے اور صلح کر لینے کی خواہش کی، حالانکہ انکے دلوں میں تمہارے لئے جیسا کچھ بغض ہے وہ معلوم ہے، اللہ نے تم کو ان پر غلبہ عطا کر دیا ہے۔ کیا وہ دن بھول گئے جب احد میں تم بھاگے جا رہے تھے اور میں تمہیں پیچھے سے پکار رہا تھا؟ کیا وہ دن بھول گئے جب جنگ احزاب میں ہر طرف سے دشمن چڑھ آئے تھے اور کلیجے منہ کو آ رہے تھے؟" (بیہقی بروایت عروۃ بن زبیر)

تشریح: صلح حدیبیہ کے بعد جب فتح کا مژدہ سنایا گیا تو لوگ حیران تھے کہ آخر اس صلح کو فتح کیسے کہا جا سکتا ہے۔ ایمان کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کو مان لینے کی بات تو دوسری تھی مگر اس کے فتح ہونے کا پہلو کسی کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔

مگر کچھ زیادہ مدت نہ گزری تھی کہ اس صلح کا فتح ہونا بالکل عیاں ہوتا چلا گیا اور ہر خاص و عام پر یہ بات پوری طرح کھل گئی کہ فی الواقع اسلام کی فتح کا آغاز صلح حدیبیہ ہی سے ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہم تینوں حضرات سے قریب قریب ایک ہی معنی میں یہ قول منقول ہوا ہے کہ: "لوگ فتح مکہ کو فتح کہتے ہیں، حالانکہ ہم اصل فتح حدیبیہ کو سمجھتے ہیں۔" (بخاری، مسلم، مسند احمد، ابن جریر) [تفہیم القرآن:۵/۴۳، سورۃ الفتح حاشیہ:۱]

ماخذ:

① ❁ مسلم:۲/۱۰۵۔۱۰۶۔ کتاب المغازی والسیر۔ باب صلح الحدیبیة ❁ تفسیر ابن جریر:۱۱/۴۴۔ پ:۲۶ سورۃ الفتح۔

② ❁ ابو داؤد:۳/۷۶۔ کتاب الجهاد باب فیمن اسهم له سهما ❁ تفسیر ابن جریر الطبری:۱۱/۴۵(پ:۲۶) سورۃ الفتح ❁ مسند احمد:۳/۴۲۰۔۴۸۶۔ عن مجمع بن جارية، ابن ابی شیبة، ابن المنذر، ابن مردویة، البیهقی فی الدلائل بحواله فتح القدیر للشوکانی:۵/۴۶۔ سورۃ الفتح۔ ❁ المستدرک للحاکم:۲/۴۵۹۔ سورۃ الفتح، عن مجمع بن جارية الانصاری۔ ❁ فتح القدیر للشوکانی میں یوجفون الا باعر منقول ہے۔ ❁ تفسیر ابن کثیر:۴/۱۸۳، سورۃ الفتح ابن کثیر اور فتح القدیر دونوں نے مجمع بن حارثۃ الانصاری سے بیان کیا ہے جبکہ ابن جریر، مسند احمد اور ابو داؤد وغیرہ نے مجمع بن جاریہ نقل کیا ہے۔ نیز ابن کثیر نے ((ینفرون الا باعر اور فخرجنا مع الناس نوجف)) بیان کیا ہے۔ ❁ روح المعانی:۹/۷۷ (پ:۲۶) الفتح۔ السیرۃ الحلبیة:۲/۱۵۷

③ ❁ السنن الکبرٰی بیهقی:۹/۲۲۔ کتاب السیر۔ باب من لیس للامام ان یغزوبه بحال۔ عروۃ بن الزبیر سے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ص:۳۲ پر یہ روایت ہے۔

تخریج :

① حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: تَعُدُّوْنَ اَنْتُمُ الْفَتْحَ، فَتْحَ مَكَّةَ، وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ الخ

② عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ مُرَاجِعًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا هٰذَا بِفَتْحٍ، لَقَدْ صُدِدْنَا عَنِ الْبَيْتِ وَصُدَّ هَدْيُنَا وَعَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ، وَرَدَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَرَجَا، فَبَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: بِئْسَ الْكَلَامُ هٰذَا بَلْ هُوَ اَعْظَمُ الْفَتْحِ، لَقَدْ رَضِيَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنْ يَدْفَعُوْكُمْ بِالرَّاحِ عَنْ بِلَادِهِمْ وَيَسْأَلُوْنَكُمُ الْقَضِيَّةَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْكُمْ فِي الْاَمَانِ. وَقَدْ كَرِهُوْا مِنْكُمْ مَا كَرِهُوْا وَقَدْ اَظْفَرَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَدَّكُمْ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ مَاجُوْرِيْنَ، فَهٰذَا اَعْظَمُ الْفَتْحِ. أَنَسِيْتُمْ يَوْمَ اُحُدٍ: اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوُوْنَ عَلٰى اَحَدٍ وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ فِيْ اُخْرَاكُمْ؟ أَنَسِيْتُمْ يَوْمَ الْاَحْزَابِ، اِذْ جَاءُوْكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَ؟ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ هُوَ اَعْظَمُ الْفُتُوْحِ وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ الخ

حضرت عروہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ حدیبیہ سے واپس ہوئے تو آپ کے اصحاب میں سے کسی نے عرض کیا واللہ یہ فتح نہیں ہے ہمیں بیت اللہ کے حج و عمرہ سے روک دیا گیا ہے نیز ہماری قربانیوں کے جانور وہاں پہنچنے نہیں دیئے گئے۔ خود رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں بند ہو گئے اور مشرکین کی قید سے نکل بھاگنے والے دو شخصوں کو واپس کر دیا گیا۔ یہ کیسی فتح ہے؟ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک بھی پہنچ گئی تو آپ نے فرمایا بہت بری ہے یہ گفتگو، ایسی بات نہیں بلکہ صلح حدیبیہ تو بہت بڑی فتح ہے۔ مشرکین تمہیں اپنے شہروں سے بخوشی واپس بھیجنے پر رضامند ہوئے اور مسئلہ کے حل کا تم سے تقاضا کیا اور امن و امان کے بارے میں تمہارے ساتھ دلچسپی کا اظہار کیا اور تمہارے بارے میں جس ناپسندیدگی کا اظہار کیا وہ تو کیا، مگر اللہ نے تمہیں کامرانی و کامیابی سے سرفراز فرمایا اور تمہیں بسلامت واپس کیا مال غنیمت تمہیں حاصل ہوا اور اجر و ثواب سے نوازا گیا۔ لہٰذا یہ تو بہت بڑی فتح ہے کیا تم احد کے روز کو بھول گئے ہو جب تم پہاڑ کے اوپر چڑھ رہے تھے اور کوئی کسی کی طرف مڑ کر دیکھتا تک نہ تھا اور میں تمہیں پیچھے سے پکار رہا تھا۔ کیا تمہیں خندق کا دن بھول گیا ہے جب دشمن کا گروہ تم پر اوپر نیچے سے حملہ آور تھا اور جب آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور بھیجے منہ کو آ گئے تھے اور تم اللہ کے بارے طرح طرح کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گمان کرنے لگے تھے۔ مسلمان بولے۔ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔ واللہ! اے اللہ کے نبی وہ سب سے بڑی فتح ہے۔

ماخذ:

① ❁ بخاری:۵۹۸/۲۔ کتاب المغازی ۔ باب غزوۃ الحدیبیۃ لقول اللّٰہ تعالی: ﴿ لقد رضی اللّٰہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ﴾ ❁ مسلم:۱۰۶/۲ ۔ کتاب الجهاد والسیر باب صلح الحدیبیۃ ❁ فتح القدیر للشوکانی:۴۶/۴ ۔ سورۃ الفتح ❁ ابن کثیر:۱۸۲/۴ ۔ سورۃ الفتح۔ عن البراء ❁ تفسیر ابن جریر:۴۴/۱۱ (پ:۲۶) ۔ سورۃ الفتح عن البراء۔ ابن جریر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں: ((عن جابر' قال: ما کنا نعد الفتح الا یوم الحدیبیۃ)) ❁ ابن کثیر:۱۸۲/۴۔ سورۃ الفتح عن جابر ۔ ❁ ابن کثیر:۱۸۲/۴ پر عن ابن مسعود وغیرہ ((انه قال: انکم تعدون الفتح فتح مکۃ' ونحن نعد الفتح صلح الحدیبیۃ)) ۔ ❁ (السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:۳۲۴/۳)

② ❁ روح المعانی:۹ (پ:۲۶) ص:۷۷ ۔ سورۃ الفتح ۔ ❁ السیرۃ الحلبیۃ:۷۱۵/۲ ۔ (اختلاف الفاظ کی قدرے کمی بیشی کے ساتھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفود کی آمد

وفد نجران:

جب ﷺ نے مکہ فتح کیا اور تمام اہل عرب کو یقین ہو گیا کہ ملک کا مستقبل اب محمد ﷺ کے ہاتھ میں ہے تو عرب کے مختلف گوشوں سے آپ کے پاس وفد آنے شروع ہو گئے۔ اسی سلسلہ میں نجران کے تینوں سردار بھی ۶۰ آدمیوں کا ایک وفد لے کر مدینہ پہنچے۔ جنگ کے لئے بہرحال وہ تیار نہ تھے۔ اب سوال صرف یہ تھا کہ آیا وہ اسلام قبول کرتے ہیں یا ذمی بن کر رہنا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر خطبہ نازل کیا تاکہ اس کے ذریعہ سے وفد نجران کو اسلام کی طرف دعوت دی جائے۔

(تفہیم:۱/۲۴۶۔ سورۃ ال عمران۔ حاشیہ:۲۹)

تخریج:

① قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَقَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ نَصَارٰی نَجْرَانَ، سِتُّوْنَ رَاكِبًا، فِيْهِمْ اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً مِّنْ اَشْرَافِهِمْ، فِي الْاَرْبَعَةَ عَشَرَ مِنْهُمْ، ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اِلَيْهِمْ يَئُوْلُ اَمْرُهُمْ اَلْعَاقِبُ، اَمِيْرُ الْقَوْمِ وَذُوْ رَأْيِهِمْ، وَصَاحِبُ مَشْوُرَتِهِمْ وَالَّذِیْ لَا يُصْدِرُوْنَ اِلَّا عَنْ رَأْيِهٖ، وَاِسْمُهٗ، عَبْدُ الْمَسِيْحِ، وَالسَّيِّدُ، ثِمَالُهُمْ، وَصَاحِبُ رَحْلِهِمْ مُجْتَمِعِهِمْ وَاِسْمُهُ الْاَيْهُمْ، وَاَبُو حَارِثَةَ بْنُ عَلْقَمَةَ، اَحَدُ بَنِیْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، اُسْقُفُّهُمْ، وَحَبْرُهُمْ وَاِمَامُهُمْ، وَصَاحِبُ مِدْرَاسِهِمْ۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نجران کے نصاریٰ کا وفد آیا، جس میں ساٹھ سوار تھے۔ ان ساٹھ میں سے چودہ ان کے سربرآوردہ لوگ تھے۔ پھر ان چودہ میں سے تین شخص ایسے تھے جو مرجع عام تھے۔ ان میں سے ایک عاقب تھا، جو قوم کا سردار اور ان سب کو ایسا مشورہ اور رائے دینے والا تھا کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے کی رائے کی جانب رجوع نہ کرتے تھے۔ اس کا نام عبدالمسیح تھا اور دوسرا سید تھا جو ان کی دیکھ بھال کرنے والا اور ان کے سفروں اور اجتماعات کا انتظام کرنے والا تھا۔ اس کا نام ایہم تھا اور تیسرا ابو حارثہ بن علقمہ تھا جو بنو بکر بن وائل کا ایک فرد تھا نیز ان کی درسگاہوں کا افسر تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: اِنَّ هٰذَا: الَّذِیْ جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْخَبَرِ عَنْ عِيْسٰى: لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ، مِنْ اَمْرِهٖ، وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ۔ قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا، وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا، فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ فَدَعَاهُمْ اِلَى النَّصَفِ وَقَطَعَ عَنْهُمُ الْحُجَّةَ

ابن اسحاق نے کہا بے شک جو خبر میں عیسیٰ کے متعلق لایا ہوں یقیناً سچی و حقیقی خبر ہے اور اللہ کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں اور اللہ یقیناً غالب اور حکمت والا ہے۔ پھر اگر انہوں نے روگردانی کا ارتکاب کیا تو (یاد رکھو) اللہ فسادیوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اہل کتاب' آؤ ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے مابین مشترکہ ہے وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ کسی کو اس کا شریک قرار دیں اور نہ اللہ کو چھوڑ کر ہم میں سے کوئی دوسرے کو اپنا رب بنائے پھر اگر انہوں نے روگردانی کی تو تم ان سے صاف کہدو کہ گواہ رہو ہم تو اسی کے مطیع فرماں ہیں۔ بس آپ نے انہیں انصاف کی ایک بات کی طرف دعوت دی اور لاجواب کر دیا۔

مآخذ:

① سیرۃ ابن ہشام:۵۷۳/۲۔ امر السید و العاقب و ذکر المباھلۃ۔ معنی العاقب و السید و الاسقف۔

② ایضًا ص:۵۸۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ و مناظرہ

مباہلہ کا فیصلہ حضور ﷺ نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اور یہ مباہلہ یہود سے نہیں بلکہ عیسائیوں سے کیا گیا تھا۔ نبی ﷺ کی حیات طیبہ میں مباہلہ کا صرف یہی ایک واقعہ ملتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام نے مباہلے کو نزاعی امور کے فیصلے کا مستقل طریقہ قرار نہیں دیا ہے کہ جب کبھی کسی کافر یا مسلمان سے کسی قسم کا اختلاف ہو تو فوراً مباہلے کی دعوت دے ڈالی جائے۔ پیشہ ور مناظرین نے آجکل مباہلے کو کشتی کے داؤں میں باضابطہ طور پر شامل کر لیا ہے' لیکن پوری تاریخ اسلام میں مباہلہ کی دعوت دینے اور اسے قبول کرنے کی مثالیں مشکل ہی سے مل سکیں گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بڑے بڑے اختلاف ہوئے' حتیٰ کہ بعض اوقات لڑائیوں تک کی نوبت آئی' لیکن مباہلہ کرنے کی نوبت شاذ و نادر ہی آئی ہے۔ تابعین' تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہوئے۔ بڑے بڑے مسائل پر بحثیں بھی ہوئیں۔ لیکن مباحثہ کے بجائے مباہلہ کا طریقہ اختیار نہیں کیا گیا۔ بعد کے زمانوں میں بھی علماء کے مابین اختلاف رائے کا ظہور ہوا' تکفیر و تفسیق کا بازار بھی گرم ہوا۔ لیکن مباہلے کو کبھی کسی نے اپنا معمول نہیں بنایا۔

خود نبی ﷺ کے زمانے میں آپ کے مخالفین کثیر تعداد میں موجود تھے' یہود و نصاریٰ' منافقین' ہر ایک نے قدم قدم پر آپ کی مخالفت کی' مگر ایک نجران کے نصاریٰ کے سوا اور کسی سے مباہلہ کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی گئی۔ اس سے یہ بات خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ مباہلہ ایک استثنائی طریق کار تھا جسے بعض خاص وجوہ و حالات کی بنا پر صرف نجران کے عیسائیوں کے معاملے میں خود اللہ تعالیٰ نے متعین فرمایا تھا اور یہ مسائل کے تصفیے کا کوئی مقرر قاعدہ و ضابطہ نہیں ہے جسے ہمیشہ ہر متنازع فیہ معاملے میں اختیار کیا جا سکے۔ نجران کے معاملے میں کیوں خاص طور پر یہ شکل اختیار کی گئی' اس کی ایک وجہ جو احادیث سے معلوم ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ نجران کے تین دینی پیشوا جو وفد کی شکل میں نبی ﷺ کے پاس آئے تھے' وہ اپنے دلوں میں آپ کی نبوت کے قائل اور معترف ہو چکے تھے' لیکن صرف اپنی قوم میں اپنا وقار برقرار رکھنے کے لئے ایمان لانے سے پرہیز کر رہے تھے۔ سفر کے دوران میں ان میں سے جب ایک نے نبی ﷺ کے حق میں ناشائستہ الفاظ اپنی زبان سے نکالے تو دوسرے نے فوراً ٹوک دیا اور کہا کہ اس شخص (رسول اللہ ﷺ) کے متعلق نازیبا کلمات استعمال نہ کرو کیونکہ یہ وہی نبی ہیں جس کے بارے میں پیشین گوئیاں ہماری کتابوں میں مذکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو چونکہ علم غیب کی بنا پر ان کے دلوں کا چور معلوم تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ یہ لوگ اس دلی اعتراف کے بعد مباہلے کی دعوت قبول کرنے اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ کر اپنے اوپر لعنت مسلط کرنے کی جرأت کبھی نہیں کریں گے۔ اس لئے ان کی باطنی کیفیت کو بے نقاب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ شکل تجویز فرمائی۔ چنانچہ اس کا نتیجہ وہی نکلا۔ وفد نجران نے مباہلہ کرنے سے گریز کیا اور ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا کذاب و نفاق بالکل عیاں ہو گیا۔ (رسائل و مسائل حصہ چہارم:۳۲ تا ۳۴)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: جَآءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَا تَفْعَلْ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا: إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا، وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا، وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا، فَقَالَ: لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قُمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔

② قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَلَمَّا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرُ مِنَ اللّٰهِ عَنْهُ، وَالْفَصْلُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، وَأُمِرَ بِمَا أُمِرَ بِهِ مِنْ مُلَاعَنَتِهِمْ إِنْ رَدُّوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، دَعَاهُمْ إِلَى ذٰلِكَ، فَقَالُوا لَهُ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، دَعْنَا نَنْظُرْ فِي أَمْرِنَا، ثُمَّ نَأْتِيكَ بِمَا نُرِيْدُ أَنْ نَفْعَلَ فِيْمَا دَعَوْتَنَا إِلَيْهِ، فَانْصَرَفُوْا عَنْهُ، ثُمَّ خَلَوْا بِالْعَاقِبِ، وَكَانَ ذَا رَأْيِهِمْ، فَقَالُوْا: يَا عَبْدَالْمَسِيحِ، مَا ذَا تَرَى؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا مَعْشَرَ النَّصَارَى، لَقَدْ عَرَفْتُمْ أَنَّ مُحَمَّدًا لَنَبِيٌّ مُرْسَلٌ، وَلَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْفَصْلِ مِنْ خَبَرِ صَاحِبِكُمْ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا لَاعَنَ قَوْمٌ نَبِيًّا قَطُّ فَبَقِيَ كَبِيرُهُمْ، وَلَا نَبَتَ صَغِيرُهُمْ، وَإِنَّهُ لَلِاسْتِئْصَالُ مِنْكُمْ إِنْ فَعَلْتُمْ، فَإِنْ كُنْتُمْ قَدْ أَبَيْتُمْ إِلَّا إِلْفَ دِينِكُمْ، وَالْإِقَامَةَ عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْقَوْلِ فِي صَاحِبِكُمْ، فَوَادِعُوا الرَّجُلَ، ثُمَّ انْصَرِفُوْا إِلَى بِلَادِكُمْ۔ فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَدْ رَأَيْنَا أَلَّا

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جب اللہ کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کے پاس خبر آئی اور آپ کے اور ان کے درمیان جھگڑے کا فیصلہ پہنچ گیا اگرچہ وہ آپ کے ان دعووں کی تردید ہی کرتے رہے تو آپ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے ان کو مباہلہ کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا اے ابو قاسم ہمیں اپنے معاملہ میں غور کرنے کی مہلت دیں، آپ نے جو دعوت ہمیں دی ہے اس کی روشنی میں ہم جو کچھ کرنا چاہیں اس سلسلہ میں اہم فیصلہ کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ غرض وہ آپ کے پاس سے چلے گئے۔ بعد ازاں انہوں نے العاقب کے ساتھ جو ان میں صاحب الرائے تھے خلوت و تنہائی میں گفتگو کی۔ تبادلہ خیالات کے دوران میں انہوں نے اس سے کہا اے عبدالمسیح آپ کی کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا اے گروہ نصاریٰ یقیناً تم لوگ جانتے ہو کہ محمدؐ بلاشبہ اللہ کا رسول ہے اس کا مبعوث کیا ہوا نبی ہے۔ تمہارے پاس اپنے دوست کے اس فیصلے کی اطلاع بھی پہنچ چکی ہے اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ کسی قوم نے جب اپنے نبی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نُلَاعِنُكَ، وَأَنْ نَتْرُكَكَ عَلَى دِيْنِكَ وَنَرْجِعَ عَلَى دِيْنِنَا، وَلٰكِنِ ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ تَرْضَاهُ لَنَا يَحْكُمُ بَيْنَنَا فِي أَشْيَاءَ اخْتَلَفْنَا فِيهَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَإِنَّكُمْ عِنْدَنَا رِضًا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتُونِي الْعَشِيَّةَ أَبْعَثْ مَعَكُمُ الْقَوِيَّ الْأَمِينَ. قَالَ: فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَطُّ حُبِّي إِيَّاهَا يَوْمَئِذٍ رَجَاءَ أَنْ أَكُوْنَ صَاحِبَهَا، فَرُحْتُ إِلَى الظُّهْرِ مُهَجِّرًا، فَلَمَّا صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَلَّمَ. ثُمَّ نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ. فَجَعَلْتُ أَتَطَاوَلُ لَهُ لِيَرَانِي. فَلَمْ يَزَلْ يَلْتَمِسُ بِبَصَرِهِ، حَتَّى رَأَى أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ فَدَعَاهُ، فَقَالَ: اُخْرُجْ مَعَهُمْ، فَاقْضِ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ قَالَ عُمَرُ: فَذَهَبَ بِهَا أَبُو عُبَيْدَةَ.

مباہلہ کیا تو نہ اس کا کوئی بڑا بوڑھا باقی رہا اور نہ کم سن پروان چڑھے۔ اور شان یہ ہے کہ اگر تم نے مباہلہ کی حماقت کی تو تمہاری جڑ تک اکھاڑ دی جائے گی۔ اگر تمہیں دین کی الفت کے سوا دوسری بات سے انکار ہو اور جو کچھ کہہ چکے ہو اسی پر قائم رہنا چاہتے ہو تو اس شخص سے مصالحت کر لو اور واپس اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے ابو القاسم ہمیں یہی مناسب معلوم ہوا کہ آپ سے مباہلہ نہ کریں اور آپ کو آپ کے دین پر چھوڑ دیں اور ہم اپنے دین پر رہتے ہوئے واپس چلے جائیں۔ لیکن آپ اپنے ساتھیوں میں سے ایسے کسی شخص کو ہمارے ساتھ بھیج دیں جو ہمارے درمیان مالی معاملات کے اختلافات کا فیصلہ کرے۔ آپ ہمارے نزدیک پسندیدہ لوگ ہیں۔ محمد بن جعفر کا بیان ہے آپ نے فرمایا شام کو میرے پاس آنا۔ میں ایک قوی، امانت دار کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا۔ راوی کا بیان ہے حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے کہ عہدۂ امارت پر فائز ہونے کی جتنی خواہش میرے اندر اس روز پیدا ہوئی ویسی خواہش کبھی بھی پیدا نہ ہوئی۔ محض اس امید کی بنا پر کہ میں اس کا اہل ہوں (قوی و امین ہوں) اس لئے میں نماز ظہر کے لئے دھوپ میں جلدی مسجد میں پہنچ گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی اور سلام پھیرا۔ پھر آپ نے اپنی دائیں اور بائیں جانب نظر دوڑائی تو میں اونچا ہو ہو کر آپ کے روبرو آنے کی کوشش کرتا رہا کہ آپ کی نگاہ مجھ پر پڑ جائے۔ مگر آپ کی نگاہیں کسی کو تلاش کرتی رہیں یہاں تک آپ کو ابو عبیدہ ابن الجراح نظر آ گئے۔ انہیں آپ نے بلا کر فرمایا۔ ان لوگوں کے ساتھ جاؤ اور ان کے اختلافی معاملات میں ٹھیک ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ کرو۔

مآخذ:

① بخاری:۶۲۹/۲ ۔ کتاب المغازی ۔ باب قصة اهل نجران۔

② سیرة ابن هشام:۵۸۳/۲ ۔ ۵۸۴ ۔ اِباؤهم الملاعنة اور تولية ابی عبیدة امورهم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل نجران کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کا صلح نامہ

ولنجران و حاشيتها جوار الله وذمة محمد النبی رسول الله علی انفسهم وملتهم' وارضهم واموالهم وغائبهم وشاهدهم وعيرهم وبعثهم وامثلتهم لايغير ماكانوا عليه ولا يغير حق من حقوقهم وامثلتهم لا يفتن اسقف من اسقفيته ولا راهب من رهبانيته ولا واقه من وقاهيته علی ماتحت ايديهم من قليل اوكثير وليس عليهم رهق ولا دم جاهلية ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطاء ارضهم جيش' من سئل منهم حقا بينهم النصف غير ظالمين ولا مظلومين بنجران ومن اكل منهم الربا من ذی قبل فذمتی منه بريئة ولا يوخذ منهم رجل بظلم آخرولهم علی ما فی هذه الصحيفة جوار الله وذمة محمد النبی ابدا حتی ياتی امر الله' مانصحوا واصدقوا فيما عليهم (۶)

نجران کے عیسائیوں اور ان کے ہمسایوں (۱) کیلئے اللہ کی پناہ اور اللہ کے رسول محمد نبی کا ذمہ ہے' ان کی جانوں کیلئے' ان کے مذہب' ان کی زمین' ان کے اموال' ان کے حاضر و غائب' ان کے اونٹوں' ان کے قاصدوں' اور ان کے مذہبی نشانات' (۲) سب کیلئے۔ جس حالت پر وہ اب تک ہیں اسی پر بحال رہیں گے۔ ان کے حقوق میں سے کوئی حق اور نشانات میں سے کوئی نشان نہ بدلا جائے گا۔ ان کے کسی اسقف کو اس کی اسقفیت سے' اور کسی راہب کو اس کی رہبانیت سے اور کسی خادم کلیسا کو اس کی خدمت سے نہ ہٹایا جائے گا' خواہ اس کے ہاتھ کے نیچے جو کچھ ہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (۳) ان پر عہد جاہلیت کے کسی خون یا عہد کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ ان کو فوجی خدمت یا دہ یکی ادا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے گا اور ان کی زمین کو کوئی لشکر پامال نہ کرے گا۔ (۴) اگر کوئی شخص ان کے خلاف کسی حق کا دعویٰ کرے گا تو فریقین کے درمیان انصاف کیا جائے گا' نہ اہل نجران ظالم بن سکیں گے' نہ مظلوم مگر جس شخص نے اس سے پہلے سود کھایا ہو' اس کی ذمہ داری سے میں بری (۵) ہوں۔ ان میں سے کسی شخص کو دوسرے کے گناہ میں نہ پکڑا جائے گا۔ اس صحیفہ میں جو کچھ ہے اس کے لئے اللہ کی ضمانت اور محمد ﷺ نبی کا ذمہ ہے' ہمیشہ کے واسطے جب تک کہ اللہ کا حکم آئے' اور جب تک وہ خیر خواہ رہیں اور ان حقوق کو ادا کرتے رہیں جو اس معاہدہ کی رو سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔ (الجہاد فی الاسلام:۲۷۷-۲۷۸' اشاعت پنجم:۱۹۷۱ء)

---

(۱) ڈاکٹر اسپرنگر نے حاشیہ میں ہمسایوں سے مراد یہودی لئے ہیں۔ (سیرۃ محمد:۳/۲-۵۰۲) مگر دراصل اس سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو عیسائیوں کے ساتھ وہاں آباد تھے۔ ←

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج :

① قَالُوْا: وَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ نَجْرَانَ: هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُّحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ نَجْرَانَ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ حُكْمُهٗ فِيْ كُلِّ ثَمَرَةٍ صَفْرَاءَ اَوْبَيْضَاءَ اَوْ سَوْدَاءَ اَوْ رَقِيْقٍ، فَاَفْضَلَ عَلَيْهِمْ وَتَرَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ عَلٰى اَلْفَيْ حُلَّةٍ، حُلَلِ الْاَوَاقِي فِيْ كُلِّ رَجَبٍ اَلْفُ حُلَّةٍ، وَفِيْ كُلِّ صَفَرٍ اَلْفُ حُلَّةٍ، كُلُّ حُلَّةٍ اُوْقِيَةٌ، فَمَازَادَتْ حُلَلُ الْخَرَاجِ اَوْ نَقَصَتْ عَلَى الْاَوَاقِي فَبِالْحِسَابِ، وَمَا قَبَضُوْا مِنْ دُرُوْعٍ اَوْ خَيْلٍ اَوْ رِكَابٍ اَوْ عَرَضٍ اُخِذَمِنْهُمْ فَبِالْحِسَابِ، وَعَلٰى نَجْرَانَ مَثْوَاةُ رُسُلِيْ عِشْرِيْنَ يَوْمًا، فَدُوْنَ ذٰلِكَ وَلَا تُحْبَسُ رُسُلِيْ فَوْقَ شَهْرٍ وَعَلَيْهِمْ عَارِيَّةُ ثَلَاثِيْنَ دِرْعًا وَثَلَاثِيْنَ فَرَسًا وَثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا اِذَا كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ، وَمَا هَلَكَ مِمَّا اَعَارُوْا رُسُلِيْ مِنْ دُرُوْعٍ اَوْ خَيْلٍ اَوْ رِكَابٍ فَهُوَ ضَمَانٌ عَلٰى رُسُلِيْ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ اِلَيْهِمْ وَلِنَجْرَانَ وَحَاشِيَتِهِمْ جَوَارُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَمِلَّتِهِمْ وَاَرْضِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَبِيَعِهِمْ وَصَلَوَاتِهِمْ لَا يُغَيِّرُوْا اُسْقُفًا عَنْ اُسْقُفِيَّتِهٖ وَلَا رَاهِبًا عَنْ رَهْبَانِيَّتِهٖ وَلَا وَاقِفًا عَنْ وَقْفَانِيَّتِهٖ. وَكُلُّ مَاتَحْتَ اَيْدِيْهِمْ مِنْ قَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ، وَلَيْسَ رِبًا وَلَا دَمَ جَاهِلِيَّةٍ وَمَنْ سَاَلَ مِنْهُمْ حَقًّا فَبَيْنَهُمُ النَّصَفُ غَيْرَ ظَالِمِيْنَ وَلَا مَظْلُوْمِيْنَ لِنَجْرَانَ، وَمَنْ اَكَلَ رِبًا مِنْ ذِيْ قَبَلٍ فَذِمَّتِيْ مِنْهُ بَرِيْئَةٌ، وَلَا يُؤَاخَذُ اَحَدٌ مِنْهُمْ بِظُلْمِ آخَرَ وَعَلٰى مَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ جَوَارُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ النَّبِيِّ اَبَدًا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اِنْ نَصَحُوْا وَاَصْلَحُوْا فِيْمَا عَلَيْهِمْ غَيْرَ مُثْقَلِيْنَ بِظُلْمٍ۔

---

② امثلۃ سے مراد صلیبیں اور تصویریں وغیرہ ہیں جو کنیسوں میں رکھی جاتی ہیں۔

③ اس سے معاہد کے املاک و اوقاف کا تحفظ مقصود ہے۔

④ اس شرط کا مدعا صرف یہی نہیں ہے کہ اسلامی لشکر ان کی زمین کو پامال نہ کرے گا بلکہ یہ بھی ہے کہ تمام خارجی طاقتوں کے مقابلہ میں ان کی حفاظت و مدافعت کی جائے گی۔

⑤ اس سے مراد یہ ہے کہ جس نے معاہدہ سے پہلے سود پر رقم دی ہو اور معاہدہ کے بعد وہ مدیون پر سود کا دعویٰ کرے، تو ہم اس کو دلوانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ مگر یعقوبی نے جو معاہدہ نقل کیا ہے اس میں ''اس سے پہلے'' کے بجائے ''اس سال کے بعد'' لکھا ہے۔ (دیکھو: ۶۳/۴)

⑥ ڈاکٹر حمید اللہ خان نے مجموعة الوثائق السياسية: (ص: ۸۱-۸۰) کے پر اس معاہدہ کو نقل کیا ہے مگر اس میں پوری عبارت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② اَنَّ الْاُسْقُفَّ اَبَا الْحٰرِثِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہُ السَّیِّدُ وَالْعَاقِبُ وَوَجُوْہُ قَوْمِہٖ وَ اَقَامُوْا عِنْدَہٗ یَسْتَمِعُوْنَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَکَتَبَ لِلْاُسْقُفِّ ھٰذَا الْکِتَابَ وَلِلْاَسَاقِفَۃِ بِنَجْرَانَ بَعْدَہٗ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مِنْ مُّحَمَّدِ النَّبِیِّ اِلَی الْاُسْقُفِّ اَبِی الْحٰرِثِ وَاَسَاقِفَۃِ نَجْرَانَ وَکَھَنَتِھِمْ وَرُھْبَانِھِمْ وَاَھْلِ بِیَعِھِمْ وَرَقِیْقِھِمْ وَمِلَّتِھِمْ وَسَوَاطِیْھِمْ، وَعَلٰی کُلِّ مَا تَحْتَ اَیْدِیْھِمْ مِنْ قَلِیْلٍ وَّکَثِیْرٍ جَوَارُ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَا یُغَیَّرُ اُسْقُفٌّ مِنْ اُسْقُفَّتِہٖ وَلَا رَاھِبٌ مِنْ رَھْبَانِیَّتِہٖ وَلَا کَاھِنٌ مِنْ کَھَانَتِہٖ، وَلَا یُغَیَّرُ حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِھِمْ وَلَا سُلْطَانِھِمْ، وَلَا مِمَّا کَانُوْا عَلَیْہِ۔ عَلٰی ذَالِکَ جَوَارُ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اَبَدًا مَا نَصَحُوْا وَاَصْلَحُوْا عَلَیْھِمْ غَیْرَ مُتَقَلِّبِیْنَ بِظَالِمٍ وَلَا ظَالِمِیْنَ۔ الخ

مآخذ: ① شھد ابو سفیان بن حرب وغیلان بن عمرو، ومالک بن عوف النصری، والاقرع بن حابس والمستورد بن عمر واخو بلی، والمغیرۃ بن شعبۃ وعامر مولی ابی بکر۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد:۱/۲۸۷-۲۸۸)

② زاد المعاد:۳/۴۸۔ کتابہ ﷺ لا ساقفۃ نجران

www.KitaboSunnat.com

قبیلۂ عرینہ کے چند لوگوں کا واقعہ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو کر مدینہ میں رہنے لگے' مگر وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی اور وہ بیمار پڑ گئے' ایک روایت کے مطابق ان کے رنگ زرد پڑ گئے اور پیٹ بڑھ گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا:

لو خرجتم الی ذود لنا فشربتم من البانها وابوالها "اگر تم ہمارے اونٹوں میں جا کر رہو اور ان کے دودھ اور دوا کے طور پر ان کے پیشاب پیو تو تمہاری صحت درست ہو جائے۔"

چنانچہ وہ مدینہ سے باہر اونٹوں کی چراگاہوں میں پہنچے اور جب آرام ہو گیا تو نبی ﷺ کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک لے گئے اور اسلام سے پھر گئے۔ ان کی اس حرکت کی جب آپ کو خبر ہوئی تو آپ نے لوگوں کو بھیج کر انہیں پکڑوا منگایا ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے' ان کی آنکھیں نکلوائیں اور انہیں دھوپ میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ (ابن ماجہ:۲۔ باب من حارب وسعی فی الارض فساداً)

تشریح : حدیث میں اس طرح مذکور ہوا ہے۔ ممکن ہے یہ مشورہ طبی وجوہ سے دیا گیا ہو اور اس وقت کی طبی معلومات میں اس مرض کا یہی علاج ہو۔ اسی بناء پر علاج کیلئے بعض حرام چیزوں کا استعمال شرعاً جائز قرار دیا گیا ہے جبکہ ان کا کوئی جائز بدل ممکن یا معلوم نہ ہو۔

صحیح بخاری میں بھی مختلف طریقوں سے اسی مضمون کی روایتیں درج ہیں اور امام رحمہ اللہ نے ان کو قول اللہ عزوجل: ﴿انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ .... الآیة﴾ کے زیر عنوان درج کیا ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت انس کے حوالے سے آنکھیں اندھی کرانے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ کے چرواہوں کی آنکھیں سلائی پھیر کر پھوڑ دی تھیں۔ اس لئے آپؐ نے ان سے آنکھوں کا قصاص لیا۔ ابو داؤد اور نسائی میں ابو الزناد کے واسطہ سے حضرت عبداللہ ابن عمر کی یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ یہ آیت انہی عرینوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور حضرت ابو ہریرۃ کا بھی یہی بیان ہے۔ اگرچہ علمائے مجتہدین کی ایک جماعت اس طرف بھی گئی ہے کہ یہ آیت ان عرینہ والوں کے حق میں نہیں اتری۔ لیکن یہ امر متفق علیہ ہے کہ قرآن مجید میں یہ عبرت ناک سزائیں جو تجویز کی گئی ہیں۔ یہ انہی لوگوں کے لئے ہیں جو دارالاسلام کے امن میں لوٹ مار قتل و غارت سے خلل برپا کریں' اور سزاؤں کے مختلف مدارج نوعیت جرم کے مختلف مدارج سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلق رکھتے ہیں جس کی تفصیل فقہائے کرام نے بوضاحت بیان فرمائی ہے۔ (الجہاد فی الاسلام:۷۶۔۷۷' اشاعت پنجم:۱۹۷۱ء)

تخریج:

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ' ثنا عَبْدُالْوَهَّابِ' ثنا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ' اَنَّ اُنَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ' فَقَالَ: لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدٍ لَّنَا' فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا' فَفَعَلُوْا' فَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ' وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَهُ' فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ طَلَبِهِمْ' فَجِيْءَ بِهِمْ' فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ' وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور مسلمان ہو کر مدینہ میں رہنے لگے) مگر وہاں کی آب وہوا انہیں راس نہ آئی (اور بیمار پڑ گئے) تو آپ نے انہیں مشورہ دیا کہ اگر تم جا کر ہمارے اونٹوں میں رہو اور ان کے دودھ اور پیشاب پیو' تو تمہاری صحت ٹھیک ہو جائے۔ چنانچہ وہ اونٹوں میں جا کر رہنے لگے۔ (جب صحت یاب ہو گئے) تو اسلام سے پھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ (جب آپ کو ان کی اس حرکت کا علم ہوا) تو آپ نے صحابہ کو پیچھے بھیج کر ان کو پکڑوا منگایا۔ اور ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور آنکھیں گرم سلائی سے پھوڑ دیں اور انہیں دھوپ میں چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

ماخذ:

① ❁ ابن ماجه' كتاب الحدود:۸۶۱/۲۔ باب من حارب وسعى فى الارض فسادا ❁ بخاری نے مندرجہ ذیل مقامات پر تھوڑے لفظی اختلاف کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے۔ ❁ بخاری:۴۲۳/۱۔ كتاب الجهاد' باب اذا حرق المشرك المسلم هل تحرق ❁ بخاری:۶۶۳/۲۔ كتاب التفسير باب قوله انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ❁ بخاری:۶۰۲/۲۔ كتاب المغازى۔ باب قصة عكل و عُرينه۔ ❁ بخاری:۱۰۰۵/۲۔ كتاب المحاربين من اهل الكفر والردة۔ ❁ بخاری:۱۰۱۹/۲۔ كتاب الديات' باب القسامة۔ مسلم نے اس کو كتاب القسامة میں نقل کیا ہے قدرے لفظی اختلاف کے ساتھ۔ ❁ مسلم:۵۷/۲۔ كتاب القسامة۔ باب حكم المحاربين والمرتدين۔ عن انس ❁ ابوداؤد:۱۳۱/۴۔ كتاب الحدود۔ باب ما جاء فى المحاربة۔ ❁ نسائی:۹۴/۷۔۹۵ كتاب تحريم الدم باب تاويل قول الله عزوجل انما جزاء الذين۔ يحاربون الله الخ ❁ السنن الكبرىٰ للبيهقى:۶۹/۹۔ كتاب السير' باب قتل المشركين بعد الاسار بضرب الاعناق دون المثلة عن انس بن مالک صحیح مسلم والی روایت نقل کی گئی ہے۔ ❁ مسند احمد:۱۰۷/۳۔ عن انس بن مالک۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتح مکہ

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا خفیہ خط

جب قریش کے لوگوں نے صلح حدیبیہ کا معاہدہ توڑ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے مکہ معظمہ پر چڑھائی کی تیاریاں شروع کر دیں مگر چند مخصوص صحابہ کے سوا کسی کو یہ نہ بتایا کہ آپ کس مہم پر جانا چاہتے ہیں۔ اتفاق سے اسی زمانے میں مکہ معظمہ سے ایک عورت آئی جو پہلے بنی عبدالمطلب کی لونڈی تھی اور پھر آزاد ہو کر گانے بجانے کا کام کرتی تھی۔ اس نے آ کر حضور ﷺ سے اپنی تنگ دستی کی شکایت کی اور کچھ مالی مدد مانگی آپ نے بنی عبدالمطلب و بنی المطلب سے اپیل کر کے اس کی حاجت پوری کر دی۔ جب وہ مکہ جانے لگی تو حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ اس سے ملے اور اس کو چپکے سے ایک خط بعض سرداران مکہ کے نام دیا اور دس دینار دیئے تاکہ وہ راز فاش نہ کرے اور چھپا کر یہ خط ان لوگوں تک پہنچا دے۔ ابھی وہ مدینہ سے روانہ ہی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو اس پر مطلع فرما دیا۔ آپؐ نے فوراً حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت مقداد بن اسود کو اس کے پیچھے بھیجا اور حکم دیا کہ تیزی سے جاؤ، روضۂ خاخ کے مقام پر (مدینہ سے ۱۲ میل بجانب مکہ) تم کو ایک عورت ملے گی جس کے پاس مشرکین کے نام حاطب کا ایک خط ہے جس طرح بھی ہو اس سے وہ خط حاصل کرو۔ اگر وہ دے دے تو اسے چھوڑ دینا۔ نہ دے تو اس کو قتل کر دینا۔ یہ حضرات جب اس مقام پر پہنچے تو عورت وہاں موجود تھی۔ انہوں نے اس سے خط مانگا۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ انہوں نے تلاشی لی۔ مگر کوئی خط نہ ملا۔ آخر کو انہوں نے کہا خط حوالے کر ورنہ ہم برہنہ کر کے تیری تلاشی لیں گے جب اس نے دیکھا کہ بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو اپنی چوٹی میں سے وہ خط نکال کر انہیں دے دیا اور یہ اسے حضورؐ کی خدمت میں لے آئے۔ کھول کر پڑھا گیا تو اس میں قریش کے لوگوں کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تم پر چڑھائی کی تیاری کر رہے ہیں۔ (مختلف روایات میں خط کے الفاظ مختلف نقل ہوئے ہیں، مگر مدعا سب کا یہی ہے) حضورؐ نے حضرت حاطب سے پوچھا، یہ کیا حرکت ہے؟ انہوں نے عرض کیا آپ میرے معاملہ میں جلدی نہ فرمائیں۔ میں نے جو کچھ کیا ہے اس بنا پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا ہے کہ میں کافر و مرتد ہو گیا ہوں اور اسلام کے بعد اب کفر کو پسند کرنے لگا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ میرے اقرباء مکہ میں مقیم ہیں۔ میں قریش کے قبیلہ کا آدمی نہیں ہوں بلکہ بعض قریشیوں کی سرپرستی میں وہاں آباد ہوا ہوں۔ مہاجرین میں سے دوسرے جن لوگوں کے اہل و عیال مکہ میں ہیں ان کو تو ان کا قبیلہ بچالے گا مگر میرا کوئی قبیلہ وہاں نہیں ہے جسے کوئی بچانے والا ہو۔ اس لئے میں نے یہ خط اس خیال سے بھیجا تھا کہ قریش والوں پر میرا ایک احسان رہے جس کا لحاظ کر کے وہ میرے بال بچوں کو نہ چھیڑیں (حضرت حاطب کے بیٹے عبدالرحمٰن کی روایت یہ ہے کہ اس وقت حضرت حاطب کے بچے اور بھائی مکہ میں تھے اور خود حضرت حاطب کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ماں بھی وہیں تھیں) رسول اللہ ﷺ نے حاطب کی یہ بات سن کر حاضرین سے فرمایا: ((قد صدقکم)) "حاطب نے تم سے سچی بات کہی ہے" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کیا: "یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے۔" حضور ﷺ نے فرمایا: "اس شخص نے جنگ بدر میں حصہ لیا ہے، تمہیں کیا خبر، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو ملاحظہ فرما کر کہہ دیا ہو کہ تم خواہ کچھ بھی کرو، میں نے تم کو معاف کیا۔" یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور انہوں نے کہا: "اللہ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔"

تشریح:

عدالت سے معافی کا اعلان: معاف کرنے کے لئے مختلف روایات میں مختلف الفاظ آئے ہیں کسی میں ((قد غفرت لکم)) "میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔" کسی میں ہے: ((انی غافر لکم)) "میں تمہیں بخش دینے والا ہوں" اور کسی میں ہے: ((ساغفر لکم)) "میں تمہیں بخش دوں گا۔"

مندرجہ بالا واقعہ ان کثیر التعداد روایات کا خلاصہ ہے جو متعدد معتبر سندوں سے بخاری، مسلم، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن جریر طبری، ابن ہشام، ابن حبان اور ابن ابی حاتم نے نقل کی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مستند روایت وہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان سے ان کے کاتب (سیکرٹری) عبید اللہ بن ابی رافع نے سنی اور ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے حسن بن محمد بن حنفیہ نے سن کر بعد کے راویوں تک پہنچائی۔ ان میں سے کسی روایت میں بھی یہ تصریح نہیں ہے۔ کہ حضرت حاطب کا یہ عذر سن کر ان کو معاف کر دیا گیا لیکن کسی ذریعے سے یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ انہیں کوئی سزا دی گئی۔ اسی لئے علمائے امت نے یہی سمجھا ہے کہ حضرت حاطب کا عذر قبول کر کے انہیں چھوڑ دیا گیا تھا۔ (تفہیم القرآن: ۴۲۲/۵، الممتحنة - حاشیہ: ۱)

بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: "تمہیں کیا خبر، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو ملاحظہ فرما کر کہہ دیا ہو کہ خواہ کچھ بھی کرو، میں نے تم کو معاف کر دیا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا ہے کہ میں کافر و مرتد ہو گیا ہوں اور اسلام کے بعد اب کفر کو پسند کرنے لگا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ میرے اقرباء مکہ میں مقیم ہیں۔ میں قریش کے قبیلہ کا آدمی نہیں ہوں بلکہ بعض قریشیوں کی سرپرستی میں وہاں آباد ہوا ہوں۔ مہاجرین میں سے دوسرے جن لوگوں کے اہل و عیال مکہ میں ہیں ان کو تو ان کا قبیلہ بچالے گا مگر میرا کوئی قبیلہ وہاں نہیں ہے جسے کوئی بچانے والا ہو۔ اس لئے میں نے یہ خط اس خیال سے بھیجا تھا کہ قریش والوں پر میرا ایک احسان رہے جس کا لحاظ کر کے وہ میرے بال بچوں کو نہ چھیڑیں (حضرت حاطب کے بیٹے عبدالرحمٰن کی روایت یہ ہے کہ اس وقت حضرت حاطب کے بچے اور بھائی مکہ میں تھے اور خود حضرت حاطب کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ماں بھی وہیں تھیں) رسول اللہ ﷺ نے حاطب کی یہ بات سن کر حاضرین سے فرمایا: ((قد صدقکم)) "حاطب نے تم سے سچی بات کہی ہے" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کیا: "یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے۔" حضور ﷺ نے فرمایا: "اس شخص نے جنگ بدر میں حصہ لیا ہے، تمہیں کیا خبر، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو ملاحظہ فرما کر کہہ دیا ہو کہ تم خواہ کچھ بھی کرو، میں نے تم کو معاف کیا۔" یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور انہوں نے کہا: "اللہ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔"

تشریح:

عدالت سے معافی کا اعلان: معاف کرنے کے لئے مختلف روایات میں مختلف الفاظ آئے ہیں کسی میں ((قد غفرت لکم)) "میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔" کسی میں ہے: ((انی غافر لکم)) "میں تمہیں بخش دینے والا ہوں" اور کسی میں ہے: ((ساغفر لکم)) "میں تمہیں بخش دوں گا۔"

مندرجہ بالا واقعہ ان کثیر التعداد روایات کا خلاصہ ہے جو متعدد معتبر سندوں سے بخاری، مسلم، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن جریر طبری، ابن ہشام، ابن حبان اور ابن ابی حاتم نے نقل کی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مستند روایت وہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان سے ان کے کاتب (سیکرٹری) عبید اللہ بن ابی رافع نے سنی اور ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے حسن بن محمد بن حنفیہ نے سن کر بعد کے راویوں تک پہنچائی۔ ان میں سے کسی روایت میں بھی یہ تصریح نہیں ہے۔ کہ حضرت حاطب کا یہ عذر سن کر ان کو معاف کر دیا گیا لیکن کسی ذریعے سے یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ انہیں کوئی سزا دی گئی۔ اسی لئے علمائے امت نے یہی سمجھا ہے کہ حضرت حاطب کا عذر قبول کر کے انہیں چھوڑ دیا گیا تھا۔ (تفہیم القرآن:۴۲۲/۵، الممتحنة - حاشیہ:۱)

بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: "تمہیں کیا خبر، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو ملاحظہ فرما کر کہہ دیا ہو کہ خواہ کچھ بھی کرو، میں نے تم کو معاف کر دیا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: اس ارشاد کے معنی یہ نہ تھے کہ بدری صحابیوں کو سات خون معاف ہیں اور انہیں کھلی چھٹی ہے کہ دنیا میں جو گناہ اور جو جرم بھی کرنا چاہیں کرتے رہیں، مغفرت کی ان کو پیشگی ضمانت حاصل ہے۔ یہ مطلب نہ حضورؐ کا تھا، نہ صحابہ نے کبھی اس ارشاد کا یہ مطلب لیا، نہ کسی بدری صحابی نے یہ بشارت سن کر اپنے آپ کو ہر گناہ کرنے کے لئے آزاد سمجھا اور نہ اسلامی شریعت میں اس کی بنا پر کوئی ایسا قاعدہ بنایا گیا کہ بدری صحابی سے اگر کوئی جرم سرزد ہو تو اسے کوئی سزا نہ دی جائے دراصل جس موقع و محل میں یہ بات فرمائی گئی تھی اس پر اور خود ان الفاظ پر جو آپ نے استعمال فرمائے ہیں، اگر غور کیا جائے تو اس ارشاد کا صاف مطلب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اہل بدر نے اللہ اور اس کے دین کے لئے اخلاص اور سرفروشی و جانبازی کا اتنا بڑا کارنامہ انجام دیا ہے جس کے بعد اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیئے ہوں تو یہ بھی اس خدمت اور اللہ کے کرم کو دیکھتے ہوئے کچھ بعید از امکان نہیں ہے۔ (تفہیم القرآن:۴۲۵/۵ ۔ الممتحنہ، حاشیہ:۵)

تخریج:

① حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ، كَاتِبَ عَلِيٍّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ، وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: اِنْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً، مَعَهَا كِتَابٌ، فَخُذُوهُ مِنْهَا، فَذَهَبْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ؟ قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً

عبیداللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ روضۂ خاخ پر پہنچ جاؤ تو وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہے اس سے یہ خط حاصل کرو۔ چنانچہ ہم اپنے گھوڑے سرپٹ دوڑاتے ہوئے روضۂ خاخ پر پہنچ گئے تو وہی سوار خاتون موجود تھی جسے ہم نے جا لیا۔ ہم نے اسے کہا خط نکال دو۔ اس نے جواب دیا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے ذرا (رعب سے) کہا کہ خط نکال کر ہمارے حوالے کر دو ورنہ ہم تمہارے بدن کے سارے کپڑے اتار کر برہنہ کر دیں گے (اس دھمکی کے نتیجہ میں) اس نے خط اپنی چٹیا سے نکال کر ہمارے سپرد کر دیا۔ ہم اس خط کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکین مکہ کے نام تحریر تھا۔ جس میں نبی ﷺ کے بعض (مخفی) امور سے متعلق اطلاع دی گئی تھی۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ قُرَيْشٍ، وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَبَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ، فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ، اَنْ اَصْطَنِعَ اِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ قَرَابَتِيْ، وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قد صَدَقَكُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، قَالَ عَمْرٌو: وَنَزَلَتْ فِيْهِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ الاٰيَة.

حاطب یہ کیا حرکت ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے بارے جلدی نہ کریں۔ میں قریش کا آدمی نہیں تھا بلکہ ان کے حلیفوں میں سے تھا۔ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی ان کے ساتھ قرابتداری ہے جس کی بنا پر وہ لوگ ان کے گھروں کی حفاظت کرتے ہیں۔ نسب کے اعتبار سے چونکہ میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اس لئے میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کروں تاکہ وہ میری قرابت کا خیال رکھیں۔ میں نے یہ فعل اس بنا پر ہرگز نہیں کیا کہ میں اسلام سے پھر گیا ہوں اور کفر کو پسند کرنے لگا ہوں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ آپؐ نے فرمایا وہ بدر میں شریک ہو چکا ہے تمہیں کیا معلوم کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھ کر فرمایا، جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ ...... الاٰیة

مآخذ:

① ❁ بخاری:۲/۷۲۶۔ کتاب التفسیر سورۃ الممتحنۃ۔ ❁ مسلم:۲/۳۰۲۔ کتاب الفضائل۔ باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعۃ واھل بدر رضی اللہ عنہم ❁ ابو داؤد:۳/۴۷،۴۸۔ کتاب الجھاد باب فی حکم الجاسوس اذا کان مسلما ❁ ترمذی:۲/۱۶۶۔ ابواب التفسیر سورۃ الممتحنۃ ھذا حدیث حسن صحیح مسلم، ابو داؤد اور ترمذی تینوں نے حضرت عمرؓ کا قول ((دعنی یا رسول اللّٰہ! اضرب عنق ھذا المنافق)) ذکر کیا ہے اس کے علاوہ بھی بیان الفاظ میں تھوڑا بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام بخاری نے کتاب المغازی میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔ اس میں: ((عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرَ)) اور آگے: ((فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا، فَقُلْنَا: مَاكَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ)) ہے اور آگے روایت میں ((فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّهُ قَدْخَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ لِاَضْرِبَ عُنُقَهُ)) منقول ہے۔

❁ بخاری:۲/۵۶۷۔ کتاب المغازی۔ باب فضل من شھد بدرا ❁ الادب المفرد للبخاری ص:۱۱۷۔ باب من قال لاخر: یامنافق فی تاویل تاولہ ❁ اور بخاری:۱/۴۲۲۔ کتاب الجھاد، باب الجاسوس والتجسس والتبحث وقول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالٰی لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔ اس صفحہ پر امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول: ((دعنی اضرب عنق هذا المنافق)) نقل کیا ہے اور اس روایت میں ((انّیْ کنتُ امراءً مُلْصَقًا فی قریش)) کی وضاحت بھی منقول ہے۔ ✿ السنن الکبرٰی للبیهقی:۹/۱۴۶۔۱۴۷۔ کتاب السیر ۔ باب المسلم یدل المشرکین علی عورۃ المسلمین ✿ مسند احمد:۱/۷۹ ۔ عن علی ✿ تفسیر ابن جریر:۱۲(پ:۲۸) ۔ سورۃ الممتحنة:۳۸ ✿ تفسیر ابن کثیر:۴/۳۴۶ ۔ سورۃ الممتحنة ✿ ابن ابی حاتم بحواله ابن کثیر:۴/۳۴۶ ۔ ✿ فتح القدیر للشوکانی:۵/۲۱۱ ۔ سورۃ الممتحنة ۔ عن علی ✿ روح المعانی:(پ:۲۸) ۵۸ ۔ سورۃ الممتحنة ۔ عن علی ✿ ابن مردویه بحوالہ روح المعانی:(پ:۲۸) ۵۸ ۔ ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ((انه علیه الصلاۃ والسلام بعث عمرو علیا)) ذکر کیا اور مختصر سی روایت نقل کی ہے۔ ✿ ابن کثیر نے بھی ابو حیان کی ایک روایت مندرجہ بالا الفاظ میں بیان کی ہے۔ ✿ سیرت ابن هشام:۴/۳۹۸ ۔ ۳۹۹۔ (قدر لفظی اختلاف)۔ ✿ السیرۃ الحلبیة:۳/۱۱۔۱۲ ✿ الطبری تاریخ الامم والملوک:۲/۱۱۳ ۔ ۱۱۴ ✿ السیرۃ النبویة لابن کثیر:۳/۵۳۶ تا ۵۳۸ ✿ طبقات ابن سعد:۲/۱۳۴ (مختصر روایت) ✿ الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۲/۱۶۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت کیسے کی

جن لوگوں نے حدیث کا مطالعہ کیا ہے انہوں نے دیکھا ہو گا کہ نبی کریم ﷺ نے اس لحاظ سے اپنی جماعت کو کتنا سنجیدہ' باوقار' مہذب اور منضبط بنایا تھا اور اسلامی جماعت کے عرب پر چھا جانے میں اس کیفیت کا کتنا بڑا دخل تھا۔ ایک طرف مشرکین عرب کا یہ حال تھا کہ ان کا ایک چھوٹا سا دستہ بھی اگر کسی علاقے سے گزر جاتا تھا تو شور محشر برپا ہو جاتا۔ دوسری طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ حال تھا کہ ان کے بڑے سے بڑے لشکر بھی منزلوں پر منزلیں طے کرتے چلے جاتے تھے اور کوئی ھنگامہ برپا نہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ جہاد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صورت حال سے متاثر ہو کر اللہ اکبر کے نعرے بلند کیے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''جس کو تم پکار رہے ہو وہ بہرہ نہیں ہے۔'' یہی باوقار رویہ تھا' جس کی تربیت دینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ جب فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار کا لشکر لے کر چلے تو اہل مکہ کو اس وقت تک کانوں کان آپ کے آنے کی خبر نہ ہو سکی' جب تک کہ آپ نے خود ہی ان کے عین سر پر پہنچ کر آگ روشن کرنے کا حکم نہ دیا۔ (روداد جماعت اسلامی - حصہ سوم - ص:۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتح مکہ کے بعد عام معافی کا اعلان

لا تثریب علیکم الیوم۔ اذھبوا فانتم الطلقاء — آج تم پر کوئی گرفت نہیں، جاؤ تمہیں معاف کیا۔

پس منظر: مکہ معظمہ میں جب آپکا فاتحانہ داخلہ ہوا تو آپؐ نے ان کافروں کو جو آپ کے خون کے پیاسے تھے، مندرجہ بالا ارشاد فرما کر آزاد چھوڑ دیا اور کسی کو قبول اسلام پر مجبور نہ کیا۔ (الجہاد فی الاسلام:۱۶۱، اشاعت پنجم:۱۹۷۱ء)

ایک دوسرے مقام پر (آپ ﷺ نے فرمایا):

فانی اقول لکم کما قال یوسف لاخوته: ﴿ لا تثریب علیکم الیوم، اذھبوا فانتم الطلقاء ﴾ — "میں تمہیں وہی جواب دیتا ہوں جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو دیا تھا کہ: "آج تم پر کوئی گرفت نہیں، جاؤ تمہیں معاف کیا۔"

تشریح: یوسف علیہ السلام اور محمد ﷺ کے حالات کو قرآن (سورۃ یوسف) میں یکساں دکھایا گیا ہے۔ یہ قریش کے لئے پیش گوئی تھی چنانچہ بعد میں اس سورہ کے نزول پر ڈیڑھ دو سال ہی گزرے ہوں گے کہ قریش والوں نے برادران یوسف کی طرح محمد ﷺ کے قتل کی سازش کی اور آپ کو مجبوراً ان سے جان بچا کر مکہ سے نکلنا پڑا۔ پھر ان کی توقعات کے بالکل خلاف آپ کو بھی جلا وطنی میں ویسا ہی عروج و اقتدار نصیب ہوا جیسا یوسف کو ہوا تھا۔ پھر فتح مکہ کے موقع پر ٹھیک ٹھیک وہی کچھ پیش آیا جو مصر کے پایۂ تخت میں یوسف علیہ السلام کے سامنے ان کے بھائیوں کی آخری حضوری کے موقع پر پیش آیا تھا۔ وہاں جب برادران یوسف انتہائی عجز و درماندگی کی حالت میں ان کے آگے ہاتھ پھیلائے کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ﴿ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴾ "ہم پر صدقہ کیجئے' اللہ صدقہ کرنے والوں کو نیک جزا دیتا ہے۔" تو یوسف نے انتقام کی قدرت رکھنے کے باوجود انہیں معاف کر دیا اور فرمایا: ﴿ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ "آج تم پر کوئی گرفت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے، وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔" اسی طرح جب محمد ﷺ کے سامنے شکست خوردہ قریش سرنگوں کھڑے ہوئے تھے اور آنحضرت ﷺ ان کے ایک ایک ظلم کا بدلہ لینے پر قادر تھے تو آپ نے ان سے پوچھا: "تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا؟" انہوں نے عرض کیا: ((اَخٌ كَرِيْمٌ وَابْنُ اَخٍ كَرِيْمٍ)) "آپ ایک عالی ظرف بھائی ہیں اور ایک عالی ظرف بھائی کے بیٹے ہیں۔" اس پر آپ نے حدیث والے الفاظ فرمائے۔ (تفہیم:۲/۴۷۹۔ سورۃ یوسف۔ مقاصد نزول)

تخریج :

① اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ الْمُؤَمِّلِ، انبأ اَبُوْ سَعِيْدٍ الرَّازِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، انبأ الْقَاسِمُ بْنُ سَلامٍ۔ فذكره۔ وفيما حكى الشافعي) عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ اَنَّهٗ قَالَ لَهُمْ حِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِي الْمَسْجِدِ: مَاتَرَوْنَ اَنِّيْ صَانِعٌ بِكُمْ؟ قَالُوْا: خَيْرًا: اَخٌ كَرِيْمٌ، وَابْنُ اَخٍ كَرِيْمٍ قَالَ: اذْهَبُوْا، فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ

ابو یوسف سے اس قصہ سے متعلق مروی ہے کہ جب اہل مکہ مسجد میں جمع ہو گئے تو آپ نے ان سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے کہ آج تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا معزز بھائی، معزز بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جاؤ۔ تم سب آزاد ہو۔

سیرت ابن ہشام الطبری السیرۃ النبویۃ، سیرۃ النبی از شبلی اصح السیر اور مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ وغیرہ نے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے:

② حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُوْسَى بْنِ الْوَجِيْهِ، عَنْ قَتَادَةَ السَّدُوْسِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قَائِمًا حِيْنَ وَقَفَ عَلٰى بَابِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَيَا اَهْلَ مَكَّةَ مَا تَرَوْنَ اَنِّيْ فَاعِلٌ بِكُمْ؟ قَالُوْا: خَيْرًا، اَخٌ كَرِيْمٌ وَابْنُ اَخٍ كَرِيْمٍ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبُوْا، فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ

قتادہ سدوسی سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر قریش سے پوچھا اے گروہ قریش اور مکہ کے رہنے والو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک روا رکھنے والا ہوں سب بولے۔ بھلائی اور خیر۔ معزز بھائی ہیں معزز بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ۔ تم سب آزاد ہو۔

السیرۃ الحلبیۃ اور زاد المعاد نے:

③ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! مَا تَرَوْنَ اَنِّيْ فَاعِلٌ بِكُمْ؟ قَالُوْا: خَيْرًا، اَخٌ كَرِيْمٌ وَابْنُ اَخٍ كَرِيْمٍ، قَالَ: فَاِنِّيْ اَقُوْلُ لَكُمْ كَمَا قَالَ يُوْسُفُ لاِخْوَتِهٖ: لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اذْهَبُوْا، فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ

مآخذ :

① ✿ السنن الكبرى للبيهقي:۹/۱۱۸۔ كتاب السير۔ باب فتح مكة حرسها الله تعالىٰ

② ✿ الطبری تاريخ الامم والملوک:۲/۱۲۰ ✿ سيرت ابن هشام:۲/۴۱۲ ✿ السيرة النبوية لابن كثير:۳/۵۷۰ ✿

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۲/۱۷۰ ❁ سیرۃ النبی ﷺ شبلی نعمانی:۱/۵۲۰ ❁ مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ:۸۰ - ۸۱
❁ اصح السیر از عبدالرؤف دانا پوری:۳۱۴ ❁ الکامل لابن اثیر نے ((فانتم الطلقاء)) کے بعد ((فَعَفَا عنهم)) بھی نقل کیا ہے۔

③ ❁ زادالمعاد لابن القیم الجوزیۃ ۲/۱۸۴ السیرۃ الحلبیۃ:۳/۴۹ ❁ السیرۃ الحلبیۃ میں يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ مَا تَرَوْنَ؟ کے علاوہ مَا تَقُوْلُوْنَ؟ مَاذَا تَظُنُّوْنَ کے الفاظ بھی منقول ہیں اور قَالُوْا کے بجائے فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو نَقُوْلُ: خَيْرًا وَنَظُنُّ خَيْراً مذکور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ کا اعلان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے بتوں پر ضرب لگا رہے تھے اور آپ کی زبان پر یہ آیت تھی کہ: ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ﴾

تشریح: مندرجہ بالا الفاظ قرآن اس وقت نازل کیے گئے جب کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مکہ چھوڑ کر حبش میں پناہ گزین تھی اور باقی مسلمان سخت بے کسی و مظلومی کی حالت میں مکہ اور اطراف مکہ میں زندگی بسر کر رہے تھے اور خود نبیؐ کی جان ہر وقت خطرے میں تھی۔ اس وقت بظاہر باطل ہی کا غلبہ تھا اور غلبہ حق کے آثار کہیں دور دور تک نظر نہ آتے تھے مگر اسی حالت میں نبیؐ کو حکم دے دیا گیا کہ تم صاف صاف ان باطل پرستوں کو سنا دو کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔ ایسے وقت یہ عجیب اعلان لوگوں کو محض زبان کا پھاگ محسوس ہوا اور انہوں نے اسے ٹھٹھوں میں اڑا دیا۔ مگر اس پر نو برس ہی گزرے تھے کہ نبیؐ اسی شہر مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے اور آپ نے کعبے میں جا کر اس باطل کو مٹا دیا جو تین سو ساٹھ بتوں کی صورت میں وہاں سجا رکھا تھا۔ (تفہیم القرآن:۲/۶۳۸۔ سورۃ بنی اسرائیل۔ حاشیہ:۱۰۱)

تخریج:

① حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلَاثُ مِائَةٍ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ، وَيَقُوْلُ: جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ میں تشریف فرما ہوئے تو بیت اللہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی سے ان بتوں کو ٹھوکا دینا شروع کیا اور فرماتے جاتے تھے حق آ گیا ہے اور باطل ملیامیٹ ہو گیا ہے اب نہ باطل کا آغاز ہو گا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ✿ بخاری:۶۱۴/۲ ۔ کتاب المغازی ۔ باب این رکز النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح۔ ✿ بخاری:۶۸۶/۲ ۔ کتاب التفسیر باب قولہ وقل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا یزھق یھلک۔ اس روایت میں یوم الفتح نہیں ہے۔ ✿ بخاری ۳۳۶/۱ ۔ کتاب المظالم باب ھل تکسر الدنان التی فیھا الخمر و تخرق الزقاق الخ۔ ✿ مسلم ج۱۰۳/۲۔ کتاب الجھاد والسیر باب فتح مکۃ ۔ ✿ ترمذی ج۱۴۶/۲ ۔ ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل۔ ھذا حدیث حسن صحیح۔ عن عبداللہ بن مسعود۔ ✿ مسند احمد ۳۷۷/۱ ۔ عن عبداللہ بن مسعود ۔ ✿ السنن الکبری بیھقی ۱۱۷/۹ ۔ کتاب السیر' باب فتح مکۃ حرسھا اللہ تعالٰی۔ بیھقی میں مسلم والی روایت ہے۔ ✿ مصنف ابن ابی شیبۃ ۴۸۸/۱۴ ۔ کتاب المغازی عن عبداللہ بن مسعود۔ ✿ مجمع الزوائد ۱۷۶/۶ ۔ کتاب المغازی۔ باب غزوۃ الفتح۔ عن عبداللہ بن عمر۔ ✿ السیرۃ الحلبیۃ ۲۸/۳۔ فتح مکۃ۔ عن ابن عباس۔ ✿ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر' ۵۷۱/۳۔ عن ابن مسعود ۔ ✿ نیز اس نے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس کی روایت بھی ص۵۷۱۔۷۲ پر نقل کی ہے۔ ✿ تفسیر ابن کثیر ۵۹/۳ ۔ عن عبداللہ بن مسعود۔ اور ابن کثیر نے حافظ ابو یعلیٰ کے حوالہ سے حضرت جابر سے مروی روایت بھی نقل کی ہے۔ ✿ تفسیر ابن جریر پ۱۵ بنی اسرائیل ص۱۰۲۔ آیت قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ عن ابن مسعود۔ ✿ تفسیر فتح القدیر للشوکانی۔ ۲۵۶/۳ ۔ عن ابن مسعود۔ ✿ طبقات ابن سعد ۱۳۶/۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خواتین سے بیعت

مکہ معظمہ میں جب عورتوں سے بیعت لی جا رہی تھی تو اس وقت حضرت ابو سفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ نے حضورؐ سے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ' ابوسفیان ذرا بخیل آدمی ہیں' کیا میرے اوپر اس میں کوئی گناہ ہے کہ میں اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات کے لئے ان سے پوچھے بغیر ان کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں' مگر بس معروف کی حد تک۔ (یعنی اتنا مال لے لو جو فی الواقع جائز ضروریات کے لئے کافی ہو) (احکام القرآن' ابن عربی) [تفہیم:۵/۴۴۵ ۔ الممتحنہ ۔ حاشیہ:۱۹]

تخریج:

① لَمَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِي الْبَيْعَةِ اَلاَّ يَسْرِقْنَ' قَالَتْ هِنْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيْكٌ' فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ' اَنْ آخُذَ مِنْ مَّالِهِ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ؟ فَقَالَ: لاَ' اِلاَّ بِالْمَعْرُوْفِ--- فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ اى: لاَ حَرَجَ عَلَيْكِ فِيْمَا اَخَذْتِ بِالْمَعْرُوْفِ يعنى مِنْ غَيْرِ اسْتَطَالَةٍ اِلٰى اَكْثَر مِنَ الْحَاجَةِ۔

مآخذ:

احکام القرآن لابن العربی:۱۷۹۵/۴۔ تفسیر سورۃ الممتحنۃ

① اس کا تلفظ مِسِّيْكٌ بھی ہے (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیعت لیتے وقت خواتین سے نوحہ نہ کرنے کا عہد

ابن عباس، ام سلمہ اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا انصاریہ وغیرہ کی روایات ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے بیعت لیتے وقت یہ عہد لیا کہ وہ مرنے والوں پر نوحہ نہ کریں گی۔ (یہ روایات بخاری، مسلم، نسائی اور ابن جریر نے نقل کی ہیں)

ابن عباس کی ایک روایت میں یہ تفصیل ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کو عورتوں سے بیعت لینے کے لئے مامور کیا اور حکم دیا کہ ان کو نوحہ کرنے سے منع کریں کیونکہ زمانہ جاہلیت میں عورتیں مرنے والوں پر نوحہ کرتے ہوئے کپڑے پھاڑتی تھیں، منہ نوچتی تھیں، بال کاٹتی تھیں اور سخت واویلا مچاتی تھیں۔ (ابن جریر)

زید بن اسلم روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بیعت لیتے وقت عورتوں کو اس سے منع کیا کہ وہ مرنے والوں پر نوحہ کرتے ہوئے اپنے منہ نوچیں اور گریبان پھاڑیں اور واویلا کریں اور شعر گا گا کر بین کریں۔

(ابن جریر)

(اسی کی ہم معنی ایک روایت ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے ایک ایسی خاتون سے نقل کی ہے جو بیعت کرنے والیوں میں شامل تھیں) (تفہیم:۵/۴۴۶۔ الممتحنہ ۔ حاشیہ ۲۲

تخریج:

① حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ، فَقَبَضَتْ امْرَأَةٌ يَدَهَا، فَقَالَتْ: اَسْعَدَتْنِي فُلَانَةُ، اُرِيْدُ اَنْ اَجْزِيَهَا، فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَانْطَلَقَتْ، وَرَجَعَتْ، فَبَايَعَهَا.

ام عطیہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم خواتین نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ تو آپ نے ہمارے سامنے ان لا یشرکن باللہ الخ پڑھی اور ہمیں نوحہ (بین) کرنے سے منع فرمایا تو ایک عورت نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا اور بولی کہ فلاں عورت نے (نوحہ کرنے میں) میری مدد کی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا دوں۔ نبی ﷺ نے اسے کچھ نہیں فرمایا۔ وہ چلی گئی پھر واپس لوٹ کر آئی تو آپ نے اس سے بیعت کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① بخاری:۷۲۶/۲۔ کتاب التفسیر سورۃ الممتحنۃ باب قولہٖ اذا جاءک المؤمنات یبایعنک (احکام القرآن لابن العربی ۱۷۹۳/۴)۔ بخاری:۱۰۷۱/۲۔ کتاب الاحکام باب بیعۃ النساء بخاری کے اس صفحہ (۱۰۷۱) پر ثُمَّ رَجَعَتْ کے بعد فَمَا وَفَّتِ امْرَأَۃٌ اِلَّا اُمُّ سُلَیْمٍ وَاُمُّ الْعَلَاءِ، وَابْنَۃُ اَبِیْ سَبْرَۃَ امْرَأَۃُ مُعَاذٍ اَوِابْنَۃُ اَبِیْ سَبْرَۃَ وَامْرَأَۃُ مُعَاذٍ (فتح القدیر للشوکانی:۲۱۸/۵)

ام سلیم، ام العلاء، بنت ابی سبرۃ امرأۃ معاذ کے سوا اس عہد بیعت کو کسی نے پورا نہیں کیا۔

مآخذ:

بخاری:۱۷۵/۱۔ کتاب الجنائز باب ماینھی عن النَّوحِ والبکاءِ والزجرعن ذلک۔

اس صفحہ (۱۷۵) پر عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ، قَالَتْ: اَخَذَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ اَنْ لَّا نَنُوْحَ فَمَا وَفَّتْ مِنَّا امْرَأَۃٌ غَیْرُ خَمْسٍ الخ

ام عطیہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہم سے بیعت کے موقع لازمی عہد لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ مگر ہم میں بجزپانچ عورتوں کے کسی خاتون نے اسے پورا نہیں کیا۔

مذکورہ بالا روایت نسائی نے بھی نقل کی ہے۔

نسائی:۱۴۹/۷۔ کتاب البیعۃ کے باب بیعۃ النساء۔ نسائی میں اَنْ لَّا نَنُوْحَ تک ہے۔ نسائی نے ام عطیہؓ سے مروی ایک اور روایت مندرجہ ذیل الفاظ میں بھی نقل کی ہے۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ، قَالَتْ: لَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اُبَایِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ امْرَأَۃً اَسْعَدَتْنِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ، فَاَذْھَبُ، فَاُسْعِدُھَا، ثُمَّ اَجِیْئُکَ، فَاُبَایِعُکَ، قَالَ: فَاذْھَبِیْ، فَاَسْعِدِیْھَا، قَالَتْ: فَذَھَبْتُ، فَسَاعَدْتُّھَا ثُمَّ جِئْتُ، فَبَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ام عطیہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی۔ میں جا کر اس کی مدد کرنا چاہتی ہوں پھر واپس آکر بیعت کروں گی۔ آپ نے فرمایا جاؤ چلی جاؤ اور اس کی مدد کر لو۔ ام عطیہ کا بیان ہے کہ میں چلی گئی اور اس کی مدد کرکے واپس لوٹ آئی پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

مآخذ:

ترمذی:۱۶۶/۲۔ ابواب التفسیر سورۃ الممتحنہ عن ام سلمۃ۔ (روایت کے الفاظ مختلف ہیں) ھذا حدیث حسن غریب۔ تفسیر ابن جریر الطبری:۵۲/۱۲، پ۲۸۔ سورۃ الممتحنہ۔ تفسیر ابن کثیر:۳۵۵/۴۔ سورۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الممتحنہ۔ ٥ ابن ابی حاتم' بحوالہ تفسیر ابن کثیر: ۳۵۵/۴۔ الممتحنہ ابن ابی حاتم کی روایت میں جمع کا صیغہ منقول ہے اور کسی خاتون کا نام بھی ذکر نہیں بلکہ عن امراۃ من المبایعات ہے۔

① حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ' قَالَ: ثنی اَبِیْ' قَالَ: ثنی عَمِّیْ' قَالَ: ثنی اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ مِحْنَةُ النِّسَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: قُلْ لَّهُنَّ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبَایِعُكُنَّ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا۔ وَكَانَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ الَّتِیْ شَقَّتْ بَطْنَ حَمْزَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ' مُتَنَكِّرَةٌ فِی النِّسَآءِ' فَقَالَتْ: اِنِّیْ اِنْ اَتَكَلَّمْ' یَعْرِفُنِیْ' وَاِنْ عَرَفَنِیْ' قَتَلَنِیْ' وَاِنَّمَا تَنَكَّرْتُ فَرَقًا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ النِّسْوَةُ اللَّاتِیْ مَعَ هِنْدٌ وَاَبَیْنَ اَنْ یَتَكَلَّمْنَ' فَقَالَتْ هِنْدٌ: وَهِیَ مُتَنَكِّرَةٌ' كَیْفَ یَقْبَلُ مِنَ النِّسَآءِ شَیْئًا لَمْ یَقْبَلْهُ مِنَ الرِّجَالِ۔ فَنَظَرَ اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِعُمَرَ: قُلْ لَّهُنَّ: وَلَا یَسْرِقْنَ' قَالَتْ هِنْدٌ: وَاللّٰهِ! اِنِّیْ لَاُصِیْبُ مِنْ اَبِیْ سُفْیَانَ الْهَاتَ' مَااَدْرِیْ اَیُحِلُّهُنَّ لِیْ اَمْ لَا؟ قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ: مَا اَصَبْتِ مِنْ شَیْءٍ مَضٰی اَوْ قَدْبَقِیَ فَهُوَلَكِ حَلَالٌ' فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَفَهَا' فَدَعَاهَا' فَاَتَتْهُ' فَاَخَذَتْ بِیَدِهٖ' فَعَاذَتْ بِهٖ' فَقَالَ: اَنْتِ هِنْدٌ' فَقَالَتْ: عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ' فَصَرَفَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَلَا یَزْنِیْنَ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ تَزْنِی الْحُرَّةُ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! مَا تَزْنِی الْحُرَّةُ' قَالَ: وَلَا

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ عورتوں کا امتحان یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ وہ خواتین سے کہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے اس بات پر بیعت لیتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ان عورتوں میں ہند بنت عتبہ بن ربیعہ جو حضرت ابو سفیانؓ کی اہلیہ تھیں' بھی شامل تھیں۔ جس نے حالت کفر میں حضورؐ کے چچا حضرت حمزہؓ کا (جنگ احد میں) پیٹ چاک کیا تھا۔ اس نے اپنی ہیئت ایسی بنا رکھی تھی کہ پہچانی نہ جائے۔ اس نے آپ کا ارشاد سن کر عرض کیا میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ مگر بات یہ ہے کہ اگر میں بولوں گی تو حضورؐ مجھے پہچان لیں گے اور مجھے قتل کر دیں گے۔ (قتل کرا دیں گے) اور میں صرف اسی وجہ سے ایسی ہیئت میں آئی ہوں کہ پہچانی نہ جاؤں مگر دوسری ساری عورتیں تو پھر بھی خاموش رہیں اور ان کی بات اپنی زبان سے ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر کار اسے خود ہی اپنی بات کہنی پڑی۔ ایسی صورت میں کہ وہ پہچانی نہیں جا رہی تھیں۔ بولیں کہ یہ ٹھیک ہے جب شرک کی ممانعت مردوں کو ہے تو عورتوں کو کیوں نہ ہو گی' رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اسے خود کچھ نہ فرمایا حضرت عمرؓ سے فرمایا۔ ان عورتوں سے کہو کہ دوسری بات یہ ہے کہ وہ چوری نہ کریں۔ ھند پھر بول اٹھیں کہ میں تو ابو سفیان کی کوئی چیز کبھی کبھار لے لیتی ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ میرے لئے حلال ہے یا نہیں؟ حضرت ابو سفیانؓ بھی اس مجلس میں حاضر تھے۔ انہوں نے سنکر جواب دیا کہ میرے مال میں سے جو کچھ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ' قَالَتْ هِنْدٌ: اَنْتَ قَتَلْتَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ' فَاَنْتَ وَهُمْ اَبْصَرُ' قَالَ: وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ' قَالَ: مَنَعَهُنَّ اَنْ يَنِحْنَ وَكَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَمْزُقْنَ الثِّيَابَ وَيَخْدِشْنَ الْوُجُوْهَ وَيَقْطَعْنَ الشُّعُوْرَ وَيَدْعُوْنَ بِالثُّبُوْرِ وَالْوَيْلِ۔

تو نے (میری اجازت کے بغیر) لیا خواہ وہ خرچ ہو گیا ہو یا ہنوز باقی ہو سب تمہارے لئے حلال ہے اب تو رسول اللہ ﷺ نے اسے پہچان لیا اور ہنس کر اسے بلایا۔ وہ آپ کے پاس آئیں اور آپکا دست مبارک تھام کر معافی کی طلبگار ہوئیں۔ آپ نے بس اتنا پوچھا تم ہند ہو؟ اس نے عرض کیا گذشتہ گناہ اللہ نے معاف فرما دیئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا رخ پھیر لیا اور فرمایا۔ تیسری بات یہ ہے کہ بدکاری نہ کریں۔ اس پر ہند نے کہا کیا کوئی آزاد و شریف عورت بھی بدکاری کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے شریف و آزاد عورتیں برے کام کا ارتکاب نہیں کرتیں۔ چوتھی بار پھر فرمایا اپنی اولاد کو قتل نہ کریں۔ ہند نے پھر کہا۔ آپ نے انہیں بدر کے روز قتل کیا ہے۔ آپ جانیں اور وہ جانیں۔ پھر فرمایا۔ پانچویں بات یہ ہے کہ خود اپنی جانب سے بے سروپا بہتان نہ تراشیں۔ اور چھٹی بات یہ ہے کہ شرعی باتوں میں میری نافرمانی نہ کریں اور ساتویں بات یہ ہے کہ وہ نوحہ نہ کریں۔ اہل جاہلیت اپنے مرنے والے پر کپڑے چاک کر ڈالتے تھے۔ منہ نوچ لیتے تھے' بال کٹوا دیتے تھے اور واویلا یعنی ہائے وائے کیا کرتے تھے۔

حضورؐ کی ایک خالہ سلمٰی بنت قیس کہتی ہیں کہ میں انصار کی چند عورتوں کے ساتھ بیعت کے لئے حاضر ہوئی تو آپؐ نے ہم سے عہد لیا۔ پھر فرمایا (ولا تغششن ازواجکم) "اپنے شوہروں سے دھوکے بازی نہ کرنا"۔ جب ہم واپس ہونے لگیں تو ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ جا کر حضورؐ سے پوچھو شوہروں سے دھوکے بازی کرنے کا کیا مطلب ہے؟ میں نے جا کر پوچھا تو آپؐ نے فرمایا (تاخذ ماله فتحابی به غیره) یہ کہ تو اس کا مال لے اور دوسروں پر لٹائے"۔ (مسند احمد)۔ (تفہیم:۵/۴۴۶۔ الممتحنہ حاشیہ ۲۲)

مآخذ:

① تفسیر ابن جریر:۱۲/۵۱' پ۲۸۔ سورۃ الممتحنہ۔ تفسیر ابن کثیر ج۴/۳۵۴۔ سورۃ الممتحنہ۔ ابن کثیر نے اس روایت کے بارے میں ھذا اثر غریب و فی بعضه نکارۃ کہا ہے۔

قَالَ: ثنامهران' عَنْ سُفْيَانَ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ' قَالَ: لَا يَخْدِشْنَ وَجْهًا' وَلَا يَشْقُقْنَ جَيْبًا' وَلَا يَدْعُوْنَ وَيْلًا' وَلَا يَنْشُدْنَ شِعْرًا

زید بن اسلم کی روایت میں ہے کہ معروف میں میری نافرمانی نہ کریں اور فرمایا اپنے چہرے نہ نوچیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے گریبان چاک نہ کریں، ہائے تباہی بین نہ کریں اور شعر نہ کہیں۔ (تفسیر ابن جریر: ۵۱/۱۲، پ۲۸۔ سورۃ الممتحنہ)

قتادہ اور حسن بصری رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ جو عہد حضور ﷺ نے بیعت لیتے وقت عورتوں سے لئے تھے ان میں سے ایک یہ تھا کہ وہ غیر محرم مردوں سے بات نہ کریں گی۔ (ابن عباس کی روایت میں اس کی یہ وضاحت ہے کہ غیر مردوں سے تخلیہ میں بات نہ کریں گی۔ قتادہ نے مزید وضاحت یہ کی ہے کہ حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم گھر پر نہیں ہوتے اور ہمارے ہاں کوئی صاحب ملنے آ جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میری مراد یہ نہیں ہے۔ یعنی عورت کا کسی آنے والے سے اتنی بات کہہ دینا ممنوع نہیں ہے کہ صاحب خانہ گھر میں موجود نہیں ہیں۔ (یہ روایات ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے نقل کی ہیں)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خالہ امیمہ بنت رُقیقہ سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے ان سے یہ عہد لیا کہ نوحہ نہ کرنا اور جاہلیت کے سے بناؤ سنگھار کر کے اپنی نمائش نہ کرنا۔ (مسند احمد ابن جریر)

تخریج:

① حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: ثنی ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَآءَتْ اُمَيْمَةُ بِنْتُ رُقَيْقَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُبَايِعُهُ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُبَايِعُكِ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكِي بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقِي، وَلَا تَزْنِي، وَلَا تَقْتُلِي وَلَدَكِ، وَلَا تَاْتِي بِبُهْتَانٍ تَفْتَرِينَهُ بَيْنَ يَدَيْكِ وَرِجْلَيْكِ وَلَا تَنُوحِي، وَلَا تَبَرَّجِي تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى۔

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے حوالہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ امیمہ رقیقہ کی بیٹی نبی ﷺ کی خدمت میں اسلام پر بیعت کے لئے حاضر ہوئی تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دے گی۔ چوری نہ کرو گی، زنا نہ کرو گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گی اور بے سروپا اپنے سامنے بہتان تراش نہ کرو گی، نیز نوحہ نہ کرو گی۔ دور جاہلیت اولیٰ کے سے ہار سنگھار نہ کرو گی۔

② حَدَّثَنَا بِشْرٌ، قَالَ: ثنا يَزِيدُ، قَالَ: ثنا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ حَتّٰى بَلَغَ فَبَايِعْهُنَّ، ذَكَرَ لَنَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت قتادہؒ سے یایھا النبی اذا جاءک المومنات الخ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے ہمیں بتایا کہ نبی ﷺ نے بیعت کے روز عورتوں سے عہد لیا کہ وہ نوحہ نہ کریں گی۔ نیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِنَّ يَوْمَئِذٍ النِّيَاحَةَ' وَلَا تُحَدِّثْنَ الرِّجَالَ اِلَّا رَجُلًا مِنْكُنَّ مَحْرَمًا' فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنَّ لَنَا اَضْيَافًا وَاِنَّا نَغِيْبُ عَنْ نِسَآءِ نَا' قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اُولٰئِكَ عَنَيْتُ۔

یہ عہد بھی لیا کہ وہ غیر مردوں سے محرم کی غیر موجودگی میں بات چیت بھی نہ کریں گی۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم گھر پر نہیں ہوتے اور ہمارے ہاں مہمان آ جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میری مراد یہ نہیں ہے۔

③ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِيْ اَبِيْ' ثنا يَعْقُوْبُ' قَالَ: ثنا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ' قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَلِيْطُ بْنُ اَيُّوْبَ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ سُلَيْمٍ' عَنْ اُمِّهِ' عَنْ سَلْمٰى بِنْتِ قَيْسٍ' وَكَانَتْ اِحْدٰى خَالَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّتْ مَعَهُ الْقِبْلَتَيْنِ' وَكَانَتْ اِحْدٰى نِسَآءِ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ النَّجَّارِ' قَالَتْ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فِيْ نِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ' فَلَمَّا شَرَطَ عَلَيْنَا اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا' وَلَا نَسْرِقَ' وَلَا نَزْنِيْ' وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا' وَلَا نَاْتِيْ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا' وَلَا نَعْصِيْهِ فِيْ مَعْرُوْفٍ' قَالَ: وَلَا تَغْشُشْنَ اَزْوَاجَكُنَّ' قَالَتْ: فَبَايَعْنَاهُ ثُمَّ انْصَرَفْنَا' فَقُلْتُ لِامْرَاَةٍ مِنْهُنَّ: اِرْجِعِيْ' فَاسْئَلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِشُّ اَزْوَاجِنَا؟ قَالَتْ: فَسَأَلَتْهُ' فَقَالَ: تَاْخُذُ مَالَهٗ فَتَحَابِيْ بِهٖ غَيْرَهٗ۔

حضرت سلمٰی بنت قیس سے مروی ہے' یہ رسول اللہ ﷺ کی خالہ ہوتی تھیں۔ انہوں نے آپ کے ساتھ مسجد قبلتین میں نماز ادا کی تھی' بنو عدی بن نجار کے قبیلہ کی ایک خاتون تھیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں انصار کی عورتوں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لئے گئی۔ جب آپ نے ہم سے اس شرط پر بیعت لی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی' چوری نہ کریں گی' زنا نہ کریں گی' اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی اور جان بوجھ کر بے سروپا بہتان تراشی نہ کریں گی۔ اور معروف میں نافرمانی نہ کریں گی تو آپ نے یہ بھی عہد لیا کہ اپنے شوہروں سے دھوکہ بازی نہ کریں گی۔ سلمٰی بنت قیس کا بیان ہے کہ ہم ان شروط پر بیعت کر کے واپس لوٹیں تو میں نے ان عورتوں میں سے ایک سے کہا جاؤ واپس جا کر رسول اللہ ﷺ سے پوچھو ہمارا اپنے شوہروں سے دھوکہ بازی کرنے کا کیا مطلب ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے جا کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ کہ تو اس کا مال لے اور دوسروں پر لٹائے۔

مآخذ:

① ❁ تفسیر ابن جریر:۱۲/۵۲' پ۲۸۔ سورۃ الممتحنۃ۔ ❁ مسند احمد:۲/۱۹۶۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ' عن جدہ۔ ❁ تفسیر ابن کثیر:۴/۳۔ سورۃ الممتحنۃ۔ ❁ مجمع الزوائد:۶/۳۷۔ کتاب المغازی والسیر باب البیعۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی الاسلام التی تسمی بیعة النساء۔

② ✿ تفسیر ابن جریر:۱۲/۵۱۔ ۵۲۔ سورة الممتحنة۔ ✿ تفسیر ابن کثیر:۳۵۵/۴۔ سورة الممتحنة۔ ✿ ابن کثیر نے لیس اولئک عنیت دو مرتبہ بیان کیا ہے۔ ✿ ابن ابی حاتم بحواله تفسیر ابن کثیر ص:۳۵۵۔ الممتحنة

③ ✿ مسند احمد ج۳۷۹/۶۔ ۳۸۰۔ ✿ ابن کثیر:۳۵۲/۴۔ ۳۵۳۔ ✿ مجمع الزوائد:۳۸/۶

ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لینے کے بعد ہمیں حکم دیا کہ "ہم عیدین کی جماعت میں حاضر ہوا کریں گی، البتہ جمعہ ہم پر فرض نہیں ہے اور جنازوں کے ساتھ جانے سے ہمیں منع فرمادیا۔

(ابن جریر)

تشریح: فتح مکہ کے بعد حضورؐ نے مردوں اور عورتوں سے بیعت لی اور احادیث بالا کے مطابق ان سے بہت سی برائیوں کے چھوڑنے کا عہد لیا جو اس وقت عرب معاشرے کی عورتوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔

بعض لوگ حضورؐ کے احکام صادر کرنے کے اس آئینی اختیار کو آپؐ کی حیثیت رسالت کے بجائے حیثیت امارت سے متعلق قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ چونکہ اپنے وقت کے حکمران بھی تھے اس لئے اپنی اس حیثیت میں آپ نے جو احکام دیئے وہ صرف آپ کے زمانے تک ہی واجب الاطاعت تھے۔ حالانکہ وہ بڑی جہالت کی بات کہتے ہیں۔ اوپر کی سطور میں ہم نے حضورؐ کے جو احکام نقل کئے ہیں ان پر ایک نگاہ ڈال لیجئے۔ ان میں عورتوں کی اصلاح کے لئے جو ہدایات آپ نے دی ہیں وہ اگر محض حاکم وقت ہونے کی حیثیت سے ہوتیں تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پوری دنیا کے مسلم معاشرے کی عورتوں میں یہ اصلاحات کیسے رائج ہو سکتی تھیں؟ آخر دنیا کا وہ کون سا حاکم ہے جس کو یہ مرتبہ حاصل ہو کہ ایک مرتبہ اس کی زبان سے ایک حکم صادر ہوا اور روئے زمین پر جہاں جہاں بھی مسلمان آباد ہیں وہاں کے مسلم معاشرے میں ہمیشہ کے لئے وہ اصلاح رائج ہو جائے جس کا حکم اس نے دیا ہے؟ (تفہیم القرآن:۴۴۶/۵۔ الممتحنہ حاشیہ ۲۲)

تخریج:

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيْسَ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَعْقُوْبَ، قَالَ: ثني اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، جَمَعَ بَيْنَ نِسَآءِ الْاَنْصَارِ فِيْ بَيْتٍ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَرَدَدْنَ اَوْ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت ام عطیہ سے مروی ہے ان کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے انصاری خواتین کو ایک گھر میں جمع کیا اور ان کی طرف حضرت عمر بن خطاب کو (اپنا نمائندہ بنا کر) بھیجا۔ حضرت عمرؓ جا کر دروازے پر کھڑے ہو گئے اور سلام کیا۔ ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد و نمائندہ ہوں۔ ہم نے جواب میں کہا رسول اللہ کو بھی ہم خوش آمدید کہتے ہیں اور آپ کے نمائندہ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُنَّ' قَالَتْ: فَقُلْنَا: مَرْحَبًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِرَسُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ' فَقَالَ: تُبَايِعْنَ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا' وَلَا تَسْرِقْنَ' وَلَا تَزْنِيْنَ' قَالَتْ: قُلْنَا' نَعَمْ' قَالَ: فَمَدَّ يَدَهٗ مِنْ خَارِجِ الْبَابِ اَوِالْبَيْتِ وَمَدَدْنَا اَيْدِيْنَا مِنْ دَاخِلِ الْبَابِ' ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ' قَالَتْ: وَاَمَرَنَا فِي الْعِيْدَيْنِ اَنْ نُخْرِجَ فِيْهِ الْحُيَّضَ' وَالْعَوَاتِقَ' وَلَا جُمْعَةَ عَلَيْنَا وَنَهَانَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ۔

بھی۔ حضرت عمرؓ نے بتایا کہ مجھے حکم ملا ہے کہ تمہیں آپ کا یہ پیغام پہنچا دوں کہ تم اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی' چوری نہ کریں گی' بدکاری نہ کریں گی۔ ام عطیہ کا بیان ہے ہم نے جواب دیا ہاں۔ ہم اقرار کرتی ہیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں کھڑے کھڑے اپنا ہاتھ اندر کی جانب بڑھا دیا اور ہم نے اپنے ہاتھ مکان کے اندر ہی اندر ان کی جانب بڑھا دیئے۔ پھر آپ نے فرمایا اے اللہ گواہ و شاہد رہ۔ ام عطیہ کا بیان ہے کہ پھر آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم دونوں عیدوں کے موقع پر اپنی حائضہ عورتوں اور جوان بن بیاہی لڑکیوں کو بھی لے جایا کریں۔ مگر جمعہ ہم پر فرض نہیں اور ہمیں جنازوں میں شرکت سے منع فرما دیا۔

مآخذ:

① تفسیر ابنِ جریر طَبری:۱۲/۵۳' پ۲۸۔ سورۃ الممتحنۃ۔ مجمع الزوائد للھیثمی:۶/۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں سے بیعت کا طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”خدا کی قسم بیعت میں حضورؐ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے چھوا تک نہیں ہے۔ آپ عورت سے بیعت لیتے ہوئے بس زبان مبارک سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تجھ سے بیعت لی۔ (بخاری، ابن جریر)

اُمیمہ بنت رُقیقہ کا بیان ہے کہ میں اور چند عورتیں حضورؐ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئیں اور آپ نے قرآن کی ہدایت کے مطابق ہم سے عہد لیا۔ جب ہم نے کہا کہ ”ہم معروف میں آپؐ کی نافرمانی نہ کریں گی“ تو آپ نے فرمایا (فیما استطعتن و اطقتن) ”جہاں تک تمہارے بس میں ہو اور تمہارے لئے ممکن ہو“ ہم نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول ہمارے لئے خود ہم سے بڑھ کر رحیم ہیں“ پھر ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہاتھ بڑھایئے تکہ ہم آپ سے بیعت کریں۔ آپؐ نے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا بس میں تم سے عہد لوں گا۔ چنانچہ آپ نے عہد لیا۔

ایک اور روایت میں ان کا بیان ہے کہ آپؐ نے ہم میں سے کسی عورت سے بھی مصافحہ نہیں کیا۔ (مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم)

ابو داؤد نے مراسیل میں شعبی کی روایت نقل کی ہے کہ عورتوں سے بیعت لیتے وقت ایک چادر حضورؐ کی طرف بڑھائی گئی۔ آپؐ نے بس اسے ہاتھ میں لے لیا اور فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ (یہی مضمون ابن ابی حاتم نے شعبی سے، عبدالرزاق نے ابراہیم نخعی سے اور سعید بن منصور نے قیس بن ابی حازم سے نقل کیا ہے) (تفہیم القرآن:۵/۴۴۹۔ سورۃ الممتحنہ۔ حاشیہ ۲۳)

تخریج:

① حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان عورتوں کا جو ہجرت کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ یایھا النبی اذا جاء ک المومنات یبایعنک... غفور رحیم تک کی آیت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الاٰية بِقَوْلِ اللّٰهِ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا، وَلَا وَاللّٰهِ! مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ، مَا يُبَايِعُهُنَّ اِلَّا بِقَوْلِهٖ: قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰى ذٰلِكَ.

کی رو سے امتحان لیا کرتے تھے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ میں نے تجھ سے بیعت لے لی۔ آپ فقط گفتگو سے بیعت فرماتے۔ واللہ بیعت کے وقت آپ کے دست مبارک نے کسی دوسری اجنبی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا۔ آپ ان سے صرف زبانی اقرار کی صورت میں بیعت لیتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ بس میں نے تم سے اس پر بیعت لی۔

مسلم اور ابوداؤد سجستانی دونوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مندرجہ ذیل روایت بھی نقل کی ہے۔

② عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ قَالَتْ: مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ امْرَأَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا، فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ، قَالَ: اذْهَبِيْ، فَقَدْ بَايَعْتُكِ.

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے خواتین سے آپ کی بیعت کا تذکرہ کیا تو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک کسی اجنبی عورت سے کبھی بھی نہیں لگا۔ البتہ زبان سے آپ بات کرتے۔ جب آپ اس سے گفتگو فرما لیتے اور وہ زبان سے قول و قرار دے دیتی تو آپ فرماتے جاؤ میں نے تجھ سے بیعت لے لی۔

③ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَآءَ بِالْكَلَامِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، قَالَتْ: وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ اِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے بیعت لا تشرکوا باللہ شیئا کے اقرار سے لیتے تھے۔ نیز انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔ بجز اس عورت کے جس کے آپ مالک ہوتے۔

④ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: ثنا يُوْنُسُ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ التَّيْمِيَّةِ، قَالَتْ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ مِنَ

حضرت امیمہ بنت رقیقہ کا بیان ہے کہ میں نے کئی دوسری عورتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ ہم سب نے آپ سے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب اس شرط پر آپ سے بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْلِمِيْنَ فَقُلْنَا لَهُ: جِئْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا، وَلَا نَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْصِيَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ، فَقُلْنَا: اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَامِنْ اَنْفُسِنَا، فَقُلْنَا: بَايِعْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: اِذْهَبْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ، اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ، وَمَا صَافَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا اَحَدًا.

کو شریک نہ ٹھہرائیں گی، چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی۔ خود بخود اپنے سامنے بہتان طرازی نہ کریں گی اور معروف میں آپ کی نافرمانی بھی نہیں کریں گی۔ یہ گفتگو سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس حد تک جتنی تم میں استطاعت و قدرت ہو۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ ہم پر اس سے زیادہ مہربان و شفیق ہے جتنا ہم اپنی جانوں پر مہربان ہیں۔ پھر ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سے بیعت لیں۔ (اس سے ان کی مراد تھی کہ مردوں کی طرح ہم سے بھی مصافحہ کریں) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چلی جاؤ میں نے تمہاری بیعت لے لی ہے۔ میرا سو عورتوں سے کہنا بھی ایسا ہی ہے جیسے ایک عورت سے کہنا۔ (مطلب غالباً یہ تھا کہ مصافحہ کرنے کے بجائے میرا زبانی قول ہی کافی ہے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں سے کسی سے بھی مصافحہ نہیں کیا۔

⑤ قَالَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ هُوَ الشَّعْبِيُّ، قَالَ: بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَآءَ، وَفِيْ يَدِهٖ ثَوْبٌ قَدْ وَضَعَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ، ثُمَّ قَالَ: وَلَا تَقْتُلْنَ اَوْلَادَكُنَّ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ: تَقْتُلُ اٰبَآءَهُمْ وَتُوْصِيْنَا بِاَوْلَادِهِمْ؟ قَالَ: وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا جَآءَ النِّسَآءُ يُبَايِعْنَهٗ، جَمَعَهُنَّ، فَعَرَضَ عَلَيْهِنَّ، فَاِذَا اَقْرَرْنَ رَجَعْنَ.

عامر شعبی سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے اس طرح بھی بیعت لی کہ آپ کے ہاتھ ایک کپڑا تھا اسے اپنی ہتھیلی پر رکھ کر فرمایا اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا۔ تو ایک عورت بولی۔ ان کے باپ تو آپ نے قتل کر دیئے ہیں ان کی اولاد میں ہمیں وصیت فرما رہے ہیں؟ راوی کا بیان ہے اس کے بعد جوں ہی بیعت کے لئے خواتین آتیں تو آپ انہیں اکٹھا کر کے ان سب کے روبرو اوپر والی شق رکھتے۔ جب وہ اس شرط کا اقرار کر لیتیں تو واپس چلی جاتیں۔

مآخذ:

① ❁ بخاری:۲/۷۲۶ ۔ کتاب التفسیر سورۃ الممتحنۃ۔ ❁ مسلم:۲/۱۳۱۔ کتاب الامارۃ، باب کیفیۃ بیعۃ النساء۔ ❁ مسلم نے وما مست کف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کف امراۃ بھی نقل کیا ہے۔ ❁ ابن ماجہ کتاب الجہاد باب ۴۳۔ بیعۃ النساء۔ ❁ تفسیر ابن جریر:۱۲/۴۴ ۔ پ۲۸ ۔ سورۃ الممتحنۃ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② ۞ مسلم:۱۳۱/۲۔ کتاب الامارة باب کیفیة بیعة النساء۔ ۞ ابو داؤد:۱۳۳/۳۔ کتاب الخراج والامارة۔ باب ماجاء فی البیعة۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا

③ ۞ بخاری:۱۰۷۱/۲۔ کتاب الاحکام باب بیعة النساء۔ ۞ تفسیر ابن جریر:۴۴/۱۲۔ سورة الممتحنة ۔ ۞ ترمذی:۱۶۶/۲۔ ابواب التفسیر۔ سورة الممتحنة ۞ ترمذی نے اس روایت کو حدیث حسن صحیح قرار دیا ہے۔

④ ۞ تفسیر ابن جریر:۵۲/۱۲۔ پ۲۸۔ سورة الممتحنة ۔ ۞ ابن ماجه کتاب الجهاد' باب ۴۳ بیعة النساء ص۵۵۹۔ ۞ ابن ماجہ نے بہت مختصر روایت نقل کی ہے۔ ۞ ترمذی:۲۸۸/۲۔ ابواب السیر باب ماجاء فی بیعة النساء۔ ۞ نسائی:۱۴۹/۷۔ کتاب البیعة۔ باب بیعة النساء۔ ۞ مسند احمد ج۶ /۳۵۷ ۔ امیمة بنت رُقَیقَه۔ ۞ ابن جریر ج۱۲۔پ۲۸/۵۳۔ ۞ تفسیر ابن کثیر ۳۵۵/۴ ۔ سورة الممتحنة ۔ ۞ موطا امام مالک ۲۵/۲ ۔ باب ما جاء فی البیعة عن امیمه بنت رقیقه

⑤ ۞ ابن ابی حاتم' بحواله تفسیر ابن کثیر:۳۵۴/۴ ۔ سورة الممتحنة۔

ابن اسحاق نے مغازی میں آبان بن صالح سے روایت نقل کی ہے کہ "حضورؐ پانی کے ایک برتن میں ہاتھ ڈال دیتے تھے اور پھر اسی برتن میں عورت بھی اپنا ہاتھ ڈال دیتی تھی۔

بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ عید کا خطبہ دینے کے بعد آپؐ مردوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے اس مقام پر تشریف لے گئے جہاں عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے وہاں اپنی تقریر میں قرآن مجید کی یہ آیت (یا ایها النبی..... واستغفر لهن الله ط (الممتحنہ: ۱۲ ۔ پارہ۲۸) تلاوت فرمائی' پھر عورتوں سے پوچھا تم اس کا عہد کرتی ہو؟ مجمع میں سے ایک عورت نے جواب دیا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایک روایت میں جسے ابن حبان' ابن جریر اور بزاز وغیرہ نے نقل کیا ہے ام عطیہ انصاریہ کا یہ بیان ملتا ہے کہ "حضورؐ نے گھر کے باہر سے ہاتھ بڑھایا اور ہم نے اندر سے ہاتھ بڑھائے"۔

تشریح: ام عطیہ کے اس بیان سے یہ لازم نہیں آتا کہ عورتوں نے آپؐ سے مصافحہ بھی کیا ہو کیونکہ حضرت ام عطیہ نے مصافحہ کی تصریح نہیں کی۔ غالباً اس موقع پر صورت یہ رہی ہو گی کہ عہد لیتے وقت آپ نے باہر سے ہاتھ بڑھایا ہو گا اور اندر سے عورتوں نے اپنے اپنے ہاتھ آپ کے ہاتھ کی طرف بڑھا دیئے ہوں گے بغیر اس کے کہ ان میں کسی کا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے مس ہو۔

چنانچہ حضورؐ کے زمانے میں عورتوں سے بیعت لینے کا طریقہ مردوں کی بیعت سے مختلف تھا۔ مردوں سے بیعت لینے کا طریقہ یہ تھا کہ بیعت کرنے والے آپکے ہاتھ میں ہاتھ دے کر عہد کرتے تھے۔ لیکن عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے آپ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں نہیں لیا' بلکہ مختلف دوسرے طریقے اختیار فرمائے۔ (تفہیم ج۵/۴۴۹' الممتحنہ حاشیہ ۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ مَرْدُوْيَه عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَايَعَ النِّسَآءَ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّآءٍ، فَغَمَسَ يَدَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يَغْمِسْنَ اَيْدِيَهُنَّ فِيْهِ. وَكَانَ هٰذَا بَدْلُ الْمُصَافَحَةِ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِصِحَتِهٖ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ کے حوالہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے تھے۔ ایک مرتبہ پانی کا ایک برتن منگوایا اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور عورتوں نے بھی اس میں اپنے ہاتھ ڈالے۔ یہ مصافحہ کے قائم مقام تھا۔

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِى ابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ، اَخْبَرَهٗ عَنْ طَاوٗسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدتُّ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ، فَنَزَلَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى اَتَى النِّسَآءَ مَعَ بِلَالٍ، فَقَالَ: يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاٰيَةِ كُلِّهَا، ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ: اَنْتُنَّ عَلٰى ذَالِكَ، وَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. لَا يَدْرِى الْحَسَنُ مَنْ هِىَ؟ قَالَ: فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتْخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِىْ ثَوْبِ بِلَالٍ.

حضرت ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ، حضرات ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدالفطر کی نمازوں میں شریک رہا ہوں یہ سب نماز عید خطبہ سے پہلے ادا فرماتے تھے۔ بعد ازاں خطبہ دیتے تھے۔ نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور تشریف لائے تو وہ منظر گویا میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جب آپ مردوں کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے بیٹھے رہنے کا حکم صادر فرماتے ہوئے صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس حضرت بلال کے ساتھ پہنچے اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے نبیؐ جب تمہارے پاس مومن عورتیں آئیں اور اس بات پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی، اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ خود اپنے سامنے گھڑ کر بہتان باندھیں گی، یہاں تک جب پوری آیت سے فارغ ہو گئے تو دریافت فرمایا کیا تم اس پر بیعت کرتی ہو؟ تو ایک خاتون نے جواب دیا۔ اس کے سوا دوسری کسی نے جواب نہیں دیا۔ ہاں رسول اللہ ﷺ۔ حسن کو معلوم نہیں کہ وہ عورت کون تھی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا صدقہ و خیرات کرو۔ ساتھ ہی حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا۔ پس پھر عورتوں نے بلال کے کپڑے میں چھلے اور انگشتریاں ڈالنی شروع کر دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ :

① ۞ روح المعانی ۱۲/۷۱، پ۲۸۔ ۞ مجمع الزوائد ۳۹/۶۔ کتاب المغازی والسیر ۞ باب البیعة علی الاسلام التی تسمی بیعة النساء۔ ۞ دارقطنی:۱۴۷/۴۔ النوادر کے تحت۔ حاشیہ نمبر۱۴ کے ضمن میں وفی المغازی لابن اسحاق عن ابان بن صالح انه کان یغمس یده فی اناه فیغمسن ایدیهن فیه اخرج سعید بن منصور وابن سعد عن الشعبی

قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ اِذَا بَایَعَ النِّسَآءَ وَضَعَ عَلٰی یَدِهٖ ثَوْبًا۔

۞ روح المعانی:۱۲/۷۱، پ۲۸، سورة الممتحنة۔

① ۞ مجمع الزوائد ۳۹/۶ پر معقل بن یسار سے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَافِحُ النِّسَآءَ مِنْ تَحْتِ الثَّوْبِ کے الفاظ بھی منقول ہیں۔

② ۞ بخاری:۲/۷۲۷۔ کتاب التفسیر سورة الممتحنة۔ ۞ مسلم ج۱/۲۸۹۔ کتاب صلاة العیدین۔ ۞ تفسیر ابن کثیر:۴/۳۵۳۔ سورة الممتحنة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک سوال

فتح مکہ کے روز جب حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ آپؐ اپنے اس مکان میں کیوں نہیں قیام فرماتے جو ہجرت سے پہلے آپؐ کا تھا تو حضورؐ نے جواب دیا کہ "ھل ترک لنا عقیل من ربع" عقیل نے ہمارے لئے چھوڑا ہی کیا ہے۔

تشریح: اس کے معنی یہ ہیں کہ جب آپ اسے چھوڑ کر نکل گئے تھے اور عقیل بن ابی طالب نے اس پر قبضہ کر لیا تھا تو اس پر سے آپ کی ملک ساقط اور عقیل کی ملکیت ثابت ہو گئی۔ اب باوجود اس کے کہ آپ نے مکہ فتح کر لیا تھا آپ نے اپنے سابق حقوق ملکیت کی بنا پر اس مکان کو اپنا مکان قرار دینے سے خود انکار فرما دیا۔ (سود ص ۴۴۶)

تخریج:

① حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ ثنا عَبْدُالرَّزَّاقِ، انا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ حَجَّتِهٖ؟ قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا؟ ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ، وَذٰلِكَ اَنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ: اَنْ لَّا يُبَايِعُوْهُمْ وَلَا يُؤْوُوْهُمْ۔

حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کا کل قیام کہاں ہو گا؟ جواب میں آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑا ہے؟ (اس نے سب پر قبضہ کر لیا ہے) پھر ارشاد فرمایا کل ہم لوگ بنو کنانہ کے ہاں محصب کے مقام پر قیام کریں گے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی اور یہ واقعہ اس طرح تھا کہ بنو کنانہ نے قریش سے یہ قسم کھائی تھی کہ بنو ہاشم کو وہ نہ کوئی چیز فروخت کریں گے اور نہ ان کو ٹھہرنے کی جگہ مہیا کریں گے۔

مآخذ:

① ❁ بخاری:۴۳۰/۱۔ کتاب الجهاد باب اذا اسلم قوم فی دارالحرب ولهم مال و ارضون فهی لهم ❁ بخاری:۶۱۳/۲ ۔ کتاب المغازی، باب این رکز النبی ﷺ الراية يوم الفتح۔ ❁ مسلم:۴۳۴/۱ ۔ کتاب الحج۔ ② ❁ ابو داؤد:۱۲۵/۳ ۔ کتاب الفرائض، باب هل يرث المسلم الكافر۔ عن اسامه بن زيد۔ ❁ ابن ماجه کتاب المناسک، باب دخول مکة ۔ ❁ دار قطنی:۶۲/۳۔ کتاب البیوع ۔ ❁ مسند احمد:۲۰۱/۵ ۔ اسامه بن زيد ۔ ❁ السنن الكبرىٰ للبيهقي:۲۱۸/۶ ۔ کتاب الفرائض باب لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم عن اسامة بن زيد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ)) کا صحیح مفہوم

((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ)) "فتح مکہ کے بعد اب ہجرت نہیں ہے۔"

تشریح: جو شخص اللہ کے دین پر ایمان لایا ہو اس کے لئے نظام کفر کے تحت زندگی بسر کرنا صرف دو ہی صورتوں میں جائز ہو سکتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ اسلام کو اس سرزمین میں غالب کرنے اور نظام کفر کو نظام اسلام میں تبدیل کرنے کی جدوجہد کرتا رہے جس طرح انبیاء علیہم السلام اور ان کے ابتدائی پیرو کرتے رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ درحقیقت وہاں سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پاتا ہو اور سخت نفرت و بیزاری کے ساتھ وہاں مجبورانہ قیام رکھتا ہو ان دو صورتوں کے سوا ہر صورت میں دارالکفر کا قیام ایک مستقل معصیت ہے اور اس معصیت کے لئے یہ عذر کوئی بہت وزنی عذر نہیں ہے کہ ہم دنیا میں کوئی ایسا دارالاسلام پاتے ہی نہیں ہیں جہاں ہم ہجرت کر کے جا سکیں۔ اگر کوئی دارالاسلام موجود نہیں ہے تو کیا خدا کی زمین میں کوئی پہاڑ یا کوئی جنگل بھی ایسا نہیں ہے جہاں آدمی درختوں کے پتے کھا کر اور بکریوں کا دودھ پی کر گزر کر سکتا ہو اور احکام کفر کی اطاعت سے بچا رہے۔

بعض لوگوں کو ایک حدیث سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ جس میں مندرجہ بالا ارشاد ہوا ہے۔ حالانکہ دراصل یہ حدیث کوئی دائمی حکم نہیں ہے۔ بلکہ صرف اس وقت کے حالات میں اہل عرب سے ایسا فرمایا گیا تھا۔ جب تک عرب کا بیشتر حصہ دارالکفر و دارالحرب تھا اور صرف مدینہ و اطراف مدینہ میں اسلامی احکام جاری ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کے لئے تاکیدی حکم تھا کہ ہر طرف سے سمٹ کر دارالاسلام میں آ جائیں۔ مگر جب فتح مکہ کے بعد عرب میں کفر کا زور ٹوٹ گیا اور قریب قریب پورا ملک اسلام کے زیر نگیں آ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اب ہجرت کی حاجت باقی نہیں رہی ہے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہ تھی کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے تمام حالات میں قیامت تک کے لئے ہجرت کی فرضیت منسوخ ہو گئی ہے۔

(تفہیم ج ۱ ص ۳۸۸۔ النساء حاشیہ ۱۳۱)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاؤُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد (عملاً) اور اس کی نیت کا اجر و ثواب اب بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔ ملتا ہے اور جب تمہیں جہاد کے لئے طلب کیا جائے تو بلا تردد سب کھڑے ہو۔

② حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَحْيٰى، ثنا سُفْيَانُ، ثنا مَنْصُوْرٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

① ❁ بخاری:۱/۳۹۰۔ کتاب الجهاد باب فضل الجهاد والسير و قوله تعالٰى ان اللّٰه اشْتَرٰى مِنَ المؤمنين انفسهم واموالهم۔ ❁ مسلم:۲/۱۳۱۔ کتاب الامارة، باب المبايعة بعد فتح مكة على الاسلام و الجهاد والخير و بيان معنى لا هجرة بعد الفتح۔ ❁ مصنف ابن ابی شَيْبَة:۱۴/۴۹۹۔ کتاب المغازی۔ عن ابن عباس۔ ❁ السيرة النبوية:۳/۶۰۵۔ عن صفوان بن اميه۔

② ❁ بخاری ج۱/ ۳۹۶۔ باب وجوب النفير و مايجب من الجهاد والنية وقوله انفرو اخفافا وثقالا وجاهدوا باموالكم وانفسكم فی سبيل اللّٰه الخ۔ ❁ مسلم:۲/۱۳۱۔ كتاب الامارة باب المبايعة بعد فتح مكة على الاسلام والجهاد عن عائشه۔ ❁ بخاری:۱/۴۵۲۔ کتاب الجهاد باب اثم الغادر للبر والفاجر۔
اس مقام پر بخاری نے ابن عباس سے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا نقل کیا ہے۔ ❁ السيرة النبوية لابن كثير:۳/۶۰۵۔ عن ابن عباس۔ اور ۱/۴۳۳ پر باب لا هجرة بعد الفتح کے تحت عن عائشہ رضی اللہ عنہا بھی مندرجہ بالا روایت انہی الفاظ میں منقول ہے۔ مزید برآں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی صفحہ پر ان کا مندرجہ ذیل قول بھی مذکور ہے۔ اِنْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔ ❁ مسلم ۲/۱۳۰۔ کتاب الامارة باب المبايعة بعد فتح مكة على الاسلام والجهاد و الخير و بيان معنى ہجرة بعد الفتح۔ عن ابن عباس۔ ❁ ابو داؤد ۳/۳۔ کتاب الجهاد باب فی الهجرة هل انقطعت۔ ❁ ترمذی ۲/۲۸۶۔ ابواب السير باب ما جاء فی الهجرة۔ ❁ نسائی:۷/۱۴۶۔ کتاب البيعة، باب ذكر الاختلاف فی انقطاع الهجرة۔ عن ابن عباس۔ ❁ سنن دارمی:۲/۲۵۶۔ کتاب السير باب لا هجرة بعد الفتح۔ عن ابن عباس۔ ❁ دارمی نے ابن عباس کے حوالہ سے يَوْمَ الْفَتْحِ فتح مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ الخ بیان کیا ہے۔ نسائی نے لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ الخ نقل کیا ہے۔ ❁ ابن ماجه کتاب الكفارات باب۱۲۔ ابرار المقسم۔ ابن ماجہ میں صرف لَا هِجْرَةَ ہے۔ ❁ مسند احمد:۱/۲۲۶۔ ۲۶۶۔ ۳۵۵۔ عن ابن عباس مسند احمد:۲/۲۱۵۔ ۳/۲۲۔ عن ابی سعید خدری:۳/ ۴۰۱۔ عن صفوان بن امیہ ص: ۴۶۸۔۴۶۹ عن مجاشع بن مسعود:۵/۷۱۔ عن مجاشع بن مسعود:۵/۱۸۷۔ زید بن ثابت:۶/۴۶۶۔ عن صفوانی بن امیہ۔ ❁ السنن الكبرٰى للبيهقی:۹/۱۶۔ کتاب السير باب الرخصة فی الاقامة بدار الشرک لمن لا يخاف الفتنة عن ابن عباس۔ بیہقی نے سنن دارمی والی روایت نقل کی ہے بیہقی کے اسی صفحہ پر ایک روایت بایں الفاظ مذکور ہے۔ قَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ يَوْمَ الْفَتْحِ اور اسی جلد اور اسی باب کے تحت ص۱۷ پر فقد انقطعت الهجرة وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ الخ بھی منقول ہے۔ اور بیہقی:۵/۱۹۵ عن ابن عباس۔ ❁ المستدرک للحاکم:۳/۱۸۔ کتاب الھجرۃ۔ مستدرک نے لا هجرة بعد الفتح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولکن جہادونیۃ تک مذکور ہے۔ ❁ مصنف ابن ابی شیبۃ :۴۹۹/۱۴ ۔ کتاب المغازی عن عائشۃ: مستدرک للحاکم والی روایت ہے۔ ❁ السیرۃ النبویۃ:۶۰۷/۳ ۔ عن ابی سعید خدری اس نے بھی مستدرک اور ابن ابی شیبہ والی روایت نقل کی ہے۔ ❁ المصنف عبدالرزاق:۳۰۹/۵ ۔ عن ابن عباس۔ المصنف میں اسی صفحہ پر سنن بیہقی والی روایت ان الھجرۃ قد انقطعت بعد الفتح' ولکن جہاد ونیۃ الخ بھی منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن ابی السرح اور ان کی رہائی

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح پہلے مرتد ہو چکے تھے اور فتح مکہ کے موقع پر حضرت عثمانؓ کی سفارش سے نبی ﷺ نے ان کی جان بخشی کر کے ان کی بیعت قبول فرمائی تھی۔ یہ واقعہ ابو داؤد باب الحکم فیمن ارتد' نسائی باب الحکم فی المرتد' مستدرک حاکم' کتاب المغازی' طبقات ابن سعد ج ۲' ص ۱۳۶۔۱۴۱۔ سیرت ابن ہشام ج ۴ ص ۵۱۔۵۲ (مصطفی البابی مصر ۱۹۳۶ء)۔ الاستیعاب جلد ۱' ص ۳۸۱ اور الاصابہ ج ۲ ص ۳۰۹ میں بیان ہوا ہے۔ ان کتابوں میں واقعہ کی جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ صاحب پہلے مسلمان ہو کر مدینہ طیبہ میں ہجرت کر آئے تھے اور نبی ﷺ نے ان کو کاتبین وحی میں شامل فرمالیا تھا۔ پھر یہ مرتد ہو کر مکہ معظمہ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنی اس پوزیشن سے کہ یہ کاتب وحی رہ چکے تھے غلط فائدہ اٹھا کر حضورؐ کی رسالت اور قرآن کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلا دیں۔ اس وجہ سے فتح مکہ کے موقع پر جن لوگوں کے متعلق حضور ﷺ نے اعلان فرمایا تھا کہ وہ اگر کعبہ کے پردوں میں چھپے ہوئے ہوں تو ان کو قتل کر دیا جائے' ان میں یہ بھی شامل تھے۔ اس اعلان کو سن کر یہ حضرت عثمان کے پاس' جو ان کے رضاعی بھائی تھے' پناہ گزیں ہوئے اور انہوں نے ان کو چھپالیا۔ جب مکہ میں امن و امان ہو گیا اور نبی ﷺ اہل مکہ سے بیعت لینے کے لئے تشریف فرما ہوئے تو حضرت عثمانؓ ان کو لے کر حضور ﷺ کے سامنے پہنچ گئے اور ان کے لئے عفو تقصیر کی درخواست کرتے ہوئے گزارش کی کہ ان کی بیعت بھی قبول فرمالیں۔ حضور ﷺ خاموش رہے۔ حتی کہ تین مرتبہ ان کی درخواست پر خاموش رہنے کے بعد آپؐ نے ان سے بیعت لے لی' اور پھر صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا بھلا آدمی نہ تھا کہ جب میں بیعت نہیں لے رہا تھا تو وہ اٹھ کر انہیں قتل کر دیتا۔ عرض کیا گیا کہ ہم آپ کے اشارے کا انتظار کر رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا نبی کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ آنکھ سے خفیہ اشارے کرے۔ (خلافت و ملوکیت ص ۳۵۰ ۔ ۳۵۱)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ' ثنا اَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ' ثنا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ' قَالَ: زَعَمَ السُّدِّيُّ' عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ' عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اخْتَبَأَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ' فَجَاءَ بِهٖ حَتّٰى اَوْقَفَهٗ عَلَى

حضرت سعد کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح حضرت عثمانؓ کے ہاں چھپ گیا تھا۔ حضرت عثمانؓ اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور درخواست کی کہ عبداللہ کی بیعت لے لیں۔ آپؐ نے اپنا سر اوپر اٹھا کر اسے تین مرتبہ دیکھا اور تینوں مرتبہ بیعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَاللّٰهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ، ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَأْبٰى، فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: أَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حِيْثُ رَآنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلَهُ؟ فَقَالُوْا: مَا نَدْرِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ اَلَّا اَوْمَأْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ قَالَ: اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ تَكُوْنَ لَهُ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ۔

لینے سے انکار فرما دیا۔ تین دفعہ ایسا کرنے کے بعد آخرکار اس سے بیعت لے لی۔ پھر اپنے صحابہ کی جانب روئے سخن کرکے فرمایا کیا تم میں کوئی بھلا مانس نہ تھا کہ جب میں بیعت نہیں لے رہا تھا تو وہ اٹھ کر اسے قتل کر دیتا۔ صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ ہم سمجھ نہ سکے کہ آپؐ کا ارادہ کیا ہے، آپ نے ہمیں اشارہ فرما دیا ہوتا۔ فرمایا نبی کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ آنکھ سے خفیہ اشارہ کرے۔

② حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ، فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَاَجَارَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ عبداللہ ابن سعد بن ابی سرح وحی رسالت مآب کتاب تحریر کرتا تھا۔ شیطان نے اسے پھسلا دیا اور وہ کفار کے ساتھ جا ملا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر حکم صادر فرمایا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ حضرت عثمانؓ نے اس کے لئے آپؐ سے پناہ کی سفارش کی۔ جسے رسول اللہ ﷺ نے پناہ دے دی۔

مآخذ:

① ❁ ابو داؤد:۱۲۸/۴۔ کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد۔ ❁ ابو داؤد: ۵۹/۳۔ کتاب الجهاد باب قتل الاسير ولا يعرض عليه الاسلام۔ ❁ نسائی:۱۰۶/۷۔ کتاب تحریم الدم، باب الحكم في المرتد۔ ❁ المستدرک:۴۵/۳۔ کتاب المغازی باب استجارة عبدالله بن ابی سرح عند عثمان و شفاعته عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ❁ طبقات ابن سعد:۱۴۱/۲۔ ❁ اس صفحہ پر عبارت ابو داؤد، نسائی اور المستدرک سے مختلف ہے مفہوم وہی ہے جو مذکورہ کتب کی روایت میں بیان ہوا ہے۔ ❁ سیرت ابن ہشام:۴۰۹/۴۔ سبب امر الرسول بقتل سعد و شفاعته عثمان فيه۔

② ❁ ابوداؤد:۱۲۶/۴۔ کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد۔ ❁ المستدرک ۴۵/۳۔ کتاب المغازی، باب استجارة عبدالله بن سرح عند عثمان و شفاعته عندالنبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفد ہوازن حضور ﷺ کی خدمت میں

جنگ حنین کے بعد جب قبیلۂ ہوازن کا وفد اپنے قیدیوں کی رہائی کے لئے حاضر ہوا تو سارے قیدی تقسیم کئے جا چکے تھے۔ حضورؐ نے سب مسلمانوں کو جمع کیا اور فرمایا یہ لوگ تائب ہو کر آئے ہیں اور میری رائے یہ ہے کہ ان کے قیدی ان کو واپس دے دیئے جائیں۔ تم میں جو کوئی بخوشی اپنے حصے میں آئے ہوئے قیدی کو بلا معاوضہ چھوڑنا چاہے وہ اس طرح چھوڑ دے اور جو معاوضہ لینا چاہے اس کو ہم بیت المال میں آنے والی پہلی آمدنی سے معاوضہ دے دیں گے۔ (بخاری' ابوداؤد' مسند احمد' طبقات ابن سعد۔ تفہیم ج۵۔ سورہ محمد حاشیہ ۸ ص۱۷)

جنگی قیدیوں کی بطور احسان رہائی: غزوہ حنین میں ۶ ہزار عورتیں اور بچے قید ہوئے۔ بعد میں ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور اس نے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو میرے اور بنی عبدالمطلب کے قبضہ میں ہیں' ان کو میں احسان کے طور پر رہا کرتا ہوں۔ مگر دوسروں کے معاملے میں حکم دینے کا مجھے حق نہیں۔ صرف سفارش کر سکتا ہوں۔ چنانچہ حضورؐ کی سفارش پر انصار اور مہاجرین نے اپنے اپنے حصے کے لونڈی غلاموں کو چھوڑ دیا۔ مگر بنو تمیم اور بنو فزارہ اور بنو سلیم کے نمائندوں نے انکار کیا۔ آخر کار حضورؐ نے ان سے وعدہ کیا کہ بعد کی لڑائیوں میں جو لونڈی غلام ہاتھ آئیں گے ان میں سے ہم تم کو ایک ایک کے بدلے چھ چھ دیں گے تب وہ ہوازن کے قیدیوں کو چھوڑنے پر راضی ہوئے۔

تشریح: اس میں شک نہیں کہ حضورؐ نے بعض مواقع پر قیدیوں کو احسان کے ساتھ رہا بھی کیا ہے' کبھی قیدوں کا مبادلہ بھی کیا ہے' اور کبھی زر فدیہ لے کر چھوڑ بھی دیا ہے۔ (تفہیمات حصہ دوم ص۳۶۴۔۳۶۵۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء)

گویا کہ قیدیوں کو بلا کسی معاوضے اور فدیے کے یونہی رہا کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک خاص رعایت ہے جو اسلامی حکومت صرف اس حالت میں کر سکتی ہے جبکہ کسی خاص قیدی کے حالات اس کے متقاضی ہوں' یا توقع ہو کہ یہ رعایت اس قیدی کو ہمیشہ کے لئے ممنون احسان کر دے گی اور وہ دشمن سے دوست اور کافر سے مومن بن جائے گا۔ ورنہ ظاہر ہے کہ دشمن قوم کے کسی شخص کو اس لئے چھوڑ دینا کہ وہ پھر ہم سے لڑنے آجائے کسی طرح بھی تقاضائے مصلحت نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے فقہائے اسلام نے بالعموم اس کی مخالفت کی ہے اور اس کے جواز کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ "اگر امام مسلمین قیدیوں کو' یا ان میں سے بعض کو بطور احسان چھوڑ دینے میں مصلحت پائے تو ایسا کرنے میں مضائقہ نہیں ہے (السیر الکبیر)

مندرجہ بالا احادیث میں مصلحت نمایاں ہے۔ مثلاً:

حضورؐ نے جو یہ فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان گھناؤنے لوگوں کے بارے میں بات کرتا تو میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی خاطر انہیں یونہی چھوڑ دیتا۔ یہ بات حضورؐ نے اس لئے فرمائی تھی کہ آپ جب طائف سے مکہ معظمہ واپس ہوئے تھے۔ اس وقت مطعم ہی نے آپ کو اپنی پناہ میں لیا تھا۔ اس کے لڑکے ہتھیار باندھ کر اپنی حفاظت میں آپ کو حرم تک لے گئے تھے۔ اس لئے آپ اس کے احسان کا بدلہ اس طرح اتارنا چاہتے تھے۔

اسی طرح یمامہ کے سردار کی رہائی ان کے مسلمان ہونے کا باعث بنی۔ پھر جب وہ عمرہ کے لئے مکے گئے تو وہاں قریش کے لوگوں کو نوٹس دے دیا کہ آج کے بعد تمہیں کوئی غلہ یمامہ سے نہ پہنچے گا جب تک محمد ﷺ اجازت نہ دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مکہ والوں کو حضورؐ سے التجا کرنی پڑی کہ یمامہ سے ہمارے غلہ کی رسد بند نہ کرائیں۔

بنی قریظہ کے دو قیدیوں میں سے آپ نے زَبیر بن باطا اور عمرو بن سعد یا ابن سعدی) کی جان بخشی کی۔ اس لئے چھوڑا کہ اس نے جاہلیت کے زمانے میں جنگ ِبعاث کے موقع پر حضرت ثابت بن قیس انصاری کو پناہ دی تھی' اس لئے آپ نے اس کو حضرت ثابت کے حوالے کر دیا تاکہ اس کے احسان کا بدلہ ادا کر دیں اور عَمرو بن سعد کو اس لئے چھوڑا کہ جب بنی قُریظہ حضورؐ کے ساتھ بد عہدی کر رہے تھے اس وقت یہی شخص اپنے قبیلے کو غداری سے منع کر رہا تھا۔ (کتاب الاموال لابی عبید)

احادیث بالا میں سے آخری حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تقسیم ہو چکنے کے بعد حکومت قیدیوں کو خود رہا کر دینے کی مجاز نہیں رہتی' بلکہ یہ کام ان لوگوں کی رضامندی سے' یا ان کو معاوضہ دے کر کیا جا سکتا ہے۔ جن کی ملکیت میں قیدی دیئے جا چکے ہوں۔

فتح مکہ کے موقع پر آپ نے چند آدمیوں کو مستثنیٰ کر کے تمام اہل مکہ کو بطور احسان معاف کر دیا اور جنہیں مستثنیٰ کیا گیا تھا ان میں سے بھی تین چار کے سوا کوئی قتل نہ کیا گیا۔ سارا عرب اس بات کو جانتا تھا کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں پر کیسے کیسے ظلم کئے تھے۔ اس کے مقابلے میں فتح پا کر جس عالی حوصلگی کے ساتھ حضورؐ نے ان لوگوں کو معاف فرمایا اس سے اہل عرب کو یہ اطمینان حاصل ہو گیا کہ ان کا سابقہ کسی جبار سے نہیں بلکہ ایک نہایت رحیم و شفیق اور فیاض رہنما سے ہے۔ اس بنا پر فتح مکہ کے بعد پورے جزیرۃ العرب کو مسخر ہونے میں دو سال سے زیادہ دیر نہ لگی۔

نبی ﷺ کے بعد صحابہؓ کرام کے دور میں بھی بطور احسان قیدیوں کو رہا کرنے کی نظیریں مسلسل ملتی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے اشعث بن قیس کندی کو رہا کیا' اور حضرت عمرؓ نے ہرمزان کو اور مناذر اور میسان کے قیدیوں کو آزادی عطا کی۔ (کتاب الاموال لابی عبید) [تفہیم القرآن ج ۵ ص ۱۵۔ سورۂ محمد حاشیہ ۸]

تخریج:

① حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ' قَالَ: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ' قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِیْ ابْنُ شِهَابٍ' قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَ زَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ' اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ

مروان اور مسور بن مخرمہ دونوں کا بیان ہے کہ جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے درخواست کی کہ ان کے اموال اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ حِیْنَ جَاءَ ہُ وَفْدُ ہَوَازِنَ مُسْلِمِیْنَ، فَسَأَلُوْہُ اَنْ یَرُدَّ اِلَیْہِمْ اَمْوَالَہُمْ وَسَبْیَہُمْ فَقَالَ لَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعِیَ مَنْ تَرَوْنَ، وَاَحَبُّ الْحَدِیْثِ اِلَیَّ اَصْدَقُہٗ، فَاخْتَارُوْا اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ، اِمَّا السَّبْیَ وَاِمَّا الْمَالَ؟ وَقَدْ کُنْتُ اسْتَانَیْتُ بِکُمْ، وَکَانَ اَنْظَرَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً حِیْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ رَادٍّ اِلَیْہِمْ اِلاَّ اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ، قَالُوْا: فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْیَنَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ، فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ہُوَ اَہْلُہٗ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِیْنَ، وَاِنِّیْ قَدْ رَأَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْہِمْ سَبْیَہُمْ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ، وَاَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ، اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْئُ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ، فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَیَّبْنَا ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لاَ نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْکُمْ فِیْ ذٰلِکَ مِمَّنْ لَّمْ یَاْذَنْ، فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَائُوکُمْ اَمْرَکُمْ، فَرَجَعَ النَّاسُ فَکَلَّمَہُمْ عُرَفَاؤُہُمْ، ثُمَّ رَجَعُوْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرُوْہُ اَنَّہُمْ قَدْ طَیَّبُوْا وَاَذِنُوْا۔

قیدی ان کو واپس لوٹا دیئے جائیں' تو آپؐ نے ان سے فرمایا میرے ساتھ وہ ہیں جنہیں تم لوگ دیکھ رہے (میرے صحابہؓ) اور مجھے سب سے زیادہ پسند و محبوب سچی بات ہے لہٰذا تم دو میں سے ایک چیز پسند کر لو۔ اپنے قیدی چھڑا لو یا اپنے اموال واپس لے لو۔ میں نے تو تمہاری خاطر تقسیم غنیمت میں تاخیر بھی کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے طائف سے واپس تشریف لاتے وقت دس دن سے زائد دن تک ھوازن کا انتظار بھی کیا تھا۔ جب ان پر یہ چیز واضح ہو گئی کہ رسول اللہ ﷺ صرف ایک چیز ہی واپس فرمائیں گے تو انہوں نے کہا ہم اپنے اسیران کو واپس لینا پسند کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں میں خطاب ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے۔ پہلے اللہ عزوجل کی شایان شان اس کی تعریف کرکے فرمایا امابعد۔ تمہارے بھائی کفر سے تائب ہو کر ہمارے پاس آئے ہیں اور میرا خیال ہے کہ میں ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں لہٰذا تم میں سے جو کوئی بطور احسان اپنی خوشی سے چھوڑنا چاہے وہ ایسا کرے اور جسے اپنے حصہ میں آئے ہوئے قیدی کو ایسے چھوڑنا منظور نہ ہو اور اس کی خواہش یہ ہو کہ ہم اس کے عوض میں اس مال غنیمت میں سے جو اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلے عطا فرمائے' اسے دیں' تو وہ ایسا کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم احسان کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہمیں معلوم نہیں کہ تم میں سے کس نے بطیّب خاطر اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی۔ لہٰذا تم لوگ اس وقت واپس لوٹ جاؤ اور تمہارے ذمہ دار سردار آ کر ہمارے پاس یہ معاملہ پیش کریں۔ وہ لوگ واپس چلے گئے اور ان کے سرداروں نے آ کر ان سے بات چیت کی اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر رپورٹ پیش کی کہ سب لوگوں نے بخوشی اس کی اجازت دے دی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیُّ' ثنا اَبُوْ الْعَبَّاسِ' ثنا اَحْمَدُ' ثنا یُوْنُسُ' عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ' حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ' عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَیْنٍ' فَلَمَّا اَصَابَ مِنْ هَوَازِنَ مَا اَصَابَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَسَبَا یَاهُمْ اَدْرَكَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ بِالْجِعْرَانَةِ وَقَدْ اَسْلَمُوْا۔ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَنَا اَصْلٌ وَعَشِیْرَةٌ' وَقَدْ اَصَابَنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَالَمْ یَخْفَ عَلَیْكَ فَامْنُنْ عَلَیْنَا' مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَقَامَ خَطِیْبُهُمْ زُهَیْرُ بْنُ صُرَدٍ' فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا فِی الْحَظَائِرِ مِنَ السَّبَایَا خَالَاتُكَ وَعَمَّاتُكَ وَحَوَاضِنُكَ اللَّاتِیْ كُنَّ یَكْفُلْنَكَ وَذَكَرَ كَلَامًا وَاَبْیَاتًا۔ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نِسَاءُ كُمْ وَاَبْنَاءُ كُمْ اَحَبُّ اِلَیْكُمْ اَمْ اَمْوَالُكُمْ؟ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خَیَّرْتَنَا بَیْنَ اَحْسَابِنَا وَبَیْنَ اَمْوَالِنَا' اَبْنَاءُ نَا وَنِسَاءُ نَا اَحَبُّ اِلَیْنَا' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اَمَّا مَا كَانَ لِیْ وَلِبَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ' فَهُوَ لَكُمْ۔ وَاِذَا اَنَا صَلَّیْتُ بِالنَّاسِ' فَقُوْمُوْا' وَقُوْلُوْا: اِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُسْلِمِیْنَ وَبِالْمُسْلِمِیْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَبْنَاءِ نَا وَنِسَاءِ نَا' سَاُعْطِیْكُمْ عِنْدَ ذَالِكَ وَاَسْئَالُ لَكُمْ' فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ الظُّهْرَ' قَامُوْا' فَقَالُوْا مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ کے حوالہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب قبیلۂ ہوازن کے اموال اور قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آ گئے تو ہوازن کے ایک وفد نے جعرانہ کے مقام پر آپ کو آلیا۔ اس وقت یہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے۔ انہوں نے درخواست کی اے اللہ کے رسول ہم حسب و نسب رکھنے والے خاندانی لوگ ہیں۔ اس وقت جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں وہ آپ پر مخفی نہیں۔ لہٰذا ہم پر احسان فرمائیں' اللہ آپ پر کرم و احسان فرمائے گا۔ ساتھ ہی ان کا خطیب زہیر ابن صرد کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ان قیدیوں میں آپ کی خالائیں' پھوپھیاں اور رضاعی مائیں بھی ہیں جنہوں نے آپ کی کفالت کی ہے۔ پھر اس نے اشعار بھی سنائے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تمہیں تمہاری بیویاں اور بچے زیادہ محبوب ہیں یا اموال؟ انہوں نے عرض کیا۔ ہماری اولاد اور ہماری بیویاں اور بچے زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا تو پھر جو قیدی میرے اور بنو عبدالمطلب کے حصہ میں آئے ہیں وہ تو تمہارے ہوئے۔ اور مزید برآں جب میں لوگوں کو نماز پڑھا چکوں تو تم کھڑے ہو کر کہنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو مسلمانوں کے پاس مسلمانوں کے ذریعہ اپنی اولاد اور بیویوں کے بارے میں سفارشی لائے ہیں۔ میں تو اسی وقت اپنے حصہ کے قیدی تمہیں دے دوں گا اور لوگوں سے سفارش کروں گا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھا چکے تو یہ لوگ کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے دیئے گئے مشورہ کے مطابق عرض کیا' رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ' وَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ: وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: اَمَّا اَنَا وَبَنُوْتَمِيْمٍ فَلَا' فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيُّ: اَمَّا اَنَا وَبَنُوْ سُلَيْمٍ فَلَا فَقَالَتْ بَنُوْ سُلَيْمٍ: بَلْ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَقَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ: اَمَّا اَنَا وَبَنُوْ فَزَارَةَ فَلَا' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ مِنْكُمْ بِحَقِّهٖ' فَلَهُ بِكُلِّ اِنْسَانٍ سِتَّةُ فَرَائِضَ مِنْ اَوَّلِ فَيْءٍ نُصِيْبُهٗ' فَرَدُّوْا اِلَى النَّاسِ نِسَاءَهُمْ وَ اَبْنَاءَهُمْ.

نے تو فرمایا کہ میرے اور بنو عبدالمطلب کے حصہ میں آئے ہوئے قیدی تو تمہارے ہیں اور مہاجرین نے بھی پیش کش کر دی کہ جو قیدی ہمارے حصہ میں آئے ہیں وہ بھی رسول اللہ کے۔ مگر اقرع بن حابس بولا۔ میں اور بنو تمیم اس سے مستثنیٰ ہیں پھر عباس بن مرداس سلمی بھی بول اٹھے کہ میں اور بنو سلیم بھی اس سے مستثنیٰ ہیں۔ معا بنو سلیم نے کہا نہیں ایسا نہیں بلکہ ہمارے حصہ میں آئے ہوئے قیدی بھی رسول اللہ کے ہیں۔ پھر عیینہ بن بدر نے بھی کہا میں اور بنو فزارہ بھی اس سے مستثنیٰ ہیں (ہم قیدی نہیں چھوڑیں گے) اس پر نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس کسی نے اپنے حق (حصہ) کو روک لیا اسے ایک قیدی کے بدلہ میں ہم چھ اونٹنیاں اس مال میں سے دیں گے جو سب سے پہلے بطور فئی ہمیں حاصل ہو گا اب لوگوں نے ان کی عورتوں اور بچوں کو واپس کر دیا۔

مآخذ:

① ۞ بخاری:۶۱۸/۲۔ کتاب المغازی' باب قول اللّٰہ ویوم حنین اذا اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا الخ ۞ بخاری:۳۴۵/۱۔ کتاب العتق باب من ملک من العرب رقیقا فوھب وباع و جامع وفدی وسبی۔ ۞ بخاری:۳۵۲/۱۔ کتاب الھبۃ باب من رای الھبۃ الغائبۃ جائزۃ۔ ۞ بخاری:۴۴۲/۱۔ کتاب الجہاد باب من قال ومن الدلیل علی ان الخمس لنوائب المسلمین الخ۔ ۞ ابو داؤد:۶۲/۳۔ کتاب الجہاد' باب فی فداء الاسیر بالمال۔ عن مروان و مسور بن مخرمہ۔ ۞ نسائی:۲۶۲/۶۔۲۶۳۔ کتاب الھبۃ' باب ھبۃ المشاع عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ۔ ۞ مسند احمد:۳۲۶/۴۔ مسوَر بن مخرمہ۔ ۞ نسائی نے فلہ ست فرائض من اول شی یُفِیْئُہُ اللّٰہ عزوجل تک تو بخاری کے مطابق نقل کی ہے باقی حصہ حدیث اس نے نقل نہیں کیا۔ ۞ مجمع الزوائد:۱۸۷/۶۔ کتاب المغازی باب ما جاء فی غنائم ھوازن وسبیھم۔ عن عبداللّٰہ بن عمرو۔ ۞ السنن الکبرٰی بیہقی:۶۴/۹۔ کتاب السیر باب ما یفعلہ بالرجال البالغین منھم عن مروان و مِسْوَر بن مخرمہ

② ۞ السنن الکبرٰی للبیہقی:۷۵/۹۔ کتاب السیر باب من یجری علیہ الرق۔ ۞ مسند احمد:۱۸۴/۲۔ عن عبداللّٰہ بن عمرو۔ ۞ سیرت ابنِ ھشام:۴۹۰/۴۔ ۞ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ۶۶۷/۳-۶۶۸۔ ۞ الکامل فی التاریخ لابن اثیر:۱۸۲/۲-۱۸۳۔ ۞ الکامل فی التاریخ میں فَساعطیکم واسأل فیکم منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوہ تبوک

غزوہ تبوک ایمان و نفاق کی کسوٹی

دعوه فان یک فيه خير فسيلحقه الله بكم وان یک غير ذلک فقدارا حكم الله منه.

”جانے دو، اگر اس میں کچھ بھلائی ہے تو اللہ اسے پھر تمہارے ساتھ لا ملائے گا اور اگر کچھ دوسری حالت ہے تو شکر کرو کہ اللہ نے اس کی جھوٹی رفاقت سے تمہیں خلاصی بخشی“۔

تشریح : غزوۂ تبوک عملاً ایمان اور نفاق کے امتیاز کی کسوٹی بن گیا تھا حتی کہ اس وقت پیچھے رہ جانے کے معنی یہ تھے کہ اسلام کے ساتھ آدمی کے تعلق کی صداقت ہی مشتبہ ہو جائے۔ چنانچہ تبوک کی طرف جاتے ہوئے دوران سفر میں جو جو شخص پیچھے رہ جاتا تھا صحابۂ کرام نبی ﷺ کو اس کی خبر دیتے تھے اور جواب میں حضورؐ برجستہ مندرجہ بالا الفاظ فرماتے تھے۔

(تفہیم القرآن ج:۲، ص:۱۷۰۔ التوبہ۔ غزوۂ تبوک)

تخریج :

① قَالَ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ نِ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى تَبُوْكَ جَعَلَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَتَخَلَّفُ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَخَلَّفَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ: دَعُوْهُ اِنْ يَّكُ فِيْهِ خَيْرٌ، فَسَيُلْحِقُهُ اللّٰهُ بِكُمْ، وَاِنْ يَّكُ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَدْ اَرَاحَكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰى قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَخَلَّفَ

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک کی جانب چل کھڑے ہوئے تو ایک آدمی پیچھے رہنے لگا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ فلاں صاحب پیچھے رہ گیا ہے۔ لوگوں کی بات سن کر آپؐ فرماتے۔ چھوڑو، جانے دو اسے اگر اس میں کچھ بھلائی ہے تو اللہ اسے پھر تمہارے ساتھ لا ملائے گا اور اگر کچھ دوسری حالت ہے تو اللہ نے تمہیں اس کی رفاقت سے خلاصی و نجات دلا دی۔ یہاں تک کہ کہا گیا یا رسول اللہؐ ابوذرؓ پیچھے رہ گئے ہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اَبُوْ ذَرٍّ وَ اَبْطَأَ بِهٖ بَعِيْرُهٗ فَقَالَ: دَعُوْهُ اِنْ يَّكُ فِيْهِ خَيْرٌ فَسَيُلْحِقُهُ اللّٰهُ بِكُمْ، وَاِنْ يَّكُ غَيْرُ ذَالِكَ فَقَدْ اَرَاحَكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ الخ

اور انہوں نے اپنے اونٹ کی رفتار سست کر لی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اسے جانے دو، اگر اس کے اندر خیر و بھلائی کا جذبہ ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے تم لوگوں سے ملائے گا اور اگر معاملہ اس کے خلاف ہے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے نجات دے دی۔

مآخذ:

① البدایہ و النہایہ لابن کثیر: ۸/۵۔ الطبری تاریخ الامم والملوک: ۱۴۵/۲۔ سیرۃ ابن ہشام: ۵۲۳/۴۔ شان ابی ذر۔ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر: ۱۴-۱۵۔ السیرۃ الحلبیۃ: ۱۰۵/۳۔ الکامل فی التاریخ لابن اثیر: ۱۹۱/۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کا معاملہ

نبی ﷺ نے تبوک سے واپس تشریف لا کر مسلمانوں کو حکم دے دیا کہ کوئی ان (یعنی کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع) سے سلام کلام نہ کرے۔

تشریح: یہ تینوں اشخاص سچے مومن تھے۔ اس سے پہلے اپنے اخلاص کا بارہا ثبوت دے چکے تھے۔ قربانیاں کر چکے تھے۔ آخر الذکر دو اصحاب تو غزوۂ بدر کے شرکاء میں سے تھے جن کی صداقت ایمانی ہر شبہے سے بالاتر تھی اور اول الذکر بزرگ اگرچہ بدری نہ تھے لیکن بدر کے سوا ہر غزوہ میں نبیؐ کے ساتھ رہے۔ ان خدمات کے باوجود جو سستی اس نازک موقع پر، جبکہ تمام قابل جنگ اہل ایمان کو جنگ کے لئے نکل آنے کا حکم دیا گیا تھا، ان حضرات نے دکھائی، اس پر سخت گرفت کی گئی۔ ۴۰ دن کے بعد ان کی بیویوں کو بھی ان سے الگ رہنے کی تاکید کر دی گئی۔ فی الواقع مدینہ کی بستی میں ان کا وہی حال ہو گیا تھا جس کی تصویر سورۃ توبہ آیت ۱۱۸ میں کھینچی گئی ہے آخرکار جب ان کے مقاطعہ کو ۵۰ دن ہو گئے تب معافی کا حکم نازل ہوا۔ (تفہیم القرآن ج ۲ ص ۲۴۵۔ التوبہ حاشیہ ۱۱۹)

(کعب بن مالک کو چالیس روز گزرنے کے بعد نبی ﷺ نے یہ پیغام بھجوایا کہ) اپنی بیوی سے بھی علیحدہ ہو جاؤ۔ میں نے پوچھا کیا طلاق دے دوں؟ جواب ملا نہیں، بس الگ رہو۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اس معاملے کا فیصلہ کر دے۔

پچاسویں دن ان کی معافی کا حکم ہو گیا تو نبی ﷺ کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا۔ کعبؓ نے سلام کیا تو فرمایا "تجھے مبارک ہو، یہ دن تیری زندگی میں سب سے بہتر ہے" انہوں نے پوچھا یہ معافی حضورؐ کی طرف سے ہے یا خدا کی طرف سے؟ فرمایا خدا کی طرف سے اور آیات الٰہی سنائیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری توبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ میں اپنا سارا مال خدا کی راہ میں صدقہ کر دوں۔ فرمایا "کچھ رہنے دو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے"۔

تشریح: یہ حدیث حضرت کعب بن مالک کے متعلق ہے۔ وہ سستی کی بنا پر غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہو سکے۔ پھر انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو بڑھاپے میں یہ قصہ سنایا کہ غزوۂ تبوک کی تیاری کے زمانہ میں نبی ﷺ جب کبھی مسلمانوں سے شرکت جنگ کی اپیل کرتے تھے۔ میں اپنے دل میں ارادہ کر لیتا تھا کہ چلنے کی تیاری کروں گا۔ مگر پھر واپس آکر سستی کر جاتا تھا اور کہتا تھا کہ ابھی کیا ہے جب چلنے کا وقت آئے گا تو تیار ہوتے کیا دیر لگتی ہے۔ اسی طرح بات ٹلتی رہی یہاں تک کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لشکر کی روانگی کا وقت آگیا اور میں تیار نہ تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ لشکر کو چلنے دو میں ایک دو روز بعد راستہ ہی میں اس سے جا ملوں گا۔ مگر پھر وہی سستی مانع ہوئی حتی کہ وقت نکل گیا۔ اس زمانہ میں جب کہ میں مدینہ میں رہا۔ میرا دل یہ دیکھ دیکھ کر بے حد کڑھتا تھا کہ میں پیچھے جن لوگوں کے ساتھ رہ گیا ہوں وہ یا تو منافق ہیں یا وہ ضعیف اور مجبور لوگ جن کو اللہ نے معذور رکھا ہے۔

جب نبی ﷺ تبوک سے واپس تشریف لائے تو حسب معمول آپؐ نے پہلے مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھی، پھر لوگوں سے ملاقات کے لئے بیٹھے۔ اس مجلس میں منافقین نے آآکر اپنے عذرات لمبی چوڑی قسموں کے ساتھ پیش کرنے شروع کئے۔ یہ ۸ سے زیادہ آدمی تھے۔ حضورؐ نے ان میں سے ایک ایک کی بناوٹی باتیں سنیں۔ ان کے ظاہری عذرات کو قبول کر لیا اور ان کے باطن کو خدا پر چھوڑ کر فرمایا "خدا تمہیں معاف کرے"۔ پھر میری باری آئی۔ میں نے آگے بڑھ کر سلام عرض کیا۔ آپؐ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا "تشریف لایئے! آپ کو کس چیز نے روکا تھا"۔ میں نے عرض کیا "خدا کی قسم اگر میں اہل دنیا میں سے کسی کے سامنے حاضر ہوا ہوتا تو ضرور کوئی نہ کوئی بات بنا کر اس کو راضی کرنے کی کوشش کرتا، باتیں بنانی تو مجھے بھی آتی ہیں، مگر آپ کے متعلق میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر اس وقت کوئی جھوٹا عذر پیش کر کے میں نے آپؐ کو راضی کر بھی لیا تو اللہ ضرور آپؐ کو مجھ سے پھر ناراض کر دے گا۔ البتہ اگر سچ کہوں تو چاہے آپ ناراض ہی کیوں نہ ہوں، مجھے امید ہے کہ اللہ میرے لئے معافی کی کوئی صورت پیدا فرمادے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے جسے پیش کر سکوں، میں جانے پر پوری طرح قادر تھا"۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا "یہ شخص ہے جس نے سچی بات کہی۔ اچھا، اٹھ جاؤ اور انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ تمہارے معاملے میں کوئی فیصلہ کر دے"۔ میں اٹھا اور اپنے قبیلے کے لوگوں میں جا بیٹھا۔ یہاں سب کے سب میرے پیچھے پڑ گئے اور مجھے بہت ملامت کی کہ تو نے کوئی عذر کیوں نہ کر دیا۔ یہ باتیں سن کر میرا نفس بھی کچھ آمادہ ہونے لگا کہ پھر حاضر ہو کر کوئی بات بنا دوں مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ دو اور صالح آدمیوں (مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ) نے بھی وہی سچی بات کہی ہے جو میں نے کہی تھی تو مجھے تسکین ہو گئی اور میں اپنی سچائی پر جما رہا۔

اس کے بعد نبی ﷺ نے عام حکم دے دیا کہ ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے۔ وہ دونوں تو گھر بیٹھ گئے، مگر میں نکلتا تھا جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا تھا، بازاروں میں چلتا پھرتا تھا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سرزمین بدل گئی ہے۔ میں یہاں اجنبی ہوں اور اس بستی میں کوئی بھی میرا واقف کار نہیں۔ مسجد میں نماز کے لئے جاتا تو حسب معمول نبی ﷺ کو سلام کرتا تھا۔ مگر بس انتظار ہی کرتا رہ جاتا تھا کہ جواب کے لئے آپؐ کے ہونٹ جنبش کریں۔ نماز میں نظریں چرا کر حضورؐ کو دیکھتا تھا کہ آپؐ کی نگاہیں مجھ پر کیسی پڑتی ہیں مگر وہاں حال یہ تھا کہ جب تک میں نماز پڑھتا آپ میری طرف دیکھتے رہتے اور جہاں میں نے سلام پھیرا کہ آپؐ نے میری طرف سے نظر ہٹائی۔ ایک روز میں گھبرا کر اپنے چچا زاد بھائی اور بچپن کے یار ابو قتادہ کے پاس گیا اور ان کے باغ کی دیوار پر چڑھ کر انہیں سلام کیا۔ مگر اس اللہ کے بندے نے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ میں نے کہا "ابو قتادہ! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں خدا اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا؟" وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر پوچھا وہ پھر خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ جب میں نے قسم دے کر یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال کیا تو انہوں نے بس اتنا کہا کہ "اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں" اس پر میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور میں دیوار سے اتر آیا۔ انہی دنوں میں ایک دفعہ بازار سے گزر رہا تھا کہ شام کے نبطیوں میں سے ایک شخص مجھے ملا اور اس نے شاہ غسان کا خط حریر میں لپٹا ہوا مجھے دیا۔ میں نے کھول کر پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ "ہم نے سنا ہے تمہارے صاحب نے تم پر ستم توڑ رکھا ہے، تم کوئی ذلیل آدمی نہیں ہو، نہ اس لائق ہو کہ تمہیں ضائع کیا جائے، ہمارے پاس آ جاؤ، ہم تمہاری قدر کریں گے"۔ میں نے کہا یہ ایک اور بلا نازل ہوئی اور اسی وقت اس خط کو چولہے میں جھونک دیا۔ چالیس دن اسی طرح گزرنے کے بعد بیوی کو بھی چھوڑ دینے کا حکم ہوا۔

پچاسویں دن صبح کی نماز کے بعد میں اپنے مکان کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا اور اپنی جان سے بیزار ہو رہا تھا کہ یکایک کسی شخص نے پکار کر کہا "مبارک ہو کعب بن مالک" میں یہ سنتے ہی سجدے میں گر گیا اور میں نے جان لیا کہ میری معافی کا حکم ہو گیا ہے" پھر تو فوج در فوج لوگ بھاگے چلے آ رہے تھے اور ہر ایک دوسرے سے پہلے پہنچ کر مجھے مبارک دے رہا تھا کہ تیری توبہ قبول ہو گئی۔ میں اٹھا اور مسجد نبوی کی طرف چلا دیکھا کہ نبیؐ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا ہے۔ پھر حضورؐ کے فرمان کے مطابق انہوں نے اپنا خیبر کا حصہ رکھ لیا اور باقی گھر کا سارا اثاثہ راہِ حق میں قربان کر دیا۔ پھر انہوں نے خدا سے عہد کیا کہ جس راست گفتاری کے صلے میں اللہ نے مجھے معافی دی ہے اس پر تمام عمر قائم رہوں گا۔ چنانچہ آج تک میں نے کوئی بات جان بوجھ کر خلاف واقعہ نہیں کہی اور خدا سے امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی مجھے اس سے بچائے گا۔ (تفہیم القرآن ج ۲/ ۲۴۷ ۔ التوبہ حاشیہ ۱۱۹)

تخریج:

① حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِيْنَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوْكَ، قَالَ كَعْبٌ: لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدٌ، تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ،

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب سے مروی ہے کہ عبداللہ اپنے باپ کعب کو نابینا ہونے کی وجہ سے پکڑ کر چلایا کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک سے خود سنا وہ کہتے تھے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب وہ تبوک کے مجاہدین میں شریک ہونے سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بجز غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے کسی لڑائی میں پیچھے نہیں رہا۔ غزوۂ بدر میں پیچھے رہ جانے والوں پر عتاب الٰہی نہیں ہوا۔ غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے نکلنے کی غرض قریش کے تجارتی کارواں کا تعاقب تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اور آپؐ کے دشمنوں کے درمیان اچانک معرکہ آرائی کروا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِيْ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى، وَلَا اَيْسَرَ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَاللّٰهِ! مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِيْ قَبْلَهٗ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا، وَمَفَازًا، وَعَدُوًّا كَثِيْرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ، وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ، يُرِيْدُ الدِّيْوَانَ، قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يَتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّهٗ سَيَخْفٰى لَهٗ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيُ اللّٰهِ، وَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ، وَ تَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ، فَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَاَرْجِعُ، وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا، فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ، وَاَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ، وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِيْ شَيْئًا، فَقُلْتُ: اَتَجَهَّزُ بَعْدَهٗ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ، فَغَدَوْتُ بَعْدَ اَنْ فَصَلُوْا لِاَ تَجَهَّزَ،

دی۔ میں لیلۃ العقبہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جب آپؐ نے ہم سے اسلام میں قائم و ثابت قدم رہنے کا عہد لیا تھا۔ مجھے تو عقبہ کی رات بدر کے مقابلہ میں زیادہ محبوب ہے اگرچہ عقبہ کی رات کے مقابلہ میں بدر لوگوں میں زیادہ مشہور ہے۔ غزوۂ تبوک میں میری عدم شرکت کی وجہ یہ ہے۔ تبوک کے موقع پر میری مالی حالت پہلے کی بہ نسبت بہت اچھی تھی جسمانی قوت بھی خوب تھی۔ اللہ شاہد ہے کہ اس سے پہلے میرے پاس دو سواریاں نہیں تھیں مگر اس موقع پر میری ملکیت میں دو سواریاں موجود تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کا عام معمول تھا کہ جب کبھی جنگ کا عزم و ارادہ فرماتے تو واضح اور صاف طور پر جگہ وغیرہ کی نشاندہی نہیں فرماتے تھے بلکہ توریہ سے کام لیتے (تاکہ دشمن کو علم نہ ہو جائے) مگر اس غزوہ کے موقع پر شدید گرمی تھی۔ سفر طویل تھا۔ راستہ بے آب و گیاہ تھا۔ دشمن کی نفری بہت زیادہ تھی۔ اس لئے آپ نے صحابہ کرام کو واضح طور پر آگاہ فرما دیا کہ ہم تبوک جا رہے ہیں تاکہ وہ لوگ اپنی حیثیت کے مطابق جنگ کی تیاری کر لیں۔ اس وقت کثیر تعداد میں مسلمان آپ کے ساتھ تھے مگر کوئی رجسٹر اندراج ایسا نہیں تھا جس میں ان کے نام درج ہوں۔ کعب نے بتایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں تھا کہ جو اس غزوہ میں شرکت نہ چاہتا ہو۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال بھی ان کے ذہنوں میں تھا کہ کسی کا اس غزوہ میں شامل نہ ہونا آپ کو اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتا جب تک وحی کے ذریعہ بتا نہ دیا جائے۔ غرض رسول اللہ ﷺ اس غزوہ کے لئے عین اس وقت روانہ ہوئے جب پھلوں کی فصل پک کر تیار ہو رہی تھی اور سایہ میں بیٹھنا خوشگوار معلوم ہوتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ، فَرَجَعْتُ، وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا، وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، وَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ، وَلَيْتَنِيْ فَعَلْتُ، فَلَمْ يُقَدَّرْلِيْ ذٰلِكَ، فَكُنْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطُفْتُ فِيْهِمْ اَحْزَنَنِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ، اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ، فَقَالَ: وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ، مَا فَعَلَ كَعْبٌ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهٗ فِيْ عِطْفَيْهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ تَوَجَّهَ قَافِلًا، حَضَرَنِيْ هَمِّيْ، وَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَاذَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا، وَاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَاْيٍ مِنْ اَهْلِيْ، فَلَمَّا قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا، زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ، وَعَرَفْتُ اَنِّيْ لَنْ اَخْرُجَ مِنْهُ اَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ كَذِبٌ، فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ، وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ، فَيَرْكَعُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ، جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ، وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ، وَكَانُوْا بِضْعَةً

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام تیاریوں میں مصروف تھے۔ مگر میں یہی سوچتا تھا کہ میں تیاری کر لوں گا۔ یہ سوچ کر واپس آ جاتا اور کوئی عملی فیصلہ نہ کر سکا۔ دل ہی دل میں سوچتا کہ کیا جلدی ہے میں تو ہر وقت تیاری کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ اسی ٹال مٹول میں دن گزرتے رہے۔ تا آنکہ لوگوں نے پورے شدومد سے تیاری کر لی۔ اور ایک روز صبح رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو لے کر نکل کھڑے ہوئے میں نے کہا میں ایک دو روز میں تیاری کر کے راستہ ہی میں ان کے ساتھ جا ملوں گا۔ غرض دوسرے روز میں نے تیاری کرنا چاہی مگر نہ ہو سکی اور تیسرے روز بھی اسی طرح شش و پنج میں رہا اور تیاری نہ کر سکا کہ لوگ جلدی سے آگے نکل گئے۔ میں نے کئی بار ارادہ کیا کہ غزوہ کے لئے نکلوں گا اور ان کو راستہ میں جا لوں گا مگر ہائے افسوس میں ایسا نہ کر سکا۔ تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے غزوہ کے لئے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر مدینہ میں چلتا پھرتا تو مجھے یا منافق نظر آتے یا پھر ایسے لوگ نظر آتے جو کمزور، ضعیف اور بیمار ہوتے تھے۔ یہ دیکھ کر مجھے بڑا افسوس ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے راستہ میں مجھے کہیں یاد نہیں فرمایا۔ البتہ تبوک پہنچ کر جب آپ سب لوگوں میں تشریف فرما تھے تو دریافت فرمایا کعب نے کیا کیا؟ (کہاں ہے) بنو سلمہ کے ایک آدمی نے بتایا کہ یا رسول اللہ اسے تو اس کی چادروں کی خوبصورتی اور حسن و جمال پر اس کے ناز و نخرے نے روک رکھا ہے۔ یہ سن کر حضرت معاذ بن جبل نے کہا تم نے اچھی بات نہیں کی۔ واللہ اے اللہ کے رسول ہم تو اسے بھلا و اچھا آدمی ہی جانتے ہیں۔ رسول اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَثَمَانِيْنَ رَجُلاً، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلاَنِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ، فَجِئْتُهُ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ، فَجِئْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِيْ: مَا خَلَّفَكَ؟ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا، لَرَأَيْتُ اَنْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلاً، وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ، لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عَفْوَ اللّٰهِ، لاَ، وَاللّٰهِ، مَا كَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ، وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى، وَلاَ اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ، فَقُمْتُ، وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ، فَاتَّبَعُوْنِيْ، فَقَالُوْا لِيْ: وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ اَنْ لاَّ تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ، قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ، فَوَاللّٰهِ! مَازَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ، فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيْ اَحَدٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، رَجُلاَنِ، قَالاَ مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوْا:

ﷺ یہ سن کر خاموش رہے۔ کعب بن مالک کا بیان ہے کہ جب مجھے یہ اطلاع پہنچی کہ رسول اللہ واپس تشریف لا رہے ہیں تو میں اس سوچ میں پڑ گیا کہ کوئی ایسا بہانہ سوجھ جائے جو مجھے آپ کے غصہ اور ناراضگی سے تحفظ کا ذریعہ بن جائے۔ پھر میں نے اس بارے میں اپنے خاندان کے اہل الرائے اصحاب سے بھی مدد لی کہ وہ سوچ کر میرے لئے کوئی راستہ بتائیں۔ پس جب یہ کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ تو مدینہ کے بالکل قریب پہنچ چکے ہیں تو میرے دل و دماغ سے اس بہانہ سازی کا خیال زائل ہو گیا اور مجھے سمجھ آگئی کہ حق گوئی و صداقت بیانی کے سوا مجھے اس سے نکالنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ غلط بیانی کی کوئی صورت مجھے اس سے نکال نہیں سکتی۔ تو میں نے حق گوئی کا فیصلہ کر لیا۔ آپؐ بھی مدینہ میں واپس تشریف لے آئے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ کسی بھی سفر سے واپسی پر پہلے مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور دو رکعت نفل ادا فرماتے۔ پھر لوگوں سے ملاقات کے لئے بیٹھ جاتے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے حضرات آپ کی خدمت میں حاضر ہونا شروع ہوئے اور انہوں نے اپنے اپنے عذر تراشے، اور قسمیں کھانے لگے۔ ان لوگوں کی تعداد اسی (۸۰) سے کچھ اوپر ہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی ظاہری معذرتوں کو قبول فرمالیا اور ان سے بیعت لی اور ان کے حق میں دعاء مغفرت فرمائی اور ان کے دلوں کے مخفی رازوں کو اللہ کے سپرد کیا۔ کعب کا بیان ہے کہ پھر میں بھی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپؐ نے ایسے تبسم و مسکراہٹ سے جواب دیا جس میں ناراضگی و غصہ کے آثار تھے۔ فرمایا تشریف لائیے، آپ کو کس چیز نے روکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ، وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ، فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، فِيهِمَا أُسْوَةٌ، فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا، أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ، وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ؟ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا، وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ، وَأَجْلَدَهُمْ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ، فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ، أَمْ لَا، ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِي، أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ، أَعْرَضَ عَنِّي حَتّٰى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي، وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللّٰهِ! مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ! أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ، فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ، فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ

تھا؟ حالانکہ تم نے تو سواری کا بندوبست بھی کر لیا تھا۔ میں نے عرض کیا واللہ اگر میں اہل دنیا میں سے کسی کے سامنے حاضر ہوا ہوتا تو ضرور کوئی نہ کوئی بات بنا کر اس کو راضی کرنے کی کوشش کرتا۔ تو یقیناً اس عذر کی وجہ سے اس کی ناراضگی و غصہ سے بچ نکلتا۔ باتیں تو مجھے بھی خوب بنانی آتی ہیں۔ مگر آپ کے متعلق میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر اس وقت کوئی جھوٹا عذر پیش کر کے میں نے آپ کو راضی کر بھی لیا تو اللہ ضرور آپؐ کو مجھ سے ناراض کر دے گا۔ البتہ اگر سچ کہوں تو چاہے آپ ناراض ہی کیوں نہ ہوں مجھے امید ہے کہ اللہ میرے لئے معافی کی کوئی صورت پیدا فرما دے گا۔ واللہ واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس کوئی عذر نہیں۔ اللہ شاھد و گواہ ہے کہ اس سے پہلے میرے پاس نہ اتنی دولت تھی اور نہ اتنی فراخی و آسانی۔ جبکہ آپؐ کے ساتھ جانے سے پیچھے رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعب نے سچ کہا ہے اچھا جاؤ اور اپنے بارے میں اللہ کے فیصلہ کا انتظار کرو۔ میں اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔ بنی سلمہ کے کچھ لوگ بھی میرے ساتھ ہو لیے۔ اور کہنے لگے کہ اب تک تمہارا کوئی گناہ و قصور تو ہمارے علم میں نہیں آیا اور تو اسے انجام دینے سے عاجز بھی نہیں تھا کہ دوسرے لوگوں کی طرح تو بھی معذرت پیش کرتا اور عذر تراش لیتا اور رسول اللہ ﷺ کی دعا تمہارے قصور و گناہ کی تلافی کے لئے کافی ہوتی۔ وہ مسلسل مجھے یہی سمجھانے میں لگے رہے کہ میرے دل میں بھی یہ خیال جنم لینے لگا کہ واپس جا کر اپنے پہلے قول کی تردید کر کے کوئی بہانہ تراش کر پیش کر دوں۔ پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ آیا کوئی اور بھی ہے جس نے میری طرح صاف طور پر اعترافِ گناہ کیا ہے۔ انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ' يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَ نِي' دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ' فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ' وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ' وَلَا مَضْيَعَةٍ' فَالْحَقْ بِنَا' نُوَاسِكَ' فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا' وَهٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ' فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ' فَسَجَرْتُهُ' بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي' فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ' فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ' لَا' بَلِ اعْتَزِلْهَا' وَلَا تَقْرَبْهَا' وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ' فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: الْحَقِي بِأَهْلِكِ' فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ' قَالَ كَعْبٌ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ' لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ' فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ' قَالَ: لَا' وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبْكِ' قَالَتْ: إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ' وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا' فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ' فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اس کے جواب میں کہا کہ ہاں دو آدمی اور بھی ہیں جنہوں نے اپنے اس جرم و قصور کا اقرار کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی وہی جواب دیا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون کون صاحبان ہیں۔ انہوں نے بتایا مرارہ بن ربیع عمروی اور ھلال بن امیہ واقفی۔ انہوں نے مجھے ان دو صالح آدمیوں کا ذکر کیا جو بدر میں بھی شریک ہو چکے تھے۔ دونوں میں ایک اسوہ موجود تھا جب انہوں نے ان دو صالح آدمیوں کا میرے روبرو ذکر کیا تو میں سنکر وہاں سے چلا گیا۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہم سے بات چیت سے منع فرما دیا مگر یہ حکم ہمارے علاوہ دوسرے پیچھے رہ جانے والوں کے لئے نہیں تھا۔ چنانچہ لوگوں نے ہم سے اجتناب کرنا شروع کر دیا اور لوگ ہمارے اجنبی ہو گئے۔ ایسی صورت حال بن گئی کہ وہ زمین جسے میں خوب جانتا تھا غیر معروف اور اوپری ہو گئی۔ (زمین و آسمان بھی بھول گئے) غرض پچاس راتیں (پچاس دن) اسی کیفیت و حالت میں گزر گئے۔ میرے دونوں ساتھی تو کمزور اور ست پڑ گئے اور اپنے گھر بیٹھ گئے اور آہ و زاری کرتے رہے۔ مگر میں جوان و توانا آدمی تھا لہٰذا میں گھر سے باہر بھی نکلتا رہا اور نماز باجماعت میں بھی شریک ہوتا رہا۔ بازار میں بھی گھومتا پھرتا رہتا لیکن مجھ سے بات تک کوئی بھی نہیں کرتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ سلام عرض کرتا آپؐ نماز سے فراغت کے بعد جائے نماز پر رونق افروز ہوتے۔ سلام کے جواب میں مجھے شبہ گزرتا کہ آنجنابؐ کے لب مبارک میں جنبش ہے شاید میرے سلام کا جواب دے رہے ہیں یا نہیں۔ پھر میں آپؐ کے بالکل قریب نماز پڑھتا' آنکھ چرا کر دیکھتا (کن انکھیوں سے دیکھتا) کہ آپ کا رد عمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهُ فِيْهَا' وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ' فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتّٰى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا' فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً' وَاَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا' فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ' قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ' وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ' سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ: اَبْشِرْ' قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا' وَعَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَآءَ فَرَجٌ' وَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ' فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا' وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ' وَرَكَضَ اِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ' فَاَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ' وَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ' فَلَمَّا جَآءَ نِي الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِيْ' نَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَيَّ' فَكَسَوْتُهٗ اِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ' وَاللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ' وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا' وَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّؤُنِّيْ بِالتَّوْبَةِ' يَقُوْلُوْنَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ' قَالَ كَعْبٌ: حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ' فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ' فَقَامَ اِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ' وَهَنَّانِيْ' وَاللّٰهِ! مَا قَامَ اِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهٗ' وَلَا اَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ'

کیا ہے میرے بارے میں۔ جب تک میں حالت نماز میں رہتا آپ مجھے ملاحظہ فرماتے رہتے لیکن جب میں آپؐ کی جانب ملتفت ہوتا تو آپ اپنا رخ انور پھیر لیتے۔ لوگوں کی میرے ساتھ بے رخی و بدسلوکی کا دورِ طویل مجھ پر گراں ہو گیا تو میں دیوار پھاند کر اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے پاس گیا۔ میں نے انہیں سلام پیش کیا۔ اللہ شاہد ہے انہوں نے میرے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ تو میں نے ابو قتادہ سے کہا۔ ابو قتادہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تو مجھے نہیں جانتا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے دوبارہ قسم کھا کر وہی سوال کیا تو اس نے پھر بھی جواب نہ دیا۔ تیسری بار پھر میں نے قسم کھا کر پوچھا تو اس نے صرف یہ کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ یہ سن کر میری آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ میں دیوار پھاند کر واپس لوٹ آیا۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ میں ایک روز مدینہ کے بازار میں گھوم پھر رہا تھا کہ اچانک ایک نصرانی دہقان جو ملک شام کا باشندہ تھا' اناج وغیرہ فروخت کرنے آیا تھا۔ یہ پکار رہا تھا کہ کوئی صاحب ہیں جو مجھے کعب بن مالک کا اتا پتا بتا دیں؟ لوگوں نے میری طرف اشاروں سے اسے بتایا کہ وہ ہے کعب بن مالک۔ تاآنکہ وہ میرے پاس پہنچ گیا اور غسان کے فرمانروا کا ایک مکتوب میرے سپرد کیا جس میں تحریر تھا کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تمہارا صاحب تم پر زیادتی کر رہا ہے۔ حالانکہ اللہ نے تمہیں ذلت و رسوائی کا مقام نہیں دیا۔ معزز آدمی ہو ہمارے ساتھ مل جاؤ ہم ہر طرح کی خیر خواہی کریں گے تمہارے ساتھ۔ آرام سے تمہیں رکھیں گے۔ خط پڑھ کر میں نے سوچا یہ بھی مزید ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ. قَالَ: قُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ، قُلْتُ: فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِيْ بِخَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اللّٰهَ اَنَّمَا نَجَّانِيْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا، مَا بَقِيْتُ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ، وَمَا تَعَمَّدْتُّ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا كَذِبًا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيْتُ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ الى قوله وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ، فَوَاللّٰهِ! مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اَنْ هَدَانِيْ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا اَكُوْنَ

آزمائش ہے۔ پھر میں نے تندور کے پاس اس خط کو آگ کی نذر کر دیا۔ اس کے بعد ابھی تک صرف چالیس راتیں (دن) گزرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا اور پیغام پہنچایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اپنی بیوی سے بھی علیحدہ ہو جاؤ۔ تو میں نے اس سے پوچھا کیا اسے طلاق دے دوں یا پھر اور کیا کروں؟ اس نے کہا نہیں صرف علیحدگی اختیار کرو اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ اسی طرح کا فرمان میرے دوسرے دونوں ساتھیوں کی جانب بھی بھیجا۔ میں نے تو تعمیل امر میں اپنی اہلیہ سے کہہ دیا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں میرا فیصلہ نہ فرما دے۔ کعب کا بیان ہے کہ ھلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی اے رسول الٰہی ھلال بن امیہ میرا شوہر تو بہت بوڑھا آدمی ہے اس کا کوئی خدمت گار بھی نہیں میں اگر اس کا کام کر دیا کروں تو کوئی مضائقہ تو نہیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں لیکن وہ تمہارے ساتھ قربت نہیں کر سکتا۔ وہ بولی۔ حضور اللہ گواہ ہے اس میں تو ایسی خواہش ہی نہیں۔ جب سے یہ صورت حال پیدا ہوئی ہے وہ تو روئے ہی جا رہا ہے۔ مسلسل آج تک اس کا یہی حال ہے۔ کعب کا بیان ہے کہ مجھے بھی میرے بعض عزیزوں نے مشورہ دیا کہ تم بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہو کر اپنی اہلیہ کے بارے میں ایسی ہی اجازت لے لو تاکہ وہ تمہاری خدمت کرتی رہے۔ جس طرح ھلال کی بیوی کو رخصت مل گئی ہے۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں ایسا کسی صورت بھی نہیں کر سکتا۔ نا معلوم رسول اللہ ﷺ کیا ارشاد فرمائیں۔ میں تو نوجوان آدمی ہوں۔ غرض اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَذَّبْتُهُ، فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ' قَالَ كَعْبٌ: وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ، وَاسْتَغْفَرَلَهُمْ، وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ، فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا۔ وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ، وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ، اِيَّانَا وَ اِرْجَاؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ، وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ۔

بعد وہ دس راتیں (دس دن) بھی گزر گئیں اور بچاسویں رات کو میں اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا اور میری حالت ،عینہ وہی تھی جسے اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے کہ مجھ پر میری زندگی اجیرن بن چکی تھی اور زمین اپنی وسعت و کشادگی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو چکی تھی کہ میں نے کسی پکارنے والے کی زور دار بلند آواز سطح پہاڑ سے سنی کہ اے کعب' بشارت ہو تمہیں۔ یہ آواز سنتے ہی میں بے اختیار سر بسجود ہو گیا میں سمجھ گیا کہ اب مشکل آسان ہو گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا کرنے کے بعد لوگوں کو مطلع فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ کو شرف قبولیت سے نواز دیا ہے پس اب لوگ ہمیں مبارک باد کی بشارتیں دینے کے لئے دوڑے۔ ایک آدمی نے گھوڑا میری طرف دوڑایا۔ اور بنو اسلم کا ایک آدمی بھاگتا ہوا آیا اور سطح پہاڑ پر بلند آواز سے پکارا جو مجھے قبولیت توبہ کا مژدہ سنا رہا تھا۔ یہ آواز گھوڑے سے بھی زیادہ جلدی میرے کان میں پڑ گئی۔ خوشی کے مارے میں نے اپنے زیب تن دونوں کپڑے اتار کر بشارت دینے کے صلہ میں اسے دے دیئے اور خود کسی سے عاریتاً مانگ کر کپڑے پہن لیے۔ خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہونے کے لئے چل دیا۔ سر راہ لوگوں کا ایک جم غفیر تھا جو میری توبہ کی قبولیت پر مبارک باد دے رہا تھا یہ لوگ کہہ رہے تھے کہ اللہ کا یہ انعام تمہیں مبارک ہو۔ کعب کا بیان ہے کہ میں یہ بشارتی پیغامات سنتا ہوا سیدھا مسجد پہنچا۔ آپ وہاں تشریف فرما تھے۔ اردگرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔

طلحہ بن عبیداللہ نے لپک کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک باد دی۔ مہاجرین میں سے صرف طلحہ نے ایسا کیا۔ میں ان کا یہ حسنِ معاملہ کبھی فراموش نہیں کروں گا۔ کعب کا بیان ہے کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا اس وقت آپؐ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا جب آپ خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرہ ایسا لگتا گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہے آپؐ کے رخ انور کی اس چمک سے ہم واقف تھے۔ جب میں آپ کے روبرو بیٹھ گیا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی نجات اور معافی کے شکریہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لئے صدقہ و خیرات نہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اپنا کچھ مال اپنے لئے روک رکھو۔ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا اچھا تو میں اپنا خیبر والا حصہ اپنے لیے روک لیتا ہوں پھر عرض کیا اے اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رسول میں نے سچ بولنے کی وجہ سے نجات پائی ہے۔ لہٰذا اب میں زندگی بھر سچ ہی بولوں گا۔ واللہ میرے علم میں ایسا کوئی آدمی مسلمانوں میں نہیں جس پر ایسی مہربانی فرمائی ہو جیسی مجھ پر فرمائی ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک پھر کبھی میں نے جھوٹ نہیں بولا' اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ عمر بھر جھوٹ بولنے سے مجھے بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر لقد تاب اللّٰہ علی النبی والمهاجرین والانصار یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی' مہاجرین اور انصار کو معاف فرما دیا۔ اللہ کی قسم قبول اسلام کے بعد اس سے بڑھ کر میں نے کوئی انعام اور احسان نہیں دیکھا کہ آنحضور ﷺ کے روبرو سچ بولنے کی مجھے توفیق عنایت فرما کر تباہ و برباد اور ہلاک ہونے سے بچا لیا۔ بصورت دیگر میں بھی دیگر لوگوں کی طرح تباہ و برباد ہو جاتا جنھوں نے آپؐ کے سامنے جھوٹ بولا اور قسمیں کھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کے حق میں بہت سخت ارشاد فرمایا۔ سیحلفون باللّٰہ لکم اذا انقلبتم الیهم سے لے کر فان اللّٰہ لا یرضی عن القوم الفاسقین تک یعنی یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کا معاملہ کرو۔ مگر ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ کعب بن مالک کا بیان ہے ہم تینوں ان منافقوں سے الگ ہیں جنھوں نے نہ جانے کے بہانے تراشے اور جھوٹی قسمیں کھائیں اور نبی ﷺ نے ان کی بات پر یقین کر لیا اور ان سے بیعت لے لی اور ان کے لئے دعاء مغفرت بھی فرمائی۔ ہمارا معاملہ التوا میں رکھا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ خود اس معاملہ کا فیصلہ فرما دے۔ اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے۔ وعلی الثلاثة الذین خلفوا۔ یعنی ان تینوں کو معاف کیا جو پیچھے رہ گئے تھے اور اس سے وہ مراد نہیں جو عمداً ان سے پیچھے رہے۔ جنھوں نے قسمیں کھائیں' عذرات پیش کئے اور نبی ﷺ نے ان کے عذرات کو قبول فرمایا۔

مآخذ:

① بخاری:۲/۶۳۴ تا ۶۳۶۔ کتاب المغازی۔ باب حدیث کعب بن مالک و قول اللّٰہ عزوجل وعلی الثلالثة الذین خلفوا۔ ● مسلم:۲/۳۶۰ تا ۳۶۳۔ کتاب التوبة باب حدیث توبة کعب بن مالک و صاحبیه۔ ● مسند احمد:۴/۴۵۶۔۴۵۷۔ عن کعب بن مالک۔ ● السنن الکبریٰ للبیهقی:۹/۳۳ تا ۳۶۔ کتاب السیر باب من لیس للامام ان یغزو به بحال۔ عن کعب بن مالک۔ ● سیرت ابن هشام:۴/۵۳۱ تا ۵۳۷۔ ● السیرة النبویة لابن کثیر:۴/۴۲ تا ۴۸۔

ابو داؤد نے کعب بن مالک سے مندرجہ ذیل الفاظ نقل کیے ہیں۔

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت کعب بن مالک سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں معافی کے شکریہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ' قَالَ: فَقُلْتُ: اِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔

میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لئے صدقہ و خیرات کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اپنا کچھ مال اپنے لئے روک لو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ کعب بن مالک کا بیان ہے میں نے عرض کیا اچھا تو میں اپنا خیبر والا حصہ اپنے لئے روک لیتا ہوں۔

❶ ابوداؤد کتاب الایمان والنذور باب فیمن نذران یتصدق بماله ۔ ❷ ترمذی:۱۴۱/۲۔ ابواب التفسیر سورۃ التوبۃ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس غزوہ سے پیچھے رہ جانے والے سات صحابہؓ

نبی ﷺ نے فرمایا کہ سارا مال دینے کی ضرورت نہیں ' صرف ایک تہائی کافی ہے۔

تشریح : ابولبابہ بن عبدالمنذر اور ان کے چھ ساتی بیعت عقبہ کے موقع پر ہجرت سے پہلے اسلام لائے تھے۔ پھر جنگ بدر جنگ احد اور دوسرے معرکوں میں برابر شریک رہے۔ مگر غزوۂ تبوک کے موقع پر نفس کی کمزوری نے غلبہ کیا اور یہ کسی عذرِ شرعی کے بغیر بیٹھے رہ گئے۔ ایسے ہی مخلص ان کے دوسرے ساتھی تھے اور ان سے بھی یہ کمزوری سرزد ہو گئی۔ جب نبی ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے اور ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق اللہ اور رسول کی کیا رائے ہے تو انہیں سخت ندامت ہوئی۔ قبل اس کے کہ کوئی باز پرس ہوتی انہوں نے خود ہی اپنے آپ کو باندھ لیا اور کہا کہ ہم پر خواب و خور حرام ہے جب تک ہم معاف نہ کر دیئے جائیں یا پھر ہم مرجائیں۔ چنانچہ کئی روز وہ اسی طرح بے آب و دانہ اور بے خواب بندھے رہے حتی کہ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ آخرکار جب انہیں بتایا گیا کہ اللہ اور رسول نے تمہیں معاف کر دیا تو انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ ہماری توبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ جس گھر کی آسائش نے ہمیں فرض سے غافل کیا اسے اور اپنے تمام مال کو خدا کی راہ میں دے دیں۔ تو نبی ﷺ نے مندرجہ بالا الفاظ فرمائے۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت تہائی مال فی سبیل اللہ وقف کر دیا۔ (تفہیم ج۲/۲۳۰۔ التوبہ حاشیہ ۹۹)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ' ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ' عَنْ اَبِيْهِ' اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' اَوْ اَبُوْ لُبَابَةَ اَوْ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ: اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِيْ الَّتِيْ اَصَبْتُ فِيْهَا الذَّنْبَ' وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهٖ صَدَقَةً' قَالَ: يَجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ.

ابن کعب نے اپنے والد کعب سے روایت بیان کی کہ انہوں نے یا ابو لبابہ یا وہ شخص جسے اللہ نے چاہا نے نبیؐ سے عرض کیا کہ میری توبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ میں اپنا وہ خاندانی مکان جس میں' میں اس کوتاہی و گناہ کا مرتکب ہوا اسے چھوڑ دوں اور اپنا سارا مال صدقہ کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا بس مال کا تیسرا حصہ صدقہ کرنا تیرے لئے کافی ہے۔

ابوداؤد نے حضرت کعب سے ایک روایت میں مندرجہ ذیل الفاظ بھی ذکر کئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اِلَى اللّٰهِ اَنْ اُخْرِجَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهٖ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَدَقَةً قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَنِصْفَهٗ، قَالَ: لَا قُلْتُ: فَثُلُثَهٗ، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَاِنِّيْ سَاُمْسِكُ سَهْمِيْ مِنْ خَيْبَرَ

حضرت کعب بن مالک کا اپنا بیان ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری توبہ اور رجوع الی اللہ میں یہ بھی شامل ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے لئے اپنا سارا مال صدقہ کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے پھر عرض کی۔ پس آدھا مال۔ آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے پھر عرض کی تیسرا حصہٴ مال اب آپ نے جواب میں فرمایا ہاں۔ (اتنا کافی ہے) چنانچہ میں نے خیبر والے اپنے حصہ کو روک لیا۔

مآخذ:

① ابو داؤد:۲۴۰/۳۔ کتاب الایمان و النذور باب فیمن نذر ان یتصدق بماله۔ موطا امام مالک:۳۱۹/۱۔ کتاب النذور باب جامع الایمان۔ موطا نے یجزیک من ذلک الثلث نقل کیا ہے۔ السنن الکبریٰ:۶۸/۱۰۔ کتاب الایمان، باب الخلاف فی النذر الذی یخرجه مخرج الیمین۔ السنن نے یجزی عنک الثلث من مالک نقل کیا ہے۔

② ابو داؤد:۲۴۱/۲۔ کتاب الایمان والنذور باب فیمن نذران یتصدق بماله۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپسی اور مسجد ضرار

منافقین جن کے ساتھ اب تک وقتی مصالح کے لحاظ سے چشم پوشی و درگزر کا معاملہ کیا جا رہا تھا اب چونکہ بیرونی خطرات کا دباؤ کم ہو گیا تھا بلکہ گویا نہیں رہا تھا اس لئے حکم دیا گیا کہ آئندہ ان کے ساتھ کوئی نرمی نہ کی جائے اور وہی سخت برتاؤ ان چھپے ہوئے منکرینِ حق کے ساتھ بھی ہو جو کھلے منکرینِ حق کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی پالیسی تھی جس کے مطابق نبی ﷺ نے غزوۂ تبوک کی تیاری کے زمانہ میں سویلم کے گھر میں آگ لگوا دی۔ جہاں منافقین کا ایک گروہ اس غرض سے جمع ہوتا تھا کہ مسلمانوں کو شرکت جنگ سے باز رکھنے کی کوشش کرے اور اسی پالیسی کے تحت تبوک سے واپس تشریف لاتے ہی نبی ﷺ نے پہلا کام یہ کیا کہ مسجد ضرار کو ڈھانے اور جلا دینے کا حکم دے دیا۔ (تفہیم ج:۲، ص:۱۷۳۔ التوبہ، دیباچہ، مسائل و مباحث)

تخریج:

① قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: ثُمَّ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ بِذِی اَوَانٍ، بَلَدٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ سَاعَةٌ مِنْ نَّهَارٍ، وَكَانَ اَصْحَابُ مَسْجِدِ الضِّرَارِ قَدْ كَانُوْا اَتَوْهُ وَهُوَ يَتَجَهَّزُ اِلٰى تَبُوْكَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا قَدْ بَنَيْنَا مَسْجِدًا لِذِی الْعِلَّةِ وَالْحَاجَةِ وَاللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ وَاللَّيْلَةِ الشَّاتِيَةِ، وَاِنَّا نُحِبُّ اَنْ تَاْتِيَنَا، فَتُصَلِّیْ لَنَا فِيْهِ، فَقَالَ: اِنِّیْ عَلٰى جَنَاحِ سَفَرٍ، وَحَالِ شُغْلٍ، اَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ قَدْ قَدِمْنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَ تَيْنَاكُمْ، فَصَلَّيْنَا لَكُمْ فِيْهِ. فَلَمَّا نَزَلَ بِذِی اَوَانٍ، اَتَاهُ خَبَرُ الْمَسْجِدِ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ابن اسحاق کا بیان ہے پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہو کر ذی اوان کے مقام پر فروکش ہوئے۔ مدینہ منورہ سے اس کا فاصلہ صرف ایک گھڑی کا تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب تبوک کی جانب کی تیاری میں مصروف تھے، اس وقت مسجد ضرار بنانے والوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا۔ یا رسول اللہ ہم لوگوں نے بیماروں، محتاجوں کے لئے نیز بارش اور سردی کی راتوں کے لئے ایک مسجد تعمیر کی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ اس مسجد میں تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھا کر اس کا باقاعدہ افتتاح فرمائیں۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ میں اس وقت تو رخت سفر باندھے ہوئے ہوں اور مشغولیت و مصروفیت کے عالم میں ہوں یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ' اَخَابَنِيْ سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ' وَمَعْنَ ابْنَ عَدِيٍّ' اَوْ اَخَاهُ عَاصِمَ ابْنَ عَدِيٍّ' اَخَابَنِي الْعَجْلَانِ' فَقَالَ: انْطَلِقَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ الظَّالِمِ اَهْلُهٗ' فَاهْدِمَاهُ وَحَرِّقَاهُ' فَخَرَجَا سَرِيْعَيْنِ حَتّٰى اَتَيَا بَنِيْ سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ. وَهُمْ رَهْطُ مَالِكِ ابْنِ الدُّخْشُمِ' فَقَالَ مَالِكٌ لِمَعْنٍ: اَنْظِرْنِيْ حَتّٰى اَخْرُجَ اِلَيْكَ بِنَارٍ مِنْ اَهْلِيْ' فَدَخَلَ اِلٰى اَهْلِهٖ' فَاَخَذَ سَعْفًا مِنَ النَّخْلِ' فَاَشْعَلَ فِيْهِ نَارًا' ثُمَّ خَرَجَا يَشْتَدَّانِ حَتّٰى دَخَلَاهُ' وَفِيْهِ اَهْلُهٗ' فَحَرَّقَاهُ وَهَدَّمَاهُ' وَتَفَرَّقُوْا عَنْهُ وَنَزَلَ فِيْهِمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا نَزَلَ. وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الى آخر القصة

جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ اگر ہم واپس آئے تو ان شاء اللہ تمہارے پاس آئیں گے اور اس مسجد میں تمہیں نماز پڑھائیں گے۔ واپسی پر جب آپ ذی اوان میں آکر اترے تو مسجد کے بارے میں صحیح صورت حال کی اطلاع ملی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مالک بن دخشم جو بنو سالم بن عوف سے تعلق رکھتے تھے اور معن ابن عدی کو یا ان کے بھائی عاصم بن عدی کو جن کا تعلق بنو عجلان سے تھا کو بلا کر فرمایا تم دونوں اس مسجد میں جاؤ جس کے تعمیر کرنے والے ظالم لوگ ہیں۔ اسے منہدم کر دو اور نظر آتش کر کے جلا ڈالو۔ یہ دونوں بڑی تیزی سے نکل گئے اور بنو سالم بن عوف کے پاس پہنچ گئے یہ بنو مالک بن دخشم کا خاندان تھا۔ مالک نے معن سے کہا کہ مجھے ذرا اتنی سی مہلت درکار ہے کہ گھر سے آگ لے کر آ جاؤں۔ چنانچہ یہ اپنے گھر گئے اور کھجور کے درخت کی ایک شاخ لے کر اسے آگ لگائی۔ پھر دونوں دوڑتے ہوئے مسجد ضرار میں پہنچے۔ (مسجد ضرار تعمیر کرنے والے حضرات اس میں موجود تھے) انہوں نے مسجد کو آگ لگا دی اور اسے گرا کر پیوند خاک کر دیا۔ اس دوران میں اصحاب مسجد ضرار چھوڑ چھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ ان کے بارے میں قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بن المومنین۔

مآخذ:

① ۞ سیرت ابن ہشام:۵۲۹/۴۔ ۵۳۰۔ ۞ تفسیر ابن کثیر:۳۸۸/۲۔ ۞ السيرة النبوية:۴۰/۴۔ مختصر

مسجد ضرار کو مسمار کیوں کیا گیا؟

منافقین نے ایک قرارداد سے یہ طے کیا کہ وہ مدینہ میں اپنی علیحدہ مسجد بنائیں گے تاکہ عام مسلمانوں سے بچ کر منافق مسلمانوں کی علیحدہ جتھہ بندی اس طرح کی جا سکے کہ اس پر مذہب کا پردہ پڑا رہے اور آسانی سے اس پر کوئی شبہہ نہ کیا جا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکے اور وہاں نہ صرف یہ کہ منافقین منظم ہو سکیں اور آئندہ کارروائیوں کے لئے مشورے کر سکیں بلکہ ابو عامر جو روم میں ان کا ساتھی تھا' کے پاس سے جو ایجنٹ خبریں اور ہدایات لے کر آئیں وہ بھی غیر مشتبہ فقیروں اور مسافروں کی حیثیت سے اس مسجد میں ٹھہر سکیں۔ یہ تھی وہ ناپاک سازش جس کے تحت مسجد ضرار تیار کی گئی تھی۔

مدینہ میں اس وقت دو مسجدیں تھیں۔ ایک مسجد قبا جو شہر کے مضافات میں تھی دوسری مسجد نبوی جو شہر کے اندر تھی' ان دو مسجدوں کی موجودگی میں ایک تیسری مسجد بنانے کی کوئی ضرورت نہ تھی اور وہ زمانہ ایسی احمقانہ مذہبیت کا نہ تھا کہ مسجد کے نام سے ایک عمارت بنا دینا بجائے خود کار ثواب ہو۔ قطع نظر اس سے کہ اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔ بلکہ اس کے برعکس ایک نئی مسجد بننے کے معنی یہ تھے کہ مسلمانوں کی جماعت میں خواہ مخواہ تفریق رونما ہو۔ جسے ایک صالح اسلامی نظام کسی طرح گوارا نہیں کر سکتا۔ اسی لئے یہ لوگ مجبور ہوئے کہ اپنی علیحدہ مسجد بنانے سے پہلے اس کی ضرورت ثابت کریں۔ چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کے حضور اس تعمیر نو کے لئے یہ ضرورت پیش کی کہ بارش میں اور جاڑے کی راتوں میں عام لوگوں کو اور خصوصاً ضعیفوں اور معذوروں کو جو ان دونوں مسجدوں سے دور رہتے ہیں' پانچوں وقت حاضری دینی مشکل ہوتی ہے' لہٰذا ہم محض نمازیوں کی آسانی کے لئے یہ ایک نئی مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔

ان پاکیزہ ارادوں کی نمائش کے ساتھ جب یہ مسجد ضرار بن کر تیار ہوئی تو یہ اشرار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے درخواست کی کہ آپ ایک مرتبہ خود نماز پڑھا کر ہماری مسجد کا افتتاح فرما دیں۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ "اس وقت میں جنگ کی تیاری میں مشغول ہوں اور ایک بڑی مہم درپیش ہے۔ اس مہم سے واپس آکر دیکھوں گا"۔ اس کے بعد آپ تبوک کی طرف روانہ ہو گئے اور آپ کے پیچھے یہ لوگ اس مسجد میں اپنی جتھہ بندی اور سازش کرتے رہے' حتیٰ کہ انہوں نے یہاں تک طے کر لیا کہ ادھر رومیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قلع قمع ہو اور ادھر یہ فوراً ہی عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج شاہی رکھ دیں۔ لیکن تبوک میں جو معاملہ پیش آیا اس نے ان کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ واپسی پر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ کے قریب ذی اوان کے مقام پر پہنچے تو سورۃ توبہ کی کچھ آیات نازل ہوئیں۔ آپؐ نے اسی وقت چند آدمیوں کو مدینہ کی طرف بھیج دیا تاکہ آپ کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے پہلے وہ اس مسجد ضرار کو مسمار کر دیں۔ (تفہیم القرآن ج:۲' ص:۲۳۴۔ التوبہ حاشیہ ۱۰۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عذر شرعی کی بنا پر شریک جہاد نہ ہونے والوں کی حیثیت

ان بالمدینة اقواما ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم۔

مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے کوئی وادی طے نہیں کی اور کوئی کوچ نہیں کیا جس میں وہ تمہارے ساتھ ساتھ نہ رہے ہوں۔ صحابہؓ نے تعجب سے کہا "کیا مدینہ ہی میں رہتے ہوئے؟" فرمایا "ہاں' مدینے ہی میں رہتے ہوئے۔ کیونکہ مجبوری نے انہیں روک لیا تھا ورنہ وہ خود رکنے والے نہ تھے۔

تشریح : ایسے لوگ جو خدمت دین کے لئے بے تاب ہوں اور اگر کسی حقیقی مجبوری کے سبب سے یا ذرائع نہ پانے کی وجہ سے عملاً خدمت نہ کر سکیں تو ان کے دل کو اتنا ہی سخت صدمہ ہو جتنا کسی دنیا پرست کو روزگار چھوٹ جانے یا کسی بڑے نفع کے موقع سے محروم رہ جانے کا ہوا کرتا ہے' ان کا شمار خدا کے ہاں خدمت انجام دینے والوں ہی میں ہو گا۔

اگرچہ انہوں نے عملاً کوئی خدمت انجام نہ دی ہو۔ اس لئے کہ وہ چاہے ہاتھ پاؤں سے کام نہ کر سکے ہوں لیکن دل سے تو وہ برسر خدمت ہی رہے ہیں۔ یہی بات ہے جو نبی نے غزوۂ تبوک سے واپسی پر اثنائے سفر میں اپنے رفقاء کو خطاب کرتے ہوئے فرمائی۔ (تفہیم القرآن' ج:۲' ص:۲۲۴۔ التوبہ حاشیہ ۹۳)

تخریج :

① حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ' قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ' قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ نِ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ' فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ' فَقَالَ: اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلاَ قَطَعْتُمْ' وَادِيًا اِلاَّ كَانُوْا مَعَكُمْ' قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ: وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے نبی ﷺ غزوۂ تبوک سے واپسی پر مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا' مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے کوئی وادی طے نہیں کی اور کوئی کوچ نہیں کیا جس میں وہ تمہارے ساتھ ساتھ نہ رہے ہوں۔ صحابہؓ نے تعجب سے کہا "کیا مدینہ ہی میں رہتے ہوئے؟ فرمایا۔ ہاں مدینہ ہی میں رہتے ہوئے' کیونکہ مجبوری نے انہیں روک لیا تھا (ورنہ وہ خود رکنے والے نہ تھے)

مآخذ :

① ❁ بخاری:۲/۶۳۷۔ کتاب المغازی' باب--- ❁ بخاری:۱/۳۹۸۔ کتاب الجهاد' باب من حبسه العذر عن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الغزو--- اس مقام پر بخاری نے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزَاةٍ' فَقَالَ: اِنَّ اَقْوَامًا بِالْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلاَ وَادِيًا اِلاَّ وَهُمْ مَعَنَا فِيْهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔

ابو داؤد:۱۲/۳ ۔ كتاب الجهاد' باب فى الرخصة فى القعود من العذر۔ اس میں آغاز روایت لقد تركتم بالمدينة سے ہے۔ ابن ماجه كتاب الجهاد' باب من حبسه العذر عن الجهاد' عن انس بن مالک ابن ماجہ کی ایک روایت میں شركو كم فى الاجر کے الفاظ بھی منقول ہیں۔ مسند احمد:۱۰۳/۳' ۱۶۰' ۱۸۲' ۲۱۴' ۳۰۰' ۳۴۱ عن انس۔ السنن الكبرٰى للبيهقى:۲۴/۹۔ كتاب السير باب من اعتذر الضعف۔ مصنف ابن ابى شيبة:۵۴۶/۱۴۔ كتاب المغازى باب ۴ ما حفظ ابوبكر فى غزوة تبوک۔ عن انسؓ۔ السيرة النبويه لابن كثير:۴۱/۴۔ عن انس۔ السيرة الحلبية:۱۲۲/۳۔ (غزوۂ تبوک)۔ طبقات ابن سعد:۱۶۸/۲۔ (غزوه تبوک) طبقات ابن سعد نے حضرت جابر سے ایک روایت نقل کی ہے جس میں حبسهم العذر کے بجائے حبسهم المرض ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حجۃ الوداع اور حرمت سود

کل ربافی الجاهلیة موضوع تحت قدمی هاتین و اول ما اضعه ربا العباس

(فتح مکہ کے روز جب آپ شہر میں داخل ہوئے تو) آپ نے اعلان کیا کہ زمانۂ جاہلیت کا ہر سود جو لوگوں کے ذمے تھا میرے ان قدموں تلے روند ڈالا گیا اور سب سے پہلے جس سود کو میں ساقط کرتا ہوں وہ میرے چچا عباس کا ہے۔ (1)

تشریح : حدیث بالا سے ظاہر ہے کہ حضورؐ نے اپنے رشتہ داروں کو جمع کرکے اس کی تعمیل کر دی۔ اور اس سے یہ اصول واضح ہو گیا کہ دین میں نبی اور اس کے خاندان کے لئے کوئی امتیازی مراعات نہیں ہیں' جن سے دوسرے محروم ہوں۔ جو چیز زہر قاتل ہے وہ سب ہی کے لئے قاتل ہے۔ نبی کا کام یہ ہے کہ سب سے پہلے اس سے خود بچے اور اپنے قریبی لوگوں کو اس سے ڈرائے۔ پھر ہر خاص و عام کو متنبہ کر دے کہ جو بھی اسے کھائے گا' ہلاک ہو جائے گا۔ اور جو چیز نافع ہے وہ سب ہی کے لئے نافع ہے' نبی کا منصب یہ ہے کہ سب سے پہلے اسے خود اختیار کرے اور اپنے عزیزوں کو اس کی تلقین کرے' تاکہ ہر شخص دیکھ لے کہ یہ وعظ و نصیحت دوسروں ہی کے لئے نہیں ہے' بلکہ نبی اپنی دعوت میں مخلص ہے۔ اس طریقے پر نبی ﷺ زندگی بھر عامل رہے۔ (تفہیم القرآن' ج:۳' ص:۵۴۲۔ الشعراء حاشیہ ۱۳۵)

تخریج :

① حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ حَاتِمٍ' قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ' عَنْ اَبِيْهِ' قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ--- فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ--- فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ

حضرت جعفر اپنے باپ محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہ کے پاس گئے---- تو میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج (حجۃ الوداع) کے متعلق بتائیں۔ (انہوں نے شروع سے لے کر آخر تک بیان کیا) تو بتایا کہ آپ بطن وادی میں تشریف لائے اور خطاب فرمایا کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر ایسے

(1) واضح رہے کہ سود کی حرمت کا حکم آنے سے پہلے حضرت عباسؓ سود پر روپیہ چلاتے تھے اور ان کا بہت سا سود اس وقت لوگوں کے ذمے وصول طلب تھا۔ (از مولف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّاسَ؟ وَقَالَ: اِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا' اَلاكُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ' وَدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ' وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآئِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ' فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضوعَةٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ' الحديث

حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینے میں' اس شہر کے اندر۔ سن لو کہ زمانۂ جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے روند ڈالی گئی ہے۔ جاہلیت کے خون میرے پاؤں تلے روند دیئے گئے۔ اور سب سے پہلا خون جسے میں اپنے خونوں میں سے روندتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جو بنی سعد میں شیر خوار تھا اور جسے ھذیل نے قتل کر دیا تھا اور جاہلیت کے زمانہ کا ہر سود جو لوگوں کے ذمہ تھا میرے ان قدموں تلے روند ڈالا گیا اور سب سے پہلے جس سود کو میں ساقط کرتا ہوں وہ اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ وہ سارا سود ساقط ہے۔

ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں سلیمان بن عمرو' عن ابیہ کی سند سے مندرجہ ذیل الفاظ منقول ہیں۔

② قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ: اَلَاۤ اِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ۔ الخ

عمرو سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ سنو زمانۂ جاہلیت کا ہر سود ساقط کر دیا گیا ہے۔ اب راس المال تمہارا ہے نہ تم ظلم و ناانصافی کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

دارمی نے مسلم والی روایت نقل کی ہے۔

دارمی میں ابوحرہ الرقاشی نے اپنے چچا سے جو روایت نقل ہے جسے امام دارمی نے کتاب البیوع میں لیا ہے اس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

③ كُنْتُ آخِذًا بِزِمَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَذُوْدُ النَّاسَ عَنْهُ' فَقَالَ: اَلَاۤ اِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ--- اِنَّ اَوَّلَ رِبَا يُوْضَعُ رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَكُمْ رُؤُسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ۔

ابوحرہ رقاشی نے اپنے چچا کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایام تشریق کے درمیان میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور لوگوں کو آپ سے دور کر رہا تھا۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا۔ سن لو زمانۂ جاہلیت کا ہر سود ساقط کر دیا گیا ہے۔ پہلا سود جسے ساقط کیا جاتا ہے وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ تمہارے لئے راس المال ہے نہ تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

مآخذ:

① مسلم:۱/۳۹۷ ۔ کتاب الحج' باب حجة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ۔ ابو داؤد:۲/۱۸۵۔ کتاب المناسک باب صفة حجة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم

② ابو داؤد:۳/۲۴۴۔۲۴۵۔ کتاب البیوع باب فی وضع الربا۔ ترمذی:۲/۱۴۰۔ ابواب التفسیر سورة التوبة ۔ ابن ماجه کتاب المناسک باب۷۶ ۔ باب الخطبة یوم النحر۔ دارمی:۱/۳۷۷ ۔ کتاب الحج باب ۳۴ فی سنة الحج۔

③ دارمی:۲/۱۶۲۔ کتاب البیوع باب۳ فی الربا الذی کان فی الجاھلیة۔ مسند احمد:۵/۷۳۔ ابو حره الرقاشی عن عمه ۔ السنن الکبرٰی بیهقی:۵/۸ ۔ کتاب الحج باب ما یدل علی ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم احرم احراما۔ عن جابر بن عبداللہ۔ مسلم والی روایت نقل کی ہے السنن الکبرٰی:۹/۱۲۲ پر حضرت جابر سے مروی روایت الا وان کل شی من امر الجاھلیة موضوع تحت قدمی الخ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری رسول ﷺ کی آخری وصیت

لا ترجعون بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ بخاری (کتاب الفتن)

کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد تم پھر کفر کی طرف پلٹ کر آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو"۔

تشریح: رسول اللہ ﷺ کو اپنے آخری زمانہ میں سب سے زیادہ خطرہ جس چیز کا تھا وہ یہی تھا کہ کہیں مسلمانوں میں جاہلی عصبیتیں پیدا نہ ہو جائیں اور ان کی بدولت اسلام کا قصر ملت پارہ پارہ نہ ہو جائے۔ اس لئے حضورؐ بار بار یہ وصیت فرماتے تھے۔

اپنی زندگی کے آخری حج حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے تو عرفات کے خطبہ میں عام مسلمانوں کو خطاب کر کے فرمایا۔
"سن رکھو کہ اور جاہلیت میں سے ہر چیز آج میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے تھے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ جاہلیت کے سب دعوے باطل کر دیئے گئے۔ اب تمہارے خون اور تمہاری عزتیں اور تمہارے اموال ایک دوسرے کے لئے ویسے ہی حرام ہیں جیسے آج کا دن تمہارے اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں حرام ہے"۔
پھر منیٰ میں تشریف لے گئے اس سے بھی زیادہ زور کے ساتھ اس تقریر کو دہرایا اور اس پر اضافہ کیا "دیکھو! میرے بعد پھر گمراہی کی طرف پلٹ کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنے لگنا"۔
"عنقریب تم اپنے رب سے ملنے والے ہو' وہاں تمہارے اعمال کی تم سے باز پرس ہو گی"۔ سنو! اگر کوئی نکٹا حبشی بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے اور وہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق چلائے تو اس کی بات ماننا اور اطاعت کرنا"۔
یہ ارشاد فرما کر پوچھا کہ "کیا میں نے تم کو یہ پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا ہاں' یا رسول اللہ۔ فرمایا اے خدا! تو گواہ رہیو!" اور لوگوں سے کہا کہ "جو موجود ہے وہ اس پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا دے جو موجود نہیں ہیں"۔ [1]

حج سے واپس ہو کر شہدائے احد کے مقام پر تشریف لے گئے اور مسلمانوں کو خطاب کر کے فرمایا: "مجھے اس کا خوف نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک کرو گے' مگر ڈرتا اس سے ہوں کہ کہیں تم دنیا میں مبتلا نہ ہو جاؤ اور آپس میں لڑنے نہ لگو۔ اگر ایسا کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح پہلی امتیں ہلاک ہو چکی ہیں۔ (اسلامی ریاست' ص:۲۳۹۔۲۴۰)

[1] ملاحظہ ہو بخاری کتاب الفتن' مسلم' مشکوٰۃ' کتاب الامارۃ اور سیرت ابن ہشام۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عصبیت میں مبتلا ہونے کا نتیجہ:

مسلمانوں میں ھندیت' ترکیت' افغانیت' عربیت اور ایرانیت کے احساسات کا پیدا ہونا' اسلامی قومیت کا احساس مٹنے اور اسلامی وحدت کے پارہ پارہ ہونے کو مستلزم ہے۔ اور یہ نتیجہ محض عقلی نہیں ہے بلکہ بارہا مشاہدہ میں آ چکا ہے۔ مسلمانوں میں جب کبھی وطنی یا نسلی تعصبات پیدا ہوئے تو مسلمانوں نے مسلمان کا گلا ضرور کاٹا اور لا ترجعون بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض کے اندیشہ نبوی کی تصدیق کر کے ہی چھوڑی۔ لہٰذا وطنیت کے داعیوں کو اگر یہ کام کرنا ہی ہے تو بہتر ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور دنیا کو دھوکا نہ دیں بلکہ جو کچھ کریں یہ جان کر کریں کہ وطنی قومیت کی دعوت محمد رسول اللہ کی دعوت کی عین ضد ہے۔ (اسلامی ریاست ص ۲۴۳-۲۴۴)

تخریج:

① حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ' قَالَ: اَخْبَرَنِیْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ' عَنْ اَبِیْهِ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ' اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ یَقُوْلُ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ' قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَرْتَدُّوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ عَنْ جَدِّهٖ جَرِیْرٍ' قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ' ثُمَّ قَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

حضرت ابن عمر سے مروی ہے انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم میرے بعد کفر کی طرف پلٹ کر آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنے لگو۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے بعد مرتد ہو کر کفر کی طرف پلٹ کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنے لگو۔ جریر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں مجھے فرمایا کہ میں لوگوں کو خاموش رہنے کی اپیل کروں۔ پھر آپ نے فرمایا میرے بعد کفر کی طرف پلٹ کر آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنے لگو۔

بخاری کی کتاب المغازی میں حضرت ابوبکرہؓ سے مروی روایت:

② عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ' عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ' السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا' مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ' ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ: ذُوالْقَعْدَةِ' وَذُوالْحِجَّةِ' وَالْمُحَرَّمُ' وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ' اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو زمانہ گھوم پھر کر پھر اپنی اصل جگہ پر آ گیا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان (کائنات) کو پیدا فرمایا تھا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں۔ ان میں سے چار حرام مہینے ہیں۔ تین تو متواتر و مسلسل ہیں۔ یعنی ذوالقعدہ' ذوالحجۃ اور محرم اور چوتھا رجب کا مہینہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ، قَالَ: اَلَيْسَ ذُوالْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ، قَالَ: اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ، قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا، قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِاسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ، قَالَ محمد واَحْسبه قَالَ: وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَسَيَسْئَالُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ، اَلَا، فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهٗ اَنْ يَكُوْنَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ يَقُوْلُ: صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ۔

جو جمادی الثانی اور شعبان کے مابین پڑتا ہے۔ پھر آپ نے حاضرین سے دریافت فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے ہمارا خیال تھا کہ آپ اس ماہ کا کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا آج کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش رہے۔ ہمیں گمان ہوا کہ آپ اس دن کا شائد کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے۔ آپ نے پوچھا کیا آج یوم النحر نہیں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا خوب سن لو۔ تمہاری جانیں، تمہارے مال محمد کہتے ہیں کہ میرا خیال ابو بکرہ نے یہ بھی بیان کیا کہ تمہاری آبروئیں اسی طرح حرام ہیں جس طرح یہ مہینہ، یہ شہر اور یہ دن حرام ہیں۔ تمہیں ایک دن ضرور اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنے لگنا۔ سنو جو اس وقت حاضر ہے وہ غائب تک یہ پیغام پہنچا دے۔ اس لئے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پہنچانے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جسے پہنچائی جائے۔ محمد اس حدیث کو بیان کرتے وقت کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ نے سچ فرمایا۔ آخر میں آپ نے فرمایا سن لو میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔

③ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَ عَنْ رَجُلٍ اٰخَرَ هُوَ اَفْضَلُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ

حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطاب میں فرمایا جانتے ہو یہ کونسا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمارا خیال تھا کہ آپ اس دن کا کوئی اور نام تجویز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ' فَقَالَ: اَلَا تَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا؟ قَالُوْا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ' قَالَ: حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ' فَقَالَ: اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَقَالَ: اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ اَلَیْسَتْ بِالْبَلْدَۃِ الْحَرَامِ؟ قُلْنَا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ' قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَ کُمْ' وَاَمْوَالَکُمْ' وَاَعْرَاضَکُمْ' وَاَبْشَارَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ' قَالَ: اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّہٗ رُبَّ مُبَلَّغٍ یُبَلِّغُہٗ مَنْ ھُوَ اَوْعٰی لَہٗ وَکَانَ کَذَالِکَ' فَقَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ الخ

فرمائیں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا کیا یہ یوم نحر نہیں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ پھر خود ہی فرمایا کیا یہ بلد حرام نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ۔ پھر ارشاد ہوا۔ بے شک تمہارے خون' اور تمہارے اموال اور تمہاری آبروئیں اور تمہاری جانیں ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر میں یہ دن حرام ہے۔ پھر دریافت فرمایا کیا میں نے پیغام الٰہی تمہیں پہنچا دیا؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپؐ نے فرمایا الٰہی گواہ رہیو۔ پس اب جو یہاں حاضر ہے وہ غائب کو یہ پیغام پہنچائے۔ کیونکہ بہت سے شخص ایسے ہوتے ہیں جو اس سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں جس نے پہنچایا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا میرے بعد کفر کی طرف پلٹ کر ایک دوسرے کی گردنیں مارنے نہ لگ جانا۔

④ عَنِ ابْنِ عُمَرَ' قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ' بِمِنًی: اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا؟ قَالُوْا: اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ' قَالَ: فَاِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ حَرَامٌ' اَفَتَدْرُوْنَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ قَالُوْا: اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ' قَالَ: بَلَدٌ حَرَامٌ' قَالَ: اَتَدْرُوْنَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا؟ قَالُوْا: اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ' قَالَ: شَھْرٌ' حَرَامٌ' قَالَ: فَاِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ دِمَآءَ کُمْ' وَاَمْوَالَکُمْ' وَاَعْرَاضَکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا۔ وَقَالَ ھِشَامُ بْنُ الْغَازِ:/نبأ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ' قَالَ: وَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بَیْنَ الْجَمَرَاتِ فِی الْحَجَّۃِ الَّتِیْ حَجَّ بِھٰذَا وَقَالَ: ھٰذَا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ' فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جانتے ہو یہ کونسا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا یقیناً یہ یوم حرام ہے۔ پھر دریافت فرمایا جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا شہر حرام ہے۔ پھر دریافت فرمایا جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد ہوا۔ ماہ حرام ہے۔ پھر فرمایا۔ یقیناً اللہ نے تم پر تمہارے خون اور اموال اور آبروئیں اسی طرح حرام قرار دی ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس مہینے میں اس شہر میں۔ ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی ﷺ حجۃ الوداع میں یوم نحر میں جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا یہ حج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ، فَقَالُوْا: هٰذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ۔

اکبر کا دن ہے اے اللہ تو گواہ رہ اور لوگوں کو الوداع کہا۔ چنانچہ لوگوں نے کہا کہ یہ حجۃ الوداع ہے۔

⑤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: يَوْمٌ حَرَامٌ، فَقَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ، وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا۔ فَاَعَادَهَا مِرَارًا۔ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَوَصِيَّتُهٗ اِلٰى اُمَّتِهٖ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (قربانی کے روز) خطاب فرمایا لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ یوم حرام ہے پھر آپ نے دریافت فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا شہر حرام ہے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ماہ حرام ہے۔ اس کے بعد فرمایا بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا آج کا دن، اس شہر میں، اس مہینے میں تم پر حرام ہے۔ یہ جملہ آپ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا پھر اپنا سر مبارک اوپر اٹھا کر فرمایا، اے اللہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ آپ کی اپنی امت کو وصیت ہے کہ جو حاضر ہے وہ غائب تک یہ پیغام پہنچائے اور میرے بعد کفر کی طرف پلٹ کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنے لگو۔

⑥ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَلَا اَيُّ شَهْرٍ تَعْلَمُوْنَهٗ اَعْظَمَ حُرْمَةً؟ قَالُوْا: اَلَا شَهْرُنَا هٰذَا؟ قَالَ: اَلَا اَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُوْنَهٗ اَعْظَمَ حُرْمَةً؟ قَالُوْا: اَلَا بَلَدُنَا هٰذَا، قَالَ: اَلَا اَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُوْنَهٗ اَعْظَمَ حُرْمَةً؟ قَالُوْا: اَلَا يَوْمُنَا هٰذَا، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يُجِيْبُوْنَهٗ اَلَا نَعَمْ، قَالَ:

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر دریافت فرمایا۔ حرمت کے اعتبار سے تمہارے نزدیک کونسا مہینہ ہے۔ صحابہ کرام نے جواب میں عرض کیا کہ ہمارا یہ مہینہ نہیں؟ آپ نے پھر دریافت فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا کونسا شہر زیادہ حرمت والا ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ کیا ہمارا یہ شہر نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا کونسا دن زیادہ حرمت والا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ کیا ہمارا یہ دن نہیں؟ جب لوگ پوری طرح متوجہ ہو گئے تو فرمایا بے شک اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيْحَكُمْ اَوْ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِىْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

تعالیٰ نے تم ایک دوسرے پر تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری آبروئیں، اسی طرح حرام فرمائی ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے، اس شہر میں اور اس مہینہ میں۔ اور یہ کہ اس پر شرعی حق آتا ہو۔ کیا میں نے پہنچا نہیں دیا؟ تین مرتبہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ ہر بار انہوں نے جواب میں کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تمہاری تباہی و بربادی ہو میرے بعد کفر کی طرف پلٹ کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنا۔

السنن الکبری للبیھقی نے سراء بنت نبہان سے مندرجہ ذیل روایت بھی نقل کی ہے۔

⑦ حَدَّثَتْنِیْ سَرَّاءُ بِنْتُ نَبْهَانَ، وَكَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: هَلْ تَدْرُوْنَ اَیُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالَ: وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِیْ يَدْعُوْنَ يَوْمَ الرُّؤُسِ، قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: هٰذَا اَوْسَطُ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ، هَلْ تَدْرُوْنَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: هٰذَا الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَلْقَاكُمْ بَعْدَ هٰذَا، اَلَا وَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ، وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ فَيَسْأَ لُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلْيُبَلِّغْ اَدْنَاكُمْ اَقْصَاكُمْ، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَمْ يَلْبَثْ اِلَّا قَلِيْلاً حَتّٰى مَاتَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

مجھے سراء بنت نبہان نے بتایا اور وہ جاہلیت کے دور میں گھر کی مالکہ تھیں اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے سنا۔ آپؐ دریافت فرما رہے تھے کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کونسا دن ہے؟ خود ہی فرمایا یہ وہی دن ہے جسے تم یوم الرؤس کہتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایام تشریق کا اوسط ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کونسی جگہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ خود ہی فرمایا مشعر حرام ہے۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے نہیں کہ اس سال کے بعد پھر تم سے ملاقات کرسکوں گا، ہوش کو ش سے سنو، تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں آبروئیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا آج کا دن، تمہارے اس شہر میں۔ یہ حرمت برقرار رہے گی تاآنکہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔ پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پرسش کرے گا۔ ہوش سے سنو تم میں سے جو قریب ہے وہ دور والے کو یہ پیغام پہنچادے۔ کیا میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ مدینہ واپس آکر تھوڑی دیر بعد وفات پاگئے۔

⑧ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، وَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، جَمِيْعًا عَنْ حَاتِمٍ، قَالَ اَبُوْبَكْرٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِیُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ،

ہم جابر بن عبداللہ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے آنے والے حضرات کے نام دریافت کیے آخر میں مجھ تک پہنچے تو میں نے اپنا تعارف کرایا کہ میں محمد ابن علی بن حسین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، فَسَاَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ، فَقُلْتُ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى رَاْسِيْ، فَنَزَعَ زِرِّي الْاَعْلٰى، ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْاَسْفَلَ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَلْ عَمَّ شِئْتَ--- فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:--- فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ، فَخَطَبَ النَّاسَ، وَقَالَ: اِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ، وَدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ، وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآءِ نَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ، فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ، وَ اَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ، فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَالَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ، فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟ قَالُوْا: نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ اَدَّيْتَ وَ نَصَحْتَ الخ

ہوں۔ انہوں نے ازراہ شفقت اپنا ہاتھ میری جانب بڑھایا اور میرے سر پر رکھا اور میرا اوپر اور نیچے والا بٹن کھول کر میرے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ میں ان دنوں نوجوان تھا۔ بھتیجے خوش آمدید پوچھو جو کچھ پوچھنا ہے پس میں نے درخواست کی کہ آپؓ مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے بیان کرنا شروع کیا اور بتایا کہ آپ وادی کے درمیان پہنچے تو وہاں خطاب کے دوران لوگوں سے فرمایا۔ بلاشبہ تمہارے خون، اور تمہارے اموال ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جس طرح آج کا دن تمہارے لئے حرام ہے اس مہینے میں اس شہر کے اندر۔ سن لو زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں تلے پامال کر دی گئی ہے۔ جاہلیت کے خون بھی ساقط کر دیئے گئے اور پہلا خون جسے میں اپنے خونوں میں سے ساقط قرار دیتا ہوں، وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے۔ وہ بنی سعد میں شیر خوار تھا اسے ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ نیز زمانۂ جاہلیت کا سود بھی ساقط کر دیا گیا اس سلسلہ میں پہلا سود جسے میں اپنے سودوں سے ساقط قرار دیتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے اس لئے اب تمام سود ساقط قرار دے دیئے گئے ہیں۔ اب تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم لوگوں نے انہیں اللہ کی امان دے کر حاصل کیا ہے اور اللہ کے حکم کے ذریعہ سے تم نے ان کی شرم گاہوں کو حلال کیا ہے۔ تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر (گھر) پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کی آمد تمہارے لئے ناگواری کا موجب ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں ایسی مار مارو کہ جو جسم پر چوٹ کا نشان نہ چھوڑے۔ (ہڈی شکستہ نہ ہو جائے یا جسم کا کوئی عضو ضائع نہ ہو جائے) اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ ان کا معروف و دستور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق ان کا کھانا پینا اور لباس تم پر ہے۔ میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ ہے اللہ کی کتاب (قرآن مجید)۔ قیامت کے روز تم سے میرے متعلق استفسار ہو گا کہ میں نے پیغام الٰہی تمہیں پہنچا دیا یا نہیں) تو تم کیا جواب دو گے؟ سب بولے ہم اس کی گواہی دیں گے کہ آپؐ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور حق رسالت ادا کر دیا اور امت کی خیر خواہی فرمائی۔

المستدرک میں جابر بن عبداللہ کے واسطہ سے روایت۔

⑨ فَلَمَّا وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، اَمَرَ رَبِيْعَةَ ابْنَ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، فَقَامَ تَحْتَ يَدَيْ نَاقَتِهٖ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصْرِخْ اَيُّهَا النَّاسُ هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: الشَّهْرُ الْحَرَامُ، قَالَ: فَهَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: الْبَلَدُ الْحَرَامُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا، قَالُوْا: يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ دِمَآءَ كُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَكَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا، وَكَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا الخ

جب رسول اللہ ﷺ عرفات میں تشریف فرما تھے تو ربیعہ بن امیہ بن خلف کو جو اس وقت اونٹنی کے پاؤں کے درمیان کھڑا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے کہے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کونسا شہر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ماہ حرام ہے۔ پھر پوچھا جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا بلد حرام ہے۔ پھر دریافت کیا تمہیں معلوم ہے یہ کونسا دن ہے؟ انہوں نے بتایا کہ حج اکبر کا دن ہے۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے ایک دوسرے کے خون اور اموال کو اسی طرح حرام قرار دیا ہے جس طرح تمہارا یہ مہینہ حرام ہے اور جس طرح تمہارا یہ شہر تمہارے لئے حرام ہے اور جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے لئے حرام ہے۔

العداء بن خالد الکلابی کہتے ہیں۔

⑩ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الرِّكَابَيْنِ، يُنَادِيْ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ، يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ يَوْمٍ يَوْمِكُمْ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اَيُّ شَهْرٍ، شَهْرِكُمْ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ، بَلَدِكُمْ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: شَهْرُكُمْ، شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَقَالَ: اَلَا اِنَّ دِمَاءَ كُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ

عداء بن خالد کلابی کا بیان ہے کہ مین نے یوم عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اس وقت آپ رکابوں میں پاؤں رکھ کر کھڑے ہوئے تھے۔ بلند آواز سے پکار رہے تھے لوگو! (تمہیں معلوم ہے کہ) تمہارا کونسا دن ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا یہ مہینہ کونسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے پھر پوچھا کہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمٍ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى، فَيَسْئَالُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلَيْهِمْ الخ

کونسا شہر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر خود ہی فرمایا کہ یہ مہینہ' ماہ حرام ہے۔ راوی کا بیان ہے تو پھر آپ نے فرمایا بے شک تمہارے خون' تمہارے اموال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے لئے یہ دن اس مہینے میں' اس شہر میں حرام ہے اور قیامت تک یہ حرمت برقرار رہے گی تاآنکہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی جانب اوپر اٹھائے اور دعا فرمائی۔ اے اللہ ان پر گواہ رہیو' اے اللہ ان پر گواہ رہیو۔

مآخذ:

① ❁ بخاری کتاب الفتن:۱۰۴۸/۲۔ باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ ❁ ابو داؤد:۲۲۱/۴۔ کتاب السنۃ۔ باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ۔ عن ابن عمر۔ ❁ ترمذی:۴۳/۲۔ ابواب الفتن۔ باب لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ عن ابن عباس۔ ھذا حدیث حسن صحیح۔ ❁ سنن دارمی:۳۹۵/۱۔ کتاب المناسک باب ۷۶ فی حرمۃ المسلم عن جریر بن عبداللّٰہ۔ ❁ مسند احمد:۸۵/۲۔۸۷۔۱۰۴۔ عن ابن۔ عمر۔ ❁ مسند احمد:۴۴/۵/۴۵ عن ابی بکرۃ۔ ❁ السنن الکبرٰی:۱۴۰/۵۔ کتاب الحج' باب الخطبۃ یوم النحر عن ابی بکرۃ۔

② ❁ بخاری:۶۳۲/۲۔ کتاب المغازی باب حجۃ الوداع۔ عن ابی بکرۃ۔ ❁ بخاری:۲۱/۱۔ کتاب العلم لیبلغ الشاھد الغائب۔ اس مقام پر روایت کا آخری حصہ منقول ہے عن ابی بکرہ۔ ❁ بخاری:۸۳۳/۲۔ کتاب الاضاحی باب من قال الاضحٰی یوم النحر عن ابی بکرۃ۔ ❁ بخاری:۸۹۳/۲۔ کتاب الادب باب قول اللّٰہ یا ایھا الذین امنوا لا یسخرقوم عن قوم الخ۔ عن ابن عمر۔ ❁ بخاری:۱۱۰۹/۲۔ کتاب التوحید باب قول اللّٰہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ۔ ❁ مسلم:۶۰/۲۔۶۱ کتاب القسامۃ' باب تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال عن ابی بکرۃ۔ ❁ مسند احمد ج۳۷/۵۔ عن ابی بکرۃ۔ ❁ السنن الکبرٰی:۱۶۵/۵۔۱۶۶۔ کتاب الحج باب من کرہ ان یقال للمحرم صفر وان النسئی من امر الجاھلیہ۔ عن ابی بکرۃ۔ ❁ مجمع الزوائد:۲۶۸/۳۔ کتاب الحج' باب الخطب فی الحج عن ابی ھریرۃ۔ ❁ بخاری ۲۳۴/۱۔ کتاب المناسک۔ باب الخطبۃ ایام منی۔ ❁ مسلم ۶۱/۲ کتاب القسامۃ مختصر۔ باب تغلیظ تحریم الدماء والا عراض والا موال ❁ مسند احمد ۴۹/۵۔ عن ابی بکرہ مختصر۔ ❁ کنزالعمال ۲۹۵/۵ حدیث: ۱۲۹۲۴۔ عن ابی بکرۃ ③ ❁ بخاری:۱۰۴۸/۲۔ کتاب الفتن' باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ ❁ مسند احمد:۳۹/۵۔ من ابی بکرۃ۔ ❁ السنن الکبرٰی:۱۴۰/۵۔ کتاب الحج' باب الخطبۃ یوم النحر الخ۔ عن ابی بکرۃ۔ ❁ السنن الکبرٰی:۱۹/۸/۲۰۔ کتاب الجنایات باب تحریم القتل من السنۃ۔ ابوبکرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ ✿ بخاری:۱/۲۳۵۔ کتاب المناسک' باب الخطبة ایام منی۔ ✿ السنن الکبری ۵/۱۳۹۔ کتاب الحج' باب الخطبة یوم النحروان یوم النحر یوم الحج الاکبر عن ابن عمر۔

⑤ ✿ بخاری:۱/۲۳۴۔ کتاب المناسک' باب الخطبة ایام منٰی۔ ✿ مسند احمد:۱/۲۳۰۔ عن ابن عباس۔ ✿ المعجم الکبیر للطبرانی:۴/۳۵۔ مخشی بن حجیر عن ابیه۔

⑥ ✿ بخاری:۲/۱۰۰۳۔ کتاب الحدود باب ظهر المومن حِمٰی الا فی حد او فی حق۔ ✿ مسند احمد:۳/۳۱۳۔ جابر ابن عبداللّٰه۔ اس مقام پر فی شهر کم هذا تک ہے۔ اور ص:۳۷۱۔ ✿ کنز العمال:۵/۲۹۴۔ حدیث ۱۲۹۲۰ عن وابصة۔ تھوڑے لفظی اختلاف کے ساتھ۔

⑦ ✿ السنن الکبرٰی للبیهقی:۵/۱۵۲۔۱۵۱ کتاب الحج' باب خطبة الامام بمنٰی اوسط ایام التشریق۔ ✿ مجمع الزوائد:۳/۲۷۳۔ کتاب الحج' باب الخطب فی الحج۔ عن سراء بنت نبهان۔

⑧ ✿ مسلم:۱/۳۹۷۔ کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم۔ ✿ ابو داؤد:۲/۱۸۵۔ کتاب المناسک (الحج) باب صفة حجة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم۔ ✿ ترمذی:۲/۱۴۰۔ ابواب التفسیر۔ عن عمرو بن الاحوص۔ ترمذی میں حج کی تفصیل کے ضمن میں یہ عبارت منقول نہیں ہے صرف مذکورہ عبارت ہی ہے۔ ترمذی نے دم حارث بن عبدالمطلب نقل کیا ہے۔ ✿ ابن ماجه کتاب المناسک' باب:۷۶۔ الخطبة یوم النحر عن عمرو بن الاحوص۔ ترمذی اور ابن ماجہ دونوں کی روایت یکساں ہے۔ اور ابن ماجہ کتاب المناسک باب ۸۴ حجۃ رسول اللہ ﷺ کے ضمن میں جابر بن عبداللہ مفصل روایت کرتا ہے۔ ✿ سنن دارمی:۱/۳۷۷ کتاب مناسک الحج باب ۳۴ فی سنة الحج۔ عن جابر بن عبداللّٰه۔ ✿ دارمی میں دم ربیعہ بن الحارث منقول ہے۔ ✿ مجمع الزوائد:۳/۲۶۵۔۲۶۶۔ کتاب الحج' باب الخطب فی الحج۔ عن ابی حرة الرقاشی عن عمه۔ مجمع الزوائد میں بھی دم ربیعة بن الحارث ہے۔

⑨ ✿ المستدرک للحاکم:۱/۴۷۴۔ کتاب المناسک باب خطبة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی حجة الوداع۔ هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه۔ ✿ مجمع الزوائد:۳/۲۷۰۔ کتاب الحج باب الخطب فی الحج

⑩ ✿ مجمع الزوائد:۳/۲۵۴۔ کتاب الحج باب فی الخطبة یوم عرفة۔ ✿ المعجم الطبرانی:۴/۷۔ عن حذیم بن عمرو۔ مختصر۔ ✿ کنز العمال:۵/۲۹۷۔ حدیث نمبر ۱۲۹۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد اور اس سے متعلقہ ہدایات

جہاد تا قیامت جاری رہے گا:

الجھاد ماض منذ بعثنی اللّٰہ الی ان یقاتل اٰخر ھذہ الامۃ الدجال لا یبطلہ جور جائر ولا عدل عادل۔

اور جہاد میری بعثت کے وقت سے اس وقت تک جاری رہنا چاہیئے جبکہ اس امت کا آخری گروہ دجال سے جنگ کرے گا۔ نہ کسی ظالم کا ظلم اسے باطل کر سکتا ہے' نہ کسی عادل کا عدل۔

تشریح: یعنی جہاد کو نہ اس عذر کی بنا پر بند کیا جا سکتا ہے کہ اس وقت بڑے جبابرہ ہم پر مسلط ہیں نہ اس بات کو جہاد نہ کرنے کے لئے بہانہ بنایا جا سکتا ہے کہ حکومت اگرچہ کفار کی ہے' مگر ہم کو امن نصیب ہے' اور ہمارے ساتھ انصاف ہو رہا ہے اور نہ مسلمانوں کیلئے یہ جائز ہے کہ اگر ان کے اپنے ملک میں عدل کا دور دورہ ہو تو وہ مطمئن ہو کر بیٹھ رہیں اور باہر کی دنیا میں جو ظلم و فساد برپا ہو۔ اس کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں۔ (تفہیمات حصہ دوم' ص:۱۲۴۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء اور اسلامی ریاست ص:۷۳۔۷۴)

فاسق و فاجر امراء کے بارے میں جو اسلامی قاعدہ ہے وہ یہ ہے کہ اگر جہاد کی نوبت آئے تو امیر خواہ فاسق ہو خواہ فاجر یا متقی اور پرہیزگار۔ دونوں صورتوں میں اس کی رہنمائی میں جہاد کیا جائے۔ مسلمانوں کی عدالتیں کام کرتی رہیں گی چاہے ہیڈ آف دی اسٹیٹ فاسق ہے۔ بشرطیکہ عدالتیں قانون شریعت کے مطابق فیصلہ کرتی ہوں۔ Revenues اگر ناجائز طور پر لگائے جا رہے ہوں تب بھی بغاوت نہیں کی جائے گی۔ Texes ادا کیے جائیں گے۔ اسلام کا جو منشا ہے وہ یہ ہے کہ نظم قائم رہے۔ نظم کی جگہ بدنظمی نہ ہو۔ بدنظمی کی بدولت مسلمانوں کو اس سے زیادہ بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے جو کسی فاسق امیر کی امارت سے پہنچتا ہے۔ (۱۵۔ ذیلدار پارک حصہ دوم' ص:٦٦)

تخریج:

① حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' ثنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ' ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ' عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ نُشْبَةَ' عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں ایمان کی اصل ہیں۔ جو شخص لا الہ الا اللہ کا اقراری ہو اس کے قتل سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ: اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ، وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ، وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِي الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔

رک جانا اور ارتکاب گناہ کی بنا پر اسے کافر قرار نہ دینا اور بد عملی کی وجہ سے اسے دائرۂ اسلام سے خارج نہ کرنا۔ اور جہاد میری بعثت کے وقت سے اس وقت تک جاری رہنا چاہیئے جبکہ اس امت کا آخری گروہ دجال سے جنگ کرے گا۔ نہ کسی ظالم کا ظلم اسے باطل کر سکتا ہے، نہ کسی عادل کا عدل۔ اور ایمان وہ معتبر ہے جو تقدیروں کے ساتھ ہو۔

مآخذ:

① ابو داؤد:۱۸/۳۔ کتاب الجهاد، باب فی الغزو مع ائمة الجور۔ ❁ السنن الكبرىٰ:۱۵۶/۹۔ کتاب السیر باب الغزو مع آئمة الجور عن انس بن مالک۔ ❁ مشکوٰة کتاب الکبائر و علامات النفاق ۸/۱ عن انس۔ ❁ سنن سعید بن منصور حدیث نمبر ۲۳۶۷۔ ❁ نصب الرایه:۳۷۷/۳۔ ❁ کنز العمال حدیث نمبر ۴۳۲۲۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہادِ اکبر اور جہادِ اصغر

قدمتم خیر مقدم من الجهاد الا صغر الی الجهاد الاكبر۔ (اور بڑا جہاد) مجاهدة العبد هواه۔

تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف پلٹ آئے ہو۔ عرض کیا گیا وہ بڑا جہاد کیا ہے؟ فرمایا آدمی کی خود اپنی خواہش نفس کے خلاف جدوجہد۔

تشریح : جہاد سے مراد محض "قتال" (جنگ) نہیں ہے، بلکہ یہ لفظ جدوجہد اور کشمکش اور انتہائی سعی و کوشش کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ پھر جہاد اور مجاہدے میں یہ مفہوم بھی شامل ہے کہ مزاحمت کرنے والی طاقتیں ہیں جن کے مقابلے میں یہ جدوجہد مطلوب ہے اور اس کے ساتھ فی اللہ کی قید یہ متعین کر دیتی ہے کہ مزاحمت کرنے والی طاقتیں جو اللہ کی بندگی اور اس کی رضا جوئی میں اور اس کی راہ پر چلنے میں مانع ہیں اور جدوجہد کا مقصود یہ ہے کہ ان کی مزاحمت کو شکست دے کر آدمی خود بھی اللہ کی ٹھیک ٹھیک بندگی کرے اور دنیا میں بھی اس کا کلمہ بلند اور کفر و الحاد کے کلمے پست کر دینے کے لئے جان لڑا دے۔ اس مجاہدے کا اولین ہدف آدمی کا اپنا نفس امارہ ہے جو ہر وقت خدا سے بغاوت کرنے کے لئے زور لگاتا رہتا ہے اور آدمی کو ایمان و اطاعت کی راہ سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ جب تک اس کو مسخر نہ کر لیا جائے، باہر کسی مجاہدے کا امکان نہیں۔ جنگ سے واپس آنے والے غازیوں سے نبی ﷺ نے مندرجہ بالا ارشاد فرمایا۔ اور اس نفس امارہ کے بعد جہاد کا وسیع تر میدان پوری دنیا ہے جس میں کام کرنے والی تمام بغاوت کیش اور بغاوت آموز اور بغاوت انگیز طاقتوں کے خلاف دل اور دماغ اور جسم اور مال کی ساری قوتوں کے ساتھ سعی و جہد کرنا وہ حق جہاد ہے جسے ادا کرنے کا یہاں مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ (تفہیم القرآن، ج:۳/۲۵۴۔ الحج حاشیہ ۱۲۸)

تخریج :

① اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ حَمْزَةَ۔ فِیْ سَنَةِ خَمْسِیْنَ وَاَرْبَعِمِائَةٍ۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ عَبْدُالْكَرِيْمِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ۔ بِبُخَارٰی۔ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْخيامُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حَاتِمِ ابْنِ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، اَخْبَرَنَا عِيْسَی ابْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحَسَنِ۔ هُوَ ابْنُ هَاشِمٍ۔ عَنْ يَحْيٰی بْنِ اَبِی الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزَاةٍ لَّهٗ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدِمْتُمْ خَيْرَ مَقْدَمٍ وَقَدِمْتُمْ مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ، قَالُوْا: وَمَا الْجِهَادُ الْاَكْبَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مُجَاهَدَةُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَبْدِ هَوَاهُ۔

ماخذ:

① ● تاریخ بغداد' از خطیب بغدادی:۱۳/ ۵۲۳۔ ۵۲۴ نمبر:۷۳۴۵۔ واصل بن حمزہ۔ ● تفسیر روح المعانی:۶/ ۱۸۹، پ۱۷۔ سورۃ الحج وفی اسنادہ ضعف مغتفر فی مثلہ۔ ● کنزالعمال:۴/ ۶۱۶۔ کتاب الجہاد۔ الجہاد الاکبر نیز:۴/ ۴۳۰ پر بھی خطیب بغدادی کے حوالہ سے مذکور ہے۔ ● الموضوعات الکبریٰ از ملا علی القاری ص ۲۰۷۔ حدیث نمبر۲۱۱۔ ● قلت: ذکر الحدیث فی الاحیاء' ونسبہ العراقی الی البیہقی من حدیث جابر۔ وقال: ھذا اسناد فیہ ضعف۔ (الموضوعات الکبریٰ ص۲۰۶)۔ ● الدر المنتثرہ للسیوطی۔ ۹۰۔ ● المغنی عن حمل الاسفار للعراقی:۳/ ۶۵۔ ● الاسرار المرفوعہ۔ ۲۰۷۔ لعلی القاری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقصد جنگ کی تطہیر

ابو موسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں۔ جاء رجل الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم' فقال الرجل یقاتل للمغنم' والرجل یقاتل للذکر' والرجل یقاتل لیری مکانہ فمن فی سبیل اللّٰہ؟ قال من قاتل لتکون کلمۃ اللّٰہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللّٰہ۔

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور بولا کہ کوئی شخص مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے جنگ کرتا ہے' کوئی شہرت و ناموری کے لئے جنگ کرتا ہے' کوئی اپنی بہادری دکھانے کے لئے جنگ کرتا ہے' فرمائیے کہ اس میں سے کس کی جنگ راہ خدا میں ہے؟ حضورؐ نے جواب دیا کہ راہ خدا کی جنگ تو صرف اس شخص کی ہے جو محض اللہ کا بول بالا کرنے کے لئے لڑے"۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۱۹)

جاء رجل الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللّٰہ ما القتال فی سبیل اللّٰہ؟ فان احدنا یقاتل غضبا ویقاتل حمیۃ۔ فرفع الیہ رأسہٗ فقال من قاتل لتکون کلمۃ اللّٰہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللّٰہ۔ (عن ابی موسیٰ اشعری)

"ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور بولا کہ یا رسول اللہ قتال فی سبیل اللہ کیا ہے؟ ہم میں سے کوئی شخص جوش غضب میں لڑتا ہے اور کوئی حمیت قومی کی بنا پر۔ آپؐ نے سر اٹھایا اور جواب دیا کہ جو شخص اللہ کا بول بالا کرنے کے لئے لڑتا ہے اسی کی جنگ راہ خدا میں ہے"۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۱۹)

تخریج:

① حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو' عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ' عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى' قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ' وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ' فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

ماخذ:

① ❁ بخاری ۱:۳۹۴/۱۔ کتاب الجہاد' باب من قاتل لتکون کلمۃ اللّٰہ ھی العلیا۔ ❁ بخاری ۴۴۰/۱۔ کتاب الجہاد باب من قاتل للمغنم ھل ینقص من اجرہ۔ ❁ مسلم ۱۴۰/۲۔ کتاب الامارۃ' باب من قاتل لتکون کلمۃ اللّٰہ ھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العلیا فھو فی سبیل اللہ۔ عن ابی موسیٰ اشعری۔ ✿ ابو داؤد:۱۴/۳۔ کتاب الجھاد، باب من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا۔ ✿ ابو داود میں ھی العلیا کی جگہ ھی اعلیٰ منقول ہے۔ ✿ ابو داؤد میں ویقاتل لیحمد بھی منقول ہے۔

✿ نسائی:۲۳/۶۔ کتاب الجھاد، باب من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا۔ عن ابی موسی الاشعری۔ نسائی نے مندرجہ ذیل الفاظ نقل کئے ہیں۔

فَقَالَ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ

✿ السنن الکبریٰ بیھقی ۱۶۷/۹۔ کتاب السیر، باب بیان النیۃ التی یقاتل علیھا لیکون فی سبیل اللہ عزوجل۔ عن ابی موسیٰ الاشعری۔

② حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: ثنا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْقِتَالُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَاِنَّ اَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ اِلَيْهِ رَأْسَهُ قَالَ: وَمَا رَفَعَ اِلَيْهِ رَأْسَهُ اِلاَّ اَنَّهُ كَانَ قَائِمًا، فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

ماخذ:

① ✿ بخاری :۲۳/۱۔ کتاب العلم، باب من سال وھو قائم عالمًا جالسًا۔ ✿ مسلم:۱۴۰/۲۔ کتاب الامارہ، باب من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ۔

مسلم نے ابو موسیٰ اشعری سے مندرجہ ذیل روایات بھی نقل کی ہیں۔

② عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو شجاعت اور بہادری کے لئے لڑتا ہے اور حمیت قومی کے لئے لڑتا ہے اور کوئی دکھاوے کے لئے لڑتا ہے۔ ان سے راہ خدا میں لڑنے والا کون سا ہے؟ اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے حکم کو بلند و بالا کرنے کے لئے لڑائی کی پس وہی فی سبیل اللہ لڑنے والا شمار ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① مسلم:۱۴۰/۲۔ کتاب الامارۃ' باب من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو سبیل اللہ۔ ② بخاری:۱۱۱۱/۲۔ کتاب التوحید' باب قولہ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین۔ عن ابی موسیٰ الاشعری۔ ③ ابن ماجہ کتاب الجہاد' باب۱۳ النیۃ فی القتال۔ عن ابی موسی الاشعری۔ ④ ترمذی ج۲۹۴/۱۔ ابواب فضائل الجہاد' باب ما جاء من یقاتل ریاء وللدنیا۔ ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔ ⑤ مسند احمد ۳۹۷/۴۔ ابو موسیٰ الاشعری۔ ⑥ تفسیر ابن کثیر ۳۵۹/۲۔ سورۃ التوبہ۔ ⑦ السنن الکبریٰ بیہقی ۱۶۸/۹۔ کتاب السیر باب بیان النیۃ التی یقاتل علیھا لیکون فی سبیل اللہ عزوجل۔

اللہ صرف اس عمل کو قبول کرتا ہے جو محض اس کی خوشنودی کے لئے ہو اور کوئی شخصی یا جماعتی غرض پیش نظر نہ ہو۔ پس جہاد کے لئے فی سبیل کی قید اسلامی نقطہ نظر سے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ مجرد جہاد تو دنیا میں سب ہی جاندار کرتے ہیں۔ ہر ایک اپنے مقصد کی تحصیل کے لئے پورا زور صرف کر رہا ہے۔ لیکن ''مسلمان'' جس انقلابی جماعت کا نام ہے اس کے انقلابی نظریات میں سے ایک اہم ترین نظریہ بلکہ بنیادی نظریہ یہ ہے کہ اپنی جان و مال کھپاؤ' دنیا کی ساری سرکش طاقتوں سے لڑو۔ اپنے جسم و روح کی ساری طاقتیں خرچ کر دو۔ نہ اس لئے کہ دوسرے سرکشوں کو ہٹا کر تم ان کی جگہ لے لو' بلکہ صرف اس لئے کہ دنیا سے سرکشی و طغیان مٹ جائے اور خدا کا قانون دنیا میں نافذ ہو۔

اسلامی نظام زندگی اور اس کے بنیادی تصورات۔ ص۳۰۲۔۳۰۳

یہ ساری تعلیمات صاف اور واضح ہیں۔ مسلمان اگر لڑ سکتا ہے تو اس فتنہ کو بحیثیت مجموعی مٹا دینے اور اللہ کا بول بالا کرنے کے لئے لڑ سکتا ہے۔ رہا یہ کہ وہ خود فتنہ و فساد میں کس طرف سے حصہ لے اور کفر کے جھنڈے تلے کفر کا بول بالا کرنے کے لئے جنگ کرے' تو یہ کام مسلمان ہوتے ہوئے وہ نہیں کر سکتا۔ جس کو یہ حرکت کرنی ہو وہ بہتر ہے کہ مسلمان کے نام بٹہ لگانے کے بجائے کھلم کھلا انہی میں جا ملے جن کا وہ بول بالا کرنا چاہتا ہے۔ (تفہیمات حصہ سوم' ص:۳۴۹)

من غزا فَخْرًا ورياء وسمعة وعصى الامام وافسد فى الارض فانه لم يرجع بالكفاف۔ (ابو داؤد' باب فی من یغزو و یلتمس الدنیا)

جس شخص نے فخر کی نیت سے' اور دنیا کو اپنی قوت و شجاعت دکھانے کے لئے اور ناموری حاصل کرنے کے لئے جنگ کی اور امام کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد برپا کیا' اسے اجر ملنا تو درکنار وہ تو برابر بھی نہ چھوٹے گا۔ (سود ص:۴۳۷)

شہادت کا درجہ جذبے کی شدت کے حساب سے ہوتا ہے۔ ایک شخص لاکھوں روپے اللہ کی راہ میں پیش کرتا ہے۔ دوسرا صرف ایک کھجور۔ کھجور والے کے پاس جو کچھ تھا اس نے سب کچھ پیش کر دیا۔ گویا اس کے جذبے کی Intensity لاکھوں روپے دینے والے کے مقابلے میں زیادہ ہے تو اس کو اجر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ ملے گا۔ خدا کی راہ میں جس شخص کا جذبہ جتنا صادق ہو گا' اتنا ہی بڑا درجہ اس کو نصیب ہو گا۔ مگر درجات کا فیصلہ کرنا بہرکیف ہمارا کام نہیں۔ ہم تو صرف اس قدر جانتے ہیں کہ ایک شخص مومن تھا' لڑا اور شہید ہو گیا۔ خدا اس کی شہادت اور جذبۂ شہادت کو قبول فرمائے۔ (۵۔ اے ذیلدار پارک حصہ دوم' ص:۷۶)

تخریج:

① حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ' ثنا بَقِيَّةُ' حَدَّثَنِي بُحَيْرٌ' عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ' عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ' عَنْ أَبِي مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْغَزْوُ غَزْوَانِ' فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ' وَأَطَاعَ الْإِمَامَ' وَأَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ' وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ' وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ' فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ' وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً' وَعَصَى الْإِمَامَ' وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ' فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ۔

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑائی دو طرح کی ہے پس جس کسی نے اللہ کی خوشنودی و رضا جوئی کے لئے کیا اور اپنے امام کی اطاعت کی' عمدہ مال اس میں خرچ کیا اور اپنے ساتھی سے نرم سلوک روا رکھا اور فساد سے اجتناب کیا تو ایسے شخص کا سونا' جاگنا سارے کا سارا باعث اجر و ثواب ہے اور جس نے جنگ فخر جتانے' ریاکاری اور دکھاوے کے لئے کی اور اپنے امام کی نافرمانی کی اور زمین پر فساد انگیزی کی۔ ایسے شخص کو اجر ملنا تو درکنار وہ تو برابر بھی نہ چھوٹے گا۔

ماخذ:

① ❁ ابو داؤد:۱۴/۳۔ کتاب الجہاد' باب فیمن یغزو ویلتمس الدنیا۔ ❁ مسند احمد:۲۳۴/۵۔ عن معاذ بن جبل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریق جنگ کی تطہیر

ایک مرتبہ میدان جنگ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کی لاش پڑی دیکھی ناراض ہو کر فرمایا کہ ما کانت هذه تقاتل فیمن یقاتل۔ یہ تو لڑنے والوں میں شامل نہ تھی۔ پھر سالار فوج حضرت خالدؓ کو کہلا بھیجا کہ لا تقتلن امرأةً ولا عسیفا عورت اور اجیر کو ہرگز قتل نہ کرو۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۲۳)

فنهى النبي عن قتل النساء والصبيان

آپؐ نے عورتوں اور بچوں کے قتل کی عام ممانعت فرما دی۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۲۳)

لا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امراۃ' ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللّٰہ یحب المحسنین۔

نہ کسی بوڑھے ضعیف کو قتل کرو' نہ چھوٹے بچے کو اور نہ عورت کو' اموال غنیمت میں چوری نہ کرو۔ جنگ میں جو کچھ ہاتھ آئے' سب ایک جگہ جمع کرو۔ نیکی و احسان کرو کیونکہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔

تشریح : فتح مکہ کے موقعہ پر آپؐ نے پہلے سے ہدایت فرما دی کہ کسی زخمی پر حملہ نہ کرنا' جو کوئی جان بچا کر بھاگے اسکا پیچھا نہ کرنا اور جو اپنا دروازہ بند کرکے بیٹھ جائے اسے امان دینا۔ (فتوح البلدان ص ۴۷)

تخریج :

① حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ' ثنا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ' عَنْ اَبِي الزِّنَادِ' عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ صَيْفِيٍّ' عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ' قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَمَرَرْنَا عَلَى امْرَأَةٍ مَقْتُوْلَةٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا النَّاسُ' فَافْرَجُوْا لَهُ' فَقَالَ: مَا كَانَتْ هٰذِهٖ تُقَاتِلُ فِيْمَنْ يُقَاتِلُ' ثُمَّ

حضرت حنظلہ کاتب سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائی میں شریک تھے۔ ہمارا گزر ایک ایسی مقتول عورت پر ہوا جس پر لوگوں نے ہجوم کیا ہوا تھا۔ لوگوں نے آپؐ کے لئے راستہ کشادہ کر دیا۔ تو دیکھ کر آپؐ نے فرمایا یہ تو لڑنے والوں میں شامل نہ تھی۔ پھر آپ نے ایک آدمی کو بلا کر فرمایا کہ سالار فوج خالد بن ولید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لِرَجُلٍ: انْطَلِقْ اِلٰی خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ' فَقُلْ لَهٗ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُكَ' یَقُوْلُ: لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّیَّةً وَلَا عَسِیْفًا۔

کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان تمہارے لئے یہ ہے کہ بچوں اور اجیر کو ہرگز قتل نہ کرو۔

② حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ' ثنا عُمَرُ بْنُ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَیْفِیِّ (ابن رباح)' حَدَّثَنِیْ اَبِیْ' عَنْ جَدِّهٖ رَبَاحِ بْنِ رَبِیْعٍ' قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ' فَرَاَی النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلٰی شَیْءٍ' فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: اُنْظُرْ عَلَامَ اجْتَمَعَ هٰؤُلَآءِ' فَجَآءَ فَقَالَ: (علی) امْرَاَةٍ قَتِیْلٍ' فَقَالَ: مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلَ؟ وَعَلَی الْمُقَدَّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ' فَبَعَثَ رَجُلًا' فَقَالَ: قُلْ لِخَالِدٍ' لَا یَقْتُلَنَّ امْرَاَةً وَلَا عَسِیْفًا۔

حضرت رباح بن ربیع سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک غزوہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کسی چیز پر جمع ہیں۔ آپ نے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا کہ دیکھو لوگ کس چیز پر جمع ہو رہے ہیں۔ وہ آدمی گیا اور واپس آکر رپورٹ دی کہ وہ ایک عورت پر جمع ہیں جسے قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا یہ لڑنے والی تو نہیں تھی۔ اس وقت مقدمۂ لشکر پر خالد بن ولید تھے۔ آپؐ نے خالد کے پاس ایک آدمی کو بھیجا کہ جاکر خالد سے کہے کسی عورت اور اجیر کو ہرگز قتل نہ کرو۔

③ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ' قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ' قَالَ: وُجِدَتْ امْرَاَةٌ مَقْتُوْلَةٌ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک غزوہ' جس میں رسول اللہ ﷺ خود شریک تھے' میں ایک عورت کو دیکھا جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما دیا۔

④ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ' ثنا یَحْیَی بْنُ آدَمَ وَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی' عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ' عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفِزْرِ' حَدَّثَنِیْ' اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ' وَلَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا' وَلَا طِفْلًا' وَلَا صَغِیْرًا' وَلَا امْرَاَةً' وَلَا تَغُلُّوْا' وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ' وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا (اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ)

حضرت انس بن مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکر کو روانگی کے موقع پر ہدایت فرمائی کہ اللہ کا نام لے کر چلو (جہاد کے لیے) اللہ کی تائید اور توفیق کے ساتھ' رسول اللہ کی ملت پر قائم رہتے ہوئے۔ نیز کسی بوڑھے ضعیف اور بچے کو قتل نہ کرنا اور نہ کسی عورت کو قتل کرنا اور اموال غنیمت میں خیانت نہ کرنا بلکہ اموال غنیمت کو جمع کرنا۔ باہم اصلاح کرنا' حسن سلوک و نیکی کرنا' نیکوکار لوگ ہی اللہ کو پسند ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ❁ ابن ماجه كتاب الجهاد' ۹۴۸/۲۔ باب الغارة والبيات و قتل النساء والصبيان۔ ❁ المستدرك:۱۲۲/۲۔ كتاب الجهاد' باب لا يقتل ذرية ولا عسيف۔ عن حنظلة الكاتب۔ ❁ السنن الكبرىٰ للبيهقى:۹۱/۹۔ كتاب السير باب ترک قتل من لاقتال فيه من الرهبان والكبير و غيرهما۔

② ❁ ابو داؤد:۵۴/۳۔ كتاب الجهاد باب فى قتل النساء۔ ❁ السنن الكبرىٰ بيهقى ۸۲/۹۔ كتاب السير باب المرأة تقاتل فتقتل۔ ❁ المستدرک:۱۲۲/۲۔ كتاب الجهاد باب لا يقتل ذرية ولا عسيفًا۔ ❁ موارد الظمان الى زوائد ابن حبان كتاب الجهاد' باب فيما نهى عن قتله۔

③ ❁ بخارى:۴۲۳/۱۔ كتاب الجهاد' باب قتل النساء فى الحرب ❁ مسلم ۸۴/۲۔ كتاب الجهاد و السير باب تحريم قتل النساء والصبيان فى الحرب۔ بخارى كتاب الجهاد باب قتل الصبيان فى الحرب' اور مسلم كتاب الجهاد والسير باب تحريم قتل النساء والصبيان اور ترمذى ابواب السير باب ما جاء فى النهى عن قتل النساء والصبيان اور ابن ماجہ نے کتاب الجہاد اور ابو داود کتاب الجہاد باب فى قتل النساء وغیرہ نے نھی کے بجائے انکر النبی ﷺ بھی منقول ہے اور مسند احمد ۹۱/۲' ۱۲۲' ۱۲۳ پر منقول ہے۔ ❁ ترمذى:۲۸۶/۱۔ ابواب السير' باب ما جاء فى النهى عن قتل النساء والصبيان۔ ❁ ابن ماجه كتاب الجهاد باب ۳۰۔ الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان۔ ❁ موطا امام مالک ۲۹۷/۱۔ كتاب الجهاد باب النهى عن قتل النساء والولدان فى الغزو۔ ❁ سنن دارمى:۱۴۱/۲۔ كتاب السير باب النهى عن قتل النساء والصبيان۔ ❁ السنن الكبرىٰ للبيهقى:۷۷/۹۔ كتاب السير باب النهى عن قصد النساء والولدان بالقتل۔ ❁ مجمع الزوائد:۳۱۶/۵۔ عن ابن عباس۔

④ ❁ ابو داؤد:۳۸/۳۔ كتاب الجهاد' باب فى دعاء المشركين۔ ❁ السنن الكبرىٰ للبيهقى:۹۰/۹ كتاب السير باب ترک قتل من لاقتال فيه من الرهبان والكبير و غيرهما۔ عن انسؓ

ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کہیں فوج بھیجتے تھے تو ہدایت کر دیتے تھے کہ معابد کے بے ضرر خادموں اور خانقاہ نشین زاہدوں کو قتل نہ کرنا۔ لا تقتلوا اصحاب الصوامع۔

مستنبط قاعدہ : ان مختلف جزئی احکام سے فقہائے اسلام نے یہ قاعدہ کلیہ مستنبط کیا ہے۔ کہ تمام وہ لوگ جو لڑنے سے معذور ہیں' یا عادتاً معذور کے حکم میں ہیں' قتال سے مستثنیٰ ہیں لیکن ان کا استثناء علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس شرط کے ساتھ ہے کہ وہ عملاً جنگ میں حصہ نہ لیں۔ اگر ان میں سے کوئی اعمال جنگ میں فی الواقع شرکت کرے' مثلاً بیمار پلنگ پر لیٹے لیٹے فوجوں کو جنگی چالیں بتا رہا ہو' یا عورت غنیم کی جاسوسی کا کام کر رہی ہو یا بچہ خفیہ خبریں حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہو' یا مذہبی طبقہ کا کوئی فرد دشمن قوم کو جنگ کا جوش دلاتا ہو تو اس کا قتل جائز ہو گا کیونکہ اس نے خود مقاتلین میں شامل ہو کر اپنے آپ کو غیر مقاتلین کے حقوق سے محروم کر لیا۔ اس باب میں اسلامی قانون کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر شخص جو اہل قتال میں سے ہے۔ اس کا قتل جائز ہے خواہ وہ بالفعل لڑے یا نہ لڑے۔ اور ہر شخص جو اہل قتال سے نہیں ہے' اس کا قتل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناجائز ہے سوائے اس صورت کے کہ وہ حقیقتاً لڑائی میں شامل ہو یا مقاتلین کے سے کام کرنے لگے۔ [1] (الجہاد فی الاسلام ص ۲۲۳۔ ۲۲۴)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا اَبُو الْقَاسِمِ، قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ حَبِیْبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَیْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جُیُوْشَهُ قَالَ: اُخْرُجُوا بِسْمِ اللّٰهِ تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، لَا تَغْدِرُوْا، وَلَا تَغُلُّوْا، وَلَا تُمَثِّلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ، وَلَا اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب لشکروں کو جہاد کے لئے روانہ فرماتے تو یہ ہدایات دیتے۔ اللہ کا نام لے کر نکلو، جو اللہ سے کفر کا مرتکب ہو اس سے اللہ کی راہ میں قتال کرو۔ دھوکہ نہ دو، خیانت نہ کرو، مثلہ نہ کرو، اور بچوں کو قتل نہ کرو نیز گرجوں میں گوشہ نشین لوگوں کو بھی قتل نہ کرو۔

ماخذ :

① ۞ مسند احمد:۱/۳۰۰۔ ۞ مجمع الزوائد للهیثمی:۵/۳۱۶۔ ۞ کتاب الجهاد باب ما نهی عن قتله من النساء وغیر ذلک۔ عن ابن عباس۔ ۞ ابو یعلیٰ، الطبرانی الکبیر والاوسط بحواله الزوائد:۵/۳۱۶۔ ۞ مصنف ابن ابی شیبہ نے:۱۲/۳۸۷ پر کتاب الجہاد میں حضرت ابن عباس سے صرف لا تقتلوا اصحاب الصوامع نقل کیا ہے۔ ۞ السنن الکبریٰ للبیهقی:۹/۹۰۔ کتاب السیر باب ترک قتل من لاقتال فیه من الرهبان والکبیر و غیرهما۔

---

[1] ہدایہ باب کیفیتہ القتال۔ فتح القدیر ج ۴۔ ص ۲۹۰۔ ۲۹۲۔ بدائع صنائع ج ۷، ص ۱۰۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑائی کی دو قسمیں

الغزو غزوان' فاما من ابتغی وجه اللّٰه واطاع الامام وانفق کریمته واجتنب الفساد فان نومه ونبهه اجر کله واما من غزاریاء وبسمعة وعصی الامام وافسد فی الارض فانه لا یرجع بالکفاف۔ (عن معاذ بن جبل)

لڑائیاں دو قسم کی ہیں۔ جس شخص نے خالص اللہ کی رضا کے لئے لڑائی کی اور اس میں امام کی اطاعت کی' اپنا بہترین مال خرچ کیا اور فساد سے پرہیز کیا' تو اس کا سونا جاگنا سب اجر کا مستحق ہے اور جس نے دنیا کے دکھاوے اور شہرت و ناموری کے لئے جنگ کی' اور اس میں امام کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد پھیلایا تو وہ برابر بھی نہ چھوٹے گا۔ (یعنی الٹا عذاب میں مبتلا ہو گا) (الجہاد فی الاسلام ص ۲۲۰)

جہاد فی سبیل اللہ کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک وہ جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے کیا جائے' دوسرا جو مظلوموں کو ظالموں سے نجات دلانے کے لئے کیا جائے' تیسرا جو خود اپنے دفاع کے لئے کیا جائے۔ یعنی کسی مسلمان ملک پر جب کوئی دشمن حملہ آور ہو تو اس کے باشندوں کا فرض ہے کہ وہ مدافعت کریں اور ملک کو دشمن کے قبضے میں جانے سے روکیں۔ اگر ان شکلوں میں پیش نظر اللہ تعالیٰ کی رضا ہو گی تو جہاد فی سبیل اللہ ہو گا اور اگر خدا کی رضا پیش نظر نہ ہوئی تو جہاد نہ ہو گا۔ محض کسی کے خلاف جنگ چھیڑ دینا جہاد نہیں ہو سکتا۔ اس لحاظ سے اگر یہ دیکھا جائے کہ امپریلزم کے اندر ظلم' سرکشی' اپنی حد سے تجاوز اور دوسروں پر زیادتی پائی جاتی ہے' تو وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کی مخالفت کی جائے۔ مگر نیت یہ ہونی چاہیئے کہ انسان پر سے انسان کی حاکمیت کو ہٹایا جائے اور اللہ کی حاکمیت قائم کی جائے۔ یہ مقصد ہو گا تو وہ جہاد ہو گا۔ اسلام کے نقطۂ نظر سے انسان ہر ایک سے آزاد ہو مگر خدا کا غلام ضرور ہونا چاہیئے۔ انسان اگر خدا کی غلامی میں آزاد ہو جائے تو پھر کسی آزادی کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ (۵ا-اے ذیلدار پارک حصہ دوم ص ۷۲)

تخریج:

① حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ' ثنا بَقِيَّةُ' حَدَّثَنِي بُحَيْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ' عَنْ اَبِي بَحْرِيَّةَ' عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ: فَاَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ. وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ.

مآخذ:

① ❁ ابو داؤد:۱۴/۳ ۔ کتاب الجهاد' باب فی من یغزو ویلتمس الدنیا۔ ❁ نسائی ۴۹/۶ ۔ کتاب الجهاد' باب فضل الصدقة فی سبیل اللّٰہ عزوجل۔ عن معاذ بن جبل۔ ❁ نسائی نے فان نومه کی جگہ کان نومه اور فانه لم یرجع کی جگہ فانه لا یرجع نقل کیا ہے۔ ❁ نسائی ج۷ /۱۵۵ ۔ کتاب البیعة التشدید فی عصیان الامام۔ ❁ موءطا امام مالک ۳۱۰/۱ ۔ کتاب الجهاد' الترغیب فی الجهاد عن معاذ بن جبل۔ موطا امام مالک میں مندرجہ ذیل متن منقول ہے۔

اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ' فَغَزْوٌ تُنْفَقُ فِيْهِ الْكَرِيْمَةُ وَيُيَاسَرُ فِيْهِ الشَّرِيْكُ' وَيُطَاعُ فِيْهِ ذَوالْاَمْرِ' وَيُجْتَنَبُ فِيْهِ الْفَسَادُ' فَذٰلِكَ الْغَزْوُ خَيْرٌ كُلُّهُ' وَ غَزْوٌ لَا تُنْفَقُ فِيْهِ الْكَرِيْمَةُ' وَلَا يُيَاسَرُ فِيْهِ الشَّرِيْكُ' وَلَا يُطَاعُ فِيْهِ ذُوالْاَمْرِ' وَلَا يُجْتَنَبُ فِيْهِ الْفَسَادُ' فَذٰلِكَ الْغَزْوُ لَا يَرْجِعُ صَاحِبُهُ كَفَافًا.

لڑائیاں دو قسم کی ہیں۔ ایک لڑائی وہ ہے کہ جس میں عمدہ مال خرچ کیا جاتا ہے اور اپنے ساتھی کے ساتھ نرم سلوک کیا جاتا ہے۔ صاحب امر کی اطاعت کی جاتی ہے۔ فساد سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ ایسی لڑائی تو ساری کی ساری خیر و بھلائی ہے اور ایک لڑائی وہ ہے جس میں نہ تو عمدہ مال خرچ کیا جاتا ہے اور نہ اپنے ساتھی کو کوئی آسانی پہنچائی جاتی ہے اور نہ صاحب امر (امام) کی اطاعت کی جاتی ہے اور نہ فساد انگیزی سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ یہ لڑائی تو ایسی ہے جس میں شریک ہونے والا بمشکل برابر برابر لوٹے گا۔

مآخذ:

❁ سنن دارمی:۱۲۸/۲ ۔ کتاب الجهاد' باب ۲۵ الغزو غزوان۔ ❁ مسند احمد:۲۳۴/۵۔ عن معاذ بن جبل۔ ❁ السنن الکبرٰی:۱۶۸/۹ ۔ کتاب السیر' باب بیان النیة التی یقاتل علیها لیکون فی سبیل اللّٰہ عزوجل عن معاذ بن جبل۔ ❁ المستدرک للحاکم:۸۵/۲ ۔ کتاب الجهاد باب من ابتغی وجه اللّٰہ واطاع الامام فان نومه ونبهته اجر کله۔ عن معاذ بن جبل۔ ❁ مستدرک نے لن یرجع بکفاف نقل کیا ہے۔ کنزل العمال:۳۰۲/۴ ۔ حدیث نمبر ۱۰۶۰۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل قتال کے حقوق

کان اذا جاء قوما بلیل لم یغر علیهم حتی یصبح۔ (عن انس بن مالک)

"آنحضرت ﷺ جب کسی دشمن قوم پر رات کے وقت پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہو جاتی حملہ نہ کرتے تھے"۔

لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار

"آگ کا عذاب دینا سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے کسی اور کو سزاوار نہیں"

انی امرتکم ان تحرقوا فلانًا فلانًا وان النار فلا یعذب بها الا اللّٰه۔ فان وجدتموهما فاقتلوهما

میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں اشخاص کو جلا دینا مگر آگ کا عذاب سوائے خدا کے کوئی نہیں دے سکتا' اس لئے اگر تم انہیں پاؤ تو بس قتل کر دینا۔

پس منظر: حضرت ابو ھریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ہم لوگوں کو لڑائی پر جانے کا حکم دیا اور ہدایت کی کہ اگر فلاں دو آدمی تم کو ملیں تو ان کو جلا دینا۔ مگر جب ہم روانہ ہونے لگے تو بلا کر مندرجہ بالا حکم ارشاد فرمایا۔

تشریح: ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے زنادقہ کو آگ کا عذاب دیا تھا۔ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے انہیں روکا اور نبی ﷺ کا یہ حکم بیان کیا کہ لا تعذبوا بعذاب اللّٰه۔ آگ اللہ کا عذاب ہے اس کے بندوں کو عذاب نہ دو۔ (الجہاد فی الاسلام ص۲۵۔۲۲۴)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِیْ اَبِیْ' حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ' عَنْ حُمَیْدٍ' عَنْ اَنَسٍ' قَالَ: سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ' فَانْتَهٰی اِلَیْهَا لَیْلاً قَالَ: وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ خیبر کی طرف تشریف لے چلے تو وہاں رات کے وقت پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کہیں رات کے وقت پہنچتے تو صبح ہونے تک حملہ نہ کرتے۔ اگر اذان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِذَا طَرَقَ لَيْلًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ، وَاِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا يُصَلُّوْنَ اَغَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَلَمَّا اَصْبَحْنَا رَكِبَ وَرَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ، قَالَ: فَخَرَجَ اَهْلُ الْقَرْيَةِ اِلٰى حُرُوْثِهِمْ مَعَهُمْ مَكَاتِلُهُمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِيْنَ قَالُوْا: مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ وَالْخَمِيْسُ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

آواز سنتے تو حملہ آور ہونے سے باز رہتے اور اگر وہ لوگ نماز نہ پڑھتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب صبح نمودار ہو گئی تو آپ اور سب مسلمان سوار ہوئے۔ راوی ہی کا بیان ہے بستی (خیبر) کے باشندے اپنے کدالیں، کسیاں اور ٹوکرے لے کر اپنے کھیتوں کی جانب نکلے۔ جب انہوں نے نبی ﷺ اور مسلمانوں کو دیکھا تو حیران و ششدر ہو کر پکار اٹھے محمد اللہ کی قسم اپنے لشکر کے ساتھ آ گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا۔ یقیناً ہم جب کسی قوم کے میدان و صحن میں جا اترتے ہیں تو ان ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔

② حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَاح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ، فَجَاءَ هَا لَيْلًا وَكَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَا يُغِيْرُ عَلَيْهِمْ، حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا: مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی ﷺ خیبر کی طرف نکلے تو رات کے وقت وہاں پہنچے آپ کا عموماً معمول تھا کہ جب رات کے وقت کسی قوم کے پاس پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہوتی ان پر حملہ آور نہ ہوتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو (دیکھا) کہ یہود (خیبر) اپنے کدال اور ٹوکرے لے کر باہر نکلے۔ جب آپ کو انہوں نے دیکھا تو (ششدر رہ گئے) کہا کہ محمد اپنے لشکر سمیت آ گیا ہے۔ ان کی سراسیمگی و حیرت کو ملاحظہ فرما کر آپ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔

③ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفِزَارِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ سَعْدٍ، قَالَ غَيْرُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ،

عبداللہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم نے سرخ رنگ کا ایک پرندہ دیکھا اس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ان بچوں کو ہم نے پکڑ لیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ، فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَآءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ، فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا، وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟ قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

وہ سرخ رنگ کا جانور آیا اور زمین پر اپنے پر بچھانے لگا۔ (جیسے کوئی منت و سماجت کرتا ہے)۔ اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا اس کے بچہ کی وجہ سے کسی نے اسے بے چین و بے قرار کیا ہے۔ اس کا بچہ اسے لوٹا دو اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے اسے جلایا ہے۔ آپ نے اس موقع پر فرمایا۔ آگ کا عذاب دینا سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے کسی اور کو سزاوار نہیں۔

④ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثنا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَّرَهٗ عَلٰى سَرِيَّةٍ، وَقَالَ: اِنْ وَجَدْتُّمْ فُلَانًا، فَاَحْرِقُوْهُ بِالنَّارِ، فَوَلَّيْتُ، فَنَادَانِيْ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ: اِنْ وَجَدْتُّمْ فُلَانًا، فَاقْتُلُوْهُ، وَلَا تُحْرِقُوْهُ فَاِنَّهٗ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

حمزہ اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک سریہ پر امیر بنایا اور اسے حکم دیا کہ اگر فلاں شخص کو پاؤ تو اسے آگ سے جلا دینا مگر جب میں جانے لگا تو آپؐ نے مجھے بلایا میں واپس خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا اگر تم فلاں آدمی کو پاؤ تو اسے صرف قتل کر دینا، جلانا نہیں۔ اس لئے کہ آگ کا عذاب سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے اور کوئی نہیں دیتا۔

⑤ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ، فَقَالَ: اِنْ وَجَدْتُّمْ فُلَانًا وَ فُلَانًا فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ: اِنِّيْ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَ فُلَانًا، وَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنْ وَجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور ہدایت فرمائی کہ اگر تم فلاں فلاں شخص کو پاؤ تو دونوں کو آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں اشخاص کو جلا دینا مگر آگ کا عذاب اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔ اس لئے اگر تم انہیں پاؤ تو بس قتل کر دینا۔

⑥ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ

حضرت عکرمہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا تھا۔ ابن عباس کو جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبّاسٍ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ، وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ۔

اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے کہا کہ اگر میں ان کی جگہ پر ہوتا تو ہرگز ان کو نہ جلاتا کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے عذاب سے کسی کو عذاب نہ دینا۔ میں تو ان کو قتل کر دیتا جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنا دین تبدیل کر لے تو اسے قتل کر ڈالو۔

مآخذ:

① ۞ مسند احمد:۲۰۶/۳

② ۞ بخاری:۴۱۴/۴۱۳/۱ ۔ کتاب الجهاد، باب دعاء النبی صلی اللّٰه علیه وسلم الی الاسلام والنبوة الخ ۔ ۞ بخاری:۶۰۳/۲۔ کتاب المغازی باب غزوہ خیبر۔ ۞ ترمذی ۲۸۳/۱۔ ابواب السیر باب فی البیات والغارات ۔ ۞ السنن الکبرٰی للبیهقی:۷۹/۹ ۔ کتاب السیر، باب قتل النساء والصبیان فی البَیّتِ والغارة من غیر قصد و ماورد فی اباحة البَیِیت عن انس۔

③ ۞ ابو داؤد:۵۵/۳ ۔ کتاب الجهاد، باب فی کراهیة حرق العدو بالنار۔ اور کتاب الادب، باب فی قتل الذر۔ ۞ دارمی میں لا ینبغی لاحد ہے۔ ۞ المصنف عبدالرزاق:۲۱۳/۵ ۔ کتاب الجهاد، باب القتل بالنار ۔ المصنف میں لا ینبغی لبشر مروی ہے۔ ۞ مصنف ابن ابی شیبة:۳۸۹/۱۲ ۔ باب النهی عن التحریق بالنار عن ابی هریرة۔ ۞ مصنف ابن ابی شیبة نے لا ینبغی ان یعذب بالنار الا اللّٰه بیان کیا ہے۔

④ ۞ ابو داؤد:۵۵/۳ ۔ کتاب الجهاد، باب فی کراهیة حرق العدو بالنار۔ ۞ سنن دارمی:۱۴۱/۲۔ کتاب السیر باب۲۴ فی النهی عن التعذیب بعذاب اللّٰه۔ ۞ مسند احمد:۴۹۴/۳۔ عن حمزه بن عمرو الاسلمی۔ ۞ السنن الکبرٰی للبیهقی:۷۲/۹۔ کتاب السیر باب المنع من احراق المشرکین بالنار بعد الاسار۔ عن حمزه بن عمرو الاسلمی۔ ۞ مجمع الزوائد:۲۵۱/۶۔ بحواله طبرانی اور بزار صرف لا یعذب بالنار الارب النار نقل کیا ہے۔ ۞ المصنف عبدالرزاق:۲۱۵/۵ ۔ کتاب الجهاد باب القتل بالنار عن حمزة بن عمرو اسلمی۔

⑤ ۞ بخاری:۴۲۳/۱ ۔ کتاب الجهاد، باب لا یعذب بعذاب اللّٰه اور کتاب الجهاد باب التودیع عند السفر میں بھی یہ روایت مذکور ہے۔ ۞ ترمذی:۲۸۶/۲۔ ابواب السیر باب۔ عن ابی هریرة حسن صحیح۔ مسند احمد:۳۰۷/۲۔۳۳۸۔۴۵۳۔ عن ابی هریرة۔ ۞ السنن الکبرٰی للبیهقی:۷۱/۹ ۔ کتاب السیر باب المنع من احراق المشرکین بالنار بعد الاسار۔

⑥ ۞ بخاری:۴۲۳/۱ ۔ کتاب الجهاد باب لا یعذب بعذاب اللّٰه۔ ۞ ابو داؤد ۱۲۶/۴ ۔ کتاب الحدود باب الحکم فیمن ارتد۔ ۞ السنن الکبرٰی للبیهقی، ۷۱/۹ ۔ کتاب السیر باب المنع من احراق المشرکین بالنار بعد الاسار۔ عن ابن عباس۔ ۞ مجمع الزوائد ۲۵۱/۶۔ کتاب الحدود باب النهی عن التعذیب بالنار۔ عن ابی الدرداء اس میں لا یعذب بعذاب اللّٰه کے الفاظ منقول ہیں۔ المصنف عبدالرزاق:۲۱۳/۵۔ کتاب الجهاد باب القتل بالنار عن عکرمة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل صبر کی ممانعت

عبید بن یعلیٰ کا بیان ہے کہ ہم عبدالرحمٰن بن خالد کے ساتھ جنگ پر گئے تھے ایک موقع پر ان کے لشکر اعداء میں سے چار گبر لیے پکڑے ہوئے آئے اور انہوں نے حکم دیا کہ انہیں باندھ کر قتل کیا جائے۔ اس کی اطلاع جب حضرت ابو ایوبؓ انصاری کو ہوئی تو انہوں نے کہا۔

سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نھی عن قتل الصبر فوالذی نفسی بیدہٖ لو کانت الدجاجۃ ما صبرتُھا' فبلغ ذلک عبدالرحمن بن خالد بن ولید فاعتق اربعۃ رقاب۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپؐ نے قتل صبر (باندھ کر مارنے) سے منع فرمایا۔ خدا کی قسم اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اس کو اس طرح باندھ کر نہ مارتا۔ اس کی خبر جب عبدالرحمٰن بن خالد کو پہنچی تو انہوں نے چار غلام آزاد کر دیئے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۲۵/۲۲۶)

تخریج:

① حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' قَالَ: ثنا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ' قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ' عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ' عَنِ ابْنِ تِعْلٰى' قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ' فَاُتِيَ بِاَرْبَعَةِ اَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ' فَاَمَرَبِهِمْ فَقُتِلُوْا صَبْرًا' قَالَ اَبُوْدَاوُدَ: قَالَ لَنَا غَيْرُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ' قَالَ: بِالنَّبْلِ صَبْرًا' فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ' فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ' فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا' فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَاَعْتَقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ۔

عبید بن یعلیٰ کا بیان ہے کہ ہم عبدالرحمٰن ابن خالد بن ولید کے ساتھ جنگ پر گئے۔ ان کے لشکر اعداء میں سے چار گبر پکڑے ہوئے آئے اور انہوں نے حکم دیا کہ انہیں باندھ کر قتل کیا جائے۔ ابو داؤد نے بیان کیا کہ سعید کے سوا باقی لوگوں نے اس طرح بیان کیا ہے کہ باندھ کر تیروں سے مار ڈالے گئے۔ یہ خبر جب حضرت ابو ایوبؓ انصاری کو پہنچی تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے باندھ کر قتل کرنے سے آپؐ منع فرماتے تھے۔ اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اسے بھی اس طرح نہ مارتا۔ جب یہ اطلاع عبدالرحمٰن بن خالد تک پہنچتی تو انہوں نے اس کے بدلہ میں چار غلام آزاد کئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

① ابن تعلی: بکسر التاء المثناة وسکون العین المھملة بعد ھالام مکسورة۔ ھو عبید بن تعلی الطائی الفلسطینی۔ ❁ وفی الدمشقیه عبید اللّٰہ بن یعلیٰ، والصواب: عبید بن تعلی دارمی:۱۰/۲۔ حاشیه پر حدیث نمبر۱۹۸۰۔ ❁ ابو داؤد ۳/۶۰-۶۱ کتاب الجهاد- باب فی قتل الاسیر بالنبل- ❁ سنن دارمی:۱۰/۲۔ کتاب الاضاحی باب۱۳ النھی عن مثلة الحیوان۔ عن ابی ایوب الانصاری۔ ❁ مسند احمد ج۵ ۴۲۲/ ۔ عن ابی ایوب الانصاری۔ ❁ السنن الکبرٰی للبیھقی:۷۱/۹ ۔ کتاب السیر باب المنع من صبر الکافر بعد الاسار بان یتخذ غرضا۔ بیہقی کی سند میں بھی عبید بن یعلی ہے۔ بیہقی میں فامر بھم ان یصبروا فرموا بالنبل منقول ہے۔

① قال ابو زرعة: عبید بن یعلی من اھل فلسطین منزله عسقلان۔ السنن الکبرٰی:۷۱/۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

ان اللّٰہ لا یعذب العامة بعمل الخاصة حتی یروا المنکر بین ظھرانیھم وھم قادر ون علی ان ینکروہ فلا ینکروہ فاذا فعلوا ذلک عذب اللّٰہ الخاصة والعامة۔ (مسند احمد)

"اللہ عام لوگوں پر خاص لوگوں کے عمل کے باعث اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرتا جب تک ان میں یہ عیب پیدا نہ ہو جائے کہ اپنے سامنے برے اعمال ہوتے دیکھیں اور انہیں روکنے کی قدرت رکھتے ہوں مگر نہ روکیں۔ جب وہ ایسا کرنے لگتے ہیں تو پھر اللہ عام اور خاص سب پر عذاب نازل کرتا ہے"۔

پس امر بالمعروف نہی عن المنکر صرف دوسروں ہی کی خدمت نہیں بلکہ اپنی خدمت بھی ہے اور درحقیقت مجموعی بہتری میں اپنی بہتری چاہنے کی دانش مندانہ حکمت عملی کا دوسرا نام ہے۔

(الجہاد فی الاسلام ص۹۶ ۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تشریح: جس بستی میں اعلانیہ احکام الٰہی کی خلاف ورزی ہو رہی ہو وہ ساری کی ساری قابل مواخذہ ہوتی ہے اور اس کا کوئی باشندہ محض اس بنا پر مواخذہ سے بری نہیں ہو سکتا کہ اس نے خود خلاف ورزی نہیں کی بلکہ اسے خدا کے سامنے اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے لازماً اس بات کا ثبوت فراہم کرنا ہو گا کہ وہ اپنی حد استطاعت تک اصلاح اور اقامت حق کی کوشش کرتا رہا تھا۔ پھر قرآن اور حدیث کے دوسرے ارشادات سے بھی ہم کو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اجتماعی جرائم کے باب میں اللہ کا قانون یہی ہے۔ چنانچہ قرآن میں فرمایا گیا ہے واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة (ڈرو اس فتنہ سے جس کے وبال میں خصوصیت کے ساتھ صرف وہی لوگ گرفتار نہیں ہوں گے جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا ہو)۔ (تفہیم القرآن:۹۲/۲ ۔ الاعراف حاشیہ ۱۲۵)

ان احادیث سے قرآن پاک کے حکم نہی عن المنکر کے معنی صاف متعین ہو جاتے ہیں کہ اس سے مراد صرف زبان و قلم ہی سے منکر کو روکنا اور اس کے خلاف تبلیغ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ حسب ضرورت بزور قوت اس کو روک دینا اور دنیا کو اس کے وجود سے پاک کر دینا بھی ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی قدرت و استطاعت پر موقوف ہے۔ اگر مسلمانوں میں اتنی قوت ہو کہ تمام دنیا کو منکر سے روک کر اسے قانون عدل کا مطیع بنا دیں تو انکا فرض ہے کہ اس قوت کو استعمال کریں اور جب تک اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا نہ دیں، چین نہ لیں۔ لیکن اگر وہ اتنی قوت نہ رکھتے ہوں تو جس حد تک ممکن ہو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں اس خدمت کو انجام دینا چاہیئے اور تکمیل مدعا کے لئے مزید قوت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (الجهاد فی الاسلام ص ۱۰۴۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ ثنا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ الْكِنْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُوْلًى لَّنَا اَنَّهُ سَمِعَ عَدِيًّا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانِيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْهُ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ۔

مآخذ :

① ✿ مسند احمد: ۱۹۲/۴ ۔ مرویات عدی بن عمیرہ الکندی۔ ❁ شرح السنة بحوالہ مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف

بنی اسرائیل میں پہلا نقص جو پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ ان کے دلوں سے برائی کی نفرت دور ہو گئی تھی اور وہ جھوٹی رواداری پیدا ہو گئی تھی جو برائی کو برداشت کرتے کرتے خود برائی میں مبتلا ہو جانے پر انسان کو آمادہ کر دیتی ہے۔ کان الرجل یلقی الرجل فیقول یا ھٰذا اِتق اللّٰہ ودعْ ما تصنع فانه لا یحل لكَ ثم یلقاہ من الغد فلا یمنعه ذلک ان یکون اکیله وقعیدہ و شریبة۔ یعنی جب ان میں سے ایک آدمی دوسرے سے ملتا تو کہتا کہ اے شخص اللہ سے ڈر اور یہ فعل چھوڑ دے جو تو کرتا ہے۔ کیونکہ یہ تیرے لئے جائز نہیں ہے۔ مگر دوسرے دن جب اس سے ملتا تو اسی کا ہم پیالہ و ہم نوالہ اور ہمنشین بننے سے کوئی چیز اسے باز نہ رکھتی۔ آخر ان پر ایک دوسرے کی برائی کا اثر پڑ گیا اور ان کے ضمیر مردہ ہو گئے۔ ضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض۔ جس وقت حضورؐ یہ فرما رہے تھے تو دفعتاً لیٹے لیٹے اٹھ بیٹھے اور جوش میں آکر فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف و لتنھون عن المنکر ولتا خذن علی ید المسی ولتطرنه علی الحق اطراء اولیضر بن اللّٰہ قلوب بعضکم علی بعض او یلعنکم کما لعنھم

"اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تمہیں لازم ہے کہ نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو اور بدکار کا ہاتھ پکڑ لو، اور اسے حق کی طرف موڑ دو، ورنہ اللہ تمہارے دلوں پر بھی ایک دوسرے کا اثر ڈال دے گا۔ یا تم پر بھی اس طرح لعنت کرے گا جس طرح ان لوگوں پر کی تھی"۔

تشریح : اپنے اعتقاد میں کسی جماعت کے صادق ہونے کا واحد معیار یہی ہے کہ وہ جس مسلک پر اعتقاد رکھتی ہو اس کو حکمران بنانے کے لئے جان و مال سے جہاد کرے۔ اگر تم اپنے اوپر مسلک مخالف کی حکومت گوارا کرتے ہو تو یہ اس بات کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطعی دلیل ہے کہ تم اپنے اعتقاد میں جھوٹے ہو اور اس کا فطری نتیجہ یہی ہے اور یہی ہو سکتا ہے کہ آخرکار اسلام کے مسلک پر تمہارا نام نہاد عقیدہ بھی باقی نہ رہے گا۔ ابتدا میں تم مسلک مخالف کی حکومت کو بکراہت گوارا کرو گے' پھر رفتہ رفتہ تمہارے دل اس سے مانوس ہوتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ کراہت رغبت سے بدل جائے گی اور آخر میں نوبت اس حد تک پہنچے گی کہ مسلک مخالف کی حکومت قائم ہونے اور قائم رہنے میں تم خود مددگار بنو گے' اپنی جان و مال سے جہاد اس لئے کرو گے کہ مسلک اسلام کے بجائے مسلک غیر اسلام قائم ہو یا قائم رہے۔ تمہاری اپنی طاقتیں مسلک اسلام کے قیام کی مزاحمت میں صرف ہونے لگیں گی' اور یہاں پہنچ کر تم میں اور کافروں میں اسلام کے منافقانہ دعویٰ' ایک بدترین جھوٹ' ایک پر فریب نام کے سوا کوئی فرق نہ رہے گا۔ (اس) حدیث میں نبی ﷺ نے اس نتیجہ کو صاف صاف بیان فرما دیا ہے۔ (تفہیمات حصہ اول ص۸۹-۹۰۔ اشاعت نہم ۱۹۷۲ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ' ثنا يُوْنُس ابْنُ رَاشِدٍ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ بُذَيْمَةَ' عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ' عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ' كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ: يَا هٰذَا اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ' ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ' وَقَعِيْدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ' ثُمَّ قَالَ: (لعن الذين كفروا من بنى اسرائيل على لسان داوٗد و عيسى ابن مريم). الى قوله (فاسقون) ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا۔ ترمذی میں منقول روایت:

② حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ' نا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ' عَنْ عَمْرِو ابْنِ اَبِيْ عَمْرٍو' عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ' عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْهُ' فَتَدْعُوْنَهُ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ۔

حضرت حذیفہ بن یمان سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہیں ضرور نیکی کا حکم دینا ہو گا اور بدی سے روکنا ہو گا یا پھر اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب ضرور نازل فرمائے گا پھر تم اس سے دعائیں مانگو گے مگر وہ تمہاری دعائیں قبول نہیں فرمائے گا۔

③ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' بنحوه' زاد اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ' ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ' كَمَا لَعَنَهُمْ۔

عبداللہ بن مسعود نے نبی ﷺ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ یا پھر اللہ تمہارے دلوں پر ایک دوسرے کا اثر ضرور ڈال دے گا۔ پھر تم پر بھی اسی طرح لعنت کرے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس طرح ان لوگوں پر کی تھی۔

④ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ ح و ثنا عَمْرُو ابْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ المعنى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُوبَكْرٍ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ مَوْضِعِهَا (عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) قَالَ عَنْ خَالِدٍ: وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ۔ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ هُشَيْمٍ: وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْا إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ۔

حضرت ابوبکرؓ نے خطاب کے دوران فرمایا۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد۔ لوگو! تم یہ آیت تو پڑھتے ہو مگر اسے غیر محل پر استعمال کرتے ہو۔ علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم) خالد کے حوالہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر دے۔ اور عمرو نے ھشیم کے حوالہ سے بیان کیا۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کوئی قوم جس میں بدی و معاصی کا ارتکاب ہوتا ہو اور وہ لوگ اسے تبدیل کرنے پر قدرت بھی رکھتے ہوں مگر اس کے باوجود اس کے بدلنے کی سعی نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب عام میں مبتلا کر دے گا۔

مآخذ:

① ✪ ابو داؤد:۴/۱۲۱۔۱۲۲۔ کتاب الملاحم باب الامر و النھی۔ ✪ ابن ماجہ کتاب الفتن، باب ۲۰ الامر بالمعروف والنھی عن المنکر۔ ✪ مسند احمد ۱/۳۹۱ عن عبداللہ بن مسعود۔ مختصر روایت۔

② ✪ ترمذی ابواب، باب ۲/۴۰۔ باب ما جاء فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر۔

③ ✪ ابو داؤد:۴/۱۲۲۔ کتاب الملاحم، باب الامر و النھی۔

④ ✪ ابو داؤد:۴/۱۲۲۔ کتاب الملاحم باب الامر والنھی۔ ✪ ترمذی:۲/۳۹۔ ابواب الفتن، باب ما جاء فی نزول العذاب اذالم یغیر المنکر عن قیس بن ابی حازم۔ ✪ ابن ماجہ کتاب الفتن، باب ۲۰ الامر بالمعروف والنھی عن المنکر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطاعتِ امام

اجعل امرا الجاھلیة تحت قدمیک "تم اس جاہلیت کے کام کو جاکر مٹا دو۔"

پس منظر: حضرت خالد بنی جذیمہ کی طرف دعوت اسلام کے لئے بھیجے گئے اور وہاں انہوں نے امام کی اجازت کے بغیر ایک غلط فہمی کی بنا پر قتل کا بازار گرم کر دیا۔ اس کی اطلاع جب رسول اکرم ﷺ کو ہوئی تو آپؐ شدت غضب سے بے تاب ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اور فورا حضرت علیؓ کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ تم اس جاہلیت کے کام کو جا کر مٹا دو۔ (الجھاد فی الاسلام ص ۲۳۹۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج :

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِیْ حَکِیْمُ بْنُ حَکِیْمٍ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، قَالَ: ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، فَقَالَ: یَا عَلِیُّ، اُخْرُجْ اِلٰی ھٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ، فَانْظُرْ فِیْ اَمْرِھِمْ، وَاجْعَلْ اَمْرَ الْجَاھِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمَیْكَ الخ

محمد بن علی کا بیان ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کو بلایا اور کہا ان لوگوں کے پاس جاؤ اور ان کے معاملہ میں غور کرو اور جا کر اس جاہلیت کے کام کو اپنے پاؤں تلے روند کر مٹا دو۔

ماخذ :

- سیرت ابن ھشام: ۴۳۰/۳۔ مسیر خالد بن الولید بعد الفتح الی بنی جذیمة من کنانة، ومسیر علی لتلافی خطا خالد۔
- السیرة النبویة لابن کثیر: ۵۹۲/۳ بعثه علیه السلام خالد بن الولید بعد الفتح الی بنی جذیمة من کنانة۔
- الطبری تاریخ الامم والملوک: ۱۲۴/۲۔
- السیرة الحلبیه: ۲۱۰/۳۔ بہ صرف یا علی اخرج الی ھولاء القوم فانظر فی امرھم منقول ہے۔

من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ ومن عصانی فقد عصی اللّٰہ، ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یَعْصِ الامیر فقد عصانی۔

جس نے میری اطاعت کی۔ اس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے مجھ سے نافرمانی کی۔ اس نے خدا سے نافرمانی کی۔ پھر جس نے امیر کی اطاعت کی۔ اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے امیر کی نافرمانی کی۔ اس نے گویا مجھ سے نافرمانی کی"۔ (الجھاد فی الاسلام ص ۲۳۹۔۴۰۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوران جنگ ایفاء عہد کی تلقین

انصرفا نفی لھم لعھدھم و نستعین اللہ علیھم۔

"تم مدینہ چلے جاؤ، ہم عہد کو پورا کریں گے اور ان کے مقابلہ میں اللہ سے مدد مانگیں گے۔"

پس منظر: جنگ بدر میں جب کفار کی تعداد مسلمانوں سے تگنی تھی اور مسلمان اپنی جمعیت بڑھانے کے لئے ایک ایک آدمی کے حاجتمند تھے۔ حذیفہ بن الیمان اور ان کے والد حُسَیل بن جابر لشکر اسلام کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں کفار نے ان کو روک لیا اور کہا کہ تم ضرور محمدؐ کی مدد کو جا رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں ہم تو مدینہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس پر کفار نے ان سے یہ عہد لے کر چھوڑ دیا کہ جنگ میں شریک نہ ہوں گے۔ یہ دونوں حضرات کفار کے پنجہ سے چھوٹ کر بدر کے میدان میں آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچے اور یہ قصہ دہرایا۔ آپؐ نے اس وقت (ان دونوں کو) یہ حکم دیا۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۴۳۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ، انا شُعَیْبٌ، ثنا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ الْاَعْرَجَ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ، اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ، وَمَنْ یُطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ، وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ، وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ، فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجْرًا، وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِہٖ فَاِنَّ عَلَیْہِ حَقَّہٗ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ باعتبار زمانہ ہم دیگر امتوں کے بعد ہیں مگر مرتبہ کے لحاظ سے بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ نیز اسی اسناد سے بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص حاکم شریعت کی اطاعت کرے گا، اس نے میری اطاعت کی اور جو حاکم کی نافرمانی کرے گا اس نے میری نافرمانی کی۔ سنو، امام ڈھال ہے۔ اس کی آڑ میں (پشت پناہی میں) جنگ کی جاتی ہے اور اسی کی پناہ لی جاتی ہے۔ پس اگر وہ اسے اللہ سے ڈرنے اور عدل و انصاف کرنے کا حکم دے تو اسے اجر و ثواب ملے گا اور اگر وہ اس کی خلاف ورزی و نافرمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے تو اس کا بار گناہ اس پر ہو گا۔

② حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ، ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِیْدِ ابْنِ جُمَیْعٍ، ثنا اَبُو الطُّفَیْلِ، ثنا حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ قَالَ: مَا مَنَعَنِیْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلاَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِیْ حُسَیْلٍ، فَاَخَذَنَا کُفَّارُ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا: اِنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ مُحَمَّدًا، قُلْنَا: مَا نُرِیْدُ اِلاَّ الْمَدِیْنَةَ، فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَاللّٰهِ، وَمِیْثَاقَهُ، لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَلاَ نُقَاتِلُ مَعَهُ، فَاَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: اِنْصَرِفَا نَفِیْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِیْنُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ

حضرت حذیفہ بن یمان نے بیان کیا کہ میں اور ابو حسیل غزوۂ بدر میں اس لئے شریک نہ ہو سکے کہ ہمیں قریشی کافروں نے گرفتار کر لیا تھا اور کہنے لگے کہ تم لوگ محمد کے ساتھ شریک ہونے کے لئے جا رہے ہو۔ ہم نے ان کو کہا کہ ہم مدینہ جا رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ہم سے اس پر اللہ کے نام کا عہد و میثاق لیا کہ ہم مدینہ لوٹ جائیں محمدؐ کے ساتھ شریک جنگ میں حصہ نہیں لیں گے۔

یہ عہد و پیمان دینے کے بعد، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سنایا تو آپؐ نے فرمایا۔ تم دونوں مدینہ لوٹ جاؤ ہم عہد کو پورا کریں گے اور ان کے مقابلہ میں اللہ سے مدد طلب کریں گے۔

مآخذ:

① ● بخاری ۱/۴۱۵۔ کتاب الجهاد، باب یقاتل من وراء الامام و یتقی به۔ ● بخاری:۲/۱۰۵۷۔ کتاب الاحکام، باب قول اللّٰه اطیعوا اللّٰه واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ ● مسلم:۲/۱۲۴۔ کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة و تحریمها۔ عن ابی هریرة۔ ● نسائی:۷/۱۵۴۔ کتاب البیعة، باب الترغیب فی طاعة الامام۔ عن ابی هریرة۔ ● السنن الکبرٰی ۸/۱۵۵۔ کتاب قتال اهل البغی باب السمع والطاعة للامام۔ ● ابن ماجه کتاب الجهاد، باب طاعة الامام۔ ● مسند احمد:۲/۳۱۳۔۳۴۲۔ عن ابی هریرة۔

② ● مسند احمد:۵/۳۹۵۔ ● مسند احمد:۵/۳۹۷ پر مندرجہ ذیل الفاظ مذکور ہیں۔

عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ الْمُشْرِکِیْنَ اَخَذُوْهُ وَاَبَاهُ، فَاَخَذُوْا عَلَیْهِمْ اَنْ لاَّ یُقَاتِلُوْهُمْ یَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فُوْالَهُمْ وَنَسْتَعِیْنُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل سفیر کی ممانعت

لو لا ان الرسل لا تقتل لضربت عنقک

"اگر قاصدوں کا قتل ممنوع نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔"

پس منظر: مسیلمہ کذاب کا قاصد عبادہ بن الحارث جب اس کا گستاخانہ پیغام لے کر حاضر ہوا۔ تو آپؐ نے اس وقت یہ اصول بیان فرمایا۔

فقہی مباحث: اس اصل سے فقہاء نے یہ جزئیہ نکالا ہے کہ جب کوئی شخص اسلامی سرحد پر پہنچ کر یہ بیان کرے کہ میں فلاں حکومت کا سفیر ہوں اور حاکم اسلام کے پاس پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں تو اس کو امن کے ساتھ داخلہ کی اجازت دی جائے' اس پر کسی قسم کی زیادتی نہ کی جائے' اس کے مال و متاع' خدم و حشم' حتی کہ اسلحہ سے بھی تعرض نہ کیا جائے' الا اس صورت میں کہ وہ اپنا سفیر ہونا ثابت نہ کر سکے۔ بعض فقہاء نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر وہ اسلامی حکومت میں رہ کر زنا اور چوری بھی کرے تو اس پر حد جاری نہ ہو گی۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۳۲۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ' اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ' عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ' عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ' اَنَّهُ اَتٰى عَبْدَاللّٰهِ' فَقَالَ: مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ [1] وَاِنِّيْ مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِيْ حَنِيْفَةَ فَاِذَا هُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِمُسَيْلَمَةَ' فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ عَبْدُاللّٰهِ' فَجِيْءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ' غَيْرَ ابْنِ النَّوَاحَةِ' قَالَ لَهٗ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْلَا اَنَّكَ رَسُوْلٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ (الحديث)

حارثہ بن مضرب عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے اور رپورٹ پیش کی کہ میرے اور عربوں کے مابین کسی قسم کا کینہ اور بغض نہیں۔ میں بنو حنیفہ کی مسجد کے پاس سے گزرا تو دیکھا اس مسجد میں مسیلمہ پر ایمان لانے والے لوگ موجود ہیں۔ عبداللہ بن مسعود نے آدمی بھیج کر انہیں اپنے پاس بلوا بھیجا۔ (جب وہ حاضر ہوئے تو) انہیں تائب ہونے کے لئے کہا۔ ابن النواحہ کو چھوڑ دیا۔ ابن نواحہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے

[1] بکسر الحاء المهملة۔ الحقد والغضب۔ ويقال: انما هي الاحنة بكسر الهمزة وسكون الحاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ فرما رہے تھے کہ اگر تو ایلچی و قاصد نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔ اور آج تو پیغام رساں نہیں ہے۔ یہ کہہ کر قرظہ بن کعب کو حکم دیا اس نے سربازار اس کا سر قلم کر دیا۔

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ، ثنا سَلَمَةُ يعني ابْنُ الْفَضْلِ۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ مُسَيْلَمَةُ كَتَبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقَدْ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ: سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ نُعَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهُمَا حِيْنَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلَمَةَ: مَا تَقُوْلَانِ اَنْتُمَا؟ قَالَا: نَقُوْلُ كَمَا قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ لَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ، لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا۔

نعیم بن مسعود سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب آپ نے مسیلمہ کا مکتوب پڑھ کر دریافت فرمایا۔ یہ فرماتے سنا کہ تم دونوں اس کے بارے میں کیا کہتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو وہی کہتے ہیں جو مسیلمہ نے کہا (ہم تو اس کی رسالت کے قائل ہیں) یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر یہ اصول نہ ہوتا کہ ایلچیوں (سفیروں) کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردنیں مار دیتا۔ (دونوں کو قتل کر دیتا)

مآخذ:

① ❁ ابوداؤد ۸۴/۳۔ کتاب الجهاد باب فی الرسل۔ ❁ السنن الكبرٰی ۲۱۱/۱۔ کتاب الجزیة باب السنة ان لا یقتل الرسل ❁ مسند احمد:۴۰۶/۱۔ عن عبداللّٰه بن مسعود۔ ❁ موارد الظمان الی زوائد ابن حبان۔ کتاب الجهاد باب النهی عن قتل الرسل

② ❁ ابو داؤد:۸۳/۳۔۸۴۔ کتاب الجهاد باب فی الرسل۔ ❁ سنن دارمی:۱۵۳/۲۔ کتاب السیر باب فی النهی عن قتل الرسل۔ دارمی نے لو کنت قاتلا وفدًا لقتلتکما نقل کیا ہے۔ ❁ السنن الكبرٰی للبیهقی:۲۱۱/۹۔ کتاب الجزیة ا ❁ المستدرک:۱۴۲/۲۔ کتاب قسم الفئی باب الرسل لا تقتل عن نعیم بن مسعود۔ ❁ مجمع الزوائد:۳۱۴/۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگ کے دوران میں ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) کہنے والے کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔

ایک مرتبہ ایک سریہ میں ایک شخص نے مسلمانوں کو دیکھ کر کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مگر ایک مسلمان نے یہ گمان کر کے کہ اس نے محض جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا ہے اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ کو اس کا علم ہوا تو حضور ﷺ اس پر سخت ناراض ہوئے اور اس مسلمان سے باز پرس کی۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس شخص نے محض ہماری تلوار سے بچنے کے لئے کلمہ پڑھ دیا تھا۔ اس پر سرکار نے فرمایا هلا شققت عن قلبه کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔

ایک صحابی نے پوچھا کہ اگر ایک شخص مجھ پر حملہ کر کے میرا ہاتھ کاٹ ڈالے' اور جب میں اس پر حملہ کروں تو وہ کلمہ پڑھ لے۔ کیا ایسی حالت میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں۔ صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ دیا۔ آپؐ نے فرمایا باوجود اس کے تم اس کو نہیں مار سکتے۔ اگر تم نے اس کو مارا تو وہ اس مرتبے میں ہو گا جس میں تم اس کے قتل سے پہلے تھے اور تم اس مرتبے میں ہو جاؤ گے جس میں وہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے پہلے تھا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کافر پر نیزہ تانے اور جب سنان اس کے حلق تک پہنچ جائے اس وقت وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دے' تو مسلمان کو لازم ہے کہ فوراً اپنے نیزہ کو واپس کھینچ لے۔ (اشارات ترجمان القرآن ج۶۔ عدد:۲/۸۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی فوج کا شعار (Password)

ابتدائے اسلام میں "السلام علیکم" کا لفظ مسلمانوں کے لئے شعار اور علامت کی حیثیت رکھتا تھا اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دیکھ کر یہ لفظ اس معنی میں استعمال کرتا تھا کہ میں تمہارے ہی گروہ کا آدمی ہوں' دوست اور خیر خواہ ہوں' میرے پاس تمہارے لئے سلامتی و عافیت کے سوا کچھ نہیں ہے' لہٰذا نہ تم مجھ سے دشمنی کرو اور نہ میری طرف سے عداوت اور ضرر کا اندیشہ رکھو۔ جس طرح فوج میں ایک لفظ شعار (Password) کے طور پر مقرر کیا جاتا ہے اور رات کے وقت ایک فوج کے آدمی ایک دوسرے کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے اس غرض کے لئے استعمال کرتے ہیں کہ فوج مخالف کے آدمیوں سے ممیز ہوں۔ اسی طرح اسلام کا لفظ بھی مسلمانوں میں شعار کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ خصوصیت کے ساتھ اس زمانہ میں اس شعار کی اہمیت اس وجہ سے اور بھی زیادہ تھی کہ اس وقت عرب کے نو مسلموں اور کافروں کے درمیان لباس' زبان اور کسی دوسری چیز میں کوئی نمایاں امتیاز نہ تھا جس کی وجہ سے ایک مسلمان سرسری نظر میں دوسرے مسلمان کو پہچان سکتا ہو۔

لیکن لڑائیوں کے موقع پر ایک پیچیدگی یہ پیش آتی تھی کہ مسلمان جب کسی دشمن گروہ پر حملہ کرتے اور وہاں کوئی مسلمان اس لپیٹ میں آجاتا تو وہ حملہ آور مسلمانوں کو یہ بتانے کے لئے کہ وہ بھی ان کا دینی بھائی ہے۔ "السلام علیکم" یا لا الہ الا اللہ پکارتا تھا' مگر مسلمانوں کو اس پر یہ شبہہ ہوتا تھا کہ یہ کوئی کافر ہے جو محض جان بچانے کے لئے حیلہ کر رہا ہے۔ اس لئے بسا اوقات وہ اسے قتل کر بیٹھتے تھے اور اس کی چیزیں غنیمت کے طور پر لوٹ لیتے تھے۔ نبی ﷺ نے ایسے ہر موقع پر نہایت سختی کے ساتھ سرزنش فرمائی۔ مگر اس قسم کے واقعات برابر پیش آتے رہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس پیچیدگی کو حل کیا (اور سورۂ نساء میں آیت نمبر ۹۵ یعنی يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو' جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو دوست دشمن میں تمیز کرو اور جو تمہاری طرف سلام سے تقدیم کرے اسے فوراً نہ کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے)

آیت کا منشا یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کی حیثیت سے پیش کر رہا ہے اس کے متعلق تمہیں سرسری طور پر یہ فیصلہ کر دینے کا حق نہیں ہے کہ وہ محض جان بچانے کے لئے جھوٹ بول رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ سچا ہو اور ہو سکتا ہے کہ جھوٹا ہو۔ حقیقت تو تحقیق ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ تحقیق کے بغیر چھوڑ دینے میں اگر یہ امکان ہے کہ ایک کافر جھوٹ بول کر جان بچا لے جائے تو قتل کر دینے میں اس کا امکان بھی ہے کہ ایک مومن بے گناہ تمہارے ہاتھ سے مارا جائے۔ اور بہرحال تمہارا ایک کافر کو چھوڑ دینے میں غلطی کرنا اس سے بدرجہا زیادہ بہتر ہے کہ تم ایک مومن کو قتل کرنے میں غلطی کرو۔ (تفہیم ج اول ص ۳۸۴-۳۸۵۔ النساء حاشیہ ۱۲۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذمیوں کی جان کا احترام:

من قتل معاهدا لم يرح رائحة الجنة وان ريحها لتوجد من مسيرة اربعين عاما۔

"جو کسی معاہد کو قتل کرے، اسے جنت کی خوشبو تک نصیب نہ ہوگی، حالانکہ اس کی خوشبو ۴۰ سال کی مسافت تک پہنچتی ہے"۔

تشریح: اس کے متعلق یہ کہنا صحیح نہیں ہو سکتا کہ یہ احترام جان و مال محض احترام عہد و پیمان کی بنا پر ہے۔ کیونکہ یہ حکم تمام ذمیوں کے لئے عام ہے اور عقد ذمہ کی صرف یہی ایک صورت نہیں ہے کہ حکومت اسلامیہ کے ساتھ ان کا باقاعدہ معاہدہ ہو بلکہ دوسری صورت یہ بھی ہے کہ وہ بلا شرط اپنے آپ کو اسلامی حکومت کے حوالے کریں اور حکومت خود ہی ان کو ذمی قرار دے۔ چنانچہ فقہائے اسلام نے تصریح کی ہے کہ اگر مسلمان کسی ملک کو بزور شمشیر فتح کریں اور اس کے باشندوں سے ان کا کوئی معاہدہ نہ ہوا ہو تب بھی مفتوح غیر مسلموں کو ذمی ہی قرار دیا جائے گا اور مسلمانوں کا امام ان پر جزیہ عائد کر کے ان کو اللہ اور رسولؐ کے ذمہ میں لے لے گا۔ (دیکھو بدائع صنائع، ج ۷، ص ۱۱۰-۱۱۲)۔ (الجهاد فی الاسلام ص ۱۲۲، ۱۲۳۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا عَبْدُالْوَاحِدِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا۔

المستدرک اور ترمذی میں مروی روایت کے الفاظ۔

② عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ، فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ (حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح)

نبی ﷺ سے منقول ہے کہ جس کسی نے ایسے شخص کو قتل کیا جس نے اللہ اور اس کے رسول کی پناہ و ذمہ داری حاصل کی تھی تو اس قاتل نے اللہ کی ذمہ داری و پناہ سے بے وفائی کی۔ پس ایسا شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔

ماخذ:

① ✿ بخاری:۱/۴۴۸۔ کتاب الجهاد' باب اثم من قتل معاهدا' بغیر جرم۔ ✿ بخاری:۲/۱۰۲۱۔ کتاب الدیات' باب اثم من قتل ذمیا بغیر جرم۔ ✿ اس مقام پر بخاری نے من قتل نفسا معاهدة لم یرح رائحة الجنة وان ریحها توجد من مسیرة اربعین عاما۔ ✿ ترمذی:۱/۲۵۹۔ ابواب الدیات' باب ماجاء فیمن یقتل نفسا معاهدًا۔ عن ابی هریرة۔ اور المستدرک ۱/۱۲۷۔ کتاب الجهاد باب من قتل معاهدا الخ۔

② ✿ ابن ماجه:۲/۸۹۶۔ کتاب الدیات' باب من قتل معاهدا۔ ✿ ابن ماجہ نے دونوں روایتیں نقل کی ہیں۔ ✿ مسند احمد:۱/۲۷۳۔ ✿ مسند احمد:۲/۱۷۱۔۱۸۶۔۱۹۳۔ ✿ مسند احمد:۴/۹۱۔ ۵/۵۰۔۵۱۔ ۳۶۹۔ ۳۷۴۔ ✿ السنن الکبرٰی بیهقی :۹/۲۰۵۔ کتاب السیر باب لا یاخذ المسلمون من ثمار اهل الذمة ولا اموالهم شیئا بغیر امرهم اذا اعطوا ما علیهم۔ ✿ بیہقی نے بھی عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابو ہریرۃ دونوں کی روایت نقل کی ہیں۔ ✿ مجمع الزوائد:۶/۲۹۳۔ کتاب الدیات' باب فیمن قتل معاهدا اخفر ذمة۔ ✿ مجمع الزوائد میں مسیرة تسعین عاما مائة عام اور مسیرة خمسمائة عام کے الفاظ بھی منقول ہیں۔

ان اللہ یعذب یوم القیامۃ الذین یعذبون الناس فی الدنیا

"جو لوگ دنیا میں لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں' انہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تکلیف دے گا"۔ (الجهاد فی الاسلام ص ۱۲۵' ۲۹۳۔ اشاعت پنجم)

تخریج:

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِیْ اَبِیْ' حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ' عَنْ اَبِیْهِ' عَنْ هِشَامِ بْنِ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ' قَالَ: مَرَّبِقَوْمٍ یُعَذَّبُوْنَ فِی الْجِزْیَةِ بِفِلَسْطِیْنَ' قَالَ: فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُعَذِّبُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا۔

ہشام بن حکیم بن حزام سے مروی ہے۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ اس کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جنہیں فلسطین میں جزیہ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سزا (عذاب) دی جا رہی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو تکلیف و اذیت دیتے ہیں' قیامت کے روز ان کو تکلیف و اذیت دے گا۔

انہی سے مروی روایت:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ حِزَامٍ اَنَّهُ مَرَّ بِأُنَاسٍ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ قَدْ أُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ بِالشَّامِ، فَقَالَ: مَا هٰؤُلَآءِ؟ قَالُوْا: بَقِيَ عَلَيْهِمْ شَيْئٌ مِنَ الْخَرَاجِ، فَقَالَ: اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعَذِّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ۔ اس روایت میں فی الدنیا نہیں ہے۔

ابن حزام سے منقول ہے کہ ان کا گزر ذمیوں کے کچھ ایسے اشخاص پر ہوا جنہیں شام کے علاقہ میں دھوپ میں کھڑا کر کے سزا دی جا رہی تھی۔ ابن حزام نے دریافت کیا ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کے ذمہ خراج کی کچھ ادائیگی باقی ہے۔ (اسی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے) انہوں نے کہا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو اذیت و تکلیف دیتے ہیں۔

مسلم نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے اس میں یوم القیامۃ کے الفاظ نہیں اس نے صرف اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا نقل کیا ہے۔

مآخذ :

❁ مسند احمد ۳۶۸/۳، مسلم:۳۲۷/۲۔ کتاب البر باب الوعید الشدید لمن عذب الناس بغیر حق۔ ❁ ابو داؤد:۱۶۹/۳۔ کتاب الامارۃ والخراج باب فی التشدید فی جبایۃ الجزیۃ۔ ❁ مسند احمد:۴۰۳/۳۔۴۰۴۔ ❁ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۰۵/۹۔ کتاب الجزیۃ باب النہی عن التشدید فی جبایۃ الجزیۃ۔ عن ہشام بن حکیم۔ ❁ الطبرانی والبزار بحوالہ مجمع الزوائد ۲۵۱/۶۔ ان دونوں نے لا یعذب بالنار الارب النار بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوٹ مار کی ممانعت

أیحسب احدکم متکا علی اریکته قد یظن ان اللّٰہ لم یحرم شیئا الا ما فی ھذا القرآن۔ الا وانی واللّٰہ قد وعظت وامرت ونھیت عن اشیاء انھا لمثل القرآن او اکثر۔ وان اللّٰہ تعالٰی لم یحل لکم ان تدخلوا' بیوت اھل الکتاب الا باذن ولا ضرب نساءھم ولا اکل ثمارھم اذا اعطوکم الذی علیھم۔

کیا تم میں کا کوئی شخص تخت غرور پر بیٹھا یہ سمجھ رہا ہے کہ اللہ نے سوائے ان چیزوں کے جو قرآن میں حرام کی گئی ہیں کوئی اور چیز حرام نہیں کی؟ خدا کی قسم میں جو کچھ تم کو نصیحت کرتا ہوں اور جو امرونہی کے احکام دیتا ہوں وہ بھی قرآن کی طرح یا اس سے زیادہ ہیں۔ اللہ نے تمہارے لئے یہ جائز نہیں کیا ہے کہ اہل کتاب کے گھروں میں بلا اجازت گھس جاؤ' ان کی عورتوں کو مارو پیٹو اور ان کے پھل کھا جاؤ' حالانکہ ان پر جو کچھ واجب تھا' وہ تمہیں دے چکے"۔

پس منظر: جنگ خیبر میں صلح ہو جانے کے بعد جب اسلامی فوج کے بعض نئے رنگروٹ بے قابو ہو گئے اور انہوں نے غارتگری شروع کر دی۔ تو یہودیوں کا سردار رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کرخت لہجہ میں آپ کو خطاب کر کے بولا یا محمد الکم ان تذبحوا حمرنا وتاکلوا ثمرنا تضربوا نساء نا؟ اے محمد! کیا تم کو زیبا ہے کہ ہمارے گدھوں کو ذبح کرو' ہمارے پھل کھا جاؤ اور ہماری عورتوں کو مارو؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فورا ابن عوف کو حکم دیا کہ لشکر میں اجتمعوا للصلوۃ کی منادی کریں۔ جب تمام اہل لشکر جمع ہو گئے تو حضورؐ کھڑے ہوئے اور مندرجہ بالا فرمان نافذ کیا۔ (الجھاد فی الاسلام ص ۲۲۶-۲۲۷۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى' ثنا اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ' ثنا اَرْطَاةُ ابْنُ الْمُنْذِرِ' قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ عُمَيْرٍ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُ' عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ' قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ اَصْحَابِهِ'

حکیم بن عمیر عرباض بن ساریہ سلمی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں۔ عرباض نے بتایا کہ ہم نبی ﷺ کی معیت میں خیبر میں فروکش ہوئے۔ آپ کے ہمراہ جو صحابہ کرام تھے' وہ تھے ہی۔ رئیس خیبر شریر و سرکش آدمی تھا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے محمدؐ کیا تمہارے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَارِدًا مُنْكَرًا، فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمُرَنَا، وَتَأْكُلُوا ثَمَرَنَا، وَتَضْرِبُوا نِسَآءَ نَا؟ فَغَضِبَ يعني النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... وَقَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ، ثُمَّ نَادِ: أَلَا، إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ وَأَنِ اجْتَمِعُوْا لِلصَّلَاةِ، قَالَ: فَاجْتَمَعُوْا، ثُمَّ صَلَّى بِهِم النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيْكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ، أَلَا، وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ، إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ، وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ، وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ، وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ۔

یہ جائز ہے کہ تم ہمارے گدھوں کو ذبح کرو، ہمارے پھلوں کو کھاؤ اور ہماری عورتوں کو مارو پیٹو۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر غضبناک ہو گئے۔ غصہ میں عبدالرحمٰن بن عوف کو حکم دیا کہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اعلان کر دو۔ سنو لوگو! جنت صرف مومن کے لئے حلال ہے۔ نیز نماز کے لئے جمع ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ جمع ہو گئے۔ نبی ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔ پھر خطاب فرمانے کھڑے ہوئے۔ فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی شخص تخت غرور پر بیٹھا یہ سمجھ رہا ہے کہ اللہ نے سوائے ان چیزوں کے جو قرآن میں حرام کی گئی ہیں کوئی اور چیز حرام نہیں کی۔ اللہ کی قسم میں جو کچھ تم کو نصیحت کرتا ہوں اور جو امر و نہی کے احکام دیتا ہوں وہ بھی قرآن کی طرح یا اس سے زیادہ ہیں۔ اللہ نے تمہارے لئے یہ جائز نہیں کیا ہے کہ اہل کتاب کے گھروں میں بلا اجازت گھس جاؤ، ان کی عورتوں کو مارو پیٹو اور ان کے پھل کھاؤ۔ حالانکہ ان پر جو کچھ واجب تھا وہ تمہیں دے چکے۔

مآخذ:

① ✿ ابو داؤد:۱۷۰/۳۔ کتاب الخراج والامارة باب فی تعشیر اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارات۔ ✿ السنن الکبرٰی للبیهقی:۲۰۴/۹۔ کتاب الجزیة باب لا یاخذ المسلمون من ثمار اهل الذمة ولا اموالهم شیئا بغیر امرهم اذا اعطوا ما علیهم وماورد من التشدید فی ظلمهم وقتلهم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کافروں کے نفوس و اموال کب مباح ہیں؟

لا تقتلوھم حتی تدعوھم فان ابوا فلا تقتلوھم حتی یبدووا فان بدووا فلا تقاتلوھم حتی یقتلوا منکم قتیلا ثم اروھم ذلک القتیل وقولوا لھم ھل الی خیر من ھذا سبیل فلان یھدی اللہ تعالی علی یدیک خیرلک مما طلعت علیہ الشمس و غربت۔

ان سے جنگ نہ کرنا جب تک کہ انکو دعوت نہ دے لو۔ پھر اگر وہ انکار کریں تب بھی جنگ نہ کرنا جب تک وہ ابتدا نہ کریں۔ پھر اگر وہ ابتدا کریں تب بھی جنگ نہ کرنا جب تک کہ وہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کر دیں۔ پھر اس مقتول کو دکھا کر ان سے کہنا کہ کیا اس سے زیادہ بہتر کسی بات کیلئے تم آمادہ نہیں ہو سکتے؟ اے معاذ اس قدر صبر و تحمل کی تعلیم اسلیئے ہے کہ اگر اللہ تیرے ہاتھ پر لوگوں کو ہدایت بخش دے تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تیرے قبضہ میں مشرق سے مغرب تک کا سارا ملک و مال آجائے۔

تشریح : نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یہ ہدایات دی تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حربی کفار جو ذمی نہیں ہیں‘ جن سے کوئی معاہدہ نہیں ہے‘ جن کا دار ہمارے دار سے مختلف ہے۔ جن کی عصمت ہمارا قانون تسلیم نہیں کرتا‘ ان کے نفوس و اموال بھی ہم پر اس وقت تک حلال نہیں ہیں جب تک کہ اتمام حجت نہ ہو اور ہمارے اور ان کے درمیان باقاعدہ اعلان جنگ نہ ہو جائے۔ نبی ﷺ نے اس باب میں حضرت معاذ بن جبل کو (مندرجہ بالا) جو ہدایات دی تھیں۔ وہ قابل غور ہیں۔ (سود ص ۴۳۴۔۴۳۵)

تخریج :

فَحَسَنٌ لِمَارُوِیَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا فِیْ سَرِیَّۃٍ وَقَالَ: لَا تُقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی تَدْعُوْھُمْ‘ فَاِنْ اَبَوْا فَلَا تُقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی یَبْدَؤُکُمْ فَاِنْ بَدَؤُکُمْ فَلَا تُقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی یَقْتُلُوْا مِنْکُمْ قَتِیْلًا ثُمَّ اَرُوْھُمْ ذٰلِکَ الْقَتِیْلَ وَقُوْلُوْا لَھُمْ ھَلْ اِلٰی خَیْرٍ مِنْ ھٰذَا سَبِیْلٌ فَلَانْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی یَدَیْکَ خَیْرٌ لَّکَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَ غَرَبَتْ۔

مآخذ :

المبسوط للسرخسی جزء ۱۰ (المجلدہ ۵) ص ۳۱۔ باب معاملۃ الجیش مع الکفار۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی حیثیت بلحاظ اختلاف دار

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انا بری من کل مسلم اقام بین اظھر المشرکین۔ وعن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایضا من اقام مع المشرکین فقد برئت منه الذمة او قال لاذمة لهٗ

نبی ﷺ نے فرمایا میں ہر اس مسلمان کی ذمہ داری سے بری [1] ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہو اور حضورؐ ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ جس نے مشرکین کے ساتھ قیام کیا اس سے میں بری الذمہ ہوں۔ یا فرمایا اس کیلئے کوئی ذمہ نہیں۔

ابو داؤد کی کتاب الجہاد میں ہے کہ جب حضور ﷺ کسی کو لشکر کا سردار مقرر کر کے بھیجتے تو اس کو منجملہ دوسری ہدایات کے ایک یہ ہدایت بھی فرماتے تھے۔

ادعهم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منهم وکف منهم۔ ثم ادعهم الی التحول من دارهم الی دار المهاجرین' واعلمهم انهم ان فعلوا ذلک ان لهم ما للمهاجرین وان علیهم ما علی المهاجرین فان ابوا واختاروا دارهم فاعلمهم انهم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیهم حکم اللّٰہ الذی کان یجری علی المؤمنین ولا یکون لهم فی الفئی والغنیمة نصیب الا ان یجاهد وامع المسلمین۔ (باب فی دعاء المشرکین)

ان کو پہلے اسلام کی طرف دعوت دینا' اگر وہ قبول کر لیں تو ان سے ہاتھ روک لینا۔ پھر ان سے کہنا کہ اپنے دار کو چھوڑ کر مہاجرین کے دار یعنی دار الاسلام میں آ جائیں اور انہیں بتا دینا کہ اگر انہوں نے ایسا کیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں۔ اور وہی واجبات ان پر عائد ہوں گے جو مہاجرین پر ہیں۔ اگر وہ انکار کریں اور اپنے ہی دار میں رہنا اختیار کریں تو انہیں آگاہ کر دینا کہ ان کی حیثیت اعراب مسلمین کی سی ہو گی۔ ان پر اللہ کے وہ تمام احکام جاری ہوں گے جو مومنین پر جاری ہوتے ہیں مگر فے اور غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہو گا۔ الا یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔

تشریح: ان آیات و احادیث سے مسلمان تین حیثیتوں کے مالک ہیں۔ (۱) دارالاسلام کے مسلمان۔ (۲) مستامن مسلمان دارالکفر اور دارالحرب میں۔ (۳) دارالکفر اور دار الحرب کی مسلم رعایا۔

---

[1] "میں" کا لفظ آپؐ نے حکومت اسلامی کے رئیس کی حیثیت سے فرمایا ہے نہ کہ رسول کی حیثیت سے۔ پس اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی حکومت ایسے مسلمان کی حفاظت کی ذمہ دار نہیں ہے۔ (سود ص ۴۴۹ تا ۴۵۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(نوٹ: اگر تفصیل مطلوب ہو تو ملاحظہ ہو کتاب سود ص ۴۵۱ تا ۴۶۵)

تخریج:

① حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِ، ثنا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ، فَأَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلُ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَلَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ، وَقَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ الخ

جریر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خثعم قبیلہ کی جانب ایک سریہ روانہ فرمایا۔ کچھ لوگوں نے سجدہ میں گر کر اپنے آپ کو بچانا چاہا مگر انہیں جلدی سے قتل کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے یہ اطلاع نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے ان کو (آدھی دیت) دینے کا فرمان جاری فرمایا نیز یہ فرمایا میں ہر اس مسلمان کی ذمہ داری سے بری ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہو۔

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ، ثنا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيْرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ: إِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ، أَوْ خِلَالٍ، فَأَيَّتُهَا أَجَابُوْكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ: ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ، فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوْا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ يُجْرٰى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ نَصِيْبٌ، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ، فَإِنْ أَجَابُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ تَعَالٰى، وَقَاتِلْهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوْكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تُنْزِلْهُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا يَحْكُمُ اللّٰهُ فِيْهِمْ وَلٰكِنْ أَنْزِلُوْهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ، ثُمَّ اقْضُوْا فِيْهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ۔

مآخذ:

① ❁ ابو داؤد:۴۵/۳۔ كتاب الجهاد باب النهى عن قتل من اعتصم بالسجود۔ ❁ نسائی ۳۶/۸۔ كتاب القسامة، باب القود بغير حديدة۔ ❁ نسائی نے انی بری من کل مسلم مع مشرک بیان کیا ہے۔ ❁ السنن الکبریٰ:۱۴۲/۹۔ کتاب السير باب الاسير يوخذ عليه العهد ان لا يهرب۔ ❁ السنن الكبرىٰ انا برى من كل مسلم مقيم بين اظهر المشركين الخ ہے

② ❁ ابو داؤد:۳۷/۳۔ کتاب الجهاد باب فی دعاء المشرکین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثلہ اور نُہبیٰ کی ممانعت

نهى النبى صلى الله عليه وسلم من النهبى والمثلة۔
"نبی ﷺ نے لوٹ کے مال اور مثلۃ (قطع اعضا) کو حرام قرار دیا۔"

تشریح: لوٹ کے مال سے مراد وہ مال ہے جو دشمن کے ملک میں پیشقدمی کرتے ہوئے عام باشندوں سے چھین لیا جائے۔ اس کے علاوہ نہبہ اس مال غنیمت کو بھی کہتے ہیں جو باقاعدہ تقسیم سے پہلے لیا جائے۔
ایک دفعہ سفر جہاد میں اہل لشکر نے کچھ بکریاں لوٹ لیں اور ان کا گوشت پکا کر کھانا چاہا۔ آنحضرت ﷺ کو خبر ہوئی تو آپؐ نے آکر دیگچیاں الٹ دیں اور فرمایا ان النهبة ليست باحل من الميتة۔ کہ لوٹ کھسوٹ کا مال مردار سے بہتر نہیں ہے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۳۰۔۲۲۷۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، ثنا شُعْبَةُ، ثنا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهٗ اَبُو اُمِّهٖ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ

② حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، ثنا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمٍ۔ يعنى ابْنُ كُلَيْبٍ۔ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَاَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ وَجَهْدٌ، وَاَصَابُوْا غَنَمًا فَانْتَهَبُوْهَا، فَاِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِيْ اِذْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ عَلٰى قَوْسِهٖ، فَاَكْفَا قُدُوْرَنَا بِقَوْسِهٖ، ثُمَّ جَعَلَ يُرَمِّلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ اِنَّ الْمَيْتَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ النُّهْبَةِ۔ اَلشَّكُّ مِنْ هُنَا۔

ایک انصاری سے منقول ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم کسی سفر جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو دوران سفر میں شدید ضرورت و مشقت پیش آ گئی۔ (سخت بھوک لگی) لوگوں کو کچھ بکریاں ملیں تو انہوں نے بکریاں لوٹ لیں۔ بس اب ہماری ھنڈیاں جوش مارنے لگیں تو اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ ادھر تشریف لے آئے آپ اپنی قوس کے سہارے چل رہے تھے۔ آپؐ نے اپنی کمان کے ذریعہ ہماری ھنڈیاں (دیگچیاں) الٹ دیں پھر گوشت سے مٹی مل دی۔ اور فرمایا کہ لوٹ کھسوٹ کا مال مردار سے بہتر نہیں ہے یا فرمایا کہ مردار لوٹ کھسوٹ سے بہتر نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راوی کو اس میں شک لاحق ہوا ہے۔

ماٰخذ:

① ✿ بخاری:۳۳۶/۱ ۔ کتاب المظالم' باب النھبٰی بغیر اذن صاحبه وقال عبادہ بایعنا النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ان لا ننتھب۔ ✿ بخاری:۶۰۲/۲۔ کتاب المغازی' باب قصة عکل و عرینة۔ ✿ بخاری ۸۲۹/۲۔ کتاب الذبائح' باب مایکرہ من المثله۔ والمصبورہ والمجثمة۔ ✿ بخاری:۶۰۲/۲ پر صرف ینھی عن المثلة منقول ہے۔ ✿ ابو داؤد:۵۳/۳۔ کتاب الجھاد' باب فی النھی عن المثلة۔ عن عمران بن حصین۔ اس میں وینھانا عن المثلة ہے۔ ✿ سنن دارمی ۳۲۸/۱۔ کتاب الزکاۃ باب الحث علی الصدقه کے ضمن میں ونھانا عن المثلة نقل کیا ہے۔ ✿ مسند احمد:۲۴۶/۴ پر عن المثلة اور ص۳۰۷ پر عن عبداللّٰہ ابن یزید الخطمی وھو الانصاری کے حوالہ سے نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عن النھبة والمثلة منقول ہے۔ ✿ ابو داؤد:۴۹/۳۔ کتاب اللباس باب من کرھه میں نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عن عشر کے تحت وعن النھبٰی بھی نقل کیا گیا ہے۔ ✿ السنن الکبرٰی للبیھقی:۶۹/۹۔ کتاب السیر۔ باب قتل المشرکین بعد الاسار بضرب الاعناق دون المثلة۔ عن عبداللّٰہ بن یزید۔ ✿ مسند احمد:۱۴۰/۳۔ عن انس۔ اس صفحہ پر صرف نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عن النھبة منقول ہے۔ ✿ مسند احمد:۱۱۷/۴ پر اور عبدالرحمٰن بن زید بن خالد جھنی کے حوالہ سے انه سمع النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم نھی عن النھبة منقول ہے۔:۱۹۳/۵ پر زید بن خالد جھنی سے بھی منقول ہے۔ ✿ مجمع الزوائد:۲۴۹/۶۔ عن ابی ایوب اور زید بن خالد

② ✿ ابو داؤد:۶۶/۳۔ کتاب الجھاد' باب فی النھی عن النھبٰی اذا کان فی الطعام قلة فی ارض العدو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحشیانہ افعال کے خلاف عام ہدایات

اغزوا بسم اللّٰہ وفی سبیل اللّٰہ' قاتلوا من کفر باللّٰہ' اغزوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا۔

"جاؤ اللہ کا نام لے کر اور اللہ کی راہ میں لڑو ان لوگوں سے جو اللہ سے کفر کرتے ہیں مگر جنگ میں کسی سے بد عہدی نہ کرو' غنیمت میں خیانت نہ کرو' مثلہ نہ کرو اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

پس منظر: فوجوں کی روانگی کے وقت جنگی برتاؤ کے متعلق ہدایات دینے کا طریقہ جس سے انیسویں صدی کے وسط تک مغربی دنیا نابلد تھی' ساتویں صدی عیسوی میں عرب کے امی پیغمبر نے ایجاد کیا تھا۔ داعیٔ اسلام ﷺ کا قاعدہ تھا کہ جب آپؐ کسی سردار کو جنگ پر بھیجتے تو اسے اور اس کی فوج کو پہلے تقویٰ اور خوف خدا کی نصیحت کرتے اور وحشیانہ افعال سے منع فرماتے۔ (الجہاد فی الاسلام ص۲۳۵۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱)

تخریج:

① حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ' قَالَ: نا وَکِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ' عَنْ سُفْیَانَ' قَالَ وحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ' قَالَ: انا یَحْیَی بْنُ آدَمَ' قَالَ: انا سُفْیَانُ' قَالَ اَمْلَاہُ عَلَیْنَا اِمْلَاءً ح قَالَا: حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ ھَاشِمٍ وَاللَّفْظُ لَہٗ' قَالَ: ثنی عَبْدُالرَّحْمٰنِ یعنی ابن مَھْدِیٍ قَالَ: نا سُفْیَانُ' عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ' عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَۃَ' عَنْ اَبِیْہِ' قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَمَّرَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ اَوْصَاہُ فِیْ خَاصَّتِہٖ بِتَقْوَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ مَّعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا ثُمَّ قَالَ: اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ' قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا' وَلَا تَغْدِرُوْا' وَلَا تُمَثِّلُوْا' وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا۔ الحدیث

حضرت بریدہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر یا سریہ پر کسی کو امیر مقرر فرماتے تو اسے بالخصوص اللہ سے ڈرنے کا حکم فرماتے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی و بھلائی کرنے کی تلقین فرماتے۔ پھر فرماتے جاؤ اللہ کا نام لے کر اور اللہ کی راہ میں لڑو ان لوگو سے جو اللہ سے کفر کرتے ہیں۔ لڑو مگر جنگ میں کسی سے بدعہدی نہ کرو' غنیمت میں خیانت نہ کرو' مثلہ نہ کرو اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ✿ مسلم:۸۳/۲۔ کتاب الجهاد والسير' باب تامير الامام الامراء على البعوث و وصيته اياهم بآداب الغزو وغيرها۔ ✿ ابو داؤد:۳۷/۳۔ کتاب الجهاد' باب فی دعاء المشركين عن سليمان بن بريده عن ابيه۔ ✿ ترمذی ۲۹۱/۲۔ ابواب السير باب ما جاء فی وصية رسول الله فی القتال عن سليمان بن بريدة اور ابواب الديات ۲۶۰/۱۔ باب ما جاء فی النهی عن المثلة۔ ✿ موطا امام مالک ۲۹۸/۱۔ کتاب الجهاد النهی عن قتل النساء والولدان فی الغزو۔ ✿ سنن دارمی ۱۳۵/۲۔ کتاب السير باب۵۔ وصية الامام فی السرايا۔ ✿ ابن ماجه کتاب الجهاد' باب۳۸۔ وصية الامام۔ عن ابن بريدة۔ ✿ مسند احمد:۳۵۸/۵۔ عن بريدة اسلمی اور:۲۴۰/۴۔ ✿ السنن الكبرٰی للبيهقی:۶۹/۹۔ کتاب السير باب قتل المشركين بعد الاسار عن سليمان بن بريدة۔ ✿ المصنف عبدالرزاق:۲۱۸/۵۔ کتاب الجهاد باب دعاء العدو۔

ابن ماجہ نے صفوان بن عسال سے مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی روایت بیان کی ہے۔

بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ: سِيْرُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ' وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ' قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ' وَلَا تَمْثُلُوْا' [1] وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَغُلُّوْا' فَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا۔

مجمع الزوائد للهيثمی:۲۵۶/۵۔ کتاب الجهاد باب وصية الامير فی السفر۔ عن ابن عباس۔

---

[1] ابن ماجہ نے تمثلوا یعنی ث کے ضمہ سے نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگ میں شور و ہنگامہ کی ممانعت

کنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فکنا اذا اشرفنا علی واد ھللنا وکبرنا وارتفعت اصواتنا فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا ایھا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا انہ معکم انہ سمیع قریب۔ (عن ابی موسٰی اشعری)

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور جب کسی وادی پر پہنچتے تھے تو زور و شور سے تکبیر و تہلیل کے نعرے بلند کرتے تھے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ لوگو! وقار کے ساتھ چلو، تم جس کو پکار رہے ہو وہ نہ بہرا ہے نہ غائب، وہ تو تمہارے ساتھ ہے، سب کچھ سنتا ہے اور بہت ہی قریب ہے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۳۴۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ، ثنا سُفْیَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰی وَادٍ ھَلَّلْنَا وَکَبَّرْنَا، ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا اَیُّھَا النَّاسُ ارْسِلُوا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّہٗ مَعَکُمْ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ

ماخذ:

بخاری: ۱/۴۲۰۔ کتاب الجہاد، باب مایکرہ من رفع الصوت فی التکبیر۔

کتاب المغازی میں مروی روایت۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ اَوْ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْرَفَ النَّاسُ عَلٰی وَادٍ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ بِالتَّکْبِیْرِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ، اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَھُوَ مَعَکُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

بخاری:۶۰۵/۲۔ کتاب المغازی' باب غزوہ خیبر۔ ❁ مسلم:۳۴۶/۲۔ کتاب الذکر باب استحباب خفض الصوت۔

❁ امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی کتاب القدر میں مندرجہ ذیل الفاظ نقل کئے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ--- فَدَنَا مِنَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لاَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا اِنَّمَا تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا

اور بخاری:۱۰۹۹/۲ کتاب التوحید باب قولہ وکان اللّٰہ سمیعا بصیرا اور کتاب الدعوات:۹۴۴/۲ پر بھی مندرجہ بالا الفاظ سے روایت منقول ہے۔ ❁ ابو داؤد ۸۷/۲۔ کتاب الصلاۃ باب فی الاستغفار۔ عن ابی موسیٰ اشعری۔ ❁ مسند احمد:۳۹۴/۴۔۴۰۲۔۴۱۸۔ عن ابی موسیٰ اشعری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بد عہدی کی ممانعت

من قتل معاهدًا لم يرح رائحة الجنة وان ريحها لتوجد من مسيوة اربعين عامًا۔ (عن عبداللّٰہ بن عمرو)

جو کوئی کسی معاہد کو قتل کرے گا، اسے جنت کی بو تک نصیب نہ ہو گی، حالانکہ اس کی خوشبو ۴۰ برس کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۳۲۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

اربع خلال من كن فيه كان منافقا خالصًا من اذا حدث كذب وإذا وعد اخلف وإذا عَاهَدَ غدر۔ وإذا خاصم فجر۔ (عن عبداللّٰہ بن عمرو)

چار خصلتیں ہیں کہ جس میں پائی جائیں گی وہ خالص منافق ہو گا۔ ایک یہ کہ جب بولے تو جھوٹ بولے، دوسرے یہ کہ جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے، تیسرے یہ کہ جب معاہدہ کرے تو اس کو توڑ دے، چوتھے یہ کہ جب جھگڑے تو گالیاں دے"۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۳۳۔ اشاعت پنجم ص ۱۹۷۱ء)

لكل غادرٍ لواء يوم القيامة يرفع له بقدر غدرهٖ الا ولا غادر اعظم غدرًا من امير عامة۔

ہر غدار و عہد شکن کی بے ایمانی کا اعلان کرنے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا جو اس کے غدر کا ہم قدر ہو گا۔ اور یاد رکھو کہ جو سردارِ قوم غدر کرے اس سے بڑا کوئی غدار نہیں ہے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۳۳۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا عَبْدُالْوَاحِدِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَآئِحَةَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا۔

② حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثنا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ خِلَالٍ، مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، مَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا

③ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: نا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، قَالَ: نا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ قَالَ: نا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَعِیْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُرْفَعُ لَہٗ بِقَدْرِ غَدْرِہٖ، اَلَا وَلَا غَادِرٌ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِیْرِ عَامَّۃٍ۔

مآخذ:

① بخاری:۱/۴۴۸۔ کتاب الجهاد، باب اثم من قتل معاهدا بغیر جرم۔ ترمذی ۱/۲۵۹ ابواب الدیات باب ماجاء فیمن یقتل نفسا معاہدا۔ عن ابی هریرة۔ ترمذی نے اتنا جزء ایک حدیث کے ساتھ بیان کیا ہے۔

② بخاری:۱/۴۵۱۔ کتاب الجهاد، باب اثم من عاهد ثم غدر وقول اللّٰہ الذین عاهدت منهم ثم ینقضون عهدهم فی کل مرة الایة۔ مسلم ۱/۵۶۔ کتاب الایمان، باب خصال المنافق۔ عن عبداللّٰہ بن عمرو۔ ابوداؤد ۴/۲۲۱۔ کتاب السنة باب الدلیل علی زیادۃ الایمان و نقصانه۔ عن عبداللّٰہ بن عمرو۔ ترمذی:۲/۹۱۔ ابواب الایمان، باب فی علامة۔ المنافق۔ عن عبداللّٰہ بن عمرو

③ مسلم:۲/۸۳۔ کتاب الجهاد والسیر باب تحریم الغدر۔

من کان بینه وبین قوم عهد فلا یحلن عهدا ولا یشدنه حتی یمضی امده او ینبذ الیهم علی سواء

جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ کرے تاوقتیکہ کہ اس کی مدت گزر نہ جائے یا پھر اگر خیانت کا خوف ہو تو برابری کو ملحوظ رکھ کر اس کو ختم معاہدہ کا نوٹس دے دے۔

پس منظر: ایک مرتبہ امیر معاویہ بلاد روم پر حملہ کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ حالانکہ ابھی معاہدۂ صلح کی مدت ختم نہ ہوئی تھی۔ امیر معاویہؓ کا ارادہ تھا کہ مدت ختم ہوتے ہی حملہ کر دیں۔ مگر ایک صحابی عمرو بن عبسہ نے زمانۂ صلح میں جنگ کی تیاری اور سرحدوں کی طرف فوج کی روانگی کو بھی بدعہدی سے تعبیر کیا اور امیر کے پاس دوڑتے ہوئے اور پکارتے ہوئے پہنچے کہ اللہ اکبر، وفاء لا غدر۔ معاویہؓ نے سبب پوچھا تو کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مندرجہ بالا فرمان سنا ہے۔ (الجهاد فی الاسلام ص ۲۳۳۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو تنگ کرنے کی ممانعت

من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جھادلہ

جو کوئی منزل کو تنگ کرے گا یا راہ گیروں کو لوٹے گا اس کا جہاد نہیں ہو گا۔

پس منظر: ایک مرتبہ جب آپؐ جہاد کو تشریف لے جا رہے تھے تو آپؐ کے پاس شکایت آئی کہ فوج میں عہد جاہلیت کی سی بد نظمی پھیلی ہوئی ہے اور لوگوں نے منزل کو تنگ کر رکھا ہے۔ اس پر آپؐ نے یہ منادی کرائی۔ ایک دوسرے موقع پر آپ نے فرمایا کہ ان تفرقکم فی ھذہ الشعاب والاودیۃ انما ذلکم الشیطان۔ تمہارا اس طرح وادیوں اور گھاٹیوں میں منتشر ہو جانا ایک شیطانی فعل ہے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۳۴۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، ثنا اَبُوْدَاوُدَ، انبانا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْفَيْضِ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ اَهْلِ الرُّوْمِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيْرُ فِيْ بِلَادِهِمْ حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَاِذَا رَجُلٌ عَلٰى دَابَّةٍ اَوْ عَلٰى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدَرَ وَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، فَسَاَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا، وَلَا يَشُدَّنَهُ حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهُ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ، قَالَ: فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ۔ هذا حديث حسن صحيح۔

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ اور اہل روم کے درمیان معاہدۂ صلح تھا۔ ایک مرتبہ امیر معاویہ بلاد روم پر حملہ کرنے جا رہے تھے ان کا ارادہ تھا کہ مدت معاہدہ ختم ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیں گے۔ کہ اسی اثنا میں ایک آدمی اپنے گدھے یا اپنے گھوڑے پر سوار کہہ رہا تھا۔ اللہ اکبر وفاء لا غدر۔ اور یہ صاحب عمرو بن عبسہ تھے۔ امیر معاویہ نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ کرے تاوقتیکہ اس کی مدت گزر نہ جائے یا پھر اگر خیانت کا خوف ہو تو برابری کو ملحوظ رکھ کر اس کو ختم معاہدہ کا نوٹس دے دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدِ اللَّخْمِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ كَذَا وَ كَذَا، فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ. اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلاً اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلاَ جِهَادَ لَهٗ.

معاذ بن انس سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں فلاں فلاں معرکہ، جنگ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا۔ لوگوں نے منازل کو تنگ کر دیا اور راستے کو منقطع کر دیا۔ (لوگوں کی آمدورفت میں رکاوٹ بن گئے یا راہگیروں کو لوٹنا شروع کر دیا) تو نبی ﷺ نے منادی کرنے والے کو بھیجا جو لوگوں میں منادی کرتا تھا۔ جس نے منزل تنگ کی یا راہ گیروں کو لوٹا اس کا جہاد نہیں۔

③ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَيَزِيْدُ بْنُ قُبَيْسٍ، مِنْ اَهْلِ جَبْلَةَ سَاحِلِ حِمْصٍ، وَهٰذَا لَفْظُ يَزِيْدَ، قَالاَ: ثنا الْوَلِيْدُ (بْنُ مُسْلِمٍ) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَلاَءِ، اَنَّهٗ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ اَبَا عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: ثنا اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ وَقَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلاً، قَالَ عَمْرٌو: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلاً تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلاً اِلاَّ انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ: لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ.

ابو ثعلبہ خشنی کا بیان ہے کہ لوگ جب کسی پڑاؤ پر منزل کرتے، عمرو نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی جگہ پر اترتے تو لوگ گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے۔ آپ نے ایک موقعہ پر فرمایا تمہارا اس طرح گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جانا ایک شیطانی فعل ہے۔ اس کے بعد پھر لوگ کسی جگہ اس طرح منتشر طور پر نہ اترے۔ بلکہ اس طرح پڑاؤ ڈالتے کہ ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مل جاتے کہ اگر ان پر ایک کپڑا پھیلا کر ڈال دیا جاتا تو وہ ان کو اپنے اندر لے لیتا۔

مآخذ:

① ✿ ترمذی: ۱/۲۸۷۔ ابواب السیر باب ما جاء فی الغدر۔ ✿ ابو داؤد: ۳/۸۳۔ کتاب الجهاد، باب فی الامام یکون بینه وبین العدو عهد فیسیر الیه۔ ✿ ابو داؤد نے من کان بینه وبین قوم عهد فلا یشد عقدة ولا یحلها حتی ینقضی امدها او ینبذ الیهم علی سواء نقل کیا ہے۔ ✿ مسند احمد۔: ۴/۱۱۱۔ ۱۱۳۔ ۳۸۶۔ عمرو بن عبسة۔ (ابو نجیح سلمی)۔
✿ السنن الکبریٰ: ۹/۲۳۱۔ کتاب الجزیة، باب الوفاء بالعهد اذا کان العهد مباحا وما ورد من التشدید فی نقضه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② ✿ ابو داؤد:۴۱/۳۔ کتاب الجهاد' باب مايومر من انضمام العسكر (وسعته)۔

③ ✿ ابو داؤد:۴۱/۳۔ کتاب الجهاد' باب ما يومر من انضمام العسكر۔ ✿ المستدرك:۱۱۵/۲۔ کتاب الجهاد' باب نهى التفرق فى المنزل اذا نزلوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذمیوں کی حفاظت

لعلکم تقاتلون قوما فتظاهرون علیهم فیتقونکم باموالهم دون انفسهم و ابناء هم (وفی حدیث فیصالحونکم علی صلح) فلا تصیبوا منهم فوق ذلک فانه لا یصلح لکم۔ (ابو داؤد کتاب الجهاد)

اگر تم کسی قوم سے لڑو اور اس پر غالب آجاؤ اور وہ قوم اپنی اور اپنی اولاد کی جان بچانے کے لئے تم کو خراج دینا منظور کر لے (ایک دوسری حدیث میں ہے) کہ تم سے ایک صلحنامہ طے کرے) تو پھر تم اس مقررہ خراج سے ایک حبہ بھی زائد نہ لینا کیونکہ وہ تمہارے لئے درست نہ ہو گا۔

الا من ظلم معاهدًا اوانتقصه اوکلفه فوق طاقته او اخذ منه شیئا بغیر طیب نفس فانا حجیجه یوم القیامة۔ (ابو داؤد۔ کتاب الجهاد)

خبردار! جو شخص کسی معاہد پر ظلم کرے گا یا اس کے حقوق میں کمی کرے گا یا اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بار ڈالے گا یا اس سے کوئی چیز اس کی مرضی کے خلاف وصول کرے گا' اس کے خلاف قیامت کے دن میں خود مستغیث بنوں گا۔

فقہی مباحث : ان دونوں حدیثوں کے الفاظ عام ہیں اور ان سے یہ عام حکم مستنبط ہوتا ہے کہ معاہد ذمیوں سے ساتھ صلحنامہ میں جو شرائط طے ہو جائیں ان میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ نہ ان پر ٹیکس بڑھایا جا سکتا ہے نہ ان کی زمینوں پر قبضہ کیا جا سکتا ہے' نہ ان کی عمارتیں چھینی جا سکتی ہیں' نہ ان پر سخت فوجداری قوانین نافذ کئے جا سکتے ہیں' نہ ان کے مذہب میں دخل دیا جا سکتا ہے' نہ ان کی عزت و آبرو پہ حملہ کیا جا سکتا ہے اور نہ کوئی ایسا فعل کیا جا سکتا ہے جو ظلم یا انتقاص یا تکلیف مالا یطاق یا اخذ بغیر طیب نفس کی حدود میں آتا ہو۔ انہی احکام کی بنا پر فقہائے اسلام نے صلحاً فتح ہونے والی قوموں کے متعلق کسی قسم کے قوانین مقرر نہیں کئے اور صرف یہ عام قاعدہ بیان کرکے چھوڑ دیا کہ ان کے ساتھ ہمارا معاملہ بالکل شرائط صلح کے مطابق ہو گا۔ (الجهاد فی الاسلام ص ۲۷۵۔۲۷۶۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج :

① حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' قَالَا: ثنا اَبُوْ عَوَانَةَ' عَنْ مَنْصُوْرٍ' عَنْ هِلَالٍ' عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيْفٍ' عَنْ رَجُلٍ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جُهَيْنَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا، فَتَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُوْنَكُمْ بِاَمْوَالِهِمْ، دُوْنَ اَنْفُسِهِمْ وَاَبْنَاءِ هِمْ۔ قَالَ سَعِيْدٌ فِيْ حَدِيْثِهِ فَيُصَالِحُوْنَكُمْ عَلٰى صُلْحٍ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَا تُصِيْبُوْا مِنْهُمْ شَيْئًا فَوْقَ ذٰلِكَ، فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ۔

② حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمهرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ الْمَدِيْنِيُّ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اٰبَاءِ هِمْ دِنْيَةً، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهُ اَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

مآخذ:

① ❁ ابو داؤد:۳/۱۷۰۔ كتاب الخراج والامارة باب فى تعشير اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارات۔ ❁ السنن الكبرٰى للبيهقى:۹/۲۰۴۔ كتاب الجزية باب لا ياخذ المسلمون من ثمار اهل الذمة ولا اموالهم شيئا بغير امرهم اذا اعطوا ما عليهم۔

② ❁ ابو داؤد:۳/۱۷۱۔ كتاب الخراج والامارة باب فى تعشير اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارات۔ ❁ السنن الكبرٰى للبيهقى:۹/۲۰۵۔ كتاب الجزية باب لا ياخذ المسلمون من ثمار اهل الذمة ولا اموالهم شيئا بغير امرهم اذا اعطوا ما عليهم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غازی کا اجر

مامن غازیة تغزو فی سبیل اللّٰہ فیصیبون الغنیمة الا تعجلوا ثلثی اجرھم من الاخرة ویبقی لھم الثلث' وان لم یصیبوا غنیمة تم لھم اجرھم۔ (مسلم۔ کتاب الجھاد۔ نسائی باب السریة التی تخفق)

(مسلم کے کتاب الجہاد میں یہ روایت نہیں ہے۔ بلکہ کتاب الامارہ میں ہے) (مرتب)

"جس فوج نے اللہ کی راہ میں جنگ کی اور مال غنیمت پا لیا۔ اس نے اپنے آخرت کے ثواب میں سے دو تہائی حصہ یہیں پا لیا اور اس کے لئے صرف ایک تہائی باقی رہ گیا اور جس نے غنیمت نہ پائی تو اس کو پورا اجر ملے گا۔ (الجہاد فی الاسلام ص۲۶۶۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ' قَالَ: انا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ اَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: نا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ' عَنْ اَبِىْ هَانِئٍ' عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ' عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ الْغَنِيْمَةَ اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَىْ اَجْرِهِمْ مِنَ الْاٰخِرَةِ وَيَبْقٰى لَهُمُ الثُّلُثُ' وَاِنْ لَّمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ۔

مسلم نے ایک اور روایت عبداللہ بن عمرو سے مندرجہ ذیل الفاظ میں سے منقول ہے:

② مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَىْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ۔

مآخذ:

① ✿ مسلم:۱۴۰/۲۔ کتاب الامارة' باب بیان قدر ثواب من غزا الخ۔ ✿ ابو داؤد ۸/۳۔ کتاب الجھاد باب فی السریة تخفق۔ ✿ نسائی ۱۸/۲۔ کتاب الجھاد باب ثواب السریة التی تخفق۔ ✿ ابن ماجہ:۹۳۱/۲۔ کتاب الجھاد باب ۱۳ النیة فی القتال۔ ✿ مسند احمد:۱۶۹/۲۔ عن عبداللّٰہ بن عمرو۔ ✿ السنن الکبرٰی للبیھقی:۱۶۹/۹۔ کتاب السیر۔ باب ما جاء فی السریة تخفق' وھوان تتمنوالقاء فلا تغنم شیئا عن عبداللّٰہ بن عمرو۔ ✿ المستدرک:۷۸/۲۔ کتاب الجھاد باب لا تتمنوالقاء العدو وسلوااللّٰہ العافیة۔

② ✿ مسلم:۱۴۰/۲۔ کتاب الامارة باب بیان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم یغنم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من غزا فی سبیل اللّٰہ ولم ینو الا عقالاً فلہ ما نوی (عبادۃ بن صامت)

جو شخص خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے گیا اور صرف ایک اونٹ باندھنے کی رسی کی بھی نیت کر لی تو بس اس کو وہ رسی ہی ملے گی ثواب کچھ نہ ملے گا۔ [1] (الجہاد فی الاسلام ص ۲۲۰)

تشریح : اللہ صرف اس عمل کو قبول کرتا ہے جو محض اس کی خوشنودی کے لئے ہو، کسی شخصی یا جماعتی غرض کے لئے نہ ہو۔ پس جہاد کے لئے فی سبیل اللہ کی قید اسلامی نقطہ نظر سے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ (۱) مجرد جہاد تو دنیا میں سب ہی جاندار کرتے ہیں۔ ہر ایک اپنے مقصد کی تحصیل کے لئے پورا زور صرف کر رہا ہے۔ لیکن "مسلمان" جس انقلابی جماعت کا نام ہے۔ اس کے انقلابی نظریات میں سے ایک اہم ترین نظریہ بلکہ بنیادی نظریہ یہ ہے کہ اپنی جان و مال کھپاؤ، دنیا کی ساری سرکش طاقتوں سے لڑو، اپنے جسم و روح کی ساری طاقتیں خرچ کر دو۔ نہ اس لئے کہ دوسرے سرکشوں کو ہٹا کر تم ان کی جگہ لے لو۔ بلکہ صرف اس لئے کہ دنیا سے سرکشی و طغیان مٹ جائے اور خدا کا قانون دنیا میں نافذ ہو۔ (تفہیمات حصہ اول ص ۸۰۔۸۱۔ اشاعت نہم ۱۹۷۲ء)

---

[1] یہ ایک اور مقام ہے جہاں لوگوں نے عظیم الشان ٹھوکر کھائی ہے۔ انہوں نے مجرد جہاد اور جہاد فی سبیل اللہ کے فرق کو نظر انداز کر دیا جس کی وجہ سے قومی استعلاء و استکبار کی کوشش اور اعلاء کلمۃ اللہ کی کوشش میں کوئی وجہ امتیاز باقی نہ رہی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو امامہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا ارأیت رجلا غزا یلتمس الاجر والذکر؟ ماله؟ "اس شخص کے بارے میں آپؐ کی کیا رائے ہے جو مالی فائدے اور ناموری کیلئے جنگ کرتا ہے؟ ایسے شخص کو کیا ملے گا؟" آنحضرت ﷺ نے جواب دیا لا شیئی له۔ اس کو کچھ ثواب نہ ملے گا" سائل کیلئے یہ بات عجیب تھی، پلٹ کر پھر آیا اور پھر یہی سوال کیا، آپؐ نے دوبارہ وہی جواب دیا۔ اس کا اطمینان اب بھی نہ ہوا۔ تیسری اور چوتھی مرتبہ پلٹ پلٹ کر آیا اور یہی سوال کرتا رہا۔ آخر آنحضرت ﷺ نے اس کو مطمئن کرنے کے لئے فرمایا "ان اللہ لا یقبل من العمل الا ما کان له خالصا وابتغی به وجهه" اللہ کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ خالص اسی کی خوشنودی و رضا کیلئے نہ کیا جائے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۲۰)

تخریج :

① اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالاً فَلَهٗ مَا نَوٰى.

ایک دوسری روایت جو انہی سے مروی ہے میں مندرجہ ذیل الفاظ منقول ہیں۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا عِقَالاً فَلَهٗ مَا نَوٰى.

② اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ هِلَالٍ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ عَمَّارٍ، عَنْ شَدَّادٍ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلاً غَزَا يَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شَيْءَ لَهٗ، فَاَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَقُوْلُ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهٗ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ لَهٗ خَالِصًا، وَابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُهٗ.

مآخذ :

① ✿ نسائی:۶/۲۴-۲۵ ۔ کتاب الجهاد باب من غزا فی سبیل اللہ ولم ینومن غزاته الاعقالا۔ ✿ سنن دارمی:۲/۱۲۷۔ کتاب الجهاد باب۲۴۔ من غزا ینوی شیئا فله مانوی۔ عن عبادة بن الصامت۔ ✿ المستدرک للحاکم:۲/۱۰۹۔ کتاب الجهاد باب من غزافله مانوی۔ عن عبادة بن الصامت۔ ✿ مسند احمد:۵/۳۱۵۔ ۳۲۰۔ ۳۲۹۔ عن عبادة بن الصامت۔ (کنز العمال:۴/۳۳۶۔ حدیث نمبر۱۰۶۷۷)

② ✿ نسائی:۶/۲۵۔ کتاب الجهاد باب من غزا یلتمس الاجر والذکر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باغیوں کے بارے میں ضابطۂ اسلام

حضورؐ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا اے ابن ام عبد جانتے ہو اس امت کے باغیوں کے بارے میں اللہ کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا ان کے زخمیوں پر ہاتھ نہیں ڈالا جائے گا‘ ان کے اسیر کو قتل نہیں کیا جائے گا‘ ان کے بھاگنے والے کا پیچھا نہیں کیا جائے گا اور ان کا مال غنیمت کے طور پر تقسیم نہیں کیا جائے گا۔

تشریح : باغیوں سے لڑائی میں جن باتوں کو ملحوظ رکھا جائے گا وہ نبی ﷺ کے اس ارشاد پر مبنی ہے اسے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالہ سے حاکم‘ بزاز اور الجصاص نے نقل کیا ہے۔

اس ضابطہ پر عمل کی مثال حضرت علیؓ نے پیش کی۔ آپ نے جنگ جمل میں فتحیاب ہونے کے بعد اعلان کیا کہ ”بھاگنے والے کا تعاقب نہ کرو‘ زخمی پر حملہ نہ کرو‘ گرفتار ہو جانے والوں کو قتل نہ کرو‘ جو ہتھیار ڈال دے اس کو امان دو‘ لوگوں کے گھروں میں نہ گھسو‘ اور عورتوں پر دست درازی نہ کرو‘ خواہ وہ تمہیں گالیاں ہی کیوں نہ دے رہی ہوں“۔ آپ کی فوج کے بعض لوگوں نے مطالبہ کیا کہ مخالفین کو اور ان کے بال بچوں کو غلام بنا کر تقسیم کر دیا جائے۔ اس پر غضب ناک ہو کر آپؐ نے فرمایا ”تم میں سے کون ام المومنین عائشہؓ کو اپنے حصے میں لینا چاہتا ہے“۔ (تفہیم القرآن ج۵۔ ص۸۱۔ سورۃ الحجرات حاشیہ ۱۷)

تخریج :

رَوٰی کَوْثَرُ بْنُ حَکِیْمٍ‘ عَنْ نَافِعٍ‘ عَنِ ابْنِ عُمَرَ‘ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ کَیْفَ حُکْمُ اللّٰہِ فِیْمَنْ بَغٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ‘ قَالَ: اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ‘ قَالَ: لَا یُجْھَزُ عَلٰی جَرْحِھَا‘ وَلَا یُقْتَلُ اَسِیْرُھَا‘ وَلَا یُطْلَبُ ھَارِبُھَا۔ (احکام القران للجصاص:۲۸۲/۵۔ سورۃ الحجرات‘ باب الحکم فی اسری اھل البغی وجرحاھم)

المستدرک نے اس روایت کو ابن عمر سے مندرجہ ذیل متن میں نقل کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا‘ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ‘ یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَدْرِیْ مَا حُکْمُ اللّٰہِ فِیْمَنْ بَغٰی مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ؟ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ‘ قَالَ: فَاِنَّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَنْ لَّا يُتَّبَعَ مُدْبِرُهُمْ' وَلَا يُقْتَلَ اَسِيْرُهُمْ' وَلَا يُذَفَّفَ عَلٰى جَرِيْحِهِمْ۔

مآخذ:

○ المستدرک للحاکم:۱۵۵/۲۔ کتاب قتال اهل البغی باب حکم البغاة من هذه الامة۔ حافظ امام ذہبی نے اپنی تلخیص میں اس روایت کی سند میں مذکور کوثر بن حکیم کو متروک کہا ہے۔ المستدرک:۱۵۵/۲ پر اس حدیث پر ذیلی حاشیہ میں (قلت) کوثر متروک۔ السنن الکبری بیہقی نے المستدرک والی روایت بیان کی ہے اور آخر میں کہا ہے۔ وفی روایة الخوارزمی ولا یجاز علی جریحهم زاد ولا یقسم فیوهم۔ تفردبه کوثر بن حکیم وهو ضعیف۔ ○ السنن الکبری بیهقی:۱۸۲/۸۔ کتاب قتال اهل البغی' باب اهل البغی اذا فاوا لم یتبع مدبرهم' ولم یقتل اسیرهم' ولم یجهز علی جریهم الخ

○ تفسیر روح المعانی ۱۳۷/۲۶۔ سورة الحجرات۔ صاحب روح المعانی نے مستدرک حاکم کے حوالہ سے مندرجہ ذیل روایت نقل کی ہے۔

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: يَا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هَلْ تَدْرِيْ كَيْفَ حُكْمُ اللّٰهِ فِيْمَنْ بَغٰى مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ؟ قَالَ: اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ' قَالَ: لَا يُجْهَزُ عَلٰى جَرِيْحِهَا وَلَا يُقْتَلُ اَسِيْرُهَا وَلَا يُطْلَبُ هَارِبُهَا وَلَا يُقْسَمُ فَيْؤُهَا۔ [1]

اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْحَافِظُ' انبأ اَبُو الْوَلِيْدِ الفقيه' ثنا الْحَسَنَ ابْنُ سُفْيَانَ' ثنا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ' ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ' عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ' عَنْ اَبِيْهِ' قَالَ: اَمَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُنَادِيَهُ' فَنَادٰى يَوْمَ الْبَصْرَةِ لَا يُتَّبَعُ مُدْبِرٌ وَلَا يُذَفَّفُ عَلٰى جَرِيْحٍ' وَلَا يُقْتَلُ اَسِيْرٌ' وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقٰى سَلَاحَهُ' فَهُوَ اٰمِنٌ وَلَمْ يَاْخُذْ مِنْ مَتَاعِهِمْ شَيْئًا۔

(السنن الکبری للبیهقی:۱۸۱/۸۔ کتاب قتال اهل البغی باب اهل البغی اذا فاؤا لم یتبع مدبرهم ولم یقتل اسیرهم) الخ

---

[1] المستدرک کی روایت میں یہ الفاظ تو مذکور نہیں۔ (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل اسیر کی ممانعت

لا تجهزن علی جریح ولا یتبعن مدبر ولا یقتلن اسیر من اغلق بابه فهو آمن۔ (فتوح البلدان ص ۴۷)

کسی مجروح پر حملہ نہ کیا جائے‘ کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے‘ کسی قیدی کو قتل نہ کیا جائے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے وہ امان میں ہے“۔

پس منظر: فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ جب شہر میں داخل ہونے لگے تو فوج میں یہ اعلان کروا دیا۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۳۱۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

باغیوں سے قتال

قال صلی اللّٰہ علیه وسلم اَلْفِتْنَةُ نائمة لعن اللّٰہ من ایقظها۔

فتنہ خوابیدہ ہے‘ جو اسے جگائے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ پس جو شارع کے ارشاد کے مطابق ملعون ہے‘ اس کے خلاف لڑا جائے۔

تشریح: واضح ہو گیا کہ باغیوں کے ساتھ قتال واجب ہے۔ اور قتال شرعی نقطہء نظر سے ان لوگوں کے ساتھ جائز ہو سکتا ہے جو معصوم الدم نہ ہوں۔ اس کی طرف حضورؐ کے درج ذیل ارشاد میں اشارہ کیا گیا ہے۔

اُمِرتُ ان اقاتلَ النَّاسَ حتی یقولوا لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمداً رسول اللّٰہ فاذا فعلوا ذالک عصموا منی دماء ھم واموالھم۔ الحدیث

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کہہ دیں۔ جب وہ ایسا کہہ دیں تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانیں اور مال بچا لئے۔

پس جب باغیوں کے ساتھ قتال واجب ہو گیا تو معلوم ہوا کہ ان کو جان کی پوری عصمت حاصل نہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے تو قتل بھی جائز ہو گا۔

مسلمان باغیوں پر اگر اسلامی حکومت غالب آ جائے تو وہ تمام ان بالغ مردوں کو قتل کر کے ان کے مال لوٹ لینے کی مجاز ہے جو بغاوت کے مرتکب ہو چکے ہوں۔ قطع نظر اس سے کہ ان مسلمان باغیوں نے پہلے خود یہ شرط قبول کی ہو یا نہ کی ہو۔ مگر قتال اور قتل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ باغی لوگ ہتھیار نہ ڈالیں اور جب وہ ہتھیار ڈالیں گے تو قتل و قتال بھی بند کر دیا جائے گا۔

البتہ ان کا مال بطور غنیمت تقسیم نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ جنگ ختم ہونے یا ہتھیار ڈالنے کے بعد انہیں واپس کیا جائے گا۔ (تفہیمات حصہ سوم ص۳۱۰۔۳۱۱۔۳۱۲)

تخریج :

اَلْفِتْنَةُ نَائِمَةٌ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَيْقَظَهَا

مأخذ :

الرافعی عن انس بحوالہ کنزالعمال ۱۱/۱۲۷' حدیث : ۳۰۸۹۱۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْمُسْنَدِيُّ' قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو رَوْحِ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ' قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ' قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ' فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

واقد نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد کو ابن عمر کے حوالہ سے بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کہہ دیں' نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ ایسا کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون (جانیں) اور مال بچا لیے۔ الا یہ کہ اسلام کے حق کی وجہ سے کوئی سزا ان پر لاگو ہوتی ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

مأخذ :

❁ بخاری:۱/۸۔ کتاب الایمان' باب فان تابوا واقاموا الصلاۃ واتوا الزکاۃ فخلوا سبیلھم۔ ❁ مسلم:۱/۳۷۔ کتاب الایمان' باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یقیموا الصلاۃ ویوتوا الزکاۃ الخ عن ابن عمر۔ ❁ سنن دار قطنی:۱/۲۳۲۔ کتاب الصلاۃ باب تحریم دماء ھم واموالھم اذا یشھدوا بالشھادتین الخ عن ابن عمر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میدان جنگ سے فرار کبیرہ گناہ ہے

ایک حدیث میں آپؐ نے سات بڑے گناہوں کا ذکر کیا' جو انسان کے لئے تباہ کن اور اس کے انجام آخروی کے لئے غارتگر ہیں۔ ان میں سے ایک یہ گناہ بھی ہے کہ آدمی کفر و اسلام کی جنگ میں کفار کے آگے پیٹھ پھیر کر بھاگے۔

تشریح : دشمن کے شدید دباؤ پر مرتب پسپائی (Orderly retreat) ناجائز نہیں ہے جبکہ اس کا مقصود اپنے عقبی مرکز کی طرف پلٹنا یا اپنی ہی فوج کے کسی دوسرے حصہ سے جا ملنا ہو۔ البتہ جو چیز حرام کی گئی ہے وہ بھگدڑ (Rout) ہے جو کسی جنگی مقصد کے لئے نہیں بلکہ محض بزدلی و شکست خوردگی کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس لئے ہوا کرتی ہے کہ بھگوڑے آدمی کو اپنے مقصد کی بہ نسبت جان زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ اس فرار کو بڑے گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔

اس فعل کو اتنا بڑا گناہ قرار دینے کی وجہ صرف یہی نہیں ہے کہ یہ ایک بزدلانہ فعل ہے' بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک شخص کا بھگوڑا پن ایک پوری پلٹن کو' اور ایک پلٹن کا بھگوڑا پن ایک پوری فوج کو بدحواس کر کے بھگا دیتا ہے اور پھر جب ایک دفعہ کسی فوج میں بھگدڑ پڑ جائے تو کہا نہیں جا سکتا کہ تباہی کس حد پر جا کر ٹھہرے گی۔ اسی طرح کی بھگدڑ صرف فوج ہی کے لئے تباہ کن نہیں ہے بلکہ اس ملک کے لئے بھی تباہ کن ہے جس کی فوج ایسی شکست کھائے۔ (تفہیم ج۲۔ ص۱۳۵۔ الانفال حاشیہ ۱۳)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ' ثنی سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ' عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ' عَنْ اَبِی الْغَيْثِ' عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ' عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ' قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ' وَالسِّحْرُ' وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ' وَاَكْلُ الرِّبٰوا' وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ' وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ' وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

حضرت ابو ہریرۃ سے مروی ہے انہوں نے نبی ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ آپ نے فرمایا۔ سات تباہ کن و مہلک چیزوں سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی کونسی ہیں ارشاد ہوا۔ اللہ کے ساتھ شرک' جادو' جس جان کو اللہ نے حرام قرار دیا ہو اسے بغیر کسی حق کے قتل کرنا' سود خوری' یتیم کا مال کھانا' معرکہ کے روز میدان کارزار سے فرار' پاک دامن' اہل ایمان' سادہ لوح خواتین پر تہمت زنا لگانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

① ٭ بخاری:۱/۳۸۸۔ کتاب الوصایا' باب قول اللّٰہ تعالٰی ان الذین یاکلون اموال الیتامٰی ظلما الخ ۔ ٭ بخاری:۲/۱۰۱۳۔ کتاب الحدود' کتاب المحاربین' باب رمی المحصنات والذین یرمون المحصنات (عن ابی ہریرۃ) ۔ ٭ مسلم:۱/۶۴۔ کتاب الایمان' باب الکبائر و اکبرھا۔ عن ابی ہریرۃ۔ ٭ ابو داؤد:۳/۱۱۵۔ کتاب الوصایا' باب ما جاء فی التشدید فی اکل مال الیتیم۔ عن ابی ہریرۃ۔ ٭ نسائی:۶/۲۵۷۔ کتاب الوصایا' باب اجتناب اکل مال الیتیم' عن ابی ہریرۃ۔ ٭ السنن الکبرٰی ۹/۷۶۔ کتاب السیر' باب تحریم الفرار من الزحف وصبر الواحد مع الاثنین۔ عن ابی ہریرۃ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو

لا تتمنوا لقاء العدوِ واسئلوا اللّٰہ العافیة فاذا لقیتموھم فاصبروا واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف

دشمن سے مقابلہ کی تمنا مت کرو۔ بلکہ اللہ سے امن و عافیت کی دعا کیا کرو۔ مگر جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے، تو پھر جم کر لڑو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ تلے ہے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۲۲)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا اِسْحَاقُ، عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰہِ، وَکَانَ کَاتِبٌ لَہٗ. قَالَ: کَتَبَ اِلَیْہِ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَوْفٰی، فَقَرَأْتُہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْھَا انْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ، فَقَالَ: اَیُّھَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَةَ، فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَ مُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ.

عمرو بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام ابو النضر سے مروی ہے۔ یہ ان کے کاتب بھی تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن اوفیٰ نے انہیں ایک خط تحریر کیا۔ جسے میں نے خود پڑھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہاد کے دوران میں سورج زوال پذیر ہونے (سورج کے ڈھل جانے) کا انتظار کرتے رہے۔ آفتاب کے ڈھل جانے کے بعد آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور خطاب میں فرمایا۔ لوگو! دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ سے امن و عافیت کی دعا کیا کرو۔ مگر جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو پھر جم کر مقابلہ کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ تلے ہے۔ پھر فرمایا اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے لشکر دشمنان کے گروہوں کو شکست دینے والے ان کافروں کو ہزیمت و شکست سے دو چار فرما اور ہمیں ان پر فتح عطا فرما۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ✿ بخاری:۴۱۶/۱۔ کتاب الجہاد' باب کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا لم یقاتل اول النہار اخر القتال حتی تزول الشمس ۔ ✿ بخاری ۳۹۵/۱۔ کتاب الجہاد' باب الجنۃ تحت بارقۃ السیوف۔ ✿ بخاری ۴۲۴/۱۔ کتاب الجہاد' باب لا تمنوا لقاء العدو۔ عن عبداللّٰہ بن اوفٰی۔ ✿ مسلم:۸۴/۲۔ کتاب الجہاد والسیر۔ باب کراھۃ التمنی لقاء العدو۔ ✿ ابو داود' ۴۲/۳۔ کتاب الجہاد' باب فی کراھیۃ تمنی لقاء العدو۔ عن عبداللّٰہ بن اوفٰی۔ ✿ السنن الکبرٰی:۷۶/۹۔ کتاب السیر' باب تحریم الفرار من الزحف و صبر الواحد مع الاثنین۔ عن عبداللّٰہ بن اوفٰی۔ ✿ المستدرک:۷۸/۲۔ کتاب الجہاد' باب لا تمنوا لقاء العدو وسلوا اللّٰہ العافیۃ عن عبداللّٰہ بن اوفٰی۔ ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ[1] ✿ مسند:۳۵۳/۴۔۳۵۴۔ عن عبداللّٰہ بن ابی اوفٰی۔

---

[1] بخاری و مسلم دونوں نے تحت ظلال السیوف سے آگے بھی الفاظ نقل کئے ہیں پھر حاکم نے کیسے کہہ دیا کہ انہی دونوں نے اسے نہیں لیا (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین کے اہل و عیال سے جرم خیانت کی سزا

مسلم اور ابو داؤد نے حضرت بریدہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "کسی مجاہد کے پیچھے اگر کسی شخص نے اس کی بیوی اور اس کے گھر والوں کے معاملہ میں خیانت کی تو قیامت کے روز وہ اس مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا کہ اس کی نیکیوں میں سے جو کچھ تو چاہے لے لے" پھر حضورؐ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا "پھر تمہارا کیا خیال؟" یعنی تم کیا اندازہ کرتے ہو کہ وہ اس کے پاس کیا چھوڑ دے گا؟"

تشریح : گویا کہ قیامت کے روز اہل جنت اہل دوزخ کا وہ حصہ مار لے جائیں گے جو اُن کو جنت میں ملتا اگر وہ جنتیوں کے سے کام کر کے آئے ہوتے اور اہل دوزخ جنتیوں کا وہ حصہ لوٹ لیں گے جو انہیں دوزخ میں ملتا۔ اگر انہوں نے دوزخیوں کے سے کام کئے ہوتے۔

یا یہ کہ اس روز ظالم کی اتنی نیکیاں مظلوم لوٹ لے جائے گا جو اس کے ظلم کا بدلہ ہو سکیں، یا مظلوم کے اتنے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے جو اس کے حق کے برابر وزن رکھتے ہوں۔ اس لئے کہ قیامت کے روز آدمی کے پاس کوئی مال و زر تو ہو گا نہیں کہ وہ مظلوم کا حق ادا کرنے کے لئے کوئی ہرجانہ یا تاوان دے سکے۔ وہاں تو بس آدمی کے اعمال ہی ایک زرمبادلہ ہوں گے لہٰذا جس شخص نے دنیا میں کسی پر ظلم کیا ہو وہ مظلوم کا حق اسی طرح ادا کر سکے گا کہ اپنے پلے میں جو کچھ بھی نیکیاں رکھتا ہو ان میں سے اس کا تاوان ادا کرے، یا مظلوم کے گناہوں میں سے کچھ اپنے اوپر لے کر اس کا جرمانہ بھگتے۔ (تفہیم القرآن ج ۵۔ ص ۵۳۷۔ سورۃ تغابن حاشیہ ۲۰)

تخریج :

اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَعْنَبٌ کُوْفِیٌّ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُرْمَۃُ نِسَآءِ الْمُجَاھِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ فِی الْحُرْمَۃِ کَاُمَّھَاتِھِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلاً مِنَ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ اَھْلِہٖ اِلاَّ نُصِبَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، فَیُقَالُ: یَا فُلَانُ! ھٰذَا فُلَانٌ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِہٖ مَا شِئْتَ، ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ، فَقَالَ: مَا ظَنُّکُمْ تَرَوْنَ یَدَعُ لَہٗ مِنْ حَسَنَاتِہٖ شَیْئًا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ :

٭ نسائی:۵۱/۶۔ کتاب الجهاد باب من خان غازیا فی اهله۔ ٭ ابو داؤد:۸/۳۔ کتاب الجهاد باب فی حرمة نساء المجاهدین علی القاعدین۔ ٭ ابو داؤد نے فی الحرمة اور ترون یدع له من جسناته شیئا نقل نہیں کیا۔ ٭ السنن الکبرٰی للبیهقی:۱۷۳/۹۔ کتاب السیر باب ماجاء فی حرمة نساء المجاهدین۔

حرمة نساء المجاهدین علی القاعدین کحرمة امهاتکم۔

مجاہدین کی بیویاں پیچھے رہنے والے مردوں کے لئے ویسی ہی حرام کی گئی ہیں جیسی خود ان کی مائیں ان پر حرام ہیں۔

ما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاهدین فی اهله فیخونه فیهم الا وقف له یوم القیمة فیاخذ من عمله مایشاء' فماظنکم۔

پیچھے رہ جانے مردوں میں سے جو شخص مجاہدین میں سے کسی کے بال بچوں میں اس کا جانشین ہو اور پھر وہ ان کے معاملہ میں اس کے ساتھ کسی قسم کی خیانت کرے وہ قیامت کے روز کھڑا کیا جائے گا اور اس مجاہد کو حق دیا جائے گا کہ اس شخص کے عمل میں سے جو کچھ چاہے لے لے۔ پھر تمہارا کیا گمان ہے کہ وہ اس کے پاس کچھ چھوڑ دے گا۔

تشریح : احادیث و آثار کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی کمزوریوں کا لحاظ کرتے ہوئے یہ دیکھنا اسلامی حکومت کے فرائض میں سے ہے کہ اس کے سپاہی زیادہ مدت تک اپنی عورتوں سے علیحدہ رہ کر' اور ان کی عورتیں زیادہ دیر تک اپنے مردوں سے جدا رہ کر کہیں بد اخلاقیوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ یہی غرض تھی جس کی خاطر نبی ﷺ نے فرمایا کہ "مجاہدین کی بیویاں پیچھے رہ جانے والے مردوں کے لئے ویسی ہی حرام کی گئی ہیں جیسی خود ان کی مائیں ان پر حرام ہیں"۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت عمرؓ نے مدینے کے دو خوبصورت نوجوانوں کو صرف اس لئے شہر سے منتقل کر دیا کہ آپ نے بعض عورتوں کی زبان سے ان کے حسن کی تعریف سن لی تھی اور آپ کو اندیشہ ہو گیا تھا کہ کہیں یہ چیز ان عورتوں کے حق میں فتنہ نہ بن جائے جن کے شوہر جہاد پر گئے ہوئے ہیں اور یہی وجہ تھی کہ حضرت عمرؓ نے اعلان کر دیا تھا کہ جو شخص کسی عورت سے تشبیب [1] کرے گا۔ اس کو درے لگائے جائیں گے اور یہی وجہ تھی کہ حضرت عمرؓ نے جب ایک مرتبہ ایک مجاہد کی بیوی کو اپنے شوہر کے فراق میں مشتاقانہ اشعار گاتے ہوئے سنا تو آ کر پہلا حکم جو آپ نے جاری کیا وہ یہ تھا کہ آئندہ سے سپاہیوں کو اتنی طویل مدت تک ان کی بیویوں سے جدا نہ رکھا جائے جس سے ان کے کسی بد اخلاقی میں ملوث ہو جانے کا احتمال ہو۔ بالفاظ دیگر فوج میں رخصت (Furlough) کا طریقہ اسلامی حکومت میں جاری ہی اس غرض کے لئے کیا گیا تھا کہ

[1] یعنی اپنے اشعار میں اس سے اظہار عشق کرے گا۔ (از مؤلف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت اپنے سپاہیوں اور ان کی عورتوں کے اخلاق کی حفاظت کرنا چاہتی تھی۔ (کنزل العمال ج١٦ ص٥٧٦۔ حدیث نمبر ۴۵۹۲۴۔ رسائل و مسائل حصہ ص٢٦٧۔٢٦٨) (مرتب)

تخریج :

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ' قَالَ: نَاوَكِيْعٌ' عَنْ سُفْيَانَ' عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ' عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ' عَنْ اَبِيْهِ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ' وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلاً مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ' فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ اِلاَّ وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ' فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَآءَ' فَمَا ظَنُّكُمْ۔

ماخذ :

① ✿ مسلم:٢/١٣٨۔ کتاب الامارة' باب حرمة نساء المجاهدین و اثم من خانهم فیهن۔ ✿ ابو داؤد:٣/٨۔ کتاب الجهاد' باب فی حرمة المجاهدین علی القاعدین۔ ✿ نسائی:٦/٥٠۔ کتاب الجهاد' باب حرمة نساء المجاهدین۔ ✿ مسند احمد:٥/٣٥٢۔ عن سلیمان بن بریده عن ابیه۔ ✿ السنن الکبرٰی بیهقی:٩/١٧٣۔ کتاب السیر باب ما جاء فی حرمة نساء المجاهدین۔ ✿ مسند احمد:٥/٣٥٥۔ پر مندرجہ ذیل متن روایت منقول ہے۔

فَضْلُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي الْحُرْمَةِ كَفَضْلِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ قَاعِدٍ يَخْلُفُ مُجَاهِدًا فِيْ اَهْلِهٖ' فَيُخَبِّبُ فِيْ اَهْلِهٖ اِلاَّ وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيْلَ لَهٗ: اِنَّ هٰذَا خَانَكَ فِيْ اَهْلِكَ' فَخُذْ مِنْ عَمَلِهٖ مَاشِئْتَ قَالَ: فَمَا ظَنُّكُمْ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجوس سے جزیہ

نبی ﷺ نے مجوسیوں کو اہل کتاب قرار نہیں دیا' حالانکہ وہ زردشت کو مانتے ہیں جس پر نبی ہونے کا شبہ کیا جا سکتا ہے۔ ہجر کے مجوسیوں سے جب معاملہ پیش آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ سنوا بہم سنة اهل الكتاب۔ "ان کے ساتھ اہل کتاب کا سا معاملہ کرو"۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ اہل کتاب ہیں۔ پھر جو نامہ مبارک آپؐ نے مجوس ہجر کو لکھا تھا اس میں صراحت کے ساتھ یہ تحریر فرما دیا تھا کہ:۔

فَإِنْ اَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مَالَنَا وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَيْنَا وَمَنْ اَبٰى فَعَلَيْهِ الْجِزْيَةُ غَيْرَ اَكْلِ ذَبَائِهِمْ وَلَا نِكَاحِ نِسَآءِ هِمْ۔

"اگر تم اسلام قبول کرو گے تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور تم پر وہی واجبات ہوں گے جو ہم پر ہیں اور جو لوگ تم میں سے انکار کریں گے ان پر جزیہ عائد کر دیا جائے گا۔ مگر نہ ان کا ذبیحہ کھایا جائے گا اور نہ ان کی عورتوں سے نکاح کیا جائے گا۔ (تفہیمات حصہ دوم ص ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ اشاعت چہارم)

مجوس سے جزیہ:

نبی ﷺ نے مجوس سے جزیہ لے کر انہیں ذمی بنایا (اور اس کے بعد صحابہ کرام نے بالاتفاق بیرون عرب کی تمام قوموں پر اس کو عام کر دیا)

تشریح : لڑائی کی غرض و غایت یہ نہیں ہے کہ وہ ایمان لے آئیں اور دین حق کے پیرو بن جائیں' بلکہ اس کی غایت یہ ہے کہ ان کی خود مختاری و بالا دستی ختم ہو جائے۔ وہ زمین میں حاکم اور صاحب امر بن کر نہ رہیں بلکہ زمین کے نظام زندگی کی باگیں اور فرمانروائی و امامت کے اختیارات متبعین دین حق کے ہاتھوں میں ہوں اور وہ ان کے ماتحت تابع و مطیع بن کر رہیں۔

جزیہ بدل ہے اس امان اور اس حفاظت کا جو ذمیوں کو اسلامی حکومت میں عطا کی جائے گی۔ نیز وہ علامت ہے اس امر کی کہ یہ لوگ تابع امر بننے پر راضی ہیں۔ "ہاتھ سے جزیہ دینے" کا مفہوم سیدھی طرح مطیعانہ شان کے ساتھ جزیہ ادا کرنا ہے اور چھوٹے بن کر رہنے کا مطلب یہ ہے کہ زمین میں بڑے وہ نہ ہوں بلکہ وہ اہل ایمان بڑے ہوں جو خلافت الٰہی کا فرض انجام دے رہے ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ جزیہ وہ چیز ہے جس کے لئے بڑی بڑی معذرتیں انیسویں صدی عیسوی کے دور مذلت میں مسلمانوں کی طرف سے پیش کی گئی ہیں اور اس دور کی یادگار کچھ لوگ اب بھی موجود ہیں جو صفائی دینے میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن خدا کا دین اس سے بہت بالا و برتر ہے کہ اسے خدا کے باغیوں کے سامنے معذرت پیش کرنے کی کوئی حاجت ہو۔ سیدھی اور صاف بات یہ ہے کہ جو لوگ خدا کے دین کو اختیار نہیں کرتے اور اپنی یا دوسروں کی نکالی ہوئی غلط راہوں پر چلتے ہیں وہ حد سے حد بس اتنی ہی آزادی کے مستحق ہیں کہ خود جو غلطی کرنا چاہتے ہیں کریں' لیکن انہیں اس کا قطعاً کوئی حق نہیں ہے کہ خدا کی زمین پر کسی جگہ اقتدار و فرمانروائی کی باگیں ان کے ہاتھوں میں ہوں اور وہ انسانوں کی اجتماعی زندگی کا نظام اپنی گمراہیوں کے مطابق قائم کریں اور چلائیں۔ یہ چیز جہاں کہیں ان کو حاصل ہو گی' فساد رونما ہو گا اور اہل ایمان کا فرض ہو گا کہ ان کو اس سے بے دخل کرنے اور انہیں نظام صالح کا مطیع بنانے کی کوشش کریں۔ اب رہا یہ سوال کہ یہ جزیہ آخر کس چیز کی قیمت ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اس آزادی کی قیمت ہے جو انہیں اسلامی اقتدار کے تحت اپنی گمراہیوں پر قائم رہنے کے لئے دی جاتی ہے۔ اور اس قیمت کو اس صالح نظام حکومت کے نظم و نسق پر صرف ہونا چاہیئے جو انہیں اس آزادی کے استعمال کی اجازت دیتا ہے اور ان کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جزیہ ادا کرتے وقت ہر سال ذمیوں میں یہ احساس تازہ ہوتا رہے گا کہ خدا کی راہ میں زکوۃ دینے کے شرف سے محرومی اور اس کے بجائے گمراہیوں پر قائم رہنے کی قیمت ادا کرنا کتنی بڑی بدقسمتی ہے جس میں وہ مبتلا ہیں۔ (تفہیم القرآن ج ۲ ص ۱۸۸۔ التوبہ حاشیہ ۲۸)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ' ثنا سُفْيَانُ' قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًوا' قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَ عَمْرِو ابْنِ اَوْسٍ' فَحَدَّثَهُمَا بِجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِيْنَ عَامٍ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِاَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ' قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ' وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَّجُوْسِ هَجَرَ۔

علی بن عبداللہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے عمرو سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بجالہ نے ان دونوں سے چاہ زمزم کی سیڑھیوں کے پاس ۷۰ھ میں جس سال مصعب بن زبیر نے اہل بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا' یہ بیان کیا کہ میں احنف کے بھتیجے جزء بن معاویہ کے پاس منشی کی حیثیت سے کام پر مامور تھا کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطابؓ کا نامہ مبارک ان کی وفات سے ایک سال پہلے آیا تھا (جس میں تحریر تھا) کہ مجوسیوں کے ہر ذی رحم محرم کے درمیان جدائی کرا دو۔ اس وقت عمر فاروق نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے اس امر کی گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ہجر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مجوسیوں (پارسیوں) سے جزیہ وصول کیا ہے۔

② مؤطا میں بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَيْنِ، وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ فَارِسَ وَاَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَخَذَهَا مِنَ الْبَرْبَرِ۔

مؤطا میں امام مالک سے منقول ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے اور عمر بن خطاب نے فارس کے مجوسیوں سے اور عثمان بن عفان نے بربر سے جزیہ وصول کیا ہے۔

③ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنِ الْيَمَامِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، ثنا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَسْبَذِيِّيْنَ مِنْ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَهُمْ مَجُوْسُ اَهْلِ هَجَرَ، اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَكَثَ عِنْدَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَسَاَلْتُهُ، مَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فِيْكُمْ؟ قَالَ: شَرٌّ، قُلْتُ: مَهْ؟ قَالَ: اَلْاِسْلَامُ اَوِ الْقَتْلُ، قَالَ: وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: قَبِلَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَتَرَكُوْا مَا سَمِعْتُ اَنَا مِنَ الْاَسْبَذِيِّ۔

ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ بحرین کے باشندوں میں سے اسبذیین کا ایک آدمی یعنی ہجر کے رہنے والے مجوسیوں میں سے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تھوڑی دیر آپ کے پاس ٹھہرا اور پھر باہر نکلا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ اللہ اور رسول نے کیا فیصلہ فرمایا۔ اس نے جواب میں کہا برا فیصلہ کیا ہے۔ میں نے کہا خاموش، (ایسی بات منہ سے نکالتا ہے) وہ بولا۔ فیصلہ یہ کیا ہے کہ اسلام لاؤ ورنہ قتل۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ان سے جزیہ قبول کیا ہے تو لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عوف کے قول کو لیا اور میں نے جو اسبذی سے سنا تھا اسے چھوڑ دیا۔

مآخذ:

① ✿ بخاری:۴۴۶/۱۔ کتاب الجهاد، باب الجزية والموادعة مع اهل الذمة والحرب الخ ۔ ✿ ابو داؤد:۱۶۸/۳۔ کتاب الخراج والفئ، باب فی اخذ الجزية من المجوس۔ ✿ ترمذی ۲۸۸/۱۔ ابواب السير، باب فی اخذ الجزية من المجوس، هذا حديث حسن۔ ✿ مؤطا امام مالک ۲۰۶/۱۔ کتاب الزكاة، باب جزية اهل الكتاب والمجوس

② ✿ السنن الکبری للبیهقی ۱۹۰/۹۔ کتاب الجزية، باب المجوس اهل كتاب، والجزية تؤخذ منهم۔ اس صفحہ پر مؤطا والی روایت منقول ہے اور اسی صفحہ پر بخاری وغیرہ والی روایت بھی مذکور ہے۔

③ ✿ ابو داؤد:۱۶۸/۳-۱۶۹ ۔ کتاب الخراج والفئ، باب فی اخذ الجزية من المجوس۔ ✿ السنن الکبری:۱۹۰/۹۔ کتاب الجزية باب المجوس اهل كتاب و الجزية توخذ منهم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہید کی تمنا و خواہش

(مسند احمد میں نبی ﷺ کی ایک حدیث مروی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ) جو شخص نیک عمل لے کر دنیا سے جاتا ہے اسے اللہ کے ہاں اس قدر پر لطف اور پر کیف زندگی میسر آتی ہے جس کے بعد وہ کبھی دنیا میں واپس آنے کی تمنا نہیں کرتا۔ مگر شہید اس سے مستثنیٰ ہے وہ تمنا کرتا ہے کہ پھر دنیا میں بھیجا جائے اور پھر اس لذت، اس سرور اس نشے سے لطف اندوز ہو جو راہ خدا میں جان دیتے وقت حاصل ہوتا ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۱ ص ۳۰۲۔ ال عمران حاشیہ ۱۲۱)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا عَبْدُالصَّمَدِ، ثنا حَمَّادٌ، ثنا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ نَّفْسٍ تَمُوْتُ، لَهَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا اِلاَّ الشَّهِيْدُ، فَاِنَّهٗ يَسُرُّهٗ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلُ مَرَّةً اُخْرٰى مِمَّا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نفس کے لئے اللہ کے پاس کچھ خیر و بھلائی ہے وہ مرنے کے بعد نہیں چاہتا کہ وہ پھر دنیا کی طرف لوٹ جائے۔ مگر شہید یہ تمنا و خواہش کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس لوٹ جائے اور ایک مرتبہ پھر راہ خدا میں قتل کیا جائے۔ وہ تمنا اس لئے کرے گا کہ فی سبیل اللہ شہادت کی فضیلت کو خود ملاحظہ کر چکا ہو گا۔

مسلم نے اس روایت کے مندرجہ ذیل الفاظ روایت کئے ہیں۔

② عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ نَّفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَلاَ اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلاَّ الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ، فَيُقْتَلُ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے انہوں نے نبی ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ کوئی نفس جس کیلئے اللہ کے پاس بھلائی ہے مرنے کے بعد یہ نہیں چاہے گا کہ اسے دنیا میں دوبارہ واپس بھیج دیا جائے خواہ دنیا میں اس کیلئے دنیا و مافیا کی چیزیں ہی کیوں نہ ملنے کی توقع ہو۔ ماسوائے شہید کے کہ وہ یہ تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس لوٹ جائے اور دنیا میں جا کر پھر فی سبیل اللہ قتل کیا جائے۔ یہ خواہش اس کی اس وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہو گی کہ وہ خود شہادت کی فضیلت ملاحظہ کر چکا ہو گا۔

③ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا اَبُو اِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ، لَهٗ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا، وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يَسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلُ مَرَّةً اُخْرٰى۔

حمید سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے نبی ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ جس بندہ کے لئے اللہ کے پاس کچھ خیر و بھلائی ہے وہ مرنے کے بعد یہ نہیں چاہتا کہ وہ دوبارہ دنیا کی طرف لوٹ جائے اور اسے دنیا و مافیا کی ہر چیز دے دی جائے سوائے شہید کے، اس وجہ سے کہ وہ شہادت کی فضیلت کو خود ملاحظہ کر چکا ہے۔ یہ شہید اس کو پسند کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف لوٹ جائے اور دوبارہ راہ خدا میں جام شہادت نوش کرے۔

④ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا غُنْدَرٌ، ثنا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا، وَلَهٗ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے نبی ﷺ سے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ یہ خواہش نہیں کرے گا کہ اسے دنیا میں واپس لوٹا دیا جائے خواہ دنیا میں اسے دنیا بھر کی چیزیں ہی کیوں نہ ملیں۔ بجز شہید کے کہ وہ یہ تمنا و خواہش کرے گا کہ اسے دنیا میں لوٹایا جاتا رہے کہ ہر مرتبہ راہ خدا میں قتل کیا جاتا رہے یہ تمنا وہ اس وجہ سے کرے گا کہ وہ فی سبیل اللہ قتل کی فضیلت کو خود ملاحظہ و مشاہدہ کر چکا ہو گا۔

مآخذ:

① مسند احمد: ۱۲۶/۳۔ تفسیر ابن کثیر: ۴۲۶/۱۔ تفرد بہ مسلم من طریق حماد۔

② مسلم: ۱۳۴/۲۔ کتاب الامارة باب فضل الشهادة فی سبیل اللّٰه۔ نسائی اور دارمی نے بھی کتاب الجہاد میں اسی مفہوم کی مختلف الفاظ میں روایات بیان کی ہیں۔

③ بخاری: ۳۹۲/۱۔ کتاب الجهاد، باب الحور العین۔ ترمذی: ۲۹۳/۱۔ ابواب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی ثواب الشهید۔ هذا حدیث صحیح۔

④ بخاری: ۳۹۵/۱۔ کتاب الجهاد باب تمنی المجاهد ان یرجع الی الدنیا۔ مسلم ۱۳۴/۲۔ کتاب الامارة باب فضل الشهادة فی سبیل اللّٰه۔ مسلم نے ما من احد نقل کیا ہے۔ مسند احمد: ۲۷۶/۳۔ عن انس۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدالت الٰہی میں شہید کی پیشی

اول الناس یقضٰی لھم یوم القیامۃ ثلاثۃ' رجل استشھد فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت؟ قال قاتلت فیک حتی استشھدت قال کذبت ولکنک قاتلت لیقال فلان جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار۔ (عن ابی ھریرۃ)

قیامت کے دن سب سے پہلے تین قسم کے آدمیوں کا فیصلہ کیا جائے گا' پہلے وہ شخص لایا جائے گا جو لڑ کر شہید ہوا تھا۔ خدا اس کو اپنی نعمتیں جتائے گا اور جب وہ ان کا اقرار کرے گا تو پھر خدا پوچھے گا کہ تو نے میرے لئے کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیرے لئے جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اس پر خدا فرمائے گا کہ تو نے جھوٹ بولا' تو تو اس لئے لڑا تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص بڑا جری ہے۔ سو تیرا یہ مقصد پورا ہو گیا۔ پھر خدا اس کے لئے عذاب کا حکم دے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (الجہاد فی الاسلام ص۲۲۰)

سوال "کیا شہید کے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں؟ اگر کوئی آدمی پورے خلوص سے جہاد میں شریک ہو مگر شہید نہ ہو بلکہ غازی کا درجہ حاصل کرے اس کے گناہ کہاں تک معاف ہوں گے؟"

جواب ان معاملات میں ہم اتنا جانتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے اس کی مغفرت ہوتی ہے اور اسے اجر ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قرب کا درجہ عطا فرماتا ہے۔ مگر بعض چیزیں مثلاً قرض معاف نہیں ہوتا۔ غازی کو اجر عظیم ملتا ہے مگر یہ کوئی گارنٹی نہیں کہ اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ گناہ معاف کرنا اللہ کے سوا کسی کا کام نہیں۔ یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء

اس امید پر گناہ نہیں کرنے چاہئیں کہ فلاں خدمت انجام دینے سے یہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور نہ مایوس ہونا چاہئے کہ خواہ کیسا ہی نیک کام کیوں نہ کریں' گناہ معاف نہیں ہو سکیں گے۔ مومن کو بین الخوف والرجاء ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے بھی رہنا چاہئے اور اس سے امیدیں بھی رکھنی چاہئیں۔ (۵اے ذیلدار پاک حصہ دوم ص۷۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج:

① حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ نِ الْحَارِثِيُّ، قَالَ: نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: نا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُوْنُسُ ابْنُ يُوْسُفَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ لَهُ نَاتِلٌ: اَهْلُ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنِي حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ استشهد، فَاُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى استشهدتُّ قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْئٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ، فَاُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ، وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَاُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا، قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ۔ قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ۔

سلیمان بن یسار سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ لوگ حضرت ابو ھریرۃ کے پاس جدا ہو گئے تو ناتل نے ابو ھریرۃ سے درخواست کی کہ وہ انہیں کوئی حدیث رسول سنائیں جو (ناتل شام کا باشندہ تھا۔ خود یہ تابعی تھا اس کا باپ صحابی تھا) انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سماعت فرمائی ہو۔ حضرت ابو ھریرۃ نے کہا ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ لوگوں میں سے سب سے پہلا شخص جس کا فیصلہ کیا جائے گا وہ ایسا شخص ہو گا جو شہید ہوا ہو گا۔ اسے پیش کیا جائے گا اور اسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ شخص ان نعمتوں کو پہچان لے گا اور اعتراف کرے گا (کہ یہ انعامات تیرے مجھ پر تھے) پھر اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائے گا ان نعمتوں کی موجودگی میں تو نے کیا عمل کیا۔ وہ جواب میں عرض کرے گا کہ میں تیری راہ میں ایسا لڑا کہ شہید ہو گیا۔ یہ سن کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا تو محض اس لئے لڑا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے چنانچہ تجھے دنیا میں بہادر کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم ہو گا اور منہ کے بل گھسیٹ کر اسے آتش جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس شخص کا فیصلہ ہو گا جس نے پہلے خود دین کا علم حاصل کیا ہو گا پھر اس کی تعلیم دی ہو گی اور قرآن پڑھا ہو گا۔ اسے عدالت الٰہی میں پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کے اعتراف کے لئے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا جسے وہ اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں کی موجودگی میں کیا عمل کیا؟ وہ جواب میں عرض کرے گا کہ میں نے پہلے خود علم دین سیکھا پھر اس کی تعلیم دی اور تیری رضا کے لئے قرآن خوانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تو نے تو علم دین اس غرض کے لئے سیکھا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے پڑھا تھا کہ تجھے قاری کہا جائے چنانچہ عالم اور قاری تجھے دنیا میں کہا جاتا رہا۔ پھر حکم ہو گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم رسید کر دیا جائے۔ چنانچہ اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر ایسا شخص عدالت کے روبرو پیش کیا جائے گا جسے اللہ نے ہر قسم اور ہر طرح کے مال سے نوازا ہو گا اسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں اور انعامات یاد دلا کر اعتراف کرائے گا۔ وہ ان کا اعتراف کرے گا تو اللہ دریافت فرمائے گا پھر تو نے ان کی موجودگی میں کیا عمل کیا ہے؟ وہ جواب دے گا میں نے کوئی جگہ ایسی نہیں چھوڑی جہاں خرچ کرنا تجھے پسند ہو وہاں خرچ نہ کیا۔ اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا۔ تو نے تو اس لئے خرچ کیا کہ تجھے سخی کہا جائے۔ چنانچہ سخی تجھے کہا گیا۔ پھر حکم ہو گا کہ اوندھے منہ گھسیٹ کر اسے بھی جہنم میں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

مآخذ:

① ❁ مسلم:۱۴۰/۲۔ کتاب الجهاد والسير من قاتل للرياء والسمعة استحق النار۔ ❁ نسائی:۲۳/۶۔۲۴۔ کتاب الجهاد باب من قاتل ليقال فلان جری۔ ❁ مسند احمد:۳۲۲/۲۔ ❁ السنن الكبرٰی للبيهقی:۱۶۸/۹۔ کتاب السير۔ باب بيان النية التی يقاتل عليها ليكون فی سبيل اللّٰه عزوجل عن ابی هريرة۔ ❁ المستدرک للحاکم:۱۱۰/۲۔ کتاب الجهاد باب اول الناس يقضٰی فيه يوم القيامة۔ عن ابی هريرة۔ اور المستدرک للحاکم:۱۰۷/۱۔ کتاب العلم باب اول الناس يقضٰی فيه يوم القيامة ثلاثة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقتول کی آخرت میں داد رسی

يجئى الرجل آخذا بيد رجل فيقول يارب! هذا قتلني. فيقول الله له لم قتلته؟ فيقول قتلته لتكون العزة لك. فيقول انها لي. ويجى الرجل آخذا بيد رجل فيقول ان هذا قتلني' فيقول الله لم قتلته؟ فيقول لتكون العزة لفلان فيقول انها ليست لفلان فيبوء باثمه۔ (عن عبدالله بن مسعود)

قیامت کے دن ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے گا اور عرض کرے گا کہ اے رب اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کہ تو نے اس کو کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے اسے اس لئے قتل کیا تھا کہ عزت تیرے لئے ہو اس پر خدا فرمائے گا کہ ہاں عزت میرے ہی لئے ہے پھر ایک دوسرا شخص ایک شخص کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے گا اور عرض کرے گا کہ اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے اس لئے قتل کیا کہ عزت فلاں کے لئے ہو۔ اس پر اللہ کہے گا کہ عزت اس کا حق تو نہ تھی۔ پھر وہ اس کے گناہ میں پکڑا جائے گا۔

تشریح: یہ تعلیم جنگ کو ہر قسم کے دنیوی مقاصد سے پاک کر دیتی ہے شہرت و ناموری کی طلب' عزت و فرمانروائی کی خواہش' مال و دولت اور حصول غنائم کی طمع' شخصی و قومی عداوت کا انتقام' غرض کوئی دنیوی غرض ایسی نہیں ہے۔ جس کے لئے جنگ جائز رکھی گئی ہو۔ ان چیزوں کو الگ کر دینے کے بعد جنگ محض ایک خشک و بے مزہ اخلاقی و دینی فرض رہ جاتی ہے۔ جس کے مہالک و خطرات میں مبتلا ہونے کی از خود خواہش تو کوئی کر ہی نہیں سکتا' اور اگر دوسرے کی طرف سے فتنے کی ابتدا ہو تب بھی صرف اس وقت مقابلہ کے لئے تلوار اٹھا سکتا ہے جبکہ اصلاح حال اور دفع ضرر کے لئے تلوار کے سوا کوئی دوسرا ذریعہ باقی نہ رہے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۲۰)

تخریج:

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ' قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَاصِمٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ' عَنْ اَبِيْهِ' عَنِ الْاَعْمَشِ' عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ' عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُرَحْبِيْلَ' عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَجِئُى الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِيْ' فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: لِمَ قَتَلْتَهُ فَيَقُوْلُ: قَتَلْتُهُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لَكَ فَيَقُوْلُ: فَاِنَّهَالِيْ' وَيَجِئُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ' فَيَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا قَتَلَنِيْ' فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: لِمَ قَتَلْتَهُ فَيَقُوْلُ: لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ فَيَقُوْلُ: اِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ فَيَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ۔

مآخذ: نسائی:۷/۸۴۔ کتاب تحریم الدم' باب تعظیم الدم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظم جماعت

انقلاب نبوی:

آنحضرتؐ جب مبعوث ہوئے تو روئے زمین پر ایک شخص بھی مسلم نہ تھا۔ آپؐ نے اپنی دعوت دنیا کے سامنے پیش کی اور آہستہ آہستہ متفرق طور پر ایک ایک دو دو چار چار آدمی مسلمان ہوتے چلے گئے۔ یہ لوگ اگرچہ پہاڑ سے زیادہ مضبوط ایمان رکھتے تھے اور ایسی فدویت ان کو اسلام کے ساتھ تھی کہ دنیا ان کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے' مگر چونکہ متفرق تھے' کفار کے درمیان گھرے ہوئے تھے۔ بے بس اور کمزور تھے اس لئے اپنے ماحول سے لڑتے لڑتے ان کے بازو شل ہو جاتے تھے اور پھر بھی وہ ان حالات کو نہ بدل سکتے تھے جن کو بدلنے کے لئے وہ اور ان کے ہادی و مرشد فداہ امی و ابی کوشش فرما رہے تھے۔ ۱۳ سال تک حضورؐ اسی طرح جدوجہد کرتے رہے اور اس مدت میں سرفروش اہل ایمان کی ایک مٹھی بھر جماعت آپؐ نے فراہم کر لی' اس کے بعد اللہ نے دوسری تدبیر کی طرف آپؐ کو ہدایت فرمائی اور وہ یہ تھی کہ ان سرفروشوں کو لے کر کفر کے ماحول سے نکل جائیں' ایک جگہ ان کو جمع کر کے اسلامی ماحول پیدا کریں۔ اسلام کا ایک گھر بنائیں جہاں اسلامی زندگی کا پورا پروگرام نافذ ہو۔ ایک مرکز بنائیں جہاں مسلمانوں میں اجتماعی طاقت پیدا ہو۔ ایک ایسا پاور ہاؤس بنا دیں جس میں تمام برقی طاقت ایک جگہ جمع ہو جائے اور پھر ایک منضبط طریقہ سے وہ پھیلنی شروع ہو۔ یہاں تک کہ زمین کا گوشہ گوشہ اس سے منور ہو جائے۔ مدینہ طیبہ کی جانب آپ کی ہجرت اسی غرض کے لئے تھی۔ تمام مسلمان جو عرب کے مختلف قبیلوں میں منتشر تھے۔ ان سب کو حکم دیا گیا کہ سمٹ کر اس مرکز پر جمع ہو جائیں۔ یہاں اسلام کو عمل کی صورت میں نافذ کر کے بتایا گیا۔ اس پاک ماحول میں پوری جماعت کو اسلامی زندگی کی ایسی تربیت دی گئی کہ اس جماعت کا ہر شخص چلتا پھرتا اسلام بن گیا جسے دیکھ لینا ہی یہ معلوم کرنے کے لئے کافی تھا کہ اسلام کیا اور کس لئے آیا ہے۔ ان پر اللہ کا رنگ صبغة اللّٰه ومن احسن من اللّٰه صبغة اتنا گہرا اثر چڑھ گیا کہ وہ جدھر جائیں دوسروں کا رنگ قبول کرنے کے بجائے اپنا رنگ دوسروں پر چڑھائیں۔ ان میں کیریکٹر کی اتنی طاقت پیدا کی گئی کہ وہ کسی سے مغلوب نہ ہوں اور جو ان کے مقابلے میں آئے ان سے مغلوب ہو کر رہ جائے۔ ان کی رگ رگ میں اسلامی زندگی کا نصب العین اس طرح پیوست کر دیا گیا کہ زندگی کے ہر عمل میں وہ مقدم ہو اور باقی تمام دنیوی اغراض ثانوی درجہ میں ہوں۔ ان کو تعلیم اور تربیت دونوں کے ذریعہ سے اس قابل بنا دیا گیا کہ جہاں جائیں زندگی کے اسی پروگرام کو نافذ کر کے چھوڑیں۔ جو قرآن و سنت نے انہیں دیا ہے اور ہر قسم کے بگڑے ہوئے حالات کو منقلب کر کے اسی کے مطابق ڈھال لیں۔

یہ حیرت انگیز تنظیم تھی جس کا ایک ایک جز گہرے مطالعہ اور غور و فکر کا مستحق ہے۔ اس تنظیم میں کام کو چار بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے شعبوں میں تقسیم کیا گیا تھا:

1 ایک گروہ ایسے لوگوں کا تیار کیا جائے جو دین میں تفقہ حاصل کریں اور جن میں یہ استعداد ہو کہ وہ لوگوں کو دین اور اس کے احکام بہترین طریقہ پر سمجھا سکیں۔ ﴿ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ ﴾ (التوبۃ:۱۲۲)

2 کچھ لوگ ایسے تیار کئے جائیں جن کی زندگیاں اسلام کے نظام عمل کو قائم کرنے اور پھیلانے کے لئے وقف ہوں۔ جماعت کا فرض ہے کہ ان کو کسب معیشت سے بے نیاز کر دے لیکن خود انہیں اس کی پروا نہ ہو۔ چاہے معیشت کا کوئی انتظام ہو یا نہ ہو' بہرحال اپنے دل کی لگن سے مجبور ہوں اور ہر قسم کی مصیبتیں برداشت کرکے اس کام میں لگے رہیں جو ان کی زندگی کا واحد نصب العین ہے۔ ﴿ ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر ﴾ (آل عمران:۱۰۴)

3 پوری جماعت میں یہ جذبہ پیدا کیا جائے کہ ہر ہر شخص اعلائے کلمۃ اللہ کو اپنی زندگی کا اصل مقصد سمجھے۔ وہ اپنے دنیا کے کاروبار چلاتا رہے۔ مگر ہر کام میں یہ مقصد اس کے سامنے ہو۔ تاجر اپنی تجارت میں' کسان اپنی زراعت میں' صناع اپنے پیشے کے کام میں اور ملازم اپنی ملازمت میں اس مقصد کو نہ بھولے۔ وہ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھے کہ یہ سب کام جینے کے لئے ہیں اور جینا اس کام کے لئے ہے۔ وہ زندگی کے جس دائرے میں بھی کام کرے' اپنے اقوال و افعال اور اپنے اخلاق اور معاملات میں اسلام کے اصول کی پابندی کرے۔ اور جہاں دنیوی فوائد میں اور اصول اسلام میں نقیض واقع ہو جائے' وہاں فوائد پر لات مار دے اور اصول کو ہاتھ سے دے کر اسلام کی عزت کو بٹہ نہ لگائے۔ پھر وہ جتنا مال اور جتنا وقت اپنی ذاتی ضروریات سے بچا سکتا ہو۔ اس کو اسلام کی خدمت میں صرف کر دے اور ان لوگوں کا ہاتھ بٹائے جنہوں نے اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کی ہیں۔ ﴿ كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله ﴾ (آل عمران:۱۱۰)

4 باہر کے لوگوں کو موقع دیا جائے کہ وہ دارالاسلام میں آئیں اور ایسے ماحول میں رہ کر کلام اللہ کا مطالعہ کریں جہاں کی ساری زندگی اس کلام پاک کی عملی تفسیر ہو۔ کفر کے ماحول کی بہ نسبت اسلام کے ماحول میں وہ قرآن کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھیں گے اور زیادہ گہرا اثر لے کر واپس جائیں گے۔ ﴿ وإنْ احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله ثم ابلغه مامنه ﴾ (التوبۃ:۶۰)

اس طرح صرف آٹھ برس کی قلیل مدت میں دنیا کے اس سب سے بڑے ہادی و رہبر نے مدینہ کے پاور ہاؤس میں اتنی زبردست طاقت بھر دی کہ دیکھتے دیکھتے اس نے سارے عرب کو منور کر دیا اور پھر عرب سے نکل کر اس کی روشنی روئے زمین پر پھیل گئی۔ حتیٰ کہ آج ساڑھے تیرہ سو برس گزر چکے ہیں [1] مگر وہ پاور ہاؤس اب بھی طاقت کے خزانوں سے بھرا ہوا ہے۔ (تنقیحات ص۳۰۶ تا ۳۰۹)

---

[1] اب چودہ سو بیس سال ہو گئے ہیں۔ (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام آدمی کو کیا بنانا چاہتا ہے؟:

اسلام بنیادی اخلاقیات کی ابتدائی منزل پر اخلاق فاضلہ کی ایک نہایت شاندار بالائی منزل تعمیر کرتا ہے۔ جس کی بدولت انسان اپنے شرف کی انتہائی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے۔ وہ اس کے نفس کو خود غرضی سے، نفسانیت سے، ظلم سے، بے حیائی اور خلاعت و بے قیدی سے پاک کر دیتا ہے۔ اس میں خدا پرستی، تقویٰ و پرہیز گاری اور حق پرستی پیدا کرتا ہے۔ اس کے اندر اخلاقی ذمہ داریوں کا شعور و احساس ابھارتا ہے، اس کو ضبط نفس کا خوگر بناتا ہے۔ اسے تمام مخلوقات کے لئے کریم، فیاض، رحیم، ہمدرد، امین، بے غرض خیر خواہ، بے لوث منصف اور ہر حال میں صادق و راست باز بنا دیتا ہے، اور اس میں ایک ایسی بلند پایہ سیرت پرورش کرتا ہے جس سے ہمیشہ صرف بھلائی کی توقع ہو اور برائی کا کوئی اندیشہ نہ ہو۔ پھر اسلام آدمی کو محض نیک ہی بنانے پر اکتفا نہیں کرتا، بلکہ حدیث رسولؐ کے الفاظ میں وہ اسے مِفْتَاحٌ لِلْخَيْرِ مِغْلَاقٌ لِلشَّرِ (بھلائی کا دروازہ کھولنے والا اور برائی کا دروازہ بند کرنے والا) بناتا ہے۔ یعنی وہ ایجاباً یہ مشن اس کے سپرد کرتا ہے کہ دنیا میں بھلائی پھیلائے اور برائی کو روکے۔ اس سیرت و اخلاق میں فطرتاً وہ حسن ہے، وہ کشش ہے، وہ بلا کی قوت تسخیر ہے کہ اگر کوئی منظم جماعت اس سیرت کی حامل ہو اور عملاً اپنے اس مشن کے لئے کام بھی کرے جو اسلام نے اس کے سپرد کیا ہے تو اس کی جہانگیری کا مقابلہ کرنا دنیا کی کسی قوت کے بس کا کام نہیں۔ (اسلامی نظام زندگی اور اس کے بنیادی تصورات ص ۲۲۳، ۲۲۴)

بنیادی اخلاقیات اور اسلامی اخلاقیات کی طاقت کے فرق کو یوں سمجھئے کہ بنیادی اخلاقیات کے ساتھ اگر سو درجے مادی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے تو اسلامی اور بنیادی اخلاقیات کی مجموعی قوت کے ساتھ صرف ۲۵ درجے مادی طاقت کافی ہو جاتی ہے، باقی ۷۵ فیصدی قوت کی کمی کو محض اسلامی اخلاق کا زور پورا کر دیتا ہے۔ بلکہ نبی ﷺ کے عہد کا تجربہ تو یہ بتاتا ہے کہ اسلامی اخلاق اگر اس پیمانے کا ہو جو حضورؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کا تھا تو صرف پانچ فیصدی مادی طاقت سے بھی کام چل جاتا ہے۔ یہی حقیقت ہے جس کی طرف آیت وان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین (اگر تم میں سے بیس صابر آدمی ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے۔ الانفال: رکوع ۹) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ (اسلامی نظام زندگی اور اس کے بنیادی تصورات ص ۲۲۶۔۲۲۷)

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ:

جب انسان کو خدا کا خلیفہ اور نائب قرار دیا گیا تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ انسان خدا کی نیابت و خلافت کا پورا حق اسی وقت ادا کر سکتا ہے جب خدا کی مخلوق کے ساتھ برتاؤ کرنے میں اس کی روش بھی ویسی ہی ہو جیسی خود خدا کی روش ہے۔ یعنی جس شانِ ربوبیت کے ساتھ خدا اپنی مخلوق کی خبر گیری اور پرورش کرتا ہے ویسی شان کے ساتھ انسان بھی اپنے محدود دائرہ عمل میں ان چیزوں کی خبر گیری اور پرورش کرے جو اللہ نے اس کے قبضہء قدرت میں دی ہیں۔ اسی طرح جس شان رحمانی و رحیمی کے ساتھ خدا اپنی ملکیت میں تصرف کرتا ہے، جس شان عدل کے ساتھ خدا اپنی مخلوقات میں نظم قائم کرتا ہے، جس شان رحم و کرم کے ساتھ خدا اپنی صفت قہر و جبر کا اظہار کرتا ہے، چھوٹے پیمانے پر اسی شان کے ساتھ انسان بھی خدا کی اس مخلوق کے ساتھ معاملہ کرے، جس پر اللہ نے اس کو حکومت بخشی ہے۔ اور جسے اس کے لئے مسخر کیا ہے۔ یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم ہے جو تخلقوا باخلاق اللّٰہ کے حکیمانہ جملے میں ادا کیا گیا ہے۔ (اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی ص ۳۲۔۳۴)
امام رازی نے اپنی تفسیر "تفسیر کبیر" میں سورہ بقرہ کی آیت ۲۶۹۔ ﴿ يُؤتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّؤتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴾ الخ پر بحث کرتے ہوئے الحکمة معنی بیان کیے ہیں اور مسائل استنباط کرتے ہوئے المسالة الاولی کے تحت تفسیر الحکمة فی القرآن علی اربعة اوجه کے ضمن میں بیان کرتے ہیں:

وَاما الحكمة بمعنى فعل الصواب فقيل في حدها: انها التخلق باخلاق الله بقدر الطاقة البشرية' ومداد هذا المعنى على قوله صلى الله عليه وَسَلَّمَ تَخَلَّقُوْا بِأَخلَاقِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ماخذ:

(تفسیر کبیر:۷/۶۸۔ سورۃ بقرہ آیت ۲۶۹)

نظم جماعت کی اہمیت:

انا آمركم بخمس اللّٰه امرنى بهن الجماعة والسمع والطاعة' والهجرة' والجهاد في سبيل اللّٰه' فانه من خرج من الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه الا ان يراجع. ومن دعا بدعوٰى جاهليةٍ فهو من جثي جهنم. قالوا يا رسول اللّٰه وان صام وصلى؟ قال وان صلى وصام وزعم انه مسلم۔ احمد و حاکم

"میں تم کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں' جن کا حکم اللہ نے مجھے دیا ہے۔ جماعت' سمع' طاعت' ہجرت اور خدا کی راہ میں جہاد۔ جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا' اُس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے اتار پھینکا' الا یہ کہ وہ پھر جماعت کی طرف پلٹ آئے اور جس نے جاہلیت (یعنی افتراق و انتشار) کی دعوت دی وہی جہنمی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ' اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے؟ فرمایا ہاں اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے۔"

اس حدیث سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں:

① کار دین کی صحیح ترتیب یہ ہے کہ پہلے جماعت ہو اور اس کی ایسی تنظیم ہو کہ سب لوگ کسی ایک کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں' پھر جیسا بھی موقع ہو اس کے لحاظ سے ہجرت اور جہاد کیا جائے۔

② جماعت سے علیحدہ ہو کر رہنا گویا اسلام سے علیحدہ ہونا ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ انسان اس زندگی کی طرف واپس جا رہا ہے جو اسلام سے قبل زمانۂ جاہلیت میں عربوں کی تھی کہ ان میں کوئی کسی کی سننے والا نہ تھا۔

③ اسلام کے بیشتر تقاضے اور اس کے اصل مقاصد جماعت اور اجتماعی سعی ہی سے پورے ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے حضورؐ نے جماعت سے الگ ہونے والے کو اس کی نماز اور روزے اور مسلمانی کے دعوے کے باوجود اسلام سے نکلنے والا قرار دیا۔ اسی مضمون کی شرح ہے جو حضرت عمرؓ نے اپنے اس ارشاد میں فرمائی ہے کہ ((لا اسلام الا بجماعة)) (جامع بیان العلم لابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالبر' شہادت حق ص۲۶)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِیْ اَبِیْ' ثنا عَفَّانُ' ثنا اَبُوْ خَلْفٍ مُوْسٰی بْنُ خَلْفٍ كَانَ يُعَدُّمِنَ الْبَدَلَاءِ' قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ' عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ' عَنْ جَدِّهٖ مَمْطُوْرٍ' عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ-- وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ: اَللّٰهُ اَمَرَنِیْ بِهِنَّ' بِالْجَمَاعَةِ' وَبِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ' وَالْهِجْرَةِ' وَالْجِهَادِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ' فَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ' فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلٰی اَنْ يَرْجِعَ' وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ' فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ' قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى؟ قَالَ: وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى' وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ' فَادْعُوا الْمُسْلِمِيْنَ بِمَاسَمَّاهُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ-

مآخذ :

① ❁ مسند احمد:۲۰۲/۴۔ اور ۳۴۴/۵ ۔ ❁ ترمذی ۱۱۴/۲۔ ابواب الامثال' باب ما جاء مثل الصلاۃ والصیام والصدقة۔ ترمذی نے ممطور کا نام لے کر کنیت ابو سلام بتائی ہے اور اس کی روایت کو حسن غریب کہا ہے اور اسی ابو سلام سے دوسری سند سے روایت نقل کی ہے۔ جسے امام ترمذی نے حسن صحیح غریب قرار دیا ہے اور آخر میں کہا ہے۔ قال محمد بن اسماعیل: الحارث الاشعری له صحبة' وله غیر هذا الحدیث۔ ❁ مجمع الزوائد:۲۱۷/۵۔ کتاب الخلافة' باب لزوم' الجماعة و طاعة الائمة والنهی عن قتالهم۔

❁ ❁ ❁

جماعت کی فضیلت

((یداللّٰہ علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار))

"جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے جو اس سے بچھڑا وہ آگ میں گیا۔"

اور فرمایا:

((من فارق الجماعة شبرا خلع ربقة الاسلام من عنقه)) (رواہ احمد و ابو داؤد' مشکوٰۃ کتاب الایمان)

"جو ایک بالشت بھر بھی جماعت سے جدا ہوا اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے اتار پھینکا۔"

اسی پر بس نہیں بلکہ یہاں تک فرمایا کہ:

((من اراد ان یفرق جماعتکم فاقتلوہ))

"جو تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرے اس کو قتل کر دو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصطلاح جماعت کی تشریح:

ایک اصطلاحی لفظ جو مسلمانوں کی اجتماعی حیثیت ظاہر کرنے کے لئے نبی ﷺ نے بکثرت استعمال کیا ہے لفظ "جماعت" ہے اور یہ لفظ بھی "حزب" کی طرح بالکل پارٹی کا ہم معنی ہے۔ علیکم بالجماعۃ ویداللہ علی الجماعۃ اور ایسی ہی بکثرت احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لفظ "قوم" "یا شعب" یا اس کے ہم معنی دوسرے الفاظ استعمال کرنے سے قصداً احتراز فرمایا اور ان کے بجائے "جماعت" ہی کی اصطلاح استعمال کی۔ آپؐ نے کبھی یہ نہ فرمایا کہ "ہمیشہ قوم کے ساتھ رہو" یا "قوم پر خدا کا ہاتھ ہے"۔ بلکہ ایسے تمام مواقع پر آپؐ جماعت ہی کا لفظ استعمال فرماتے تھے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے اور یہی ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں کے اجتماع کی نوعیت ظاہر کرنے کے لئے "قوم" کے بجائے جماعت، حزب اور پارٹی کے الفاظ ہی زیادہ مناسب ہیں۔ قوم کا لفظ جن معنوں میں عموماً مستعمل ہوتا ہے ان کے لحاظ سے ایک شخص خواہ وہ کسی مسلک اور کسی اصول کا پیرو ہو، ایک قوم میں شامل رہ سکتا ہے جبکہ وہ اس قوم میں پیدا ہوا ہو اور اپنے نام، طرز زندگی اور معاشرتی تعلقات کے اعتبار سے اس قوم کے ساتھ منسلک ہو۔ لیکن پارٹی، جماعت اور حزب کے الفاظ جن معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں ان کے لحاظ سے اصول مسلک ہی پر پارٹی میں شامل ہونے یا اس سے خارج ہونے کا مدار ہوتا ہے۔ آپ ایک پارٹی کے اصول و مسلک سے ھٹ جانے کے بعد ہرگز اس میں شامل نہیں رہ سکتے، نہ اس کا نام استعمال کر سکتے ہیں، اور نہ اس کے نمائندے بن سکتے ہیں۔ نہ اس کے مفاد کے محافظ بن کر نمودار ہو سکتے ہیں، اور نہ پارٹی والوں سے آپ کا کسی طور پر تعاون ہو سکتا ہے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ میں پارٹی کے اصول و مسلک سے تو متفق نہیں ہوں، لیکن میرے والدین اس پارٹی کے ممبر رہ چکے ہیں اور میرا نام اس کے ممبروں سے ملتا جلتا ہے اس لئے مجھ کو ممبروں کے سے حقوق ملنے چاہیں تو آپ کا یہ استدلال اتنا مضحکہ انگیز ہو گا کہ شاید یہ سننے والوں کو آپ کی دماغی حالت پر شبہ ہونے لگے گا۔ لیکن پارٹی کے تصور کو قوم کے تصور سے بدل ڈالئے اس کے بعد یہ سب حرکات کرنے کی گنجائش نکل آتی ہے۔

((من اراد ان يفرق امر هذه الامة وهي جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان)) (مسلم۔ کتاب الامارة)

"جو کوئی اس امت کے بندھے ہوئے رشتہ کو پارہ پارہ کرنے کا ارادہ کرے اس کی تلوار سے خبر لو خواہ وہ کوئی ہو۔" (اسلامی ریاست ص۲۳۱۔۲۳۲)

تخریج:

① حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعِ الْبَصْرِيُّ، ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا سُلَيْمَانُ الْمَدِيْنِيُّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ، شُذَّ اِلَى النَّارِ۔ هذا حديث غريب من هذا الوجه، وسليمان المدينى، هو عندى سليمان بن سفيان۔ وفى الباب عن ابن عباس۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② حَدَّثَنَا يَحْيَ بْنُ مُوْسٰى ' ثنا عَبْدُالرَّزَّاقِ ' اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْمُوْنٍ ' عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِيْهِ ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ. هذا حديث غريب ' لا نعرفه من حديث ابن عباس الا من هذا الوجه۔

③ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ' ثنا زُهَيْرٌ ' وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَ مَنْدَلٌ عَنْ مُطَرِّفٍ ' عَنْ اَبِيْ جَهْمٍ ' عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ ' عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ ' فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ۔

④ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ ' قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ' عَنِ الْجَعْدِ اَبِيْ عُثْمَانَ ' حَدَّثَنِيْ اَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ ' قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ ' فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

مآخذ:

① ❁ ترمذی ابواب الفتن:۳۹/۲۔ باب فی لزوم الجماعۃ۔ ❁ سنن دارمی مقدمہ باب۸۔ ❁ مسند احمد:۱۴۵/۵۔ ❁ المستدرک:۱۱۵/۱۔ کتاب العلم باب لا یجمع ھذہ الامۃ علی الضلالۃ ابدا۔ ❁ مجمع الزوائد:۲۱۸/۵۔ کتاب الخلافۃ باب لزوم الجماعۃ وطاعۃ الائمہ والنہی عن قتالھم ویداللّٰہ علی الجماعۃ تک ہے۔
داری میں ہے ان اللّٰہ عزوجل وعدنی فی امتی واجارھم من ثلاث: لا یعمھم بسنۃ' ولا یستا صلھم عدو' ولا یجمعھم علی الضلالۃ۔ مسند احمد میں فَعَلَيْكُمْ بالجماعۃ' فان اللّٰہ عزوجل لن یجمع امتی الا علی ھدی۔ ❁ مجمع الزوائد:۲۱۸/۵۔ کتاب الخلافۃ الخ

② ❁ ترمذی ابواب الفتن ج۲۔ باب فی لزوم الجماعۃ۔ ❁ نسائی:۹۲/۷۔ کتاب تحریم الدم باب قتل من فارق الجماعۃ۔

③ ❁ ابو داؤد:۲۴۱/۴۔ کتاب السنۃ' باب فی قتل الخوارج۔ ❁ مسند احمد ج۵۔ ص۱۸۰۔ عن ابی ذر۔ اس صفحہ پر قید شبر کی بجائے شبرا ہے۔ ❁ مسند احمد:۱۳۰/۴ اور مسند احمد:۳۴۴/۵۔ عن ابی مالک اشعری پر من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام ص۱۳۰ پر من عنقہ اور ص۳۴۴ پر من راسہ ہے۔ ❁ مجمع الزوائد:۲۲۴/۵۔ کتاب الخلافۃ' باب لزوم الجماعۃ والنھی عن الخروج عن الائمۃ وقتالھم۔ عن ابن عباس۔ ❁ المستدرک ۱۲۷/۱۔ کتاب العلم باب من فارق الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ۔ ❁ المستدرک ۷۷/۱ کتاب الایمان باب من خرج من الجماعۃ الخ

④ ❁ بخاری:۱۰۴۵/۲۔ کتاب الفتن' باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سترون بعدی امورا تنکرونھا۔ ❁ مسلم:۱۲۸/۲۔ کتاب الامارۃ' باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین عند ظھور الفتن۔ عن ابن عباس۔ ❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دارمی:۱۵۸/۲۔ کتاب السیر' باب فی لزوم الطاعۃ و الجماعۃ۔ عن ابن عباس۔ ❁ مسند احمد:۲۹/۱۔ عن ابن عباس۔

❁ ❁ ❁

① حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرِ بْنُ نَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ' قَالَ ابْنُ نَافِعٍ' نَاغُنْدُرٌ' وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ' قَالَ: نَا شُعْبَۃُ' عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَۃَ' قَالَ: سَمِعْتُ عَرْفَجَۃَ' قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّہٗ سَتَکُوْنُ ھَنَاتٌ وَّھَنَاتٌ' فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَھِیَ جَمِیْعٌ' فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَنْ کَانَ۔

حضرت عرفجہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ عنقریب فتنے اور فساد رونما ہوں گے۔ پھر جو کوئی اس امت کے بندے ہوئے رشتہ کو پارہ پارہ کرنے کا ارادہ کرے اس کی تلوار سے خبر لو خواہ وہ کوئی ہو۔

مسلم نے:۱۲۸/۲ پر عرفجہ سے مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی روایت نقل کی ہے۔

② قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ اَتَاکُمْ وَاَمْرُکُمْ جَمِیْعٌ عَلٰی رَجُلٍ وَاحِدٍ یُرِیْدُ اَنْ یَّشُقَّ عَصَاکُمْ اَوْ یُفَرِّقَ جَمَاعَتَکُمْ فَاقْتُلُوْہُ۔

حضرت عرفجہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص تمہارے پاس آئے اور تم سب ایک شخص پر متفق ہو اور وہ تمہارے درمیان میں پھوٹ ڈالنا چاہے۔ یا جدائی و تفریق کرنا چاہے اسے قتل کر ڈالو۔

③ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ عَنْ عُثْمَانَ' عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ' عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَۃَ' عَنْ عَرْفَجَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ' قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ ھَنَاتٌ وَّھَنَاتٌ وَھَنَاتٌ وَرَفَعَ یَدَیْہِ' فَمَنْ رَاَیْتُمُوْہُ یُرِیْدُ تَفْرِیْقَ اَمْرِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمْ جَمِیْعٌ فَاقْتُلُوْہُ کَائِنًا مَنْ کَانَ مِنَ النَّاسِ۔

④ عَنْ عَرْفَجَۃَ بْنِ شُرَیْحِ الْاَشْجَعِیِّ' قَالَ: رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ: اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ ھَنَاتٌ وَّھَنَاتٌ فَمَنْ رَاَیْتُمُوْہُ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ اَوْ یُرِیْدُ یُفَرِّقُ اَمْرَ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَائِنًا مَنْ کَانَ فَاِنَّ یَدَاللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ یَرْکُضُ۔

⑤ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ' ثنا یَحْیٰ' عَنْ شُعْبَۃَ' عَنْ زِیَادِ ابْنِ عِلَاقَۃَ' عَنْ عَرْفَجَۃَ' قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: سَتَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ھَنَاتٌ وَّھَنَاتٌ وَھَنَاتٌ' فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ الْمُسْلِمِیْنَ وَھُمْ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَنْ کَانَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ' عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ أُمَّتِيْ' فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ

مَاخذ :

① ❁ نسائی:۷/۹۳۔ کتاب التحریم' باب قتل من فارق الجماعة۔ ❁ مسند احمد:۴/۳۴۱۔ عن عرفجة بن شریح۔ ❁ السنن الکبریٰ:۸/۱۶۸۔۱۶۹ ۔ کتاب قتال اهل البغی' باب ما جاء فی قتال اهل البغی والخوارج۔ ❁ کنز العمال:۶/۶۴۔۶۵ ۔ حدیث نمبر ۱۴۸۵۸ عن عرفجة اور ص۵۷۔ حدیث نمبر۱۴۸۳۰

③ ❁ نسائی:۷/۹۳۔ کتاب التحریم' باب قتل من فرق الجماعة۔ ❁ مسند احمد:۴/۳۴۱۔ عن عرفجة بن شریح الاسلمی۔ ❁ کنز العمال:۶/۵۸۔ حدیث نمبر ۱۴۸۳۱۔ عن عرفجة بن شریح الاشجعی۔ ❁ السنن الکبریٰ:۸/۱۶۹۔ کتاب قتال اہل البغی' باب ما جاء فی قتال اہل البغی والخوارج۔ ❁ المستدرک:۲/۱۵۶۔ کتاب قتال اہل البغی الامر بقتل من یفرق بین امة محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم۔ عن عرفطة بن شریح الاسلمی

④ ❁ نسائی:۷/۹۲۔ کتاب التحریم' باب قتل من فارق الجماعة۔ ❁ کنز العمال ج۱۔ ص۱۸۱۔۱۸۲۔ حدیث نمبر ۹۱۹۔ ❁ کنز العمال:۶/۵۸۔ حدیث نمبر ۱۴۸۳۱۔ عن عرفجة۔

⑤ ❁ ابو داؤد:۴/۲۴۲۔ کتاب السنة' باب فی قتل الخوارج۔ ❁ نسائی:۷/۹۳۔ کتاب التحریم باب قتل من فارق الجماعة۔ نسائی کی روایت میں ہنات دو مرتبہ ہے اور جمیع کی جگہ جَمْعٌ ہے۔ کنز العمال ج ۶/ ۵۱۔ حدیث نمبر ۱۴۸۰۴

⑥ ❁ نسائی:۷/۹۳۔ کتاب التحریم' باب قتل من فارق الجماعة۔ ❁ کنز العمال:۶/۵۱۔ حدیث نمبر ۱۴۸۰۳۔ عن اسامه بن شریک

❁ ❁ ❁

اسلام کا اجتماعی مزاج :

((اذا خرج ثلثة فی سفر فلیؤمروا علیهم احدهم)) (ابو داؤد)

تشریح : اسلام کے پورے نظام پر نگاہ ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ دین مسلمانوں کے ہر اجتماعی کام میں نظم چاہتا ہے اور اس نظم کی صحیح صورت یہ تجویز کرتا ہے کہ کام جماعت بن کر کیا جائے' جماعت میں سمع و طاعت ہو اور ایک شخص اس کا امیر ہو۔ نماز پڑھی جائے تو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے اور ایک اس کا امام ہونا چاہیئے۔ حج کیا جائے تو منظم طریقے پر کیا جائے اور ایک اس کا امیر حج ہونا چاہیئے۔ حتی کہ تین آدمی اگر سفر کو نکلیں تو تب بھی ان کو منظم طریقے سے سفر کرنا چاہیئے اور اپنے ایک ساتھی کو امیر بنالینا چاہیئے۔

اذا خرج ثلثة فی سفر فلیومروا علیهم احدهم۔ ابو داؤد۔

اسلامی شریعت کی یہی وہ روح ہے جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ جماعت کے بغیر اسلام نہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امارت کے بغیر جماعت نہیں اور اطاعت کے بغیر امارت نہیں۔ ①

① اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ' انا بَقِیَّةُ' حَدَّثَنِی صَفْوَانُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَیْسَرَةَ' عَنْ تَمِیْمِ نِ الدَّارِیِّ' قَالَ: تَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبِنَاءِ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ' فَقَالَ عُمَرُ: یَا مَعْشَرَ الْعُرَیْبِ' اَلْاَرْضَ' اَلْاَرْضَ' اَنَّهُ لَا اِسْلَامَ اِلَّا بِجَمَاعَةٍ' وَلَا جَمَاعَةَ اِلَّا بِاِمَارَةٍ' وَلَا اِمَارَةَ اِلَّا بِطَاعَةٍ

② حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ بَحْرِبْنِ بَرِیٍّ' ثنا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ' ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ' عَنْ نَافِعٍ' عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ' عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' قَالَ: اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِیْ سَفَرٍ' فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ۔

حضرت ابو ھریرۃ سے مروی روایت میں اذا کان ثلاثۃ الخ ہے۔ یعنی خَرَجَ اس میں نہیں ہے۔

ماخذ:

① ❁ سنن دارمی:۱/۷۹۔ باب فی ذھاب العلم ❁ جامع بیان العلم و فضلہ لابن عبدالبر ۱/۶۴۔ عن عمر بن الخطاب جامع بیان العلم و فضلہ من یا معشر العرب ہے نیز اس میں تطاول الناس فی البنیان ہے۔

② ❁ ابو داؤد:۳/۳۶۔ کتاب الجہاد' باب فی القوم یسافرون یؤمّرون احدھم۔

❁ ❁ ❁

اجتماعی زندگی کے بڑے بڑے اصول (احادیث کی روشنی میں):

"تمہاری دوستی اور دشمنی خدا کی خاطر ہونی چاہیئے جو کچھ دو اس لئے دو کہ خدا اس کا دینا پسند کرتا ہے' اور جو کچھ روکو اس لئے روکو کہ خدا کو اس کا دینا پسند نہیں ہے"۔

"آپس میں بدگمانی نہ کرو۔ ایک دوسرے کے معاملات کا تجسّس نہ کرو' ایک کے خلاف دوسرے کو نہ اکساؤ۔ آپس کے حسد اور بغض سے بچو۔ ایک دوسرے کی کاٹ میں نہ پڑو۔ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو"۔

---

① بلکہ مسند احمد میں جو روایت حضرت عبداللہ ابن عمر سے نقل ہوئی ہے اس میں تو یہ الفاظ نہیں کہ لا یحل لثلثۃ یکونوا بفلاۃ من الارض الا امروا علیھم احدھم (حلال نہیں ہے یہ بات کہ تین آدمی کسی جنگل میں ہوں اور وہ اپنے اوپر اپنے میں سے ایک کو امیر نہ بنالیں) اس سے معلوم ہوا کہ صرف سفر ہی میں نہیں بلکہ ہر حالت میں مسلمانوں کو منظم زندگی بسر کرنی چاہیئے اور ان کا کوئی اجتماعی کام بھی جماعت اور امارت کے بغیر نہیں ہونا چاہیئے۔

② لا اسلام الا بجماعۃ ولا جماعۃ الا بامارۃ ولا امارۃ الا بطاعۃ (جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کسی ظالم کو ظالم جانتے ہوئے اس کا ساتھ نہ دو"۔

"دوسرے کے لئے وہی کچھ پسند کرو جو تم خود اپنے لئے پسند کرتے ہو"۔

غیر قوم میں اپنی قوم کی حمایت کرنا ایسا ہے جیسے تمہارا اونٹ کنوئیں میں گرنے لگا تو تم بھی اس کی دم پکڑ کر اس کے ساتھ ہی جا گرے۔ (اسلامی نظام زندگی اور اس کے بنیادی تصورات ص۴۴۸۔۴۴۹)

تخریج:

① حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ' ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرٍ' عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ' عَنِ الْقَاسِمِ' عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ' وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ' وَاَعْطٰى لِلّٰهِ' وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ۔

② حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ' قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ' قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ' عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ' فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ' وَلَا تَحَسَّسُوْا' وَلَا تَجَسَّسُوْا' وَلَا تَحَاسَدُوْا' وَلَا تَبَاغَضُوْا' وَلَا تَدَابَرُوْا' وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا۔

③ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى' عَنْ شُعْبَةَ' عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ: ثنا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

④ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ' ثنا زُهَيْرٌ' ثنا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ' عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ (ابو داؤد نے اور سند سے اس روایت کو مرفوع بھی نقل کیا ہے

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ' عَنْ اَبِيْهِ' قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ' فَذَكَرَ نَحْوَهُ

مآخذ:

① ❁ ابو داؤد:۲۲۰/۴۔ کتاب السنة' باب الدلیل علی زیادة الایمان ونقصانه۔ ❁ کنز العمال:۴۰/۱۔ حدیث نمبر۹۰

❁ ترمذی اور مسند احمد میں سہل بن معاذ الجہنی عن ابیہ کے حوالہ سے روایت منقول ہے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَاَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

● ترمذی:۷۸/۲۔ ابواب صفة القیامة' باب--- ● مسند احمد:۴۳۸/۳۔۴۴۰۔ عن معاذ بن انس عن ابیه۔ ترمذی نے اس روایت کو ھذا حدیث حسن منکر کہا ہے۔ مسند احمد:۲۸۶/۴ پر ان اوسط عری الایمان ان تحب فی اللّٰہ و تبغض فی اللّٰہ کے الفاظ براء بن عازب کے حوالہ سے منقول ہیں۔ اور ۲۴۷/۵ پر بھی اور کنز العمال ۴۳/۱۔۴۷۔ حدیث نمبر۱۰۵۔ اور امام بخاری نے ۶/۱۔ کتاب الایمان کے تحت ایک باب میں الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ من الایمان نقل کیا ہے۔ اور نسائی نے کتاب الایمان میں ان یحب فی اللّٰہ وان یبغض فی اللّٰہ روایت کیا ہے۔

② ● بخاری:۸۹۶/۲۔ کتاب الادب' باب ما ینھی عن التحاسد والتدابر وقوله ومن شر حاسد اذا حسد۔ بخاری میں کتاب الوصایا' کتاب النکاح اور کتاب الفرائض میں بھی یہ روایت ہے۔ بخاری میں ابو ھریرۃؓ سے مروی ایک روایت میں ولا تناجشوا بھی مروی ہے اور حضرت انسؓ کی روایت میں ولا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاثة ایام ہے۔ ● مسلم:۳۱۵/۲۔ کتاب البر والصلة' باب تحریم التحاسد و التباغض والتدابر۔ مسلم نے حضرت انس بن مالک سے بھی روایت لی ہے اور اس میں ولا تقاطعوا کا اضافہ نقل کیا ہے اور حضرت ابو ھریرۃؓ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں ولا تنافسوا کا اضافہ ہے جسے امام مسلم نے باب تحریم الھجرفوق ثلاثة ایام بلا عذر شرعی کے تحت بیان کیا ہے۔ ● ابو داؤد:۲۷۱/۴۔ کتاب الادب' باب فیمن یھجر اخاہ المسلم۔ عن انس بن مالک روایت لی ہے جو مختصر ہے اور حضرت ابو ھریرۃ سے ص۲۸۰ پر۔ ● ترمذی:۱۵/۲۔ ابواب البر والصلة' باب ما جاء فی الحسد۔ عن انس۔ ● موطا امام مالک:۲۱۳/۲۔ کتاب الجامع باب ما جاء فی المھاجرۃ کے تحت حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو ھریرۃ دونوں کی روایات مذکور ہیں۔ ● مسند احمد میں ۲۴۵/۲' ۲۸۷' ۳۱۲' ۳۴۲' ۴۶۵' ۴۷۰' ۴۸۲' ۴۹۲' ۵۰۴' ۵۱۷' ۵۳۹ پر روایت مذکور ہے۔ ● السنن الکبرٰی للبیھقی ۲۳۱/۱۔ کتاب الشھادات' باب شھادۃ اھل العصبية۔ عن ابی ھریرۃ۔ اور ص۲۳۲ پر حضرت انس اور حضرت ابو ھریرۃ کی دوسری روایات بھی مذکور ہیں المختصر بیہقی فی الشعب الایمان ص۱۵۷۔ حدیث نمبر۴۳

③ ● بخاری:۶/۱۔ کتاب الایمان' باب من الایمان ان یحب لاخیه ما یحب لنفسه۔ ● مسلم ج۱/ ۵۰۔ کتاب الایمان' باب الدلیل علی ان من خصال الایمان یحب لاخیه المسلم ما یحب لنفسه۔ مسلم کی ایک روایت میں لجارہ بھی ہے۔ ● ترمذی:۷۸/۲۔ ابواب صفة القیامة باب ---- ھذا حدیث صحیح۔ ● نسائی:۱۱۵/۸۔۱۲۵۔ کتاب الایمان و شرائعه' باب علامة الایمان۔ عن انس۔ ● ابن ماجه المقدمه' باب فی الایمان اور کتاب الجنائز باب۱ میں صرف ویحب له ما یحب لنفسه مروی ہے۔ ● کنز العمال:۴۰/۱۔ حدیث نمبر۹۶۔ ● سنن دارمی:۱۸۸/۲۔ کتاب الاستیذان' باب۵ فی حق المسلم علی المسلم کے تحت ویحب لهٗ ما یحب لنفسه ہے۔ ● سنن دارمی ۲۱۶/۲۔ کتاب الرقاق' باب لا یومن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه۔ ● مسند احمد:۸۹/۱۔ ۱۷۶/۳' ۲۰۶' ۲۵۱' ۲۷۲' ۲۷۸' ۲۸۹۔ ● کنز العمال:۴۲/۱ اور موارد الظمان الی زوائد لابن حبان نے کتاب الایمان فی الاسلام والایمان کے تحت حضرت انسؓ سے نبی ﷺ کی حدیث لا یبلغ العبد حقیقة الایمان حتی یحب للناس ما یحب لنفسه من الخیر بھی روایت کی ہے۔ ● نسائی ۱۱۵/۸ اور مسند احمد ۲۰۶/۳' ۲۵۱ پر حضرت انسؓ سے مروی حضور ﷺ کے الفاظ مندرجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذیل ہیں۔
والذی نفسی بیدہ لا یومن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ من الخیر
❀ احکام القرآن للجصاص: ۳۰۸/۳ پر سورۂ نور فصل کے زیر عنوان میں نقل کیا ہے

④ ❀ ابو داؤد ۳۳۱/۴۔ کتاب الادب، باب فی العصبیۃ۔ ❀ السنن الکبریٰ للبیھقی ۲۳۴/۱۰۔ کتاب الشھادات، باب شھادۃ اھل العصبیۃ رواہ زھیر بن معاویہ عن سماک موقوفا۔ بیہقی نے مرفوع نقل کیا ہے یعنی عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (الحدیث)

❀ ❀ ❀

آنحضرت ﷺ کا مرتب کیا ہوا نظام زندگی:

((الایمان بضع وسبعون شعبۃ افضلھا قول لا الہ الا اللّٰہ وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان))

”ایمان کے بہت سے شعبے ہیں۔ اس کی جڑ یہ ہے کہ تم خدا کے سوا کسی کو معبود نہ مانو، اور اس کی آخری شاخ یہ ہے کہ راستے میں اگر تم کوئی ایسی چیز دیکھو جو بندگان خدا کو تکلیف دینے والی ہو۔ تو اسے ہٹا دو اور حیا بھی ایمان ہی کا ایک شعبہ ہے۔“

((الطھور شطر الایمان))

”جسم ولباس کی پاکیزگی آدھا ایمان ہے“۔

((المومن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم))

”مومن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنی جان و مال کا کوئی خطرہ نہ ہو۔

((لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ))

”اس شخص میں ایمان نہیں ہے جس میں امانتداری نہیں، اور وہ شخص بے دین ہے جو عہد کا پابند نہیں۔“

((اذا سرتک حسنتک وساء تک سیاتک فانت مومن))

”جب نیکی کر کے تجھے خوشی ہو اور برائی کر کے تجھے پچھتاوا ہو تو تو مومن ہے۔“

((الایمان الصبر والسماحۃ))

”ایمان تحمل اور فراخدلی کا نام ہے۔“

((افضل الایمان ان تحب للّٰہ وتبغض للّٰہ وتعمل لسانک فی ذکر اللّٰہ وان تحب للناس ما تحب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لنفسک وتکرہ لھم ما تکرہ لنفسک))

''بہترین ایمانی حالت یہ ہے کہ تیری دوستی اور دشمنی خدا واسطے کی ہو' تیری زبان پر خدا کا نام جاری ہو' اور تو دوسروں کے لئے وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ان کے لئے وہی کچھ ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔''

تخریج:

① حَدَّثَنَا زُہَیْرُ بْنُ حَرْبٍ' قَالَ: ثنا جَرِیْرٌ' عَنْ سُہَیْلٍ' عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ دِیْنَارٍ' عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ' عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ اَوْبِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ' وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ

② حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: نا حَبَّانُ بْنُ ہِلَالٍ' قَالَ: نا اَبَانٌ' قَالَ: نا یَحْیٰ' اَنَّ زَیْدًا حَدَّثَہٗ' اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ' حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ' وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ تَمْلَاٰنِ اَوْتَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ' وَالصَّلَاۃُ نُوْرٌ' وَالصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ' وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ' وَالْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ' کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَایِعٌ نَفْسَۃٗ فَمُعْتِقُھَا اَوْ مُوْبِقُھَا۔

③ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ' نا اللَّیْثُ' عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ' عَنِ الْقَعْقَاعِ' عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ' عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ' وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمَنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَاءِ ھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ۔

④ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ' حَدَّثَنِیْ اَبِیْ' ثنا بَھْزٌ' ثنا اَبُوْا ہِلَالٍ' ثنا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ' قَالَ: مَا خَطَبَنَا نَبِیٌّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ' اِلَّا قَالَ: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ' وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَھْدَ لَہٗ۔

⑤ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ' حَدَّثَنِیْ اَبِیْ' ثنا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ خَالِدٍ' ثنا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ' عَنْ یَحْیَ بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ' عَنْ زَیْدِ ابْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّہٖ' قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَۃَ یَقُوْلُ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا الْاِثْمُ؟ فَقَالَ: اِذَاحَاکَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْئٌ فَدَعْہُ' قَالَ: فَمَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ: اِذَا سَاءَ تْکَ سَیِّئَتُکَ وَسَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ' فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ۔

⑥ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ' حَدَّثَنِیْ اَبِیْ' ثنا ابْنُ نُمَیْرٍ' ثنا حَجَّاجٌ یَعْنِیْ ابْنَ دِیْنَارٍ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَکْوَانَ' عَنْ شَھْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ' عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ' قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَبِعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ؟ قَالَ: حُرٌّ وَّ عَبْدٌ. قُلْتُ: مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ' قُلْتُ: مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ' قَالَ: قُلْتُ: اَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ' قَالَ: قُلْتُ: اَىُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ' قَالَ: قُلْتُ: اَىُّ الصَّلَاةِ افْضَلُ؟ قَالَ: طُوْلُ الْقُنُوْتِ: قَالَ: قُلْتُ: اَىُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ تَهْجُرَ مَاكَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ' قَالَ: قُلْتُ: فَاَىُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ عَقَرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ' قَالَ: قُلْتُ: اَىُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَكْتُوْبَةٌ مَشْهُوْدَةٌ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

⑦ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِىْ اَبِىْ' ثنا يَحْىَ بْنُ غَيْلَانَ' ثنا رُشْدَيْنُ عَنْ زَبَّانٍ' عَنْ سَهْلٍ' عَنْ اَبِيْهِ' عَنْ مُعَاذٍ' اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ' قَالَ: اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِىْ ذِكْرِ اللّٰهِ' قَالَ: وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ۔

مآخذ:

① ❁ مسلم ج ۴۷/۱۔ کتاب الایمان' باب بیان عدد شعب الایمان وفضلها وادناها۔ ❁ ابو داؤد:۲۱۹/۴۔ کتاب السنة' باب فی رد الارجاء۔ عن ابی ہریرۃ ابو داؤد نے او بضع وستون روایت نہیں کیا۔ ❁ ترمذی:۸۹/۲۔ ابواب الایمان' باب فی استکمال الایمان والزیادة والنقصان۔ هذا حديث حسن صحيح۔ ❁ ترمذی میں الایمان بضع و سبعون بابا اور افضلها کی جگہ ارفعها ہے۔ ❁ نسائی ج۸۔ ص۱۱۰۔ کتاب الایمان وشرائعه' باب ذکر شعب الایمان۔ نسائی نے ادناها کی جگہ اوضعها نقل کیا ہے۔ ❁ ابن ماجه المقدمه باب فی الایمان۔ ترمذی والی روایت ہے۔ ❁ مسند احمد:۳۷۹/۲' ۴۱۴' ۴۴۵۔ عن ابی ہریرۃ۔ ❁ کنز العمال ۳۵/۱۔ حدیث نمبر ۵۲۔ ❁ بخاری ۶/۱ پر صرف الایمان بضع وستون شعبة' والحیاء شعبة من الایمان ہے۔ اس روایت کو کنز العمال ۳۵/۱ حدیث نمبر ۵۳ میں بھی نقل کیا ہے۔ ❁ مسند احمد نے ۳۷۹/۲ پر الایمان اربعة وستون بابا ارفعها واعلاها قول لا اله الا اللّٰہ وادناها اماطة الاذی عن الطریق اور ص۴۱۴ پر الایمان بضع وسبعون بابا افضلها لا اله الا اللّٰہ وادناها اماطة العظم عن الطریق والحیاء شعبة من الایمان اور ص۴۴۵ پر الایمان بضع وسبعون بابا فادناها اماطة الاذی عن الطریق وارفعها قول لا اله الا اللّٰہ نقل کیا ہے۔ البیهقی فی الشعب الایمان (المختصر) ص ۲۵۰۔ حدیث نمبر۷۷۔ ❁ البیهقی فی الشعب الایمان (المختصر) ص ۴۔

② ❁ مسلم ۱۱۸/۱۔ کتاب الطہارۃ' باب فضل الوضوء۔ ❁ ترمذی ۱۹۱/۲۔ ابواب الدعوات باب--- هذا حديث حسن صحيح۔ ❁ نسائی:۶۰۵/۵۔ کتاب الزکاۃ' باب وجوب الزکاۃ۔ نسائی اسباغ الوضوء شطر الایمان ہے۔ ❁ ابن ماجه کتاب الطهارت' باب۵ الوضوء شطر الایمان' عن ابی مالک الاشعری۔ اسباغ الوضوء ہے۔ ❁ سنن دارمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۲/۱۔ کتاب الوضو باب۲ ما جاء فی الطھور۔ ٭ مسند احمد ۳۶۰/۴۔ ۳۴۲/۵: ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۶۳، ۳۴۲۔ ٭ السنن الکبرٰی للبیہقی ۴۲/۱۔ کتاب الطھارۃ باب فرض الطھور و محلہ من الایمان، عن ابی مالک الاشعری۔

③ ٭ ترمذی ۹۰/۲۔ ابواب الایمان، باب ما جاء المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح، ٭ نسائی ۱۰۵/۸۔ کتاب الایمان و شرائعہ باب صفۃ المومن۔ ٭ ابن ماجہ کتاب الفتن، باب الکف عمن قال لا الہ الا اللّٰہ۔ ٭ مسند احمد ۱۵۴/۳۔ ۲۱/۶، ۲۲ اور ۲۰۶/۲، ۲۱۵، ۳۷۹۔ ٭ موارد الظمان الی زوائد ابن حبان۔ کتاب الایمان، باب فی الاسلام والایمان۔

④ ٭ مسند احمد ۱۳۵/۳، ۱۵۴، ۲۱۰، ۲۵۱۔ ٭ موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، کتاب الایمان، باب فیما یخالف کمال الایمان۔ ٭ مشکوٰۃ المصابیح ۱۵/۱۔ کتاب الایمان الفصل الثانی عن انس بحوالہ البیہقی فی شعب الایمان۔

⑤ ٭ مسند احمد:۲۵۱/۵۔ ٭ المستدرک للحاکم ۱۴/۱۔ کتاب الایمان، عن ابی امامۃ۔ ٭ ترمذی ۳۹/۲۔ ابواب الفتن، باب فی لزوم الجماعۃ۔ ٭ ترمذی نے من سرتہ حسنتہ وساء تہ سیئتہ فذلکم المومن نقل کیا ہے۔ موارد الظمان الی زوائد ابن حبان نے کتاب العلم باب ما جاء فی البر والاثم میں مسند احمد اور مستدرک والی روایت نقل کی ہے۔ ٭ مشکوٰۃ ج۱۔ کتاب الایمان ص۱۶۔ کتاب الایمان فصل ثالث

⑥ ٭ *مسند احمد:۳۸۵/۴۔ ٭ کنز العمال ۳۶/۱۔ حدیث نمبر ۵۷ ص ۳۸ حدیث بحوالہ طبرانی فی مکارم الاخلاق عن جابر نمبر ۴۷۔ بحوالہ بخاری فی التاریخ من حدیث عبید بن عمیر عن ابیہ اور الدیلمی عن معقل بن یسار۔*

⑦ ٭ مسند احمد ۲۴۷/۵۔ ٭ مشکوٰۃ، کتاب الایمان، ص۱۶۔ فصل ثالث۔ ٭ کنز العمال ۳۷/۱۔ حدیث نمبر ۶۷۔ بحوالہ طبرانی عن معاذ بن جبل اور ص۳۸۔ حدیث نمبر ۷۳۔ بحوالہ ابن مندہ عن ایاس ابن سھل الجھنی۔

❀ ❀ ❀

((اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا والطفھم باھلہ))

"تم میں سب سے زیادہ کامل ایمان اس شخص کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور جو اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔"

((من کان یومن باللّٰہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یومن باللّٰہ والیوم الاخر فلا یؤذجارہٗ ومن کان یومن باللّٰہ والیوم الاخر فلیقل خیرا اولیصمت))

"جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیئے۔ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دینی چاہیئے۔ اور اس کی زبان کھلے تو بھلائی پر کھلے ورنہ چپ رہے۔"

((لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مومن کبھی طعنے دینے والا' لعنت کرنے والا' بدگو اور زبان دراز نہیں ہوا کرتا"۔

((یطبع المومن علی الخصال کلھا الا الخیانة والکذب))

"مومن سب کچھ ہو سکتا ہے مگر جھوٹا اور خائن نہیں ہو سکتا۔"

"واللّٰہ لا یومن' واللّٰہ لا یومن' واللّٰہ لا یومن الذی لا یامن جارہ بوائقه))

"مومن نہیں ہے' خدا کی قسم' مومن نہیں ہے۔ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے جس کی بدی سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو"۔

((لیس المومن الذی یشبع وجارہ جائع الی جنبه))

"جو شخص خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کے پہلو میں اس کا ہمسایہ بھوکا رہ جائے وہ ایمان نہیں رکھتا"۔

((من کظم غیظا وھو یقدر علی ان ینفذہٗ ملا اللّٰہ قلبه امنا وایمانا))

"جو شخص اپنا غصہ نکال لینے کی طاقت رکھتا ہو' اور پھر ضبط کر جائے' اس کے دل کو خدا ایمان اور اطمینان سے لبریز کر دیتا ہے۔

((من مشی مع ظالم لیقویه' وھو یعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام))

"جو شخص کسی ظالم کو ظالم جانتے ہوئے اس کا ساتھ دے' وہ اسلام سے نکل گیا۔"

تخریج:

① حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ الْبَغْدَادِیُّ' انا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ' نا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ' عَنْ عَائِشَةَ' قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُھُمْ بِاَھْلِهٖ وفی الباب عن ابی ھریرة' وانس بن مالک. ھذا حدیث حسن' ولا نعرف لابی قلابة سماعا من عائشة. وقد روی ابو قلابة عن عبداللّٰہ بن یزید رضیع لعائشة عن عائشة غیر ھذا الحدیث' وابو قلابة اسمه عبداللّٰہ بن زید الجرمی... ذکر ایوب السختیانی ابا قلابة' فقال کان واللّٰہ من الفقھاء ذوی الالباب۔

② حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ' عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ' عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ' عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ' فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ' وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ' وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ' فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ۔

③ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی الْاَزْدِیُّ الْبَصْرِیُّ' ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ' عَنْ اِسْرَائِیْلَ' عَنِ الْاَعْمَشِ' عَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ۔

④ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ اَبِيْ بَشِيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:
لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ۔

⑤ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، قِيْلَ: وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ۔

⑥ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثنا وَكِيْعٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ۔

⑦ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ يعنى ابْنَ اَبِيْ اَيُّوْبَ۔ عَنْ اَبِيْ مَرْحُوْمٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُوْرِ مَا شَآءَ۔ قال ابو داؤد: اسم ابى مرحوم عبدالرحمن بن ميمون۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا عَبْدُالرَّحْمٰنِ۔ يعنى ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ بِشْرٍ۔ يعنى ابْنَ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، قَالَ: مَلَاءَهُ اللّٰهُ اَمْنًا وَ اِيْمَانًا، لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ دَعَاهُ اللّٰهُ۔

⑧ عَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ، وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ۔

تفسیر ابن کثیر:۶/۲ پر مندرجہ ذیل سند سے ابو القاسم الطبرانی کی سند کے حوالہ سے بھی مندرجہ بالا الفاظ منقول ہیں۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ زُرَيْقٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ عَبَّاسُ بْنُ يُوْنُسَ، اَنَّ اَبَا الْحَسَنِ نُمْرَانَ بْنَ صَخْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُعِيْنَه وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ۔

ماخذ:

① ❁ ترمذی:۸۹/۲۔ ابواب الایمان باب ما جاء فی استکمال الایمان وزیادته ونقصانه۔ ❁ مسند احمد:۶/۴۷۔ ۹۹۔ عن عائشة۔ ❁ المستدرک للحاکم:۱/۵۳۔ کتاب الایمان' باب من اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله عن عائشة۔

② ❁ بخاری:۸۸۹/۲۔ کتاب الادب' باب من کان یومن باللّٰه والیوم الاخر فلا یوذ جارهٗ اور بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان۔ ❁ ترمذی:۷۶/۲۔ ابواب صفة القیامة' باب--- عن ابی هریرة۔ ❁ مسلم:۱/۵۰۔ کتاب الایمان' باب الحث علی اکرام الجار والضیف ولزوم الصمت الاعن الخیر وکون ذلک کله من الایمان۔ عن ابی هریرة۔ الفاظ آگے پیچھے ہیں اور آخر میں اولیسکت ہے۔ بخاری' مسلم اور ترمذی نے ابو شریح العدوی کے حوالہ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے۔ ابو شریح کی روایت ابو داؤد ج ۳ ص ۳۴۲ کتاب الاطعمة باب ما جاء فی الضیافة میں بھی نقل کی ہے۔ اور ابن ماجہ نے کتاب الادب باب حق الضیف کے ضمن میں اسے ذکر کیا ہے اور سنن دارمی نے بھی ابو شریح الخزاعی سے اس روایت کو کتاب الاطعمة باب الضیافة میں بیان کیا ہے۔ آخر میں اولیسکت روایت کیا ہے اور مؤطا امام مالک میں ابو شریح الکعبی کے حوالہ سے اسے کتاب الجامع باب جامع ماجاء فی الطعام والشراب کے تحت روایت کیا گیا ہے۔ ❁ مسند احمد:۲/۱۷۴' ۲۶۷' ۲۶۹' ۴۳۳' ۴۶۳۔ ۳/۷۶۔ ۴/۳۱' ۵/۴۱۲۔ ۶/۶۹' ۳۸۴' ۳۸۵۔ ❁ مسند احمد نے ج:۲ ص:۱۷۴ پر منقول روایت میں فلیحفظ جاره روایت کیا ہے۔ اور ص:۲۶۷' ۴۳۳ پر بخاری والی روایت مذکور ہے اور ص ۴۶۳ پر مذکور روایت میں اولیسکت نقل کیا ہے۔ ج:۳ ص:۷۶۔ ابو سعید خدری سے من کان یومن بالله والیوم الاخر فلیکرم ضیفه ثلاثا ذکر کیا ہے۔ اور ج:۴ ص:۳۱ پر ابو شریح الخزاعی کی روایت ذکر کی ہے اور ج ۵ ص ۴۱۲۔ عن رجل اس روایت میں بھی اویسکت ہے اور ج:۶ ص:۶۹ پر عن عائشہ مروی ہے اس میں او لیصمت ہے اور ج:۶ ص:۳۸۴' ۳۸۵ پر عن ابی شریح الخزاعی الکعبی ہے اس روایت میں بھی اولیصمت ہے۔ اور البیھقی فی شعب الایمان (المختصر) ص:۲۲۳۔ حدیث نمبر ۶۸۔

③ ❁ ترمذی:۲/۱۸-۱۹۔ ابواب البر والصلة' باب ماجاء فی اللعنة۔ ❁ مسند احمد:۱/۴۰۵۔ ۴۱۶۔ عن عبداللّٰه۔ ❁ موارد الظمآن الی زوائد بن حبان۔ کتاب الایمان باب فیما یخالف کمال الایمان۔ ❁ المستدرک:۱/۱۳۔ کتاب الایمان باب لیس المومن بالطعان۔ ❁ کنز العمال:۱/۱۴۶۔ حدیث نمبر ۷۲۰ بحواله بیهقی مستدرک وغیره۔ ❁ الادب المفرد للبخاری ص۸۷۔ حدیث نمبر ۳۱۲' ۳۲۲۔ عن عبداللّٰه۔ ❁ مشکوٰة المصابیح ص ۴۱۳۔ بحواله بیهقی فی شعب الایمان مطبوعه ایچ' ایم سعید کراچی۔

④ ❁ الادب المفرد للبخاری ص۳۹۔ باب لا یشبع دون جاره حدیث نمبر ۱۱۲۔ ❁ البیهقی فی شعب الایمان بحواله مشکوٰة المصابیح۔ ص ۴۲۴۔ مطبوعه کراچی۔ کتاب الادب باب الرحمة علی الخلق۔ مشکوٰة میں لیس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المومن بالذی یشبع وجارہ جائع الی جنبہ ہے۔ ✿ المستدرک للحاکم:۱۶۷/۴۔ کتاب البر والصلة باب لیس المومن الذی یبیت وجارہ الی جنبہ جائع۔

⑤ ✿ بخاری:۸۸۹/۲۔ کتاب الادب' باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ۔ ✿ مسلم:۵۰/۱۔ کتاب الایمان' باب الحث علی اکرام الجار والضیف۔ ✿ مسند احمد:۳۸۷/۱' ۲۸۸/۲' ۳۳۶' ۴۳۳' ۱۵۴/۳' ۱۹۸' ۳۱/۴' ۳۸۵/۶۔ ✿ مشکوٰۃ المصابیح ص۴۲۲۔ کتاب الادب' باب الشفقة والرحمة علی الخلق۔ عن ابی ہریرۃ۔ ✿ المستدرک للحاکم:۱۶۵/۴۔ کتاب البر والصلة باب من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم جارہ۔ عن ابی ہریرۃ۔

⑥ ✿ مسند احمد:۲۵۲/۵۔ ✿ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الادب' باب حفظ اللسان والغیبة والشتم بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان۔ ✿ کنز العمال:۱۶۶/۱۔ حدیث نمبر۸۳۳ اور حدیث ۸۳۲ میں کنز العمال نے اسی صفحہ پر المومن یطبع علی کل خلق الا الکذب والخیانة۔ اور حدیث ۸۳۴ میں یطبع المومن علی کل شی الا الخیانة والکذب۔ اور صفحہ ۱۶۷ پر حدیث نمبر۸۳۵ میں یطبع المومن علی کل خلة غیر الخیانة والکذب اور حدیث ۸۳۶ میں یطبع المومن علی کل خلة لیس الخیانة والکذب۔

⑦ ✿ ابو داؤد ۲۴۸/۴۔ کتاب الادب' باب من کظم غیظا۔ ✿ ترمذی:۲۲/۲۔ ابواب البر والصلة' باب ما جاء فی کثرۃ الغضب۔ ھذا حدیث حسن غریب۔ ✿ ابن ماجہ کتاب الزھد باب ۱۸ الحلم۔ ✿ مسند احمد:۴۳۸/۳' ۴۴۰' ۴۳۸/ ان ینفذہ کی جگہ ان ینتصرہ ہے۔

⑧ ✿ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الاداب ص۴۳۶۔ فصل سوم بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان۔ ✿ کنز العمال:۸۵/۶' ۸۶۔ حدیث نمبر ۱۴۹۵۵۔ بحوالہ بخاری فی التاریخ بغوی' باوردی' ابن شاہین' ابن نافع' ابو نعیم وغیرہ قال البغوی: والصحیح عندی شرجیل بن اوس۔

✿ ✿ ✿

((من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک))

''جس نے لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔ جس نے لوگوں کو دکھانے کے لئے روزہ رکھا' اس نے شرک کیا۔ اور جس نے لوگوں کو دکھانے کے لئے خیرات کی' اس نے شرک کیا۔

((اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا۔ اذائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر))

''چار صفات ایسی ہیں جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے۔ امین بنایا جائے تو خیانت کرے' بولے تو جھوٹ بولے' عہد کرے تو اسے توڑ دے اور لڑے تو شرافت کی حد سے گزر جائے''۔

((عدلت الشھادۃ الزور بالاشراک باللہ))

''جھوٹی گواہی اتنا بڑا گناہ ہے کہ شرک کے قریب جا پہنچتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((المجاھد من جاھد نفسه فی طاعة اللّٰه والمھاجرین من ھجر مانھی اللّٰه عنه))
"اصلی مجاہد وہ ہے جو خدا کی فرمانبرداری میں خود اپنے نفس سے لڑے اور اصلی مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جنہیں خدا نے منع فرمایا ہے"

((اتدرون من السابقون الی ظل اللّٰه عزوجل یوم القیمة قالوا اللّٰه ورسوله اعلم. قال الذین انا اعطوا الحق قبلوه واذا سئلوه بذلوه وحکموا للناس کحکمھم لا نفسھم.
"جانتے ہو کہ قیامت کے روز خدا کے سائے میں سب سے پہلے جگہ پانے والے لوگ کون ہوں گے؟ وہ جن کا حال یہ رہا ہے کہ جب بھی حق ان کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے مان لیا اور جب بھی حق ان سے مانگا گیا تو انہوں نے کھلے دل سے دیا اور دوسروں کے معاملہ میں انہوں نے وہی فیصلہ کیا جو وہ خود اپنے معاملے میں چاہتے تھے"۔

((اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنة. اصدقو اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم. وادوا اذائتمنتم' واحفظوا فروجم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم))
"تم چھ باتوں کی مجھے ضمانت دو' میں جنت کی تمہیں ضمانت دیتا ہوں۔ بولو تو سچ بولو۔ وعدہ کرو تو وفا کرو۔ امانت میں پورے اترو۔ بدکاری سے پرہیز کرو۔ بدنظری سے بچو اور ظلم سے ہاتھ روکو۔"

((لا یدخل الجنة خب ولا بخیل ولا منان))
"دھوکہ باز اور بخیل اور احسان جتانے والا آدمی جنت میں نہیں جا سکتا"۔

((لا یدخل الجنة لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت فالنار اولی به))
"جنت میں وہ گوشت نہیں جا سکتا جو حرام کے لقموں سے پلا ہو۔ حرام خوری سے پلے ہوئے جسم کے لئے آگ ہی زیادہ موزوں ہے۔"

((من باع عیبالم ینبه لم یزل فی مقت اللّٰه ولم تزل الملئکة تلعنه))
"جس شخص نے عیب دار چیز بیچی اور خریدار کو عیب سے آگاہ نہ کیا اس پر خدا کا غصہ بھڑکتا رہتا ہے اور فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں"۔

((لو ان رجلا قتل فی سبیل اللّٰه ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللّٰه ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللّٰه ثم عاش وعلیه دین ما دخل الجنة حتی یقضی دینهٗ))
"کوئی شخص خواہ کتنی ہی بار زندگی پائے اور خدا کی راہ میں جہاد کر کر کے جان دیتا رہے مگر وہ جنت میں نہیں جا سکتا اگر اس پر قرض ہو اور وہ ادا نہ کیا گیا ہو۔"

((ان الرجل لیعمل والمرأة بطاعة اللّٰه ستین سنة ثم یحضرھما الموت فیضاران فی الوصیة فتجب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لهما النار))
"ایک شخص ۶۰ برس خدا کی عبادت کرتا ہے اور مرتے وقت ایک وصیت میں حقدار کی حق تلفی کر کے اپنے آپ کو دوزخ کا مستحق بنالیتا ہے۔"
((لا یدخل الجنة سیئی الملکة))
"وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو گا جو اپنے ماتحتوں پر بری طرح افسری کرے۔"

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا اَبُو النَّضْرِ، قَالَ: ثنا عَبْدُالْحَمِیْدِ یعنی اِبْنَ بَهْرَامٍ، قَالَ: قَالَ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، قَالَ ابْنُ غَنْمٍ: لَمَّا دَخَلْنَا مَسْجِدَ الْجَابِیَةِ اَنَا وَاَبُو الدَّرْدَاءِ لَقِیْنَا عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ--- قَالَ: فَبَیْنَا نَحْنُ کَذٰلِكَ اِذْ طَلَعَ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ وَعَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، فَجَلَسَا اِلَیْنَا، فَقَالَ شَدَّادٌ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ لَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مِنَ الشَّهْوَةِ الْخَفِیَّةِ وَالشِّرْكِ، فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ: اَللّٰهُمَّ غفرا اَوَلَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَدَّثَنَا اَنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یُعْبَدَ فِیْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ، فَاَمَّا الشَّهْوَةُ الْخَفِیَّةُ، فَقَدْ عَرَفْنَاهَا هِیَ شَهَوَاتُ الدُّنْیَا مِنْ نِّسَائِهَا وَشَهَوَاتِهَا، فَمَا هٰذَا الشِّرْكُ الَّذِیْ تُخَوِّفُنَا بِهٖ یَا شَدَّادُ؟ فَقَالَ شَدَّادٌ: اَرَاَیْتَکُمْ لَوْ رَاَیْتُمْ رَجُلًا یُصَلِّیْ لِرَجُلٍ اَوْ یَصُوْمُ لَهٗ اَوْ یَتَصَدَّقُ لَهٗ اَتَرَوْنَ اَنَّهٗ قَدْ اَشْرَكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، وَاللّٰہِ! اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰی لِرَجُلٍ اَوْصَامَ لَهٗ، اَوْ تَصَدَّقَ لَهٗ لَقَدْ اَشْرَكَ فَقَالَ شَدَّادٌ: فَاِنِّیْ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ

② حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، ثنا جَرِیْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ خِلَالٍ، مَنْ کُنَّ فِیْهِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، مَنْ اِذَا حَدَّثَ، کَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ، اَخْلَفَ، وَاِذَا عَاهَدَ، غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ، فَجَرَ، مَنْ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ، کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا۔

③ حَدَّثَنَا یَحْیَ بْنُ مُوْسَی الْبَلْخِیُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ، حَدَّثَنِیْ سُفْیَانُ۔ یعنی الْعُصْفَرِیُّ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَسَدِیِّ، عَنْ خُرَیْمِ ابْنِ فَاتِكٍ، قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا، فَقَالَ: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰہِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ ثُمَّ قَرَاَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ، وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِهٖ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ' حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ' انبانا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ' حَدَّثَنِي اَبُوهَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الجنبى' حَدَّثَنِي فَضَالَةُ ابْنُ عُبَيْدٍ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ؟ مَنْ اَمَنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ' وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ' وَالْمُجَاهِدُ؟ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ' وَالْمُهَاجِرُ؟ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ۔

⑤ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ' ثنا حَسَنٌ وَيَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ' قَالَا: ثنا ابْنُ لَهِيْعَةَ' قَالَ: ثنا خَالِدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ' عَنْ عَائِشَةَ' عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ' قَالَ: اَلَّذِيْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ' وَاِذَا سُئِلُوْهُ بَذَلُوْهُ' وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ۔

⑥ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِيْ اَبِيْ' ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ' انا اِسْمَاعِيْلُ' انا عَمْرٌو عَنِ الْمُطَّلِبِ' عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِضْمَنُوْالِيْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ' اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ' وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ' وَاَدُّوْا اِذَاائْتُمِنْتُمْ' وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ' وَغُضُّوا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ۔

مآخذ:

① ❁ (مسند احمد:۱۲۶/۴۔ ❁ مشکوٰۃ المصابیح باب الریاء والسمعة۔ ❁ المستدرک للحاکم ۳۲۹/۴۔ کتاب الرقاق' باب ان الریاء الشرک الاصغر۔ ❁ المستدرک میں ہے من صلی وھو یرائی فقد اشرک ومن صام وھو یرائی فقد اشرک ومن تصدق وھو یرائی فقد اشرک۔

② ❁ بخاری ۴۵۱/۱۔ کتاب الجهاد' باب اثم من عاھد ثم غدر' وقول اللّٰہ: الذین عاھدت منھم ثم ینقضون عھدھم فی کل مرة الایة۔ ❁ بخاری ۱۰/۱۔ کتاب الایمان' باب ظلم دون ظلم اس باب میں امام بخاری نے اربع نقل کیا ہے۔ ❁ مسلم ۵۶/۱۔ کتاب الایمان باب خصال المنافق۔ مسلم نے وان صام وصلی و زعم انه مسلم کا اضافہ بھی بیان کیا ہے۔ ❁ ترمذی ۹۱/۲۔ ابواب الایمان' باب ما جاء فی علامة المنافق۔ ھذا حدیث حسن صحیح۔ ❁ مسند احمد:۱۹۸/۲/ ۱۹۸ پر بھی اربع ہے۔ ❁ مختصر شعب الایمان ص۹۷۔ حدیث نمبر ۳۲۔

③ ❁ ابو داؤد:۳۰۵/۳' ۳۰۶۔ کتاب الاقضیة باب فی شھادة الزور۔

④ ❁ موارد الظمأن الی زوائد ابن حبان' کتاب الایمان باب فی الاسلام والایمان۔ ❁ المستدرک ۱۱/۱۔ کتاب الایمان ترمذی نے ۲۹۱/۱۔ ابواب فضائل الجهاد باب ما جاء فی فضل من مات مرابطا اور مسند احمد ۲۰/۶ اور ۲۲ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضالۃ بن عبید سے مندرجہ ذیل الفاظ سے روایت نقل کی ہے۔
فضالۃ بن عبید یحدث عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال: کل میت یختم علی عملہ الا الذی مات مرابطا فی سبیل اللّٰہ فانہ ینمی لہ عملہ الی یوم القیامۃ ویامن فتنۃ القبر وسمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول: المجاھد من جاھد نفسہ۔ مسند احمد نے نفسہ للّٰہ او قال فی اللّٰہ عزوجل نقل کیا ہے۔ ترمذی نے فضالۃ بن عبید کی روایت کو حسن صحیح کہا ہے۔ ٭ امام بخاری نے اپنی الجامع الصحیح ۶/۱ کتاب الایمان' باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ کے تحت عبداللہ ابن عمرو کے واسطہ سے والمسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ' والمھاجر من ھجر ما نھی اللّٰہ عنہ۔ روایت کیا ہے یہی بخاری والے الفاظ ابو داؤد ۴/۳ کتاب الجھاد' باب فی الھجرۃ ھل انقطعت میں بھی مذکور ہیں۔

⑤ ٭ مسند احمد: ۶/۶۷۔۶۹۔ ٭ مشکوٰۃ المصابیح ص۳۲۳۔ کتاب الامارۃ والقضاءۃ' فصل ثالث بحوالہ البیھقی۔

⑥ ٭ مسند احمد ۳۲۳/۵۔ ٭ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان' کتاب العلم باب فی الصدق والکذب۔

❀ ❀ ❀

① حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ' ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ' ثنا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى' عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ' عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ نِ الصِّدِّيْقِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ' وَلَا بَخِيْلٌ' وَلَا مَنَّانٌ۔
(ھذا حدیث حسن غریب)

② حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِيْ اَبِيْ' ثنا عَبْدُالرَّزَّاقِ' انا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ' عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتٍ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' قَالَ لِكَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ: اَعَاذَكَ اللّٰهُ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَآءِ' قَالَ: وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَآءِ؟ قَالَ: اُمَرَآءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ' لَا يَقْتَدُوْنَ بِهَدْيِيْ' وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ' فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ' وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ' فَاُولٰٓئِكَ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ' وَلَا يَرِدُوْا عَلٰى حَوْضِيْ' وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ' وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ' فَاُولٰٓئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ' وَسَيَرِدُوْا عَلٰى حَوْضِيْ' يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ' اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ' وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ' وَالصَّلَاةُ قُرْبَانٌ اَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ' يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ! اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ' اَلنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ' اَلنَّاسُ غَادِيَانِ' فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا وَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُوْبِقُهَا۔

③ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ' ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى' عَنْ مَكْحُوْلٍ' وَسُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى' عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ' قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَاعَ عَيْبًا' لَمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُبَيِّنْهُ' لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ' وَلَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ فى الزوائد: فى اسناده بقية بن الوليد' وهو مدلس' وشيخه ضعيف۔

④ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِيْ اَبِيْ' ثنا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرٍ' عَنِ الْعَلَاءِ' عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ' قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ' قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ' وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا' فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَآءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ' قَالَ: فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا' فَلَمْ نَرَهَا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا' قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ؟ قَالَ: فِي الدَّيْنِ' وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ' ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهُ۔

⑤ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ' اَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ' ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَدَانِيُّ' ثنا الْاَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ' حَدَّثَنِيْ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ' اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ' فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ' فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ۔ قَالَ: وَقَرَأَ عَلَيَّ ابو هريرة من هٰهُنَا "مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصٰى بِهَا اَوْدَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ قَالَ ابو داؤد: هذا--- يعنى الاشعث ابن جابر۔ جد نصر بن على۔

⑥ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ' ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ' عَنْ هَمَّامِ ابْنِ يَحْيٰى' عَنْ فَرْقَدٍ عَنْ مُرَّةَ' عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ

مآخذ:

① ❁ ترمذی:۲/۱۷۔ ابواب البر والصلۃ' باب ما جاء فی البخل۔ ❁ مسند احمد ۱/۴۔۷ عن ابی بکر الصدیق۔

② ❁ مسند احمد:۳/۳۲۱' ۳۹۹۔ ❁ المستدرک ۴/۴۲۲۔ کتاب الفتن والملاحم' باب الترھیب عن امارۃ السفھاء۔ ❁ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان' کتاب الامارۃ' باب فیمن یدخل علی الامراء السفھاء ویعینھم علی ظلمھم۔

③ ❁ ابن ماجہ کتاب التجارات' باب من باع عیبا فلیبینہ

④ ❁ مسند احمد:۵/۲۸۹' ۲۹۰۔ ❁ نسائی:۷/۳۱۴' ۳۱۵۔ کتاب البیوع' باب التغلیظ' فی الدین۔ نسائی نے ثم عاش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی جگہ ثم اُخیی نقل کیا ہے۔

⑤ ✿ ابو داؤد:۳/۱۱۳۔ کتاب الوصایا باب ما جاء فی کراهیة الاضرار فی الوصیة۔ ✿ ترمذی:۲/۳۲۔ ابواب الوصایا۔ باب ما جاء فی الوصیة فی الثلث. هذا حدیث حسن غریب من هذاالوجه۔

⑥ ✿ ترمذی ۲/۱۶۔ ابواب البرو الصلة' باب ما جاء فی الاحسان الی الخادم۔ ✿ ابن ماجه کتاب الادب' باب۱۰ الاحسان الی الممالیک۔ ✿ مسند احمد۱/۴'۷'۱۲۔ عن ابی بکر الصدیق۔

✿ ✿ ✿

((الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصدقة والصلاة اصلاح ذات البین وافساد ذات البین هی الحالقة))

"میں تمہیں بتاؤں کہ روزے اور خیرات اور نماز سے بھی افضل کیا چیز ہے وہ ہے بگاڑ میں صلح کرانا۔ اور لوگوں کے باہمی تعلقات میں فساد ڈالنا وہ فعل ہے جو آدمی کی ساری نیکیوں پر پانی پھیر دیتا ہے"۔

((ان المفلس من امتی من یأتی یوم القیمة بصلوة وصیام وزکاة ویاتی قدشتم هذا وقذف هذا واکل مال هذا وسفک دم هذا وضرب هذا فیعطی هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطایاهم فطرحت علیه ثم طرح فی النار۔

"اصل مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز خدا کے حضور اس حال میں حاضر ہوا کہ اس کے ساتھ نماز' روزہ زکوٰۃ سب ہی کچھ تھا' مگر اس کے ساتھ وہ کسی کو گالی دے کر آیا تھا' کسی پر بہتان لگا کر آیا تھا' کسی کا مال مار کھایا تھا' کسی کا خون بہایا تھا اور کسی کو پیٹ کر آیا تھا۔ پھر خدا نے اس کی ایک ایک نیکی ان مظلوموں پر بانٹ دی اور جب اس سے بھی حساب چکتا نہ ہوا تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے اور اسے دوزخ میں جھونک دیا"۔

((لن یهلک الناس حتی یعذروا من انفسهم))

"لوگ کبھی نجات سے محروم نہ ہوں اگر اپنی برائیوں کی تاویلیں کر کرکے اپنے نفس کو برائیوں پر مطمئن نہ کرتے رہیں"۔

((المحتکر ملعون))

"جو تاجر قیمتیں چڑھانے کے لئے مال روک رکھے وہ ملعون ہے"۔

((من احتکر اربعین یوما یریدبه الغلاء فقد برئ من الله وبرئ الله منه))

"جس نے چالیس دن غلہ اس نیت سے روک رکھا کہ قیمتیں چڑھ جائیں تو خدا کا اس سے اور اس کا خدا سے کوئی تعلق نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((من احتکر طعاما اربعین یوما ثم تصدق به لم یکن له کفارة))

"چالیس دن غلہ روکنے کے بعد اگر آدمی اس غلہ کو خیرات بھی کر دے تو معاف نہ کیا جائے گا"۔

یہ نبی ﷺ کے بہت سے اقوال میں سے چند ہیں جو میں نے محض نمونے کے طور پر آپؐ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ ان سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ حضورؐ نے ایمان سے اخلاق اور اخلاق سے زندگی کے تمام شعبوں کا تعلق کس طرح قائم کیا ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ آپؐ نے ان باتوں کو صرف باتوں کی حد تک ہی نہ رکھا بلکہ عمل کی دنیا میں ایک پورے ملک کے نظام تمدن و سیاست کو انہی بنیادوں پر قائم کر کے دکھا دیا' اور آپؐ کا یہی وہ کارنامہ ہے جس کی بنا پر آپؐ نوع انسانی کے سب سے بڑے رہنما ہیں۔ (نشری تقریریں اشاعت دوم۔ نومبر ۱۹۶۷ء ص ۳۱ تا ۳۸)

تخریج:

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ' ثنا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ' عَنْ سَالِمٍ' عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ' عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ' وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوْا: بَلٰى' يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ' وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ۔ [1]

② حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ' قَالَا: نا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ' عَنِ الْعَلَاءِ' عَنْ اَبِيْهِ' عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا: الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ' فَقَالَ: اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ' وَصِيَامٍ' وَزَكَاةٍ' وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا' وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا' وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا' وَضَرَبَ هٰذَا' فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ' فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ' اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ' فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

③ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ' قَالَا: ثنا شُعْبَةُ' وَهٰذَا لَفْظُهُ' عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ' عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ' قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ' وَقَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا اَوْ يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

[1] ویروی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال: ھی حالقة' لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین ترمذی ج۲ ص۷۷۔ ابواب صفة القیامة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، ثنا اَبُو اَحْمَدَ، ثنا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ، وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ۔ [1] (فی الزوائد: فی اسناده علی بن زید بن جدعان، وهو ضعیف)

⑤ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ۔

⑥ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كَفَّارَةً۔

مآخذ:

① ❁ ابو داؤد ۲۸۰/۴۔ کتاب الادب، باب فی اصلاح ذات البین۔ ❁ ترمذی ۷۷/۲۔ ابواب صفة القیامة، باب--- هذا حدیث صحیح۔ ❁ مسند احمد:۴۴۴/۶، ۴۴۵۔ عن ابی الدرداء۔

② ❁ مسلم:۳۲۰/۲۔ کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم ترمذی:۶۷/۲۔ ابواب صفة القیامة، باب ما جاء فی شان الحساب والقصاص۔ هذا حدیث حسن صحیح۔ ترمذی میں ان یقطی کی جگہ ان یقتص ہے۔ ❁ مسند احمد ۳۰۳/۲، ۳۳۴، ۳۷۲۔ عن ابی ھریرۃ۔

③ ❁ ابو داؤد ۱۲۵/۴۔ کتاب الملاحم، باب الامر والنهی۔ ❁ مسند احمد:۲۶۰/۴۔ حدیث عن رجل ۲۹۳/۵۔ حدیث عبداللّٰہ بن سعدؓ

④ ❁ ابن ماجه کتاب التجارات، باب الحکرة والجلب، ❁ سنن دارمی ۱۶۵/۲۔ کتاب البیوع، باب فی النهی عن الاحتکار۔ ❁ المستدرک للحاکم:۱۱/۲۔ کتاب البیوع۔ باب لا یحتکر الاخاطئی عن عمر۔ ❁ المصنف لعبد الرزاق:۲۰۴/۸۔ کتاب البیوع باب الحکرة۔ المستدرک نے صرف المحتکر ملعون ہی بیان کیا ہے۔ ❁ السنن الکبری للبیهقی ۳۰/۶۔ کتاب البیوع باب ما جاء فی الاحتکار۔ عن عمر بن الخطاب۔ ❁ کنز العمال:۱۸۲/۴۔ حدیث نمبر ۱۰۰۷۲

⑤ ❁ مشکوٰۃ المصابیح میں کتاب البیوع، باب الاحتکار بحواله رزین۔ ❁ المستدرک للحاکم نے ۱۲/۲۔ کتاب البیوع، باب الحکرة کے تحت حضرت ابو ھریرۃ سے ایک روایت مندرجہ ذیل الفاظ سے روایت کی ہے۔
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ احْتَكَرَ يُرِيْدُ اَنْ يَتَغَالٰى بِهَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقَدْ بَرِئَ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ۔

---

[1] قال الحافظ۔ اخرجه ابن ماجه والحاکم عن عمر بن الخطاب مرفوعا، واسناده ضعیف۔ کذا فی الفتح:۳۳۹/۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستدرک والی روایت کو السنن الکبریٰ للبیھقی نے ۳۰/۶ پر کتاب البیوع باب ما جاء فی الاحتکار میں نقل کیا ہے۔

⑥ ✿ مشکوٰۃ المصابیح کتاب البیوع باب الاحتکار' بحوالہ رزین۔

✿ ✿ ✿

مسلمانوں کی باہمی شفقت و رحمت:

((المسلم للمسلم [1] کالبنیان یشد بعضه بعضا۔)) (متفق علیه۔ مشکوٰۃ کتاب الاداب باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

"مسلمان کے ساتھ مسلمان کا تعلق ایسا ہے جیسے ایک دیوار کے اجزا' جن میں سے ہر ایک دوسرے سے قوت پاتا ہے"۔

اور:

((مثل المومنین فی توادھم و تراحمھم و تعاطفھم کمثل الجسد الواحد اذا اشتکی منه عضو تدعی له سائر الجسد بالسھر والحمی)) (متفق علیه' مشکوٰۃ' ایضًا)

"آپس کی محبت اور رحمت و مہربانی میں مسلمانوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس کے لئے بے خواب و بے آرام ہو جاتا ہے"۔

ملت اسلامیہ کے اس جسد نامی کو رسول اللہؐ نے "جماعت" کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے اور اس کے متعلق آپکا فرمان ہے۔ (اسلامی ریاست ص۲۵۰)

تخریج:

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ' قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ' قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسٰى' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا' ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ' وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا اِذْ جَآءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ اَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ' اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا' وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَاشَاءَ۔

② حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِيْ اَبِيْ' ثنا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْنُسَ' قَالَ: ثنا زَكَرِيَّا' عَنِ الشَّعْبِيِّ' عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ' تَعَاطُفِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰى۔

---

[1] متن میں ((المسلم للمسلم)) درج ہے۔ یہ الفاظ مشکوٰۃ کے کتاب الاداب باب الشفقة والرحمة علی الخلق میں نہیں بلکہ وہاں ((المومن للمومن)) ہے۔ (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ' قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ' يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ' وَتَوَادِّهِمْ' وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰى۔

مآخذ:

① ✿ بخاری:۸۹۰/۲۔ کتاب الادب' باب تعاون المومنین بعضهم بعضا۔ ✿ بخاری:۳۳۱/۱۔ کتاب المظالم' باب نصر المظلوم۔ ✿ بخاری:۶۹/۱۔ کتاب الصلاۃ' باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ۔ بخاری نے جلد اول کے دونوں مقامات پر شبک اصابعہ تک روایت بیان کی ہے۔ ✿ مسلم:۳۲۱/۲۔ کتاب البر والصلة باب تراحم المومنین۔ ✿ ترمذی:۱۴/۲۔ ابواب البر والصلة' باب ما جاء فی شفقة المسلم علی المسلم۔ هذا حديث صحيح۔ وفی الباب عن علی وابی ایوب۔ ✿ نسائی:۷۸/۵۔ کتاب الزکاۃ باب الشفاعة فی الصدقة۔ نسائی میں اشفعوا' توجروا سے آگے والی عبارت ہے۔ ✿ نسائی:۷۹/۵ کتاب الزکاۃ باب اجر الخازن اذا تصدق باذن مولاه' کے تحت عن ابی موسیٰ جو روایت نقل کی ہے اس میں المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا اس مقام پر اشفعوا توجروا نہیں ہے۔ ✿ مسند احمد:۴۰۴/۴' ۴۰۵' ۴۰۹۔ ✿ مجمع الزوائد:۸۷/۸۔ کتاب الادب' باب مثل المؤمن من اهل الایمان۔ اور ص۸۸ پر کتاب البر والصلة باب مثل المؤمن من اهل الایمان کے ضمن میں بھی منقول ہے۔ ✿ السنن الکبریٰ:۱۶۷/۸۔ کتاب قتال اہل البغی باب ماجاء فی الشفاعة والذب عن اخیه المسلم عن الاخر۔

② ✿ مسند احمد:۲۷۰/۴۔ نعمان بن بشیر۔

③ ✿ بخاری:۸۸۹/۲۔ کتاب الادب' باب رحمة الناس والبهائم۔ ✿ مسلم:۳۲۱/۲۔ کتاب البر والصلة والادب' باب تراحم المومنین و تعاطفهم وتعاضدهم۔ عن نعمان بن بشیر۔ مسلم میں اذا اشتکی منه عضو ہے۔ ✿ مسند احمد:۲۷۰/۴۔ عن نعمان بن بشیر۔ اس مقام پر مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ الخ ہے۔

مسلم میں انہی سے مروی اور روایات:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ تَدَاعٰى سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهْرِ۔ مسلم ۳۲۱/۲۔

✿ مسند احمد:۲۷۱/۴/۲۷۶۔ عن نعمان بن بشیر۔

ایک دوسری روایت میں ہے۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ' اشْتَكٰى كُلُّهٗ' وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ' اشْتَكٰى كُلُّهٗ۔

✿ مسلم:۳۲۱/۲۔ کتاب البر والصلة والادب باب تراحم المومنین وتعاطفهم وتعاضدهم۔ مسند احمد:۲۷۸/۴۔ عن النعمان بن بشیر۔ اس مقام پر انما مثل المسلمین کالرجل الواحد اذا وجع منه شئی تداعٰی سائر جسده۔

مجمع الزوائد میں دو روایتیں منقول ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن سهل بن سعد الساعدی، عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: اِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ یَاْلَمُ الْمُؤْمِنُ مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ كَمَا یَاْلَمُ الْجَسَدُ لما فِی الرَّاْسِ۔ رواه احمد والطبرانی فی الکبیر والاوسط، ورجال احمد رجال صحیح۔

دوسری روایت:

عَنْ بَشِیْرِ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْزِلَةُ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْمُؤْمِنِ مَنْزِلَةَ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ مَتٰی مَا اشْتَكٰی الْجَسَدُ اشْتَكٰی لَهُ الرَّاْسُ وَمَتٰی مَا اشْتَكٰی الرَّاْسُ، اشْتَكٰی سَائِرُ الْجَسَدِ۔

❁ مجمع الزوائد: ۱۸۷/۸، ۱۸۸۔ کتاب الادب، باب مثل المومن من اهل الایمان۔

❀ ❀ ❀

دعوت دین کے لئے لازمی شخصی اور جماعتی اوصاف:

((المجاهد من جاهد نفسه فی طاعة الله)) (مسنداحمد روایات ابی هریرة)

"حقیقی مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے کشمکش کرے۔"

تشریح: یعنی قبل اس کے کہ آپ باہر کی دنیا میں خدا کے باغیوں سے مقابلہ کے لئے نکلیں، اس باغی کو مطیع بنایئے جو خود آپ کے اندر موجود ہے اور خدا کے قانون اور اس کی رضا کے خلاف چلنے کے لئے ہروقت تقاضا کرتا رہتا ہے۔ اگر یہ باغی آپ کے اندر پل رہا ہے اور آپ پر اتنا قابو یافتہ ہے کہ آپ سے رضائے الٰہی کے خلاف اپنے مطالبے منوا سکتا ہے تو یہ بالکل ایک بے معنی بات ہے کہ آپ بیرونی باغیوں کے خلاف اعلان جنگ کریں۔ یہ تو وہی بات ہوگی کہ گھر میں شراب کی بوتل پڑی ہے اور باہر شرابیوں سے لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ تضاد ہماری تحریک کے لئے تباہ کن ہے۔ پہلے خود خدا کے آگے سر جھکایئے۔ پھر دوسروں سے اطاعت کا مطالبہ کیجئے۔ (روداد جماعت اسلامی حصہ دوم ص ۲۸، ۲۹۔ اشاعت پنجم اکتوبر ۱۹۷۰ء)

آنحضورؐ سے پوچھا گیا کہ ای الهجرة افضل یا رسول الله۔ یا رسولؐ اللہ کونسی ہجرت افضل ہے؟۔

جواب ملا ان تهجر ما کره ربک

یہ کہ تو ان چیزوں کو چھوڑ دے جو اللہ کو ناپسند ہیں۔

تشریح: ہجرت کا اصل مدعا گھر بار چھوڑنا نہیں ہے بلکہ خدا کی نافرمانی سے بھاگ کر خدا کی رضا جوئی کی طرف بڑھنا ہے۔ اصلی مہاجر ترک وطن اگر کرتا ہے تو اس لئے کہ اس کے وطن میں قانون الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرنے کے مواقع نہیں ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص نے گھر بار چھوڑا اور اللہ کی فرمانبرداری ہی نہ اختیار کی، تو اس نے حماقت کی۔

اندر کا باغی اگر مطیع نہ ہو تو آدمی کا ترک وطن کر دینا خدا کی بارگاہ میں کوئی وزن نہیں رکھتا۔ اسی لئے میں یہ چاہتا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ حضرات باہر کی قوتوں سے پہلے اپنے اندر کی سرکش قوتوں سے لڑیئے اور اصطلاحی کفار کو مسلمان بنانے سے پہلے اپنے نفس کو مسلمان بنایئے۔ (حوالہ مذکورہ بالا ص۲۹)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثنا عَلِیُّ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: ثنا عَبْدُاللّٰهِ، قَالَ: انااللَّیْثُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْهَانِیٔ الْخَوْلَانِیُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ الجبنی، قَالَ: حَدَّثَنِیْ فَضَالَةُ بْنُ عُبَیْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ، مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ، وَالْمُسْلِمِ، مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ. وَالْمُجَاهِدِ، مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ، وَالْمُهَاجِرِ مَنْ هَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبَ.

② اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ: هِجْرَةُ الْحَاضِرِ، وَهِجْرَةُ الْبَادِیْ، فَاَمَّا الْبَادِیْ فَیُجِیْبُ اِذَا دُعِیَ، وَیُطِیْعُ اِذَا اُمِرَ، وَاَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ اَعْظَمُهُمَا بَلِیَّةً وَاَعْظَمُهُمَا اَجْرًا.

مآخذ :

① ❁ مسند احمد ۲۱/۶-۲۲ ❁ بخاری نے ۹۶۲/۲ پر کتاب الرقاق کے تحت باب من جاهد نفسه فی طاعة اللّٰہ، قائم کیا ہے۔

② ❁ نسائی ۱۴۴/۷۔ کتاب البیعة، باب هجرة البادی نسائی:۵۸/۵۔ کتاب الزکاة، باب جهد المقل کے تحت اور ابو داؤد ۶۹/۲ کتاب الوتر میں اور سنن داری نے ۲۷۲/۱ پر عبداللہ بن حبشی الخثعمی کے حوالہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مندرجہ ذیل الفاظ میں نقل کیا ہے۔

قِیْلَ: فَاَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

❁ مسند احمد ۱۶۰/۲-۱۹۱ عن عبدالله بن عمرو اور ۳۸۵/۴۔ عن عمرو بن عبسه۔ ❁ موارد الظمأن الی زوائد ابن حبان کتاب الجهاد باب ما جاء فی الهجرة۔

❁ ❁ ❁

((مثل المؤمن و مثل الایمان کمثل الفرس فی آخیته یجول ثم یرجع الی آخیته))

تشریح : حدیث نبوی کے مطابق اپنے آپ کو اس گھوڑے کی طرح بنایئے جو ایک کھونٹے سے بندھا ہوا ہے اور کتنا ہی گھومے پھرے بہرحال اس حد سے آگے نہیں جا سکتا جہاں تک رسی اسے جانے دیتی ہے۔ ایسے گھوڑے کی حالت آزاد گھوڑے سے بالکل مختلف ہوتی ہے، جو ہر میدان میں گھومتا ہے، ہر کھیت میں گھس جاتا ہے اور جہاں ہری گھاس دیکھتا ہے وہیں پوری بے صبری کے ساتھ ٹوٹ پڑتا ہے۔ (روداد جماعت اسلامی حصہ دوم ص۳۰۔ اشاعت پنجم اکتوبر ۱۹۷۰ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((اذا رء وا ذکر اللّٰہ))

تشریح : اصل تبلیغ یہ ہے کہ آپ اپنی دعوت کا مجسم ظہور اور نمونہ ہوں۔ جہاں کہیں لوگوں کی نگاہوں کے سامنے یہ نمونہ گزر جائے وہ آپ کے طرز عمل سے پہچان لیں کہ یہ ہیں خدا کے راہی۔ جس طرح کوئی "فنا فی الکانگریس" آدمی سامنے آ جاتا ہے تو کانگریسیت کی پوری تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے اسی طرح آپ ایسے "فنا فی الاسلام" بن جایئے کہ جہاں آپ سامنے آئیں' اسلامی تحریک کا پورا نقشہ واضح ہو جائے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ ایسا فوراً ہو جانا چاہیے۔ یہ مقام تو بتدریج ہی حاصل ہو گا۔ خدا کی راہ میں جب اپنے ماحول سے پیہم آپ کا تصادم ہوتا رہے گا اور آپ ہر آن' ہر لحہ اپنے مقصد کے لئے کوشش کرتے ہوئے قربانیاں دیتے رہیں گے تو ایک مدت میں جا کر فنائیت کی کیفیت آپ پر طاری ہو گی اور آپ اپنی دعوت کا مجسم ظہور بن سکیں گے۔ (روداد جماعت اسلامی حصہ دوم ص۳۲)

❀ ❀ ❀

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ' ثنا يَعْمُرُ بْنُ بِشْرٍ' انا عَبْدُاللّٰهِ اَنا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوبَ' ثنا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ' عَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اللَّيْثِيِّ' عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ آخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى آخِيَّتِهٖ' وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ

② حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ' ثنا يَحْىَ بْنُ سُلَيْمٍ' عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ' عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ' عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ' اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى' يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

"اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے ہیں کیا میں تمہیں تم میں سے بہترین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں صحابہ نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول (ضرور ارشاد فرمائیں) آپ نے فرمایا بہترین آدمی وہ ہیں کہ جب ان پر نگاہیں پڑیں تو اللہ یاد آ جائے"

ماخذ :

① ❁ مسند احمد:۳/۵۵ اور مسند احمد:۳/۳۸ پر ابو سعید خدری ہی سے مروی روایت میں مثل المومن کمثل الفرس منقول ہے۔

② ❁ ابن ماجه كتاب الزهد' باب ۴ من لا يؤبه له۔ ❁ مسند احمد ج۶ ص۴۵۹۔ عن اسماء بنت يزيد۔ ❁ مسند احمد ج۴ ص۲۲۷۔ عن عبدالرحمٰن بن غنم۔ ❁ مشكوٰة المصابيح ص۴۲۷ باب الحب فى الله و من الله۔ ❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجمع الزوائد للهیثمی ۹۳/۸۔ کتاب الادب' باب ما جاء فی الغیبة و النمیمة۔ عن عبدالرحمن اور عن اسماء بنت یزید۔ ان دونوں روایات کی سند میں شہر بن حوشب ہے جس کے بارے کلام کیا گیا ہے اگرچہ بعض نے اسے ثقہ بھی قرار دیا ہے اور الطبرانی نے عبارۃ بن صامت کے واسطہ سے بھی اس روایت کو بیان کیا ہے مگر اس سند میں یزید بن ربیعہ ہے جسے متروک قرار دیا گیا ہے۔

❁ ❁ ❁

((من احب اللّٰہ و ابغض للّٰہ واعطی للّٰہ ومنع للّٰہ فقد استکمل الایمان)) (ابو دائود کتاب السنة۔ باب الدلیل علی زیادۃ الایمان و نقصانه)

تشریح : یعنی آدمی پورا مومن اس وقت بنتا ہے جب اس کی کیفیت یہ ہو جائے کہ اس کی دوستی اور دشمنی اور اس کا دینا' روکنا جو کچھ ہو خالص اللہ کیلئے ہو' نفسانی اور دنیوی محرکات اس کیلئے ختم ہو جائیں۔ (روداد جماعت اسلامی حصہ دوم)

((من نظرفی دینه الی من هو فوقه فاقتدٰی به ونظر فی دنیاه الی من هو دونه' فحمد اللّٰہ علی ما فضله اللّٰہ علیه کتبه اللّٰہ شاکرا صابرا۔ ومن نظرفی دینه الی من هو دونه ونظر فی دنیاه الی من هو فوقه تاسف علی ما فاته منه' لم یکتبه اللّٰہ شاکرا ولا صابرا))

"جس نے اپنے دین کے معاملہ میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھا اور اس کی پیروی میں آگے بڑھا اور اپنی دنیا کے معاملے میں اپنے سے کم تر کو دیکھا اور اللہ کے دیئے ہوئے فضل پر اس کا شکر ادا کیا وہ اللہ کے ہاں شاکر اور صابر لکھا گیا۔ بخلاف اس کے جس نے اپنے دین کے معاملے میں اپنے سے کم تر کو اور دنیا کے معاملے میں اپنے سے اونچے کو دیکھا اور دنیا پانے میں جو کمی رہ گئی' اس پر حسرت و اندوہ میں مبتلا ہوا' وہ اللہ کے ہاں نہ شاکر لکھا گیا نہ صابر۔"

تشریح : مومن کا کام یہ ہے کہ دولت دین کے معاملے میں وہ ہمیشہ اپنے سے اونچے لوگوں کی طرف دیکھے تاکہ یہ دولت کمانے کی حرص کبھی اس کے اندر بجھنے نہ پائے اور دولت دنیا کے معاملے میں اپنے سے کم تر لوگوں کی طرف دیکھے تاکہ جتنا کچھ بھی اس کے رب نے اسے دیا ہے' اس پر وہ خدا کا شکر بجا لائے اور زر و مال کی پیاس تھوڑے ہی سے بجھ جائے۔

(روداد جماعت اسلامی حصہ ششم ص ۲۴۴۔ اشاعت دوم ستمبر ۱۹۷۱ء

تخریج :

① حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ' نا عَبْدُاللّٰهِ' عَنِ الْمُثَنّٰی بْنِ الصَّبَّاحِ' عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ' عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو' قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: خَصْلَتَانِ' مَنْ کَانَتَا فِیْهِ' کَتَبَهُ اللّٰهُ شَاکِرًا صَابِرًا' وَمَنْ لَّمْ تَکُوْنَا فِیْهِ لَمْ یَکْتُبْهُ اللّٰهُ شَاکِرًا وَلَا صَابِرًا' مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ' فَاقْتَدٰی بِهٖ' وَمَنْ نَظَرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ فَحَمِدَاللّٰہَ عَلٰی مَا فَضَّلَہٗ بِہٖ عَلَیْہِ، کَتَبَہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ، فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَہٗ مِنْہُ، لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ شَاکِرًا وَلاَ صَابِرًا۔ (ھذا حدیث غریب ولم یذکر سوید عن ابیہ فی حدیثہ)

مآخذ:

① ❁ ترمذی ۲/۷۷۔ ابواب صفۃ القیامۃ، باب--- ❁ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ لناصر الدین البانی ج۲ ص۶۳۳۔ ❁ الشکر لابن ابی الدنیا۔

❁ ❁ ❁

حضورؐ نے فرمایا۔

((امرنی ربی بتسع))

"میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم دیا ہے۔"

① خشیۃ اللّٰہ فی السر العلانیۃ۔

"کھلے اور چھپے ہر حال میں خدا سے ڈرتا رہوں۔"

② وکلمۃ العدل فی الغضب والرضاء

"کسی پر مہربان ہوں یا کسی کے خلاف غصہ میں ہوں، دونوں حالتوں میں انصاف ہی کی بات کہوں۔"

③ والقصد فی الفقر والغناء۔

"خواہ فقیری کی حالت میں ہوں، یا امیری کی حالت میں، بہرحال راستی و اعتدال پر قائم رہوں۔"

④ وان اصل من قطعنی۔

"اور یہ کہ جو مجھ سے کٹے ہیں اس سے جڑوں۔"

⑤ واعطی من حرمنی۔

"اور جو مجھے محروم کرے میں اسے دوں۔"

⑥ واعفو من ظلمنی۔

اور جو مجھ پر زیادتی کرے میں اسے معاف کروں۔

⑦ وان یکون صمتی فکرا۔

"اور یہ کہ میری خاموشی تفکر کی خاموشی ہو۔"

⑧ ونطقی ذکرا

اور میری گفتگو ذکر الٰہی کی گفتگو ہو۔

⑨ ونظری عبرۃ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہو۔

ان اوصاف مطلوبہ کا ذکر کرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ان آمر بالمعروف وانہی عن المنکر۔ یعنی مجھے حکم دیا گیا کہ میں نیکی کا حکم دوں اور بدی سے روکوں۔

معلوم ہوا کہ نیکی کو پھیلانے اور بدی کو ختم کرنے کے لئے جو امت وسط اٹھے' اس کے فرد فرد میں یہ اوصاف ہونے چاہیں۔ انہیں اوصاف کے ساتھ فریضہ ادا ہو سکتا ہے۔ یہ نہ ہوں تو ہم اپنے منصب کے مقتضیات کو پورا نہیں کرسکتے۔

(روداد جماعت اسلامی حصہ دوم ص ۳۴ تا ۳۵)

تخریج:

① عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ: خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ' وَکَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا' وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی' وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ' وَاُعْطِیَ مِنْ حَرَمَنِیْ' وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ' وَاَنْ یَکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَنُطْقِیْ ذِکْرًا' وَنَظْرِیْ عِبْرَةً' وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِیْلَ بِالْمَعْرُوْفِ۔

مآخذ:

① مشکوٰۃ المصابیح ص۴۵۸۔ فصل ثالث' کتاب الادب' باب البکاء والخوف بحوالہ رزین۔

بدی کے مقابلہ میں مومن صالح کا کردار:

(حضورؐ نے فرمایا) ((لا تکونوا امعة تقولون ان احسن الناس احسناو ان ظلمونا ظلمنا۔ ولکن وَطِّنُوْا انفسکم' ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساؤا افلا تظلموا))

تم اپنے طرز عمل کو لوگوں کے طرز عمل کا تابع بنا کر نہ رکھو۔ یہ کہنا غلط ہے کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھلائی کریں گے اور لوگ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ تم اپنے نفس کو ایک قاعدے کا پابند بناؤ۔ اگر لوگ نیکی کریں تو تم نیکی کرو اور اگر لوگ تم سے بدسلوکی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔

حضورؐ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے اور ان میں سے چار باتیں آپؐ نے یہ فرمائیں کہ میں خواہ کسی سے خوش ہوں یا ناراض ہر حالت میں انصاف کی بات کہوں' جو میرا حق مارے میں اس کا حق ادا کروں' جو مجھے محروم کرے میں اسے عطا کروں اور جو مجھ پر ظلم کرے میں اس کو معاف کر دوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حضورؐ نے فرمایا ((لا تخن من خانک))
"جو تجھ سے خیانت کرے تو اس سے خیانت نہ کر۔"

تشریح : ان احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مومن بدی کے مقابلے میں بدی نہیں بلکہ نیکی کرتے ہیں وہ شر کا مقابلہ شر سے نہیں بلکہ خیر ہی سے کرتے ہیں کوئی ان پر خواہ کتنا ہی ظلم کرے وہ جواب میں ظلم نہیں بلکہ انصاف ہی کرتے ہیں۔ کوئی ان کے خلاف کتنا ہی جھوٹ بولے' وہ جواب میں سچ ہی بولتے ہیں کوئی ان سے خواہ کتنی ہی خیانت کرے' وہ جواب میں دیانت ہی سے کام لیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ جو شخص تیرے ساتھ معاملہ کرنے میں خدا سے نہیں ڈرتا اس کو سزا دینے کی بہترین صورت یہ ہے کہ تو اس کے ساتھ خدا سے ڈرتے ہوئے معاملہ کر۔ (تفہیم القرآن ج ۲ ص ۴۵۶' ۴۵۷۔ الرعد حاشیہ ۴۰)

تخریج :

① حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ' ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ' عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ' عَنْ حُذَيْفَةَ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ: اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا' وَاِنْ ظَلَمُوْا' ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔
هذا حديث حسن غريب ۔ لا نعرفه الا من هذا الوجه۔

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ' وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ' قَالَا: ثنا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ' عَنْ شَرِيْكٍ' قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: وَقَيْسٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ' عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ اُتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

ماخذ :

① ❁ ترمذی:۲/۲۱ ابواب البر والصلة' باب ما جاء في الاحسان والعفو۔

② ❁ ابو داؤد ۳/۲۹۰۔ کتاب البیوع (الاجارة) باب في الرجل یا خذ حقه من تحت یده۔ ❁ ترمذی ۱/۲۳۹۔ ابواب البیوع۔ باب--- هذا حدیث حسن غریب۔ ❁ سنن دارمی ۲/۱۷۸۔ کتاب البیوع باب۵۷۔ في اداء الامانة واجتناب الخیانة۔ عن ابی هریرة۔ ❁ مسند احمد:۳/۴۱۴۔ ❁ السنن الکبرٰی للبیهقی ۱۰/۲۷۱۔ کتاب الدعوٰی والبینات باب اخذ الرجل حقه ممن یمنعه ایاه عن ابی هریرة۔ المعجم الکبیر (الطبرانی) ۱/۲۶۱۔ حدیث نمبر ۷۶۰۔ عن انس۔ ❁ مختصر بیهقی في الشعب الایمان ص۱۲۲ عن ابی هریرة۔ ❁ کنز العمال ۳/۶۳۔ عن ابی هریرة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داعیٔ حق کے اوصاف:

(حدیث نمبر۱) نبی ﷺ نے فرمایا: "میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ غضب اور رضا دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کہوں، جو مجھ سے کٹے میں اس سے جڑوں جو مجھے میرے حق سے محروم کرے میں اسے اس کا حق دوں، جو میرے ساتھ ظلم کرے میں اس کو معاف کر دوں"۔

(حدیث نمبر۲) ((بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا))
یعنی جہاں تم جاؤ وہاں تمہاری آمد لوگوں کے لئے مژدۂ جانفزا ہو نہ کہ باعث نفرت اور لوگوں کے لئے تم سہولت کے موجب بنو نہ کی تنگی و سختی کے۔

تشریح: داعیٔ حق کیلئے جو صفات سب سے زیادہ ضروری ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسے نرم خو، متحمل اور عالی ظرف ہونا چاہیے۔ اس کو اپنے ساتھیوں کیلئے شفیق، عامۃ الناس کے لئے رحیم اور اپنے مخالفوں کیلئے حلیم ہونا چاہیے۔ اس کو اپنے رفقاء کی کمزوریوں کو بھی برداشت کرنا چاہیے اور اپنے مخالفین کی سختیوں کو بھی۔ اسے شدید سے شدید اشتعال انگیز مواقع پر بھی اپنے مزاج کو ٹھنڈا رکھنا چاہیے۔ نہایت ناگوار باتوں کو بھی عالی ظرفی کے ساتھ ٹال دینا چاہیے۔ مخالفوں کی طرف سے کیسی ہی سخت کلامی، بہتان تراشی، ایذا رسانی اور شریرانہ مزاحمت کا اظہار ہو، اس کو درگزر ہی سے کام لینا چاہیے۔ سخت گیری، درشت خوئی، تلخ گفتاری اور انتقامانہ اشتعال طبع اس کام کیلئے زہر کا حکم رکھتا ہے اور اس سے کام بگڑتا ہے بنتا نہیں ہے۔ اس چیز کی تعریف اللہ نے نبی ﷺ کے حق میں فرمائی کہ فبما رحمة من اللّٰہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظا القلب لا نفظوا من حولک۔ (یعنی یہ اللہ کی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے نرم ہو ورنہ اگر تم درشت خو اور سنگدل ہوتے تو یہ سب لوگ تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے)۔ (تفہیم القرآن ج ۲ ص ۱۱۱۔ الاعراف حاشیہ ۱۵۰)

تخریج:

① عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ، خِشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ، وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی، وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ، وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ، وَاَنْ یَكُوْنَ صَمْتِیْ فِكْرًا، وَنُطْقِیْ ذِكْرًا، وَنَظَرِیْ عِبْرَةً، وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وقِیْلَ بِالْعُرْفِ

② حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: نا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ: بَشِّرُوْا، وَلَا تُنَفِّرُوْا، وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ✽ رزین بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص۴۵۸۔ باب البکاء والخوف۔

② ✽ مسلم ۸۲/۲۔ کتاب الجهاد والسير باب تامير الامام الامراء على البعوث ووصيته اياهم باداب الغزو وغيرہ۔ ✽ بخاری ۱۶/۱۔ کتاب العلم' باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخولهم بالموعظة والعلم كى لا ينفروا بخاری نے يَسِّرُوْا وَلاَ تُعَسِّرُوْا پہلے بیان کیا ہے۔ اور بَشِّرُوْا وَلاَ تُنَفِّرُوْا بعد میں۔ ✽ ابو داؤد:۲۶۰/۴۔ کتاب الادب' باب في كراهية المراء عن ابى موسٰى۔ ابوداؤد نے مسلم کے الفاظ کی ترتیب سے روایت نقل کی ہے۔ ✽ مسند احمد ۳۹۹/۴ پر یسروا عن ابی موسٰی اشعری۔ اور ص۴۱۲ پر بشروا ہے۔

✿ ✿ ✿

اسلامی معاشرہ اور تجسّس:

((يا معشر من امن بلسانه ولم يدخل الايمان قلبه لا تتبعوا عورات المسلمين' فانه من اتبع عوراتهم يتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه في بيته)) (ابو داؤد)

"اے لوگو جو زبان سے ایمان لے آئے ہو' مگر ابھی تمہارے دلوں میں ایمان نہیں اترا ہے' مسلمانوں کے پوشیدہ حالات کی کھوج نہ لگایا کرو' کیونکہ جو شخص مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنے کے درپے ہو گا اللہ اس کے عیوب کے درپے ہو جائے گا اور اللہ جس کے درپے ہو جائے اسے اس کے گھر میں رسوا کرکے چھوڑتا ہے۔"

((انک ان اتبعت عورات الناس افسدتهم او كدت ان تفسدهم)) (ابو داؤد)

"حضرت معاویہ کہتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: تم اگر لوگوں کے مخفی حالات معلوم کرنے کے درپے ہو گے تو ان کو بگاڑ دو گے یا کم از کم بگاڑ کے قریب پہنچا دو گے۔"

((اذا ظننتم فلا تحققوا)) (احکام القرآن للجصاص)

"ایک حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے: جب کسی شخص کے متعلق تمہیں کوئی برا گمان ہو جائے تو اس کی تحقیق نہ کرو۔"

((من رأى عورة فسترها كان كمن احيا موؤدة)) (الجصاص)

"ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: جس نے کسی کا کوئی مخفی عیب دیکھ لیا اور اس پر پردہ ڈال دیا تو یہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک زندہ گاڑی ہوئی بچی کو موت سے بچا لیا۔"

((انا الامير اذا ابتغى الريبة في الناس افسدهم (ابو داؤد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ: حکمران جب لوگوں کے اندر شبہات کے اسباب تلاش کرنے لگے تو وہ ان کو بگاڑ کر رکھ دیتا ہے۔"

تشریح: یعنی لوگوں کے راز نہ ٹٹولو۔ ایک دوسرے کے عیب نہ تلاش کرو۔ دوسروں کے حالات اور معاملات کی ٹوہ نہ لگاتے پھرو۔ یہ حرکت خواہ بدگمانی کی بنا پر کی جائے یا بدنیتی سے کسی کو نقصان پہنچانے کی خاطر کی جائے' یا محض اپنا استعجاب (Curiosity) دور کرنے کے لئے کی جائے' ہر حال میں شرعاً ممنوع ہے۔ ایک مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ دوسروں کے جن حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے ان کی کھوج کرید کرے اور پردے کے پیچھے جھانک کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ کس میں کیا عیب ہے اور کس کی کونسی کمزوریاں چھپی ہوئی ہیں' لوگوں کے نجی خطوط پڑھنا' دو آدمیوں کی باتیں کان لگا کر سننا' ہمسایوں کے گھر میں جھانکنا' اور مختلف طریقوں سے دوسروں کی خانگی زندگی یا ان کے ذاتی معاملات کی ٹٹول کرنا ایک بڑی بد اخلاقی ہے جس سے طرح طرح کے فساد رونما ہوتے ہیں۔

تجسس کی ممانعت کا یہ حکم صرف افراد ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ اسلامی حکومت کے لئے بھی ہے۔ شریعت نے نہی عن المنکر کا جو فریضہ حکومت کے سپرد کیا ہے اس کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ وہ جاسوسی کا ایک نظام قائم کرکے لوگوں کی چھپی ہوئی برائیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالے اور ان پر سزا دے' بلکہ اسے صرف ان برائیوں کے خلاف طاقت استعمال کرنی چاہیے جو ظاہر ہو جائیں۔ رہیں مخفی برائیاں تو ان کی اصلاح کا راستہ جاسوسی نہیں ہے بلکہ تعلیم' وعظ و تلقین' عوام کی اجتماعی تربیت اور ایک پاکیزہ معاشرتی ماحول پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ اس سلسلے میں حضرت عمرؓ کا یہ واقعہ بہت سبق آموز ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت آپ نے کسی شخص کی آواز سنی جو اپنے گھر میں گا رہا تھا۔ آپ کو شک گزرا اور دیوار پر چڑھ گئے۔ دیکھا کہ وہاں شراب بھی موجود ہے اور ایک عورت بھی۔ آپ نے پکار کر کہا "اے دشمن خدا' کیا تو نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا اور اللہ تیرا پردہ فاش نہ کرے گا؟" اس نے جواب دیا "امیرالمومنین جلدی نہ کیجئے۔ اگر میں نے ایک گناہ کیا ہے تو آپ نے تین گناہ کئے ہیں۔ اللہ نے تجسس سے منع کیا تھا اور آپ نے تجسس کیا۔ اللہ نے حکم دیا تھا کہ گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور آپ دیوار پر چڑھ کر آئے۔ اللہ نے حکم دیا تھا کہ اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں اجازت لئے بغیر نہ جاؤ اور آپ میری اجازت کے بغیر میرے گھر میں تشریف لائے"۔ یہ جواب سن کر حضرت عمرؓ اپنی غلطی مان گئے۔ اور اس کے خلاف انہوں نے کوئی کارروائی نہ کی' البتہ اس سے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ بھلائی کی راہ اختیار کرے گا۔ (مکارم الاخلاق لابی بکر محمد بن جعفر الخرائطی) اس سے معلوم ہوا کہ افراد ہی کے لئے نہیں خود اسلامی حکومت کے لئے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے راز ٹٹول ٹٹول کر ان کے گناہوں کا پتہ چلائے اور پھر انہیں پکڑے۔

اس حکم سے مستثنیٰ صرف وہ مخصوص حالات ہیں جن میں تجسس کی فی الحقیقت ضرورت ہو مثلاً کسی شخص یا گروہ کے رویے میں بگاڑ کی کچھ علامات نمایاں نظر آ رہی ہوں اور اسکے متعلق یہ اندیشہ پیدا ہو جائے کہ وہ کسی جرم کا ارتکاب کرنے والا ہے تو حکومت اسکے حالات کی تحقیق کر سکتی ہے' یا مثلاً کسی شخص کے ہاں کوئی شادی کا پیغام بھیجے' یا اسکے ساتھ کوئی کاروباری معاملہ کرنا چاہے تو وہ اپنے اطمینان کیلئے اسکے حالات کی تحقیق کر سکتا ہے۔ (تفہیم القرآن:۸۸/۵۔ الحجرات حاشیہ ۲۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج :

① حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، ثنا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، ثنا اَبُوبَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ جُرَیْحٍ، عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا مَعْشَرَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِهٖ، وَلَمْ یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ قَلْبَهٗ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِیْنَ، وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ یَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ یَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ یَفْضَحْهُ فِیْ بَیْتِهٖ۔

② حَدَّثَنَا عِیْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِیُّ وَابْنُ عَوْفٍ وَهٰذَا لَفْظُهٗ قَالَا: ثنا الْفِرْیَابِیُّ عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِیَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ اَوْ كِدْتَ اَنْ تُفْسِدَهُمْ

③ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِیْ بْنُ قَانِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَنَنْتُمْ فَلَا تَحَقَّقُوْا۔

④ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، ثنا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ نَشِیْطٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْیَا مَوْءُوْدَةً۔

⑤ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِیُّ، ثنا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ، ثنا ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَیْحِ بْنِ عُبَیْدٍ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ، وَكَثِیْرِ بْنِ مُرَّةَ، وَعَمْرِو ابْنِ الْاَسْوَدِ، وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْكَرِبَ، وَاَبِیْ اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْاَمِیْرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّیْبَةَ فِی النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ۔

مآخذ :

① ❁ ابو داؤد:۴/۲۷۰۔ کتاب الادب، باب فی الغیبة۔ ❁ مسند احمد:۴/۴۲۱، ۴۲۴۔ عن ابی برزہ اسلمی۔

② ❁ ابو داؤد:۴/۲۷۲۔ کتاب الادب باب فی النهی علی التجسس۔

③ ❁ احکام القرآن للجصاص ۲۸۹/۵۔ سورة الحجرات۔

④ ❁ ابو داؤد:۴/۲۷۳۔ کتاب الادب، باب فی الستر عن المسلم۔ ❁ احکام القرآن للجاص:۵/۲۸۹، الحجرات۔
❁ مسند احمد:۴/۱۴۷، ۱۵۸۔ عن عقبہ بن عامر۔ ❁ مسند احمد:۴/۱۵۸ پر مؤوودة کے بعد من قبرھا بھی ہے۔

⑤ ❁ ابو داؤد:۴/۲۷۲، کتاب الادب، باب فی النهی عن التجسس۔ ❁ مسند احمد ۶/۴۔ عن ابی امامة و مقداد بن اسود۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن معاشرت:

((رجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی و مسلم)) (مسلم)

"حضرت عیاض بن حمار کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا تین قسم کے آدمی جنتی ہیں: ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو ہر رشتہ دار اور ہر مسلمان کے لئے رحیم اور رقیق القلب ہو۔"

((تری المومنین فی تراحمھم و توادھم و تعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی له سائر الجسد بالسھر والحمی)) (بخاری، مسلم)

"حضرت نعمانؓ بن بشیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مومنوں کو آپس میں رحم اور محبت اور ہمدردی کے معاملے میں ایک جسم کی طرح پاؤ گے کہ اگر ایک عضو میں کوئی تکلیف ہو تو سارا جسم اس کی خاطر بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

((المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا)) (بخاری و مسلم)

"حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا: مومن دوسرے مومن کے لئے اس دیوار کی طرح ہے جس کا ہر حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔"

((المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه ومن کان فی حاجة اخیه کان اللّٰه فی حاجته ومن فرج عن مسلم کربة فرج اللّٰه عنه کربة من کربات یوم القیامة ومن ستر مسلما ستره اللّٰه یوم القیامة)) (بخاری ومسلم)

"حضرت عبداللہؓ بن عمر حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔ نہ اس کی مدد سے باز رہتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی کسی حاجت کو پورا کرنے میں لگا ہو گا اللہ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگ جائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو کسی مصیبت سے نکالے گا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت سے نکال دے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا اللہ قیامت کے روز اس کی عیب پوشی کرے گا۔" (تفہیم القرآن:٦/٣٤٤۔ البلد حاشیہ ١٤)

"حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا اور اس کی تذلیل نہیں کرتا، ایک آدمی کے لئے یہی شر بہت ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔" [1] (مسند احمد)

[1] اس ارشاد رسول ﷺ میں اگرچہ خبر دی گئی ہے کہ مسلمان مسلمان پر ظلم نہیں کرتا، لیکن دراصل اس سے یہ حکم نکلتا ہے کہ مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے۔ (تفہیم ج ۵ ص ۲۹۲ سورہ واقعہ حاشیہ ۳۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”حضرت سہل بن سعد ساعدی آپؐ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ ”گروہ اہل ایمان کے ساتھ ایک مومن کا تعلق ویسا ہی ہے جیسا سر کے ساتھ جسم کا تعلق ہوتا ہے۔ وہ اہل ایمان کی ہر تکلیف کو اس طرح محسوس کرتا ہے جس طرح سر جسم کے ہر حصے کا درد محسوس کرتا ہے۔“ (مسند احمد)

تشریح : ان احادیث ہی کی بدولت تمام مسلمانوں کی ایک عالمگیر برادری قائم ہوتی ہے۔ یہ انہی کی برکت ہے کہ کسی دین یا مسلک کے پیروؤں میں وہ اخوت نہیں پائی گئی ہے جو مسلمانوں کے درمیان پائی جاتی ہے۔ (تفہیم القرآن:۵/۸۳۔ الحجرات حاشیہ ۱۸)

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ ”میرا رب فرماتا ہے کہ میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف (صحیح الفطرت) پیدا کیا تھا، پھر شیاطین نے آکر ان کو ان کے دین (یعنی ان کے فطری دین) سے گمراہ کر دیا اور ان پر وہ چیزیں حرام کر دیں جو میں نے ان کے لئے حلال کی تھیں اور ان کو حکم دیا کہ میرے ساتھ ان کو شریک کریں جن کے شریک ہونے پر میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی“۔ (مسند احمد، مسلم نے بھی اسی سے ملتے جلتے الفاظ میں حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے)

تشریح : خدا نے انسان کو پیدائشی گناہ گار اور جبلی بدمعاش بنا کر نہیں بلکہ راست اور سیدھی فطرت پر پیدا کیا اور اس کی ساخت میں کوئی خلقی کجی نہیں رکھ دی کہ وہ سیدھی راہ اختیار کرنا بھی چاہے تو نہ کر سکے۔ یہی بات ہے جسے سورۂ روم میں بایں الفاظ بیان کیا گیا ہے کہ فطرت الله التی فطر الناس علیها ”قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے“۔ (آیت ۳۰) خدا نے انسان کو راہ راست پر پیدا کیا ہے جانور کے بچوں کو وہ صحیح سالم پیدا کرتا ہے مگر یہ مشرکین ہیں جو اپنے اوہام جاہلیت کی بنا پر ان کے کان کاٹتے ہیں، ورنہ خدا کسی جانور کو ماں کے پیٹ سے کٹے ہوئے کان لے کر پیدا نہیں کرتا۔ (تفہیم القرآن:۶/۳۵۱۔ الشمس حاشیہ ۴)

تخریج :

① حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانِ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ، وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ غَسَّانٍ وَابْنِ مُثَنّٰى قَالَا: نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ عِيَاضِ ابْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ: اَلَا اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ يَوْمِیْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا، حَلَالٌ، وَاِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوْا بِیْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا--- قَالَ: وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِیْ قُرْبٰى وَ مُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ وَ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

② حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ' قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ' يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ' وَتَوَادِّهِمْ' وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔

③ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ' قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ اَبُوْ بُرْدَةَ' عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسٰى' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا۔ ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ۔

④ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ' ثنا اللَّيْثُ' عَنْ عُقَيْلٍ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ' وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ' وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ' وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

⑤ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ' ثنا اَبِيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ' عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ' وَلَا يَكْذِبُهُ' وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ۔ التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

⑥ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِيْ اَبِيْ' ثنا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ' ثنا عَبْدُاللّٰهِ' نا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ' حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ' قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ' يَأْلَمُ الْمُؤْمِنُ لِاَهْلِ الْاِيْمَانِ كَمَا يَأْلَمُ الْجَسَدُ لِمَا فِي الرَّأْسِ۔

مآخذ:

① ❁ مسلم:۳۸۵/۲۔ کتاب الجنة و صفة نعیمها و اهلها۔ باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا اهل الجنة و اهل النار۔ ❁ مسند احمد:۱۶۱/۴۔ عن عیاض بن حمار المجاشعی۔

② ❁ بخاری:۸۸۹/۲۔ کتاب الادب' باب رحمة الناس بالبهائم۔ ❁ مسلم ۳۲۱/۲۔ کتاب البر والصلة' باب تراحم المومنین و تعاطفهم و تعاضدهم۔
مسلم نے اذا اشتکی منه عضو نقل کیا ہے اور مسلم نے نعمان بن بشیر سے مروی ایک روایت المومنون لرجل واحد اور ایک دوسری روایت المسلمون کرجل واحد کے الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔ ❁ مسند احمد:۲۶۸/۴ اور ۲۷۰ عن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعمان بن بشیر۔

③ ✿ بخاری:۸۹۰/۲۔ کتاب الادب' باب تعاون المومنین بعضهم بعضا نیز کتاب الصلاۃ۔ ۶۹/۱۔ باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ اور کتاب المظالم ۳۳۱/۱۔ باب نصر المظلوم۔ ✿ مسلم:۳۲۱/۲۔ کتاب البر والصلة' باب تراحم المومنین و تعاطفهم۔ ✿ ترمذی:۱۴/۲۔ ابواب البر والصلة' باب ما جاء فی شفقة المسلم علی المسلم۔ ✿ نسائی:۷۹/۵۔ کتاب الزکاۃ' باب اجر الخازن اذا تصدق باذن مولاہ۔ ✿ مسند احمد:۴/۴۰۴' ۴۰۵' ۴۰۶۔ عن ابی موسیٰ اشعری۔ ✿ تاریخ بغداد از خطیب بغدادی:۵/۲۔ عن ابی موسیٰ اشعری۔

④ ✿ بخاری ۳۳۰/۱۔ ابواب المظالم والقصاص باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه اور کتاب الاکراہ باب یمین الرجل لصاحبه انه اخوہ اذا خاف علیه القتل۔ ✿ مسلم:۳۱۹/۲۔ کتاب البر والصلة' باب تحریم الظلم۔ مسلم نے کربات کی جگہ کرب نقل کیا ہے۔ ✿ مختصر شعب الایمان ص ۲۲۵۔ عن سالم بن عبداللہ بن عمر۔ ابو داؤد:۲۷۳/۴۔ کتاب الادب باب المواخاۃ اور باب فی المعونة للمسلم ص۲۸۷ پر عن ابی ہریرۃ۔ ابو داؤد نے المسلم اخوالمسلم نقل نہیں کیا اس نے مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ' وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ' وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ قَالَ ابو داؤد: لَمْ یَذْکُرْ عُثْمَانُ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ۔

✿ ترمذی ۲۶۳/۱۔ کتاب الحدود' باب ما جاء فی الستر علی المسلم عن ابی ہریرۃ۔ ابو داؤد والی روایت نقل کی ہے اور ترمذی:۱۴/۲۔ ابواب البر باب ما جاء فی الستر علی المسلمین کے تحت بھی یہی روایت نقل کی ہے۔ ھذا حدیث حسن۔ ✿ مسند احمد:۹۱/۲۔ عن عبداللہ بن عمر۔ ✿ مسند احمد:۲۵۲/۲۔ عن ابی ہریرۃ:۱۰۴/۴۔ مسند میں حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی روایت کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَسَّعَ عَلٰی مَکْرُوْبٍ کُرْبَةً فِی الدُّنْیَا' وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ کُرْبَةً فِی الْاٰخِرَةِ' وَمَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ' وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْمَرْءِ مَا کَانَ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ۔

(مسند احمد:۲۷۴/۲۔ عن ابی ہریرۃ)

⑤ ✿ ترمذی:۱۴/۲۔ ابواب البر والصلة باب ما جاء فی شفقة المسلم علی المسلم۔ ھذا حدیث حسن غریب۔ ✿ ابو داؤد:۲۷۰/۴۔ کتاب الادب' باب فی الغیبة۔ عن ابی ہریرۃ۔ ابو داؤد نے کل المسلم علی المسلم حرام ماله و عرضه ودمه' حسب امرئ من الشران یحقر اخاہ المسلم نقل کیا ہے۔ ✿ مسند احمد:۲۷۷/۲۔ عن ابی ہریرۃ۔

⑥ ✿ مسند احمد:۳۴۰/۵۔

✿ ✿ ✿

((خَشْیَةُ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کھلے اور چھپے ہر کام میں اللہ کا خوف محسوس کرنا۔"

تشریح: نبی ﷺ نے مختلف مواقع پر اپنے ارشادات میں اس تعلق (تعلق باللہ) کی ایسی تشریح فرما دی ہے کہ اس کے مفہوم و مدعا میں کوئی ابہام باقی نہیں رہا ہے۔ حضورؐ کے بیانات کا تتبع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلق باللہ کے معنی ہیں۔

((خشية الله في السر والعلانية))

"کھلے اور چھپے ہر حال میں اللہ سے ڈرنا۔"

اور یہ کہ ان تكون بما في يدي الله اوثق بما في يديك. "اپنے ذرائع وسائل کی بہ نسبت تیرا بھروسہ اللہ کی قدرت پر زیادہ ہو" اور یہ کہ من التمس رضي الله بسخط الناس. "آدمی اللہ کو راضی کرنے کے لئے لوگوں کو ناراض کر لے" جس کے بالکل برعکس حالت یہ ہے کہ آدمی لوگوں کو راضی کرنے کے لئے اللہ کی ناراضی مول لے۔ من التمس رضى الناس بسخط الله. پھر جب یہ تعلق بڑھتے بڑھتے اس حد کو پہنچ جائے کہ آدمی کی محبت اور دشمنی اور اس کا دینا اور روکنا جو کچھ بھی ہو اللہ کے لئے اور اللہ کی خاطر ہو' اور نفسانی رغبت و نفرت کی لاگ اس کے ساتھ لگی نہ رہے۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے تعلق باللہ کی تکمیل کر لی۔

من احب لله وابغض لله واعطى الله ومنع لله فقد استكمل الايمان۔ ابو داؤد کتاب السنة باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه. "جس نے اللہ کے لئے دوستی کی' اور اللہ کے لئے دشمنی کی اور اللہ کے لئے دیا اور اللہ کے لئے روک رکھا۔ اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔

پھر یہ جو آپ ہر روز رات کو اپنی دعائے قنوت میں پڑھتے ہیں۔ اس کا لفظ لفظ اس تعلق کی نشان دہی کرتا ہے جو آپ کا اللہ کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اس کے الفاظ پر غور کیجئے اور دیکھتے جائیے کہ آپ ہر رات اپنے اللہ کے ساتھ اس قسم کا تعلق رکھنے کا اقرار کیا کرتے ہیں۔

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ' اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ نا يُوْنُسُ بْنُ حَلْبَسٍ' عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ' عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ' وَلَا اِضَاعَةَ الْمَالِ' وَلٰكِنِ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِيْ يَدِاللّٰهِ' وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ. هذا حديث غريب لا نعرفه الامن هذا الوجه' و ابو ادريس الخولانى' اسمه عائذالله' بن عبدالله و عمرو بن واقد منكر الحديث.

② حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ' نا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ' عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ' قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَائِشَةَ اَنْ اُكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ' وَلَا تُكْثِرِيْ عَلَيَّ' قَالَ: فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ' اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ الْتَمَسَ رِضَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ بِسَخَطِ النَّاسِ کَفَاہُ اللّٰہُ مُؤْنَۃَ النَّاسِ ' وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَی النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰہِ وَکَّلَہُ اللّٰہُ اِلَی النَّاسِ '
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ۔

مآخذ :

① ❁ ترمذی:۲/۵۹۔ ابواب الزھد' باب ما جاء فی الزھادۃ فی الدنیا۔ ❁ ابن ماجہ کتاب الزھد' باب الزھد فی الدنیا۔ قال ھشام: قال: ابو ادریس الخولانی: یقول: مثل ھذا الحدیث فی الاحادیث کمثل الابریز فی الذھب۔

② ❁ ترمذی:۲/۶۷۔ ابواب صفۃ القیامۃ' باب .... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰ' نا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ' عَنْ سُفْیَانَ' عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ' عَنْ اَبِیْہِ' عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا کَتَبَتْ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ' فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنَاہُ وَلَمْ یَرْفَعْ۔

❁ ❁ ❁

اللھم انا نستعینک ونستھدیک ونستغفرک ونومن بک ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیر کلہٗ۔ نشکرک ولا نکفرک ونخلع و نترک من یفجرک۔ اللھم ایاک نعبد' ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجوا رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک الجد بالکفار ملحق۔ ①

"خدایا' ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں' تجھ سے رہنمائی طلب کرتے ہیں' تجھ سے معافی چاہتے ہیں' تجھ پر ایمان لاتے ہیں' تیرے ہی اوپر بھروسہ رکھتے ہیں' اور ساری تعریفیں تیرے ہی لئے مخصوص کرتے ہیں۔ ہم تیرے شکر گزار ہیں' کفران نعمت کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم ہر اس شخص کو چھوڑ دیں گے' جو تیری نافرمانی کرے۔ خدایا ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں' تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور ہماری ساری دھوڑ دھوپ تیری طرف ہی ہے۔ ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' یقیناً تیرا سخت عذاب ان لوگوں کو پہنچنے والا ہے جو کافر ہیں"۔

پھر اسی تعلق باللہ کی تصویر اس دعا میں پائی جاتی ہے جو نبی ﷺ رات کو تہجد کے لئے اٹھتے وقت پڑھا کرتے تھے۔ اس میں آپؐ اللہ کو خطاب کرکے عرض کرتے ہیں۔

① یہ دعا وتروں کی نماز میں رسول اللہ ﷺ سے صحیح مرفوع روایت سے ثابت نہیں البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا عمل مروی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ بحوالہ حصن حصین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللھم لک اسلمت وبک آمنت۔ وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت۔

”خدایا میں تیرا ہی مطیع فرمان ہوا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرے ہی اوپر میں نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا اور تیری ہی وجہ سے میں لڑا‘ اور تیرے ہی حضور میں اپنا مقدمہ لایا۔ (روداد جماعت اسلامی حصہ ششم۔ اشاعت سوم ستمبر ۱۹۷۱ء ص ۴۲۵ تا ۴۲۷)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ‘ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ‘ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي مُسْلِمٍ‘ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ‘ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ‘ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ‘ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ‘ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ‘ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَآءُكَ حَقٌّ‘ وَقَوْلُكَ حَقٌّ‘ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ‘ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ‘ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ‘ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ‘ وَبِكَ اٰمَنْتُ‘ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ‘ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ‘ وَبِكَ خَاصَمْتُ‘ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ‘ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ‘ وَمَا اَسْرَرْتُ‘ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ. قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ عَبْدُالْكَرِيْمِ اَبُو اُمَيَّةَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

ماخذ :

① بخاری ج ۱ ص ۱۵۱۔ کتاب التہجد۔ باب التہجد باللیل وقولہ عزوجل من اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک۔ مزید برآں اس روایت کو بخاری نے کتاب التوحید اور کتاب الدعوات میں مسلم نے کتاب المسافرین میں اور ابو داؤد نے کتاب الصلاۃ میں‘ نسائی نے کتاب التطبیق میں‘ اور قیام اللیل میں‘ ابن ماجہ نے کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا میں سنن دارمی نے کتاب الصلاۃ اور مؤطا امام مالک نے قرآن کے عنوان کے تحت‘ اور بیھقی نے کتاب الصلاۃ میں اور مسند احمد نے ج ۱ ص ۹۵‘ ۱۰۲‘ ۱۱۹‘ ۲۹۸‘ ۳۰۲‘ ۳۰۸‘ ۳۵۸ وغیرہ پر الفاظ سے تقدیم و تاخیر کے ساتھ نقل کیا ہے۔

❀ ❀ ❀

امت مسلم پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ذمہ داری :

((والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھن عن المنکر ولتاخذن یدالمسی ولتطرنہ علی الحق اطراء والیضربن اللہ قلوب بعضکم علی بعض او لیلعنکم کما لعنھم))

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' یا تو تمہیں نیکی کا حکم دینا اور بدی سے روکنا اور بدکار کا ہاتھ پکڑنا اور اسے حق کی طرف بزور موڑنا ہو گا یا پھر اللہ کے قانون فطرت کا یہ نتیجہ ظاہر ہو کر رہے گا کہ بدکاروں کے دلوں کا اثر تمہارے دلوں پر بھی پڑ جائے اور ان کی طرح تم بھی ملعون ہو کر رہو۔"

تشریح : اپنے اعتقاد میں (Convictions) میں کسی جماعت کے صادق ہونے کا واحد معیار یہی ہے کہ وہ جس مسلک پر اعتقاد رکھتی ہو' اس کو حکمران بنانے کے لئے جان و مال سے جہاد کرے۔ اگر تم مسلک مخالف کی حکومت کو گوارا کرتے ہو تو یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ تم اپنے اعتقاد میں جھوٹے ہو اور اس کا فطری نتیجہ یہی ہے اور یہی ہو سکتا ہے کہ آخرکار اسلام کے مسلک پر تمہارا نام نہاد عقیدہ بھی باقی نہ رہے گا۔ ابتدا میں تم مسلک مخالف کی حکومت کو بکراہت گوارا کرو گے پھر رفتہ رفتہ تمہارے دل اس سے مانوس ہوتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ کراہت و رغبت سے بدل جائے گی اور آخر میں نوبت اس حد تک پہنچے گی کہ مسلک مخالف کی حکومت قائم ہونے اور قائم رہنے میں تم خود مددگار بنو گے' اپنی جان و مال سے جہاد اس لئے کرو گے کہ مسلک اسلام کے بجائے مسلک غیر اسلام قائم ہو یا قائم رہے۔ تمہاری اپنی طاقتیں مسلک اسلام کے قیام کی مزاحمت میں صرف ہونے لگیں گی اور یہاں پہنچ کر تم میں اور کافروں میں اسلام کے منافقانہ دعوے' ایک بدترین جھوٹ' ایک پرفریب نام کے سوا کوئی فرق نہ رہے گا۔ (مندرجہ بالا) حدیث میں نبی ﷺ نے اسی نتیجہ کو صاف صاف بیان فرما دیا ہے۔ (اسلامی نظام زندگی اور اس کے بنیادی تصورات ص ۳۱۵۔ ۳۱۶)

تخریج :

① حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْهَاشِمِيُّ' حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ يعنى ابْنُ جَعْفَرٍ' اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عُمَرَ' عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَشْهَلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ' اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْ عِنْدِهٖ' ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ۔ رووه عن ابى سعيد عن اسماعيل بن جعفر' وقال: اَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَوْمًا ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ۔

مآخذ :

① تفسير ابن كثير ۲۹۹/۲۔ سورة الانفال ☆ ترمذى:۴۰/۲۔ ابواب الفتن' باب ما جاء فى الامر بالمعروف والنهى عن المنكر۔

❀ ❀ ❀

ان الله لا يعذب العامة بعمل خاص حتى يرو المنكر بين ظهرانيهم وهم قادرون على ان ينكروه فلا ينكروه فاذا فعلوا ذلك عذب الله الخاصة والعامة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ خاص لوگوں کے عمل پر عام لوگوں کو عذاب نہیں دیتا۔ مگر جب وہ اپنے سامنے بدی کو دیکھیں اور اس کو روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اس کو نہ روکیں تو اللہ خاص اور عام سب کو مبتلائے عذاب کر دیتا ہے۔

تشریح: قوم کی اخلاقی اور دینی صحت کو برقرار رکھنے کا سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ اس کے ہر فرد میں غیرت ایمانی اور حاسہ اخلاقی موجود ہو، جس کو نبی ﷺ نے ایک جامع لفظ "حیا" سے تعبیر فرمایا ہے۔ حیا دراصل ایمان کا ایک جزو ہے۔ جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ ان الحیاء من الایمان۔ بلکہ ایک موقع پر جب حضورؐ سے عرض کیا گیا کہ حیا دین کا ایک جز ہے تو آپ نے فرمایا بل ھو الدین کلہ۔ یعنی وہ پورا ایمان ہے۔

حیا سے مراد یہ ہے کہ بدی اور معصیت سے نفس میں طبعی طور پر انقباض پیدا ہو اور دل اس سے نفرت کرے۔ جس شخص میں یہ صفت موجود ہو گی وہ نہ صرف قبائح سے اجتناب کرے گا بلکہ دوسروں میں بھی اس کو برداشت نہ کر سکے گا۔ وہ برائیوں کو دیکھنے کا روادار نہ ہو گا۔ ظلم اور معصیت سے مصالحت کرنا اسکے لئے ممکن نہ ہو گا۔ جب اس کے سامنے قبائح کا ارتکاب کیا جائے گا تو اس کی غیرت ایمانی جوش میں آ جائے گی اور وہ اس کو ہاتھ سے یا زبان سے مٹانے کی کوشش کرے گا۔ یا کم از کم اس کا دل اس خواہش سے بے چین ہو جائے گا کہ اس برائی کو مٹا دے۔

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان۔

"تم میں سے جو کوئی بدی کو دیکھے وہ اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دے اور اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو زبان سے اور اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو دل سے اور یہ ضعیف ترین ایمان ہے۔

جس قوم کے افراد میں عام طور پر یہ صفت موجود ہو گی اس کا دین محفوظ رہے گا اور اس کا اخلاقی معیار کبھی نہ گر سکے گا، کیونکہ اس کا ہر فرد دوسرے کے لئے محتسب اور نگران ہو گا اور عقیدہ و عمل کے فساد کو اس میں داخل ہونے کے لئے کوئی راہ نہ مل سکے گی۔ (تنقیحات ص۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا سَيْفٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ الْكِنْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَوْلًى لَّنَا اَنَّهُ سَمِعَ عَدِيًّا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوَا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّنْكِرُوْهُ، فَلَا يُنْكِرُوْهُ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ۔

② حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ، فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ الْحَارِثِيُّ، قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِيْ رَهْطٍ مِّنَّا وَفِيْنَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ، قَالَ: اَوْ قَالَ: اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ۔

④ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: نا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ وَهٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ، فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ۔ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا، فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

مآخذ:

① ❁ مسند احمد ۱۹۲/۴۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الامر بالمعروف ۔ ❁ تفسیر ابن کثیر ۲۹۹/۲۔ سورۃ الانفال۔

② ❁ بخاری ۸/۱۔ کتاب الایمان، باب الحیاء من الایمان۔ ❁ مسلم ۴۷/۱۔ کتاب الادب، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان وافضلها وادناها وفضیلة الحیاء وکونه من الایمان۔ ❁ ابو داؤد:۲۱۹/۴۔ کتاب السنة، باب فی ردالارجاء۔ (والحیاء شعبة من الایمان) ❁ ترمذی:۲۱/۲۔ ابواب البر، باب ما جاء فی الحیاء۔ عن ابی هریرة۔ ❁ ترمذی:۸۹/۲۔ ابواب الایمان، باب ما جاء الحیاء من الایمان۔ (حسن صحیح) ❁ نسائی:۱۱۰/۸۔ کتاب الایمان، باب شعب الایمان عن ابی هریرة۔ ❁ ابن ماجه المقدمه باب۹ فی الایمان۔ عن سالم بن عبداللّٰہ عن ابیه و ابوهریرة۔ ابن ماجه کتاب الزهد، باب الحیاء۔ (الحیاء من الایمان) عن ابی بکرة۔ ❁ موطا امام مالک:۲۱۲/۲۔ کتاب الجامع حسن الخلق باب ما جاء فی الحیاء۔ ❁ مسند احمد:۵۶/۲، ۱۴۷، ۳۹۲، ۴۱۴، ۴۴۲، ۵۰۱، ۵۳۳۔ ۲۶۹/۵

③ ❁ مسلم ۴۸/۱۔ کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان وافضلها و ادناها وفضیلة الحیاء و کونه من الایمان۔ ❁ مسند احمد ۴۲۶/۴، ۴۲۷، ۴۳۶، ۴۴۰، ۴۴۲، ۴۴۵، ۴۴۶

④ ❁ مسلم ۵۱/۱۔ کتاب الایمان، باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان۔ ❁ ترمذی ۴۰/۲۔ ابواب الفتن، باب ما جاء فی تغییر المنکر بالید او باللسان او بالقلب۔ هذا حدیث حسن صحیح۔ ❁ نسائی:۱۱۱/۸، ۱۱۲۔ کتاب الایمان وشرائعه باب ذکر شعب الایمان۔ ❁ مسند احمد:۲۰/۳، ۴۹۔ ۵۳۔ عن ابی سعید خدری۔ ❁ ابن ماجه کتاب الفتن باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر۔ ❁ ابو داؤد نے کتاب الصلاۃ اور کتاب الملاحم میں ابن ماجہ نے کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا اور کتاب الفتن باب ۲۰ میں اور مسند احمد:۱۰/۳۔ ۵۲ پر مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ يُغَيِّرَهُ فَلْيُغَيِّرْهُ منقول ہے۔

❁ ❁ ❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بنی اسرائیل میں جب بدکاری پھیلنی شروع ہوئی تو حال یہ تھا کہ ایک شخص اپنے بھائی یا دوست یا ہمسایہ کو برا کام کرتے دیکھتا تو اس کو منع کرتا اور کہتا کہ اے شخص خدا کا خوف کر۔ مگر اس کے بعد وہ اسی شخص کے ساتھ گھل مل کر بیٹھتا اور بدی کا مشاہدہ اس کو اس بدکار شخص کے ساتھ میل جول اور کھانے پینے میں شرکت کرنے سے نہ روکتا۔ جب انکا یہ حال ہو گیا تو ان کے دلوں پر ایک دوسرے کا اثر پڑ گیا اور اللہ نے سب کو ایک رنگ میں رنگ دیا اور ان کے نبی داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی"۔

راوی کہتا ہے کہ جب حضور سلسلۂ تقریر میں اس مقام پر پہنچے تو جوش میں آ کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا۔

"قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم پر لازم ہے کہ نیکی کا حکم کرو اور بدی سے روکو اور جس کو برا فعل کرتے دیکھو اس کا ہاتھ پکڑ لو اور اسے راہ راست کی طرف موڑ دو اور اس معاملہ میں ہرگز رواداری نہ برتو ورنہ اللہ تمہارے دلوں پر بھی ایک دوسرے کا اثر ڈال دے گا اور تم پر بھی اسی طرح لعنت کرے گا جس طرح بنی اسرائیل پر کی۔

تشریح : اعتقاد اور عمل کے فساد کا حال وبائی امراض کا سا ہے۔ ایک وبائی مرض ابتدا میں چند کمزور افراد پر حملہ کرتا ہے۔ اگر آب و ہوا اچھی ہو، حفظان صحت کی تدابیر درست ہوں۔ نجاستوں اور کثافتوں کو دور کرنے کا کافی انتظام ہو اور مرض سے متاثر ہونے والے مریضوں کا بروقت علاج کر دیا جائے تو مرض وبائے عام کی صورت اختیار کرنے نہیں پاتا اور عام لوگ اس سے محفوظ رہتے ہیں۔ لیکن اگر طبیب غافل ہو، حفظان صحت کا محکمہ بے پروا ہو، صفائی کے منتظم نجاستوں اور کثافتوں کے روادار ہو جائیں، تو رفتہ رفتہ مرض کے جراثیم فضا میں پھیلنے لگتے ہیں اور آب و ہوا میں سرایت کر کے اس کو اتنا خراب کر دیتے ہیں کہ وہ صحت کے بجائے مرض کے لئے سازگار ہو جاتی ہے۔ آخرکار جب بستی کے عام افراد کو ہوا، پانی، غذا، لباس، مکان غرض کوئی چیز بھی گندگی اور سمیت سے پاک نہیں ملتی، تو ان کی قوت حیات جواب دینے لگتی ہے اور ساری کی ساری آبادی وبائے عام میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ پھر قوی سے قوی افراد کے لئے بھی اپنے آپ کو مرض سے بچانا مشکل ہو جاتا ہے۔ خود طبیب اور صفائی کے منتظم اور صحت عامہ کے محافظ تک بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور وہ لوگ بھی ہلاکت سے محفوظ نہیں رہتے، جو اپنی حد تک حفظان صحت کی جملہ تدبیریں اختیار کرتے اور دوائیں استعمال کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ ہوا کی سمیت، پانی کی گندگی، وسائل غذا کی خرابی اور زمین کی کثافت کا ان کے پاس کیا علاج ہو سکتا ہے۔

اسی پر اخلاق و اعمال کے فساد کا اور اعتقاد کی گمراہیوں کو بھی قیاس کر لیجئے۔ علماء قوم کے طبیب ہیں۔ حکام اور اہل دولت، صفائی اور حفظان صحت کے ذمہ دار ہیں قوم کی غیرت ایمانی اور جماعت کا حاسۂ اخلاقی بمنزلۂ قوت حیات (Vitality) ہے۔ اجتماعی ماحول کی حیثیت وہی ہے جو ہوا، پانی، غذا، اور لباس و مکان کی ہے۔ اور حیات قومی میں دین و اخلاق کے اعتبار سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا وہی مقام ہے جو صحت جسمانی کے اعتبار سے صفائی اور حفظان صحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تدابیر کا ہے۔ جب علماء اور اولوا الامر اپنے اصلی فرض یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیتے ہیں اور شر و فساد کے ساتھ رواداری برتنے لگتے ہیں تو گمراہی اور بد اخلاقی قوم کے افراد میں پھیلنی شروع ہو جاتی ہے اور قوم کی غیرت ایمانی ضعیف ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ سارا اجتماعی ماحول فاسد ہو جاتا ہے' قومی زندگی کی فضا خیر و صلاح کے لئے نا مساعد اور شر و فساد کے لئے سازگار ہو جاتی ہے لوگ نیکی سے بھاگتے ہیں اور بدی سے نفرت کرنے کے بجائے اس کی طرف کھنچے لگتے ہیں۔ اخلاقی قدریں الٹ جاتی ہیں' عیب ہنر بن جاتے ہیں اور ہنر عیب۔ اس وقت گمراہیاں اور بد اخلاقیاں خوب پھلتی پھولتی ہیں۔ اور بھلائی کا کوئی بیج برگ و بار لانے کے قابل نہیں رہتا۔ زمین' ہوا اور پانی سب اس کو پرورش کرنے سے انکار کر دیتے ہیں کیونکہ ان کی ساری قوتیں اشجار خبیثہ کو نشوونما دینے کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔ جب کسی قوم کا یہ حال ہو جاتا ہے تو پھر وہ عذاب الٰہی کی مستحق ہو جاتی ہے اور اس پر ایسی عام تباہی نازل ہوتی ہے جس سے کوئی نہیں بچتا۔ خواہ وہ خانقاہوں میں بیٹھا ہوا رات دن عبادت کر رہا ہو۔ (تنقیحات ص ۲۰۶ تا ۲۰۹)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ النُّفَيْلِيُّ' ثنا يُوْنُسُ بْنُ رَاشِدٍ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ' عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ' عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوَّلَ مَادَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ' كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ: يَا هٰذَا اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ' فَاِنَّهٗ لا يَحِلُّ لَكَ' ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ' فَلاَ يَمْنَعُهٗ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهٗ' وَشَرِيْبَهٗ' وَقَعِيْدَهٗ' فَلَمَّا فَعَلُوا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ قَالَ: "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاسِقُوْنَ ثُمَّ قَالَ: كَلاَّ' وَاللّٰهِ' لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ' وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ' وَلَتَاْطِرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا' وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا۔

ایک دوسری روایت میں:

اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ' ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ۔

② حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ' انا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ' انا شَرِيْكٌ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ' عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ' عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ' فَنَهَتْهُمْ عُلَمَآءُ هُمْ' فَلَمْ يَنْتَهُوْا' فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ' وَوَاكَلُوْهُمْ' وَشَارَبُوْهُمْ' فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ' وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاؤدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا' فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا۔ هذا حديث حسن غريب۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ✿ ابو داؤد:۱۲۱/۴، ۱۲۲۔ کتاب الملاحم باب الأمرو النھی۔

② ✿ ترمذی:۱۳۵/۲۔ ابواب تفسیر القرآن، سورة المائدة ترمذی کی ایک روایت میں إِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيْهِمْ يَرَى أَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَارَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُوْنَ أَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَخَلِيْطَهُ۔

مسند احمد ۳۹۱/۱۔ عن عبد اللہ بن مسعود۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیاسیات

اصلاح دنیا کے لئے سیاسی طاقت کی ضرورت:

((ان اللّٰہ لیزع بالسلطان مالا یزع بالقرآن))

"اللہ حکومت کی طاقت سے ان چیزوں کا سد باب کر دیتا ہے جن کا سد باب قرآن سے نہیں کرتا۔"

تشریح: انبیاء کرام اس مقصد کے لئے مبعوث کئے گئے کہ خدا کی حاکمیت کا نظام قائم کریں۔ اس لئے دیکھئے کہ ہجرت سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دعا منگوائی جاتی ہے: ﴿ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴾ (بنی اسرائیل :۸۰) اور دعا کر کہ "پروردگار مجھ کو بھی جہاں بھی تو لے جا' سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے ایک اقتدار کو میرا مددگار بنا دے۔"

یعنی یا تو مجھے خود اقتدار عطا کر یا کسی حکومت کو میرا مددگار بنا دے تاکہ میں اس کی طاقت سے دنیا کے اس بگاڑ کو درست کر سکوں' فواحش اور معاصی کے اس سیلاب کو روک سکوں اور تیرے قانون عدل کو جاری کر سکوں۔ یہی تفسیر ہے اس آیت کی جو حسن بصری اور قتادہ رحمہما اللہ نے کی ہے اور اس کو ابن جریر اور ابن کثیر رحمہما اللہ جیسے جلیل القدر مفسرین نے اختیار کیا ہے اور اسی کی تائید یہ حدیث کرتی ہے کہ ان اللّٰہ لیزع بالسلطان مالا یزع بالقراٰن۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام دنیا میں جو اصلاح چاہتا ہے' وہ صرف وعظ و تذکیر سے نہیں ہو سکتی بلکہ اس کو عمل میں لانے کے لئے سیاسی طاقت درکار ہے۔ پھر جب کہ یہ دعا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو خود سکھائی ہے تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا۔ اقامت دین اور نفاذ شریعت اور اجرائے حدود اللہ کے لئے حکومت چاہنا اور اس کے حصول کی کوشش کرنا نہ صرف جائز بلکہ مطلوب و مندوب ہے اور وہ لوگ غلطی پر ہیں جو اسے دنیا پرستی یا دنیا طلبی سے تعبیر کرتے ہیں۔ دنیا پرستی اگر ہے تو یہ کہ کوئی شخص اپنے لئے حکومت کا طالب ہو۔ رہا خدا کے دین کے لئے حکومت کا طالب ہونا تو یہ دنیا پرستی نہیں بلکہ خدا پرستی ہی کا عین تقاضا ہے۔

(اسلامی ریاست ص۵۶' ۵۷' ۱۶۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی ریاست کا مقصد وجود:

ایک اسلامی ریاست کے قیام کا اصل مقصد اُس اصلاحی پروگرام کو مملکت کے تمام ذرائع سے عمل میں لانا ہے جو اسلام نے انسانیت کی بہتری کے لئے پیش کیا ہے۔ محض امن کا قیام، محض قومی سرحدوں کی حفاظت، محض عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنا اس کا آخری اور انتہائی مقصد نہیں ہے۔ اس کی امتیازی خصوصیت جو اسے غیر مسلم ریاستوں سے ممتاز کرتی ہے یہ ہے کہ وہ ان بھلائیوں کو فروغ دینے کی کوشش کرے جن سے اسلام انسانیت کو آراستہ کرنا چاہتا ہے اور اُن برائیوں کو مٹانے اور دبانے میں اپنی ساری طاقت خرچ کر دے جن سے اسلام انسانیت کو پاک کرنا چاہتا ہے۔ (اسلامی ریاست ص ۳۲۵)

تخریج:

① اَخْبَرَنَا اَبُوبَکْرٍ البرقانی، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَیْنِ الْھَمَذانی اَبُو حَامِدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْکَرِیْمِ، حَدَّثَنَا جَدِّی مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الْھَیْثَمُ بْنُ عَدِیٍّ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ: لَمَا یَزَعُ اللّٰہُ بِالسُّلْطَانِ اَعْظَمُ مِمَّا یَزَعُ بِالْقُرْاٰنِ
(تاریخ بغداد خطیب بغدادی: ۱۰۸/۴)

علامہ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر: ۵۹/۳ پر سورہ بنی اسرائیل کی آیت وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَصِیْرًا کی تفسیر کے ضمن میں وفی الحدیث کہہ کر مذکورہ عبارت نقل کی ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ لَیَزَعُ بِالسُّلْطَانِ مَالاَ یَزَعُ بِالقرآن۔

ماخذ:

❁ ابن کثیر ۵۹/۳۔ سورہ بنی اسرائیل اور البدایہ والنہایہ: ۱۰/۲۔ ❁ تفسیر فتح القدیر للشوکانی: ۲۵۶/۳۔ سورہ بنی اسرائیل۔ جامع الاصول: ۸۴/۴۔ ❁ کنز العمال: ۷۵۱/۵۔ باب فی الامارۃ و توابعھا حدیث نمبر ۱۴۲۸۴ (خط) اسی صفحہ پر مندرجہ ذیل عبارت بھی منقول ہے۔

❁ ❁ ❁

وَاللّٰہِ مَا یَزَعُ اللّٰہُ بِسُلْطَانٍ اَعْظَمُ مِمَّا یَزَعُ بِالْقُرْاٰنِ۔	اللہ حکومت کے ذریعہ جن چیزوں کا سدباب کرتا ہے وہ بہت عظیم ہے اس سدباب سے جو قرآن کے ذریعہ کرتا ہے۔

اس ریاست میں حکمران اور اس کی حکومت کا اولین فریضہ یہ قرار دیا گیا تھا کہ وہ اسلامی نظام زندگی کو کسی رد و بدل کے بغیر جوں کا توں قائم کرے اور اسلام کے معیار اخلاق کے مطابق بھلائیوں کو فروغ دے اور برائیوں کو مٹائے--- آپ کی قائم کردہ ریاست کا اصل کام ہی یہ تھا کہ دین کے پورے نظام کو قائم کرے اور اس کے اندر کوئی ایسی آمیزش نہ ہونے دے جو مسلم معاشرے میں دو رنگی پیدا کرنے والی ہو۔ اس آخری نکتے کے بارے میں نبی ﷺ نے اپنے اصحاب اور جانشینوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سختی سے متنبہ فرمادیا کہ

((من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھورد)) ①

"جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات نکالے۔ جو اس کی جنس سے نہ ہو اس کی بات مردود ہے۔"

((ایاکم و محدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ)) ②

"خبردار، نرالی باتوں سے بچنا کیونکہ ہر نرالی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی۔"

((من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام)) ③

"جس نے کسی بدعت نکالنے والے کی توقیر کی۔ اس نے اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دی"۔

اس سلسلے میں آپؐ کا یہ ارشاد بھی ہمیں ملتا ہے کہ تین آدمی خدا کو سب سے زیادہ ناپسند ہیں اور ان میں ایک وہ شخص ہے جو ((مبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ)) "اسلام میں جاہلیت کا کوئی طریقہ چلانا چاہے۔"

تخریج:

① حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.

② حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَ حَجَرُ بْنُ حَجَرٍ، قَالَا: اَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيْهِ وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْنَا، وَقُلْنَا: اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَعَائِدِيْنَ وَمُقْتَبِسِيْنَ، فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ

عبدالرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر کا بیان ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم دونوں عرباض بن ساریہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ ان اصحاب میں سے تھے جن کے بارے میں ولا علی الذین اذا ما اتوک (الایۃ) نازل ہوئی تھی۔ ہم نے انہیں سلام عرض کیا اور کہا ہم آپ کی ملاقات، عیادت اور استفادہ کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ (علم دین سیکھنے کے لئے) (ان کی آمد کا مدعا سن کر) عرباض نے بیان کیا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر ہماری جانب روئے انور پھیر کر متوجہ ہوئے اور بڑی بلیغ (دل کی گہرائیوں میں اتر جانے والی) نصیحت فرمائی جس کی وجہ سے آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور

① مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔
② ایضًا
③ ایضًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ قَآئِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا؟ فَقَالَ: اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ الرَّاشِدِيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا، وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

دل دھل گئے (خوف زدہ ہو گئے) (اسی اثنا میں) ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو ایسی نصیحت ہے جیسے الوداع کہنے والا اپنے ساتھیوں کو کرتا ہے تو آپؐ ہمیں کیا نصیحت فرماتے ہیں؟ فرمایا۔ میں تم کو تقویٰ اللہ اور سمع و طاعت کی وصیت کرتا ہوں۔ (اللہ سے ہر حال میں ڈرنے اپنے مسلمانوں کے حاکموں کی تابعداری کرنے اور ان کے احکام کو بدل و جان تسلیم کرنے کی وصیت کرتا ہوں)۔ وہ حاکم و فرمانروا خواہ ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ ضرور بہت سے اختلاف کا ملاحظہ کرے گا۔ تو ایسے موقع پر تمہیں میرے طریقہ اور ہدایت و رشد یافتہ خلفاء کے طریقہ کو مضبوطی سے پکڑ لینا' بلکہ دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا اور نئے طریقوں کو اختیار کرنے سے بچنا کیونکہ ہر نیا طریقہ بدعت ہے اور ہر بدعت سراسر گمراہی ہے۔

③ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا۔

④ قَالَ: وَنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، نا ابو هَمَّامٍ، ناحَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ الطَّائِفِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔

⑤ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ کے نزدیک مبغوض ترین آدمی تین ہیں۔ (ایک) حرام میں ظلم کرنے والا (دوسرا) اسلام میں جاہلیت کا کوئی طریقہ چلانے والا (تیسرا) کسی شخص کو ناحق قتل کرنے کا شدید تقاضا کرنے والا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

① ● بخاری:۳۷۱/۱۔ کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فهو مردود۔ ● مسلم ۷۷/۲۔ کتاب الاقضیة، باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الامور۔ عن عائشة۔ ● ابو داؤد:۲۰۰/۴۔ کتاب السنة باب فی لزوم السنة۔ ● ابن ماجه المقدمه، باب ۲ تعظیم حدیث رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم۔ عن عائشة۔ ● مشکوٰة باب الاعتصام بالکتاب والسنة۔ ● مسند احمد ۲۷۰/۶۔ عن عائشة۔ ● السنن الکبرٰی بیهقی ۱۱۹/۱۰۔ کتاب آداب القاضی باب من اجتهد ثم رأی ان اجتهاده خالف نصا او اجماعا اوما فی معناه رده علی نفسه وعلی غیره۔ اور ۲۵۱/۱۰۔ کتاب الشهادات۔ ● دارقطنی:۲۲۵/۴۔ کتاب الاحکام۔ حدیث نمبر ۷۸۔ کنز العمال ۲۱۹/۱۔ حدیث نمبر ۱۱۰۱۔ عن عائشة۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

● مسلم:۷۷/۲۔ کتاب الاقضیة، باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الامور۔ ● دارقطنی:۲۲۷/۴۔ کتاب الاحکام۔ حدیث نمبر۸۱۔ ● ابو داؤد:۲۰۰/۴۔ کتاب السنة باب فی لزوم السنة میں قَالَ ابْنُ عِيْسٰى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَنَعَ اَمْرًا عَلٰى غَيْرِ اَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

② ● ابو داؤد:۲۰۱/۴۔ کتاب السنة باب فی لزوم السنة۔ ● ترمذی:۹۶/۲۔ ابواب العلم باب الاخذ بالسنة واجتناب البدعة۔ ● نسائی ۱۸۸/۳-۱۸۹۔ کتاب الجمعة باب کیف الخطبة۔ عن جابر بن عبداللّٰه۔ *ابن ماجہ نے عبداللہ بن مسعود نے مندرجہ ذیل الفاظ نقل کئے ہیں۔*

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ، الْكَلَامُ وَالْهَدْىُ، فَاَحْسَنُ الْكَلَامِ، كَلَامُ اللّٰهِ، وَاَحْسَنُ الْهَدْىِ، هَدْىُ مُحَمَّدٍ اَلاَ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا۔

● دارمی مقدمه ص۶۱ باب ۲۳ فی کراهیة اخذ الرای۔ عن جابر بن عبداللّٰه۔ *اس نے* اِنَّ اَفْضَلَ الْهَدْىِ، هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا *الخ نقل کیا ہے۔ اور نسائی نے* اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا *الخ روایت کیا ہے۔*

● مسند احمد:۱۲۶/۴، ۱۲۷ عرباض بن ساریه۔ ● المستدرک:۹۶/۱، ۹۷۔ کتاب العلم علیکم بسنتی وسنة خلفاء الراشدین۔ عرباض بن ساریه۔ ● احکام القرآن للجصاص:۶۳/۳۔

③ ● بخاری:۱۰۸۰/۲، ۱۰۸۱۔ کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم۔ ● مسلم ۲۸۵/۱۔ کتاب الجمعة۔

مسلم میں ہے:

وَيَقُوْلُ: اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد:۳/۳۷۱۔ جابر بن عبداللہ۔ مسلم والی روایت ہے۔

④ ✿ شعب الایمان للبیھقی:۷/۶۱۔ ✿ مشکوٰۃ کتاب الایمان۔ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ✿ قرطبی۔:۷/۱۳۔ ✿ اتحاف النبلاء۔:۶/۱۹۶۔ ✿ تھذیب تاریخ دمشق لابن عساکر:۴/۲۸۳ اور:۷/۲۷۶۔ ✿ کنز العمال:۱/۱۲۹۔ بحوالہ طبرانی حدیث نمبر ۱۱۰۲۔ ✿ حلیہ ابونعیم۔:۵/۲۱۸۔ ✿ تذکرۃ الحفاظ ذھبی ص۱۲۔ ✿ الکامل فی الضعفاء لابن عدی۔:۲/۳۶۷

⑤ ✿ بخاری:۲/۱۰۱۶۔ کتاب الدیات' باب من طلب دم امری بغیر حق۔ ✿ السنن الکبریٰ ۸/۲۷۔ کتاب الجنایات' باب ایجاب القصاص علی القاتل دون غیرہ۔ ✿ مشکوٰۃ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔ ✿ طبرانی۔ حدیث نمبر ۳۷۴۸۰۔ ✿ تلخیص الحبیر:۴/۲۲۔ ✿ فتح الباری ۱۲/۲۱۰۔ ✿ کنز العمال حدیث نمبر ۴۳۸۳۳۔

✿ ✿ ✿

انسان پر انسان کی خدائی:

((قال اللّٰہ تعالٰی انی خلقت عبادی حنفاء فجاء تھم الشیاطین فاجتالتھم من دینھم وحرمت علیھم ما احللت لھم)) (حدیث قدسی)

"اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو صحیح فطرت پر پیدا کیا پھر شیطانوں نے ان کو آن گھیرا' انہیں فطرت کی راہ راست سے بھٹکا لے گئے اور جو کچھ میں نے ان کے لئے حلال کیا تھا ان شیطانوں نے ان کو اس سے محروم کر کے رکھ دیا۔

تشریح : انسان پر انسان کی خدائی قائم رہنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ وہی جو ایک کم ظرف آدمی کو پولیس کمشنر بنا دینے یا ایک جاہل کو وزیراعظم بنا دینے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اول تو خدائی کا نشہ ہی کچھ ایسا ہے کہ آدمی اس شراب کو پی کر کبھی اپنے قابو میں رہ نہیں سکتا اور بالفرض اگر وہ قابو رہ بھی جائے تو خدائی کے فرائض انجام دینے کے لئے جس علم کی ضرورت ہے اور جس بے لوثی و بے غرضی اور بے نیازی کی حاجت ہے وہ انسان کہاں سے لائے گا؟ یہی وجہ ہے کہ جہاں جہاں انسانوں پر انسانوں کی الٰہیت و ربوبیت قائم ہوئی وہاں ظلم' طغیان' ناجائز انتفاع' بے اعتدالی اور ناہمواری نے کسی نہ کسی صورت سے راہ پا ہی لی۔ انسانی روح اپنی فطری آزادی سے محروم ہو کر ہی رہی انسان کے دل و دماغ پر' اس کی پیدائشی قوتوں اور صلاحیتوں پر ایسی بندشیں عائد ہو کر ہی رہیں' جنہوں نے انسانی شخصیت کے نشوو ارتقا کو روک دیا۔ کس قدر سچ فرمایا اس صادق و مصدوق علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام نے: "اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو صحیح فطرت پر پیدا کیا تھا۔ پھر شیطانوں نے ان کو آن گھیرا۔ انہیں فطرت کی راہ راست سے بھٹکا لے گئے اور جو کچھ میں نے ان کے لئے حلال کیا تھا۔ ان شیطانوں نے ان کو اس سے محروم کر کے رکھ دیا"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی وہ چیز ہے جو انسان کے سارے مصائب' اسکی ساری تباہیوں' اس کی تمام محرومیوں کی اصل جڑ ہے۔ یہی اس کی ترقی میں اصل رکاوٹ ہے' یہی وہ روگ ہے جو اس کے اخلاق اور اس کی روحانیت کو اس کی علمی و فکری قوتوں کو' اس کے تمدن اور اس کی معاشرت کو' اس کی سیاست اور اس کی معیشت کو' اور قصہ مختصر اس کی انسانیت کو تپ دق کی طرح کھا گیا ہے۔ قدیم ترین زمانہ سے کھا رہا ہے اور آج تک کھائے چلا جاتا ہے۔ اس روگ کا علاج بجز اس کے کچھ ہی ہے نہیں کہ انسان سارے ارباب اور تمام الھوں کا انکار کر کے صرف اللہ کو اپنا الٰہ اور صرف رب العالمین کو اپنا رب قرار دے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ اس کی نجات کے لئے نہیں ہے' کیونکہ ملحد اور دہریہ بن کر بھی تو وہ الھوں اور ارباب سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ (اسلامی ریاست ص ۱۲۲ تا ۱۲۳)

تخریج:

① حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانِ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ غَسَّانٍ وَابْنِ مُثَنّٰى قَالَا: نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ' حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ' عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ' عَنْ عِيَاضِ ابْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ: اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا' كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ' وَ اِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا۔

مآخذ:

① ❁ مسلم:۲/۳۸۵۔ کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا باب الصفات التی یعرف بھا فی الدنیا و اھل الجنۃ و اھل النار۔ ❁ مسند احمد:۴/۱۶۲۔ عن عیاض بن حمار۔ مسند احمد نے فاجتالتھم کی جگہ فاضلتھم نقل کیا ہے۔ ❁ ابن کثیر:۲/۳۵۔ سورۃ المائدۃ زیر آیت یاھل الکتاب قد جاء کم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جاء نا من بشیر ولا نذیر فقد جاء کم بشیر و نذیر واللّٰہ علی کل شی قدیر۔ ❁ ابن کثیر نے اس صفحہ پر فاضلتھم والی روایت نقل کی ہے۔ ❁ ابن کثیر:۳/۴۳۳۔ سورۃ الروم زیر آیت فطرۃ اللّٰہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللّٰہ ذلک الدین القیم۔ اس مقام پر بھی فاضلتھم والی روایت ہی نقل کی ہے۔ ❁ فتح القدیر للشوکانی:۴/۲۲۶۔ عن عیاض بن حمار سورۃ الروم زیر آیت فطرت اللّٰہ التی فطر الناس۔ "فتح القدیر کی سند میں عیاض بن حماد لکھا ہوا ہے جو صحیح نہیں ہے صحیح حمار ہی ہے۔ (مرتب)

❁ ❁ ❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی خدائی کے خلاف جہاد:

نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ "مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد (ﷺ) اللہ کا بندہ اور رسول ہے' نیز وہ ہمارے قبلہ کی طرف منہ پھیریں' ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری طرح نماز پڑھیں۔ جونہی کہ انہوں نے ایسا کیا ہم پر اُن کے خون اور اُن کے مال حرام ہو گئے' الا یہ کہ حق اور انصاف کی خاطر ان کو حلال کیا جائے۔ اُس کے بعد اُن کے وہی حقوق ہیں جو سب مسلمانوں کے ہیں اور ان پر وہی واجبات ہیں جو سب مسلمانوں پر ہیں۔ (ابوداوٗد۔ کتاب الجہاد) (اسلامی ریاست ص ۲۳۰۔ ۲۳۱)

تخریج:

① حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ' ثنا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ' عَنْ حُمَيْدٍ' عَنْ اَنَسٍ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ' وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ' وَاَنْ يَسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا' وَاَنْ يَاْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا' وَاَنْ يُصَلُّوْا صَلاَتَنَا' فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ' اِلاَّ بِحَقِّهَا: لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ' وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔ (بخاری نے ایک روایت مندرجہ ذیل متن سے نقل کی ہے۔)

② قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ' حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ' قَالَ: نا حُمَيْدٌ' قَالَ سَأَلَ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ اَنَس بْنَ مَالِكٍ' فَقَالَ: يَاَ بَا حَمْزَةَ وَمَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهٗ' فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ' وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا' وَصَلّٰى صَلاَتَنَا' وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهٗ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ۔

مآخذ:

① ✿ ابو داؤد: ۴۴/۳۔ کتاب الجهاد' باب علی ما یقاتل المشرکون۔ ✿ ترمذی ۸۸/۶۔ ابواب الایمان' باب ما جاء امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا اللّٰه ویقیموا الصلاۃ۔ هذا حدیث حسن صحیح۔ عن انس ابن مالک۔ ✿ نسائی: ۷/۷۶۔ کتاب تحریم الدم عن انس۔ اور کتاب الایمان۔ ✿ سنن دارقطنی: ۲۳۲/۱۔ کتاب الصلاۃ باب تحریم دماء هم واموالهم اذا یشهدوا بالشهادتین۔ ویقیموا الصلاۃ ویوتوا الزکاۃ۔ عن انس۔ ✿ کنز العمال: ۸۸/۱۔ ✿ مسند احمد: ۱۹۹/۳' ۲۲۵

② ✿ بخاری: ۵۷/۱۔ کتاب الصلٰوۃ۔ باب فضل استقبال القبلة۔ ✿ نسائی ۷/۷۶۔ کتاب تحریم الدم عن انس۔ نسائی نے روایت کا آخری حصہ مندرجہ ذیل الفاظ سے نقل کیا ہے۔ فهو مسلم له ما للمسلمین وعلیه ما علی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المسلمین۔ ✿ دارقطنی ۲۳۲/۱۔ کتاب الصلاۃ' باب تحریم دماءھم و اموالھم

✿ ✿ ✿

آنحضرت ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا اسلم۔ اسلام قبول کر لے۔ اس نے عرض کی کہ انی اجدنی کارھا۔ میں اپنے اندر کچھ کراہت محسوس کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا وان کنت کارھا فان اللّٰہ سیرزقک حسن النیة والاخلاص۔ ''اس کراہت کے باوجود قبول کر لے۔ پھر اللہ تجھے حسن نیت اور اخلاص بھی بخش دے گا۔ (امام احمد بحوالہ حضرت انس) (الجہاد فی الاسلام ص ۶۲' ۱۶۱۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ' عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: اَسْلِمْ' قَالَ: اِنِّیْ اَجِدُنِیْ كَارِهًا' قَالَ: وَاِنْ كُنْتَ كَارِهًا'۔۔۔ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَرْزُقُكَ حُسْنَ النِّيَّةِ وَالْاِخْلَاصِ۔

② حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ' عَنْ حُمَيْدٍ' عَنْ اَنَسٍ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: اَسْلِمْ' قَالَ: اَجِدُنِیْ كَارِهًا' قَالَ: اَسْلِمْ وَلَوْ كُنْتَ كَارِهًا۔

مآخذ:

① ✿ تفسیر ابن کثیر:۳۱۱/۱۔ البقرہ آیت لا اکراہ فی الدین۔

② ✿ مسند احمد:۱۰۹/۳' ۱۸۱۔ ✿ تفسیر ابن کثیر:۳۶۰/۲۔ سورۃ توبہ۔ ✿ مجمع الزوائد:۳۰۵/۶۔ کتاب الجھاد باب عرض الاسلام والدعاء الیہ قبل القتال۔ ✿ کنز العمال ۹۳/۱۔ حدیث نمبر ۴۱۰۔ عن انس۔

✿ ✿ ✿

عصبیت کے خلاف اسلام کا جہاد:

② لیس منا من مات علی العصبیة ۔ لیس منا من دعا الی العصبیة ۔ لیس منا من قاتل علی العصبیة۔

''جس نے عصبیت پر جان دی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ جس نے عصبیت کی طرف بلایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ جس نے عصبیت پر جنگ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

تشریح: کفرو شرکت کی جہالت کے بعد اسلام کی دعوت حق کا اگر کوئی سب سے بڑا دشمن تھا تو وہ یہی نسل و وطن کا شیطان تھا اور یہی وجہ تھی کہ نبی ﷺ نے اپنی ۲۳ سالہ حیات نبویہ میں ضلالت کفر کے بعد سب سے زیادہ جس چیز کو مٹانے کے لئے جہاد کیا وہ یہی عصبیت جاہلیہ تھی۔ آپ احادیث وسیر کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھیں گے تو معلوم ہو گا کہ حضور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ سرور کائنات نے کس طرح خون اور خاک' رنگ اور زبان' پستی اور بلندی کی تفریقوں کو مٹایا' انسان اور انسان کے درمیان غیر فطری امتیازات کی تمام سنگین دیواروں کو مسمار کیا اور انسان ہونے کی حیثیت سے تمام بنی آدم کو یکساں قرار دیا--- آپؐ فرماتے تھے۔

(②) ((لیس لاحد فضل علی احد الا بدین و تقوٰی۔ الناس کلھم بنو آدم و آدم من تراب))

"پرہیز گاری اور دینداری کے سوا کسی اور چیز کی بنا پر ایک شخص کو دوسرے شخص پر فضیلت نہیں ہے سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے"۔

نسل وطن' زبان اور رنگ کی تفریق کو آپؐ نے یہ کہہ کر مٹایا کہ

(③) ((لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی کلکم ابناء آدم)) (بخاری۔ مسلم)

"نہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت ہے نہ عجمی کو عربی پر۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔" (بخاری۔ مسلم میں یہ الفاظ نہیں ملے۔) (مرتب)

تخریج :

① حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ' ثنا ابْنُ وَهْبٍ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ اَيُّوبَ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَكِّيِّ۔ (یعنی ابن ابی لبیبة۔) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ' عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ' وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ' وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَّاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ۔

② حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِیْ اَبِیْ' ثنا يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ' انا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحَرْثِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ' عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَنْسَابَكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ آدَمَ طَفَّ الصَّاعُ لَمْ تَمْلَؤُهُ' لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ اَوْ تَقْوٰى وَكَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا بَخِيْلًا فَاحِشًا۔

حضرت عقبہ بن عامر جھنی سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے یہ انساب (نسب نامے) درحقیقت کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے' تم سب بالکل برابر و مساوی مرتبہ کے آدم کے بیٹے ہو' کسی کو کسی دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت تو دین و تقوٰی کی بنا پر ہے۔ آدمی کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ بدگو' بخیل اور بد اخلاق ہو۔

③ قَالَ الْحَافِظُ اَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِیُّ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَسْكَرِيُّ'

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔ کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں بجز تقوٰی کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَبَلَةَ' حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ الطَّائِيُّ' سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَبِيْبِ ابْنِ خراشٍ الْعَصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَةٌ لَا فَضْلَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰى۔

④ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ' وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ' وَلَا لِاَبْيَضَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَبْيَضَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى اَلنَّاسُ مِنْ آدَمَ' وَ آدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہے اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت ہے ماسوائے تقویٰ۔ سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم کی تخلیق مٹی سے ہے۔

⑤ عَنْ فَهْدِ بْنِ البحيرى بْنِ شُعَيْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَزْرَقِ' قَالَ: خَرَجْتُ اِلٰى مَكَّةَ' فَلَمَّا صِرْتُ بِالصَّخْرِيَّةِ قَالَ لِيْ اِخْوَانِيْ: هَلْ لَكَ فِيْ رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ' قَالَ: صَاحِبُ الْقُبَّةِ الْمَضْرُوْبَةِ فِيْ مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا' فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ: قُوْمُوْا بِنَا اِلَيْهِ' فَقُمْنَا' فَانْتَهَيْنَا اِلٰى صَاحِبِ الْقُبَّةِ' فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ' فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ' بَلَغَنَا اَنَّ لَكَ صُحْبَةً مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' قَالَ: نَعَمْ' صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَدْتُ تَحْتَ مِنْبَرِهٖ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ' فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ' فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ' وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَا كُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ

فہد سے مروی ہے اس نے بیان کیا کہ میں مکہ کی جانب جانے کے لئے نکلا۔ جب میں صخریہ پہنچا تو میرے ساتھی رفقاء نے کہا کہ کیا تمہیں ایسے شخص سے ملاقات کی رغبت و دلچسپی ہے جسے صحابیت کا شرف حاصل ہو۔ میں نے کہا ہاں اس نے کہا فلاں جگہ میں گنبد نما خیمہ میں جو صاحب ہیں۔ وہ صحابی ہیں تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا اٹھو ہمیں ان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ہم سب اٹھے اور صاحب قبہ کے پاس پہنچ گئے ہم نے سلام کہا۔ اس نے ہمارے سلام کا جواب دیا اور دریافت کیا کہ کون لوگ ہیں؟ ہم نے جواب دیا کہ بصری لوگ ہیں۔ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کو صحابیت کا شرف حاصل ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ میں صحبت رسالت مآب سے بہرہ ور ہوں۔ حجتہ الوداع کے موقعہ پر میں آپ کے منبر کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ آپؐ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ) فَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ وَلاَ لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ فَضْلٌ وَلاَ لِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ فَضْلٌ وَلاَ لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ فَضْلٌ اِلاَّ بِالتَّقْوٰى يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ: لاَ تَجِيْؤُا بِالدُّنْيَا تَحْمِلُوْنَهَا عَلٰى رِقَابِكُمْ وَيَجِئُ النَّاسُ بِالْاٰخِرَةِ. فَاِنِّيْ لاَ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا. قُلْنَا: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: اَنَا الْعَدَاءُ ابْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ فَارِسُ الضحياء فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شعوب و قبائل میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہنچان سکو۔ اللہ کے ہاں معزز و مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل ہے نیز کسی گورے کو کالے پر بھی کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے ساتھ۔ اے گروہ قریش۔ دنیا اپنے کاندھوں پر لادے ہوئے نہ آنا جبکہ دوسرے آخرت کا توشہ لے کر آئیں گے۔ میں اللہ کی گرفت و سزا سے تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا عداء بن خالد بن عمرو بن عامر میرا نام ہے۔ دور جاہلیت میں فارس الضحیاء سے مشہور تھا۔

ماخذ:

① ابو داؤد ۴/۳۳۲۔ کتاب الادب' باب فی العصبیة۔

② مسند احمد: ۴/۱۵۸' عن عقبہ بن عامر جهنی۔ تفسیر ابن کثیر: ۴/۲۱۸۔ الحجرات۔ تفسیر ابن جریر ۲۶/۱۱۔ ص۸۹۔ کنز العمال: ۱/۲۶۰۔ حدیث نمبر ۱۳۰۱۔ کنز میں تقوی اللہ منقول ہے۔ مسند احمد: ۴/۱۴۵۔ پر انہی سے مروی روایت۔

❀ ❀ ❀

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَنْسَابَكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِسَبَّابٍ عَلٰى اَحَدٍ' وَاِنَّمَا اَنْتُمْ وُلْدُ آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ فَضْلٌ اِلاَّ بِالدِّيْنِ اَوْ عَمَلٌ صَالِحٌ حَسْبُ الرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ فَاحِشًا بَذِيًّا' بَخِيلاً' جُبَانًا۔

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمہارے یہ انساب کچھ بھی نہیں ہیں دوسرے کسی کو برا بھلا تصور کرنے کے لئے نہیں ہیں۔ تم تو سب آدم کی اولاد ہو برابر کی حیثیت کے بجز دین یا عمل صالح کے کسی کے لئے فضیلت نہیں ہے۔ آدمی کے لئے بس یہی کافی ہے کہ وہ بداخلاق' بدگو' بخیل اور بزدل ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

۞ تفسیر ابن جریر، مجلد ۱۱، جز ۲۶۔ ص۸۹۔ الحجرات۔ ۞ کنز العمال:۲۶۰/۱۔ حدیث نمبر ۱۳۰۰۔ عن عقبہ بن عامر۔ ۞ مجمع الزوائد:۸۳/۸، ۸۴۔ عن عقبہ بن عامر۔

③ ۞ تفسیر ابن کثیر:۲۱۷/۴۔ سورہ حجرات۔ ۞ مجمع الزوائد:۸۴/۸۔ رواہ الطبرانی وفیہ عبدالحمید بن عمرو بن حبلہ۔ وھو متروک۔ ۞ کنز العمال:۱۴۹/۱۔ حدیث نمبر ۷۴۳۔ ۞ المعجم الکبیر للطبرانی:۲۵/۴۔ عن حبیب بن خراش العصفری۔

④ ۞ زاد المعاد جز ۴۔ ص۲۸۔ فصل فی حکمہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الکفاءۃ فی النکاح۔

⑤ ۞ مجمع الزوائد:۲۷۲/۳۔ کتاب الحج باب الخطب فی الحج۔

④ لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لا بیض علی اسود ولا لاسود علی ابیض الا بالتقوی۔ (زاد المعاد)

"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، اور کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر فضیلت نہیں ہے۔ اگر فضیلت ہے تو وہ صرف پرہیز گاری کی بنا پر ہے۔

⑤ ((اسمعوا واطیعوا ولو استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ)) (بخاری۔ کتاب الاحکام)

"سنو اور اطاعت کرو چاہے تمہارے اوپر کوئی حبشی غلام ہی امیر بنا دیا جائے جس کا سر کشمش جیسا ہو۔" ①

فتح مکہ کے بعد جب تلوار کے زور نے قریش کی اکڑی ہوئی گردنوں کو جھکا دیا تو حضورؐ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور اس میں پورے زور کے ساتھ یہ اعلان فرمایا:

⑥ الا کل ماثرۃ او دم او مال یدعی فھو تحت قدمی ھاتین۔

"خوب سن رکھو کہ فخر و ناز کا ہر سرمایہ، خون اور مال کا ہر دعویٰ آج میرے ان قدموں کے نیچے ہے"۔

⑦ یا معشر قریش ان اللّٰہ اذھب عنکم نخوۃ الجاھلیۃ وتعظمھا الآبآء

"اے اہل قریش اللہ نے تمہاری جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا کی بزرگی کے ناز کو دور کر دیا۔

⑧ ایھا الناس کلکم من آدم۔ و آدم من تراب۔ لا فخر للانساب لا فخر للعربی علی

"اے لوگو! تم سب آدمؑ سے ہو اور آدمؑ مٹی سے تھے۔ نسب کے لئے کوئی فخر نہیں ہے۔ عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی

① یہ خطاب شرفائے عرب سے ہو رہا ہے کہ اگر تمہارا امیر کوئی حبشی ہو، تو اس کی اطاعت کرنا، کیا کوئی نیشلسٹ اس چیز کا تصور بھی کر سکتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العجمي ولا للعجمي على العربي۔ ان اکرمکم عنداللّٰہ اتقاکم۔ پر کوئی فخر نہیں ہے۔ تم میں سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے"۔

عبادت الٰہی کے بعد آپ اپنے خدا کے سامنے تین باتوں کی گواہی دیتے تھے۔ پہلے اس بات کی کہ "خدا کا کوئی شریک نہیں ہے" پھر اس بات کی کہ "محمد اللہ کا بندہ اور رسول ہے" پھر اس بات کی کہ "اللہ کے بندے سب بھائی بھائی ہیں"۔ (ان العباد کلھم اخوۃ) (اسلامی ریاست ص ۲۲۲ تا ۲۲۴)

تخریج :

① حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ۔

مآخذ :

① ✽ بخاری:۲/۱۰۵۷۔ کتاب الاحکام، باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصية۔ ✽ بخاری:۱/۹۶۔ کتاب الاذان، باب امامة العبد والمولٰی وکانت عائشة یؤمھا عبدھا ذکوان من المصحف۔ اور امام بخاری نے کتاب الاذان باب امامۃ المبتدع کے تحت حضرت انس کی مندرجہ ذیل روایت بھی نقل کی ہے۔ قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لابی ذر:
اِسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ۔ ✽ مسلم ج۲۔ ص۱۲۵۔ کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصية وتحریمھا فی المعصية۔ مسلم نے وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُوْدُكُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اسمعوا واطیعوا۔ ایک روایت میں عبدا مجدع اور ایک میں عبد اجشیا مجدعا ایک روایت میں مجدع الاطراف بھی نقل کیا ہے۔ ابو داؤد:۴/۲۰۱۔ کتاب السنة، باب فی لزوم السنة۔ ابو داؤد میں اُوْصِيْكُم بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا الخ ہے۔ ✽ ترمذی ۱/۳۰۰۔ ابواب الجھاد، باب ما جاء فی طاعة الامام۔ عن ام الحصین الاحمسية۔ ترمذی نے يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهٗ وَاَطِيْعُوا مَا اَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ۔
ھذا حدیث حسن صحیح قدروی من غیروجه عن ام حصین۔ ✽ ترمذی نے کتاب العلم:۲/۹۶ پر باب الاخذ بالسنة اجتناب البدعة کے تحت ابو داؤد والی روایت ذکر کی ہے جسے عرباض بن ساریہ نے بیان کیا ہے۔ ✽ نسائی:۷/۱۵۴۔ کتاب البیعة، باب الحض علی طاعة الامام۔ نسائی نے ولو استعمل علیکم عبد حبشی یقودکم بکتاب اللّٰہ فاسمعوا له واطیعوا نقل کیا ہے۔ ✽ ابن ماجه کتاب الجھاد، باب۳۹۔ طاعة الامام۔ ابن ماجہ نے انس بن مالک سے اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ اور ام الحصین سے اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ والی اور ابو ذر سے اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيْعَ، وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ روایت کیا ہے۔ ✽ مسند احمد:۴/۶۹۔ یحی بن حصین عن جدته۔ ✽ مسند احمد:۵/۳۸۱۔ یحی بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصین عن امہ' وجدتہ۔ اس صفحہ پر دو روایت منقول ہیں لَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا اور دوسری يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ مَا اَقَامَ فِيْكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اور ۴۰۲/۶ پر عن ام الحصین الاحمسیۃ۔ اس مقام پر بھی مذکورہ بالا دونوں حدیثیں منقول ہیں۔ ✿ السنن الکبرٰی بیہقی:۱۵۵/۸۔ کتاب قتال اھل البغی باب السمع والطاعۃ للامام ومن ینوب عنہ مالم یامر بمعصیۃ۔ اس باب کے تحت حضرت انس بن مالک والی روایت ہے جیسے بخاری اور ابن ماجہ نے بیان کیا ہے اور دوسری حضرت ابو ذر والی روایت جیسے مسلم ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا ہے اور باب جواز تولیۃ الامام من ینوب عنہ وان لم یکن قرشیا کے تحت ام حصین الاحمسیہ والی روایت نقل کی ہے۔ ✿ المستدرک حاکم ۹۵/۱-۹۶۔ کتاب العلم باب علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین۔ عن عرباض بن ساریہ۔ اس جگہ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ الخ ہے۔

✿ ✿ ✿

① قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلٰى بَابِ الْكَعْبَةِ' فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ' صَدَقَ وَعْدَهٗ' وَنَصَرَ عَبْدَهٗ' وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ' اَلَا كُلُّ مَأْثُرَةٍ' اَوْدَمٍ' اَوْ مَالٍ يُدَّعٰى فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ' اِلَّا سَدَانَةَ الْبَيْتِ وَسِقَايَةَ الْحَاجِّ' اِلَّا وَقَتِيْلُ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمَدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا' فَفِيْهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ مِئَةٌ مِنَ الْاِبِلِ۔ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ' اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِالْاٰبَاءِ۔ اَلنَّاسُ مِنْ اٰدَمَ' وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ' ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ۔ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا' اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ الاية كُلَّهَا۔ ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! مَا تَرَوْنَ اَنِّيْ فَاعِلٌ فِيْكُمْ؟ قَالُوْا: خَيْرًا' اَخٌ كَرِيْمٌ' وَابْنُ اَخٍ كَرِيْمٍ' قَالَ: اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کے در پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا۔ اللہ وحدہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اس کا کوئی ساجھی و سہیم نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اس نے اپنے بندے کو فتح و نصرت عطا فرمائی۔ اور تن تنہا سب گروہوں کو شکست دی۔ خوب سن لو فخر و ناز کا ہر سرمایہ' خون اور مال کا ہر دعویٰ آج میرے ان قدموں کے نیچے ہے بجز خدمت بیت اللہ اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت کے۔ خوب سن رکھو جو خطاء قتل ہوا ہو وہ کوڑے اور لاٹھی سے عملاً قتل کیے جانے والے کے مشابہ ہے پس اس میں دیت مغلظہ ہے۔ یعنی سو اونٹ جن میں چالیس اونٹنیاں ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں (گابھن اونٹنیاں) اے گروہ قریش۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا پر فخر و غرور کو زائل کر دیا ہے۔ سب انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے اس کے بعد یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکرو انثی مکمل آیت ان اللہ علیم خبیر تک پڑھی۔ (اے لوگو! ہم نے تمہاری تخلیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مرد اور ایک عورت سے کی اور ہم نے تمہارے گروہ اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ تم میں سب سے معزز و مکرم اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ علیم و خبیر ہے۔ اس کے بعد فرمایا۔ اے گروہ قریش تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ وہ بولے خیر و بھلائی۔ آپ معزز و شریف بھائی ہیں اور قابل احترام بھائی کے لخت جگر ہیں یہ سن کر فرمایا: جاؤ اب تم سب آزاد ہو۔

② حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُسَدَّدٌ المعنى، قَالَا: ثنا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ، فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اِلٰى هَاهُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُسَدَّدٍ، ثُمَّ اتَّفَقَا اَلَا اِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُذْكَرُ وَتُدَّعٰى مِنْ دَمٍ اَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ، اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ، وَ سِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنَّ دِيَةَ الْخَطَاءِ شِبْهُ الْعَمَدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ: مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔ وَحَدِيْثُ مُسَدَّدٍ اَتَمُّ۔

③ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِالْآبَاءِ، اَلنَّاسُ مِنْ آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ اَكْرَمُكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ، لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ اِلَّا بِالتَّقْوٰى۔

④ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَتَكَبُّرَهَا بِاٰبَائِهَا كُلُّكُمْ لِاٰدَمَ وَحواء كَطَفِّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ وَاِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ فَمَنْ اَتَاكُمْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَاَمَانَتَهٗ فَزَوِّجُوْهُ۔

⑤ قَالَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ بِمِحْجَنٍ فِيْ يَدِهٖ فَمَا وَجَدَلَهَا مُنَاخًا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَيْدِى الرِّجَالِ، فَخَرَجَ بِهَا اِلٰى بَطْنِ الْمَسِيْلِ فَاُنِيْخَتْ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهٗ اَهْلٌ ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عَيْبَةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَتَعَظُّمَهَا بِاٰبَائِهَا، فَالنَّاسُ رَجُلَانِ، رَجُلٌ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ تعالٰى، وَرَجُلٌ فَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ' ثنا المعافى' ح و ثنا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الْهَمْدَانِيُّ' اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ' وَهٰذَا حَدِيْثُهٗ' عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ' عَنْ اَبِيْهِ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ' وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ' اَنْتُمْ بَنُوْ آدَمَ' وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ' لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِاَقْوَامٍ' اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ' اَوْلَيَكُوْنَنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِيْ تَدْفَعُ بِاَنْفِهَا النَّتَنَ۔

حضرت ابو ھریرۃ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے فخر و نخوت کو اور اپنے باپ دادا پر فخر و غرور کو دور کر دیا ہے۔ اب انسان دو قسم کے ہیں۔ مومن پرہیز گار اور فاجر و بدکار، تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کی پیدائش مٹی سے ہے۔ (سب اصل کے اعتبار سے مساوی المرتبہ ہیں پھر فخر و غرور کیسا) لوگوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی قوم پر فخر کرنا چھوڑ دیں وہ تو جہنم کے کوئلوں میں سے ایک کوئلہ ہیں۔ اگر یہ لوگ اسے نہ چھوڑیں گے تو اللہ کے نزدیک یہ گبریلے کیڑے سے بھی ذلیل ہوں گے۔ جو اپنے ناک سے گندگی کو دھکیل کر لے جاتا ہے۔

ترمذی نے حضرت ابو ھریرۃ سے ایک اور روایت بھی بیان کی ہے۔

⑦ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَاءِ هِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْلَيَكُوْنَنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعْلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُوْ آدَمَ وَآدَمَ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ۔ هذا حديث حسن۔

حضرت ابو ھریرۃؓ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اپنے فوت شدہ آباؤ اجداد پر فخر کرنا چھوڑ دیں وہ تو جہنم کا کوئلہ بن چکے ہیں یا پھر وہ اللہ کے نزدیک اس کیڑے سے بھی ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی دھکیل کر لے جاتا ہے۔ بے شک اللہ نے تم سے جاہلیت کے فخر کو دور کر دیا ہے اور باپ دادا سے غرور کرنے کو ختم کر دیا ہے۔ انسان اب دو طرح کے ہیں۔ مومن پرہیز گار اور فاجر و بدکار۔ تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔

⑧ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الْبَزَّارُ فِيْ مُسْنَدِهٖ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى الْكُوْفِيُّ' حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ' حَدَّثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيْعِ' عَنْ شَبِيْبِ بْنِ عرفدة' عَنِ الْمُسْتَظِلِّ بْنِ حُصَيْنٍ' عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّكُمْ بَنُوْ آدَمَ' وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ وَلَيَنْتَهِيَنَّ قَوْمٌ يَفْخَرُوْنَ بِآبَائِهِمْ اَوْلَيَكُوْنَنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْجِعْلَانِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ❁ سیرت ابن ھشام:۴۱۲/۳۔ ❁ زاد المعاد:۱۸۴/۲۔ فصل فی الفتح الاعظم۔ ❁ تاریخ الطبری:۱۲۰/۲۔

② ❁ ابو داؤد:۱۸۵/۴۔ کتاب الدیات' باب فی الخطاء شبه العمد۔ ❁ ابن ماجه کتاب الدیات' باب دیة شبه العمد مغلظة۔ عن ابن عمر۔ ❁ مسند احمد:۱۱/۲۔۳۶۔ عن ابن عمر۔ اور ص ۱۰۳ پر ابن عمر سے مروی روایت میں الا ان کل دم ومال ومائرة کانت فی الجاهلیة۔ الخ۔ ❁ مسند احمد ۴۱۰/۳۔ عن رجل من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اس صفحہ پر الا ان کل مائرة کانت فی الجاهلیة تعد' وتدعی' وکل دم او دعوی موضوعة تحت قدمی هاتین (الخ) ❁ مسند احمد نے:۴۳/۵۔۷۵ پر ایام تشریق کے درمیان کا خطبہ نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔ اَلَا اِنَّ کُلَّ دَمٍ' وَمَالٍ' وَمَأثُرَةٍ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ تحت قَدَمَیَّ هذه الی یوم القیامة الخ اور ص۴۱۲ ج۵ پر مسند احمد ۴۱۰/۳ والی روایت بھی مذکور ہے۔ ❁ دارقطنی:۱۰۵/۳۔ کتاب الحدود والدیات۔ ❁ السنن الکبریٰ بیهقی:۶۸/۸۔ کتاب الدیات۔ باب اسنان الابل المغلظة فی شبه العمد۔ عن عبداللّٰہ بن عمرو۔ ❁ المصنف عبدالرزاق:۲۸۲/۹۔ حدیث نمبر ۱۷۲۱۳۔ عن رجل کتاب العقول باب شبه العمد۔

③ ❁ احکام القرآن للجصاص ۴۰۹/۳۔ الحجرات۔

④ ❁ تفسیر روح المعانی جز ۲۶۔ ص۱۴۹۔ الحجرات۔

⑤ ❁ ابن کثیر:۲۱۷/۴' ۲۱۸۔ الحجرات۔ ❁ ابن مردویه' بیهقی فی شعب الایمان' عبد بن حمید' بحواله روح المعانی جز ۲۶۔ ص۱۴۸۔ الحجرات۔ ❁ احکام القرآن لابن العربی:۱۷۲۵/۴۔ ❁ شعب الایمان اور ابن عربی کی روایت میں تعظمها کی جگہ تعاظمها ہے۔ وهین علی اللّٰہ کے بعد والناس بنو آدم' وخلق اللّٰہ آدم من تراب ہے۔ ❁ کنز العمال:۲۵۸/۱۔ حدیث نمبر۱۲۹۶۔ عن ابن عمر۔

⑥ ❁ ابو داؤد:۳۳۱/۴۔ کتاب الادب باب فی التفاخر بالاحساب۔ ❁ ترمذی ۲۳۲/۲۔ ابواب المناقب هذا حدیث حسن۔ ❁ شعب الایمان:۲۸۶/۴۔ ❁ ترمذی کی اس روایت میں انتم بنو آدم کے بجائے الناس بنو آدم ہے۔ ❁ مسند احمد:۳۶۱/۲۔ عن ابی هریرة۔

⑦ ❁ حواله متذکره بالا۔ مسند احمد ۵۲۴/۲۔ عن ابی هریرة۔ ❁ کنز العمال:۲۵۸/۱۔ حدیث نمبر ۱۲۹۴ عن ابی هریرة اور حدیث نمبر ۱۲۹۵۔

⑧ ❁ تفسیر ابن کثیر:۲۱۷/۴۔ الحجرات۔ ❁ روح المعانی:۱۴۹/۲۶۔ الحجرات۔ مجمع الزوائد:۸۶/۸۔ کتاب الادب' باب فیمن افتخر باهل الجاهلیة۔ رواه البزار وفیه الحسن بن الحسین العرنی وهو ضعیف۔

❁ ❁ ❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں تلوار کا استعمال کب جائز ہے؟:

((الا کل ماثرۃ اودم او مال یدعی فھو تحت قدمی ھاتین))

"ہر موروثی امتیاز' ہر خون کا دعویٰ (جس کی بنا پر ایک قبیلہ یا خاندان دوسرے قبیلے یا خاندان سے انتقام لینے کا مدعی ہو) اور ہر مال کا دعویٰ (جو پرانی جاہلیت کے غلط رواجوں پر قائم ہو) میرے ان قدموں کے نیچے ہے (یعنی اس کے لئے سر اٹھانے کا اب کوئی موقع نہیں)"

پس منظر: رسول اللہ ﷺ ۱۳ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے' وعظ و تلقین کا جو موثر سے موثر انداز ہو سکتا تھا' اسے اختیار کیا۔ مضبوط دلائل دیئے۔ واضح حجتیں پیش کیں۔ فصاحت و بلاغت اور زور خطابت سے دلوں کو گرمایا۔ اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھائے۔ اپنے اخلاق اور اپنی پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا' جو حق کے اظہار اور اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا۔ لیکن آپؐ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپؐ کی صداقت کے روشن ہو جانے کے باوجود آپؐ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حق ان کے سامنے خوب ظاہر ہو چکا تھا' انہوں نے برایٔ العین دیکھ لیا تھا' کہ جس راہ کی طرف ان کا ہادی انہیں بلا رہا ہے وہ سیدھی راہ ہے۔ اس کے باوجود صرف یہ چیز انہیں اس راہ کو اختیار کرنے سے روک رہی تھی کہ ان لذتوں کو چھوڑنا انہیں ناگوار تھا' جو کافرانہ بے قیدی کی زندگی میں انہیں حاصل تھیں۔ لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی اور الا کل ماثرۃ اودم او مال یدعی فھو تحت قدمی ھاتین کا اعلان کر کے تمام موروثی امتیازات کا خاتمہ کر دیا' عزت و اقتدار کے تمام رسمی بتوں کو توڑ دیا' ملک میں ایک منظم اور منضبط حکومت قائم کر دی' اخلاقی قوانین کو بزور نافذ کر کے اس بدکاری و گناہ گاری کی آزادی کو سلب کر لیا جس کی لذتیں انہیں مدہوش کئے ہوئے تھیں اور وہ پرامن فضا پیدا کر دی جو اخلاقی فضائل اور انسانی محاسن کے نشوونما کے لئے ہمیشہ ضروری ہوا کرتی ہے تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا رنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے' روحوں کی کثافتیں دور ہو گئیں اور یہی نہیں کہ آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہو گیا' بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت باقی نہیں رہی جو ظہور حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے سے باز رکھتی ہے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۱۷۲۔۱۷۳۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

✿ ✿ ✿

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی نظام سیاست کی بنیادیں

اطاعت الٰہی:

((لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق))
"خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کے لئے کوئی اطاعت نہیں ہے۔"

تشریح : اسلامی نظام میں اصل مطاع صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ایک مسلمان سب سے پہلے بندۂ خدا ہے، باقی جو کچھ بھی ہے اس کے بعد ہے۔ مسلمان کی انفرادی زندگی اور مسلمانوں کے اجتماعی نظام، دونوں کا مرکز و محور خدا کی فرماں برداری اور وفاداری ہے۔ دوسری اطاعتیں اور وفاداریاں صرف اس صورت میں قبول کی جائیں گی کہ وہ خدا کی اطاعت اور وفاداری کی مدمقابل نہ ہوں۔ بلکہ اس کے تحت اور اس کی تابع ہوں۔ ورنہ ہر وہ حلقہ اطاعت توڑ کر پھینک دیا جائے گا جو اس اصلی اور بنیادی اطاعت کا حریف ہو۔ یہی بات ہے جسے نبی ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کے لئے کوئی اطاعت نہیں ہے۔ (تفہیم:۱/۳۶۳۔ النساء حاشیہ ۸۹)

تخریج :

① حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: ثنا مُبَارَكٌ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

② عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ لِلْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ: اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوْقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

عمران بن حصین نے حکم غفاری سے دریافت کیا کہ کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کے لئے کوئی اطاعت نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں (میں نے خود سنا ہے)

مآخذ :

① ✿ مصنف ابن ابی شیبة:۵۴۶/۱۲۔ حدیث نمبر ۱۵۵۶۴ کتاب الجهاد باب فی امام السریة یامرهم بالمعصیة، من قال: لا طاعة له. ✿ ورد الحدیث بتمامه فی تهذیب تاریخ ابن عساکر:۱۰۰/۴ عن ابن سیرین، واخرج جزءًا منه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن سعد فی الطبقات۔ ❁ ابن ابی شیبہ کے طریق سے سیوطی نے بھی الدر المنثور:۲/۱۷۷ پر اسے نقل کیا ہے۔ ❁ تاریخ بغداد:۲۲/۱۰۔ عن انس۔ تاریخ بغداد ۱۴۵/۳ ❁ شرح السنہ بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء الفصل الثانی ص ۳۲۱ مطبوعہ ایچ' ایم سعید کمپنی' کراچی۔ عن نواس بن سمعان۔ ❁ احکام القرآن للجصاص:۱۹۶/۳' ۲۲۲ سورہِ بنی اسرائیل اور سورہِ ممتحنہ۔ ❁ ابو نعیم اصفہانی کی تاریخ اصفہان:۱/۱۳۴۔

② ❁ ابو نعیم بحوالہ کنز العمال:۹۲/۵ـ۷۔

❁ ❁ ❁

اطاعت رسول:

((من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ ومن عصانی فقد عصی اللّٰہ))

''جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔''

تشریح: اسلامی نظام کی دوسری بنیاد رسول کی اطاعت ہے۔ یہ کوئی مستقل بالذات اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت خدا کی واحد عملی صورت ہے۔ رسول اس لئے مطاع ہے کہ وہی ایک مستند ذریعہ ہے جس سے ہم تک خدا کے احکام اور فرامین پہنچتے ہیں۔ ہم خدا کی اطاعت صرف اسی طریقے سے کرسکتے ہیں کہ رسول کی اطاعت کریں۔ کوئی اطاعت خدا اور رسول کی سند کے بغیر معتبر نہیں ہے' اور رسول کی پیروی سے منہ موڑنا خدا کے خلاف بغاوت ہے۔ اسی مضمون کو یہ حدیث واضح کرتی ہے۔ اور یہی بات خود قرآن میں پوری وضاحت کے ساتھ آگئی ہے۔

اطاعت امیر:

((السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیة۔ اذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة)) (بخاری' مسلم)

''مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے اولی الامر کی بات سنے اور مانے خواہ اُسے پسند ہو یا ناپسند' تاوقتیکہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے اور جب اُسے معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر اسے نہ کچھ سننا چاہیئے نہ ماننا چاہیئے۔''

((لا طاعة فی معصیة' انما الطاعة فی المعروف)) (بخاری و مسلم)

''خدا اور رسول کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت جو کچھ بھی ہے۔ ''معروف'' میں ہے۔

تشریح: مذکورۂ بالا دونوں اطاعتوں کے بعد اور ان کے ماتحت تیسری اطاعت جو اسلامی نظام میں مسلمانوں پر واجب ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وہ اُن ”اولی الامر“ کی اطاعت ہے جو خود مسلمانوں میں سے ہوں۔ ”اولی الامر“ کے مفہوم میں وہ سب لوگ شامل ہیں جو مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کے سربراہ کار ہوں۔ خواہ وہ ذہنی و فکری رہنمائی کرنے والے علماء ہوں یا سیاسی رہنمائی کرنے والے لیڈر، یا ملکی انتظام کرنے والے حکام، یا عدالتی فیصلے کرنے والے جج یا تمدنی و معاشرتی امور میں قبیلوں اور بستیوں اور محلوں کی سربراہی کرنے والے شیوخ اور سردار۔ غرض جو جس حیثیت سے بھی مسلمانوں کا صاحب امر ہے وہ اطاعت کا مستحق ہے اور اس سے نزاع کر کے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں خلل ڈالنا درست نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ خود مسلمانوں کے گروہ میں سے ہو اور خدا اور رسول کا مطیع ہو یہ دونوں شرطیں اس اطاعت کے لئے لازمی شرطیں ہیں اور حدیث میں نبی ﷺ نے ان کو پوری شرح و بسط کے بیان فرما دیا ہے۔ مثلاً یہ احادیث ملاحظہ ہوں۔

یکون علیکم امراء تعرفون و تنکرون، فمن انکر فقد بریٔ ومن کرہ فقد سلم۔ ولکن من رضی و تابع۔ فقالوا افلا نقاتلھم؟ قال لا ما صلوا۔ (مسلم)

”حضورؐ نے فرمایا تم پر ایسے لوگ بھی حکومت کریں گے جن کی بعض باتوں کو تم معروف پاؤ گے اور بعض کو منکر۔ تو جس نے ان کے منکرات پر اظہار ناراضگی کیا وہ بریٔ الذمہ ہوا اور جس نے اُن کو ناپسند کیا وہ بھی بچ گیا، مگر جو ان پر راضی ہوا اور پیروی کرنے لگا وہ ماخوذ ہو گا۔ صحابہؓ نے پوچھا، پھر جب ایسے حکام کا دور آئے تو کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں“۔

یعنی ترک نماز وہ علامت ہو گی جس سے صریح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ وہ اطاعت خدا اور رسول سے باہر ہو گئے ہیں اور پھر ان کے خلاف جدوجہد کرنا درست ہو گا۔

شرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم۔ قلنا یا رسول اللّٰہ افلا ننابذھم عند ذلک؟ قال لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ۔ لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ۔ (مسلم)

حضورؐ نے فرمایا تمہارے بدترین سردار وہ ہیں جو تمہارے لئے مبغوض ہیں اور تم ان کے لئے مبغوض ہو۔ تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ”یا رسول اللہ، جب یہ صورت ہو تو کیا ہم ان کے مقابلہ پر نہ اٹھیں“۔ فرمایا نہیں، جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں، نہیں، جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔“

اس حدیث میں اوپر والی شرط کو اور واضح کر دیا گیا ہے اوپر کی حدیث سے گمان ہو سکتا تھا کہ اگر وہ اپنی انفرادی زندگی میں نماز کے پابند ہوں تو ان کے خلاف بغاوت نہیں کی جا سکتی۔ لیکن یہ حدیث بتاتی ہے کہ نماز پڑھنے سے مراد دراصل مسلمانوں کی جماعتی زندگی میں نماز کا نظام قائم کرنا ہے۔ یعنی صرف یہی کافی نہیں ہے کہ وہ لوگ خود پابند نماز ہوں، بلکہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ ان کے تحت جو نظام حکومت چل رہا ہو وہ کم از کم اقامت صلوۃ کا انتظام کرے۔ یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ ان کی حکومت اپنی اصلی نوعیت کے اعتبار سے ایک اسلامی حکومت ہے ورنہ اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ حکومت اسلام سے منحرف ہو چکی ہے اور اُسے الٹ پھینکنے کی سعی مسلمانوں کے لئے جائز ہو جائے گی۔ اسی بات کو ایک اور روایت میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے من جملہ اور باتوں کے ایک اس امر کا عہد بھی لیا کہ ان لا ننازع الامر اھله الا ان تروا کفرا بواحا عندکم من اللّٰہ فیه برھان۔ یعنی یہ کہ "ہم اپنے سرداروں اور حکام سے نزاع نہ کریں گے۔ الا یہ کہ ہم ان کے کاموں میں کھلا کفر دیکھیں جس کی موجودگی میں ان کے خلاف ہمارے پاس خدا کے حضور پیش کرنے کے لئے دلیل موجود ہو"۔ (بخاری و مسلم) (اسلامی ریاست ص۱۸۶، ۱۸۸)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

حضرت ابو ھریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی۔

بخاری نے کتاب الجہاد میں اور مسلم نے ایک روایت حضرت ابو ھریرۃ سے مندرجہ ذیل الفاظ میں بھی نقل کی ہے۔

② عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَّعْصِنِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی اور جو امیر کی اطاعت کرے تو اس نے درحقیقت میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے حقیقت میں میری نافرمانی کی۔

مآخذ :

① ❁ بخاری:۲/۱۰۵۷۔ کتاب الاحکام، باب قول اللّٰہ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ ❁ بخاری:۲/۴۱۵۔ کتاب الجهاد، باب یقاتل من وراء الامام و یتقی به۔ عن ابی هریرة۔ ❁ مسلم:۲/۱۲۴۔ کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة۔ عن ابی هریرة۔ ❁ السنن الکبریٰ:۸/۱۵۵ کتاب قتال اهل البغی باب السمع و الطاعة للامام و من ینوب عنه۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② ❁ نسائی:۷/۱۵۴۔ کتاب البیعة' باب الترغیب فی طاعة الامام۔ عن ابی ہریرۃ۔ ❁ ابن ماجہ مقدمہ باب اتباع سنة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابن ماجہ سے مندرجہ ذیل حصہ بھی نقل ہے۔ من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ' ومن عصانی فقد عصی اللّٰہ۔ ❁ ابن ماجہ نے کتاب الجہاد میں باب طاعۃ الامام کے تحت حضرت ابو ھریرۃ کے حوالہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں الامیر کی جگہ الامام ہے۔ ❁ مسند احمد:۲/۲۴۴' ۲۵۲' ۲۷۰' ۳۱۳' ۳۴۲' ۴۱۶' ۴۶۷' ۴۷۱' ۵۱۱۔ عن ابی ھریرۃ۔ ❁ مجمع الزوائد:ج۵/۲۳۷۔ ❁ کنز العمال:۶/۵۲۔ حدیث نمبر۱۴۸۰۸۔

❁ ❁ ❁

((لا طاعة فی معصیة اللّٰہ' انما الطاعة فی المعروف))

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) "اللہ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں ہے' اطاعت صرف معروف میں ہے۔" (مسلم' ابو داؤد' نسائی)

((من اطاع مخلوقا فی معصیة الخالق سلط اللّٰہ علیہ ذالک المخلوق))

"نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اسی مخلوق کو مسلط کر دیتا ہے۔" (احکام القرآن) للجصاص)

تشریح : احادیث بالا میں معروف کی شرط اس لئے لگائی گئی ہے تاکہ کوئی شخص کبھی اس امر کی گنجائش نہ نکال سکے کہ ایسی حالت میں بھی سلاطین کی اطاعت کی جائے جب کہ ان کا حکم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں نہ ہو۔

پس درحقیقت یہ ارشاد اسلام میں قانون کی حکمرانی (Rule of Law) کا سنگ بنیاد ہے اصولی بات یہ ہے کہ ہر کام جو اسلامی قانون کے خلاف ہو جرم ہے اور کوئی شخص یہ حق نہیں رکھتا کہ ایسے کسی کام کا کسی کو حکم دے۔ جو شخص بھی خلاف قانون حکم دیتا ہے وہ خود مجرم ہے اور جو شخص اس حکم کی تعمیل کرتا ہے وہ بھی مجرم ہے۔ کوئی ماتحت اس عذر کی بنا پر سزا سے نہیں بچ سکتا کہ اس کے افسر بالا نے اسے ایک ایسے فعل کا حکم دیا تھا جو قانون میں جرم ہے۔ (تفہیم:۵/۴۴۶۔ الممتحنہ حاشیہ ۲۲)

تخریج :

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ; حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ' عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ' عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ' عَنْ عَلِيٍّ' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا' فَاَوْقَدَ نَارًا' فَقَالَ: اُدْخُلُوْهَا فَاَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا' فَقَالَ اٰخَرُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا' فَذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ: لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا' لَوْ دَخَلُوْهَا لَمْ يَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ' وَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ: لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَ مَخْلُوْقًا فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْمَخْلُوْقَ۔

مآخذ:

① ❁ بخاری:۲/۱۰۷۸۔ کتاب اخبار الاحاد باب ما جاء فی اجازة خبر الواحد الصدوق فی الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحکام۔ ❁ مسلم:۲/۱۲۴۔ کتاب الامارة باب وجوب اطاعة الامراء فی غیر معصية و تحریمها فی المعصية۔ اور باب وجوب الوفاء بیعة الخلیفة الاول۔ اس مقام پر اطعه فی طاعة اللّٰه واعصه فی معصية اللّٰه عزوجل۔ ❁ ابو داؤد:۳/۴۰۔ کتاب الجهاد باب فی الطاعة۔ ❁ نسائی:۷/۱۵۹، ۱۶۰۔ کتاب البیعة باب جزاء من امر بمعصية فاطاع۔ ❁ مسند احمد:۲/۱۶۱۔ عبداللّٰه بن عمرو بن العاص۔

② ❁ احکام القرآن للجصاص ۳/۴۴۲۔ سورة الممتحنة۔

❁ ❁ ❁

اولی الامر اور اصول اطاعت:

((السمع والطاعة على المرء المسلم فی ما احب وكره مالم یؤمر بمعصية فاذا أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة)) (بخاری و مسلم)

”ایک مسلمان پر سمع و طاعت لازم ہے خواہ برضا و رغبت کرے یا بکراہت۔ تاوقتیکہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔ پھر جب اس کو معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سمع ہے نہ طاعت۔“

((ان امر علیکم عبد مجدع یقودکم بکتاب اللّٰه فاسمعوا واطیعوا)) (مسلم)

”اگر تم پر کوئی نکٹا غلام بھی امیر بنا دیا جائے جو کتاب اللہ کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو اس کی سنو اور اطاعت کرو۔“

((لا طاعة فی معصية۔ انما الطاعة فی المعروف)) (بخاری و مسلم)

”معصیت میں کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت تو صرف معروف میں ہے۔“

((لا طاعة لمن عصی اللّٰه)) طبرانی

”کوئی اطاعت اس شخص کے لئے نہیں ہے جو اللہ کا نافرمان ہو۔“

((لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق)) (شرح السنة)

”خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔“

تشریح: سنت کے یہ تمام محکمات اس باب میں ناطق ہیں کہ ایک اسلامی ریاست میں مجلس قانون ساز کوئی ایسا قانون

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بنانے کا حق نہیں رکھتی۔ جو اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے خلاف ہو' اور اگر وہ ایسا کوئی قانون بنا دے۔ تو وہ رد کر دیئے جانے کے لائق ہے نہ کہ نافذ ہونے کے لائق۔ اسی طرح یہ احادیث اس باب میں بھی ناطق ہیں کہ ایک اسلامی ریاست کی عدالتوں میں اللہ اور رسول کا قانون لازما نافذ ہونا چاہیئے اور جو بات کتاب و سنت کی دلیل سے حق ثابت کر دی جائے اسے کوئی جج اس بنا پر رد نہیں کر سکتا۔ کہ لیجسلیچر کا بنایا ہوا قانون اس کے خلاف ہے۔ تصادم کی صورت میں اللہ اور رسول کا قانون نہیں بلکہ لیجسلیچر کا قانون حدود دستور سے خارج قرار دیا جانا چاہیئے۔ اسی طرح یہ احادیث اس باب میں بھی ناطق ہیں کہ اسلامی ریاست کی انتظامیہ کو ایسا کوئی حکم یا ضابطہ بنانے کا حق نہیں ہے جس سے خدا اور رسول کی معصیت لازم آتی ہو۔ اگر وہ ایسا کوئی حکم دے اور لوگ اس کی اطاعت نہ کریں تو وہ مجرم نہیں ہوں گے' بلکہ اس کے برعکس' خود حکومت زیادتی کی مرتکب ہو گی۔

دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ ایک اسلامی ریاست میں اولی الامر مسلمان ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ نزاع کی صورت میں متنازع فیہ معاملے کو اللہ اور رسول کی طرف پھیرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ رعایا اور حکومت کی نزاع میں اللہ اور رسول کو حکم صرف مسلمان اولی الامر ہی مان سکتے ہیں نہ کہ کافر اولی الامر۔ مستند احادیث کی تصریحات بھی اس کی تائید بلکہ تاکید کرتی ہیں۔ چنانچہ ابھی اوپر نبی ﷺ کے یہ ارشادات نقل ہو چکے ہیں کہ "اگر ایک نکٹا غلام بھی تم پر امیر بنا دیا جائے جو کتاب اللہ کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو اس کی سنو اور اطاعت کرو" اور یہ کہ "کوئی اطاعت اس شخص کے لئے نہیں جو اللہ کا نافرمان ہو' ایک اور حدیث میں حضرت عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہم سے اس بات پر بیعت لی تھی:

((ان لا ننازع الامر اهله الا ان تروا كفرا بواحا عندكم من الله فيه برهان)) (بخاری و مسلم) "ہم اپنے حکمرانوں سے جھگڑا نہ کریں گے الا یہ کہ ہم ان کے کاموں میں کھلا کھلا کفر دیکھیں جو ہمارے پاس ان کے خلاف اللہ کی طرف سے ایک دلیل ہو"۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب صحابہؓ کرام نے نبی ﷺ سے برے حاکموں کے خلاف بغاوت کرنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا۔ ((لا' ما اقاموا الصلوة)) (مسلم) "نہیں' جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔"

ان تصریحات کے بعد اس امر میں کوئی شک باقی نہیں رہتا کہ ایک اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے صاحب امر بننے کی کوئی گنجائش نہیں ہے' بالکل اسی طرح جس طرح ایک اشتراکی ریاست میں منکرین اشتراکیت اور ایک جمہوری ریاست میں مخالفین جمہوریت کے لئے اولی الامر بننے کا نہ عقلا کوئی موقع ہے' نہ عملاً۔

تیسرا نکتہ یہ ہے کہ ان احادیث کی رُو سے مسلمان اپنے اولی الامر سے نزاع کا حق رکھتے ہیں اور نزاع کی صورت میں فیصلہ جس چیز پر چھوڑا جائے گا وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہو گی۔ یہ آخری سند جس کے حق میں بھی فیصلہ دے دے اسے ماننا پڑے گا خواہ فیصلہ اولی الامر کے حق میں ہو یا رعایا کے حق میں' اب یہ ظاہر بات ہے کہ اس حکم کا تقاضا پورا کرنے کے لئے کوئی ادارہ ایسا ہونا چاہیئے جس کے پاس نزاع لے جائی جائے اور جس کا کام یہ ہو کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق اس نزاع کا فیصلہ کرے۔ یہ ادارہ خواہ کوئی مجلس علماء ہو یا سپریم کورٹ' یا کوئی اور اس کے تعین کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی خاص شکل پر شریعت نے ہمیں مجبور نہیں کر دیا ہے۔ مگر بہرحال ایسا کوئی ادارہ مملکت میں ہونا چاہیئے اور اس کو یہ حیثیت حاصل ہونی چاہیئے کہ انتظامیہ اور مقننہ اور عدلیہ کے احکام اور فیصلوں کے خلاف اس کے پاس مرافعہ کیا جا سکے' اور اس کا بنیادی اصول یہ ہونا چاہیئے کہ کتاب وسنت کی ہدایات کے مطابق وہ حق اور باطل کا فیصلہ کرے۔ (اسلامی ریاست ص ۳۸۳' ۳۸۶)

تخریج:

① حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ' قَالَ: حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ' عَنْ عَمْرٍو' عَنْ بُكَیْرٍ' عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ' عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ' قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰی عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِیْضٌ' قُلْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ حَدِّثْنَا بِحَدِیْثٍ یَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْنَا فَقَالَ فِیْمَا اَخَذَ عَلَیْنَا اَنْ بَایَعْنَا عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِیْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وعُسْرِنَا وَیُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَاَلَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا' عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِیْهِ بُرْهَانٌ۔

② عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ' قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰی عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِیْضٌ' قُلْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ حَدِّثْنَا بِحَدِیْثٍ یَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' فَبَایَعْنَا' فَقَالَ: فِیْمَا اَخَذَ عَلَیْنَا اَنْ بَایَعْنَا عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِیْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَیُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِیْهِ بُرْهَانٌ۔

③ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ' قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ' قَالَ: نا عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ' قَالَ: حَدَّثَنِیْ بُكَیْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ' عَنْ جَنَازَةَ ابْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ' قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰی عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِیْضٌ' فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ' بِحَدِیْثٍ یَنْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْنَا فَكَانَ فِیْمَا اَخَذَ عَلَیْنَا اَنْ بَایَعْنَا عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِیْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَیُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَلَا نُنَازِعُ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ قَالَ: اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِیْهِ بُرْهَانٌ۔

④ حَدَّثَنَا دَاؤُدُ ابْنُ رُشَیْدٍ' قَالَ: نَا الْوَلِیْدُ یعنی ابن مُسْلِمٍ' قَالَ: نا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ' قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَوْلٰی بَنِیْ فَزَارَةَ وَهُوَ رُزَیْقُ بْنُ حَیَّانَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكِ ن الْاَشْجَعِیَّ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: خِیَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَ هُمْ وَیُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْكُمْ' وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَیَلْعَنُوْنَكُمْ' قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَانُنَا بِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاَ' مَا اَقَامُوْا فِیْكُمُ الصَّلاَةَ' قَالَ: لاَ' مَا اَقَامُوْا فِیْكُمُ الصَّلاَةَ اِلاَّ مَنْ وَلِیَ عَلَیْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ' فَلْیَكْرَهْ مَا یَاْتِیْ مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَلاَ یَنْزِ عَنَّ یَدًا مِنْ طَاعَةٍ۔

⑤ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ' عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ' قَالَ: حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ' عَنْ عَبْدِاللّٰهِ' عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَةٍ' فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلاَ سَمْعَ وَلاَ طَاعَةَ۔

⑥ حَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ' قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ' قَالَ: نا مَعْقِلٌ' عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ' عَنْ یَحْیَی بْنِ حُصَیْنٍ' عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ' قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْلاً كَثِیْرًا ثُمَّ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ: اِنْ اُمِّرَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ: اَسْوَدُ' یَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا۔

⑦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِاِبْنِ الْمُثَنّٰی' قَالاَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ' قَالَ: نا شُعْبَةُ عَنْ زُبَیْدٍ' عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ' عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ' عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَیْشًا وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ رَجُلاً' فَاَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: اُدْخُلُوْهَا' فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ یَدْخُلُوْهَا' وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: اِنَّا فَرَرْنَا مِنْهَا' فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ لِلَّذِیْنَ اَرَادُوْا اَنْ یَّدْخُلُوْهَا' لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ' وَقَالَ لِلْاٰخَرِیْنَ قَوْلاً حَسَنًا قَالَ: لاَ طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ' اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ۔

⑧ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ' قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ' قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعْدُ بْنُ عُبَیْدَةَ' عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ' عَنْ عَلِیٍّ' قَالَ: بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً' فَاسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ' وَاَمَرَهُمْ اَنْ یُطِیْعُوْهُ فَغَضِبَ' قَالَ: اَلَیْسَ اَمَرَكُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُطِیْعُوْنِیْ؟ قَالُوْا: بَلٰی' قَالَ: فَاجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا' فَجَمَعُوْا' فَقَالَ: اَوْقِدُوْا نَارًا' فَاَوْقَدُوْهَا' فَقَالَ: اُدْخُلُوْهَا' فَهَمُّوْا' وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ یُمْسِكُ بَعْضًا' وَیَقُوْلُوْنَ: فَرَرْنَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ' فَمَا زَالُوْا حَتّٰی خَمِدَتِ النَّارُ' فَسَكَنَ غَضَبُهٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اَلطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ۔

⑨ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ' ثنا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ' ح و حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ' ثنا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ' قَالاَ: ثنا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ' عَنْ اَبِیْهِ' عَنْ جَدِّهٖ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَلِيْ اُمُوْرَكُمْ بَعْدِيْ رِجَالٌ يُطْفِئُوْنَ السُّنَّةَ وَيَعْمَلُوْنَ بِالْبِدْعَةِ' وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيْتِهَا' فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ اَدْرَكْتُهُمْ' كَيْفَ اَفْعَلُ؟ قَالَ: تَسْأَلُنِيْ يَابْنَ اُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ؟ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ۔

⑩ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ' اَبُوْ مُحَمَّدٍ الطَّالَقَانِيُّ الْقَطَّانُ قَدِمَ بغداد وَحَدَّثَ بِهَا عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِالْمَجِيْدِ الطَّالَقَانِيِّ۔ روی عنه اَبُوْ حَفْصِ بْنِ شَاهِيْنٍ' اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ' اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْوَاعِظُ' حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّالَقَانِيُّ' حَدَّثَنَا عَمَّارُ ابْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ' حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الرَّازِيُّ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ جَعْفَرِ بْنِ هَارُوْنَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ الْمَهْدِيِّ' عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔

مآخذ:

① ❁ بخاری:۲/۱۰۴۵۔ کتاب الفتن' باب قول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم سترون بعدی امورا تنکرونها۔ ❁ مسلم:۲/۱۲۵۔ کتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة عن عبادة بن الصامت۔ ❁ نسائی:۷/۱۳۹۔ کتاب البیعة' باب البیعة علی الاثرة۔ ❁ السنن الکبرٰی:۸/۱۴۵۔ کتاب قتال اهل البغی باب کیفیة البیعة عن عبادة بن الصامت۔

② ❁ بخاری:۲/۱۰۴۵۔ کتاب الفتن' باب قول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم سترون بعدی امورا تنکرونها۔ ❁ مسلم:۲/۱۲۴۔ کتاب الامارة' باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة۔ ❁ نسائی:۷/۱۳۹۔ کتاب البیعة' باب البیعة علی القول بالعدل۔ ❁ مسند احمد:۵/۳۱۴۔ عن عباده بن صامت۔

③ ❁ مسلم:۲/۱۲۵۔ کتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة و تحریمها فی معصیة۔ ❁ بخاری:۲/۱۰۴۵۔ کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم سترون بعدی امورا تنکرونها۔ ❁ بخاری ۲/۱۰۶۹۔ کتاب الاحکام باب کیف یبایع الامام الناس۔ بخاری میں ولا ننازع الامر اهله کے بعد وان نقوم او نقول بالحق حیث ماکنا لا نخاف فی اللّٰه لومة لائم ہے۔ الا ان تروا کفرا بواحا عندکم الخ والی عبارت اس جگہ نہیں ہے۔

❁ ریاض الصالحین ص ۶۸ حدیث ۱۸۶

④ ❁ مسلم:۲/۱۲۹۔ کتاب الامارة باب خیار الائمة وشرارهم۔ ❁ سنن دارمی:۲/۲۳۲۔ کتاب الرقاق' باب فی الطاعة ولزوم الجماعة۔ ❁ مسند احمد ۶/۲۴۔ عوف بن مالک۔ تاریخ بغداد:۷/۳۱۸۔

⑤ ❁ بخاری:۲/۱۰۵۷۔ کتاب الاحکام' باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصیة۔ ❁ مسلم ج۲۔ ص۱۲۵۔

---

(1) وبهامش الاصل۔ عن نسخة الاخری فی معصیة اللّٰه۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب الامارۃ' باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ۔ ❁ ابو داؤد:۴۱/۳۔ کتاب الجھاد باب فی الطاعۃ۔ عن عبداللّٰہ۔ ❁ ترمذی ابواب الجھاد باب ما جاء لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ ترمذی میں فلا سمع علیہ ولا طاعۃ ہے۔ ❁ نسائی ۱۶۰/۷۔ کتاب البیعۃ' باب جزاء من امر بمعصیۃ فاطاع۔ عن عبداللّٰہ بن عمر۔ ❁ ابن ماجہ کتاب الجھاد باب ۴۰' لا طاعۃ فی معصیۃ اللّٰہ۔ عن عبداللّٰہ بن عمر۔ ❁ السنن الکبرٰی للبیھقی ۱۵۶/۸۔ کتاب قتال اھل البغی۔ عن عبداللّٰہ بن عمر۔ ❁ مسند احمد:۱۷/۲' ۱۴۲۔ ❁ کنز العمال:۶۸/۶۔ حدیث نمبر۱۴۸۸۱۔ بخاری نے ایک روایت کتاب الجہاد میں باب السمع والطاعۃ للامام مالم یامر بمعصیۃ کے تحت مندرجہ الفاظ میں نقل کی ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

⑥ ❁ مسلم:۱۲۵/۲۔ کتاب الامارۃ' باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ و تحریمھا فی المعصیۃ۔ ❁ ترمذی ابواب الجھاد باب ما جاء فی طاعۃ الامام۔ ❁ نسائی:۱۵۴/۷۔ کتاب البیعۃ باب الحض علی طاعۃ الامام اس میں استعمل ہے۔ ❁ ابن ماجہ کتاب الجہاد باب ۳۹۔ طاعۃ الامام۔ ❁ ابن ماجہ میں ما قَادَکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ ہے۔ ❁ السنن الکبرٰی للبیھقی:۱۵۵/۸۔ کتاب قتال اھل البغی' باب جواز تولیۃ الامام من ینوب عنہ وان لم یکن قریشا۔ ❁ مسند احمد:۷۰/۴۔ ❁ مسند احمد:۳۸۱/۵۔:۴۰۲/۶' ۴۰۳

⑦ ❁ مسلم:۱۲۵/۲۔ کتاب الامارۃ' باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ۔ ❁ ابو داؤد ۴۰/۳۔ کتاب الجھاد' باب فی الطاعۃ۔ ❁ نسائی ۱۶۰/۷۔ کتاب البیعۃ باب جزاء من امر بمعصیۃ فاطاع۔ ❁ مسند احمد:۱۲۹/۱۔ عن علیؓ اور کنز العمال ۷۷/۶۔ حدیث نمبر۱۴۹۱۱۔ اور مسند احمد کے اسی صفحہ پر لا طاعۃ لِبَشَرٍ فی معصیۃ اللّٰہ ہے۔ اور ص۱۳۱ پر لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ اللّٰہ عزوجل عن علیؓ اور ۴۰۹/۱۔ عن ابن مسعود۔ ❁ مسند احمد:۴۲۶/۴' ۴۲۷' ۴۳۶۔ عن عمران بن حصین۔ ان صفحات پر لا طاعۃ فی معصیۃ اللّٰہ عزوجل ہے۔ ❁ مسند احمد ۶۶/۵' ۶۷' ۷۰۔ حکم بن عمرو الغفاری عن عمران بن حصین۔ اس صفحہ پر بھی لا طاعۃ فی معصیۃ اللّٰہ ہے۔ ❁ المعجم الکبیر للطبرانی:۲۰۸/۳' ۲۰۹۔ عمران بن حصین لا طاعۃ لاحد فی معصیۃ اللّٰہ۔ اور ص۲۱۱ پر لا طاعۃ فی معصیۃ اللّٰہ ہے۔ ❁ کنز العمال:۷۶/۶۔ حدیث ۱۴۹۰۷۔ عن ابن مسعود لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ اللّٰہ۔ ❁ کنز العمال:۷۹۱/۵۔ حدیث ۱۴۳۹۸۔

⑧ ❁ بخاری:۶۲۲/۲۔ کتاب المغازی' باب سریۃ عبداللّٰہ بن حذافۃ السھمی۔ ❁ بخاری ۱۰۵۸/۲۔ کتاب الاحکام باب السمع و الطاعۃ للامام مالم تکن معصیۃ۔ ❁ مسلم:۱۲۵/۲۔ کتاب الامارۃ' باب وجوب طاعۃ الامرء۔ ❁ مسند احمد:۸۲/۱' ۹۴' ۱۲۴۔

⑨ ❁ ابن ماجہ کتاب الجھاد' باب۴۰۔ لا طاعۃ فی معصیۃ اللّٰہ۔ ❁ مجمع الزوائد ۲۲۶/۵۔ کتاب الخلافۃ' باب لا طاعۃ فی معصیۃ۔ عن عبادہ بن الصامت۔ ❁ مسند احمد:۴۰۰/۱۔ عن ابن مسعود۔ اس صفحہ پر لَیْسَ یا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ طَاعَۃٌ لِمَنْ عَصَی اللّٰہَ ہے۔ ❁ مسند احمد:۳۲۵/۵۔ عن عبادہ بن الصامت۔ ❁ کنز العمال:۷۱/۶۔ حدیث نمبر۱۴۸۸۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن ابن مسعود۔

① ⊛ تاریخ بغداد خطیب بغدادی ۲۲/۱۰۔ عبداللہ بن عمر الطالقانی نمبر ۵۱۳۷۔ ⊛ مجمع الزوائد:۲۲۶/۵۔ بحوالہ الطبرانی۔ ⊛ زاد المعاد جز ۲ ص۱۶۸۔ فصل فی سریۃ عبداللہ بن حذافہ السھمی۔ ⊛ ابو نعیم بحوالہ کنز العمال:۷۹۲/۵۔ حدیث نمبر ۱۴۴۰۱۔ عن ابن سیرین ان عمران بن حصین قال للحکم الغفاری: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ قَالَ: نَعَمْ۔

ترمذی نے ابواب الجہاد میں ایک باب بایں عنوان قائم کیا ہے۔ باب ما جاء لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔ مگر اس کے تحت مندرجہ بالا الفاظ نقل نہیں کئے۔

⊛ ⊛ ⊛

جوابدہی کا تصور:

((کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته)) (بخاری کتاب الاحکام باب قول اللہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم) ①

"تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور تم سب خدا کے سامنے اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہو۔"

تشریح : سب مومن خلافت کے حامل ہیں۔ خدا کی طرف سے جو خلافت مومنوں کو عطا ہوتی ہے۔ وہ عمومی خلافت (Papular Vicegerency) ہے کسی شخص یا خاندان یا نسل یا طبقہ کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ ہر مومن اپنی جگہ خدا کا خلیفہ ہے۔ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے فردا فردا ہر ایک خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔ اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ کے مقابلہ میں کسی حیثیت سے فروتر نہیں ہے۔ (اسلامی ریاست ص۱۴۰)

اسلام اور جہانگیریت:

((اسمعوا واطیعوا ولو استعمل علیکم عبد حبشی کان رأسه زبیبة))

"سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تمہارے اوپر ایک گنجا حبشی غلام ہی حاکم بنا دیا جائے۔"

تشریح : اسلام کسی نسل یا قوم یا وطن کا نام نہیں ہے۔ وہ ایک قانون زندگی اور نظام حیات ہے جس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ عربی، عجمی، حبشی، چینی، ہندی، فرنگی سب اس کو اختیار کر سکتے ہیں اور اختیار کر لینے کے بعد سب کے حقوق، اختیارات اور مراتب اس کے نظام اجتماعی میں یکساں قرار پاتے ہیں۔ اس کو انسان کی نسل، یا رنگ یا وطنیت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ وہ انسان کو محض انسان ہونے کی حیثیت سے خطاب کرتا ہے اور اس کے سامنے زندگی

---

① اس حدیث کی تخریج دوسرے مقام آ چکی ہے۔ (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسر کرنے کا ایک طریقہ اور تنظیم حیات انسانی کا ایک قانون پیش کرتا ہے جو اس کے نزدیک بہترین ہے۔ اس طریقہ و قانون کو جو کوئی اختیار کر لے وہ اسلامی جماعت کا رکن ہے۔ اسلامی حکومت میں برابر کا شریک ہے۔ اور اس کی شخصی قابلیت اسے خلیفہ و امام کے درجہ تک بھی پہنچا سکتی ہے۔ جس طرح دنیا کی حکومتوں میں فرمانروائی کی قابلیتوں کا معیار سول سروس یا اسی قسم کا کوئی اور امتحان پاس کرنا ہے' اسی طرح اسلام کی حکومت میں فرمانروائی اور منصب اصلاح و ہدایت کی اہلیت کا اصولی معیار اسلام کے نظام حیات کو اختیار کرنا اور اس کے قانون حق کی پابندی کرنا ہے۔ جو کوئی اس معیار پر پورا اترتا ہے وہ بلالحاظ نسل و رنگ اس منصب پر فائز ہو جاتا ہے۔ اسلام میں نہ تو "حکومت قوم بر قوم دیگر" کا کوئی سوال ہے اور نہ "حکومت قوم بر قوم خود" کا۔ بلکہ وہ "حکومت صالحہ" کا اصول پیش کرتا ہے اور اس کے نزدیک صالح اگر ایک حبشی غلام ہو تو کوئی چیز اسے شرفائے عرب پر حکومت کرنے سے نہیں روک سکتی۔

اسلام کی آخری دعوت عرب سے اٹھی۔ عربوں ہی کو اس کا علم بلند کرنے کا شرف حاصل ہے۔ مگر اس نے کبھی حکومت و فرمانروائی کو عرب کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ جب تک عرب "صالح" رہے۔ انہوں نے آدھی دنیا پر حکومت کی۔ جب ان میں صلاحیت باقی نہ رہی تو جن عجمی قوموں کو عربوں نے فتح کیا تھا' وہ اسلامی حکومت کی مسند نشین بن گئیں اور انہوں نے خود عرب پر حکومت کی۔ ترک اسلام کے شدید دشمن تھے' مگر جب وہ اسلام کے دائرہ میں داخل ہو گئے تو دنیائے اسلام کے آدھے سے زیادہ حصے نے انہیں اپنا حکمران تسلیم کیا اور چاٹگام سے لے کر قرطاجنہ تک ان کی فرمانروائی کے پھریرے اڑتے رہے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۱۲۹' ۱۳۱۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

اسلامی جمہوریت:

((یا ایها الناس' الا ان ربکم واحد' لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاسود علی احمر ولا لاحمر علی الاسود الا بالتقوٰی ان اکرمکم عندالله اتقاکم)) (۱)

"لوگو! سن رکھو تمہارا رب ایک ہے عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ نہ کالے کو گورے پر یا گورے کو کالے پر کوئی فضیلت ہے۔ فضیلت اگر ہے تو تقویٰ کی بنا پر ہے۔ درحقیقت تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہے۔

پس منظر: حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے مندرجہ بالا خطبہ ارشاد فرمایا۔

تشریح: ایسی سوسائٹی جس میں ہر شخص خلیفہ ہو اور خلافت میں برابر کا شریک ہو' طبقات کی تقسیم اور پیدائشی یا معاشرتی امتیازات کو اپنے اندر راہ نہیں دے سکتی۔ اس میں تمام افراد مساوی الحیثیت اور مساوی المرتبہ ہوں گے۔ فضیلت جو کچھ بھی ہو گی وہ شخصی قابلیت اور سیرت کے اعتبار سے ہو گی۔ یہی بات ہے جس کو نبی ﷺ نے بار بار بتصریح بیان فرمایا ہے۔

فتح مکہ کے بعد جب تمام عرب اسلامی ریاست کے دائرے میں آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے خاندان والوں کو' جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب میں برہمنوں کی سی حیثیت رکھتے تھے۔ خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

((الحمد للّٰہ الذی اذھب عنکم عیبۃ الجاھلیۃ و تکبرھا' یا ایھا الناس' الناس رجلان۔ بر تقی کریم علی اللّٰہ' وفاجر شقی ھین علی اللّٰہ۔ الناس کلھم بنو آدم و خلق اللّٰہ آدم من تراب۔ قال اللّٰہ تعالٰی یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی)) [۲] (الآیۃ)

"شکر ہے اس خدا کا جس نے جاہلیت کا عیب اور تکبر تم سے دور کر دیا۔ لوگو! انسان دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو نیک اور پرہیزگار ہو' وہ اللہ کے نزدیک معزز ہے۔ دوسرا وہ جو بد اعمال اور شقی ہو' وہ اللہ کے نزدیک فرومایہ ہے۔ اصل کے اعتبار سے سب انسان اولاد آدم ہیں اور آدم کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا تھا۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ "لوگو' ہم نے تم کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے......" (اسلامی ریاست ص۱۴۰' ۱۴۱) ایسی سوسائٹی میں جب کسی فرد یا کسی گروہ افراد کے لئے اس کی پیدائش یا اس کے معاشرتی مرتبے (Social Status) یا اس کے پیشے کے اعتبار سے اس قسم کی رکاوٹیں (Disabilities) نہیں ہو سکتیں' جو اس کی ذاتی قابلیتوں کے نشوونما اور اسکی شخصیت کے ارتقاء میں کسی طرح بھی مانع ہوں۔ اس کو سوسائٹی کے تمام دوسرے افراد کی طرح ترقی کے یکساں مواقع حاصل ہونے چاہیں۔ اس کے لئے راستہ کھلا ہوا ہونا چاہیئے کہ اپنی قوت و استعداد کے لحاظ سے جہاں تک بڑھ سکتا ہے بڑھتا چلا جائے۔ بغیر اس کے کہ دوسروں کے اسی طور پر بڑھنے میں مانع ہو۔ یہ چیز اسلام میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ غلام اور غلام زادے فوجوں کے سپہ سالار اور صوبوں کے گورنر بنائے گئے اور بڑے بڑے اونچے گھرانوں کے شیوخ نے ان کی ماتحتی کی۔ چمار جوتیاں گانٹھتے گانٹھتے اٹھے اور امامت کی مسند پر بیٹھ گئے۔ جولاہے اور بزاز مفتی اور قاضی اور فقیہہ بنے اور آج ان کے نام بزرگوں کی فہرست میں ہیں۔ حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ اسمعوا و اطیعوا ولو استعمل علیکم عبد حبشی "سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تمہارا سردار ایک حبشی ہی کیوں نہ بنا دیا جائے؟ [۳] (اسلامی ریاست ص۱۴۱' ۱۴۲)

تخریج :

① اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَابْنُ مَرْدَوَیْہِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَسْطِ التَّشْرِیْقِ خُطْبَۃَ الْوَدَاعِ' فَقَالَ: یَآیُّھَا النَّاسُ! اَلاَ اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ' لاَ فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ' وَلاَ لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ' وَلاَ لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ' وَلاَ لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ اِلاَّ بِالتَّقْوٰی' اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقَاکُمْ' اَلاَھَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ' قَالَ: فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ۔

---

[۱] تفسیر روح المعانی' بحوالہ بیہقی و ابن مردویہ' ۱۴۸/۲۶

[۲] تفسیر روح المعانی' ۱۴۸/۲۶

[۳] بخاری کتاب الاحکام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِی اَبِیْ، ثنا اِسْمَاعِیْلُ، ثنا سَعِیْدٌ الجریری عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَسْطِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ، فَقَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی اَعْجَمِیٍّ، وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ، وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ، وَلَا اَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔ اَبَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: یَوْمٌ حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ: اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ بَیْنَکُمْ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ، قَالَ: وَلَا اَدْرِیْ! قَالَ اَوْ اَعْرَاضَکُمْ اَمْ لَا، کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا، اَبَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

③ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَافَ یَوْمَ الْفَتْحِ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ یَسْتَلِمُ الْاَرْکَانَ بِمِحْجَنِهٖ فَلَمَّا خَرَجَ لَمْ یَجِدْ مُنَاخًا، فَنَزَلَ عَلٰی اَیْدِی الرِّجَالِ فَخَطَبَهُمْ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَتَکَبُّرَهَا، یَا اَیُّهَا النَّاسُ، اَلنَّاسُ رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِیٌّ کَرِیْمٌ عَلَی اللّٰهِ، وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ هَیِّنٌ عَلَی اللّٰهِ، النَّاسُ کُلُّهُمْ بَنُوْ آدَمَ، وَخَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ تُرَابٍ، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَاُنْثٰی اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی خَبِیْرٌ۔

④ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ، نا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، نا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دِیْنَارٍ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَقَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِاٰبَائِهَا، فَالنَّاسُ رَجُلَانِ، رَجُلٌ بَرٌّ تَقِیٌّ کَرِیْمٌ عَلَی اللّٰهِ، وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ هَیِّنٌ عَلَی اللّٰهِ، وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ، وَخَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنَ التُّرَابِ، قَالَ اللّٰهُ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاکُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔

هذا حدیث غریب، لا نعرفه من حدیث عبداللّٰه بن دینار عن ابن عمر الا من هذا الوجه، وعبداللّٰه بن جعفر یضعف ضعفه یحی بن معین وغیره۔ وهو والد علی بن مدینی وفی الباب عن ابی هریرة و عبداللّٰه بن عباس۔

مآخذ:

① ❁ روح المعانی پ۲۶۔ ۱۴۸/۹ مطبوعہ تہران۔ ❁ شعب الایمان: ۲۸۹/۴

② ❁ مسند احمد: ۴۱۱/۵۔ حدیث رجل من اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم۔ ❁ مجمع الزوائد: ۲۶۶/۳۔ کتاب الحج باب الخطب فی الحج۔ ❁ شعب الایمان: ۲۸۹/۴۔ ❁ ابن مردویہ، بیہقی بحوالہ روح المعانی جز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۶، ص۱۴۸۔ الحجرات عن جابر۔ ۞ مجمع الزوائد:۸/۸۴۔ کتاب الادب باب لا فضل لاحد علی احد الا بالتقوٰی۔ عن ابی سعید۔ اس مقام پر مندرجہ ذیل عبارت ہے۔

۞ ۞ ۞

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَاَبَاکُمْ وَاحِدٌ فَلَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی اَعْجَمِیٍّ وَلَا اَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی رواہ الطبرانی فی الاوسط والبزار بنحوہ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ: اِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ دِیْنَکُمْ وَاحِدٌ اَبُوْکُمْ آدَمُ، وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ورجال البزار رجال الصحیح۔

مآخذ:

③ ۞ روح المعانی ۹/ ۱۶۳۔پ۲۶۔ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان اور مطبوعہ تہران :۹/ ۱۴۸ پ ۲۶۔

④ ۞ ترمذی:۲/ ۱۶۲، ۱۶۳۔ ابواب التفسیر، سورۃ الحجرات۔

۞ ۞ ۞

رشتہ دین پر مادی علائق کی قربانی:

"مجھے خاندان والوں کی محبت نے ہرگز نہیں کھینچا۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اللہ کے لئے تمہارے پاس ہجرت کرکے جا چکا ہوں۔ اب میرا جینا تمہارے ساتھ ہے اور مرنا تمہارے ساتھ۔"

پس منظر: فتح مکہ کے موقع پر رسول اکرمؐ غیر قبیلہ اور غیر علاقہ والوں کو لے کر خود اپنے قبیلہ اور اپنے وطن پر حملہ آور ہوئے اور غیروں کے ہاتھوں اپنوں کی گردنوں پر تلوار چلائی۔ عرب کے لئے یہ بالکل نئی بات تھی کہ کوئی شخص خود اپنے قبیلہ اور اپنے وطن پر غیر قبیلہ والوں کو چڑھا لائے اور وہ بھی کسی انتقام یا زر و زمین کے قضیہ کی بنا پر نہیں بلکہ محض ایک کلمۂ حق کی خاطر، جب قریش کے اوباش مارے جانے لگے تو ابو سفیان نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! قریش کے نونہال کٹ رہے ہیں۔ آج کے بعد قریش کا نام و نشان نہ رہے گا۔ رحمتہ للعالمینؐ نے یہ سن کر اہل مکہ کو امان دے دی۔ انصار سمجھے کہ رسول اللہؐ کا دل اپنی قوم کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا "حضورؐ آخر آدمی ہی تو ہیں اپنے خاندان والوں کا پاس کر ہی گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو ان باتوں کی خبر پہنچی تو انصار کو جمع کرکے مندرجہ بالا خطبہ فرمایا۔

جو کچھ حضورؐ نے فرمایا تھا، اسے لفظ بلفظ سچا کرکے دکھا دیا۔ باوجودیکہ مکہ معظمہ کے فتح ہو جانے کے بعد وہ علت باقی نہ رہی تھی جس کی بنا پر حضورؐ ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تھے۔ مگر آپؐ نے مکہ میں قیام نہ فرمایا۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ رسول خدا نے مکہ پر کسی وطنی یا انتقامی جذبہ کے تحت حملہ نہ کیا تھا، بلکہ محض اعلائے کلمۃ الحق مقصود تھا۔

اس کے بعد جب ہوازن اور ثقیف کے اموال فتح ہوئے تو پھر وہی غلط فہمی پیدا ہوئی۔ حضورؐ نے غنیمت میں سے قریش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نو مسلموں کو زیادہ حصہ دیا۔ انصار کے بعض نوجوان سمجھے کہ یہ قومی پاسداری کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے بگڑ کر کہا "خدا رسول اللہ کو معاف کرے وہ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو چھوڑتے ہیں حالانکہ اب تک ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں"۔ اس پر رسول اللہؐ نے ان کو پھر جمع کیا اور فرمایا کہ "میں ان لوگوں کو اس لئے زیادہ دیتا ہوں کہ یہ نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ محض ان کی تالیف قلب مقصود ہے۔ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ یہ دنیا کا مال لے جائیں اور تم خدا کے رسولؐ کو لے جاؤ"۔

غزوہ بنی المصطلق میں ایک غفاری اور ایک عوفی میں جھگڑا ہو گیا۔ غفاری نے عوفی کو تھپڑ مارا بنی عوف انصار کے حلیف تھے۔ اس لئے عوفی نے انصار کو مدد کے لئے پکارا۔ بنی غفار مہاجرین کے حلیف تھے۔ اس لئے غفاری نے مہاجرین کو آواز دی۔ قریب تھا کہ فریقین کی تلواریں کھنچ جائیں رسول اللہؐ کو خبر ہوئی تو آپؐ نے فریقین کو بلا کر فرمایا کہ یہ کیا جاہلیت کی پکار تھی جو تمہاری زبانوں سے نکل رہی تھی۔ (مالکم ولدعوۃ الجاھلیۃ) انہوں نے کہا کہ ایک مہاجر نے انصاری کو مارا ہے آپؐ نے فرمایا "تم اس جاہلیت کی پکار کو چھوڑ دو' یہ بڑی گھناؤنی چیز ہے"۔

اس غزوہ میں مدینہ کا مشہور قوم پرست لیڈر عبداللہ بن ابی بھی شریک تھا۔ اس نے جو سنا کہ مہاجرین کے حلیف نے انصار کے حلیف کو مارا ہے تو کہا کہ "یہ ہمارے ملک میں آکر پھل پھول گئے ہیں اور اب ہمارے ہی سامنے سر اٹھاتے ہیں۔ ان کی مثل تو ایسی ہے کہ کتے کو کھلا پلا کر موٹا کرو تا کہ وہ تجھی کو پھاڑ کھائے۔ بخدا مدینہ پہنچ کر جو ہم میں سے عزت والا ہو گا وہ ذلت والے کو نکال باہر کرے گا"۔ پھر اس نے انصار سے کہا کہ "یہ تمہارا ہی کیا دھرا ہے۔ تم نے ان لوگوں کو اپنے ملک میں جگہ دی اور اپنے اموال ان پر بانٹ دیئے۔ خدا کی قسم آج تم ان سے ہاتھ کھینچ لو تو یہ ہوا کھاتے نظر آئیں گے"۔ یہ باتیں رسول اللہؐ تک پہنچیں تو آپؐ نے عبداللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہؓ کو بلا کر فرمایا کہ تمہارا باپ یہ یہ کہتا ہے۔ وہ اپنے باپ سے غایت درجہ محبت رکھتے تھے اور ان کو فخر تھا کہ خزرج میں کوئی بیٹا اپنے باپ سے اتنی محبت نہیں کرتا۔ مگر یہ قصہ سن کر انہوں نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہؐ اگر حکم ہو تو میں اس کا سر کاٹ لاؤں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ پھر جب جنگ سے واپس ہوئے تو مدینہ پہنچ کر حضرت عبداللہؓ اپنے باپ کے آگے تلوار سونت کر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ "تو مدینہ میں گھس نہیں سکتا جب تک کہ رسول اللہؐ اجازت نہ دیں۔ تو کہتا ہے کہ ہم میں جو عزت والا ہے وہ ذلت والے کو مدینہ سے نکال دے گا۔ تو اب تجھے معلوم ہو کہ عزت صرف اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔ اس پر ابن ابی چیخ اٹھا کہ "لو سنو اے اہل خزرج! اب میرا بیٹا مجھ کو گھر میں گھسنے نہیں دیتا"۔ لوگوں نے آکر حضرت عبداللہ کو سمجھایا مگر انہوں نے کہا کہ "رسول اللہ کی اجازت کے بغیر یہ مدینہ کے سائے میں بھی پناہ نہیں لے سکتا"۔ آخر کار لوگ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ "جا کر عبداللہ سے کہو کہ اپنے باپ کو گھر میں جانے دے" جب عبداللہ نے یہ فرمان مبارک سنا تو تلوار رکھ دی اور کہا "ان کا حکم ہے تو اب یہ جا سکتا ہے"۔ [1]

---

[1] اس واقعہ کی پوری تفصیل ابن جریر کی تفسیر جلد۔ ۲۸۔ صفحہ ۶۶ یا ۷۰ میں ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنو قینقاع پر جب حملہ کیا گیا تو حضرت عبادہ بن صامتؓ کو ان کے معاملہ میں حکم بنایا گیا اور انہوں نے فیصلہ دیا کہ اس پورے قبیلے کو مدینہ سے جلا وطن کر دیا جائے۔ یہ لوگ حضرت عبادہ کے قبیلے خزرج کے حلیف تھے، مگر انہوں نے اس تعلق کا ذرہ برابر خیال نہ کیا۔ اس طرح بنو قریظہ کے معاملہ میں اوس کے سردار سعد بن معاذؓ کو حکم بنایا گیا اور ان کا فیصلہ یہ تھا کہ بنو قریظہ کے تمام مردوں کو قتل کر دیا جائے۔ عورتوں اور بچوں کو سبایا اور ان کے اموال کو غنیمت قرار دیا جائے۔ اس معاملہ میں حضرت سعدؓ نے ان حلیفانہ تعلقات کا ذرہ خیال نہ کیا جو اوس اور بنو قریظہ کے درمیان مدت سے قائم تھے۔ حالانکہ عرب میں حلف کی جو اہمیت تھی وہ سب کو معلوم ہے اور مزید برآں یہ لوگ صدیوں سے انصار کے ہم وطن تھے۔

(اسلامی ریاست ص ۲۳۵ تا ۲۳۸)

تخریج:

① حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ، قَالَ: نا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: نا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَفَدَتْ وُفُوْدًا اِلٰى مُعَاوِيَةَ، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ، فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ، وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِمَّا يكثر اَنْ يَدْعُوْنَا اِلٰى رَحْلِهٖ، فَقُلْتُ: اَلَا اَصْنَعُ طَعَامًا؟ فَادْعُوْهُمْ اِلٰى رَحْلِيْ فَاَمَرْتُ بِطَعَامٍ يصنع، ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ، فَقُلْتُ: الدَّعْوَةُ عِنْدِيَ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: سَبَقْتَنِيْ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَلَا اُعْلِمُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِكُمْ، يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ۔ فَقَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلٰى اِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ، وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْاُخْرٰى، وَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ۔۔۔ فَاَخَذُوْا بَطْنَ الْوَادِيْ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَتِيْبَةٍ، قَالَ: فَنَظَرَ فَرَاٰنِيْ، فَقَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ کئی جماعتیں سفر کر کے حضرت معاویہ کے پاس گئیں۔ یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ عبداللہ بن رباح نے بتایا کہ ہم میں سے ہر ایک، ایک دوسرے کا کھانا تیار کرتا تھا اور ابو ہریرۃ ان میں سے تھے جو اکثر اوقات ہمیں اپنے گھر پر مدعو کیا کرتے تھے۔ میں نے سوچا کہ میں کیوں نہ کھانا تیار کروں اور ان سب کو اپنے گھر پر دعوت طعام دوں۔ یہ طے کر کے میں شام کو ابو ہریرۃ سے جا کر ملا اور کہا آج شام دعوت میرے ہاں ہو گی۔ ابو ہریرۃ بولے۔ تو مجھ سے سبقت لے گیا میں نے کہا ہاں۔ پھر میں نے ان سب کو دعوت پر بلایا۔ حضرت ابو ہریرۃ نے کہا اے انصار کے گروہ میں تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے فتح مکہ کے بعد کا ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مکہ میں قدوم میمنت فرمایا تو ایک جانب زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب خالد بن ولید کو (ایک کو میمنہ اور دوسرے کو میسرہ پر) اور ابو عبیدہ بن جراح کو ان لوگوں کا سردار مقرر کیا جن کے پاس زریں نہ تھیں۔ انہوں نے وادی کے اندر کا راستہ لیا اور رسول اللہ ﷺ چھوٹے سے دستے میں تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يَاْتِيْنِيْ اِلَّا اَنْصَارِيٌّ زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ' فَقَالَ: اِهْتِفْ لِيْ بِالْاَنْصَارِ' قَالَ: فَاَطَافُوْا بِهٖ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ اَوْ بَاشًا لَهَا وَاَتْبَاعًا' فَقَالُوْا: نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَاِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ' وَاِنْ اُصِيبُوْا اَعْطَيْنَا الَّذِيْ سُئِلْنَا' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ اِلٰى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَاَتْبَاعِهِمْ' ثُمَّ قَالَ: بِيَدَيْهِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى' ثُمَّ قَالَ: حَتّٰى تَوَافُوْنِيْ بِالصَّفَا' قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَمَاشَاءَ اَحَدٌ مِّنَّا اَنْ يَّقْتُلَ اَحَدًا اِلَّا قَتَلَهٗ' وَمَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ يُوَجِّهُ اِلَيْنَا شَيْئًا' قَالَ: فَجَآءَ اَبُوْ سُفْيَانَ' فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِيْحَتْ خَضْرَآءُ قُرَيْشٍ' لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ' فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ' وَرَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ' قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَجَآءَ الْوَحْيُ وَكَانَ اِذَا جَآءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفٰى عَلَيْنَا' فَاِذَا جَآءَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ' فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! قَالُوْا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: قُلْتُمْ: اَمَّا الرَّجُلُ' فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ' قَالُوْا: قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ: كَلَّا! اِنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ' وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ' فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَبْكُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: وَاللّٰهِ! مَا قُلْنَا الَّذِيْ قُلْنَا اِلَّا الضَّنُّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ

آپ نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا ابو ھریرۃ۔ میں نے عرض کیا حضور حاضر ہوں۔ فرمایا میرے پاس انصار کے سوا کوئی نہ آئے۔ شیبان کے علاوہ دوسروں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا میرے لئے انصار کو آواز دو۔ راوی کا بیان ہے کہ انصار سب آپ کے اردگرد ہو گئے۔ قریش نے بھی اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھے کئے اور کہا کہ ہم ان کو آگے کرتے ہیں۔ اگر کچھ ملا تو ہم بھی ان کے ساتھ ہیں اور اگر کوئی آفت آن پڑی تو مطالبہ کے مطابق ہم بھی دے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو دیکھ رہے ہو پھر آپ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتایا (یعنی کفار مکہ کو مارو کسی ایک کو بھی نہ چھوڑو) نیز فرمایا کہ مجھے صفا پر ملو۔ حضرت ابو ھریرۃ کا بیان ہے کہ پھر ہم چلے۔ ہم میں سے جو کوئی کافروں میں سے کسی کو مارنا چاہتا' وہ مار ڈالتا۔ کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا تھا۔ نوبت بایں جا رسید کہ ابو سفیان آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قریش کا گروہ تباہ و برباد ہو گیا۔ آج کے بعد قریش کا نام و نشان باقی نہ رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو گیا اسے امان ہے۔ اس وقت انصار ایک دوسرے کو کہنے لگے آپ کو وطن کی الفت نے پکڑ لیا اور اپنے اہل قبیلہ پر راحت و محبت نے جوش مارا۔ ابو ھریرۃ کا بیان ہے کہ اسی ثناء میں وحی کا نزول شروع ہو گیا اور جب وحی کا آغاز ہوتا تو ہم پر مخفی نہ رہتا تھا۔ نزول وحی کے دوران میں کسی کو رسول اللہ ﷺ کی طرف آنکھ اٹھانے کی جرأت و ہمت نہ ہوتی تھی۔ تاآنکہ وحی کا نزول ختم ہو جاتا۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے گروہ انصار۔ وہ بولے حاضر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں نے کہا کہ اس شخص کو اپنے وطن کی الفت آ گئی ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہاں یہ تو ہم نے کہا ہے۔ آپ نے فرمایا ہرگز ایسا نہیں۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ کی طرف ہجرت کی ہے اور تمہاری طرف۔ اب میرا مرنا جینا تمہارے ساتھ ہے۔ یہ سن کر انصار روتے ہوئے بھاگتے بھاگتے آپ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے۔ اللہ کی قسم۔ ہم نے جو کچھ کہا وہ محض اللہ اور اس کے رسول سے لالچ اور حرص میں کہا (کہ آپ ہمارا ساتھ نہ چھوڑیں) نبی ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول تمہارے قول کی تصدیق کرتے ہیں (کہ تمہارا منشا یہی تھا جو تم نے بیان کیا) اور تمہاری معذرت خواہی کو قبول کرتے ہیں۔

② حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ' قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ' قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ حِیْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مَا اَفَاءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ' فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِیْ رِجَالاً نِ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ' فَقَالُوْا: يَغْفِرُاللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ يُعْطِیْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ اَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ' فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ' فَجَمَعَهُمْ فِیْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْكُمْ؟ فَقَالَ فُقَهَاءُ الْاَنْصَارِ: اَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا' وَاَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا: يَغْفِرُاللّٰهُ لِرَسُوْلِ يُعْطِیْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ' فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّیْ اُعْطِیْ رِجَالاً حَدِيْثِیْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ' اَتَاَلَّفُهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِیِّ اِلٰی رِحَالِكُمْ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ کچھ انصار نے جب اللہ نے نبی کو اموال فے سے نوازا کہا۔ اموال فے ھوازن کے اموال میں سے تھا۔ نبی ﷺ لوگوں کو سو سو اونٹ عطا فرما رہے ہیں۔ تو ان لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے۔ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظرانداز فرما رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے تو ابھی تک خون ٹپک رہا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ تک ان کی باتوں کی اطلاع پہنچ گئی۔ تو آپ نے انصار کو پیغام بر بھیج کر بلایا۔ (جب وہ آ گئے) تو آپ نے ان سب کو ایک ایسے خیمہ میں جمع کیا جو چمڑے کا بنا ہوا تھا۔ اس اجتماع میں آپ نے انصار کے ساتھ کسی دوسرے کو مدعو نہیں فرمایا۔ جب سب انصار جمع ہو گئے تو نبی ﷺ خطاب فرمانے کھڑے ہوئے اور فرمایا وہ کیا بات ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے؟ سمجھ دار انصار نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جہاں تک ہمارے اکابر سرداروں کا معاملہ ہے انہوں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی۔ اور رہے وہ لوگ جو ہم میں ابھی نو عمر ہیں انہوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظرانداز کر رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ' قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا' فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُوْنَ اُثْرَةً شَدِيْدَةً' فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ۔ قَالَ اَنَسٌ: فَلَمْ يَصْبِرُوْا۔

تو ابھی تک خون ٹپک رہا ہے۔ یہ سماعت فرما کر نبی ﷺ نے فرمایا۔ بے شک میں ایسے اشخاص کو جن کا عہد کفر کے قریب ہے دے رہا ہوں اور ان کی تالیف قلوب کر رہا ہوں۔ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ دوسرے لوگ یہاں سے اموال (دنیا) لے کر واپس پلٹیں اور تم اپنے گھروں کی طرف نبی کو اپنے ساتھ لے کر پلٹو۔ واللہ جو چیز تم لے کر واپس جاؤ گے وہ کہیں بہتر ہے اس چیز سے جو وہ لے کر پلٹیں گے۔ سب بیک زبان بول اٹھے یا رسول اللہ ہم راضی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تم لوگوں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہوئے پاؤ گے پس صبر و تحمل سے کام لینا تا آنکہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آ کر ملاقات کرو اور میں حوض کوثر پر موجود ہوں گا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ انہوں نے صبر سے کام نہیں لیا۔

③ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ' قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ' قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى' عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ' عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: لَمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ' وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا' فَكَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا اِذْلَمْ يُصِبْهُمْ مَا اَصَابَ النَّاسَ اَوْ كَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا اِذْلَمْ يُصِبْهُمْ مَا اَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ' فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا' فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ' وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ' فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ' وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ؟ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا' قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ' قَالَ: مَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تُجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا' قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ' قَالَ: لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ: جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا اَتَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ' وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ اِلٰى رِحَالِكُمْ۔ لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے مروی ہے کہ یوم حنین کے موقع پر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اموال فے عطا فرمائے تو آپ نے لوگوں میں سے مؤلفۃ القلوب میں تقسیم فرمایا اور انصار کو اس میں سے کچھ نہ دیا تو جب انہیں وہ چیز نہ ملی جو لوگوں کو حاصل ہوئی تو انہوں نے دل میں محسوس کیا (آپ کے علم میں جب یہ معاملہ آیا تو) نبی ﷺ نے ان سے خطاب فرمایا۔ اے گروہ انصار (تمہیں یاد ہے) کہ تم گم کردہ راہ تھے۔ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں راہ ہدایت نصیب فرمائی اور (یہ بھی یاد ہو گا) کہ تم آپس میں بٹے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہارے دلوں میں الفت ڈال کر اکٹھا کر دیا اور تم تہی دست و محتاج تھے اللہ تعالیٰ نے میرے واسطہ سے تمہیں تونگری سے سرفراز فرمایا۔ جونہی آپ نے کچھ ارشاد فرمایا یہ بولے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم پر بہت احسان فرمایا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا جب اللہ کا رسول کچھ دریافت کرتا ہے تو پھر کونسی چیز جواب دینے سے تمہارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَادِيًا وَشِعْبًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْأَنْصَارُ شِعَارٌ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ. اَنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ.

لئے مانع ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول نے ہم پر بہت ہی احسان فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو کہ تم ہمارے پاس جب آئے تو اس وقت آپ کی ایسی ایسی پوزیشن تھی۔ کیا تمہیں یہ چیز پسند ہے کہ لوگ تو بھیڑ بکریاں لے کر گھروں کو واپس جائیں اور تم نبی کو اپنے ساتھ لے کر اپنے گھروں کو واپس پلٹو۔ (سن لو) اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک آدمی ہوتا۔ اگر دیگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلتے تو میں انصار کی وادی و گھاٹی میں چلتا۔ انصار کی حیثیت تو اس کپڑے کی ہے جو بدن کے ساتھ بالوں سے متصل ہوتا ہے۔ (شعار ہیں) اور دوسرے لوگوں کی حیثیت اس کپڑے کی ہے جو بدن سے متصل کپڑے کے اوپر گرم کپڑا ہوتا ہے (دثار ہیں) (تمہارا میرا تعلق شعار کا ہے اور لوگوں کا دثار کا) تم میرے بعد لوگوں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہوئے پاؤ گے۔ لہٰذا تم صبر و تحمل کا اس وقت تک مظاہرہ کرنا کہ حوض کوثر پر میرے ساتھ ملاقات ہو۔

حضرت انس کے حوالہ سے بخاری میں مروی روایات:

④ (①) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اِلْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ آلَافٍ وَالطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا، قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، قَالُوْا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَنَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ، فَاَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ، وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالُوْا فَدَعَاهُمْ، فَاَدْخَلَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ، فَقَالَ: اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالُوْا: رَضِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا و سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا، لَاَخْتَرْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ.

حضرت انس سے روایت ہے کہ حنین کے روز نبی ﷺ کا قبیلۂ ہوازن سے مقابلہ ہوا۔ اس روز نبی ﷺ کے ساتھ دس ہزار (مہاجر و انصار تھے) نیز کچھ مکہ کے طلقاء (نو مسلم) بھی تھے۔ یہ میدان چھوڑ کر بھاگے۔ آپ نے انصار کو مخاطب ہو کر آواز دی اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک لبیک ونحن بین یدیک۔ (اے اللہ کے رسول ہم حاضر ہیں۔ آپ کی مدد کو موجود ہیں اور آپ کے روبرو کھڑے ہیں) نبی ﷺ سواری سے نیچے اترے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پس اتنے میں مشرکین کو شکست ہوئی۔ آپ نے مکی نو مسلموں اور مہاجرین کو مال عطا فرمایا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا تو انہوں نے چہ مگوئیاں کیں تو آپ نے ان سب کو ایک خیمہ میں بلا کر جمع کیا اور خطاب فرمایا کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ بکری اور بھیڑ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم لوگ نبی ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو واپس جاؤ۔ تو وہ بیک زبان بولے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یا رسول اللہ ہمیں منظور ہے ہم اس تقسیم پر راضی ہیں) تو نبی ﷺ نے فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری میں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا۔

(۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَ مُصِيْبَةٍ، وَاِنِّي اَرَدْتُّ اَنْ اُجِيْزَهُمْ وَاَتَأَلَّفَهُمْ، اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَ الْاَنْصَارِ۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے انصار کے کچھ آدمیوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ قریش ابھی نو مسلم اور تازہ زخم خوردہ اور مبتلاء مصیبت ہیں۔ میں نے سوچا کہ ان کی دلجوئی اور تالیف قلب کر دوں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول ﷺ کو لے جاؤ انصار بولے کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر سارے لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں تو میں انصار کے میدان میں یا فرمایا انصاری کی گھاٹی میں چلوں گا۔

(۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ الْاٰفٍ مِنَ الطُّلَقَاءِ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا اِلْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، قَالُوْا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ، فَقَالَ: اَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: اِذَا كَانَتْ شَدِيْدَةٌ، فَنَحْنُ نُدْعٰى وَيُعْطِي الْغَنِيْمَةَ غَيْرَنَا، فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ، فَجَمَعَهُمْ فِي

حضرت انسؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حنین کے روز قبیلہ ہوازن و غطفان وغیرہ اپنے جانوروں اور اپنی اولاد کے ساتھ مقابلہ کے لئے آئے۔ آپ کے ساتھ اس روز دس ہزار مہاجر و انصار اور کچھ نو مسلم تھے۔ یہ لوگ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے اور میدان میں آپ صرف اکیلے ہی رہ گئے۔ اس روز آپ نے دو آوازیں ایسی دیں جو بالکل صاف اور واضح تھیں۔ آپ نے اپنی دائیں طرف رخ کرکے پکارا۔ اے گروہ انصار۔ انہوں نے جواب دیا ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ اور ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر بائیں جانب متوجہ ہو کر پکارا اے گروہ انصار۔ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں بشارت ہو آپ کو۔ ہم آپ کے ہم رکاب ہیں اس روز آپ سفید خچر پر رونق افروز تھے اس سے نیچے اترے اور فرمایا میں بندۂ خدا ہوں اور اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُبَّةٍ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ: مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ، فَسَكَتُوْا، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ تَحُوْزُوْنَهُ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ، فَقَالُوْا: بَلٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ. قَالَ هِشَامٌ: قُلْتُ: يَا اَبَا حَمْزَةَ وَاَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ؟ قَالَ: اَيْنَ اَغِيْبُ عَنْهُ.

رسول ہوں۔ اتنے میں مشرکین کو ہزیمت ہوئی۔ اس معرکہ میں بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا۔ آپ نے اس مال کو مہاجرین اور نو مسلم حضرات میں تقسیم فرما دیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا تو انصار بول اٹھے کہ جب مشکل اور سختی کا موقع ہوتا تو ہمیں بلایا جاتا اور مال غنیمت دوسروں کو دے دیا جاتا ہے یہ بات آپ تک بھی پہنچ گئی۔ آپ نے ان کو ایک خیمہ میں جمع کیا اور فرمایا اے جماعت انصار وہ کیا بات ہے جو مجھے تمہاری جانب سے پہنچی ہے؟ انصار خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ تو رسول کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔ سب نے کہا کیوں نہیں ہم راضی ہیں۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر دوسرے لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی کو اختیار کروں گا۔ ھشام کا بیان ہے کہ میں نے کہا اے ابو حمزہ تم اس موقع پر موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ سے جدا کب ہوا تھا۔

بخاری میں عبداللہ بن مسعود کے حوالہ سے مروی روایت:

⑤ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: لَمَّا يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا اَعْطَى الْاَقْرَعَ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى نَاسًا، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا اُرِيْدَ بِهٰذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللّٰهِ، فَقُلْتُ: لَاُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ حنین کے روز نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو ترجیحا زیادہ مال عطا فرمایا مثلاً اقرع بن حابس کو سو اونٹ اور عیینہ کو سو اونٹ اسی طرح دوسرے کچھ قریش لوگوں کو بھی دیا۔ تو ایک آدمی نے کہا اس تقسیم میں اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی۔ میں نے کہا میں اس کی خبر نبی ﷺ کو ضرور دوں گا (آپ نے یہ سن کر) فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم فرمائے ان کو اس سے کہیں زیادہ تکلیف دی گئی انہوں نے صبر سے کام لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: ثنا يَزِيْدُ' قَالَ: ثنا سَعِيْدٌ' عَنْ قَتَادَةَ قوله "لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ' قَرَءَ الاية كُلَّهَا اِلٰى لَا يَعْلَمُوْنَ' قَالَ قَدْ قَالَهَا مُنَافِقٌ عَظِيْمُ النِّفَاقِ' فِيْ رَجُلَيْنِ اقْتَتَلَا اَحَدُهُمَا غِفَارِيٌّ وَالْاٰخَرُ جُهَنِيٌّ' فَظَهَرَ الْغِفَارِيُّ عَلَى الْجُهَنِيِّ' وَكَانَ بَيْنَ جُهَيْنَةَ وَالْاَنْصَارِ حِلْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَهُوَ ابْنُ اُبَيٍّ' يَا بَنِي الْاَوْسِ يَا بَنِي الْخَزْرَجِ: عَلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَحَلِيْفَكُمْ ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا مَثَلُنَا وَمَثَلُ مُحَمَّدٍ اِلَّا كَمَا قَالَ الْقَائِلُ: سَمِّنْ كَلْبَكَ يَاْكُلْكَ' وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ' فَسَعٰى بِهَا بَعْضُهُمْ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ عُمَرُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مُرْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَنْ يَّضْرِبَ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ' فَقَالَ: لَا' يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ.

حضرت قتادہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے لئن رجعنا الی المدینۃ--- لا یعلمون تک ساری پڑھی اور کہا کہ یہ بات ایک بڑے منافق نے اس موقع پر کہی تھی جب دو آدمی آپس میں لڑ پڑے تھے۔ ایک ان میں سے غفاری تھا اور دوسرا جھنی۔ غفاری جھنی پر غالب آگیا۔ جھینہ اور انصار کے درمیان حلیفانہ تعلقات تھے۔ منافقین میں سے ایک منافق نے کہا اور وہ ابن ابی تھا۔ (بنو اوس یا بنو خزرج سے) کہ اپنے ساتھی اور حلیف کی مدد تم پر لازم ہے پھر اس نے کہا خدا کی قسم ہماری اور محمدؐ کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کسی نے کہا تھا کہ کتے کو کھلا پلا کر موٹا کرو تاکہ وہ تجھی کو پھاڑ کھائے۔ بخدا مدینہ پہنچ کر جو ہم میں سے عزت والا ہوگا وہ ذلت والے کو نکال باہر کرے گا۔ پس ان میں سے کسی نے دوڑ کر یہ خبر نبی ﷺ تک پہنچا دی۔ حضرت عمرؓ نے سن کر عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ آپ معاذ بن جبل کو حکم دیں وہ اس کی گردن مار دے۔ آپ نے فرمایا نہیں لوگ باتیں بنائیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کروا رہا ہے۔

⑦ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ' قَالَ: ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَكَمِ' قَالَ: ثني اَبِيْ' عَنْ عِكْرِمَةَ' اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ' كَانَ لَهُ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ حُبَابٌ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَاللّٰهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ وَالِدِيْ يُؤْذِي اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَذَرْنِيْ حَتّٰى اَقْتُلَهُ' فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْ اَبَاكَ' فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَتَوَضَّاْ حَتّٰى اَسْقِيَهُ مِنْ وَّضُوْءِكَ لَعَلَّ قَلْبَهُ اَنْ يَلِيْنَ' فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ' فَذَهَبَ بِهِ اِلٰى

عبداللہ بن ابی بن سلول کا ایک بیٹا تھا۔ اسے حباب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ عبداللہ نے کہا یا رسول اللہؐ میرا باپ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتا ہے تو مجھے اجازت دیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے باپ کو قتل مت کرو۔ تو اس نے عرض کیا تو پھر آپ اپنے وضو کا پانی عنائت فرما دیں کہ میں یہ پانی اپنے باپ کو پلاؤں۔ شائد اس کا دل نرم پڑ جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور پانی عبداللہ کو دے دیا۔ وہ پانی لے کر اپنے باپ کے پاس گئے اور اسے پلا دیا پھر پوچھا آپ کو معلوم ہے میں نے آپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبِيهِ، فَسَقَاهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ تَدْرِي مَا سَقَيْتُكَ؟ فَقَالَ لَهُ وَالِدُهُ: نَعَمْ، سَقَيْتَنِي بَوْلَ أُمِّكَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ: لَا، وَاللّٰهِ! وَلٰكِنْ سَقَيْتُكَ وَضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِكْرِمَةُ: وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ عَظِيمَ الشَّأْنِ فِيهِمْ، وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُنَافِقِينَ "هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا" وَهُوَ الَّذِي قَالَ: لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ" قَالَ: فَلَمَّا بَلَغُوا الْمَدِينَةَ، مَدِينَةَ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَّعَهُ أَخَذَ ابْنُهُ السَّيْفَ ثُمَّ قَالَ لِوَالِدِهِ: أَنْتَ تَزْعُمُ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ" فَوَاللّٰهِ! لَا تَدْخُلُهَا حَتّٰى يَأْذَنَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَامَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أُبَيِّ عَلٰى بَابِهَا بِالسَّيْفِ لِأَبِيهِ ثُمَّ قَالَ: أَنْتَ الْقَائِلُ: لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. أَمَا وَاللّٰهِ لَتَعْرِفَنَّ الْعِزَّةُ لَكَ أَوْ لِرَسُولِ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَا يَأْوِيكَ ظِلُّهُ وَلَا تَأْوِيهِ أَبَدًا إِلَّا بِإِذْنٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ: يَا لَلْخَزْرَجِ ابْنِي يَمْنَعُنِي بَيْتِي يَا لَلْخَزْرَجِ ابْنِي يَمْنَعُنِي بَيْتِي، فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا تَأْوِيهِ أَبَدًا إِلَّا بِإِذْنٍ مِّنْهُ، فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ فَكَلَّمُوهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا بِإِذْنٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: اذْهَبُوا إِلَيْهِ، فَقُولُوا لَهُ: خَلِّهِ وَمَسْكَنَهُ، فَأَتَوْهُ، فَقَالَ: أَمَّا إِذَا جَاءَ أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ.

کیا پلایا ہے۔ اس کے والد نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے تو نے مجھے اپنی والدہ کا پیشاب پلایا ہے۔ اس کے بیٹے نے کہا نہیں، بخدا ایسا نہیں میں نے تو رسول اللہ ﷺ کے وضو کا پانی آپ کو پلایا ہے۔

عکرمۃ کا قول ہے کہ عبداللہ بن ابی ان میں عظیم الشان آدمی تھا۔ یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے یعنی یہ آیت هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا۔ اور وہ شخص جس نے لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل کہا تھا۔ جب وہ اپنے ہم نواؤں کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچے تو اس کے لڑکے عبداللہ نے تلوار سونت کر اپنے باپ سے کہا تیرا خیال و گمان تھا کہ اگر ہم واپس مدینہ پہنچ گئے تو عزت والا ذلت والے کو مدینہ سے نکال باہر کرے گا۔ اللہ کی قسم تو اس شہر میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ رسول اللہ ﷺ تمہیں اندر آنے کی اجازت نہ دیں۔

عبداللہ بن ابی کا بیٹا عبداللہ اپنے باپ کے لئے تلوار سونت کر مدینہ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا (جب باپ آیا) تو عبداللہ نے کہا لئن رجعنا الى المدينة الاية کہنے والا تو ہی ہے نا۔ اللہ کی قسم تجھے معلوم ہو جائے گا کہ عزت تیرے لئے ہے یا رسول اللہ کے لئے۔ بخدا آپؐ کا تو سایہ بھی تجھ سے پناہ نہیں مانگے اور تو کبھی بھی اللہ اور اس کے رسول کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ ابن ابی چیخ اٹھا اے خزرج والوں دیکھو میرا بیٹا مجھے میرے گھر میں داخل نہیں ہونے دیتا ہے۔ یہ دوہائی اس نے تین بار دی۔ مگر عبداللہ نے برملا کہا کہ یہ کبھی بھی رسول اللہ کی اجازت کے بغیر مدینہ میں جگہ نہیں پا سکتا۔ کچھ لوگ اکٹھے ہو کر عبداللہ کے پاس بات چیت کرنے کیلئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے اور عبداللہ سے گفتگو کی تو اس نے برملا کہا کہ اللہ کی قسم یہ اللہ اور اس کے رسول کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ اب یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا جاؤ عبداللہ سے کہہ دو کہ اپنے باپ کو داخل ہونے دے جب ان لوگوں نے عبداللہ کو پیغام رسالت پہنچایا تو اس نے کہا جب حکم رسالت ہے تو سر آنکھوں پر۔ (ہاں اب وہ داخل ہو سکتا ہے)

مآخذ:

① ❁ مسلم:۱۰۲/۲، ۱۰۳۔ کتاب الجهاد والسیر، باب فتح مکة۔ ❁ مسلم کی ایک روایت ابیحت خضراء قریش کی جگہ ابیدت خضراء قریش بھی ہے۔ ❁ مسلم:۱۰۴/۲۔ کتاب الجهاد والسیر باب فتح مکة۔ ❁ السنن الکبریٰ للبیهقی:۱۱۷/۹۔ ۱۱۸۔ کتاب السیر باب فتح مکة حرسها اللّٰه تعالٰی عن ابی هریرة۔ ❁ دارقطنی:۶۰/۳۔ کتاب البیوع۔

② ❁ بخاری:۶۲۰/۲۔ کتاب المغازی، باب غزوة الطائف۔ ❁ بخاری:۴۴۵/۱۔ کتاب الجهاد، باب ماکان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یعطی المؤلفة قلوبهم۔ ❁ بخاری:۶۲۱/۲ کتاب المغازی باب غزوة الطائف (مختصر) ❁ مسلم:۳۳۸/۱۔ کتاب الزکاة، باب اعطاء المؤلفة ومن یخاف علی ایمانه۔ ❁ مسلم ص۳۳۹ کی ایک روایت میں ترضون ان یذهب الناس بالدنیا و تذهبون بحمد۔ ❁ السنن الکبریٰ للبیهقی:۱۷/۷، ۱۸۔ کتاب الصدقات باب من یعطی من المؤلفة قلوبهم۔ عن انس بن مالک۔

③ ❁ بخاری:۶۲۰/۲۔ کتاب المغازی، باب غزوة الطائف۔

④ ❁ بخاری:۶۲۱/۲۔ کتاب المغازی باب غزوة الطائف۔

⑤ ❁ بخاری:۶۲۱/۲۔ کتاب المغازی، باب غزوة الطائف۔

⑥ ❁ تفسیر ابن جریر ۲۳/۱۲۔ پ۲۸۔

❁ ❁ ❁

اسلامی ریاست میں انتظامیہ کا اصل کام:

((من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد))

”جس نے ہمارے اس کام (یعنی اسلامی نظام زندگی) میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو اس کے مزاج سے بیگانہ ہو تو وہ مردود ہے۔“

((من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام)) (البیهقی فی شعب الایمان)

”جس نے کسی صاحب بدعت (یعنی اسلامی زندگی میں غیر اسلامی طریقے رائج کرنے والے) کی توقیر کی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دی۔"

تشریح: ایک اسلامی ریاست میں انتظامیہ کے (Executive) کا اصل کام احکام الٰہی کو نافذ کرنا اور ان کے نفاذ کے لئے ملک اور معاشرے میں مناسب حالات پیدا کرنا ہے۔ یہی امتیازی خصوصیت اس کو ایک غیر مسلم ریاست کی انتظامیہ سے ممیز کرتی ہے' ورنہ ایک کافر حکومت اور مسلم حکومت میں کوئی فرق باقی ہی نہیں رہتا۔ انتظامیہ وہی چیز ہے جس کے لئے قرآن میں "اولی الامر" اور حدیث میں "امراء" کے لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ قرآن و حدیث دونوں میں ان کے لئے سمع و طاعت (Obedience) کا جو حکم دیا گیا ہے وہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ وہ احکام خدا اور رسول کے تابع رہیں' ان سے آزاد ہو کر معصیت اور بدعت اور احداث فی الدین کی راہ پر نہ چل پڑیں۔ قرآن اس باب میں صاف کہتا ہے۔

﴿ ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه وكان امره فرطا ﴾ (کھف: ۲۸)

"اور کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہو اور جس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی اختیار کر لی ہو اور جس کا امر حدود آشنا نہ ہو۔"

﴿ ولا تطيعوا امر المسرفين الذين يفسدون فى الارض ولا يصلحون ﴾ الشعراء ۱۵۱-۱۵۲)

"اور ان حد سے گزر جانے والوں کے امر کی اطاعت نہ کرو۔"

تخریج:

① حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ' ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ' قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.

② قَالَ: ونا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ' انا اَبُوْ هَمَّامٍ' نا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ الطَّائِفِيِّ' عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ

مآخذ:

① ✿ بخاری: ۳۷۱/۱۔ کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فهو مردود۔ ✿ مسلم ۷۷/۲۔ کتاب الاقضية باب نقض الاحكام الباطلة ورد محدثات الامور عن عائشة۔ ✿ ابن ماجه مقدمه ص۷۔ باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم والتغليظ على من عارضه' عن عائشة۔ ✿ مسند احمد: ۲۷۰/۲۔ عن عائشة۔ ✿ ابو داؤد: ۳۰۰/۴۔ کتاب السنة' باب فی لزوم السنة ابو داؤد نے منہ کے بجائے فیہ نقل کیا ہے۔ ✿ مسلم: ۷۷/۲۔ کتاب الاقضية باب نقض الاحكام الباطله' ورد محدثات الامور کے تحت حضرت عائشہؓ سے مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ بیان کیا ہے اور ابو داؤد: ۲۰۰/۴۔ کتاب السنة باب فی لزوم السنة کے ضمن میں مَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَنَعَ اَمْرًا عَلٰی غَیْرِ اَمْرِنَا فَھُوَ رَدٌّ نقل کیا ہے۔ اور سنن دارقطنی نے حضرت عائشہؓ سے کئی روایتیں نقل کی ہیں۔ ایک روایت میں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَنَعَ فِیْ مَالِہٖ مَا لَیْسَ فِی کِتَابِ اللّٰہِ فَھُوَ رَدٌّ اور دوسری روایت میں اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ اَمْرًا لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ۔ اور تیسری روایت میں ابو داؤد والی مذکورہ بالا روایت کے الفاظ میں اور چوتھی روایت میں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اَمْرٍ لَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ نقل کیا ہے۔

② ✿ شعب الایمان للبیہقی:۶۱/۷۔ ✿ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔ ✿ طبرانی' سعید بن منصور فی سنۃ عن عبداللّٰہ بن بشیر۔ بحوالہ کنز العمال:۲۱۹/۱۔ طبرانی اور حلیہ لابی نعیم میں حضرت معاذ سے مندرجہ ذیل روایت بھی منقول ہے۔ مَنْ مَّشٰی اِلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ لِیُوَقِّرَہٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ۔ (کنز العمال:۲۲۲/۱) "جو شخص کسی صاحب بدعت کی طرف چل کر گیا تاکہ اس کی توقیر کرے تو اس نے اسلام کو منہدم کرنے میں اعانت کی۔"

✿ ✿ ✿

اسلامی نظام زندگی میں مشاورت کی اہمیت:

اجتماعی خلافت کے مذکورہ بالا تقاضے کو قرآن ان الفاظ میں واضح طور پر بیان کرتا ہے: ﴿ وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ ﴾ (الشوریٰ:۳۸) "اور ان کا کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے۔"

اس آیت میں اسلامی نظام زندگی کی یہ خصوصیت بیان کی گئی ہے کہ اس میں تمام اجتماعی امور مشورے سے انجام پاتے ہیں۔ یہ صرف بیان خصوصیت ہی نہیں ہے بلکہ اپنے فحوائے کلام کے لحاظ سے حکم بھی ہے اور اسی بنا پر کسی اجتماعی کام کو مشورے کے بغیر انجام دینا ممنوع ہے۔ چنانچہ خطیب بغدادی نے حضرت علیؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ:

قلت: یا رسول اللّٰہ الامر ینزل بنا بعدک لم ینزل فیہ قراٰن ولم یسمع منک فیہ شیٔ' قال اجمعوا العابد [1] من امتی واجعلوہ بینکم شوریٰ ولا تقضوا برأی واحد۔ [2] (روح المعانی)

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بعد کوئی معاملہ ایسا پیش آ جائے جس کے متعلق نہ قرآن میں کچھ اترا اور نہ آپ سے کوئی بات سنی گئی ہو؟ فرمایا میری امت میں سے عبادت گزار لوگوں کو جمع کرو اور اسے آپس کے مشورے کے لئے رکھ دو اور کسی ایک شخص کی رائے پر فیصلہ نہ کرو۔

---

① اسلامی ریاست کے ص۴۰۶ پر اجمعوا العابدین ہے۔ (مرتب)

② یعنی ایسے لوگوں کو جو اللہ کی بندگی کرنے والے ہوں' اس کے مقابلے میں خود مختاری و بغاوت کا رویہ اختیار کرنے والے نہ ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اس شوریٰ کی اصل روح کو نبی ﷺ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

((من اشار علی اخیه بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانه))

''جس نے اپنے بھائی کو کسی ایسی بات کا مشورہ دیا جس کے متعلق وہ خود جانتا ہو کہ صحیح بات دوسری ہے۔ تو اس نے دراصل اس کے ساتھ خیانت کی۔ (ابو داؤد)

یہ حکم نہایت وسیع الفاظ میں ہے اور اس میں شوریٰ کی کوئی خاص شکل معین نہیں کی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کے احکام ساری دنیا کے لئے ہیں اور ہمیشہ کے لئے ہیں۔ اگر شوریٰ کا کوئی خاص طریقہ مقرر کر دیا جاتا تو وہ عالمگیر اور ابدی نہ ہو سکتا۔ شوریٰ براہ راست تمام لوگوں سے ہو' یا لوگوں کے نمائندوں سے۔ نمائندے عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوں یا خواص کے ووٹوں سے؟ انتخاب مملکت گیر ہو یا صرف صدر مقام میں؟ انتخاب الیکشن کی صورت میں ہو یا ایسے لوگ لے لئے جائیں جن کی نمائندہ حیثیت معلوم و معروف ہو؟ مجلس شوریٰ ایک ایوانی ہو یا دو ایوانی۔ یہ ایسے سوالات ہیں جن کا ایک جواب ہر سوسائٹی اور ہر تمدن کے لئے یکساں موزوں نہیں ہو سکتا۔ ان کے جواب کی مختلف صورتیں مختلف حالات کے لئے ہو سکتی ہیں اور حالات کی تبدیلی سے نئی نئی صورتیں اختیار کی جا سکتی ہیں۔ اس لئے شریعت نے ان امور کو کھلا چھوڑ دیا ہے۔ نہ کسی خاص شکل کا تعین کیا ہے اور نہ کسی خاص شکل کو ممنوع ہی قرار دیا ہے۔ البتہ اصولاً اوپر کی آیت اور اس کی توضیح کرنے والی احادیث میں تین باتیں لازم کر دی گئی ہیں۔

1 مسلمانوں کا کوئی اجتماعی کام مشورے کے بغیر انجام نہ پانا چاہیئے۔ یہ چیز ملوکیت کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ اس لئے کہ حکومت کے معاملات میں سب سے اہم معاملہ تو خود رئیس حکومت کا تقرر ہے۔ اگر دوسرے معاملات میں مشورہ لازم ہے تو رئیس حکومت کا زبردستی مسلط ہو جانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اس طرح یہ چیز ڈکٹیٹرشپ کو بھی ممنوع ٹھہراتی ہے۔ کیونکہ ڈکٹیٹرشپ کے معنی استبداد کے ہیں اور استبداد شوریٰ کی ضد ہے۔ اسی طرح دستور کو عارضی یا مستقل طور پر معطل کرنے کے اختیارات بھی اس حکم کی موجودگی میں رئیس مملکت کو نہیں دیئے جا سکتے۔ کیونکہ تعطل کے دور میں لامحالہ وہ استبداد سے کام کرے گا اور استبداد ممنوع ہے۔

2 معاملہ جن لوگوں کے اجتماعی کام سے متعلق ہو' ان سب کو مشورے میں شریک ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ براہ راست شریک ہوں یا اپنے معتمد علیہ نمائندوں کے واسطے سے شریک ہوں۔

3 مشورہ آزادانہ اور بے لاگ اور مخلصانہ ہونا چاہیئے' دباؤ اور لالچ کے تحت ووٹ یا مشورہ لینا دراصل مشورہ نہ لینے کا ہم معنی ہے۔

پس دستور کی تفصیلات خواہ کچھ ہوں' اس میں شریعت کے یہ تینوں اصول بہرحال ملحوظ رہنے چاہیں۔ اس میں ایسی کوئی گنجائش نہ رکھی جانی چاہیئے کہ کسی وقت بھی عوام سے یا اُن کے معتمد علیہ نمائندوں سے مشورہ لئے بغیر حکومت کی جانے گے' اس میں انتخابات کا ایسا نظام تجویز کیا جانا چاہیئے جس سے پوری قوم شریک مشورہ ہو سکے اور اس میں اُن اسباب کا سد باب ہونا چاہیئے جن کے زیر اثر عوام سے یا ان کے نمائندوں سے خوف یا لالچ یا فریب کے تحت رائے لینا ممکن ہو۔ (اسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریاست ص ۳۷۳ تا ۳۷۵)

تخریج:

① عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْاَمْرُ يَنْزِلُ بِنَا بَعْدَكَ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ قُرْاٰنٌ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْكَ فِيْهِ شَيْئٌ؟ قَالَ: اَجْمِعُوْا لَهُ الْعَابِدِيْنَ مِنْ اُمَّتِيْ وَاجْعَلُوْهُ بَيْنَكُمْ شُوْرٰى وَلَا تَقْضُوْهُ بِرَأْيٍ وَّاحِدٍ۔ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُسْتَشَارُ عَاقِلًا كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ عَابِدًا۔

مجمع الزوائد میں ہے:

② قَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَرَأَيْتَ اِنْ عَرَضَ لَنَا اَمْرٌ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ قُرْاٰنٌ وَلَمْ تَمْضِ فِيْهِ سُنَّةٌ مِنْكَ؟ قَالَ: تَجْعَلُوْنَهٗ شُوْرٰى بَيْنَ الْعَابِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَقْضِيْ بِرَأْيٍ خَاصَّةٍ۔

کنز العمال میں ہے:

③ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ عَرَضَ لِيْ اَمْرٌ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ قَضَاءٌ فِيْ اَمْرِهٖ وَلَا سُنَّةٌ كَيْفَ تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: تَجْعَلُوْنَهٗ شُوْرٰى بَيْنَ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعَابِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَقْضِيْ فِيْهِ بِرَأْيٍ خَاصَّةٍ۔

④ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ عَرَضَ لَنَا اَمْرٌ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ قُرْاٰنٌ وَلَمْ تَمْضِ فِيْهِ سُنَّةٌ مِنْكَ، قَالَ: تَجْعَلُوْنَهٗ شُوْرٰى بَيْنَ الْعَابِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا تَقْضُوْنَهٗ بِرَأْيٍ خَاصَّةٍ۔ فذكر الحديث وهو بتمامه فى باب القياس۔ رواه الطبرانى فى الكبير، وفيه عبدالله، بن كيسان قال البخارى: منكر الحديث۔

⑤ وَعَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ نَزَلَ بِنَا اَمْرٌ لَيْسَ فِيْهِ بَيَانُ اَمْرٍ، وَلَا نَهْيٌ، فَمَا تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: شَاوِرُوْا فِيْهِ الْفُقَهَاءَ وَالْعَابِدِيْنَ، وَلَا تُمْضُوْا فِيْهِ رَأْيَ خَاصَّةٍ۔ رواه الطبرانى فى الاوسط ورجاله موثقون من اهل الصحيح۔

⑥، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْقَاسِمِ وَعَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ مُوْسَى الْكُوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْفَيَّاضِ الْبَرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنِ بَدِيْعٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَلِيٍّ، بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْاَمْرُ يَنْزِلُ بِنَا بَعْدَكَ، لَمْ يَنْزِلْ بِهِ الْقُرْاٰنُ وَلَمْ نَسْمَعْ مِنْكَ فِيْهِ شَيْئًا، قَالَ: اَجْمِعُوْا لَهُ الْعَابِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاجْعَلُوْهُ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ، وَلَا تَقْضُوْا فِيْهِ بِرَأْيٍ وَاحِدٍ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال ابو عمر: هذا حديث لا يعرف من حديث مالك الا بهذا الاسناد، ولا اصل له فى حديث مالك عندهم، ولا فى حديث غيره۔ ابراهيم البرقى، وسليمان بن بديع ليسا بالقويين ولا ممن يحتج به ولا يعول عليه۔

⑦ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ، ثنا اَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، ثنا سَعِيْدٌ يعنى ابْنَ اَبِيْ اَيُّوْبَ۔ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اُفْتِىَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ نُعَيْمَةَ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ الطُّنْبُذِيِّ رَضِيْعِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهُ عَلَى مَنْ اَفْتَاهُ زاد سليمان المهرى فى حديثه وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ۔ وهذا لفظ سليمان۔

مآخذ:

① ✿ روح المعانی پ۲۵ ص۴۲۔ بحواله خطیب بغدادی۔ ✿ مجمع الزوائد:۱/۱۸۰۔ عن علی کتاب العلم باب فی القیاس والتقلید۔ ✿ کنز العمال:۵/۸۱۲۔ حدیث نمبر۱۴۴۵۶۔

⑤ ✿ مجمع الزوائد للهیثمی ۱/۱۷۸۔ کتاب العلم باب فی الاجماع۔

⑥ ✿ جامع بیان العلم وفضله ۲/۷۳، ۷۴۔ باب اجتهاد الرای علی الاصول عند عدم النصوص

⑦ ✿ ابو داؤد:۳/۳۲۱۔ کتاب العلم باب التوقی فی الفتیا۔ ✿ مسند احمد ۲/۳۲۱۔ عن ابی هریرة۔

اس صفحہ پر--- ومن استشاره اخوه المسلم فاشاره علیه بغیر رشد فقد خانه، ومن افتی بفتیا غیر ثبت فانما اثمه علی من افتاه۔ اور ص۳۶۵ پر ہے۔ ومن افتی بفتیا بغیر علم کان اثم ذلک علی من افتاه ومن استشار اخاه فاشار علیه بامروهو یری الرشد غیر ذلک فقد خانه۔ ✿ السنن الکبریٰ ۱۰/۱۱۲-۱۱۶۔ کتاب آداب القاضی۔عن ابی هریرة۔

✿ المستدرک للحاکم ۱/۱۰۳۔ کتاب العلم باب من قال علی مالم اقل فلیتبوأ مقعده من النار۔ عن ابی هریرة۔

✿ ✿ ✿

اصولِ انتخاب:

((انا واللّٰه لا نولی علی عملنا هذا احدا ساله او حرص علیه)) (متفق علیه)

”خدا کی قسم! ہم اپنی اس حکومت کے کسی کام پر کسی ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتے جو اس کی درخواست کرے یا اس کا حریص ہو۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تشریح : رئیس حکومت' وزراء' اہل شوریٰ اور حکام کے انتخاب میں کیا امور ملحوظ رہنے چاہئیں' اس باب میں قرآن و سُنّت کی ہدایات یہ ہیں۔

((ان اللّٰہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا)) (النساء : ۵۸)

"اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں (یعنی اعتماد کی ذمہ داریاں) اہل امانت (یعنی امین لوگوں) کے سپرد کرو۔"

((ان اکرمکم عنداللّٰہ اتقاکم)) (الحجرات : ۱۳)

"درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔"

((خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم و شرار ائمتکم الذین تبغضونھم و یبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم)) (رواہ مسلم)

"تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور جن کو تم دعا دو اور وہ تمہیں دعا دیں اور تمہارے بد ترین سردار وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں اور جن پر تم لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت بھیجیں۔"

((ان اخونکم عندنا من طلبہ)) (ابو داؤد)

"ہمارے نزدیک تم میں سب سے برا خاین وہ شخص ہے جو اس کا خود طالب ہو۔"

حدیث سے گزر کر یہ بات تاریخ کے صفحات پر بھی ثبت ہو چکی ہے کہ اسلام میں عہدوں کی طلب سخت ناپسندیدہ چیز ہے۔ چنانچہ قَلْقَشَنْدِیْ اپنی کتاب صبح الاعشیٰ میں بیان کرتا ہے۔

وقد اثر عن ابی بکر انہ قال سالت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن ھذا الامر فقال لی یا ابابکر ھو لمن یرغب عنہ لا لمن یجاحش علیہ' ولمن یتضاءل عنہ' لا لمن یتقبح الیہ۔ ھو لمن یقال ھو لک لا لمن یقول ھو لی۔ (صبح الاعشیٰ للقلقشندی ج ۱ ص ۲۴۰)

"حضرت ابوبکرؓ سے ماثور ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے امارت کے بارے میں دریافت کیا تو حضورؐ نے جواب دیا اے ابوبکر وہ اس کے لئے ہے جو اس سے بے رغبت ہو نہ کہ اس کے لئے جو اس پر ٹوٹا پڑتا ہو وہ اس کے لئے ہے جو اس سے بچنے کی کوشش کرے' نہ کہ اس کے لئے جو اس پر جھپٹے۔ وہ اس کے لئے ہے جس سے کہا جائے کہ یہ تیرا حق ہے نہ کہ اس کے لئے جو خود کہے کہ یہ میرا حق ہے۔" [1]

---

[1] یہ اثر اگرچہ کسی حدیث کی کتاب میں ہمیں ان الفاظ میں نہیں ملا ہے' بلکہ یہ ایک مورخ کا بیان ہے' لیکن ہم نے اس بنا پر اسے نقل کر دیا ہے کہ حدیث کی دو مستند روایتیں اسی معنی میں اوپر نقل کی جا چکی ہیں۔ اس طرح کی کمزور روایتیں معنی کے اعتبار سے قوی ہو جاتی ہیں جبکہ ان کی تائید میں صحیح روایات موجود ہوں۔ (اسلامی ریاست ص ۳۷۶ - ۳۷۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہدایات اگرچہ محض اصولی ہدایات ہیں ان میں یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ مطلوبہ صفات کے سرداروں اور نمائندوں کو منتخب کرنے اور ناپسندیدہ لوگوں کو روکنے کے لئے مشینری کیا ہو' لیکن بہرحال یہ وقت کے دستور سازوں کا کام ہے کہ ان ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مناسب عملی تدابیر تجویز کریں۔ انہیں انتخاب کا ایسا نظام سوچنا چاہیئے جس سے امین اور متقی اور عوام کے محبوب اور خیر خواہ لوگ منتخب ہوں' اور وہ لوگ نہ ابھر سکیں' جو عوام کے ووٹ لے کر بھی عوام کے مبغوض ہوتے ہیں' جن پر ہر طرف سے لعنت کی بوچھاڑ ہوتی ہے' جن کے حق میں لوگ بد دعا کرتے ہیں' اور جنہیں عہدے پیش نہیں کئے جاتے' بلکہ وہ خود عہدوں پر جھپٹتے ہیں۔

تخریج:

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ' قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ' عَنْ بُرَيْدٍ' عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ' عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى' قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَيْنِ مِنْ قَوْمِيْ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اَمِّرْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ: مِثْلَهُ' فَقَالَ: اِنَّا لَا نُوَلِّيْ هٰذَا مَنْ سَاَلَهُ' وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ۔

② حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى' عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ' قَالَ: حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ' عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى' قَالَ: اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ' فَكِلَاهُمَا سَاَلَ' فَقَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ قَالَ: يَا عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ قَيْسٍ' قَالَ: قُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا' وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ' فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ' فَقَالَ: لَنْ اَوْلَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنْ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ قَيْسٍ اِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ' اَلْقٰى لَهُ وِسَادَةً' قَالَ: اِنْزِلْ' وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوْثَقٌ'

حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے ہمراہ دو اشعری بھی تھے۔ ان میں سے ایک میری دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف تھا اور آنحضرت ﷺ اس وقت مسواک فرما رہے تھے۔ ان دونوں نے درخواست کی کہ انہیں کہیں عامل مقرر فرما دیں۔ آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ یا فرمایا عبداللہ بن قیس۔ ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا۔ ان دونوں نے مجھے اپنے دل کی بات نہیں بتائی تھی اور مجھے علم بھی نہیں تھا کہ یہ دونوں حضرات آپ سے کسی عہدے پر تقرری کی درخواست کریں گے۔ اس موقعہ پر میں گویا آپؐ کی مسواک کو دیکھ رہا تھا جو آپؐ نے اپنے ہونٹوں میں دبائی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ہم خود درخواست کرنے والے کو کبھی کسی ذمہ داری پر عامل نہیں بناتے لیکن اے ابو موسیٰ یا فرمایا عبداللہ بن قیس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ، ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: اجْلِسْ، قَالَ: لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ فَاُمِرَ بِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَ قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اَمَا اَنَا فَاَقُوْمُ وَاَنَامُ وَاَرْجُوْا فِيْ نَوْمَتِيْ مَا اَرْجُوْا فِيْ قَوْمَتِيْ۔

تم یمن جاؤ۔ پھر معاذ بن جبل اس کے پیچھے گئے۔ جب معاذ بن جبل یمن پہنچے تو ابو موسیٰ نے ان کے لئے بچھونا بچھایا اور کہا نیچے تشریف لائیے۔ اس وقت ان کے پاس ایک آدمی دیکھا جو بندھا ہوا تھا۔ اس کے متعلق دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ ابو موسیٰ نے بتایا کہ یہ یہودی ہے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد پھر یہودی بن گیا۔ ابو موسیٰ نے کہا تشریف رکھیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس وقت نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ اسے قتل نہیں کر دیا جاتا۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کا یہی فیصلہ ہے۔ اس جملہ کو تین بار دہرایا۔ چنانچہ اس کے قتل کا حکم جاری کیا گیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ بعد ازاں ہم نے شب بیداری کا تذکرہ کیا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور حالت نیند میں اس چیز کی توقع رکھتا ہوں جس کی توقع حالت بیداری میں رکھتا ہوں۔

③ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: نَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ زُرَيْقِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ، وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ، وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ؟ فَقَالَ: لَا، مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاكْرَهُوْا عَمَلَهٗ وَلَا تَنْزِعُوْا يَدًا مِنْ طَاعَتِهٖ۔

حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت رکھتے ہو اور وہ حاکم تم سے محبت کرتے ہوں۔ نیز وہ تمہارے لئے دعاگو ہوں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو۔ اور برے حاکم وہ ہیں جنہیں تم مبغوض سمجھتے ہو اور وہ تمہیں مبغوض سمجھیں اور تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہوں۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ان کو ہم بزور سیف دور نہ کر دیں۔ فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نظام نماز قائم رکھیں اور جب تم اپنے حاکموں میں کوئی ایسی چیز ملاحظہ کرو جسے تم ناپسند کرتے ہو تو اس کے عمل کو برا اور ناپسند سمجھو مگر اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنز العمال نے طبرانی عن عقبہ بن عامر کے واسطہ سے مندرجہ ذیل روایت بھی نقل کی ہے۔

④ اَلاَ اُخْبِرُکُمْ بِخِیَارِ عُمَّالِکُمْ وَشِرَارِهِمْ؟ خِیَارُهُمْ خِیَارُهُمْ لَکُمْ مَنْ تُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتَدْعُوْنَ اللّٰهَ لَهُمْ وَیَدْعُوْنَ اللّٰهَ لَکُمْ، وَشِرَارُهُمْ شِرَارُهُمْ لَکُمْ مَنْ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَدْعُوْنَ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ وَیَدْعُوْنَ اللّٰهَ عَلَیْکُمْ، قَالُوْا: اَفَلاَ نُقَاتِلُهُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لاَ دَعُوْهُمْ مَا صَامُوْا وصَلُّوْا۔

کیا میں تمہیں تمہارے بہترین و عمدہ اور شریر حاکموں کے متعلق نہ بتاؤں؟ بہترین حاکم وہ ہیں جو تمہارے لئے بہترین ثابت ہوں۔ جن سے تم محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت رکھتے ہوں۔ اللہ سے تم ان کے حق میں دعا کرتے ہوں اور وہ تمہارے لئے اللہ سے دعا کرتے ہوں اور شریر و برے حاکم وہ ہیں جو تمہارے حق میں برے ہوں۔ جنہیں تم مبغوض سمجھتے ہو اور وہ تمہیں مبغوض سمجھتے ہوں۔ تم ان کے لئے بدعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے اللہ سے بددعا کرتے ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا اے رسول اللہ ہم ان سے لڑائی نہ کریں فرمایا نہیں۔ انہیں نظر انداز کرو جب تک کہ وہ روزہ اور نماز کا اہتمام کرتے ہیں۔

⑤ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِیَّةَ، ثنا خَالِدٌ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ اَخِیْهِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ قُرَّةَ الْکَلْبِیِّ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ رَجُلَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ اَحَدُهُمَا، ثُمَّ قَالَ: جِئْنَا لِتَسْتَعِیْنَ بِنَا عَلٰی عَمَلِكَ، وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ قَوْلِ صَاحِبِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ اَخْوَنَکُمْ عِنْدَنَا مَنْ طَلَبَهُ، فَاعْتَذَرَ اَبُوْ مُوْسٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمْ اَعْلَمْ لِمَا جَآءَ الَهُ فَلَمْ یَسْتَعِنْ بِهِمَا عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی مَاتَ۔

مآخذ:

① ✿ بخاری:۱۰۵۸/۲۔ کتاب الاحکام، باب مایکرہ من الحرص علی الامارۃ۔ ✿ مسلم ۱۲۰/۲۔ کتاب الامارۃ، باب النہی عن طلب الامارۃ والحرص علیہا۔ مسلم نے انا واللہ لا نولی علی ھذا العمل احدا سالہ ولا احدا حرص علیہ نقل کیا ہے۔ ✿ کنز العمال:۴۷/۶۔ حدیث نمبر۱۴۷۸۶۔ ✿ السنن الکبری بیہقی ۱۰۰/۱۰۔ کتاب آداب القاضی، باب کراھیۃ طلب الامارۃ والقضاء ومایکرہ من الحرص علیہا۔ ابو موسی۔

② ✿ بخاری:۱۰۲۳/۲۔ کتاب المرتدین، باب حکم المرتد والمرتدہ۔ الخ۔

بخاری نے کتاب الاجارۃ میں بھی اس روایت کو نقل کیا ہے مگر مختصر

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ: اَقْبَلْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِیْ رَجُلاَنِ مِنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ۔ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا عَلِمْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ' قَالَ: لَنْ اَوْلاَ نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ۔

❁ بخاری:۳۰۱/۱۔ کتاب الاجارۃ باب استیجار الرجل الصالح۔ ❁ مسلم:۱۲۰/۲۔ کتاب الامارۃ' باب النھی عن طلب الامارۃ والحرص علیھا۔ ❁ ابو داؤد:۳۰۰/۳۔ کتاب الاقضیۃ باب فی طلب القضاء والتسرع الیہ۔ ❁ مسند احمد:۴۰۹/۴۔ عن ابی موسیٰ۔ ❁ السنن الکبری بیھقی:۱۹۵/۸۔ کتاب المرتد باب قتل من ارتد عن الاسلام ❁ کنز العمال:۴۷/۶۔ حدیث ۱۴۷۸۵۔ عن ابی موسیٰ۔

③ ❁ مسلم:۱۲۹/۲۔ کتاب الامارۃ' باب خیار الائمہ وشرارھم۔ ❁ دارمی:۲۳۲/۲۔ باب ۷۸۔ فی الطاعۃ ولزوم الجماعۃ= ❁ کنز العمال:۲۶/۶۔ حدیث نمبر۱۴۶۹۱۔ عن عوف بن مالک۔ ❁ السنن الکبریٰ ۱۵۸/۸۔ کتاب قتال اھل البغی باب الصبر علی اذی۔ ❁ ترمذی نے ابواب الفتن میں عن عمر کی ایک روایت نقل کی ہے۔ اس کا آغاز الا اخبرکم بخیار امرائکم وشرارھم سے کیا ہے۔ اور کنز العمال:۱۷/۶ حدیث نمبر۱۴۶۴۱۔

④ ❁ کنز العمال:۲۸/۶۔ حدیث نمبر۱۴۷۰۴۔

⑤ ❁ ابو داؤد:۱۲۱/۳۔ کتاب الخراج والامارۃ باب ما جاء فی طلب الامارۃ۔ ❁ مسند احمد:۳۹۳/۴' ۴۱۱۔ عن ابی موسیٰ ص ۴۱۱ پر ان اخونکم عندی من یطلبہ ہے۔ ❁ کنز العمال:۲۷/۶۔ حدیث: ۱۴۶۹۴۔ کنز میں طلبہٗ کے بعد یعنی العمل کا اضافہ ہے۔

❁ ❁ ❁

عورتوں کے مناصب:

((لن یفلح قوم ولوا امرھم امراۃ)) (بخاری)

"وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جو اپنے معاملات ایک عورت کے سپرد کرے۔"

تشریح: ﴿ الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللّٰہ بعضھم علی بعض وبما انفقوا من اموالھم فالصالحات قانتات حفظت للغیب بما حفظ اللّٰہ ﴾ (النساء : ۳۴) "مرد عورتوں پر قوام ہیں بوجہ اس فضیلت کے جو اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر دی ہے اور بوجہ اس کے کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پس صالح عورتیں اطاعت شعار اور غیب کی حفاظت کرنے والیاں ہوتی ہیں اللہ کی حفاظت کے تحت۔"

یہ دونوں نصوص اس باب میں قاطع ہیں کہ مملکت میں ذمہ داری کے مناصب (خواہ وہ صدارت ہو یا وزارت یا مجلس شوریٰ کی رکنیت' یا مختلف محکموں کی امارت) عورتوں کو یہ پوزیشن دینا یا اس کے لئے گنجائشیں رکھنا نصوص صریحہ کے خلاف ہے اور اطاعت خدا اور رسول کی پابندی قبول کرنے والی ریاست اس خلاف ورزی کی سرے سے مجاز نہیں ہے۔ چنانچہ ہم کو نبی ﷺ کے یہ واضح ارشادات ملتے ہیں:

((اذا کان امراء کم شرارکم واغنیاء کم بخلاء کم اموکم الی نساء کم فبطن الارض خیر من ظھرھا))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ترمذی)

جب تمہارے امراء تمہارے بدترین لوگ ہوں' اور جب تمہارے دولتمند بخیل ہوں اور جب تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لئے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔

((عن ابی بکرۃ لما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل فارس ملکوا علیھم بنت کسرٰی قال لن یفلح قوم ولوا امرھم امراۃ)) (بخاری۔ احمد۔ نسائی۔ ترمذی)

ابوبکرۃ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کو خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے تو آپؐ نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنے معاملات ایک عورت کے سپرد کئے ہوں۔

یہ دونوں حدیثیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد الرجال قوامون علی النساء کی ٹھیک ٹھیک تفسیر بیان کرتی ہیں اور ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سیاست و ملک داری عورت کے دائرہ عمل سے خارج ہے۔ رہا یہ سوال کہ عورت کا دائرہ عمل ہے کیا تو نبی ﷺ کے یہ ارشادات اس کو بھی وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ (اسلامی ریاست ص۳۸۹' ۵۰۸۔۵۰۹)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ' قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ' عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ' قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِی اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ اَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَارِسَ مَلَّكُوْا ابْنَةَ كِسْرٰی قَالَ: لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً۔

② حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشْقَرُ' نا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ' وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ' قَالَا: نا صَالِحٌ الْمُرِّیُّ' عَنْ سَعِيْدِ الْجَرِيْرِیِّ' عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ' عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَتْ اُمَرَاءُ كُمْ خِيَارَكُمْ' وَاَغْنِيَاءُ كُمْ سُمَحَاءَ كُمْ' وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰی بَيْنَكُمْ' فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَاءُ كُمْ شِرَارَكُمْ' وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَ كُمْ' وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰی نِسَاءِ كُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا۔ هذا حديث غريب' لانعرفه الامن حديث صالح المری وصالح فی حديثه غرائب لا يتابع عليها وهو رجل صالح۔

حضرت ابو ھریرۃؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تمہارے امراء بہترین ہوں اور تمہارے مالدار سخی ہوں اور تمہارے باہمی معاملات مشورے سے طے ہوں تو زمین کی پشت تمہارے لئے اس کے پیٹ سے بہتر ہے اور جب تمہارے امراء بد ترین لوگ ہوں اور تمہارے دولتمند بخیل ہوں اور جب تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لئے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ❁ بخاری:۲/۱۰۵۲۔ کتاب الفتن' باب--- ❁ بخاری:۲/۶۳۷۔ کتاب المغازی' باب کتاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی کسریٰ و قیصر۔ اس مقام پر منقول روایت کے الفاظ۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ' قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَارِسَ قَدْ مَلَّکُوْا عَلَیْھِمْ بِنْتَ کِسْرٰی قال: لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ اِمْرَاَۃً۔

❁ ترمذی:۲/۵۲۔ ابواب الفتن' باب--- عن ابی بکرۃ۔ ھذا حدیث صحیح۔ ❁ نسائی:۸/۲۲۷۔ کتاب آداب القضاۃ' باب النھی عن استعمال النساء فی الحکم عن ابی بکرۃ۔ ❁ کنز العمال:۶/۲۳۔ حدیث ۱۴۶۷۳۔ ❁ مسند احمد:۵/۳۸۔ عن ابی بکرۃ۔ اور ۴۷ پر لن یفلح قوم اسندوا امرھم الی امراۃ اور ص ۴۳' ۴۷' ۵۱ پر لا یفلح قوم تملکھم امراۃ۔ منقول ہے۔ ❁ کنز العمال:۶/۳۱۔ حدیث ۱۴۷۱۶۔ ❁ السنن الکبریٰ ۱۰/۱۱۸۔ کتاب آداب القاضی باب لا یولی الوالی امراۃ ولا فاسقاولا جاھلا امرالقضا۔ اس مقام پر دونوں روایتیں منقول ہیں۔ ❁ المستدرک:۳/۱۱۹' کتاب معرفۃ الصحابۃ۔ ❁ تفسیر مواھب الرحمن ص۲۳۰۔ ❁ فتح الباری:۸/۱۲۶۔ ج ۱۳ ص ۵۳ ۔ ❁ احسن التفاسیر:۵/۵۶ از مولانا احمد حسن صاحب محدث دہلوی۔ ❁ تفسیر مظہری:۷/۴۰۸۔ از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ صاحب پانی پتی۔ ❁ روح المعانی پ۱۹ ص۱۷۱۔ از علامہ سید محمود آلوسی بغدادی۔ ❁ تفسیر خازن:۳/۴۰۸۔ از علامہ علی بن محمد بن ابراھیم بغدادی۔ ❁ ابن کثیر:۱/۴۹۱۔ الرجال قوامون علی النساء کے تحت ۔ ❁ قرطبی:۱/۳۵۵۔ ❁ بدایہ ۱۲/۱۳۹۔ الدر المنثور حدیث ۱۳۶۔ ضعیفہ حدیث نمبر۴۳۶۔ ❁ تلخیص الحبیر:۴/۱۸۴۔ پر لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلِّیَتْھُمْ امْرَاۃٌ اور مجمع الزوائد ج۵ ص۲۰۹ پر لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ یَمْلِکُ رَاْیَھُمْ امْرَاَۃٌ اور مسند حمد:۵/۵۱ مستدرک:۴/۲۹۱۔ فتح الباری ۵۶/۱۳ اور کشف الخفاج ۲ ص۴۶۰ پر لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ تَمْلِکُھُمْ امْرَاۃٌ منقول ہے۔

② ❁ ترمذی ۲/۵۲۔ کتاب الفتن' باب---

❁ ❁ ❁

عورت کا دائرہ عمل:

((والمراۃ راعیۃ علی بیت بعلھا وولدھا وھی مسئولۃ عنھم)) (ابوداؤد)

"اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اسکی اولاد کی راعیہ ہے اور وہ ان کے بارے میں جوابدہ ہے۔"

یہ ہے آیت ﴿وقرن فی بیوتکن﴾ کی صحیح تفسیر اور اس کی مزید تفسیر وہ احادیث ہیں جن میں عورت کو سیاست و ملک داری سے کمتر درجہ کے خارج از بیت فرائض و واجبات سے بھی مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

((الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا اربعۃ۔ عبد مملوک۔ اوامراۃ او صبی او مریض))

(ابو داؤد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جمعہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ ادا کرنا حق اور واجب ہے بجز چار قسم کے لوگوں کے ایک غلام، دوسرے عورت، تیسرے بچہ، چوتھے مریض۔"

((عن ام عطية قالت نهينا عن اتباع الجنائز)) (بخاری)

"ام عطیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے سے روک دیا گیا تھا۔"

اگرچہ ہمارے پاس اپنے نقطہ نظر کی تائید میں مضبوط عقلی دلائل بھی ہیں اور کوئی چیلنج کرے تو ہم انہیں پیش کر سکتے ہیں۔ مگر اول تو ان کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا ہے۔ دوسرے ہم کسی مسلمان کا یہ حق ماننے کے لئے تیار بھی نہیں ہیں کہ وہ خدا اور رسول کے واضح احکام سننے کے بعد ان کی تعمیل کرنے سے پہلے اور تعمیل کے لئے شرط کے طور پر عقلی دلائل کا مطالبہ کرے۔ مسلمان کو اگر وہ واقعی مسلمان ہے پہلے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے، پھر وہ اپنے دماغی اطمینان کے لئے عقلی دلائل مانگ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کہتا ہے کہ پہلے عقلی حیثیت سے مطمئن کرو ورنہ میں خدا اور رسول کا حکم نہ مانوں گا تو ہم اسے سرے سے مسلمان ہی نہیں مانتے، کجا کہ اس کو ایک اسلامی ریاست کے لئے دستور بنانے کا مجاز تسلیم کریں۔ تعمیل حکم کے لئے عقلی دلیل مانگنے والے کا مقام اسلام کی سرحد سے باہر ہے نہ کہ اس کے اندر۔

سیاست و ملک داری میں عورت کے دخل کو جائز ٹھہرانے والے اگر کوئی دلیل رکھتے ہیں تو وہ بس یہ کہ حضرت عائشہؓ حضرت عثمانؓ کے خون کا دعویٰ لے کر اٹھیں اور حضرت علیؓ کے خلاف جنگ جمل میں نبرد آزما ہوئیں۔ مگر اول تو یہ دلیل اصولاً ہی غلط ہے اس لئے کہ جس مسئلے میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی واضح ہدایت موجود ہو اس میں کسی صحابی کا کوئی ایسا انفرادی فعل جو اس ہدایت کے خلاف نظر آتا ہو۔ ہرگز حجت نہیں بن سکتا۔ صحابہ کی پاکیزہ زندگیاں بلاشبہ ہمارے لئے مشعل ہدایت ہیں۔ مگر اس غرض کے لئے کہ ہم ان کی روشنی میں اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں۔ نہ اس غرض کے لئے کہ ہم اللہ اور رسول کی ہدایت چھوڑ کر ان میں سے کسی کی انفرادی لغزشوں کا اتباع کریں۔ پھر جس فعل کو اسی زمانہ میں جلیل القدر صحابہؓ نے غلط قرار دیا تھا، اور جس پر بعد میں خود ام المومنین بھی نادم ہوئیں۔ اسے آخر کس طرح اسلام میں ایک نئی بدعت کا آغاز کرنے کے لئے دلیل قرار دیا جا سکتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کے اس اقدام کی اطلاع پاتے ہی ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے ان کو جو خط لکھا تھا وہ پورا کا پورا ابن قتیبہ نے "الامامة والسیاسة" میں اور ابن عبدربہ نے عقد الفرید میں نقل کیا ہے۔ اسے ملاحظہ فرمائیے کتنے پرزور الفاظ میں وہ فرماتی ہیں۔ "کہ آپ کے دامن کو قرآن نے سمیٹ دیا ہے، آپ اسے پھیلائیے نہیں" اور "کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو دین میں افراط برتنے سے روکا ہے؟ اور یہ کہ آپ رسول اللہ کو کیا جواب دیتیں اگر وہ آپ کو اس طرح کسی صحرا میں ایک گھاٹ سے دوسرے گھاٹ کی طرف اونٹ دوڑاتے ہوئے دیکھ لیتے؟"۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اس قول کو یاد کیجئے کہ "عائشہؓ کے لئے انکا گھر ان کے ہودے سے بہتر ہے"۔

اور حضرت ابوبکرہؓ کا یہ قول بخاری میں ملاحظہ فرمالیجئے کہ میں جنگ جمل کے فتنے میں مبتلا ہونے سے صرف اس لئے بچ گیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد آ گیا "کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنے معاملات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت کے سپرد کر دیئے ہوں"۔

حضرت علیؓ سے بڑھ کر اس زمانے میں کون شریعت کا جاننے والا تھا؟ انہوں نے صاف الفاظ میں حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ آپ کا یہ اقدام حدود شریعت سے متجاوز ہے' اور حضرت عائشہؓ اپنی کمال درجے کی ذہانت و فقاہت کے باوجود اس کے جواب میں کوئی دلیل نہ پیش کر سکیں۔ حضرت علیؓ کے الفاظ یہ تھے کہ "بلاشبہ آپ اللہ اور اس کے رسول ہی کی خاطر غضب ناک ہو کر نکلی ہیں' مگر آپ ایک ایسے کام کے پیچھے پڑی ہیں جس کی ذمہ داری آپؓ پر نہیں ڈالی گئی۔ عورتوں کو آخر جنگ اور اصلاح بین الناس سے کیا تعلق؟ آپ عثمان کے خون کا دعویٰ لے کر اٹھی ہیں۔ مگر میں سچ کہتا ہوں کہ جس شخص نے آپ کو اس بلا میں ڈالا اور اس معصیت پر آمادہ کیا وہ آپ کے حق میں عثمانؓ کے قاتلوں سے زیادہ گناہ گار ہے"۔

دیکھئے' اس خط میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہؓ کے فعل کو صریحاً خلاف شرع قرار دے رہے ہیں۔ مگر حضرت عائشہؓ اس کا کوئی جواب اس کے سوا نہ دے سکیں کہ جل الامر عن العتاب۔ معاملہ اب اس حد سے گزر چکا ہے کہ عتاب و ملامت سے کام چل سکے۔ پھر جنگ جمل کے خاتمے پر حضرت علیؓ ام المومنینؓ سے ملنے تشریف لے گئے تو انہوں نے کہا یا صاحبۃ الھودج قد امرک اللّٰہ ان تقعدی فی بیتک ثم خرجت تقاتلین؟ اے ہودے والی' اللہ نے آپ کو گھر بیٹھنے کا حکم دیا تھا اور آپ لڑنے کے لئے نکل پڑیں" مگر اس وقت بھی حضرت عائشہؓ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ اللہ نے ہم عورتوں کو گھر بیٹھنے کا حکم نہیں دیا ہے اور ہمیں سیاست اور جنگ میں حصہ لینے کا حق ہے۔

پھر یہ بھی ثابت ہے کہ آخرکار حضرت عائشہؓ خود اپنے اس فعل پر پچھتاتی رہیں۔ چنانچہ علامہ ابن عبدالبر استیعاب میں یہ روایت لاتے ہیں کہ ام المومنینؓ نے عبداللہ بن عمرؓ سے شکایتاً فرمایا "اے ابو عبدالرحمن تم نے کیوں نہ مجھے اس کام پر جانے سے منع کیا؟" انہوں نے جواب دیا "میں نے دیکھا کہ ایک شخص (یعنی عبداللہ بن زبیر) آپ کی رائے پر حاوی ہو گیا ہے اور مجھے امید نہ تھی کہ آپ اس کے خلاف چل سکیں گی" اس پر ام المومنین نے فرمایا "کاش تم مجھے منع کر دیتے تو میں نہ نکلتی"۔

اس کے بعد جناب صدیقہؓ کے عمل میں آخر کیا دلیل باقی رہ جاتی ہے جس کے بل بوتے پر کوئی صاحب علم یہ دعویٰ کر سکتا ہو کہ اسلام میں عورتیں بھی سیاست اور نظم مملکت کی ذمہ داری میں شریک قرار دی گئی ہیں؟ رہے وہ لوگ جن کے لئے اصل معیار حق صرف دنیا کی غالب قوموں کا طرز عمل ہے' اور جنہیں بہرحال چلنا اسی طرف ہے جس طرف انبوہ جا رہا ہو' تو انہیں کس نے کہا ہے کہ اسلام کو اپنے ساتھ ضرور لے چلیں۔ ان کا جدھر جی چاہے شوق سے جائیں۔ مگر کم از کم اتنی راست بازی تو ان میں ہونی چاہئے کہ جس مقتدا کے دراصل وہ پیرو ہیں اسی کا نام لیں۔ بلا دلیل اسلام کی طرف وہ باتیں منسوب نہ کریں جن سے خدا کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت اور قرون مشہود لھا بالخیر کی تاریخ صاف صاف انکار کر رہی ہے۔ (اسلامی ریاست ص ۵۰۸ تا ۵۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عن مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، فَالْاَ مِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ، وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوب سن رکھو تم سب راعی ہو اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے اور لوگوں پر جو حکمران ہے وہ ان پر راعی ہے اور وہ ان کے متعلق جوابدہ ہے اور آدمی اپنے گھر والوں پر راعی ہے اور ان کے بارے میں وہ جوابدہ ہے۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی راعیہ ہے اور وہ ان کے بارے میں جوابدہ ہے اور غلام اپنے آقا کے مال کا راعی ہے اور وہ اس بارے میں جواب دہ ہے پس تم سب راعی ہو اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں جواب دہی ہو گی۔

② حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ، حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثنا هُرَيْمٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا اَرْبَعَةٌ، عَبْدٌ مَمْلُوْكٌ، اَوِامْرَاَةٌ، اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَرِيْضٌ۔ قال ابو داؤد: طارق بن شهاب قدراى النبى صلى الله عليه وسلم ولم يسمع منه شيئا۔

③ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّهَا قَالَتْ: نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔

مآخذ:

① ✿ ابو داؤد:۱۳۰/۳۔ کتاب الخراج والفئی والامارة، باب ما یلزم الامام من حق الرعیة۔ ✿ بخاری:۱۰۵۷/۲۔ کتاب الاحکام، باب قول اللّٰہ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ ✿ ترمذی:۲۹۹/۱۔ ابواب الجهاد، باب ما جاء فی الامام۔

② ✿ ابو داؤد:۲۸۰/۱۔ کتاب الصلاة، باب الجمعة للمملوک والمراة۔

③ ✿ بخاری:۱۷۰/۱۔ کتاب الجنائز باب اتباع النساء الجنازة۔

✿ ✿ ✿

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنیادی حقوق اور اجتماعی عدل:

اب دیکھیے کہ جہاں تک ریاست کا تعلق ہے' نبی ﷺ اور خلفائے راشدین کی سنت سے حکم بین الناس میں عدل برتنے کا کیا طریقہ ثابت ہوتا ہے۔

1 حجۃ الوداع کے مشہور خطبے میں نبی ﷺ نے اسلامی ریاست کے جن بنیادی اصولوں کا اعلان فرمایا تھا ان میں ایک اہم اصول یہ بھی تھا۔

((فان دماء کم و اموالکم و اعراضکم حرام کحرمة یومکم ھذا))

"یقیناً تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ویسی ہی محترم ہیں جیسا آج حج کا یہ دن محترم ہے۔"

اس اعلان میں مملکت اسلامیہ کے تمام شہریوں کو جان' مال اور آبرو کی حرمت کا بنیادی حق عطا کیا گیا ہے جس کا بہرحال ہر اس ریاست کو التزام کرنا ہو گا جو "اسلامی ریاست" کے نام سے موسوم ہو۔ [1]

2 یہ حرمت کس حال میں کس طرح ٹوٹ سکتی ہے؟ اس کا تعین نبی ﷺ ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

((فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماء ھم الا بحق الاسلام و حسابھم علی اللّٰہ)) (بخاری و مسلم)

"پھر جب لوگ یہ کام (یعنی شہادت توحید و رسالت اور اقامت صلوۃ و ایتائے زکوۃ) کر دیں تو وہ اپنی جانیں مجھ سے بچا لیں گے' الا یہ کہ اسلام کے کسی حق کی بنا پر وہ مجرم ہوں اور ان کی نیتوں کا حساب لینا اللہ کے ذمے ہے۔"

((فقد حرمت علینا دماء ھم و اموالھم الا بحقھا و حسابھم علی اللّٰہ)) (بخاری و مسلم)

"پس ان کی جان و مال ہم پر حرام ہیں الا یہ کہ جان و مال ہی کا کوئی حق ان پر قائم ہو اور ان کے باطن کا حساب اللہ کے ذمے ہے"

((فمن قالھا فقد عصم منی مالہ و نفسہ الا بحقہ و حسابہ علی اللّٰہ)) (بخاری)

"پھر جو اس کا (یعنی کلمۂ توحید کا) قائل ہو جائے اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنا نفس بچا لیا۔ الا یہ کہ اللہ کا کوئی حق اس پر قائم ہو' اور اس کے باطن کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔"

یہ احادیث اس باب میں ناطق ہیں کہ اسلامی ریاست میں کسی شہری کی آزادیٔ نفس اور حرمت جان و مال و آبرو پر کوئی دست درازی نہیں کی جا سکتی جب تک کہ اسلامی قانون کی رو سے اس پر (یا اس کے خلاف) کوئی حق ثابت نہ کر دیا جائے۔

3 کسی پر (یا کسی کے خلاف) حق کا اثبات کس طرح ہو سکتا ہے؟ اس کو نبی ﷺ یوں بیان فرماتے ہیں:

---

[1] اگرچہ اس حدیث میں صرف مسلمانوں کے بنیادی حقوق کا ذکر ہے' لیکن اسلامی شریعت کا یہ مسلم اصول ہے کہ جو غیر مسلم اسلامی ریاست کی حفاظت میں رہنا قبول کر لیں ان کو دیوانی اور فوجداری قانون کی نگاہ میں وہی حقوق حاصل ہو جاتے ہیں جو مسلمانوں کو حاصل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((اذا جلس الیک الخصمان فلا تقض بینهما حتی تسمع من الآخر کما سمعت من الاول)) (ابو داؤد، ترمذی، احمد)

"جب تیرے سامنے دو فریق اپنا معاملہ لے کر بیٹھیں تو ان کا فیصلہ نہ کر جب تک کہ دوسرے کی بات بھی نہ سن لے۔ جس طرح پہلے کی سنی ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مقدمے کے فیصلے میں تصریح کرتے ہیں:۔

((لا یوسر رجل فی الاسلام بغیر العدل)) (موطا)

"اسلام میں کوئی شخص عدل کے بغیر قید نہیں کیا جا سکتا۔"

اس مقدمے کی جو تفصیل مؤطا میں دی گئی ہے اس کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عراق کے نو مفتوح علاقے میں جھوٹی چغلیاں کھا کھا کر لوگ ایک دوسرے کو پکڑوا رہے تھے۔ اس کی شکایت جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تو آپ نے اس کے فیصلے میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں عدل سے مراد "معروف عدالتی کاروائی" (Due process of law) ہے یعنی ایک آدمی کا جرم کھلی عدالت میں ثابت کیا جائے اور اسے صفائی کا پورا موقع دیا جائے۔ اس کے بغیر اسلام میں کوئی شخص قید نہیں کیا جا سکتا۔

4 حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب خوارج کا ظہور ہوا، جو سرے سے ریاست ہی کو ماننے کے لئے تیار نہ تھے تو آپ نے انہیں لکھا کہ:

(کونوا حیث شئتم وبیننا وبینکم الا تسفکوا دمًا ولا تقطعوا سبیلا ولا تظلموا احدا فان فعلتم نبذت الیکم الحرب) (نیل الاوطار)

"تم جہاں چاہو رہو، ہمارے اور تمہارے درمیان شرط یہ ہے کہ تم خون نہ بہاؤ اور بدامنی نہ پھیلاؤ اور کسی پر ظلم نہ کرو۔ اگر ان کاموں میں سے کوئی کام تم نے کیا تو میں تمہارے خلاف جنگ کروں گا"۔

یعنی جو خیالات تم چاہو رکھو، تمہارے خیال اور نیت پر گرفت نہ کی جائے گی البتہ اگر تم اپنے خیالات کے مطابق حکومت کا تختہ زبردستی الٹ دینے کی کوشش کرو گے تو یقیناً تمہارے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

ان تصریحات کے بعد اس امر میں کوئی شک باقی نہیں رہتا کہ اسلامی تصور عدل کسی حال میں بھی انتظامیہ کو یہ اختیارات دینے کا روادار نہیں ہے کہ وہ معروف عدالتی کارروائی کے بغیر یوں ہی جس کو چاہیں پکڑیں، جسے چاہیں قید کر دیں، جسے چاہیں خارج البلد کریں، جس کی چاہیں زبان بندی کریں، اور جسے چاہیں اظہار رائے کے وسائل سے محروم کر دیں۔ اس طرح کے اختیارات جو ریاست اپنی انتظامیہ کو دیتی ہو وہ اسلامی ریاست ہرگز نہیں ہو سکتی۔

پھر حکم بین الناس میں عدل برتنے کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہم کو اسلام کی مستند روایات سے معلوم ہوتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ اسلام میں صدر ریاست اور گورنروں اور اعلیٰ حکام اور عامۃ الناس، سب کے لئے ایک ہی قانون اور ایک ہی نظام عدالت ہے۔ کسی کے لئے کوئی قانونی امتیاز نہیں ہے کسی کے لئے خاص عدالتیں نہیں ہیں اور کوئی قانون کی پکڑ سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے آخر وقت میں خود اپنے آپ کو پیش کیا کہ جس کو میرے خلاف کوئی دعویٰ ہو۔ وہ لائے اور اپنا حق وصول کرے۔ حضرت عمرؓ نے ایک والیٔ ریاست، جبلہ بن ایہم سے ایک بدوی کو قصاص دلوایا۔ حضرت عمرو ابن العاصؓ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گورنوں کے لئے قانونی تحفظ کا مطالبہ کیا تو حضرت عمرؓ نے اسے ماننے سے صاف انکار کر دیا اور عام لوگوں کو یہ حق دیا کہ جس حاکم کے خلاف انہیں شکایت ہو' اسے کھلی عدالت میں لائیں۔ (اسلامی ریاست ص ۳۸۷ تا ۳۹۱)

تخریج :

① حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَدْنٍ' قَالَ: اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ' عَنْ سِمَاكٍ' عَنْ حَنَشٍ' عَنْ عَلِيٍّ' قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا' فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُرْسِلُنِي وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلاَ عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ؟ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ' فَاِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانُ فَلاَ تَقْضِيَنَّ حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْاٰخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ' فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ۔ قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا' اَوْ مَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ۔

② مَالِكٌ' عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ' فَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُكَ لِاَمْرٍ مَالَهُ رَاْسٌ' وَلاَ ذَنَبٌ' فَقَالَ عُمَرُ: مَاهُوَ؟ قَالَ: شَهَادَاتُ الزُّوْرِ ظَهَرَتْ بِاَرْضِنَا' فَقَالَ عُمَرُ: اَوْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ' فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ! لاَ يُؤْسَرُ رَجُلٌ فِي الْاِسْلاَمِ بِغَيْرِ الْعُدُوْلِ۔

ماخذ :

① ❁ ابو داؤد:۳/۳۰۱۔ کتاب الاقضیة' باب کیف القضاء۔ ❁ ترمذی ابواب الاحکام:۱/۲۴۸۔ باب ما جاء فی القاضی لا یقضی بین الخصمین حتی یسمع کلامهما۔ ترمذی نے اِذَا تَقَاضَا اِلَيْكَ رَجُلاَنِ فَلاَ تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلاَمَ الْاٰخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِيْ كَيْفَ تقضى' قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ۔ هذا حديث حسن۔ ❁ مسند احمد ۱/۹۰۔ عن علی۔ ترمذی والی روایت ہے۔ ❁ کنزالعمال ۵/۸۰۴۔ حدیث نمبر۱۴۴۳۴ اور ۱۴۴۳۵۔ ❁ المستدرک:۲/۹۳۔ کتاب الاحکام استماع بیان الخصمین واجب علی القاضی۔ ❁ السنن الکبرٰی:۱۰/۸۶' ۱۳۷' ۱۴۰ اور کتاب آداب القاضی۔ ❁ کنز العمال:۶/۱۰۳۔ حدیث نمبر۱۵۰۳۶۔ عن علی۔

② ❁ مؤطا امام مالک ۲/۱۰۷۔ کتاب الاقضیة باب ما جاء فی الشهادات۔

❁ ❁ ❁

فلاح عامہ :

((السلطان ولی من لا ولی له)) (ابوداؤد' ترمذی' مسند احمد' ابن ماجه' دارمی)

"حکومت اس کی سرپرست ہے جس کا کوئی سرپرست نہ ہو۔"

((ان الله قد فرض علیهم صدقة توخذ من اغنیاء هم فترد علی فقرائهم)) (بخاری و مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اللہ نے مسلمانوں پر ایک صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مال داروں سے لیا جائے گا اور ان کے حاجتمندوں پر لوٹا دیا جائے گا۔“

((من مات و علیہ دین ولم یترک وفاء فعلی قضاہ و من ترک مالا فلورثتہ))

”جو شخص مرجائے اور اس کے ذمے قرض ہو اور وہ اسے ادا کرنے کے قابل مال نہ چھوڑے تو اس کا ادا کرنا میرے ذمے ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کا حق ہے۔“

((وفی روایۃ من ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ))

(ایک دوسری روایت میں ہے) ”جو شخص قرض چھوڑے یا ایسے پسماندگان چھوڑ جائے جن کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو وہ میرے پاس آئیں' میں ان کا سرپرست ہوں۔“

((وفی روایۃ من ترک مالا فلورثتہ و من ترک کلا فالینا)) (بخاری و مسلم)

ایک اور روایت میں ہے جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کا حق ہے اور جو ذمہ داریوں کا بار چھوڑ جائے تو وہ ہمارے (یعنی حکومت کے) ذمے ہے۔

((انا وارث من لا وارث لہ و اعقل عنہ وارثہ)) (ابوداؤد)

”جس کا کوئی وارث نہ ہو' اس کا میں وارث ہوں' اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور اس کی میراث لوں گا“۔

تشریح : یہ احادیث تصریح کرتی ہیں کہ اسلامی حکومت کے فرائض میں سے ایک اہم فرض زکوۃ کی تنظیم ہے اور اس کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے حدود کے اندر تمام لوگوں کی کفیل بنے جو مدد کے محتاج ہوں اور وسائل رزق سے محروم رہ گئے ہوں۔ (اسلامی ریاست ص ۳۹۲-۳۹۳)

تخریج :

① حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ' عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ' عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ' عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ' فَقَالَ: اُدْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ' فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے معاذ کو یمن کی طرف والی بنا کر بھیجا اور فرمایا ان کو اس کی دعوت دو کہ وہ شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں ہے اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس اگر وہ تمہاری اس دعوت کو تسلیم کرلیں تو پھر ان کے علم میں یہ بات لاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے شب و روز میں تم پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں' پھر اگر وہ تمہاری اس دعوت کو بھی مان لیں تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ وَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَآئِهِمْ۔

ان کے علم میں یہ بات لاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور انہی کے فقراء میں لوٹا دی جائے گی (تقسیم کر دی جائے گی)

② حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً، فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ۔

حضرت ابو ھریرۃ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں مومنوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ دوست و خیر خواہ ہوں پس جو کوئی فوت ہو جائے اور اس پر واجب الادا قرض ہو اور اتنا ترکہ نہ چھوڑا ہو جس سے قرض پورا ادا ہو جائے تو اس کا ادا کرنا ہمارے ذمہ ہے اور جس نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کا حق ہے۔

مسلم نے قدرے تفصیل بیان کی ہے:

③ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ، فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ، وَاِلاَّ قَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، وَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَلَيَّ قَضَاءُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ۔

حضرت ابو ھریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مرد میت کا جنازہ لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ دریافت فرماتے کہ آیا اس نے اتنا ترکہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے جس سے قرض پورا ادا ہو جائے۔ اگر تو یہ بتایا جاتا کہ اس نے اپنے پیچھے اتنا مال چھوڑا ہے جو قرضے کی ادائیگی کے لئے کافی ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھاتے ورنہ فرما دیتے جاؤ اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات سے نوازا تو پھر آپ نے فرمایا کہ میں مومنوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ خیر خواہ اور دوست ہوں۔ اب جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ قرض بھی ہو تو اس کے قرض کی ادائیگی میرے ذمہ اور جو مال ترکہ چھوڑے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے۔

مسلم کی ایک اور روایت:

④ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: نا شَبَابَةُ، قَالَ:

حضرت ابو ھریرۃؓ سے روایت ہے انہوں نے بتایا کہ نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنِيْ وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ' عَنِ الْاَعْرَجِ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنْ عَلَى الْاَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِهٖ' فَاَيُّكُمْ مَاتَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاَنَا مَوْلَاهُ' وَاَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَاِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ۔

ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ روئے ارض پر جو بھی مومن ہے میں اس کا لوگوں سے زیادہ خیر خواہ اور دوست ہوں۔ پس تم میں سے جو قرض دار مرے یا ایسے پسماندگان چھوڑ جائے جن کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو میں ان کا سرپرست ہوں۔ نیز تم میں سے کوئی جو مال ترکہ میں چھوڑے وہ عصبہ کی طرف جائے جو بھی عصبہ ہو۔

⑤ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ' قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُلَيْحٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ' عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ' عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَامِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ' فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا' فَاِنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ وَاَنَا مَوْلَاهُ۔

حضرت ابو ھریرۃ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں اہل ایمان کا لوگوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ خیر خواہ اور دوست ہوں۔ تصدیق کے لئے اگر چاہو یہ آیت پڑھ لو۔ النبی اولٰی بالمومنین من انفسھم۔ نبی ایمان والوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق دار ہے۔ آپ نے فرمایا جس مومن نے مال چھوڑا ہے تو اس کے وارث اس کے عصبہ ہوں گے جو بھی وہ ہوں گے اور اگر اس نے اپنے اوپر کسی کا قرض چھوڑا ہے یا پسماندگان ایسے چھوڑے ہیں جن کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو میرے پاس آئے میں اس کا سرپرست ہوں۔

⑥ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ' ثنا شُعْبَةُ' عَنْ بُدَيْلٍ' عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ' عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ' عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ (الھوزنی عبداللّٰہ بن لحی) عَنِ الْمِقْدَامِ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيَّ' وَرُبَّمَا قَالَ: اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ' وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ' وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ: اَعْقِلُ لَهٗ' وَاَرِثُهٗ' وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ: يَعْقِلُ عَنْهُ' وَيَرِثُهٗ۔

حضرت مقدام سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کوئی بار قرض چھوڑ مرے تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ اور کبھی فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ۔ اور جو کچھ ترکہ چھوڑ مرے تو وہ اس کے ورثا کے لئے۔ اور میں تو ہر اس کا وارث ہوں جس کا کوئی دوسرا وارث نہ ہو۔ اس کی دیت بھی دوں گا اور اس سے وراثت بھی لوں گا اور ماموں بھی وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ وہ دیت بھی ادا کرے گا اور وراثت بھی پائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑦ حَدَّثَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، ثنا شَبَابَةُ، ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: ثنا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِیْ بُدَیْلُ بْنُ مَیْسَرَةَ الْعُقَیْلِیُّ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِیِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ اَبِیْ کَرِیْمَةَ، رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا، فَلِوَرَثَتِهٖ، وَمَنْ تَرَكَ کَلًّا، فَاِلَیْنَا۔ وَرُبَّمَا قَالَ: فَاِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ۔ اَعْقِلُ عَنْهُ وَاَرِثُهٗ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ یَعْقِلُ عَنْهُ وَیَرِثُهٗ۔

⑧ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ، عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ، وَتَرَكَ مَالًا، فَمَالُهٗ لِمَوَالِی الْعَصَبَةِ، وَمَنْ تَرَكَ کَلًّا اَوْ ضَیَاعًا فَاَنَا وَلِیُّهٗ فَلَاُدْعَ لَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مومنوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ خیر خواہ و دوست ہوں۔ جو کوئی وفات پا جائے اور مال چھوڑ جائے تو اس کا مال اس کے عصبہ کے لئے ہے۔ اور جو قرض چھوڑ مرا یا پسماندگان ایسے پیچھے چھوڑے جن کے ضائع ہونے کا خطرہ تھا تو اس کا میں سرپرست ہوں۔ مجھ سے اس کا مطالبہ و تقاضا کیا جائے۔

⑨ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِیٍّ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ کَلًّا فَاِلَیْنَا۔

(ترمذی میں منقول روایت:

⑩ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا، فَلِاَهْلِهٖ، وَمَنْ تَرَكَ ضَیَاعًا فَاِلَیَّ۔ هٰذا حدیث حسن صحیح۔

مآخذ:

① ❁ بخاری ۱۸۷/۱ کتاب الزکوٰۃ باب وجوب الزکوٰۃ۔ بخاری: ۶۲۳/۲۔ کتاب المغازی بعث ابی موسیٰ و معاذ الی الیمن قبل حجة الوداع۔ اس مقام پر علی فقراءھم ہے۔ ❁ مسلم: ۳۶/۱۔ کتاب الایمان، باب الدعاء الی الشهادتین و شرائع الاسلام۔ اس مقام پر فی فقراء ھم وعلی فقراء ھم دونوں ہیں۔ ❁ ابو داؤد: ۱۰۵/۲۔ کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السائمة۔ ابو داؤد نے فی فقراء ھم والی حدیث نقل کی ہے۔ ❁ ترمذی: ۱۳۶/۱۔ ابواب الزکاۃ باب ما جاء فی کراهية اخذ خیار المال فی الصدقة۔ اس نے بھی علی فقراءھم والی روایت لی ہے۔ ❁ نسائی: ۵/۲-۳۔ کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ۔ نسائی نے علی فقراء ھم والی روایت نقل کی ہے۔ ❁ ابن ماجہ کتاب الزکاۃ، باب: ۱، کتاب الزکاۃ، باب فرض الزکاۃ۔ ابن ماجہ میں فی فقراء ھم والی روایت ہے۔ ❁ دارمی۔ کتاب الزکاۃ باب: ۱،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب الزکاۃ' باب فی فضل الزکاۃ۔ علی فقراء ھم والی روایت ہے۔ ❁ مسند احمد:۱/۲۳۳۔ عن ابن عباس۔ مسند احمد نے بھی فی فقراء ھم ہی روایت کیا ہے۔ ❁ السنن الکبریٰ بیہقی:۴/۹۶/۱۰۱ کتاب الزکاۃ باب لا یاخذ الساعی فوق ما یجب ولا ما خضا الان یتطوع۔ عن ابن عباس

③ ❁ بخاری:۲/۹۹۷۔ کتاب الفرائض' باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مالا فلاھلہ۔ ❁ مسلم:۲/۳۵۔ کتاب الفرائض۔

④ ❁ مسلم:۲/۳۵۔ کتاب الفرائض۔ ❁ السنن الکبریٰ:۶/۲۳۸۔ کتاب الفرائض' باب العصبۃ

⑤ ❁ بخاری:۲/۷۰۵۔ کتاب التفسیر سورۃ الاحزاب۔ ❁ السنن الکبریٰ بیہقی:۶/۲۳۸۔ ❁ کتاب الفرائض باب العصبۃ۔ عن ابی ھریرۃ بیہقی نے ایما امری نقل کیا ہے۔

⑥ ❁ ابو داؤد:۳/۱۲۳۔ کتاب الفرائض' باب فی میراث ذوی الارحام۔

⑦ ❁ ابن ماجہ کتاب الفرائض' باب :۹' ذوی الارحام۔ ❁ سنن دارقطنی:۴/۸۵'۸۶۔ عن المقدام السنن الکبریٰ بیہقی:۶/۲۱۴۔ کتاب الفرائض باب من قال بتوریث ذوی الارحام۔

⑧ ❁ بخاری:۲/۹۹۸' ۹۹۹۔ کتاب الفرائض' باب ابنی عم احدھما اخ لام والاخر زوج۔ ❁ مسلم:۲/۳۶۔ کتاب الفرائض۔ ❁ السنن الکبریٰ بیہقی ۶/۲۳۸۔ کتاب الفرائض باب العصبۃ۔ عن ابی ھریرۃ۔

⑨ ❁ بخاری:۲/۱۰۰۰۔ کتاب الفرائض' باب میراث الاسیر الخ۔ ❁ مسلم:۲/۳۶۔ کتاب الفرائض۔

⑩ ❁ ترمذی:۲/۲۹۔ ابواب الفرائض' باب ما جاء فی من ترک مالا فلورثتہ۔ ❁ ابو داؤد: ۳/۱۲۳۔ کتاب الفرائض' باب فی میراث ذوی الارحام۔

❁ ❁ ❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی ریاست کے بنیادی اصول

قانون الٰہی کی بالاتری:

((علیکم بکتاب اللّٰہ ۔ احلوا حلالہ وحرموا حرامہ)) [1]

"تم پر لازم ہے کتاب اللہ کی پیروی۔ جس چیز کو اس نے حلال کیا ہے اسے حلال کرو' اور جسے اس نے حرام کیا ہے اسے حرام کرو۔

تشریح : ظہور اسلام کے ساتھ جو مسلم معاشرہ وجود میں آیا اور پھر ہجرت کے بعد سیاسی طاقت حاصل کرکے جس ریاست کی شکل اس نے اختیار کی' اس کی بنیاد چند واضح اصولوں پر تھی۔ ان میں اہم تر یہ ہیں۔

قانون خداوندی کی بالاتری: نبیؐ نے اپنے متعدد ارشادات میں اس اصل الاصول کو پوری صراحت کیساتھ بیان فرمایا ہے:

((ان اللّٰہ فرض فرائض فلا تضیعوھا و حرم حرمات فلا تنتھکوھا۔ وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا)) [2]

"اللہ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں' انہیں ضائع نہ کرو۔ کچھ حرمتیں مقرر کی ہیں' انہیں نہ توڑو' کچھ حدود مقرر کی ہیں' ان سے تجاوز نہ کرو' اور کچھ چیزوں کے بارے میں سکوت فرمایا ہے بغیر اس کے کہ اسے نسیان لاحق ہو' ان کی کھوج میں نہ پڑو۔"

تخریج :

① عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ' قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مَرْعُوْبٌ' فَقَالَ: اَطِیْعُوْنِیْ مَا کُنْتُ بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ وَعَلَیْکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ' اَحِلُّوْا حَلَالَہٗ وَ حَرِّمُوْا حَرَامَہٗ۔

② نا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْمُحَامِلِیُّ' نا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ قَالَا: ثنا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ' نا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ مَکْحُوْلٍ' عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا' وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا' وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا' وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا۔

---

[1] کنز العمال بحوالہ طبرانی و مسند احمد' جلد اول حدیث نمبر: ۹۰۷- ۹۶۶- طبع دائرۃ المعارف حیدر آباد ۱۹۵۵ء۔
[2] مشکوۃ بحوالہ دار قطنی' باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ' کنز العمال ج اول - حدیث ۹۸۱ - ۹۸۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ ضَحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ' اَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَالْحَسَنُ ابْنُ اَبِی الْحَسَنِ' وَمَكْحُوْلُ الشَّامِیُّ' وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارِ الْمَكِّیُّ' وَطَاؤُسُ الْيَمَانِیُّ' فَاجْتَمَعُوْا فِیْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ' فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ' وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فِی الْقَدْرِ' فَقَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ فِيْهِمْ مَرْضِيًّا' اَنْصِتُوْا حَتّٰی اُخْبِرَكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا' وَحَدَّلَكُمْ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا' وَنَهَاكُمْ عَنْ اَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا' وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تكلفوها رَحْمَةً مِنْ رَبِّكُمْ فَاقْبَلُوْهَا نَقُوْلُ مَا قَالَ رَبُّنَا' وَنَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَلْاُمُوْرُ بِيَدِ اللّٰهِ' مِنْ عِنْدِاللّٰهِ مَصْدَرُهَا وَاِلَيْهِ مَرْجِعُهَا' لَيْسَ اِلَى الْعِبَادِ فِيْهَا تَفْوِيْضٌ وَلَا مَشِيْئَةٌ' فَقَامُوْا وَهُمْ رَاضُوْنَ بِقَوْلِ طَاؤُسٍ.

④ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ الْفَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْهَا. (مشكوٰة باب الاعتصام بالكتاب والسنة بحواله دارقطنى)

⑤ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ نا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ.

من اقتدٰی بکتاب اللّٰہ لا یضل فی الدنیا ولا یشقٰی فی الاخرۃ۔ ①

جس نے کتاب اللہ کی پیروی کی وہ نہ دنیا میں گمراہ ہو گا نہ آخرت میں بدبخت۔ ②

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما' کتاب اللّٰہ و سنۃ رسولہ۔ ③

میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں جنہیں اگر تم تھامے رہو۔ تو کبھی گمراہ نہ ہو گے' اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

ما امرتکم بہ فخذوہ وما نھیتکم عنہ فانتھوا۔

جس چیز کا میں نے حکم دیا ہے اسے اختیار کر لو اور جس چیز سے روکا ہے اس سے رک جاؤ۔

① مشکوٰۃ بحوالہ رزین' باب مذکورہ
② مشکوٰۃ بحوالہ مؤطا' باب مذکور' کنز العمال ج ا۔ حدیث ۸۷۷' ۹۴۹' ۹۵۵' ۱۰۰۱
③ کنز العمال: ۸۸۶/۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ✿ مجمع الزوائد للهیشمی ۱۷۰/۱۔ ✿ مسند احمد:۱۷۲/۲۔ ۲۱۲۔ ✿ شیخ البانی کی الصحیحہ حدیث نمبر۱۷۴۲۔ ✿ طبرانی عن عوف بن مالک بحوالہ کنز العمال ۱۷۹/۱۔ حدیث نمبر۹۰۶۔ ✿ دیلمی عن معاذ کے حوالہ سے کنز العمال:۱۸۹/۱ پر مندرجہ ذیل عبارت منقول ہے:

اَطِيْعُوْنِیْ مَادُمْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَاِذَا ذَهَبْتُ فَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ اَحِلُّوا حَلَالَهٗ وَحَرِّمُوْا حَرَامَهٗ

② ✿ سنن دارقطنی:۱۸۴/۴۔ کتاب الرضاع۔ اور کتاب الحدود۔ ✿ کنز العمال ۱۹۳/۱۔۱۹۴۔ حدیث نمبر۹۸۰۔ عن ابی ثعلبہ خشنی طبرانی اور البزار نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ✿ المستدرک:۱۱۵/۴۔ کتاب الاطعمة' باب شان نزول ما احل اللّٰہ فھو حلال۔ عن ابی ثعلبہ خشنی۔

③ ✿ دارقطنی:۲۹۸/۴۔ ✿ کنز العمال ۱۹۴/۱۔ حدیث نمبر۹۸۱۔

④ ✿ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ بحوالہ دارقطنی اس حدیث میں غیر نسیان کے الفاظ توجہ طلب ہیں حضورؐ کے ارشاد کا منشا یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کی تفصیلی کیفیت بیان نہیں فرمائی' ان کی کھوج کرید کرنے کے معنی یہ ہیں کہ معاذ اللہ حضرت حق سے کچھ ہدایت دینے میں بھول چوک ہو گئی تھی جس کی تلافی کرنے کے لئے آپ چلے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اِذْ رَأَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ سَمَّی اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ (مسلم کتاب العلم) یعنی جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو قرآن مجید کے متشابہات کی کھوج میں لگے ہوئے ہیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے اہل زیغ قرار دیا ہے۔ لہٰذا ان سے پرہیز کرو۔ حضور ﷺ نے ان سے حذر کرنے کا حکم اسی لئے دیا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ محبت و گفتگو کرتے کرتے آدمی خود بھی نا دانستہ متشابہات کی کھوج کرید میں گم ہو جاتا ہے۔ (مکاتیب سید ابوالاعلیٰ مودودی حصہ دوم ص۴۰) ⑤ ✿ مسلم کتاب العلم باب النھی عن اتباع متشابہ القرآن

✿ ✿ ✿

تخریج:

① عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ' قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِی الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ: مَنِ اقْتَدٰی بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِی الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰی فِی الْاٰخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَة فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰی۔ رواہ رزین۔

② وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ۔

مآخذ: ① ✿ مشکوٰۃ:۳۱/۱۔ باب الاعتصام بالکتاب والسنة۔

② ✿ مؤطا امام:۲۰۸/۲۔ کتاب الجامع' باب النھی عن القول بالقدر۔ ✿ مشکوٰۃ:۳۱/۱۔ باب الاعتصام بالکتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والسنة۔ مشکوٰۃ میں سنة رسوله جبکہ محولہ کتاب مؤطا امام مالک میں سنة نبیه ہے۔ (مرتب) ٭ کنز العمال ۱/۱۸۷۔ پر ابن عباس سے مندرجہ ذیل الفاظ سے روایت منقول ہے۔

یا ایها الناس انی تارکٌ فیکم مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا کِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّهٖ۔

٭ کنز العمال ۱/۱۸۷۔ حدیث نمبر ۹۵۴۔ ٭ المستدرک ۱/۹۳۔ کتاب العلم۔ باب خطبة صلی اللّٰه علیه وسلم فی حجة الوداع۔ کنز العمال والی روایت کے الفاظ منقول ہیں۔ ٭ السنن الکبریٰ ۱۰/۱۱۴۔ کتاب آداب القاضی باب لا یقضی القاضی ولا یفتی المفتی۔

③ ٭ ابن ماجه المقدمه' باب اتباع سنة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم۔ ٭ کنز العمال ۱/۱۷۵۔ حدیث نمبر ۸۸۵۔ ٭ مسند احمد ۲/۳۵۵۔ عن ابی هریرة۔ اس صفحہ پر ما نهیتکم عنه فانتهوا وما امرتکم به فخذوا منه ما استطعتم کے الفاظ منقول ہیں۔

٭ ٭ ٭

عدل بین الناس:

دوسرا قاعدہ جس پر اس ریاست کی بنیاد رکھی گئی تھی یہ تھا کہ قرآن و سنت کا دیا ہوا قانون سب کیلئے یکساں ہے اور اس کو مملکت کے ادنیٰ ترین آدمی سے لے کر مملکت کے سربراہ تک سب پر یکساں نافذ ہونا چاہیئے۔ کسی کیلئے بھی اس میں امتیازی سلوک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو یہ اعلان کرنے کی ہدایت فرماتا ہے کہ

امرت لا عدل بینکم۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان عدل کروں۔ ①

یعنی میں بے لاگ انصاف پسندی کرنے پر مامور ہوں۔ میرا یہ کام نہیں ہے کہ کسی کے حق میں اور کسی کے خلاف تعصب برتوں۔ میرا سب انسانوں سے یکساں تعلق ہے' اور وہ ہے عدل و انصاف کا تعلق۔ حق جس کے ساتھ ہو' میں اس کا ساتھی ہوں اور حق جس کے خلاف ہو میں اس کا مخالف ہوں۔ میرے دین میں کسی کے لئے بھی کوئی امتیاز نہیں ہے اپنے اور غیر' بڑے اور چھوٹے' شریف اور کمین کے لئے الگ الگ حقوق نہیں ہیں۔ جو کچھ حق ہے وہ سب کے لئے حق ہے' جو گناہ ہے وہ سب کے لئے گناہ ہے جو حرام ہے وہ سب کے لئے حرام ہے۔ جو حلال ہے وہ سب کے لئے حلال ہے اور جو فرض ہے وہ سب کے لئے فرض ہے۔ میری اپنی ذات بھی قانون خداوندی کی اس ہمہ گیری سے مستثنیٰ نہیں۔ نبی ﷺ خود اس قاعدے کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

انما هلک من کان قبلکم انهم کانوا یقیمون الحد علی الوضیع ویترکون الشریف' والذی نفس محمد بیده لو ان فاطمة (بنت محمد) فعلت ذلک لقطعت یدها۔ ②

---

① الشوریٰ ۱۵

② بخاری' کتاب الحدود' ابواب نمبر ۱۱' ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج :

① حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ' قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ عُرْوَةَ' عَنْ عَائِشَةَ' اَنَّ اُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ' فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُقِيْمُوْنَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيْعِ وَيَتْرُكُوْنَ عَلَى الشَّرِيْفِ' وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ فَاطِمَةُ فَعَلَتْ ذٰلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اسامہ نے ایک خاتون کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی (سفارش کی)۔ گفتگو سن کر آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ بھی اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ کم حیثیت و کمزور پر حد قائم کرتے (سزا دیتے) اور معزز و باحیثیت آدمی کو چھوڑ دیتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ (بنت محمد) بھی یہ جرم کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

② عَنْ عَائِشَةَ' اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّتْهُمُ الْمَرْاَةُ الْمَخْزُوْمِيَّةُ الَّتِيْ' سَرَقَتْ' قَالُوْا: مَنْ يُّكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ' ثُمَّ قَامَ' فَخَطَبَ' فَقَالَ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ الشَّرِيْفُ' تَرَكُوْهُ' وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ فِيْهِمْ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحُدُوْدَ (الْحَدَّ) وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ قریش کو قبیلۂ مخزوم کی فاطمہ نامی خاتون' جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا' کے معاملہ نے فکر و تردد اور تشویش میں مبتلا کر دیا۔ ان لوگوں نے غور کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر بات کون کرے اور رسول اللہ ﷺ کے پیارے اسامہ ابن زید کے سوا یہ جرات کون کر سکتا ہے (زید کو اس کام کے لئے آمادہ کیا) تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سفارش کی آپؐ نے فرمایا کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو پھر آپ اپنی جگہ سے اٹھے اور لوگوں سے خطاب فرمایا۔ اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو بھی اسی چیز نے برباد کیا۔ وہ لوگ جب شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے (سزا نہ دیتے) اور جب کوئی کمزور ضعیف آدمی چوری کرتا تو اس پر حد سرقہ قائم کرتے۔ اللہ کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کا ارتکاب کرتی تو محمدؐ اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا اِلٰى اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُوْنَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ اُسَامَةُ فِيْهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ قَالَ اُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّمَا اَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَاْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عروۃ بن زبیر نے بیان کیا کہ غزوۂ مکہ کے موقع پر عہد رسالت مآب میں ایک عورت نے چوری کی۔ اس کی قوم کے لوگ حضرت اسامہ کی خدمت میں گھبرائے ہوئے آئے کہ ان سے سفارش کی درخواست کریں۔ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ اسامہ نے اس عورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی (سفارش کی) تو رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا فرمایا کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرتا ہے؟ اسامہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے لئے اللہ سے معافی کی درخواست فرمائیں۔ پچھلے پہر رسول اللہ ﷺ لوگوں سے خطاب فرمانے تشریف فرما ہوئے۔ اللہ کی حمد و ثنا فرمائی جس کا وہ مستحق ہے پھر فرمایا تم سے پہلے لوگوں کو بھی اسی نے ہلاک کیا کہ وہ جب شریف آدمی چوری کا مرتکب ہوتا تو اسے نظر انداز کر دیتے اور جب ضعیف و ناتواں آدمی چوری کرتا تو اس پر حد سرقہ قائم کر دیتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حکم صادر فرمایا اور اس عورت کا ہاتھ قطع کر دیا گیا۔

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد اس کی توبہ بہت اچھی رہی۔ اس نے شادی کر لی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر وہ خاتون ان کی خدمت میں حاضر ہوتی تو۔ آپ اس کا معاملہ حضورؐ کے سامنے رکھ دیتیں۔

مآخذ:

① ✿ بخاری:۲/۱۰۰۳۔ کتاب الحدود، باب اقامۃ الحدود علی الشریف والوضیع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② ✿ بخاری:۲/۱۰۰۳۔ کتاب الحدود' باب کراهیة الشفاعة فی الحد اذا رفع الی السلطان۔ ✿ مسلم:۲/۶۴۔ کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف وغیره والنهی عن الشفاعة فی الحدود۔ عن عائشة ✿ ابو داؤد:۴/۱۳۲۔ کتاب الحدود' باب فی الحد یشفع فیه۔ عن عائشة۔ ✿ ترمذی:۱/۲۶۴۔ ابواب الحدود' باب ما جاء فی کراهیة ان یشفع فی الحدود عن عائشة حدیث عائشه حدیث حسن صحیح۔ ✿ نسائی:۷/۷۳۔ کتاب قطع السارق باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر الزهری فی المخزویة التی سرقت۔ ✿ ابن ماجه کتاب الحدود' باب الشفاعة فی الحدود' عن عائشة بخاری کے علاوہ باقی سب نے خطب کی جگہ نا ختطب نقل کیا ہے۔ ✿ سنن دارمی:۲/۹۴۔ کتاب الحدود' باب ۵ الشفاعة فی الحدود دون السلطان عن عائشه اس کے آخر میں وَاَیْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا ہے۔ ✿ السنن الکبریٰ بیهقی:۸/۲۶۷۔ کتاب السرقة باب السارق توهب له السرقة۔ ✿ السنن الکبریٰ۔ ص ۲۵۳۔ کتاب السرقة باب جماع ابواب القطع فی السرقة۔ عن عائشة۔ ✿ مجمع الزوائد:۶/۲۵۹۔ کتاب الحدود' باب فی الحد یثبت عند الامام فیشفع فیه۔ عن ام سلمه۔ قدرے مختصر۔

③ ✿ بخاری:۲/۶۱۶۔ کتاب المغازی باب ---- ✿ بخاری:۱/۴۹۴۔ کتاب الانبیاء' باب--- ✿ مسلم:۲/۶۴۔ کتاب الحدود' باب قطع السارق الشریف وغیره۔ ✿ نسائی:۷/۷۵۔ کتاب قطع السارق' باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر الزهری فی الخزومیة التی سرقت۔ ✿ مسند احمد:۶/۱۶۲۔ عن عائشةؓ۔ ✿ المصنف عبدالرزاق:۱۰/۲۰۱' ۲۰۲۔ کتاب العقول باب الذی یستعیر المتاع ثم یجحده المصنف میں تستعیر والی روایت ہے۔

✿ ✿ ✿

مساوات بین المسلمین :

"تم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں وہ اسی لئے تو تباہ ہوئیں کہ وہ لوگ کمتر درجے کے مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دیتے تھے اور اونچے درجے والوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے' اگر محمد کی اپنی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا"۔

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں۔

((رایت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقید من نفسه)) ①

"میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اپنی ذات سے بدلہ دیتے دیکھا ہے۔"

((ان اللّٰه لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم)) ②

"اللہ تمہاری صورتیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال دیکھتا ہے۔

① کتاب الخراج' امام ابو یوسف' ص۱۱۶۔ المطبعة السلفیه' مصر طبع ثانی ۱۳۵۲ھ مسند ابو داؤد' الطیاسی' حدیث نمبر۵۵۔ طبع دائرة المعارف' حیدر آباد ۱۳۶۱ھ۔ ② تفسیر ابن کثیر' بحوالہ مسلم و ابن ماجہ:۴/۲۱۷۔ مطبع مصطفیٰ محمد' مصر ۱۹۳۷ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح : اسی قاعدے کی فرع یہ تیسرا قاعدہ ہے جو اس ریاست کے مسلمات میں سے تھا کہ تمام مسلمانوں کے حقوق بلحاظ رنگ و نسل و زبان و وطن بالکل برابر ہیں، کسی فرد، گروہ، طبقے یا نسل و قوم کو اس ریاست کے حدود میں نہ امتیازی حقوق حاصل ہو سکتے ہیں اور نہ کسی کی حیثیت کسی دوسرے کے مقابلے میں فروتر قرار پا سکتی ہے۔ نبی ﷺ کے حسب ذیل ارشادات اس قاعدے کی صراحت کرتے ہیں۔

((المسلمون اخوة - لا فضل لاحد علی احد الا بالتقوی)) [1]

"مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں مگر تقویٰ کی بنا پر۔"

تخریج :

① قَالَ: وَحَدَّثَنِی عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِی سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ--- اِلٰی عُمَّالِهِ اَنْ يُوَافُوْهُ بِالْمَوْسِمِ، فَوَافَوْهُ، فَقَامَ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّی بَعَثْتُ عُمَّالِی هٰؤُلَآءِ عَلَيْكُمْ وَلَمْ اَسْتَعْمِلْهُمْ لِيُصِيْبُوْا مِنْ اَبْشَارِكُمْ، وَلَا مِنْ دِمَائِكُمْ، وَلَا مِنْ اَمْوَالِكُمْ، فَمَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَلْيَقُمْ۔ قَالَ: فَمَا قَامَ عَنِ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، عَامِلِی ضَرَبَنِی مِائَةَ سَوْطٍ۔ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: أَتَضْرِبُهُ مِائَةَ سَوْطٍ؟ قُمْ، فَاسْتَقِدْ مِنْهُ۔ فَقَامَ اِلَيْهِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ لَهُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْ هٰذَا عَلٰی عُمَّالِكَ، كَبُرَ عَلَيْهِمْ، وَكَانَتْ سُنَّةً يَاْخُذُ بِهَا مَنْ بَعْدَكَ! وَقَالَ عُمَرُ: أَلَا اُقِيْدُ مِنْهُ وَقَدْرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ مِنْ نَفْسِهِ؟

حضرت عمرؓ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ وہ موسم حج میں آکر ان سے ملیں چنانچہ وہ آئے اور ملے۔ حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ لوگو! میں نے اپنے ان گورنروں کو تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اس لئے نہیں بھیجا کہ وہ تمہاری چمڑی ادھیڑیں، تمہارا خون گرائیں، تمہارے اموال پر قبضہ کر لیں۔ پس جس کسی کو ظلم و زیادتی کی شکایت ہو وہ کھڑا ہو۔ راوی کا بیان ہے اس وقت لوگوں میں سے صرف ایک آدمی کے سوا کوئی بھی کھڑا نہ ہوا اس نے شکایت کی کہ امیر المومنین میرے عامل نے مجھے سو کوڑے مارے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا تو اسے سو کوڑے مارنا چاہتا ہے۔ اٹھو اور قصاص لے لو تو حضرت عمرو بن عاص فوراً حضرت عمرؓ کی جانب کھڑے ہو گئے اور عرض کیا اے امیر المومنین آپ نے اگر یہ در کھول دیا تو یہ عمال پر گراں گزرے گا۔ (ان کے لئے دشواری کا باعث ہو گا) اور یہ ایسا طریقہ و اصول بن جائے گا۔ بعد میں آنے والے بھی اسے اخذ کریں گے۔

---

[1] ابن کثیر بحوالہ طبرانی، ج ۴، ص ۲۱۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا میں اس سے قصاص نہ لوں جبکہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اپنی ذات سے بدلہ دیتے دیکھا ہے۔

② حَدَّثَنَا اَبُو دَاوٗدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ الْجُدَیْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ فِرَاسٍ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اَلَا فَمَنْ ظَلَمَهٗ اَمِیْرُهٗ فَلْیَرْفَعْ ذٰلِكَ اِلَیَّ اَقِیْدُ مِنْهُ. فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، فَقَالَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَئِنْ اٰذٰی رَجُلٌ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ رَعِیَّتِهٖ لَتَقُصَّهٗ مِنْهُ قَالَ: كَیْفَ لَا اَقُصَّهٗ مِنْهُ، وَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقِصُّ مِنْ نَّفْسِهٖ.

ابو فراس سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے خطاب فرمایا اور کہا کہ جس کسی کے امیر نے اس پر ظلم کیا ہو وہ مقدمہ میرے پاس لائے میں اس سے قصاص لوں گا۔ عمرو بن عاص یہ سن کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے امیر المومنین اس کی رعایا میں سے ایک آدمی نے دوسرے کو اذیت پہنچائی ہے تو آپ اس سے قصاص لیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا میں اس سے قصاص کیسے نہ لوں جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ذات سے قصاص دیتے دیکھا ہے۔

③ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ، نا كَثِیْرُ بْنُ هِشَامٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ.

④ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْعَسْكَرِیُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ، ثنا عُبَیْدُ بْنُ حُنَیْنٍ الطَّائِیُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ خِرَاشٍ الْعَصَرِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَةٌ لَا فَضْلَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰی. بیہقی اور ابن مردویہ میں جابر بن عبداللہ سے یہ الفاظ منقول ہیں۔

⑤ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَسْطِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ خُطْبَةَ الْوَدَاعِ فَقَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ، وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ، وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ، وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی. اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ✿ کتاب الخراج امام ابو یوسف ص۲۴۲۔ طبع دارالاصلاح۔

② ✿ ابو داؤد الطیاسی ۱/۱۱۔ عمر بن الخطاب کتاب الخراج امام ابو یوسف ص۲۴۲۔ ✿ نسائی:۸/۳۴۔ کتاب القسامة باب القصاص من السلاطین عن عمرؓ نسائی نے جُرَیری نقل کیا ہے۔ ✿ السنن الکبری بیہقی:۸/۴۸۔ کتاب الجنایات باب ما جاء فی قتل الامام و جرحہ۔ ✿ بیہقی نے وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقص من نفسہ نقل کیا ہے۔ نیز بیہقی نے کتاب الخراج امام یوسف والی روایت کو بھی اسی روایت میں بیان کر دیا ہے۔ اور السنن الکبری:۹/۴۲۔ کتاب السیر۔

③ ✿ مسلم:۲/۳۱۷۔ کتاب البر والصلة باب تحریم ظلم المسلم و خذله و احتقاره و دمه و عرضه و ماله۔ ✿ ابن ماجه کتاب الزهد' باب۹ القناعة۔ ابن ماجہ نے ولکن کے بعد انما ینظر الی اعمالکم وقلوبکم نقل کیا ہے۔ مسلم کی ایک اور روایت میں مذکور ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ وَلاَ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ۔ واشاربا صابعه الی صدره۔

✿ المعجم الکبیر للطبرانی:۳/۲۹۷۔ عن ابی مالک مندرجہ ذیل روایت منقول ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لاَ يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَامِكُمْ' وَلاَ اِلٰى اَحْسَابِكُمْ' وَلاَ اِلٰى اَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ۔

✿ مجمع الزوائد:۱۰/۲۳۱۔ کتاب الزهد' باب منه فی المواعظ۔ عن ابی مالک۔ اس روایت کی سند میں محمد بن اسماعیل بن عباس ضعیف راوی ہے جیسا کہ المعجم الکبیر کے ص۲۹۷ پر حاشیہ ۳۴۵۶ کے تحت تصریح کی گئی ہے۔

④ ✿ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۵/۴۔ حدیث نمبر۳۵۴۷۔ ✿ ابن کثیر:۴/۲۱۷۔ سورہ الحجرات۔

⑤ ✿ روح المعانی ۲۵/۲۷ ص۱۴۸۔ سورہ الحجرات۔ ✿ شعب الایمان:۴/۲۸۹۔ اس صفحہ پر ان اباکم و احد کا اضافہ بھی ہے۔

✿ ✿ ✿

((یا ایها الناس' الا ان ربکم واحد۔ لا فضل لعربی علی عجمی' ولا لعجمی علی عربی' ولا لا سود علی احمر' ولا لاحمر علی اسود الا بالتقوی)) [1]

"لوگو! سن لو' تمہارا رب ایک ہے۔ عربی کو عجمی پر' یا عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں' نہ کالے کو گورے پر یا گورے کو کالے پر کوئی فضیلت ہے مگر تقویٰ کے لحاظ سے۔

((من شهد ان لا اله الا اللّٰه واستقبل قبلتنا وصلی صلوتنا واکل ذبیحتنا فهو المسلم له ما للمسلم وعلیه ما علی المسلم)) [2]

---

[1] تفسیر روح المعانی' ج۲۶۔ ص۱۴۸۔ بحوالہ بیہقی وابن مردویہ' ادارہ الطباعة المنیریہ' مصر۔

[2] بخاری' کتاب الصلوٰة باب ۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جس نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں' ہمارے قبلے کی طرف رخ کیا اور ہماری طرف نماز پڑھی اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے۔ اس کے حقوق وہی ہیں جو مسلمان کے حقوق ہیں اور اس پر فرائض وہی ہیں جو مسلمان کے فرائض ہیں۔"

((المومنون تتکافأ دماء ھم' وھم ید علی من سواھم' ویسعٰی بذمتھم ادناھم)) [1]

"مومنوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں' وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک ہیں اور ان میں سے ایک ادنیٰ آدمی بھی ان کی طرف سے ذمہ لے سکتا ہے۔"

((لیس علی المسلم جزیۃ)) [2]

"مسلمان پر جزیہ عاید نہیں کیا جا سکتا۔"

تخریج :

① وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ' قَالَ: نا حُمَيْدٌ' قَالَ: سَأَلَ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاه اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ' فَقَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ وَمَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ؟ فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ' وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا' وَصَلّٰى صَلاَتَنَا' وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ۔

② حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ مُسَدَّدٌ' قَالاَ: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ' اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ' عَنْ قَتَادَةَ' عَنِ الْحَسَنِ' عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ' قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰى عَلِيٍّ' فَقُلْنَا: هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً؟ قَالَ: لاَ' اِلاَّ مَا فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا' قَالَ مُسَدَّدٌ: قَالَ: فَاَخْرَجَ كِتَابًا' وَقَالَ اَحْمَدُ: كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ' فَاِذَا فِيْهِ: اَلْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ' وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ' وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ' اَدْنَاهُمْ' اَلاَ! لاَ يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ' وَلاَ ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ' مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهِ' وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

③ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ' ثنا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ' عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ (هُوَ محمد) بِبَعْضِ هٰذَا' ح و ثنا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ (ابْنِ مَيْسَرَةَ) حَدَّثَنِيْ هُشَيْمٌ' عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ' جَمِيْعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے حوالہ سے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سب مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں ان کا ادنیٰ آدمی بھی ان کی طرف سے ذمہ داری لے سکتا ہے اور ان

---

[1] ابوداؤد' کتاب الدیات' باب ۱۱' نسائی' کتاب القسامۃ - باب ۱۴۱۰۔

[2] ابو داؤد' کتاب الامارۃ' باب ۳۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ: يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ، وَيُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ، وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلٰى مُضْعِفِهِمْ، وَمُتَسَرِّعُهُمْ عَلٰى قَاعِدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ۔

کا دور کا آدمی بھی امان دے سکتا ہے اور وہ دوسروں کے مقابلہ میں ایک ہیں۔ ان کے طاقتور کو کمزور کے مقابلہ میں رد کیا جا سکتا ہے اور بھاگنے والے کو بیٹھے والے کے مقابلہ میں رد کیا جا سکتا ہے اور مومن کو کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی ذمی کو اس کے عہد ذمہ کی حالت میں قتل کیا جائے گا۔

④ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الجراح، عَنْ جَرِيْرٍ، عَنْ قَابُوْسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ۔

مآخذ:

① ✿ بخاری:۵۷/۱۔ کتاب الصلاۃ، باب فضل استقبال القبلة يستقبل باطراف رجليه القبلة۔

② ✿ ابو داؤد:۱۸۰/۴، ۱۸۱۔ کتاب الدیات، باب ایقاد المسلم بالکافر؟ ✿ نسائی ۱۹/۸-۲۰۔ کتاب القسامة، باب القود بين الاحرار والمماليك في النفس عن علي۔ ✿ سنن دارقطنی:۹۸/۳۔ اور ص۱۳۱۔ ✿ السنن الکبریٰ للبیہقی:۳۰/۸۔ کتاب الجنایات باب فیمن لا قصاص بینه باختلاف الدينين۔ عن عائشة۔ ✿ المصنف عبدالرزاق:۹۹/۱۰۔ حدیث نمبر۱۸۵۰۷۔ باب قود المسلم بالذمی، عن علی۔ ✿ المستدرک:۱۴۱/۲۔ کتاب قسم الفئی باب لا یقتل مومن بکافر ولا ذوعهد فی عهده۔ عن علی بن طالب۔ ✿ مجمع الزوائد:۲۸۳/۶۔ کتاب الدیات، باب المسلمون تكافأ دماء هم عن جابر بن عبدالله۔ الزوائد میں مندرجہ ذیل عبارت ہے۔ المسلم اخوالمسلم لا یخونه ولا یخذله۔ ید علی من سواهم تكافا دماوهم ويسعى بذمتهم ادناهم۔ ✿ السنن الکبریٰ:۹۴/۹۔ کتاب السیر باب امان العبد۔ عن علیؓ ✿ کنز العمال:۹۹/۱۔ احادیث نمبر۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴

③۔ ✿ ابو داؤد:۸۰/۳۔ ۸۱ کتاب الجهاد، باب فی السرية ترد على اهل العسكر۔ ✿ ابو داؤد:۱۸۱/۴۔ کتاب الدیات، باب ایقاد المسلم بالکافر۔ اس مقام پر منقول روایت میں متسریهم مذکور ہے۔ ✿ ابن ماجه کتاب الدیات، المسلمون تتكافا دماء هم۔ ✿ السنن الکبریٰ:۲۹/۸۔ کتاب الجنایات، باب فیمن لا قصاص بينه باختلاف الدينين عن قيس بن عباد۔ ✿ مجمع الزوائد:۲۸۳/۶۔ کتاب الدیات، باب المسلمون تكافأ دماؤهم۔ عن جابر بن عبدالله۔ ✿ المصنف عبدالرزاق:۹۹/۱۰۔ حدیث نمبر۱۸۵۰۶۔ باب قود المسلم بالذمی عن الحسن۔ ✿ مصنف ابن ابی شیبة:۴۳۲/۹۔ کتاب الدیات باب ان المسلمين تتكافأ دماؤهم حدیث نمبر ۸۰۱۷، ۸۰۱۸۔ المستدرک للحاکم:۱۴۱/۲۔ کتاب قسم الفئی باب لا یقتل مومن بکافر ولا ذو عهد فی عهده۔

④ ✿ ابو داؤد:۱۷۱/۳۔ کتاب الاماره باب فی الذمی یسلم فی بعض السنة هل عليه جزية؟ ✿ ترمذی ۱۳۸/۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابواب الزکاۃ' باب ما جاء علی المسلمین جزیۃ۔ ترمذی میں عن ابن عباس ولیس علی المسلمین جزیۃ ہے۔ ٭ مسند احمد ۱/۲۲۳۔ عن ابن عباس۔ اس صفحہ پر روایت ترمذی والی ہے مگر یہاں لیس علی مسلم جزیۃ ہے۔ ٭ مسند احمد ۱/۲۸۵ عن ابن عباس۔ ٭ اس صفحہ پر دونوں روایتیں یعنی لیس علی المسلم اور لیس علی المسلمین منقول ہیں۔ ٭ دارقطنی ۱۵۶/۴' ۱۵۷۔ عن ابن عباس۔ باب خبر الواحد یوجب العمل حدیث نمبر۶' ۷۔ دارقطنی میں لیس علی مسلم جزیۃ ہے۔

٭ ٭ ٭

حکومت کی ذمہ داری:

((الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته فالامام الاعظم الذی علی الناس راع وھو مسئول عن رعیته)) [۱]

"خبردار رہو! تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے اور مسلمانوں کا سب سے بڑا سردار جو سب پر حکمران ہو' وہ بھی راعی ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ۔"

تشریح: چوتھا اہم قاعدہ جس پر یہ ریاست قائم ہوئی تھی' یہ تھا کہ حکومت اور اس کے اختیارات اور اموال' خدا اور مسلمانوں کی امانت ہیں' جنہیں خدا ترس' ایمان دار اور عادل لوگوں کے سپرد کیا جانا چاہیئے اور اس امانت میں کسی شخص کو من مانے طریقے پر' یا نفسانی اغراض کے لئے تصرف کرنے کا حق نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

((ما من وال یلی رعیته من المسلمین فیموت وھو غاش لھم الاحرم اللّٰہ علیه الجنة)) [۲]

"کوئی حکمران' جو مسلمانوں میں سے کسی رعیت کے معاملات کا سربراہ ہو' اگر اس حالت میں مرے کہ وہ ان کے ساتھ دھوکا اور خیانت کرنے والا تھا' تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا"۔

((ما من امیر یلی امر المسلمین ثم لا یجھد لھم ولا ینصح الالم یدخل معھم فی الجنة)) [۳]

"کوئی حاکم جو مسلمانوں کی حکومت کا کوئی منصب سنبھالے' پھر اس کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے جان نہ لڑائے اور خلوص کے ساتھ کام نہ کرے وہ مسلمانوں کے ساتھ جنت میں قطعاً نہ داخل ہو گا"۔

---

[۱] بخاری' کتاب الاحکام باب۱۔ مسلم' کتاب الامارۃ۔ باب ۵ بخاری مسلم دونوں میں الامام اعظم کے الفاظ ہیں۔ (مرتب)
[۲] بخاری' کتاب الاحکام' باب۸' مسلم' کتاب الایمان' باب ۶۱۔ کتاب الامارہ باب ۵۔
[۳] مسلم۔ کتاب الامارۃ' باب۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج:

① حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ، اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار رہو۔ تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔ لوگوں کا امام بھی راعی ہے وہ اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے اور ایک آدمی اپنے اہل و عیال پر راعی، وہ اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی راعی ہے اور وہ ان سب کے بارے میں جوابدہ ہے۔ آدمی کا غلام اپنے سردار کا راعی ہے اس سے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی۔
سنو! تم سب راعی ہو اور تم سب سے جواب دہی ہوگی اس کی رعیت کے بارے میں۔

② حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، قَالَ زَائِدَةُ: ذَكَرَهٗ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُوْدُهٗ، فَدَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهٗ مَعْقِلٌ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

③ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ مُثَنّٰى وَاِسْحَاقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ اِسْحَاقُ: انا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ: نا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ، اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ ابْنَ زِيَادٍ، عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِيْ مَرَضِهٖ، فَقَالَ لَهٗ مَعْقِلٌ: اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ، لَوْ لَا اَنِّيْ فِي الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٖ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِيْ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ۔

معقل بن یسار سے مروی ایک دوسری روایت میں مندرجہ ذیل الفاظ بھی منقول ہیں۔

④ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

حضرت معقل بن یسار سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جسے اللہ تعالیٰ کوئی رعیت دے پھر وہ جس دن مرے اپنی رعیت کے حقوق میں خیانت کرتا ہوا مرے، مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ ❀ ❀

يَا اَبَاذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلاَّ مَنْ اَخَذَ بِحَقِّهَا وَاَدّٰى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا۔ (۱)

(نبی ﷺ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا) "اے ابو ذر تم کمزور آدمی ہو' اور حکومت کا منصب ایک امانت ہے' اور قیامت کے روز وہ رسوائی اور ندامت کا موجب ہو گا' سوائے اس شخص کے جو اس کے حق کا پورا پورا لحاظ کرے' اور جو ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے اسے ٹھیک ٹھیک ادا کرے"۔

من اخون الخیانة تجارة الوالی فی رعیته۔ (۲)

"کسی حاکم کا اپنی رعیت میں تجارت کرنا بدترین خیانت ہے"۔

من ولی لنا عملا ولم تکن له زوجة فلیتخذ زوجة' ومن لم یکن له خادم فلیتخذ خادما' اولیس له مسکن فلیتخذ مسکنا او لیس له دابة فلیتخذ دابة۔ فمن اصاب سوی ذلک فهو غال او سارق۔ (۳)

"جو شخص ہماری حکومت کے کسی منصوب پر فائز ہو وہ اگر بیوی نہ رکھتا ہو' تو شادی کر لے۔ اگر خادم نہ رکھتا ہو تو ایک خادم حاصل کر لے۔ اگر گھر نہ رکھتا ہو تو ایک گھر لے لے۔ اگر سواری نہ رکھتا ہو تو ایک سواری لے لے۔ اس سے آگے جو شخص قدم بڑھاتا ہے وہ خائن یا چور"۔

"من یکن امیرا فانه من اطول الناس حسابا واغلظه عذابا' ومن لا یکون امیرا فانه من ایسر الناس حسابا واهونه عذابا لان الامراء اقرب الناس من ظلم المومنین ومن یظلم المومنین فانما یخفر اللّٰه"۔ (۴)

"جو شخص حکمران ہو اس کو سب سے زیادہ بھاری حساب دینا ہو گا۔ اور وہ سب سے زیادہ سخت عذاب کے خطرے میں مبتلا ہو گا اور جو حکمران نہ ہو اس کو ہلکا حساب دینا ہو گا اور اس کے لئے ہلکے عذاب کا خطرہ ہے کیونکہ حکام کے لئے سب سے بڑھ کر اس بات کے مواقع ہیں کہ ان کے ہاتھوں مسلمانوں پر ظلم ہو اور جو مسلمانوں پر ظلم کرے وہ خدا سے غداری کرتا ہے"۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں لو هلک حمل من ولد الضان ضیاعًا بشاطئی الفرات خشیت ان یسألنی اللّٰه۔
"دریائے فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی اگر ضائع ہو جائے تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ اللہ مجھ سے باز پرس کرے گا۔ (اسلامی ریاست ص ۳۰۳ تا ۳۰۶)

---

(۱) مسلم' کتاب الامارہ' باب ۵
(۲) کنز العمال۔ ج۶' حدیث نمبر ۷۸
(۳) کنز العمال ج۶۔ ج ۳۴۶
(۴) کنز العمال ج۵۔ مع ۵' ۲۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج:

① ✿ بخاری:۲/۱۰۵۷۔ کتاب الاحکام' باب قول اللہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ بخاری کے دیگر مقامات جہاں یہ روایت الفاظ کے تقدم و تاخر کے ساتھ منقول ہے۔ ✿ بخاری ۱/۱۲۲' کتاب الجمعة' باب الجمعة فی القری۔ ✿ بخاری:۱/۳۲۴' کتاب الاستقراض' باب العبد راع فی مال سیده ولا یعمل الا باذنه۔ ✿ بخاری:۱/۳۴۷۔ کتاب العتق' باب العبد راع فی مال سیده۔ ✿ بخاری:۱/۳۸۴۔ کتاب الوصایا' باب تاویل قوله من بعد وصیة یوصی بها اودین۔ ✿ کنز العمال ۶/۲۲۔ حدیث ۱۴۶۷۰۔ ✿ بخاری:۲/۷۷۹۔ کتاب النکاح' باب قوله قوا انفسکم واهلیکم نارا۔ ✿ مسند احمد:۲/۱۲۱۔ ✿ مسلم:۲/۱۲۲۔ کتاب الامارة' باب فضیلة الامیر العادل الخ عن ابن عمر۔ ✿ ابو داؤد:۳/۱۳۰۔ کتاب الامارة' باب ما یلزم الامام من حق الرعیة۔ ✿ السنن الکبری للبیهقی ۸/۱۶۰۔ کتاب قتال اهل البغی باب ما علی السلطان من القیام فیما ولی بالقسط والنصح للرعیة الخ عن عبداللّٰہ بن عمر۔ ✿ مجمع الزوائد:۵/۲۰۷۔ کتاب الخلافه' باب کلکم راع و مسئول عن انس بن مالک۔ بخاری اور مسند احمد کے علاوہ باقی سب نے فالامام کی جگہ فالامیر نقل کیا ہے۔ ✿ المعجم الکبیر للطبرانی:۵/۳۲۔ عن ابی لبابه۔ اس نے بھی الامیر ہی روایت کیا ہے۔

② ✿ بخاری:۲/۱۰۵۹۔ کتاب الاحکام' باب من استرعی رعیة فلم ینصح۔ ✿ مشکوٰۃ حدیث نمبر۳۶۸۶۔ ✿ کنز العمال:۶/۴۰۔ حدیث ۱۴۷۵۹۔ عن معقل بن یسار۔ ✿ فتح الباری:۱۳/۱۲۷۔

③ ✿ مسلم:۱/۸۱۔ کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیته النار۔ ✿ مسلم ج۲۔ ص۱۲۲۔ کتاب الامارة۔ ✿ السنن الکبری:۹/۴۱۔ کتاب السیر' باب ما علی الوالی من امر الجیش۔ بیہقی میں ثم لا یجهد ولا ینصح الخ ہے۔ ✿ کنز العمال:۶/۱۷۔ حدیث نمبر۱۴۶۴۴۔ ✿ ابو عوانه:۱/۳۲۔ اتحاف' النبلاء:۸/۳۱۴۔ ✿ ترغیب ۳/۱۷۶۔

④ ✿ مسلم:۱/۸۱۔ کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیته النار۔ اس مفہوم کی دو حدیثیں کنز العمال:۶/۳۳۔ حدیث نمبر ۱۴۷۲۵' ۱۴۷۳۶۔ ✿ السنن الکبری:۹/۴۱۔ کتاب السیر' باب ما علی الوالی من امر الجیش۔ معقل بن یسار۔ ✿ کنز العمال ۶/۲۵۔ حدیث نمبر۱۴۶۸۵۔ عن عقبه بن عامر۔ ✿ دارمی:۲/۲۳۲۔ حدیث نمبر۲۷۹۹۔ کتاب الرقاق' باب فی العدل بین الرعیة۔ معقل بن یسار۔

✿ ✿ ✿

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ' قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ' قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيْبٍ' عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو' عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْاَكْبَرِ' عَنْ اَبِي ذَرٍّ' قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ! اِنَّكَ ضَعِيْفٌ' وَاِنَّهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلاَّ مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِىْ عَلَيْهِ فِيْهَا۔

② اِنَّ مِنْ اَخْوَنِ الْخِيَانَةِ تِجَارَةُ الْوَالِىْ فِىْ رَعِيَّتِهٖ

③ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، ثنا مُوْسٰى بْنُ دَاوٗدَ، ثنا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، وَالْحٰرِثِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ وَلِىَ لَنَا عَمَلاً وَلَيْسَ لَهٗ مَنْزِلٌ فَلْيَتَّخِذْ مَنْزِلاً، اَوْ لَيْسَتْ لَهٗ زَوْجَةٌ فَلْيَتَزَوَّجْ، اَوْ لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَلْيَتَّخِذْ خَادِمًا اَوْ لَيْسَتْ لَهٗ دَابَّةٌ فَلْيَتَّخِذْ دَابَّةً، وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ۔

ان ہی سے مروی دوسری روایت مستورد بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ وَلِىَ لَنَا عَمَلاً فَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ زَوْجَةٌ فَلْيَتَزَوَّجْ اَوْ خَادِمًا فَلْيَتَّخِذْ خَادِمًا اَوْ مَسْكَنًا فَلْيَتَّخِذْ مَسْكَنًا اَوْ دَابَّةً فَلْيَتَّخِذْ دَابَّةً، فَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ او سَارِقٌ۔

④ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلاً فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً. فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَسْكَنٌ، فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا، قَالَ: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ اَوْ سَارِقٌ۔

⑤ مَنْ وَلِىَ لَنَا عَمَلاً، وَلَمْ تَكُنْ لَهٗ زَوْجَةٌ فَلْيَتَّخِذْ زَوْجَةً، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ خَادِمٌ فَلْيَتَّخِذْ خَادِمًا اَوْ لَيْسَ لَهٗ مَسْكَنٌ فَلْيَتَّخِذْ مَسْكَنًا اَوْ لَيْسَ لَهٗ دَابَّةٌ فَلْيَتَّخِذْ دَابَّةً فَمَنْ اَصَابَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ اَوْ سَارِقٌ۔

⑥ عَنْ رَافِعِ الطَّائِىِّ، قَالَ: صَحِبْتُ اَبَابَكْرٍ فِىْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا، قُلْتُ: يَا اَبَابَكْرٍ! اَوْ صِنِىْ قَالَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ لِوَقْتِهَا، وَاَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُكَ، وَصُمْ رَمَضَانَ، وَاحْجَجِ الْبَيْتَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْهِجْرَةَ فِى الْاِسْلَامِ حَسَنٌ، وَاَنَّ الْجِهَادَ فِى الْهِجْرَةِ حَسَنٌ، وَلاَ تَكُنْ اَمِيْرًا، ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ الْاِمَارَةُ الَّتِىْ تَرَى الْيَوْمَ سِيرةٌ قد اَوْ شَكَتْ اَنْ تَفْشُوَ وَتَكْثُرَ حَتّٰى يَنَالَهَا مَنْ لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ، وَاِنَّهٗ مَنْ يَّكُنْ اَمِيْرًا فَاِنَّهٗ مِنْ اَطْوَلِ النَّاسِ حِسَابًا وَاَغْلَظِهٖ عَذَابًا، وَمَنْ لاَّ يَكُوْنُ اَمِيْرًا فَاِنَّهٗ مِنْ اَيْسَرِ النَّاسِ حِسَابًا وَاَهْوَنِهٖ عَذَابًا لِاَنَّ الْاُمَرَاءَ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ ظُلْمِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَنْ يَظْلِمِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّمَا يَخْفِرُاللّٰهَ. هُمْ جِيْرَانُ اللّٰهِ وَهُمْ عِبَادُ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَتُصَابُ شَاةُ جَارِهٖ اَوْ بَعِيْرُ جَارِهٖ فَيَبِيْتُ وَارِمَ العضل يَقُوْلُ: شَاةُ جَارِىْ اَوْ بَعِيْرُ جَارِىْ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَقُّ اَنْ يَغْضِبَ لِجِيْرَانِهٖ۔

⑦ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْىَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: لَوْ مَاتَ جَمَلٌ ضِيَاعًا عَلٰى شَطِّ الْفُرَاتِ لَخَشِيْتُ اَنْ يَسْأَلَنِى اللّٰهُ عَنْهُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ✿ مسلم:۱۲۱/۲۔ کتاب الامارة' باب کراهیة الامارة بغیر ضرورة۔ ✿ کنز العمال:۲۸/۶۔ حدیث ۱۴۷۰۱۔ ۱۴۶۲۷۔ ✿ المستدرک:۹۲/۴۔ کتاب الاحکام' باب الامارة امانة وهی یوم القیامة خزی و ندامة۔

② ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابی الاسود المالکی عن ابیه عن جده۔ بحواله کنز العمال:۲۷/۶۔ حدیث ۱۴۶۹۸ اور ۱۴۶۵۷

③ ✿ مسند احمد:۲۲۹/۴

④ ✿ ابو داؤد:۱۳۴/۳۔ کتاب الامارة' باب فی ارزاق العمال۔ ✿ المستدرک ۴۰۶/۱۔ کتاب الزکاة' باب العامل علی الصدقة بالحق کالغازی فی سبیل اللّٰه حتی یرجع۔ عن مستورد بن شداد۔

⑤ ✿ کنز العمال:۸۰/۶۔ حدیث نمبر ۱۴۹۲۵۔ عن مستورد بن شداد۔

⑥ ✿ کتاب الزهد و الرقائق ص۲۳۵' ۲۳۶۔ للامام شیخ الاسلام عبداللّٰه ابن المبارک المروزی المتوفی سنه ۱۸۱ھ وطبع بالهند ۱۳۸۶ھ۔ بحواله کنز العمال:۷۵۲/۵۔ حدیث نمبر ۱۴۲۸۸۔ منشورات مکتبة التراث الاسلامی حلب۔ مطبعه البلاغة حلب۔

⑦ ✿ طبقات ابن سعد:۳۰۵/۳۔

عن عمر قال:

لَوْ هَلَكَ حَمَلٌ مِّنْ وَلَدِ الضَّأْنِ ضِيَاعًا بِشَاطِئِي الْفُرَاتِ' خَشِيْتُ اَنْ يَّسْأَلَنِي اللّٰهُ عَنْهُ۔

✿ کنز العمال:۷۵۶/۵۔ حدیث نمبر ۱۴۲۹۴۔ اس روایت کو ابن ابی شیبه اور حلیه ابی نعیم میں بھی روایت کیا گیا ہے۔ ✿ بحواله کنز العمال ۷۵۶/۵۔ ✿ الطبقات الکبریٰ لابن سعد:۳۰۵/۳۔

✿ ✿ ✿

اطاعت فی المعروف:

((السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب اوکره مالم یومر بمعصیة فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة)) [1]

"ایک مسلمان پر اپنے امیر کی سمع و طاعت فرض ہے خواہ اس کا حکم اسے پسند ہو یا نہ پسند تاوقتیکہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے اور جب معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر کوئی سمع و طاعت نہیں۔"

[1] بخاری' کتاب الاحکام' باب ۴۔ مسلم' کتاب الامارة' باب ۸۔ ابو داود' کتاب الجهاد' باب ۹۵۔ نسائی کتاب البیعة' باب ۳۳۔ ابن ماجه ابواب الجهاد' باب ۴۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح : چھٹا قاعدہ جس پر یہ ریاست قائم کی گئی تھی' یہ تھا کہ حکومت کی اطاعت صرف معروف میں واجب ہے۔ معصیت میں کسی کو اطاعت کا حق نہیں پہنچتا۔ دوسرے الفاظ میں اس قاعدے کا مطلب یہ ہے کہ حکومت اور حکام کا صرف وہی حکم ان کے ماتحتوں اور رعیت کے لئے واجب الاطاعت ہے جو قانون کے مطابق ہو۔ قانون کے خلاف حکم دینے کا نہ انہیں حق پہنچتا ہے اور نہ کسی کو اس کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ قرآن مجید میں خود رسول اللہ ﷺ کی بیعت کو بھی اطاعت فی المعروف کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ حالانکہ آپ کی طرف سے کسی معصیت کا حکم صادر ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ولا یعصینک فی معروف [1] "اور یہ کہ کسی امر معروف میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔

((لا طاعة فی معصیة اللّٰہ' انما الطاعة فی المعروف)) [2]

"اللہ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت صرف معروف میں ہے۔

یہ مضمون نبی ﷺ کے بکثرت ارشادات میں مختلف طریقوں سے نقل ہوا ہے۔ کہیں آپؐ نے فرمایا لا طاعة لمن عصی اللّٰہ (جو اللہ کی نافرمانی کرے' اس کے لئے کوئی اطاعت نہیں) کہیں فرمایا لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔ (خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کے لئے کوئی اطاعت نہیں) کہیں فرمایا لا طاعة لمن لم یطع اللّٰہ (جو اللہ کی اطاعت نہ کرے اس کے لئے کوئی اطاعت نہیں) کہیں فرمایا من امرکم من الولاة بمعصیة فلا تطیعوہ۔ حکام میں سے جو کوئی تمہیں کسی معصیت کا حکم دے' اس کی اطاعت نہ کرو۔ [3]

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِیْ اَبِیْ' ثنا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' ثنا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ' عَنْ اَیُّوْبَ' عَنْ مُحَمَّدٍ' قَالَ: استعمل الحکم بن عمرو الغفاری عَلٰی خُرَاسَانَ' قَالَ: فَتَمَنَّاہُ عمران بن حصین حَتّٰی قِیْلَ لَہٗ یا اَبَانجید! اَلاَ نَدْعُوْہُ لَکَ؟ قَالَ: لاَ' فَقَامَ عِمْرانُ بْنُ حُصَیْنٍ فَلَقِیَہٗ بَیْنَ النَّاسِ قَالَ: تَذْکُرُ یَوْمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ' قَالَ عِمْرَانُ: اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔

② مَنْ اَمَرَکُمْ مِنَ الْوُلاَةِ بِمَعْصِیَةٍ فَلاَ تُطِیْعُوْہُ

③ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ' ثنا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ' ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو' عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَکَمِ ابْنِ ثَوْبَانَ' عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَزِّزٍ عَلٰی بَعْثٍ' وَاَنَا فِیْهِمْ' فَلَمَّا انْتَهٰی اِلٰی رَأْسِ

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علقمہ بن مجزز کو ایک لشکر کا سردار مقرر فرما کر بھیجا۔ میں بھی ان میں شامل تھا جب وہ اپنے غزوہ کے آخر مقام پر پہنچے یا راستے ہی میں تھے تو لشکر میں سے کچھ لوگوں نے اجازت طلب کی۔ انہوں نے اجازت دے دی اور ان کا

[1] الممتحنہ' ۱۲۔
[2] کتاب الامارة باب ۸۔ ابو داود' کتاب الجهاد' باب ۹۵۔ نسائی' کتاب البیعة' باب ۳۳۔
[3] کنز العمال ج ٦۔ احادیث نمبر ۲۹۳' ۲۹۴' ۲۹۵' ۲۹۶' ۲۹۹' ۳۰۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غَزَاتِهٖ' اَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ' اسْتَاْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ' فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ ابْنِ قَيْسٍ السَّهْمِيَّ۔ فَكُنْتُ فِيْمَنْ غَزَامَعَهٗ' فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوْا اَوْ لِيَصْنَعُوْا عَلَيْهَا صَنِيْعًا' فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ (وَكَانَتْ فِيْهِ دُعَابَةٌ) اَلَيْسَ لِيْ عَلَيْكُمُ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ؟ قَالُوا: بَلٰى' قَالَ: فَمَا اَنَا بِآمِرِكُمْ بِشَيْئٍ اِلَّا صَنَعْتُمُوْهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ' قَالَ: فَاِنِّيْ اَعْزِمُ عَلَيْكُمْ اِلَّا تَوَاثَبْتُمْ فِيْ هٰذِهِ النَّارِ' فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوْا' فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّهُمْ وَاثِبُوْنَ' قَالَ: اَمْسِكُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ' فَاِنَّمَا كُنْتُ اَمْزَحُ مَعَكُمْ۔ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلَا تُطِيْعُوْهُ۔

سردار عبداللہ بن حذافہ سہمی کو مقرر کیا۔ میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے عبداللہ کی قیادت میں جہاد کیا۔ ایک موقع پر یہ راستہ ہی میں تھے کہ لوگوں نے تاپنے کے یا کوئی چیز تیار کرنے کی غرض سے آگ جلائی۔ عبداللہ کی طبیعت میں ظرافت اور خوش طبعی تھی اسی موڈ میں اس نے کہا کہ کیا تم پر میری اطاعت اور تعمیل حکم لازمی نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا ضرور لازم و واجب ہے۔ عبداللہ نے کہا میں جس بات کا تمہیں حکم دوں اس پر عمل پیرا ہو گے۔ انہوں نے کہا ہاں ضرور تعمیل امر کریں گے۔ اس پر عبداللہ نے کہا تو میں تم کو قطعی حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں چھلانگ لگا دو تو بعض لوگ کمربستہ ہو کر آگ میں کود جانے کے لئے بالکل تیار ہو گئے آمادگی کی یہ صورت حال دیکھ کر عبداللہ نے کہا روکو اپنے آپ کو میں تو تم سے دل لگی اور مذاق کر رہا تھا۔ جب ہم واپس آئے تو اس واقعہ کا ذکر نبی ﷺ سے کیا آپؐ نے فرمایا اللہ کی نافرمانی کا تمہیں کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرو۔

مآخذ:

① مسند احمد:۵/۶۶۔

② کنز العمال:۶/۶۷۔ حدیث ۱۴۸۷۳۔

③ ابن ماجہ کتاب الجہاد' باب ۴۰' لا طاعۃ فی معصیۃ اللّٰہ۔ مسند احمد:۳/۶۷۔ ابو سعید خدری۔

اسلامی ریاست اپنے شہریوں کے حقوق کی محافظ:

نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

((انا ولی من لا ولی لہ))

"میں ہر اس شخص کا سرپرست ہوں جس کا کوئی سرپرست نہ ہو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: یہ محض ایک اخلاقی ہدایت نہ تھی بلکہ آگے چل کر جب اسلامی حکومت قائم ہوئی تو یتامیٰ کے حقوق کی حفاظت کے لئے انتظامی اور قانونی' دونوں طرح کی تدابیر اختیار کی گئیں جن کی تفصیل حدیث و فقہ کی کتابوں میں ملتی ہے پھر اسی سے یہ وسیع اصول اخذ کیا گیا کہ اسلامی ریاست اپنے ان تمام شہریوں کے مفاد کی محافظ ہے جو اپنے مفاد کی خود حفاظت کرنے کے قابل نہ ہو۔ حدیث بالا اسی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہ اسلامی قانون کے ایک وسیع باب کی بنیاد ہے۔ (تفہیم القرآن:۲/۶۱۵۔ بنی اسرائیل حاشیہ ۳۸)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِيْ اَبِيْ' ثنا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ' قَالَ: ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ' عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ' عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ الْكِنْدِيِّ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيَّ وَاَنَا وَلِيُّ مَنْ لاَ وَلِيَّ لَهُ اَفُكُّ عَنْهُ وَاَرِثُ مَالَهُ وَالْخَالُ وَلِيُّ مَنْ لاَ وَلِيَّ لَهُ يَفُكُّ عَنْهُ وَيَرِثُ مَالَهُ۔

حضرت مقدام سے مروی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔ فرمایا کہ جس کسی نے اپنے پیچھے ترکہ چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا حق ہے اور جو قرض یا ایسے پسماندگان چھوڑ کر مرا جن کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے اس کی ذمہ داری میری ہے اور میں ہر اس کا سرپرست ہوں جس کا کوئی سرپرست نہ ہو۔ اس کی گردن بھی چھڑاؤں گا اور اس کا وارث بھی ہوں گا اور ماموں سرپرست ہے اس کا جس کا کوئی سرپرست نہ ہو وہ اس کو قید سے بھی چھڑائے گا اور اس کی وراثت بھی لے گا۔

مآخذ:

① مسند احمد ۱۳۳/۴

❀ ❀ ❀

اسلام کی بین الاقوامی پالیسی:

((من كان بينه وبين قوم عهد فلا يحلن عقده حتى ينقضى امدها او ينبذ اليهم على سواء))

"جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو اسے چاہئے کہ معاہدہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے عہد کا بند نہ کھولے یا نہیں تو ان کا عہد برابری کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی طرف پھینک دے"۔

تشریح: ہمارے لئے کسی طرح بھی یہ جائز نہیں ہے کہ اگر کسی شخص یا گروہ سے ہمارا معاہدہ ہو اور ہمیں اس کے طرز عمل سے یہ شکایت لاحق ہو جائے کہ وہ عہد کی پابندی میں کوتاہی برت رہا ہے یا یہ اندیشہ پیدا ہو جائے کہ وہ موقع پاتے ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ساتھ غداری کر بیٹھے گا تو ہم اپنی جگہ خود فیصلہ کرلیں کہ ہمارے اور اس کے درمیان معاہدہ نہیں رہا اور یکایک اس کے ساتھ وہ طرز عمل اختیار کرنا شروع کر دیں جو معاہدہ نہ ہونے کی صورت ہی میں کیا جا سکتا ہو۔ اس کے برعکس ہمیں اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ جب ایسی صورت پیش آئے تو ہم کوئی مخالفانہ کارروائی کرنے سے پہلے فریق ثانی کو صاف صاف بتا دیں کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اب معاہدہ باقی نہیں رہا' تاکہ فسخ معاہدہ کا جیسا علم ہم کو ہے ویسا ہی اس کو بھی ہو جائے۔ اور وہ اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ معاہدہ اب بھی باقی ہے۔ حضورؐ نے اسلام کی بین الاقوامی پالیسی کا یہ مستقل اصول قرار دے دیا۔ پھر اسی قاعدے کو آپ نے اور زیادہ پھیلا کر تمام معاملات میں عام اصول یہ قائم کیا تھا کہ "لا تخن من خانک" (جو تیری خیانت کرے تو اس کی خیانت نہ کر) اور یہ اصول صرف وعظوں میں بیان کرنے اور کتابوں کی زینت بننے کے لئے نہ تھا بلکہ عملی زندگی میں بھی اس کی پابندی کی جاتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب امیر معاویہ نے اپنے عہد بادشاہی میں سرحد روم پر فوجوں کا اجتماع اس غرض سے کرنا شروع کیا کہ معاہدہ کی مدت ختم ہوتے ہی یکایک رومی علاقے پر حملہ کر دیا جائے تو ان کی اس کارروائی پر عمرو بن عبسہ صحابی نے سخت احتجاج کیا اور نبی ﷺ کی یہی حدیث سنا کر کہا کہ معاہدہ کی مدت کے اندر یہ معاندانہ طرز عمل اختیار کرنا غداری ہے۔ آخر کار امیر معاویہ کو اس اصول کے آگے سر جھکا دینا پڑا اور سرحد پر اجتماع فوج روک دیا گیا۔

یک طرف فسخ معاہدہ اور اعلان جنگ کے بغیر حملہ کر دینے کا طریقہ قدیم جاہلیت میں بھی تھا اور زمانۂ حال کی مہذب جاہلیت میں بھی اس کا رواج موجود ہے۔ چنانچہ اس کی تازہ ترین مثالیں جنگ عظیم ۲ میں روس پر جرمنی کے حملے اور ایران کے خلاف روس و برطانیہ کی فوجی کارروائی میں دیکھی گئی ہیں۔ عموماً اس کارروائی کے لئے یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ حملے سے پہلے مطلع کر دینے سے دوسرا فریق ہوشیار ہو جاتا اور سخت مقابلہ کرتا' یا اگر ہم مداخلت نہ کرتے تو ہمارا دشمن فائدہ اٹھا لیتا۔ لیکن اس قسم کے بہانے اگر اخلاقی ذمہ داریوں کو ساقط کر دینے کے لئے کافی ہوں تو پھر کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جو کسی نہ کسی بہانے نہ کیا جا سکتا ہو۔ ہر چور' ہر ڈاکو' ہر زانی' ہر قاتل' ہر جعل ساز اپنے جرائم کے لئے ایسی ہی کوئی مصلحت بیان کر سکتا ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ یہ لوگ بین الاقوامی سوسائٹی میں قوموں کے لئے ان بہت سے افعال کو جائز سمجھتے ہیں جو خود ان کی نگاہ میں حرام ہیں جبکہ ان کا ارتکاب قومی سوسائٹی میں افراد کی جانب سے ہو۔

اس موقع پر یہ جان لینا بھی ضروری ہے کہ اسلامی قانون صرف ایک صورت میں بلا اطلاع حملہ کرنے کو جائز رکھتا ہے اور وہ صورت یہ ہے کہ فریق ثانی علی الاعلان معاہدے کو توڑ چکا ہو اور اس نے صریح طور پر ہمارے خلاف معاندانہ کارروائی کی ہو۔ ایسی صورت میں یہ ضروری نہیں رہتا کہ ہم اسے مذکورہ بالا حدیث کے مطابق فسخ معاہدہ کا نوٹس دیں بلکہ ہمیں اس کے خلاف بلا اطلاع جنگی کارروائی کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ فقہائے اسلام نے یہ استثنائی حکم نبی ﷺ کے اس فعل سے نکالا ہے کہ قریش نے جب بنی خزاعہ کے معاملے میں صلح حدیبیہ کو علانیہ توڑ دیا تو آپ نے پھر انہیں فسخ معاہدہ کا نوٹس دینے کی کوئی ضرورت نہ سمجھی بلکہ بلا اطلاع مکہ پر چڑھائی کر دی۔ لیکن اگر کسی موقع پر ہم اس قاعدۂ استثناء سے فائدہ اٹھانا چاہیں تو لازم ہے کہ وہ تمام حالات ہمارے پیش نظر رہیں جن میں نبی ﷺ نے یہ کارروائی کی تھی' تاکہ پیروی ہو تو آپ کے پورے طرز عمل کی ہو نہ کہ اس کے کسی ایک مفید مطلب جزء کی۔ حدیث اور سیرت کی کتابوں سے جو کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہے وہ یہ ہے کہ اولاً قریش کی خلاف ورزی عہد ایسی صریح تھی کہ اس کے نقض عہد ہونے میں کسی کلام کا موقع نہ تھا۔ خود قریش کے لوگ بھی اس کے معترف تھے کہ واقعی معاہدہ ٹوٹ گیا ہے انہوں نے خود ابو سفیان کو تجدید عہد کے لئے مدینہ بھیجا تھا جس کے صاف معنی یہی تھے کہ ان کے نزدیک بھی عہد باقی نہیں رہا تھا۔ تاہم یہ ضروری نہیں ہے کہ ناقض عہد قوم کو خود بھی اپنے نقض عہد کا اعتراف ہو۔ البتہ یہ یقیناً ضروری ہے کہ نقض عہد بالکل صریح اور غیر مشتبہ ہو۔

ثانیاً نبی ﷺ نے ان کی طرف سے عہد ٹوٹ جانے کے بعد پھر اپنی طرف سے صراحۃً یا اشارۃً و کنایۃً ایسی کوئی بات نہیں کی جس سے یہ ایماء نکلتا ہو کہ اس بد عہدی کے باوجود آپ ابھی تک ان کو ایک معاہد قوم سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ آپ کے معاہدانہ روابط اب بھی قائم ہیں۔ تمام روایات بالاتفاق یہ بتاتی ہیں کہ جب ابو سفیان نے مدینہ آکر تجدید معاہدہ کی درخواست پیش کی تو آپؐ نے اسے قبول نہیں کیا۔

ثالثاً' قریش کے خلاف جنگی کارروائی آپ نے خود کی اور کھلم کھلا کی۔ کسی ایسی فریب کاری کا شائبہ تک آپ کے طرز عمل میں نہیں پایا جاتا کہ آپ نے بظاہر صلح و بباطن جنگ کا کوئی طریقہ استعمال فرمایا ہو۔

یہ اس معاملہ میں نبی ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا حکم عام سے ہٹ کر اگر کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے تو ایسے ہی مخصوص حالات میں کی جا سکتی اور اسی سیدھے سیدھے شریفانہ طریقے سے کی جا سکتی ہے جو حضورؐ نے اختیار فرمایا تھا۔

مزید برآں اگر کسی معاہد قوم سے کسی معاملہ میں ہماری نزاع ہو جائے اور ہم دیکھیں کہ گفت و شنید یا بین الاقوامی ثالثی کے ذریعہ سے وہ نزاع طے نہیں ہوتی یا یہ کہ فریق ثانی اس کو بزور طے کرنے پر تلا ہوا ہے' تو ہمارے لئے یہ بالکل جائز ہے کہ ہم اس کو طے کرنے میں طاقت استعمال کریں لیکن حدیث مذکورہ بالا ہم پر یہ اخلاقی ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ ہمارا یہ استعمال طاقت صاف صاف اعلان کے بعد ہونا چاہیئے اور کھلم کھلا ہونا چاہیئے۔ چوری چھپے ایسی جنگی کارروائیاں کرنا جن کا علانیہ اقرار کرنے کے لئے ہم تیار نہ ہوں' ایک بد اخلاقی ہے جس کی تعلیم اسلام نے ہم کو نہیں دی ہے۔ (تفہیم القرآن:۲/۱۵۳۔ الانفال حاشیہ ۴۳)

تخریج:

① حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ' قَالَ: ثنا شُعْبَةُ' عَنْ اَبِي الْفَيْضِ' عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ' قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ' وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ' حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ' فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ' وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ' اللّٰهُ اَكْبَرُ' وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ' فَنَظَرُوْا فَاِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ' فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ' فَسَاَلَهُ' فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ اَمَدُهَا اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ' فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ۔

ماخذ:

① ❁ ابو داؤد':۳/۸۳۔ کتاب الجهاد' باب في الامام يكون بينه وبين العدو عهد فيسير اليه۔ ❁ ترمذی ۱/۲۸۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو اب السیر' باب ما جاء فی الغدر۔ ھذا حدیث حسن صحیح۔
ترمذی میں متن حدیث مندرجہ ذیل ہے۔
مَنْ کَانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَھْدٌ فَلاَ یَحُلَّنَّ عَھْدًا وَلاَ یَشُدَّنَّہٗ حَتّٰی یَمْضِیَ اَمَدُہٗ اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْھِمْ عَلٰی سَوَاءٍ۔ قَالَ: فَرَجَعَ مُعَاوِیَۃُ بِالنَّاسِ۔

✿ مسند احمد:۴/۱۱۱' ۱۱۳۔ عن سلیم بن عامر۔ مسند احمد کے ص ۱۱۱ پر مَنْ کَانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قومٍ عَھْدٌ فَلاَ یَحُلُّ عُقْدَۃً وَلاَ یَشُدُّھَا الخ ہے۔ اور ص ۱۱۳ پر مَنْ کَانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَھْدٌ فَلاَ یَحُلُّ عُقْدَۃً وَلاَ یَشُدُّھَا ہے۔ ✿ السنن الکبرٰی:۹/۲۳۱۔ کتاب الجزیۃ' باب الوفاء بالعھد اذا کان العقد مباحا وما ورد من التشدید فی نقضہ۔ ✿ بیہقی نے مَنْ کَانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَھْدٌ فَلاَ یَشُدُّ عُقْدَۃً وَلاَ یَحُلُّھَا نقل کیا ہے۔ ✿ ابن کثیر:۲/۳۲۰۔ سورۃ الانفال۔ ✿ ابو داؤد الطیالسی اور ابن حبان عن شعبۃ بحوالہ ابن کثیر:۲/۳۲۰

✿ ✿ ✿

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حق اور فرض:

((من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ' وذلک اضعف الایمان)) [1]

"تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے۔ اسے چاہئے کہ اس کو ہاتھ سے بدل دے' اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے روکے۔ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے (برا سمجھے اور روکنے کی خواہش رکھے) اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔"

تشریح: اس ریاست کے قواعد میں سے آخری قاعدہ جو اس کو صحیح راستہ پر قائم رکھنے کا ضامن تھا' یہ تھا کہ مسلم معاشرے کے ہر فرد کا نہ صرف یہ حق ہے بلکہ یہ اس کا فرض بھی ہے کہ کلمۂ حق کہے' نیکی اور بھلائی کی حمایت کرے' اور معاشرے یا مملکت میں جہاں بھی غلط اور ناروا کام ہوتے نظر آئیں ان کو روکنے میں اپنی امکانی حد تک پوری کوشش صرف کر دے۔ نبی ﷺ کے ارشادات اس معاملہ میں حسب ذیل ہیں۔

ثم انھا تخلف من بعدھم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا یؤمرون' فمن جاھدھم بیدہ فھومؤمن ومن جاھدھم بلسانہ فھو

"پھر ان کے بعد نالائق لوگ ان کی جگہ آئیں گے' کہیں گے وہ باتیں جو کریں گے نہیں۔ اور کریں گے وہ کام جن کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ پس جو ان کے خلاف

[1] الجہاد فی الاسلام' ص ۸۹' اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء' مسلم' کتاب الایمان' باب ۲۰۔ ترمذی۔ ابواب الفتن' باب ۱۲۔ ابو داود' کتاب الملاحم' باب ۱۷' ابن ماجہ' ابواب الفتن' باب ۲۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن ولیس وراء ذالک حبة خردل من الایمان۔ [1]

ہاتھ سے جدوجہد کرے وہ مومن ہے' اور جو ان کے خلاف زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے' اور جو ان کے خلاف دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس سے کم تر ایمان کا ذرہ برابر بھی کوئی درجہ نہیں ہے۔ (امام احمد۔ ترمذی' ابو داود' ابن ماجہ باختلاف یسیر)

منکر کو روکنے کے لئے قوت کے استعمال کا حکم:

ان احادیث میں ہاتھ کا لفظ محض جسمانی ہاتھ کے معنی میں استعمال نہیں ہوا ہے۔ بلکہ مجازاً قوت کے معنی میں بولا گیا ہے۔ بدکار کا ہاتھ پکڑنے سے مراد دراصل یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ وہ بدی و شرارت کا ارتکاب نہ کر سکے۔ اسی طرح برائی کو ہاتھ سے بدل دینے کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی قوت و طاقت کو منکر کے مٹانے اور روکنے اور معروف سے بدل دینے میں استعمال کرو۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۱۰۳' اشاعت پنجم ۱۹۷۱ء)

تخریج:

① حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ' قَالَ: نا وَكِيْعٌ' عَنْ سُفْيَانَ' ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى' قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ' قَالَ: ثنا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ' عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ وَ هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ' قَالَ: اَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ' فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ' فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ' فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ' فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا' فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ' فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

② عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ' قَالَ: اَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ' فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ' فَقَامَ رَجُلٌ' فَقَالَ: يَامَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ' اَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ' وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ فِيْهِ' وَ بَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ' فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ' فَقَالَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ' سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ يُّغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ' فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ' فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ' فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ' وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

③ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ' وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ' وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ' وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ' قَالُوْا: نا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ' قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ' عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ' عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ' عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ' عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

---

[1] مسلم' کتاب الایمان' باب ۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ أُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ اَنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَالَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔

مآخذ:

① ❁ مسلم:۱/۵۱۔ کتاب الایمان' باب ان الامر بالمعروف والنھی عن المنکر واجبان۔ ❁ ابو داؤد:۴/۱۲۳۔ کتاب الملاحم باب الامر والنھی۔ ابو داؤد میں قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے پہلے کی عبارت نہیں ہے اور ۱/۲۹۷ والی عبارت ہے۔ ❁ ترمذی ۲/۴۰۔ ابواب الفتن' باب ما جاء فی تغیر المنکر بالید او باللسان او بالقلب۔ مسلم والی عبارت ہے۔ ❁ نسائی:۸/۱۱۲۔ کتاب الایمان والشرائع' باب تفاضل اھل الایمان۔ عن ابی سعید خدری۔ نسائی نے مروان کا واقعہ نقل کیا ہے۔ ❁ ابن ماجہ' کتاب الفتن باب ۲۰ الامر بالمعروف والنھی عن المنکر۔ ابن ماجہ نے بھی مروان کا واقعہ نقل کیا ہے۔ ❁ مسند احمد:۳/۲۰۔ عن ابی سعید خدری۔ مسند میں بھی مروان والا واقعہ منقول ہے۔ ❁ ریاض الصالحین ص۶۷۔ باب ۲۳۔ حدیث ۱۸۴۔ فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر۔ ❁ احکام القرآن للجصاص:۳/۴۰۰۔

② ❁ ابو داؤد:۱/۲۹۷۔ کتاب الصلاۃ باب الخطبۃ یوم العید۔ ❁ ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ۱۵۵ ما جاء فی صلاۃ العیدین۔ ❁ ابن ماجہ کتاب الفتن باب ۲۰ الامر بالمعروف والنھی عن المنکر۔ ❁ مسند احمد:۳/۱۰' ۵۲۔ ابو سعید خدری۔ ❁ السنن الکبرٰی:۳/۲۹۷۔ کتاب صلاۃ العیدین باب یبدا بالصلاۃ قبل الخطبۃ اور السنن:۱۰/۹۰۔ کتاب آداب القاضی۔ ❁ المصنف عبدالرزاق:۳/۲۸۵۔ کتاب العیدین باب اول من خطب ثم صلی۔ عن طارق بن شھاب۔

③ ❁ مسلم:۱/۵۲۔ کتاب الایمان' باب ان الامر بالمعروف والنھی عن المنکر واجبان۔ ❁ السنن الکبرٰی بیھقی:۱۰/۹۰۔ کتاب آداب القاضی۔ ❁ ریاض الصالحین ص۶۸۔ حدیث ۱۸۵

مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّتِهِ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ اِنَّمَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَالَا يُؤْمَرُوْنَ۔ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔

مجھ سے پہلے جو انبیاء اپنی اپنی امتوں میں آتے رہے ہیں ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آیا ہے کہ ابتدا ان کی امتوں میں ایسے حواری اور اصحاب ہوتے تھے جو ان کی سنت پر چلتے اور ان کے احکام کی پیروی کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہونے لگے وہ کہتے تھے جن پر ان کا عمل نہ تھا اور وہ حرکتیں کرتے تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ تو ایسے لوگوں کے خلاف جو ہاتھ سے جہاد کرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ مومن ہے اور جو ان کے خلاف زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان کے خلاف دل سے جہاد کرے (یعنی دل میں ان سے نفرت رکھے اور ان کے زوال کا آرزو مند ہو) وہ بھی مومن ہے اور جہاں یہ بھی نہ ہو وہاں ایک رائی کے دانہ برابر بھی ایمان نہیں ہے۔

یَكُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّةٌ لَا یَهْتَدُوْنَ بِهُدَایَ وَلَا یَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ وَسَیَقُوْمُ فِیْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ۔ قَالَ حُذَیْفَةُ: قُلْتُ: كَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تَسْمَعُ وَتُطِیْعُ الْاَمْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

میرے بعد ایسے امام ہوں گے جو نہ میری ہدایت پر چلیں گے اور نہ میری سنت کی پیروی کریں گے ایسے لوگ بھی اٹھیں گے جن کے دل انسانی قالب میں شیطانوں کے سے دل ہوں گے۔ حضرت حذیفہؓ نے پوچھا اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا امیر کی سنو اور اطاعت کرو۔ اگرچہ تمہاری پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں اور تمہارا مال چھین لیا جائے تب بھی سنو اور اطاعت کرو۔

یُوْشِكُ اَنْ یَكُوْنَ خَیْرَ مَالِ مُسْلِمٍ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

ایک وقت آئے گا کہ مسلمانوں کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا رہے گا۔

ان احادیث کی روشنی میں میری تحقیق یہ ہے کہ جہاں تک کفار کی حکومت کا تعلق ہے اس کا معاملہ تو صاف ہے' یعنی اس حکومت کو اسلام کی حکومت سے بدلنے کی جدوجہد تمام جائز طریقوں سے کی جانی چاہیئے۔ البتہ مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حکومت کے معاملہ میں احتیاط ضروری ہے تاکہ ایک خرابی کو مٹانے کی کوشش میں کوئی اس سے بڑی خرابی رونما نہ ہو جائے۔ یہ امر کہ نصیحت اور تبلیغ و تلقین کے ذریعہ سے اصلاح کی کوشش کی جائے' اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ یہ امر کہ بگڑے ہوئے نظام کو بزور درست کرنے کی کوشش کی جائے' اس میں اختلاف رونما ہوا ہے۔ میں جہاں تک سمجھ سکا ہوں' جو شخص یہ محسوس کرے کہ وہ اس بگڑے ہوئے نظام کو بدل دینے کے لئے کافی قوت رکھتا ہے اور جس کی نیت اپنے لئے حکومت حاصل کرنا نہ ہو' بلکہ شریعت الٰہی کی حکومت قائم کرنا ہو' اس کے لئے اٹھنا اور جدوجہد کرنا فرض ہے' نہ کرے گا تو گنہ گار ہو گا اور جسے اندیشہ ہو کہ وہ اصلاح حال کی قدرت نہیں رکھتا اور ظالم حکومت کے مقابلہ میں خروج کا نتیجہ بجز فساد کے اور کچھ نہ ہو گا' اس کے لئے خروج کرنا جائز نہیں ہے اور احسن یہی ہے کہ یا تو وہ پرامن طریقوں سے صلاح کی کوشش کرے یا گوشہ نشین ہو جائے۔

ان احادیث میں تین مختلف ہدایات دے کر مسلمانوں کو چھوڑ دیا گیا ہے کہ ان میں سے ہر صاحب عقل و بصیرت آدمی اپنے لئے خود راہ عمل تجویز کر سکے۔ امام حسینؓ اور ان کی طرح متعدد حضرات نے پہلی حدیث پر عمل کیا' کیونکہ انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ محسوس کیا کہ وہ ان حالات کو بدلنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ تجربہ سے ان کا اندازہ غلط نکلا۔ بعض دوسرے بزرگوں نے دوسری حدیث پر عمل کیا اور وہ پرامن طریقوں سے صلاح حال کی کوشش کرتے رہے اور مصائب بھگتتے رہے۔ بعض اور بزرگوں نے تیسری حدیث پر عمل کیا اور وہ اپنے دین کو اپنی ذات کی حد تک بچانے کے لئے گوشہ گیر ہو گئے۔ (ترجمان القرآن ج۲۳۔ عدد ا۔ ۲۔ رسائل و مسائل ص۳۰۶ تا ۳۰۸)

افضل الجهاد كلمة العدل (اوحق) عند سلطان جائر۔ ①

سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے انصاف کی (یا حق کی) بات کہنا ہے۔

ان الناس اذا راوا الظالم فلم ياخذوا على يديه اوشك ان يعمهم الله بعقاب منه۔ ②

"لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو بعید نہیں کہ اللہ ان پر عذاب عام بھیج دے۔

انه ستكون بعدى امراء۔ من صدقهم بكذبهم و اعانهم على ظلمهم فليس منى ولست منه۔ ③

"میرے بعد کچھ لوگ حکمران ہونے والے ہیں۔ جو ان کے جھوٹ میں ان کی تائید کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے' وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں"۔

سيكون عليكم ائمة يملكون ارزاقكم يحدثونكم فيكذبونكم ويعملون فيسيئون العمل لا يرضون منكم حتى تحسنوا قبيحهم وتصدقوا كذبهم فاعطوهم الحق مارضوابه فاذا تجاوزوا فمن قتل على ذلک فهو شهيد۔ ④

"عنقریب تم پر ایسے لوگ حاکم ہوں گے جن کے ہاتھ میں تمہاری روزی ہو گی' وہ تم سے بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے اور کام کریں گے تو برے کام کریں گے۔ وہ تم سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کی برائیوں کی تعریف اور ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرو۔ پس تم ان کے سامنے حق پیش کرو۔ جب تک وہ اسے گوارا کریں۔ پھر اگر وہ اس سے تجاوز کریں تو جو شخص اس پر قتل کیا جائے وہ شہید ہے"۔

من ارضى سلطانا بما يسخط ربه خرج من دين الله ⑤

"جس نے کسی حاکم کو راضی کرنے کیلئے وہ بات کی جو اسکے رب کو ناراض کر دے وہ اللہ کے دین سے نکل گیا۔

---

① ابو داود' کتاب الملاحم' باب ۱۷' ترمذی' کتاب الفتن' باب ۱۲۔ نسائی' کتاب البیعۃ' باب ۳۶۔ ابن ماجہ۔ ابواب الفتن باب ۲۰۔
② ابو داود' کتاب الملاحم' باب ۱۷۔ ترمذی' کتاب الفتن' باب ۱۲۔
③ نسائی' کتاب البیعۃ' باب ۳۴' ۳۵۔
④ کنز العمال ج۶ ج۲۹۷۔
⑤ کنز العمال ج۶' ص۷۰۔ حدیث ۱۴۸۸۸ عن جابر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج :

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا يَزِيْدُ۔ يعني ابْنَ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيْلُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ أَمِيْرٍ جَائِرٍ۔

② حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ ح وثنا عَمْرُو ابْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ الْمَعْنٰى، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ مَوْضِعِهَا "عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ" قَالَ عَنْ خَالِدٍ: وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ هُشَيْمٍ: وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْا إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ۔

③ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ، فَقَالَ: إِنَّهُ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ أُمَرَاءُ، مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَّمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

④ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ يَمْلِكُوْنَ أَرْزَاقَكُمْ يُحَدِّثُوْنَكُمْ فَيَكْذِبُوْنَكُمْ، وَيَعْمَلُوْنَ فَيُسِيْئُوْنَ الْعَمَلَ لَا يَرْضَوْنَ مِنْكُمْ حَتّٰى تُحَسِّنُوْا قَبِيْحَهُمْ وَتُصَدِّقُوْا كَذِبَهُمْ فَأَعْطُوْهُمُ الْحَقَّ مَا رَضُوْا بِهِ، فَإِذَا تَجَاوَزُوْا فَمَنْ قُتِلَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

⑤ أَخْبَرَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، انبا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوْبَ، انبا غَسَّانُ بْنُ مَالِكٍ، ثنا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلَّاقِ بْنِ أَبِيْ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرْضٰى سُلْطَانًا بِسَخَطِ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجَ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى۔ تفرد به علاق بن ابی مسلم، والرواة اليه كلهم ثقات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ❁ ابو داؤد:۱۲۴/۴۔ کتاب الملاحم' باب الامر والنهی۔ ❁ ترمذی:۴۰/۲۔ کتاب الفتن' باب افضل الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر۔ ترمذی نے ابوسعید خدری سے جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ ہیں۔ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ آخر میں کہا ہے وفی الباب عن ابی امامة۔ هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه۔ ❁ نسائی:۱۶۱/۷۔ کتاب البیعة' باب فضل من تکلم بالحق عند امام جائر۔ نسائی نے عن طارق بن شهاب ان رجلا سال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وقد وضع رجله فی الغرز' ای الجهاد افضل؟ قال: کلمة حق عند سلطان جائر۔

❁ ابن ماجه کتاب الفتن باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر۔ عن ابی سعید خدری۔ ابن ماجہ نے ابو امامہ سے اسی باب میں جو روایت نقل کی ہے اس میں ہے۔ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ ذِیْ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ ❁ مسند احمد:۱۹/۳۔ ابو سعید خدری۔ ❁ مسند احمد:۲۵۶/۵۔ عن ابی امامه باهلی کے حوالہ سے کلمة عدل عند امام جائر منقول ہے اور مسند احمد ج۵' ص۲۵۱ پر عن ابی امامہ سے منقول ہے۔ اَیُّ الْجِهَادِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ کلمة حق تقال لامام جائر۔ ایک روایت میں اسی صفحہ پر لا مام ظالم بھی منقول ہے۔ یہ روایت السنن الکبریٰ کے:۹۱/۱۰۔ کتاب آداب القاضی پر بھی ہے۔ ❁ مجمع الزوائد:۲۳۱/۵۔ کتاب الخلافة' باب الکلام بالحق عند الائمة۔ رواه الطبرانی۔ وفیه بکر بن خنیس وهو ضعیف۔

② ❁ ابو داؤد:۱۲۲/۴۔ کتاب الملاحم باب الامر والنهی۔

③ ❁ نسائی:۱۶۰/۷۔ کتاب البیعة' باب ذکر الوعید لمن اعان امیر اعلی الظلم۔ ❁ نسائی ۱۶۱/۷۔ باب من لم یعن امیر اعلی الظلم۔ ❁ کنز العمال:۷۰/۶۔ حدیث نمبر۱۴۸۹۱۔ ❁ المستدرک ۷۹/۱۔ کتاب الایمان' باب من دخل علی امراء فصدقهم بکذبهم و اعانهم علی ظلمهم لیس بوارد علی الحوض۔ ❁ مجمع الزوائد:۲۴۷/۵-۲۴۸ کتاب الخلافة' باب فیمن یصدق الامراء بکذبهم و یعینهم علی ظلمهم۔

④ ❁ کنز العمال:۶۷/۶۔ حدیث نمبر۱۴۸۷۶۔ بحواله طب عن ابی سلالة۔

⑤ ❁ المستدرک للحاکم:۱۰۴/۴۔ کتاب الاحکام۔ ❁ کنز العمال:۷۰/۶۔ حدیث نمبر۱۴۸۸۸۔ عن جابر۔

❁ ❁ ❁

نزاعی امور کے فیصلہ کا صحیح طریقہ:

((ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی' قال اقضی بما فی کتاب اللّٰہ' قال فان لم فی کتاب اللّٰہ قال فبسنة رسول اللّٰہ۔ قال فان لم یکن فی سنة رسول اللّٰہ' قال اجتهد رائی۔ قال الحمدلله الذی وفق رسول رسول اللّٰہ۔ (ترمذی' ابواب الاحکام' ابو داؤد' کتاب الاقضیة)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ ﷺ نے جب معاذؓ بن جبل کو یمن کی طرف قاضی بنا کر روانہ کیا تو ان سے پوچھا، تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا اس ہدایت کے مطابق جو اللہ کی کتاب میں ہے۔ فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ ملے۔ عرض کیا پھر جو سنت رسول اللہ میں ہو۔ فرمایا اگر سنت رسول اللہ میں بھی نہ ملے۔ عرض کیا میں اپنی رائے سے (حق و صواب تک پہنچنے کی) پوری کوشش کروں گا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا شکر ہے اس خدا کا جس نے رسول اللہ کے فرستادہ شخص کو وہ طریقہ اختیار کرنے کی توفیق دی جو رسول اللہ کو پسند ہے۔

تشریح : حضورؐ کی حیات طیبہ میں جو معاملات براہ راست آپ تک پہنچتے تھے، ان میں تو اللہ اور رسول کا منشا بتانے والے، اور اس کے مطابق نزاعات کا فیصلہ کرنے والے آپ خود تھے۔ لیکن ظاہر بات ہے کہ پوری مملکت اسلامیہ میں پھیلی ہوئی آبادی کو جو معاملات پیش آتے تھے وہ سب کے سب براہ راست حضورؐ ہی تک نہیں پہنچائے جاتے تھے اور نہ آپ ہی سے شخصاً ان کا فیصلہ حاصل کیا جاتا تھا۔ اس کے بجائے مملکت کے مختلف علاقوں میں آپ کی طرف سے معلمین مامور تھے جو لوگوں کو دین سکھاتے تھے اور عام لوگ اپنے روز مرہ کے معاملات میں انہی سے معلوم کرتے تھے کہ کتاب اللہ کا حکم کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے کس طریقے کی تعلیم دی ہے۔ اس کے علاوہ ہر علاقے میں امیر، عامل اور قاضی مقرر تھے جو اپنے اپنے دائرہ عمل سے تعلق رکھنے والے اکثر و بیشتر معاملات خود فیصلے کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کے لئے فردوہ الی اللّٰہ والرسول کا منشا پورا کرنے کا جو طریقہ حضورؐ نے خود پسند فرمایا تھا وہ حضرت معاذؓ بن جبل کی اس مشہور حدیث میں بیان ہوا ہے۔ (اسلامی ریاست ص ۴۶۵، ۴۶۶)

مندرجہ بالا حدیث سے اجماع کے بارے میں رسول اللہ کی پسند ظاہر ہوتی ہے یعنی قرآن و سنت کے بعد لوگوں کے ائمہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں اجتہاد کریں۔ اس کی وضاحت کے لئے ہم قرآن و سنت، دور صحابہ کا تعامل، عقل عام اور دنیا کا معروف طریق کار سب کو دیکھیں گے۔ سب سے پہلے قرآن کو لیجئے وہ اس معاملے میں تین اصولی ہدایات دیتا ہے۔

پہلی ہدایت اہل ذکر کی طرف رجوع : اوّل یہ کہ فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ "اگر تم علم نہیں رکھتے تو اہل الذکر سے پوچھ لو"۔ (النحل رکوع ۴۔ الانبیاء رکوع ۱) اس آیت میں "اہل الذکر" کا لفظ بہت معنی خیز ہے "ذکر" کا لفظ قرآن کی اصطلاح میں مخصوص طور پر اس سبق کے لئے استعمال ہوا ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے کسی امت کو دیا ہو اور اہل الذکر صرف وہ لوگ ہیں جنہیں یہ سبق یاد ہو۔ اس لفظ سے محض علم (Knowledge) مراد نہیں لیا جا سکتا بلکہ اس کا اطلاق لازماً علم کتاب و سنت ہی پر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ آیت فیصلہ کرتی ہے کہ معاشرے میں مرجعیت کا مقام ان لوگوں کو حاصل ہونا چاہیے جو کتاب الٰہی کا علم رکھتے ہوں اور اس طریقے سے باخبر ہوں جس پر چلنے کی تعلیم اللہ کے رسول نے دی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری ہدایت اولی الامر کی طرف رجوع: دوم یہ کہ ﴿ واذا جاء ھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم ﴾ النساء' رکوع : ۱۱) "اور جب کبھی امن یا خوف سے تعلق رکھنے والا کوئی اہم معاملہ ان کو پیش آتا ہے تو وہ اس کو پھیلا دیتے ہیں' حالانکہ اگر وہ اس کو رسول تک اور اپنے اولی الامر تک پہنچاتے تو اس کی کنہ جان لیتے وہ لوگ جو ان کے درمیان اس کی کنہ نکال لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ معاشرے کو پیش آنے والے اہم معاملات میں' خواہ وہ امن کی حالت سے تعلق رکھتے ہوں یا جنگ کی حالت سے' غیر اندیشناک نوعیت کے ہوں یا اندیشناک نوعیت کے' ان میں صرف وہی لوگ مرجع ہو سکتے ہیں جو مسلمانوں کے درمیان اولی الامر ہوں' یعنی جن پر اجتماعی معاملات کو چلانے کی ذمہ داری عائد ہوتی اور جو استنباط کی صلاحیت رکھتے ہوں' یعنی پیش آمدہ معاملے کی حقیقت بھی معلوم کر سکتے ہوں اور کتاب اللہ و طریق رسول اللہ سے بھی دریافت کر سکتے ہوں کہ اس طرح کی صورت حال میں کیا کرنا چاہیئے۔ یہ آیت اجتماعی مہمات اور معاشرے کے لئے اہمیت رکھنے والے معاملات میں عام اہل الذکر کے بجائے ان لوگوں کو مرجع قرار دیتی ہے جو اولی الامر ہوں۔ لیکن بہرحال ان کو بھی ہونا چاہیئے اہل الذکر ہی میں سے' کیونکہ وہی اس قابل ہو سکتے ہیں کہ جس قضیئے سے ان کو سابقہ پڑا ہے اس میں خدا کی کتاب اور اس کے رسول کی دی ہوئی قولی و عملی ہدایات کو نگاہ میں رکھ کر صحیح رائے قائم کر سکیں۔

تیسری ہدایت شوریٰ کا انعقاد: سوم یہ کہ امرھم شوریٰ بینھم "ان کا کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے"۔ (الشوریٰ رکوع ۴)

یہ آیت بتاتی ہے کہ مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کا آخری فیصلہ کس طرح ہونا چاہیئے۔ ان تین اصولوں کو جمع کر کے دیکھا جائے تو تمام نزاعات فردوہ الی اللہ والرسول کا منشا پورا کرنے کی عملی صورت یہ سامنے آتی ہے کہ لوگوں کو اپنی زندگی میں عموماً جو مسائل پیش آئیں ان میں سے وہ "اہل الذکر" سے رجوع کریں اور وہ انہیں بتائیں کہ ان معاملات میں خدا اور رسول کا حکم کیا ہے۔ رہے مملکت اور معاشرے کے لئے اہمیت رکھنے والے مسائل' تو وہ اولی الامر کے سامنے لائے جائیں اور وہ باہمی مشاورت سے یہ تحقیق کرنے کی کوشش کریں کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی رو سے کیا چیز زیادہ سے زیادہ قرین حق صواب ہے۔

مذکورہ اصولوں کا لحاظ عہد رسالت میں: اب دیکھئے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اور حضورؐ کے بعد خلافت راشدہ کے دور میں عمل درآمد کیا تھا۔ حضورؐ کی حیات طیبہ میں جو معاملات براہ راست آپ تک پہنچتے تھے ان میں تو اللہ اور رسول کا منشا بتانے والے' اور اس کے مطابق نزاعات کا فیصلہ کرنے والے آپ خود تھے لیکن ظاہر بات ہے کہ پوری مملکت اسلامیہ میں پھیلی ہوئی آبادی کو جو معاملات پیش آتے تھے وہ سب کے سب براہ راست حضورؐ ہی تک نہیں پہنچائے جاتے تھے اور نہ آپ ہی سے شخصاً ان کا فیصلہ حاصل کیا جاتا تھا۔ اس کے بجائے مملکت کے مختلف علاقوں میں آپ کی طرف سے معلمین مامور تھے جو لوگوں کو دین سکھاتے تھے اور عام لوگ اپنے روز مرہ کے معاملات میں انہی سے معلوم کرتے تھے کہ کتاب اللہ کا حکم کیا ہے اور رسول اللہ نے کسی طریقے کی تعلیم دی ہے۔ اس کے علاوہ ہر علاقے میں امیر'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عامل اور قاضی مقرر تھے جو اپنے اپنے دائرۂ عمل سے تعلق رکھنے والے اکثر و بیشتر معاملات کے خود فیصلے کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کے لئے فردوہ الی اللہ والرسول کا منشا پورا کرنے کا جو طریقہ حضورؐ نے خود پسند فرمایا تھا وہ مندرجہ بالا حدیث میں بیان ہوا ہے۔

حضورؐ نے اپنے عہد میں شوریٰ کی بنا بھی ڈال دی تھی اور ہر ایسے معاملے میں جس کے متعلق آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص حکم نہ ملا ہو' آپ معاشرے کے اہل الرائے لوگوں سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ اس کی ایک نمایاں مثال وہ مشاورت ہے جو آنحضور نے اس مسئلے پر فرمائی تھی کہ لوگوں کو نماز کے اوقات پر جمع کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے اور جس کے نتیجے میں بالآخر اذان کا طریقہ آپ نے مقرر فرمایا۔

مذکورہ اصولوں کا لحاظ خلافت راشدہ میں: قریب قریب یہی طریق کار عہد رسالت کے بعد خلافت راشدہ میں جاری رہا۔ فرق صرف یہ تھا کہ عہد رسالت میں حضورؐ خود موجود تھے اس لئے معاملات کا آخری فیصلہ آپ سے شخصاً حاصل کیا جا سکتا تھا اور بعد کے دور میں مرجع آپ کی ذات نہ رہی بلکہ وہ روایات ہو گئیں جو آپ کی سنت کے متعلق لوگوں کے پاس محفوظ تھیں۔ اس دور میں تین ادارے الگ الگ پائے جاتے تھے جو اپنے اپنے مقام و موقف کے لحاظ سے فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کا منشا پورا کرتے تھے۔

(۱) عام اہل علم جو کتاب اللہ کو جانتے تھے اور جن کے پاس رسول اللہ کے فیصلوں یا حضورؐ کے طریق عمل یا حضورؐ کی تقریر کے بارے میں کوئی علم موجود تھا۔ ان سے صرف عوام الناس ہی اپنی زندگی کے معاملات میں فتویٰ نہیں لیتے تھے بلکہ خود خلفائے راشدین کو بھی جب کسی مسئلے کا فیصلہ کرنے میں یہ معلوم کرنے کی ضرورت پیش آتی تھی کہ حضورؐ نے اس کے بارے میں کوئی حکم دیا ہے یا نہیں' تو انہی لوگوں کی طرف رجوع فرمایا کرتے تھے۔ بارہا ایسا بھی ہوا ہے کہ خلیفۂ وقت نے علم نہ ہونے کی وجہ سے ایک مسئلے کا فیصلہ اپنی رائے سے کر دیا ہے اور بعد میں جب معلوم ہوا ہے کہ اس معاملہ میں کوئی دوسری بات حضورؐ سے ثابت ہے تو اس فیصلے کو بدل دیا۔ ان اہل علم کی موجودگی کا فائدہ صرف یہی نہ تھا کہ فرداً فرداً وہ عوام اور اولی الامر کے لئے ایک ذریعۂ علم کا کام دیتے تھے بلکہ اس سے بڑھ کر ان کا عظیم تر فائدہ یہ تھا کہ مجموعی طور پر وہ اس بات کی ضمانت تھے کہ کوئی عدالت اور کوئی حکومت اور کوئی مجلس شوریٰ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف فیصلہ نہ کر سکے۔ ان کی مضبوط رائے عام نظام اسلامی کی پشت پناہ تھی۔ ہر غلط فیصلے کو ٹوکنے کے لئے ان کا چوکنا رہنا نظام کے صحیح چلنے کا ضامن تھا۔ کسی مسئلے میں ان کا اتفاق رائے اس بات کی دلیل تھا کہ اس مسئلہ خاص میں دین کی راہ متعین ہے جس سے ہٹ کر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا' اور ان کا اختلاف رائے یہ معنی رکھتا تھا کہ اس مسئلے میں دو یا زیادہ اقوال کی گنجائش ہے اگرچہ فیصلہ ایک ہی قول پر ہو چکا ہو۔ ان کی موجودگی میں یہ ممکن نہ تھا کہ امت کے اندر کوئی بدعت قبول عام حاصل کر جائے۔ کیونکہ ہر طرف دین کے جاننے والے لوگ اس پر گرفت کرنے کے لئے موجود تھے۔

(۲) قضاء یعنی عدلیہ جس کے ضابطے کی وضاحت حضرت عمرؓ نے قاضی شریح کے نام اپنے ایک فرمان میں اس طرح کی ہے۔
اقض بما فی کتاب اللّٰہ' فان لم یکن فی کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہ فبسنة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم' فان لم یکن فی کتاب اللّٰہ ولا فی سنة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاقض بما قضی بہ الصالحون فان لم یکن فی کتاب اللّٰہ ولا فی سنة رسول اللّٰہ ولم یقض بہ الصالحون فان شئت فتقدم وان شئت فتاخر ولا اری التاخر الاخیرا لک والسلام علیکم۔ (النسائی' کتاب آداب القضاۃ)

فیصلہ اس حکم پر کرو جو کتاب اللہ میں ہو' اگر کتاب اللہ میں نہ تو پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت پر' اگر نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں تو پھر صالحین نے جو فیصلے کئے ہوں' ان کے مطابق فیصلہ کرو لیکن اگر کسی معاملے کا حکم نہ کتاب اللہ میں ملتا ہو' نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ صالحین ہی کے فیصلوں میں اس کے متعلق کوئی نظیر موجود ہو تو تمہیں اختیار ہے' چاہے خود پیشقدمی کرو یا رک جاؤ اور میرے نزدیک رک جانا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

① اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ' عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى عُمَرَ يَسْئَالُهُ' فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنِ اقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ' فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ' فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ' فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ' وَلَا فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ' فَاِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ' وَاِنْ شِئْتَ فَتَاَخَّرْ' وَلَا اَرَى التَّاَخُّرَ اِلَّا خَيْرًا لَّكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

ماخذ:

① ❁ نسائی:۸/۲۳۱۔ کتاب آداب القاضی باب الحکم باتفاق اهل العلم۔ ❁ السنن الکبری بیهقی:۱۰/۱۱۵۔ کتاب آداب القاضی' باب ما یقضی به القاضی ویفتی به المفتی فانه غیر جائز له ان یقلد احدا من اهل دهره۔

اسی ضابطے کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ قداتی علینا زمان و لسنا نقضی ولسنا هنالک ان اللّٰہ عزوجل قدر علینا ان بلغنا ماترون فمن عرض له منکم قضاء بعد الیوم فلیقض بما فی کتاب اللّٰہ فان جاء امر لیس فی کتاب اللّٰہ فلیقض بما قضی به نبیه صلی اللّٰہ علیه وسلم فلیقض بما قضی به الصالحون فان جاء امر لیس فی کتاب اللّٰہ ولا قضی به نبیه صلی اللّٰہ علیه وسلم ولا قضی به الصالحون فلیجتهد رایه ولا یقول انی اخاف وانی اخاف فان الحلال بین و الحرام بین وبین ذالک امور مشتبهات فدع ما یریبک الی مالا یریبک۔ (نسائی۔ کتاب مذکور)

---

① رک جانے سے دو چیزیں مراد ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ قاضی کچھ دیر اس بات کا انتظار کرے کہ کوئی دوسری عدالت پیش قدمی کرکے اس طرح کے ایک معاملے میں نظیر قائم کرتی ہے یا نہیں۔ دوسرے یہ کہ قاضی خود فیصلہ کرنے کے بجائے اس معاملے میں اس تیسرے ادارے کی طرف رجوع کرے جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ: اَكْثَرُوْا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: عَبْدُاللّٰهِ اَنَّهٗ قَدْ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَ لَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ رَأْيَهٗ وَلَا يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ۔

وہ زمانہ گزر چکا ہے جب ہم نہ فیصلہ کرتے تھے اور نہ ہماری یہ حیثیت تھی کہ فیصلے کریں (یعنی سرکار رسالتمآبؐ کا دور) اب تقدیر الٰہی سے ہم اس حالت کو پہنچے ہیں جو تم لوگ دیکھ رہے ہو پس اب تم میں سے جس کے سامنے کوئی معاملہ فیصلے کے لئے پیش ہو تو اسے چاہیئے کہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرے اور اگر ایسا کوئی معاملہ آ جائے جس کا حکم کتاب اللہ میں نہ ہو تو اس کا فیصلہ نبی ﷺ کے فیصلے کے مطابق کرے۔ اور اگر معاملہ ایسا ہو کہ اس کا حکم نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ نبیؐ نے اس کا فیصلہ فرمایا ہو تو صالحین نے اس کا جو فیصلہ کیا ہو اس کی پیروی کرے۔ لیکن اگر ایک ایسا معاملہ جو نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ نبیؐ کے فیصلوں میں اور نہ صالحین نے اس سے پہلے کبھی اس کا فیصلہ کیا ہو تو اپنی رائے سے (حق و صواب تک پہنچنے کی) پوری کوشش کرے۔ اور یہ نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں میں ڈرتا ہوں۔ کیونکہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح۔ اور ان دونوں کے درمیان کچھ اور امور مشتبہ ہیں' سو مشتبہ امور میں آدمی کو وہ فیصلہ کرنا چاہیئے جو اس کے ضمیر کو نہ کھٹکے اور ایسا فیصلہ کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے جس کے متعلق خود اس کے ضمیر میں کھٹک ہو"۔

مآخذ :

① ❁ نسائی:۲۳۰/۸۔ کتاب آداب القاضی باب الحکم باتفاق اهل العلم۔ ❁ السنن الکبرٰی بیهقی:۱۱۵/۱۰۔ کتاب آداب القاضی باب ما یقضی به القاضی ویفتی به المفتی۔ عن ابن مسعود۔ ❁ کنز العمال:۸۱۴/۵۔ حدیث نمبر۱۴۳۶۱۔

یہ عدلیہ صرف عوام ہی کے باہمی نزاعات کا فیصلہ کرنے کی مجاز نہ تھی بلکہ انتظامیہ (Executive) کے خلاف بھی وہ لوگوں کے دعاوی سنتی اور ان کے فیصلے کرتی تھی۔ اس کے سامنے حاضر ہونے سے نہ کوئی گورنر مستثنیٰ تھا نہ خود خلیفۂ وقت۔ اسی طرح انتظامیہ کے بڑے سے بڑے شخص' حتیٰ کہ خلیفۂ وقت کو بھی' اور خود حکومت کو بھی اگر کسی کے خلاف کوئی ذاتی یا سرکاری دعویٰ ہوتا تھا تو اسے عدالت میں جانا ہوتا تھا اور عدالت ہی یہ طے کرتی تھی کہ خدا اور رسول کے قانون کی رو سے اس کا صحیح فیصلہ کیا ہے۔

(۳) اولی الامر' یعنی خلیفہ اور اس کی مجلس شوریٰ۔ یہ وہ آخری با اختیار ادارہ تھا جو قرآن کی ہدایت کے مطابق باہمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشورے سے یہ طے کرتا تھا کہ معاشرے اور مملکت کو پیش آنے والے مختلف معاملات میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے کیا حکم ثابت ہے اور اگر کسی معاملے کا حکم کتاب و سنت میں نہیں ہے تو اس کے بارے میں کون سا طرز عمل دین کے اصول اور اس کی روح اور جماعت مسلمین کی مصلحت کے لحاظ سے اقرب الی الصواب ہے۔ اس ادارے کے بکثرت فیصلے احادیث و آثار اور فقہ کی کتابوں میں مستند ذرائع سے نقل ہوئے ہیں اور اکثر و بیشتر کے ساتھ وہ تفصیلی بحثیں بھی منقول ہوئی ہیں جو فیصلہ کرتے وقت صحابہ کی مجلس میں ہوئی تھیں۔ ان کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ادارہ پوری سختی کے ساتھ جس قاعدہ کلیہ کی پابندی کرتا تھا وہ یہ تھا کہ ہر معاملے میں سب سے پہلے کتاب اللہ کی طرف رجوع کیا جائے' پھر یہ معلوم کیا جائے کہ اگر اس طرح کا کوئی معاملہ حضورؐ کے زمانے میں پیش آیا ہے تو آپؐ نے اس کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا ہے اور اپنی صوابدید پر صرف اس صورت میں فیصلہ کیا جائے جبکہ یہ دونوں ماخذ ہدایت خاموش ہوں۔ جس معاملے میں بھی اللہ کی کتاب سے کوئی آیت یا رسول اللہ ﷺ کی سنت سے کوئی نظیر ان کو مل گئی ہے۔ اس میں کبھی انہوں نے اس سے ہٹ کر کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ پورے دور صحابہ میں اس قاعدے کے خلاف ایک مثال بھی ہم کو نہیں ملتی۔ اگرچہ عملاً مملکت میں آخری فیصلے کے اختیارات اولی الامر ہی کو حاصل تھے لیکن قانوناً وہ قرآن اور سنت رسول اللہ ﷺ کو آخری فیصلہ کی سند تسلیم کرتے تھے اور مسلم معاشرہ بھی ان کے اقتدار کی اطاعت اس اطمینان و اعتماد کی بنا پر کرتا تھا کہ وہ اپنے فیصلوں میں قرآن و سنت کی پیروی سے تجاوز نہ کریں گے۔ ان میں سے کسی کے ذہن میں یہ وہم و گمان تک نہ تھا کہ وہ نص قرآن کے خلاف کوئی قانون بنانے یا حکم دینے کے مجاز ہیں۔ اس طرح کسی کے حاشیۂ خیال میں بھی اس تصور نے کبھی راہ نہیں پائی کہ نبیؐ اپنے زمانے کے صاحب امر تھے اور ہم اپنے زمانے کے صاحب امر ہیں۔ ہم اس کے پابند نہیں ہیں کہ حضور نے اپنے دور حکومت میں احکام دیئے ہوں ان کے نظائر کی پیروی کریں۔ حضورؐ کی وفات کے بعد خلافت کا ادارہ جس روز وجود میں آیا اسی روز خلیفۂ اول نے اپنے خطبے میں اعلان کر دیا تھا کہ

اطیعونی ما اطعت اللہ ورسولہ فان عصیت اللہ ورسولہ فلا طاعۃ لی علیکم۔

(ترجمہ : میری اطاعت کرو جب تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا رہوں اور اگر میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں تو میرے لئے کوئی اطاعت تم پر نہیں ہے"۔

اس اعلان سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ خلافت کا یہ ادارہ قائم ہی اس معاہدے پر ہوا تھا کہ خلیفہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اور امت خلیفہ کی اطاعت کرے گی۔ دوسرے الفاظ میں امت پر خلیفہ کی اطاعت اس شرط کے ساتھ مشروط تھی کہ وہ خدا اور رسول کے احکام کی پیروی کرے گا۔ اس شرط کے فوت ہوتے ہی امت پر سے خلیفہ کی اطاعت کا فریضہ آپ سے آپ ساقط ہو جاتا ہے۔

حدیث زیر بحث پورے مسلم معاشرے کو خطاب کر کے اسے علی الترتیب تین اطاعتوں کا ملتزم قرار دیتی ہے' پہلے خدا کی' پھر رسول کی' پھر ان اولی الامر کی' جو خود اس معاشرے میں سے ہوں۔ اور نزاعات کے بارے میں ہدایات کرتی ہے کہ فیصلے کے لئے خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو۔ اس سے آیت کا جو منشا ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ معاشرے پر اصل طاعت خدا اور رسول کی واجب ہے اولی الامر کی اطاعت' خدا اور رسول کی اطاعت کے تابع ہے۔ نزاع صرف عوام کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درمیان ہی نہیں عوام اور اولی الامر کے درمیان بھی ہو سکتی ہے اور نزاع کی تمام صورتوں میں آخری فیصلہ کن اقتدار اولی الامر کا نہیں بلکہ خدا اور رسول کا ہے' ان کا جو حکم بھی ہو اس کے آگے عوام کو سر جھکا دینا چاہیئے اور اولی الامر کو بھی۔

اب پہلا سوال یہ ہے کہ فیصلہ کے لئے خدا اور رسول کی طرف رجوع کرنے کا مطلب کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ خدا کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدا خود سامنے موجود ہو اور اس کے حضور مقدمہ پیش کرکے فیصلہ حاصل کیا جائے' بلکہ اس سے مراد خدا کی کتاب سے یہ معلوم کرنا ہے کہ معاملہ متنازع فیہ میں اس کا حکم کیا ہے۔ اسی طرح رسول اللہؐ کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا کہ ذات رسولؐ سے براہ راست رجوع کیا جائے' بلکہ لا محالہ اس کا مطلب بھی یہی ہو سکتا ہے کہ حضورؐ کی تعلیمات اور آپ کے قول و عمل سے ہدایت حاصل کی جائے۔ یہ بات تو خود حضورؐ کی زندگی میں بھی ممکن نہ تھی کہ عدن سے لے کر تبوک تک' اور بحرین سے لے کر جدہ تک ساری مملکت اسلامیہ کا ہر باشندہ اپنے ہر معاملے کا فیصلہ براہ راست حضورؐ ہی سے کراتا ہو۔ اس زمانے میں بھی سنت رسول ہی کو احکام کا ماخذ ہونا چاہیئے تھا۔

اس کے بعد دوسرا سوال یہ ہے کہ نزاعات میں خدا کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت سے فیصلہ حاصل کرنے کی صورت کیا ہو سکتی ہے؟ ظاہر بات ہے کہ یہ فیصلہ انسان ہی دیں گے' کتاب اور سنت خود تو نہیں بولیں گے۔ لیکن لا محالہ یہ انسان وہی ہونے چاہیں جن کے پاس کتاب و سنت کا قابل اعتماد علم ہو اور کتاب و سنت کی بنیاد پر فیصلہ کرنے والے بہرحال نزاع کے فریقین خود نہیں ہو سکتے' ان کے سوا کوئی تیسرا غیر جانب دار شخص یا ادارہ ایسا ہونا چاہیئے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ اب یہ بات نزاعات کی نوعیت پر منحصر ہے کہ کس قسم کی نزاع ایسی ہے جس کا فیصلہ ہر ذی علم آدمی کر سکتا ہے۔ دوسری قسم کی نزاع لازماً ایک عدالت چاہتی ہے اور بعض نزاعات اپنی نوعیت ہی کے لحاظ سے ایسی ہیں کہ ان کا حتمی فیصلہ اولی الامر کے سوا کوئی اور نہیں کر سکتا۔ مگر ان سب صورتوں میں فیصلے کا ماخذ کتاب اور سنت ہی کو ہونا چاہیئے۔

یہ وہ بات ہے جو عقل عام کی مدد سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے بشرطیکہ اس کے ذہن میں کوئی اونچ نیچ نہ ہو۔ اب ایک نظریہ بھی دیکھ لیجئے کہ دنیا کا معروف طریقہ اس آیت کے تجویز کردہ نظام اور اس کی عملی صورت کے سمجھنے میں ہماری کیا مدد کرتا ہے۔ دنیا میں آج قانون کی حکومت (Rule of Law) کا بڑا چرچا ہے' اور کہا جاتا ہے کہ دنیا میں انصاف کے قیام کے لئے قانون کی بالاتری ناگزیر ہے۔ جس کے آگے بڑے اور چھوٹے سب یکساں ہوں اور جسے عامی اور حاکم اور خود حکومت پر بے لاگ طریقے سے نافذ کیا جائے۔ اس قانون کو چاہے ایک پارلیمنٹ ہی بنائے' مگر جب وہ قانون بن جائے تو جب تک وہ قانون ہے خود پارلیمنٹ کو بھی اس کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اس حاکمیت قانون کے نظریے کو جہاں بھی عملی جامہ پہنایا گیا ہے وہاں لازماً چار چیزوں کا ہونا ضروری سمجھا گیا ہے:

ایک' ایسا معاشرہ جو قانون کا احترام کرنے والا ہو اور اس کی پیروی کا حقیقی ارادہ رکھتا ہو۔

دوسرے' معاشرے میں بکثرت ایسے لوگوں کا پایا جانا جو قانون کو جانتے ہوں' لوگوں کو قانون کی پیروی میں مدد دے سکتے ہوں' اور جن کا مجموعی علم اور رسوخ و اثر اس بات کا ضامن ہو کہ نہ معاشرہ قانون کی راہ سے ہٹ سکے اور نہ سیاسی اقتدار کو اس سے ہٹنے کی جرأت ہو سکے۔

تیسرے' ایک بے لاگ عدلیہ جو عوام اور حکام اور حکومت کی باہمی نزاعات میں قانون کے مطابق ٹھیک فیصلے کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھے' ایک بلند ترین اختیارات رکھنے والا ادارہ جو معاشرے کو پیش آنے والے تمام مسائل و معاملات کا آخری حل تجویز کرے اور وہی حل معاشرے میں قانون کی حیثیت سے نافذ ہو۔

ان حقائق کو نگاہ میں رکھ کر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ قرآن کی آیات دراصل اسلامی معاشرے میں قانون کی فرمانروائی ہی قائم کرتی ہیں اور ان پر عمل درآمد کے لئے وہی چار چیزیں درکار ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ فرق اگر ہے تو یہ کہ وہ جس قانون کی فرمانروائی قائم کرتی ہیں وہ فی الواقع اس کا مستحق ہے اور دنیا میں جن قوانین کی بالاتری قائم کی جاتی ہے وہ اس کے مستحق نہیں ہیں۔ وہ خدا اور رسول کے قانون کو بالاتر قانون قرار دیتی ہیں جس کے آگے سب کو سر تسلیم خم کر دینا چاہیئے اور جس قانون پر ایمان لائے اور اپنے قلب و ضمیر کے تقاضے سے اس کی اطاعت کرے۔ اس کا منشا پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ معاشرے میں اہل الذکر کی ایک کثیر تعداد پائی جاتی ہو جن کی مدد سے افراد معاشرہ اپنی زندگی کے معاملات میں ہر جگہ ہر وقت اس بالاتر قانون کی رہنمائی حاصل کرتے رہیں اور جن کے ذریعہ سے رائے عام اس نظام کی حفاظت کے لئے ہمیشہ بیدار رہے۔ اس کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ایک نظام عدالت موجود ہو جو عوام ہی کے درمیان نہیں بلکہ عوام اور ان کے حاکموں کے درمیان بھی بالاتر قانون کے مطابق فیصلے کرے۔ اور وہ اولی الامر کے ایک ایسے ادارے کی طالب بھی ہے جو خود اس بالاتر قانون کا تابع ہو اور معاشرے کی اجتماعی ضروریات اس کی تفسیر و تعبیر اور اس کے تحت اجتہاد کے آخری اختیارات استعمال کرے۔ (ترجمان القرآن۔ رجب ۱۳۷۷ھ' اپریل ۱۹۵۸ء ص۴۸۔ نظام اسلامی میں نزاعی امور کے فیصلے کا صحیح طریقہ)

یہ اپنے اجتہاد پر کتاب اللہ و سنت رسول کو مقدم رکھنا اور ہدایت حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے ان کی طرف رجوع کرنا ہی وہ چیز ہے جو ایک مسلمان جج اور ایک غیر مسلم جج کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔ اسی طرح قانون سازی کے معاملے میں یہ بات قطعی طور پر متفق علیہ ہے کہ اولین ماخذ قانون خدا کی کتاب ہے اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی سنت۔ پوری امت کا اجماع تک ان دونوں کے خلاف یا ان سے آزاد نہیں ہو سکتا کجا کہ افراد امت کا قیاس و اجتہاد۔

یہ حکم مسلمانوں کے محض انفرادی معاملات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ان کے جملہ اجتماعی معاملات پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ اسلامی آئین کی بنیادی دفعہ ہے جس کی پابندی سے نہ مسلمانوں کی حکومت آزاد ہو سکتی ہے' نہ ان کی عدالت اور نہ پارلیمنٹ۔ (تفہیم القرآن ج۵' ص۷۰۔ الحجرات حاشیہ ۱)

تخریج :

① حَدَّثَنَا هَنَّادٌ' ثنا وَكِيعٌ' عَنْ شُعْبَةَ' عَنْ أَبِي عَوْنٍ' عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو' عَنْ رِجَالٍ من أَصْحَابِ مُعَاذٍ' عَنْ مُعَاذٍ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ' فَقَالَ: كَيْفَ تَقْضِي؟ فَقَالَ: أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ' قَالَ: فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ' قَالَ: إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اجْتَهِدُ رَائِيْ' قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى۔ (ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں مندرجہ ذیل الفاظ نقل کئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ بِمَ تَحْكُمُ؟ قَالَ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ' قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ؟ قَالَ: بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ؟ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَجْتَهِدُ رَأْيِي ' فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِهٖ وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مآخذ:

① ❁ ترمذی:۱/۲۴۷۔ ابواب الاحکام' باب ما جاء في القاضي كيف تقضي۔ ❁ ابو داؤد ۳/۳۰۳۔ کتاب الاقضیة' باب اجتهاد الرای فی القضاء اس میں آغاز روایت یوں ہے۔ كيف تقضي اذا عرض لك قضاء اور آخر میں الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله لما يرضى رسول الله ابو داؤد نے عن رجال کی جگہ عن اناس من اهل حمص نقل کرکے وضاحت کر دی ہے۔ ❁ ابو داؤد الطیالسی:۲/۷۶۔ احادیث معاذ بن جبل۔ حدیث نمبر۵۵۹۔ ❁ مسند احمد:۵/۲۳۶' ۲۴۲۔ ❁ سنن دارمی مقدمه ص۵۵۔ حدیث نمبر ۱۷۰۔ عن معاذ۔ اس میں "اتنا اضافہ ہے فضرب صدره ثم قال الحمد لله مسند احمد اور دارمی دونوں نے اجتهد رائي ولا آلو بھی نقل کیا ہے۔ یعنی میں اپنی پوری حد استطاعت تک کوشش کروں گا اور کسی قسم کا دقیقہ فروگزاشت نہیں کروں گا۔ اور مسند احمد:۵/۲۳۔ پر کیف تصنع بھی منقول ہے۔ ❁ السنن الکبری بیهقی:۱۰/۱۱۴۔ کتاب آداب القاضي۔ باب ما يقضي به القاضي ويفتي به المفتي۔

② ❁ ابن کثیر:۴/۲۰۵۔ الحجرات۔ ❁ بحواله مسند احمد' ابو داؤد' ترمذی اور ابن ماجه

نوٹ: ابن ماجہ میں یہ روایت نہیں ملی۔ (مرتب)

❁ ❁ ❁

مساوات کا سبق:

((لا فضل لعربي على اعجمي ولا لا عجمي على عربي' ولا لاحمر على اسود ولا لاسود على احمر الا بالتقوى ولا فضل للانساب))

"کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کو عربی پر' نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر۔ ماسوا تقویٰ کے اور نسبی بنیادوں پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔"

تشریح: یعنی فضیلت دیانت اور تقویٰ پر ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کوئی شخص چاندی سے پیدا کیا گیا ہو' اور کوئی پتھر سے اور کوئی مٹی سے۔ بلکہ سب انسان یکساں ہیں۔ [1]

---

[1] نظام فرعون کو قرآن نے جن وجوہ سے باطل قرار دیا ہے ان میں سے ایک یہ تھی کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعا یستضعف طائفة منھم ﴾ (القصص: ۴)
"بیشک فرعون ملک میں بڑا مغرور ہو گیا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو اس قدر کمزور کر دیا تھا کہ---" الخ

یعنی اسلام اس کا روا دار نہیں کہ کسی معاشرہ میں انسانوں کو فوقانی اور تحتانی یا حکمران اور محکوم طبقوں میں بانٹا جائے۔
(اسلامی ریاست ص۵۵۹، ۵۶۰)

تخریج :

① عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَسْطِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ خُطْبَةَ الْوَدَاعِ فَقَالَ: یَا اَیُّھَا النَّاسُ! اَلاَ اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ، لاَ فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ، وَلاَ لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ، وَلاَ لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ، وَلاَ لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ اِلاَّ بِالتَّقْوٰی، اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقَاکُمْ اَلاَ ھَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ۔

ماخذ :

① ❁ اخرج البیھقی وابن مردویہ، بحوالہ روح المعانی پ۲۶۔ سورہ حجرات ص۱۴۸۔ ❁ مسند احمد ۵/۴۱۱۔
❁ الدرالمنثور:۶/۹۸۔ ❁ مجمع الزوائد:۸/۸۴۔ اس میں بالتقویٰ تک ہے۔
نوٹ: ولا فضل للانساب کے الفاظ نہیں ملے۔ (مرتب)

❁ ❁ ❁

معصیت سے اجتناب کا حق :

((لا طَاعَةَ لمخلوق فی معصیة الخالق))

تشریح : کسی شخص کو معصیت کا حکم نہیں دیا جا سکتا اور نہ کسی پر یہ واجب یا اس کے لئے یہ جائز ہے کہ اس کو اگر معصیت کا حکم دیا جائے تو وہ اطاعت کرے۔ قانون قرآن کی رو سے اگر کوئی افسر اپنے ماتحت کو ناجائز کارروائیوں کا حکم دیتا ہے تو ماتحت کے لئے اس معاملے میں اطاعت جائز نہیں ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ((لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق)) جن چیزوں کو خالق نے ناجائز ٹھہرایا ہے اور معصیت بتایا ہے کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ ان کے ارتکاب کا کسی کو حکم دے۔ نہ حکم دینے والے کے لئے معصیت کا حکم دینا جائز ہے اور نہ کسی دوسرے شخص کے لئے ایسے حکم کی تعمیل جائز ہے۔ (اسلامی ریاست ص ۵۶۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاہدین سے معاملہ کیسا ہو؟

((لعلکم تقاتلون قوما فتظھرون علیھم فیتقونکم باموالھم دون انفسھم وابنائھم (وفی روایۃ فیصالحونکم علی صلح) فلا تصیبوا منھم فوق ذالک فانہ لا یصلح لکم)) (ابو داؤد کتاب الجھاد)

"اگر تم کسی قوم سے لڑو اور اس پر غالب آجاؤ اور وہ قوم اپنی اور اپنی اولاد کی جان بچانے کے لئے تم کو خراج دینا منظور کرلے (ایک دوسری روایت میں ہے کہ) تم سے صلحنامہ طے کرلے تو پھر بعد میں اس مقررہ خراج سے ایک حبہ بھی زائد نہ لینا کیونکہ وہ تمہارے لئے ناجائز ہو گا۔

تشریح: اس (اسلام) کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ جب کسی قوم کے ساتھ کچھ شرائط طے ہو۔ جائیں (خواہ وہ مرغوب ہوں یا نہ ہوں) تو اس کے بعد ان شرائط سے یک سر تجاوز نہ کیا جائے۔ بلا لحاظ اس کے کہ فریقین کی اعتباری حیثیت اور طاقت و قوت (Relative position) میں کتنا ہی فرق آجائے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((الا من ظلم معاھدا او انتقصہ او کلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئا بغیر طیب نفس فانا حجیجہ یوم القیامۃ)) (ابو داؤد کتاب الجھاد)

"خبردار! جو شخص کسی معاہد پر ظلم کرے گا یا اس کے حقوق میں کمی کرے گا یا اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بار ڈالے گا' یا اس سے کوئی چیز اس کی مرضی کے خلاف وصول کرے گا' اس کے خلاف قیامت کے دن میں خود مستغیث بنوں گا۔"

مندرجۂ بالا دونوں حدیثوں کے الفاظ عام ہیں اور ان سے یہ قاعدہ کلیہ مستنبط ہوتا ہے کہ معاہد ذمیوں کے ساتھ صلحنامہ میں جو شرائط طے ہو جائیں' ان میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی کرنا ہرگز جائز نہیں ہے' نہ ان پر خراج بڑھایا جا سکتا ہے' نہ ان کی زمینوں پر قبضہ کیا جا سکتا ہے' نہ ان کی عمارتیں چھینی جا سکتی ہیں نہ ان پر سخت فوجداری قوانین نافذ کئے جا سکتے ہیں' نہ ان کے مذہب میں دخل دیا جا سکتا ہے۔ نہ ان کی عزت و آبرو پر حملہ کیا جا سکتا ہے' اور نہ کوئی ایسا فعل کیا جا سکتا ہے جو ظلم یا انتقاص' یا تکلیف مالا یطاق' یا اخذ بغیر طیب نفس کی حدود میں آتا ہو۔ انہی احکام کی بنا پر فقہاء اسلام نے صلحاً فتح ہونے والی قوموں کے متعلق کسی قسم کے قوانین مدون نہیں کئے ہیں اور صرف یہ عام قاعدہ وضع کرکے چھوڑ دیا ہے کہ ان کے ساتھ ہمارا معاملہ بالکل شرائط صلح کے مطابق ہو گا۔ امام ابو یوسف" لکھتے ہیں۔

((یوخذ منھم ماصولحوا علیہ ویوفی لھم ولا یزاد علیھم)) (کتاب الخراج ص ۳۵)

"ان سے وہی لیا جائے گا جس پر ان کے ساتھ صلح ہوئی ہے' ان کے حق میں صلح کی شرائط پوری کی جائیں گی۔ اور ان پر کچھ اضافہ نہ کیا جائے گا۔

تخریج:

① قال حمزۃ: وَسَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِیَّ یَقُوْلُ: کَانَ یتقی لسان تمام' قَالَ ابو الحسن: والصواب ان الورکانی حَدَّثَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ' قَالَ: لَا طَاعَۃَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ۔

② حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَسَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَا: اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِیْفٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَیْنَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّکُمْ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا، فَتَظْهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ فَیَتَّقُوْنَکُمْ بِاَمْوَالِهِمْ دُوْنَ اَنْفُسِهِمْ وَاَبْنَاءِ هِمْ، قَالَ سَعِیْدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ، فَیُصَالِحُوْنَکُمْ عَلٰی صُلْحٍ، ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَا تُصِیْبُوْا مِنْهُمْ شَیْئًا فَوْقَ ذٰلِكَ، فَاِنَّهٗ لَا یَصْلُحُ لَکُمْ۔

③ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِیُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَخْرٍ الْمَدِیْنِیُّ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَیْمٍ اَخْبَرَهٗ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ دِنْیَةً، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ کَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا بِغَیْرِ طِیْبِ نَفْسٍ، فَاَنَا حَجِیْجُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

ماخذ:

① ✿ تاریخ بغداد:۱۳۵/۳

② ✿ ابو داؤد:۱۷۰/۳۔ کتاب الخراج والفئی والامارۃ باب فی تعشیر اهل الذمه اذا اختلفوا بالتجارات۔

③ ✿ ابو داؤد:۱۷۱/۳۔ کتاب الخراج والامارۃ والفئی، باب فی تعشیر اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارات۔ ✿ السنن الکبرٰی:۲۰۵/۹۔ کتاب الجزیة باب لا یاخذ المسلمون من ثمار اهل الذمة ولا اموالهم شیئا بغیر امرهم اذا اعطوا ما علیهم وما ورد من التشدید فی ظلمهم وقتلهم۔ ✿ کنز العمال ۲۰۵/۹۔ ✿ کشف الخفا:۳۰۳/۲

✿ ✿ ✿

ذمیوں کے عام حقوق:

((انا احق من وفی بذمته)) [1]

"اپنے ذمہ کو وفا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار میں ہوں۔"

تشریح: ذمی کے خون کی قیمت مسلمان کے خون کے برابر ہے۔ اگر کوئی مسلمان ذمی کو قتل کرے گا تو اس کا قصاص اسی طرح لیا جائے گا جس طرح مسلمان کو قتل کرنے کی صورت میں لیا جاتا ہے۔ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کیا تو آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ "اپنے ذمہ کو وفا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار میں ہوں۔

---

[1] عنایہ شرح ہدایہ:۲۵۶/۸، دار قطنی نے یہی حدیث ابن عمرؓ کے حوالہ سے نقل کی ہے اور اس میں " انا اکرم من وفی بذمته " آیا ہے۔ (اسلامی ریاست ص ۵۸۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذمیوں سے جزیہ و خراج کی تحصیل میں رعایات:

((ان اللہ عزوجل یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا))

"اللہ عزوجل ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔"

پس منظر: ہشام بن حکم نے ایک سرکاری افسر کو دیکھا کہ وہ ایک قبطی کو جزیہ وصول کرنے کے لئے دھوپ میں کھڑا کر رہا ہے۔ اس پر انہوں نے ملامت کی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ "اللہ عزوجل ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں"۔

تخریج:

① ثنا اِسْمَاعِیْلُ الصَّفَّارُ' نا الرَّمَادِیُّ ح ونا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْفَارِسِیُّ' نا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ' قَالاَ: نا عَبْدُالرَّزَّاقِ' عَنِ الثَّوْرِیِّ' عَنْ رَبِیْعَةَ. عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَیْلَمَانِیِّ یَرْفَعُهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَادَ مُسْلِمًا قَتَلَ یَهُوْدِیًّا' وَقَالَ الرَّمَادِیُّ اَقَادَ مُسْلِمًا بِذِمِّیٍّ' وَقَالَ: اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفٰی بِذِمَّتِهٖ۔

عبدالرحمٰن نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مسلمان سے یہودی کے قتل کرنے پر قصاص لیا۔ رمادی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ایک ذمی کے قتل کرنے پر قصاص لیا۔

② نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ' نا مُوْسٰی بْنُ اِسْحَاقَ' نا اَبُوْبَکْرٍ نا عَبْدُالرَّحِیْمِ' عَنْ حَجَّاجٍ' عَنْ رَبِیْعَةَ' عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَیْلَمَانِیِّ' قَالَ: قَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِّنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ بِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ' وَقَالَ: اَنَا اَحَقُّ مَنْ اَوْفٰی بِذِمَّتِهٖ۔

③ رواه ابوداؤد فی المراسیل من طریق ابن وهب' عن سلیمان بن بلال' عن ربیعة بن ابی عبدالرحمن ابن البیلمانی' ان رسول اللہ ﷺ اتی برجل من المسلمین قتل معاهدا من اهل الذمة۔ فقدمه رسول اللہ ﷺ فضرب عنقه' وقال: انا اولٰی من اوفٰی بذمته۔ ورواه عبدالرزاق فی مصنفه اخبرنا الثوری عن ربیعة به۔ ورواه الشافعی فی مسنده اخبرنا محمد بن الحسن' انبا ابراهیم ابن محمد' عن محمد بن المنکدر' عن عبدالرحمن ابن البیلمانی فذکره' ورواه الدارقطنی فی غرائب مالک من حدیث خبیب عن مالک عن ربیعة به۔ قال الدارقطنی: وخبیب هذا ضعیف ولا یصح۔

---

① ابو داود' کتاب الخراج' باب الفئ والامارة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ نا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدِ الرَّهَاوِيُّ، اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّهَاوِيُّ، اَنَّ عَمَّارَ [1] بْنَ مَطَرٍ، حَدَّثَهُمْ نا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ مُسْلِمًا بِمُعَاهِدٍ، وَقَالَ: اَنَا اَكْرَمُ مَنْ وَفٰى بِذِمَّتِهٖ۔

لم يسنده غير ابراهيم بن ابى يحى، وهو متروک الحديث۔

والصواب عن ربيعة عن ابن البيلمانى مرسل عن النبى صلى الله عليه وسلم وابن البيلمانى ضعيف لا تقوم به حجة، اذا وصل الحديث، فكيف بما يرسله۔ والله اعلم۔

④ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُؤُسِهِمُ الزَّيْتُ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قِيْلَ: يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ، فَقَالَ: اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔

ایک دوسری روایت میں ہے

مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: مَا شَاْنُهُمْ؟ قَالُوْا: حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ، فَقَالَ هِشَامٌ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔

تیسری روایت میں ہے۔

اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلٰى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِيْ اَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔

مآخذ:

① ❁ دارقطنی:۱۳۵/۳۔ کتاب الحدود۔ ❁ السنن الکبری بیھقی:۳۰/۸۔ کتاب الجنایات، باب بیان ضعف الخبر الذی روی فی قتل المومن بالکافر۔

② ❁ دارقطنی:۱۳۵/۳۔ کتاب الحدود۔

---

[1] عمار بن مطریکنی ابا عثمان الرهاوی، وثقه بعضهم، ومنهم من وصفه بالحفظ، قال عبدالله بن سالم، ثنا عثمان بن مطر الرهاوی وکان حافظا للحدیث، وقال ابن حبان: کان یسرق الحدیث، وقال العقیلی: یحدث عن الثقات بمناکیر، وقال ابو حاتم الرازی: کان یکذب، وقال ابن عدی: احادیثه بواطیل، وقال دارقطنی: ضعیف، کذا فی الزیلعی۔ (دارقطنی: ۱۳۴/۳۔ حاشیه ۱۰۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ ❁ حاشیہ نمبر۱۰۶۔ ص۱۳۵، ۱۳۶۔ بیہقی نے سننِ کبریٰ کے ص۳۰ ج۸ پر انا احق من وفی بذمته نقل کر کے لکھا ہے:
هذا هوالاصل فی هذا الباب وهو منقطع وراويه غير ثقة وقد روى عن ربيعة عن عبدالرحمن بن البيلمانی عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلاً۔

④ ❁ دارقطنی:۱۳۵/۳۔ کتاب الحدود۔ ❁ السنن الکبرٰی:۳۰/۱۔ کتاب الجنایات باب بیان ضعف الخبر الذی روی فی قتل المومن بالکافر۔

⑤ ❁ مسلم:۳۲۷/۲۔ کتاب البر والصلة باب الوعید الشدید لمن عذب الناس بغیر حق۔ ❁ ابو داؤد:۱۶۹/۳۔ کتاب الخراج والامارة۔ باب فی التشدید فی جبایة الجزیة۔ ابو داؤد نے یوم القیامة نقل نہیں کیا۔ ❁ مسند احمد ۴۰۳/۳-۴۶۸۔ ❁ مسند احمد میں یوم القیامة کی تصریح بھی اور حمص کی جگہ فلسطین ہے۔ ❁ السنن الکبرٰی:۲۰۵/۹۔ کتاب الجزیة، باب النهی عن التشدید فی جبایة الجزیة۔ عن هشام بن حکیم۔

❁ ❁ ❁

حقوق شہریت:

(ا) جان، مال اور آبرو کی حفاظت:

((ان دماء کم اموالکم واعراضکم حرام کحرمة یومکم هذا))

"تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں، ویسی ہی حرمت رکھتی ہیں جیسی حج کے اس دن کی حرمت ہے۔"

تشریح: شہریوں کا اولین حق اسلام میں یہ ہے کہ ان کے جان، مال اور آبرو کی حفاظت کی جائے اور جائز قانونی وجوہ کے سوا اور کسی وجہ سے ان پر ہاتھ نہ ڈالا جائے۔ اس چیز کو نبی ﷺ نے بکثرت احادیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے اپنا وہ مشہور خطبہ دیا تھا جس میں اسلامی نظام زندگی کے قواعد بیان فرمائے تھے۔ اس میں آپؐ نے فرمایا کہ "تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ویسی ہی حرمت رکھتی ہیں جیسی حج کے اس دن کی حرمت ہے"۔

اس حرمت میں استثناء صرف ایک ہے اور اسے نبی ﷺ ایک اور حدیث میں الا بحق الاسلام کے الفاظ سے ادا فرماتے ہیں۔ یعنی اسلام کے قانون کی رو سے اگر کسی شخص پر جان یا مال یا آبرو کا کوئی حق واجب ہوتا ہو تو وہ اس سے قانون کے مقرر کردہ طریقے کے مطابق وصول کیا جائے گا۔

((خلوا له جیرانه))

"اس کے ہمسایوں کو رہا کر دو۔"

پس منظر: ابو داؤد میں یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ مدینے میں کچھ لوگ شبہ کی بنا پر گرفتار کئے گئے تھے۔ ایک صحابی نے عین خطبہ کے دوران میں اٹھ کر نبی ﷺ سے سوال کیا کہ میرے ہمسایوں کو کس قصور میں پکڑا گیا ہے؟ نبی ﷺ نے دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ اس کے اس سوال کو سن کر سکوت فرمایا تاکہ کوتوال شہر اگر گرفتاری کے لئے کوئی معقول وجوہ رکھتا ہے تو اٹھ کر بیان کرے۔ لیکن جب تیسری مرتبہ ان صحابی نے اپنے سوال کا اعادہ کیا اور کوتوال نے کوئی وجہ بیان نہ کی تو آپؐ نے حکم دیا کہ اس کے ہمسایوں کو رہا کر دو۔ [1]

تشریح : دوسرا اہم حق شخصی آزادی کی حفاظت ہے۔ اسلام میں کسی شخص کی آزادی معروف قانونی طریقے پر اس کا جرم ثابت کئے بغیر اور اسے صفائی کا موقع دیئے بغیر سلب نہیں کی جاسکتی۔

یہ حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ جب تک کسی شخص پر ایک متعین الزام لگا کر اس کو ثابت نہ کر دیا جائے اسے قید نہیں کیا جا سکتا۔ امام خطابی اپنی معالم السنن میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اسلام میں حبس دو ہی قسم کا ہے۔ ایک حبس عقوبت یعنی یہ کہ عدالت سے سزا پا کر کوئی شخص قید کیا جائے' دوسرے حبس استظہار' یعنی ملزم کو بغرض تفتیش روک رکھنا۔ اس کے حبس کی کوئی صورت اسلام میں نہیں ہے۔ [2] یہی بات امام ابو یوسفؒ نے بھی اپنی کتاب "الخراج" میں بھی لکھی ہے کہ "کسی شخص کو محض تہمت کی بنا پر قید نہیں کیا جا سکتا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو مجرد الزام پر قید نہیں کر دیا کرتے تھے۔ ضروری ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ عدالت میں حاضر ہوں۔ مدعی اپنا ثبوت پیش کرے اور اگر وہ اپنا الزام ثابت نہ کر سکے تو مدعا علیہ کو چھوڑ دیا جائے۔ [3] حضرت عمر رضی اللہ نے بھی ایک مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے کہ ((لا یؤسر رجل فی الاسلام بغیر عدل)) [4] (اسلامی ریاست ص ۳۵۵-۳۵۶)

تخریج :

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ' وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ' قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ' عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ' عَنْ اَبِيْهِ' عَنْ جَدِّهٖ' قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: اَنَّ اَخَاهُ اَوْ عَمَّهٗ' وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: اَنَّهٗ قَامَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ' فَقَالَ: جِيْرَانِيْ بِمَا اَخَذُوْا' فَاَعْرَضَ عَنْهُ' مَرَّتَيْنِ' ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ خَلُّوْا لَهٗ جِيْرَانَهٗ۔

② حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُكَ لِاَمْرٍ مَالَهٗ رَاْسٌ وَلَا ذَنَبٌ' فَقَالَ: عُمَرُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: شَهَادَاتُ الزُّوْرِ ظَهَرَتْ بِاَرْضِنَا' فَقَالَ عُمَرُ: اَوَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ' فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْسَرُ رَجُلٌ فِي الْاِسْلَامِ بِغَيْرِ الْعُدُوْلِ۔

---

[1] ابو داؤد۔ کتاب القضاء۔
[2] معالم السنن۔ کتاب القضاء۔
[3] کتاب الخراج ص ۱۰۷۔
[4] مؤطا باب شرط الشاهد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ❁ ابو داؤد:۳/۳۱۴۔ کتاب الفرائض' باب فی الحبس فی الدین وغیرہ۔ ❁ مسند احمد:۵/۲۔ بھزین بن حکیم ابیه عن جده۔

② ❁ موطا امام مالک کتاب الاقضیة ما جاء فی الشهادات

❁ ❁ ❁

شہریوں کو بنیادی ضروریات زندگی فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے:

((السلطان ولی من لا ولی له))

"حکومت ہر اس شخص کی ولی (دست گیر و مددگار) ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔"

تشریح: ایک اور حق جس پر اسلام میں بہت زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اسٹیٹ اپنی حدود میں کسی شہری کو زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم نہ رہنے دے۔ اسی غرض کے لئے اسلام میں زکوٰۃ فرض کی گئی ہے جس کے متعلق نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ:

((تؤخذ من اغنیاء ھم فترد علی فقرائھم)) (بخاری و مسلم)

"ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔"

اور ایک دوسری حدیث میں آپؐ فرماتے ہیں کہ:

((من ترک کلا فالینا)) (بخاری و مسلم)

"جس مرنے والے نے ذمہ داریوں کا کوئی بار (مثلاً قرض یا بے سہارا کنبہ) چھوڑا ہو وہ ہمارے ذمے ہے۔"

اس معاملے میں اسلام نے ذمی شہریوں اور مسلم شہریوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان کی طرح ذمی کو بھی اس امر کی ضمانت دیتا ہے کہ اسٹیٹ اس کو بھوکا' ننگا اور بے ٹھکانہ نہ رہنے دے گا۔ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ ایک ذمی کو بھیک مانگتے دیکھا تو آپؓ نے فوراً اس کا جزیہ معاف کر کے اس کا وظیفہ مقرر کیا اور اپنے افسر خزانہ کو لکھا:

((واللہ ما انصفناہ ان اکلنا شبیبتہ ثم نخذلہ عن الھرم)) (کتاب الخراج لابی یوسف ص ۷۲)

"خدا کی قسم ہم نے اس سے انصاف نہ کیا جوانی میں اس سے فائدہ اٹھایا اور بڑھاپے میں اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔"

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حیرہ کے غیر مسلموں کو جو وثیقہ لکھ کر دیا تھا اس میں یہ صراحت تھی کہ جو شخص بوڑھا ہو جائے گا یا جو کسی آفت کا شکار ہو گا یا جو مفلس ہو جائے گا اس سے جزیہ وصول کرنے کے بجائے مسلمانوں کے بیت المال سے اس کی اور اس کے کنبے کی کفالت کی جائے گی۔ (کتاب الخراج ص ۸۵) (اسلامی ریاست ص ۳۵۷-۳۵۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج:

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ' اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ' اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ' عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ عُرْوَةَ' عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ' فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُلَهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا. فَاِنْ تَشَاجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهٗ.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔ تین مرتبہ یہ ارشاد آپ نے فرمایا پھر اگر وہ مرد اس عورت سے لطف اندوز ہو چکا ہو تو پھر یہ عورت مہر کی حقدار ہے اس لذت کے عوض جو وہ مرد اٹھا چکا ہے۔ اگر ان میں جھگڑا کھڑا ہو جائے تو پھر سلطان (یعنی سربراہ مملکت اور حکومت) اس کی سرپرست ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ' قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ' قَالَ: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ' عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ' عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِبْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ' اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ الْكِتَابِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ' فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ' فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذَالِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ' فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ' وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ' فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب معاذ بن جبل کو یمن میں گورنر بنا کر بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ جب تم ان کے پاس پہنچو تو پہلے انہیں اس کی دعوت دو کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی مستحق عبادت نہیں ہے اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں' اگر وہ تیری یہ دعوت تسلیم کر لیں تو پھر ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض قرار دی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی تسلیم کر لیں تو پھر ان کو خبر دو کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ بھی فرض کی ہے جو ان ہی کے اغنیاء سے لی جائے گی اور انہی کے فقراء میں تقسیم کر دی جائے گی اگر وہ تمہاری یہ دعوت بھی مان لیں تو تمہیں ان کے اچھے اور عمدہ اموال سے بچنا چاہیئے اور مظلوم کی بددعا سے بچنا چاہیئے کیونکہ مظلوم انسان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے۔

مآخذ:

① ✿ ابو داؤد:۲۲۹/۲۔ کتاب النکاح' باب فی الولی۔ ✿ ترمذی:۲۰۸/۱۔ ابواب النکاح' باب ما جاء لا نکاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الابولی۔ هذا حدیث حسن۔ ❁ ابن ماجه كتاب النكاح' باب ۱۵ لا نكاح الابولي۔ عن عائشة۔ ❁ سنن دارمی:۲/۶۲۔ كتاب النكاح' باب النهی عن النكاح بغير ولي۔ عن عائشة ۔ ❁ سنن دارقطنی:۳/۲۲۱۔ كتاب النكاح' حديث نمبر۱۰۔ ❁ مسند احمد:۱/۲۵۰۔ عن ابن عباس۔ ۶/۴۷' ۶۶' ۱۶۶' ۲۶۰۷۔ عن عائشة ۔ ❁ السنن الكبریٰ للبیهقی:۷/۱۰۵' باب لا نكاح الابولی اور ص۱۲۴۔ كتاب النكاح اور السنن ج۱۰۔ ص۱۴۸ ۔ اس مقام پر صرف آخری حصہ ہے۔ ❁ المستدرک حاکم:۲/۱۶۸۔ كتاب النكاح باب السلطان ولی من لاولی له۔ عائشة هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه۔ ❁ كنز العمال:۱۶/۳۱۳۔ حدیث نمبر ۴۴۶۷۱ ۔ عن ابی امامة ۔ ❁ كنز العمال:۱۶/۳۱۴۔ حدیث نمبر ۴۴۶۷۳۔ عن عائشة ۔ ❁ كنز العمال:۱۶/۳۱۴۔ حدیث نمبر۴۴۶۷۵۔ عن عائشة ۔ ❁ كنز العمال:۱۶/۳۱۴۔ حدیث نمبر ۴۴۶۷۸ عن عائشة ۔ ❁ مجمع الزوائد:۴/۲۸۵۔ كتاب النكاح' باب ما جاء في الولي والشهود' عن ابن عباس۔ ❁ مصنف ابن ابی شيبة ج۴/۲۔ ص۱۲۸۔ كتاب النكاح' باب من قال لا نكاح الابولي او سلطان۔ عن عائشة ۔ ❁ المصنف عبدالرزاق:۶/۱۹۵ كتاب النكاح باب النكاح بغيرولي ۔ عن عائشة

② ❁ بخاری:۱/۲۰۲' ۲۰۳۔ كتاب الزكاة باب اخذ الصدقة من الاغنياء وترد فی الفقراء حيث كانوا۔ ❁ مسلم ۱/۳۷۔ كتاب الايمان۔ باب الدعاء الى الشهادتين و شرائع الاسلام۔ ❁ نسائی:۵/۳' ۴۔ كتاب الزكاة' باب وجوب الزكاة' عن ابن عباس۔ ❁ نسائی میں فانه ليس بينه وبين الله حجاب منقول نہیں ہے۔ ❁ السنن الكبریٰ للبیهقی ۷/۲۔ كتاب الصدقات باب ۱/۲ فرض الله تبارک و تعالی علی اهل دينه من المسلمين فی اموالهم لغيرهم من اهل دينه المسلمين والمحتاجين اليه۔ عن ابن عباس۔ ❁ بخاری:۲/۱۰۹۶۔ كتاب التوحيد باب ما جاء فی دعاء النبی صلی الله عليه وسلم۔ اس مقام پر توخذ من غنيهم فترد علی فقيرهم ہے اور ص۷ پر باب من جعل الصدقة فی صنف واحد من هذه الاصناف کے تحت مروی روایت میں توخذ من اغنيائهم فترد علی فقرائهم ہے۔ ❁ سنن دارقطنی ۲/۱۳۶۔ كتاب الزكاة عن ابن عباس۔ ❁ دارقطنی نے اسی صفحہ پر توخذ من غنيهم فترد علی فقيرهم بھی نقل کیا ہے۔ ❁ سنن دارمی:۱/۳۱۸۔ كتاب الزكاة' باب فی فضل الزكاة۔ عن ابن عباس۔ ❁ مصنف ابن ابی شيبة ۳/۱۱۴۔ كتاب الزكاة باب ما قالوا فی منع الزكاة۔ عن ابی عباس۔ ❁ بخاری:۱/۱۸۷۔ كتاب الزكاة' باب وجوب الزكاة وقول الله عزوجل' واقيموا الصلاة واتوالزاكاة۔ اس مقام پر منقول روایت میں علی فقرائهم کی بجائے فی فقراء هم ہے۔ ❁ مسلم:۱/۳۶۔ كتاب الايمان' باب الدعاء' الی الشهادتين و شرائع الاسلام۔ عن ابن عباس۔ ❁ ابو داؤد:۲/۱۰۴' ۱۰۵۔ كتاب الزكاة' باب فی زكاة السائمة۔ عن ابن عباس۔ ❁ ابو داؤد میں فانها ليس بينها وبين الله حجاب ہے (ضمیر تانیث کے ساتھ) ۔ ❁ ابن ماجه كتاب الزكاة' باب فرض الزكاة عن ابن عباس۔ ابن ماجہ نے بھی ضمیر تانیث سے نقل کیا ہے۔ ❁ السنن الكبریٰ:۷/۸۔ كتاب الصدقات' باب من قال لا يخرج صدقة قوم منهم من بلدهم وفی بلدهم من يستحقها۔ عن ابن عباس۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاقۂ غیر میں رہنے والے مسلمان کی کوئی دیت نہیں :

نبی ﷺ اسامہ بن زید کو ایک سریہ کا افسر بنا کر حرقات کی طرف بھیجتے ہیں وہاں ایک شخص لا الہ الا اللہ کہہ کر جان بچانا چاہتا ہے۔ مگر مسلمان اس کو قتل کر دیتے ہیں' حضورؐ کو اس کی اطلاع ہوتی ہے تو اسامہ کو بلا کر آپ بار بار فرماتے ہیں "من لک بلا الہ الا اللہ یوم القیمۃ" قیامت کے روز تجھے لا الہ الا اللہ کے مقابلے میں کون بچائے گا" مگر اس مقتول کی دیت ادا کرنے کا حکم نہیں دیتے۔ (۱)

ایسے ہی ایک دوسرے موقع پر حدود اسلامی سے باہر رہنے والے چند مسلمان مارے جاتے ہیں تو حضورؐ فرماتے ہیں "انا بری من کل مسلم یقیم بین اظھر المشرکین" میں ہر ایسے مسلمان کی حفاظت سے بری الذمہ ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہو"۔ (۲)

معاہد قوم کا جان و مال کب مباح ہوتا ہے؟ :

اس حکم سے صرف وہ حالت مستثنیٰ ہے جبکہ کسی معاہد قوم نے علانیہ اپنا معاہدہ توڑ دیا ہو اور صریح طور پر ہمارے حقوق پر کوئی دست درازی یا ہمارے خلاف کوئی محاربانہ کارروائی کی ہو۔ ایسی حالت میں ہم کو حق پہنچتا ہے کہ ہم بھی اس کے خلاف بلا اطلاع جنگی کارروائی کریں۔ فقہائے اسلام نے اس کے لئے نبی ﷺ کے اس فعل سے استشہاد کیا ہے کہ قریش نے جب بنی خزاعہ کے معاملہ میں صلح حدیبیہ کو علانیہ توڑ دیا تو آپ نے پھر انہیں فسخ معاہدہ کا نوٹس دینے کی کوئی ضرورت نہ سمجھی بلکہ بلا اطلاع مکہ پر چڑھائی کر دی۔ لیکن اس اجازت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان تمام حالات کو سامنے رکھیں جن میں حضورؐ نے نبذ عہد کو ضروری نہ سمجھا تھا اور اس پورے طرز عمل کی پیروی کریں جو ایسی حالت میں آپ نے اختیار کیا۔

اولاً: قریش کی خلاف ورزی ایسی صریح تھی کہ نقض عہد ہونے میں کسی قسم کا التباس نہ تھا۔ خود قریش کے لوگ بھی اس کے معترف تھے کہ فی الواقع ان سے بد عہدی کا فعل سرزد ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ابو سفیان کو تجدید عہد کے لئے مدینہ بھیجا۔ جس کے صاف معنی یہ تھے کہ ان کے نزدیک بھی عہد باقی نہیں رہا تھا۔ تاہم یہ بات ضروری نہیں ہے کہ خود ناقض عہد قوم کی طرف سے بھی نقض عہد کا اعتراف ہو۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ اس کا نقض عہد بالکل غیر مشتبہ ہو۔

ثانیاً: نبی ﷺ نے ان کی طرف سے عہد ٹوٹ جانے کے بعد پھر اپنی طرف سے صراحتاً یا اشارتاً یا کنایتاً کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس سے یہ ایما نکلتا ہو کہ اس بد عہدی کے باوجود آپ ابھی تک قریش کو ایک معاہد قوم سمجھتے ہیں اور اس کے ساتھ آپ کے معاہدانہ روابط اب بھی قائم ہیں۔ تمام روایات بالاتفاق یہ بتاتی ہیں کہ جب ابو سفیان نے مدینہ آکر تجدید معاہدہ کی درخواست پیش کی تو آپ نے اسے قبول نہیں کیا۔

---

(۱) ابو داؤد' باب علی ما یقاتل المشرکین۔

(۲) ابو داؤد' کتاب الجهاد' باب النهی عن قتل من اعتصم بالسجود۔ اس دوسرے واقعہ میں حضورؐ نے مقتولوں کی نصف دیت دلوائی تھی۔ اغلب ہے کہ آپکا یہ فعل اس آیت کے نزول سے پہلے کا ہو گا۔ جس میں ایسے مقتول کی دیت ساقط کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثاً: قریش کے خلاف جنگی کارروائی آپ نے خود کی اور کھلم کھلا کی۔ کسی ایسی فریب کاری کا شائبہ تک آپ کے طرز عمل میں نہیں پایا جاتا کہ آپ نے بظاہر صلح و بباطن جنگ کا کوئی طریقہ استعمال کیا ہو۔

یہ اس معاملہ میں حضورؐ کا اسوۂ حسنہ ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کے حکم فانبذ الیھم اعلٰی سواء" سے ہٹ کر اگر کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے تو صرف ان حالات میں اور اس طرح کی جا سکتی ہے جن میں اور جس طرح حضورؐ نے ایسی کارروائی کی۔ (سود ص ۴۳۱-۴۳۲)

تخریج:

① حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ' وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ' المعنی' قَالَا: ثنا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ' عَنِ الْاَعْمَشِ' عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ' ثنا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ' قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً اِلَی الْحُرَقَاتِ' فَنَذِرُوْا بِنَا' فَهَرَبُوْا' فَاَدْرَكْنَا رَجُلًا' فَلَمَّا غَشَّیْنَاهُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' فَضَرَبْنَاهُ حَتّٰی قَتَلْنَاهُ' فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ لَكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' اِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السِّلَاحِ' قَالَ: اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰی تَعْلَمَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَالَهَا اَمْ لَا؟ مَنْ لَكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ فَمَا زَالَ یَقُوْلُهَا حَتّٰی وَدِدْتُ اِنِّیْ لَمْ اُسْلِمْ اِلَّا یَوْمَئِذٍ۔

اسامہ بن زید سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں حرقات کی طرف بھیجا (ہماری آمد کی اطلاع پا کر) وہ چوکنے ہو گئے اور بھاگ گئے۔ ہم نے ایک آدمی پا لیا۔ جب ہم نے اس پر قابو پایا تو اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا مگر ہم نے پھر اسے قتل کر دیا۔ اس واقعہ کا ذکر میں نے نبی ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ کے مقابلہ میں قیامت کے روز تجھے کون بچائے گا۔ آپ یہ جملہ دہراتے رہے کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

② حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ' ثنا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ' عَنْ اِسْمَاعِیْلَ' عَنْ قَیْسٍ' عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ' قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً اِلٰی خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ' فَاَسْرَعَ فِیْهِمُ الْقَتْلُ' قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت جریر بن عبداللہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک سریۃ خثعم قبیلہ کی طرف بھیجا۔ چند لوگوں نے جو مسلمان ہو چکے تھے سر بسجود ہو کر اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی مگر لوگوں نے جلدی سے انہیں مار دیا۔ یہ اطلاع نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے ان کے وارثوں کو

① الحرقات۔ قبائل جھینہ میں سے ایک قبیلہ کا نام۔ (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَاَمَرَلَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ، وَقَالَ: اَنَا بَرِيٌّ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ؟ قَالَ: لَا تَرَاءَ ى نَارَاهُمَا. قَالَ اَبُو دَاوٗد: رواه هشيم و معمر و خالد الواسطى وجماعة، لم يذكروا جريرا۔

نصف دیت دینے کا حکم جاری فرمایا نیز یہ بھی فرمایا کہ میں ہر ایسے مسلمان کی حفاظت سے بری الذمہ ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کیوں آپ نے فرمایا دیکھتے نہیں دونوں کی آگ جدا جدا ہے۔

③ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوْسِ بْنِ كَامِلِ نِ السَّرَّاجُ، ثنا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانٍ، ثنا ابو مُعَاوِيَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ، فَاسرع فِيْهِمُ الْقَتل، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَلَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ: اِنِّيْ بَرِيٌّ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ ظَهْرَانَى الْمُشْرِكِيْنَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلِمَ؟ قَالَ: لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا۔

مآخذ:

① ❁ ابو داؤد:۴۵/۳۔ کتاب الجهاد، باب علی ما یقاتل المشرکون۔ ❁ مسند احمد ۲۰۰/۵۔ اسامه بن زید۔ ❁ مسند ابی داؤد الطیالسی جزء۲، ص۸۷۔ اسامه بن زید۔ الطیالسی نے مختصر روایت نقل کی ہے۔

② ❁ ابو داؤد:۴۵/۳۔ کتاب الجهاد، باب النهی عن قتل من اعتصم بالسجود۔ ❁ ترمذی ۲۸۹/۱۔ ابواب السیر، باب ما جاء فی کراهية المقام بين اظهر المشركين۔ ❁ سمعت محمدا یقول: الصحیح حدیث قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل۔ ❁ نسائی ۳۶/۸۔ کتاب القسامة، باب القود بغیر حدیدة۔ ❁ نسائی نے اِنِّيْ بَرِيٌّ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ نقل کی اہے اور متن میں فاعتصم ناس منھم کی جگہ فَاسْتَعْصَمُوْا بالسجود فَقُتِلُوا روایت کیا ہے۔ ❁ السنن:۱۳۱/۸ پر کتاب الدیات کے تحت نسائی والی روایت بھی نقل کی ہے۔ ❁ السنن الکبری بیهقی:۱۴۲/۹۔ کتاب السیر، باب الاسیر یوخذ علیه العهد ان لا یهرب عن جریر بن عبداللہ۔ ❁ السنن:۱۳۱/۸۔ کتاب الدیات۔ عن قیس بن ابی حازم۔ بیہقی نے انا بری من کل مسلم مقیم بین اظهر المشرکین روایت کیا ہے۔ ❁ مجمع الزوائد:۲۵۳/۵۔ کتاب الجهاد، باب النهی عن مساكنة الكفار۔ الزوائد میں ہے انا بری من کل مسلم اقام مع المشرکین۔ ③ ❁ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۰۳/۲۔ حدیث نمبر ۲۲۶۴۔

شہریوں پر حکومت کے حقوق:

((بایعنا رسول اللہ ﷺ علی السمع والطاعة فی النشاط والکسل وعلی النفقة فی العسر والیسر وعلی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر وعلی ان نقول فی اللہ تعالٰی ولا نَخَاف لَوْمَةَ لَائِمٍ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اس بات پر بیعت (1) لی تھی کہ ہم چستی اور سستی ہر حال میں سمع و طاعت پر قائم رہیں گے خوشحالی اور تنگ حالی' دونوں حالتوں میں راہ خدا پر خرچ کریں گے' نیکی کا حکم دیں گے اور بدی سے منع کریں گے' اللہ کی خاطر حق بات کہیں گے اور اس معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ (تفہیم القرآن:۵/۳۰۷۔ الحدید حاشیہ ۱۲)

---

(1) اصطلاح میں بیعت سے مراد اطاعت اور پیروی کا اقرار ہے اس کی تین قسمیں ہیں:

1 وہ بیعت جو کسی خاص موقع پر کسی خاص معاملہ کیلئے ہو۔ جیسے بیعت الرضوان تھی کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کی افواہ سن کر حضورؑ نے اہل مکہ سے جنگ کا ارادہ فرمایا اور اس وقت صحابہؓ سے اس امر پر بیعت لی کہ وہ پیش آمدہ مہم میں آپ کے ساتھ جان فروشی کریں گے۔

2 دوسری وہ بیعت جو تزکیۂ نفس اور اصلاح اخلاق و روحانیت کی نیت ایک مرشد و معلم اس شخص سے لیتا ہے جو اس کے پاس تربیت حاصل کرنے کے لئے آئے۔ یہ وہ بیعت تھی جو بالعموم اس شخص کی کرنی پڑتی تھی جو نبی ﷺ کے ہاتھ پر ایمان لاتا تھا۔ آپ اس سے اقرار کراتے تھے کہ وہ شرک' زنا' چوری وغیرہ سے پرہیز کرے گا' اور جو احکام خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ پہنچائیں گے ان کی اطاعت کرے گا۔ اس بیعت کے لینے کا حق یا تو نبی کو پہنچتا ہے یا اس شخص کو جو نبی کے طریقہ پر ہو۔ یعنی طریقۂ نبوی کا صحیح علم بھی رکھتا ہو' اس پر خود بھی عامل ہو اور بیعت لینے سے اصلاح و ارشاد کے سوا قطعاً کوئی دوسری نیت نہ رکھتا ہو۔

3 تیسری بیعت وہ ہے جو اسلامی جماعت کے امیر یا امام کے ہاتھ پر کی جاتی ہے۔ اس کی نوعیت یہ ہے کہ جب تک امیر یا امام اللہ اور رسول کا مطیع ہے اس وقت تک جماعت کے تمام ارکان پر اس کی اطاعت فرض ہے۔ "من مات ولیس فی عنقه بیعة" اور دوسری تمام احادیث میں جس بیعت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے ان میں سے مراد تیسری بیعت ہے' کیونکہ اس پر اسلامی جماعت کی زندگی اور اس کے نظام کا قیام منحصر ہے۔ اس سے الگ ہونے یا الگ رہنے کے معنی یہ ہیں کہ نبی ﷺ جس کام کے لئے تشریف لائے تھے اور جس امر عظیم کا بار آپؐ امت پر چھوڑ گئے ہیں اس کو نقصان پہنچایا جائے یا ختم کر دیا جائے۔

صوفیائے کرام میں جو بیعت رائج رہی ہے وہ دوسری قسم کی ہے' اور وہ کوئی ضروری چیز نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص دین کا علم حاصل اور احکام کو سمجھ کر انکی پیروی کرنے کی کوشش کرے' بغیر اسکے کہ کسی روحانی مربی کی بیعت اسکی گردن میں ہو' تو وہ نہ کوئی گناہ کرتا ہے نہ آخرت میں اس سے کوئی باز پرس اس امر کی ہوگی کہ اس نے کسی پیر کا ہاتھ کیوں نہیں پکڑا۔ البتہ اگر کوئی دیندار متبع شریعت صاحب اخلاق فاضلہ شخص اسکو مل جائے جس کی زندگی کو دیکھ کر اسے یقین ہو جائے کہ فی الواقع وہ جانشین پیمبر ہونے کا شرف رکھتا ہو' تو اسکے ہاتھ پر بیعت کر لینا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ بشرطیکہ بیعت کرنے والا خود بھی دین کا علم رکھتا ہو' اور اپنے شیخ کا اندھا مقلد نہ ہو اور شیخ سے بشری کمزوری کی بنا پر اگر شریعت کے خلاف کچھ باتیں سرزد ہو جائیں تو مرید عقیدت مندی میں ان غلط باتوں میں بھی شیخ کی پیروی کرتا نہ چلا جائے۔ رہی موجودہ زمانے کی پیری مریدی جس میں اصلاح و ارشاد کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا بلکہ بزرگوں کی گدیوں پر بیٹھ کر انکے نالائق بے علم بد اعمال جانشین اللہ کے بندوں کو اپنا بندہ بناتے ہیں' اور لوگوں کو اس دھوکہ میں ڈالتے ہیں کہ بس ہمارا ہاتھ پکڑ لینے کے بعد تمہارے لئے جنت واجب ہو جائے گی' اور مریدوں سے اس طرح نذرانے وصول کرتے ہیں کہ گویا کہ وہ زمیندار ہیں اور اپنے اسامیوں سے لگان وصول کر رہے ہیں' تو ایسی پیری مریدی کا واجب ہونا تو درکنار' یہ جائز بھی نہیں ہے یہ تو ایک مصیبت ہے بلکہ میرے نزدیک اسکا شمار کبائر میں ہے۔ میں ان پیروں کو بدترین مجرم اور انکے مریدوں کو سخت گمراہ سمجھتا ہوں۔ اگر میرے ہاتھ میں طاقت ہوتی تو میں بجبر اس گمراہی کو روک دیتا۔ (مکاتیب سید ابو الاعلیٰ مودودی حصہ دوم ص۲۱ تا ۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج :

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا الْحَکَمُ بْنُ نَافِعٍ اَبُو الْیَمَانِ، ثنا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ خُثَیْمٍ، حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُبَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ، فَقَالَ عُبَادَةُ (بْنُ الصَّامِتِ) لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ! اِنَّكَ لَمْ تَکُنْ مَعَنَا اِذْ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بَایَعْنَاهُ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی النَّشَاطِ وَالْکَسَلِ وَعَلَی النَّفَقَةِ فِی الْیُسْرِ وَالْعُسْرِ وَعَلَی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ وَعَلٰی اَنْ نَقُوْلَ فِی اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی وَلَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ فِیْهِ وَعَلٰی اَنْ نَنْصُرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ عَلَیْنَا یَثْرِبَ فَنَمْنَعُهُ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ اَنْفُسَنَا وَاَزْوَاجَنَا وَاَبْنَاءَ نَا وَلَنَا الْجَنَّةُ۔

مآخذ :

① ❁ مسند احمد:۳۲۵/۵۔ عبادہ بن صامت۔ ❁ مسند احمد:۳۲۲/۳۔ جابر بن عبداللّٰہ۔ ❁ مجمع الزوائد:۲۲۶/۵۔ کتاب الخلافۃ' باب لا طاعۃ فی معصیۃ۔ ❁ السنن الکبری:۱۴۶/۸۔ کتاب قتال اھل البغی باب کیفیۃ البیعۃ۔ ❁ روح المعانی ۱۴۷/۲۷۔ سورہ الحدید۔ ❁ ابن ماجہ کتاب الجہاد باب ۴۱۔ البیعۃ۔ ❁ مؤطا امام مالک کتاب الجہاد ۲۹۶/۱۔ باب الترغیب فی الجہاد۔ ❁ کنز العمال ۳۲۴/۱۔ حدیث نمبر۱۵۱۷۔ عن عبادہ بن الصامت ان حوالہ جات کے تحت مندرج عبارت میں قدرے لفظی اختلاف موجود ہے۔

❁ ❁ ❁

((السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ))

''سننا اور ماننا پڑے گا' تنگی اور فراخی اور خوشگواری اور ناخوشگواری میں۔''

تشریح : شہریوں پر ریاست کے جو حقوق عائد ہوتے ہیں ان میں سے پہلا حق اطاعت کا ہے۔ جس کے لئے اسلام میں ''سمع و طاعت'' کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ نبی ﷺ نے اس کے متعلق صراحت فرمائی ہے کہ ''سننا اور ماننا پڑے گا' تنگی اور فراخی اور خوشگواری اور ناخوشگواری میں۔ یعنی خواہ کوئی حکم آدمی کو گوارا ہو یا ناگوار اور خواہ کوئی شخص اس کو بآسانی بجالا سکے یا دشواری سے' بہرحال اسے اطاعت کرنی پڑے گی۔ (اسلامی ریاست ص ۳۵۹)

تخریج :

① حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ، حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِیْدِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ، وَاَنْ نَقُوْمَ اَوْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَیْثُ مَا کُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ❁ بخاری:۱۰۶۹/۲۔ کتاب الاحکام' باب کیف یبایع الامام الناس۔ اور بخاری:۲/۔ کتاب الفتن۔ ❁ مسلم:۱۲۴/۲۔ کتاب الامارة' باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة۔ ❁ نسائی ۱۳۸/۷۔ کتاب البیعة' باب البیعة علی ان لا ننازع الامر اهله۔ ❁ مسند احمد:۳۱۴/۵' ۳۱۸' ۳۱۹۔ ❁ ابن ماجه کتاب الجهاد' باب ۴۱ البیعة۔

ابن ماجہ کی روایت میں بایعنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم علی السمع والطاعة فی العسر والیسر والمنشط والمکره الخ ہے۔ ❁ مؤطا امام مالک کتاب الجهاد ۲۹۶/۱۔ باب الترغیب فی الجهاد۔ ❁ کنز العمال ۳۲۴/۱۔ حدیث نمبر۱۵۱۷۔ عباده بن الصامت۔ ❁ السنن الکبرٰی:۱۴۵/۸۔ کتاب قتال اهل البغی' باب کیفیة البیعة' عن عباده بن الصامت۔

❁ ❁ ❁

عہدہ اور اقتدار کی طلب و حرص کا ممنوع ہونا:

((انا واللّٰہ لا نولی علی عملنا ھذا احداً ساله او حرص علیه)) ①

"بخدا ہم اپنی اس حکومت کا منصب کسی ایسے شخص کو نہیں دیتے جو اس کا طالب ہو' یا اس کا حریص ہو۔"

تشریح: یہ قاعدہ بھی اس ریاست کے قواعد میں سے تھا کہ حکومت کے ذمہ دارانہ مناصب کے لئے عموماً اور خلافت کے لئے خصوصاً وہ لوگ سب سے زیادہ غیر موزوں ہیں جو خود عہدہ حاصل کرنے کے طالب ہوں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ نبی ﷺ نے فرمایا

((ان اخوانکم عندنا من طلبه)) ②

"تم میں سے سب سے بڑھ کر خائن ہمارے نزدیک وہ ہے جو اسے خود طلب کرے"۔

((انا لا نستعمل علی عملنا من اراده)) ③

"ہم اپنی حکومت میں کسی ایسے شخص کو عامل نہیں بناتے جو اس کی خواہش کرے"

((یا ابا عبدالرحمن بن سمرة لا تسال الامارة فانک اذا اوتیتها عن مسئلة وکلت الیها۔ وان اوتیتها عن غیر مسئلة أعنت علیها)) ④

---

① بخاری کتاب الاحکام' باب ۷۔ مسلم کتاب الامارة باب ۳۔

② ابو داود' کتاب الامارة باب ۲۔ ③ کنز العمال ج ۶۔ ح ۲۰۶۔

④ کنز العمال ج ۶۔ ح ۶۹ [ج ۶ ص ۲۷ حدیث نمبر ۱۴۶۹۴] اس مقام پر کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ اگر یہ اسلام کا ⇐

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(عبدالرحمان بن سمرۃ سے حضورؐ نے فرمایا) اے عبدالرحمٰن بن سمرۃ امارت کی درخواست نہ کرو کیونکہ اگر وہ تمہیں مانگنے پر دی گئی، تو خدا کی طرف سے تم کو اسی کے حوالہ کر دیا جائے گا اور اگر وہ تمہیں بے مانگے ملی تو خدا کی طرف سے تم کو اس کا حق ادا کرنے میں مدد دی جائے گی۔

تخریج:

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ' قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ' عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ' عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى' قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَيْنِ مِنْ قَوْمِيْ' فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اَمِّرْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَهُ فَقَالَ: اِنَّا لَا نُوَلِّيْ هٰذَا الْاَمْرَ مَنْ سَاَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ۔

② حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ' ثنا خَالِدٌ' عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ' عَنْ اَخِيْهِ' عَنْ بِشْرِ بْنِ قُرَّةَ الْكَلْبِيِّ' عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ' عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى' قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ رَجُلَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ اَحَدُهُمَا. ثُمَّ قَالَ: جِئْنَا لِتَسْتَعِيْنَ بِنَا عَلٰى عَمَلِكَ' وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ قَوْلِ صَاحِبِهٖ' فَقَالَ: اِنَّ اَخْوَنَكُمْ عِنْدَنَا مَنْ طَلَبَهُ. فَاعْتَذَرَ اَبُوْ مُوْسٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَقَالَ: لَمْ اَعْلَمْ لِمَا جَاءَ الَهُ' فَلَمْ يَسْتَعِنْ بِهِمَا عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى مَاتَ۔

③ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ' ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ' ثنا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ' ثنا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ' حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ' قَالَ: قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ نَسْتَعْمِلَ' اَوْلَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ۔

④ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ' عَنِ الْحَسَنِ' عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ' قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْئَالِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ مَسْئَالَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا۔ وَاِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَالَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا' وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَائْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

ؔ اصول ہے تو پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہ سے حکومت کا منصب کیوں مانگا تھا۔ دراصل حضرت یوسف علیہ السلام کسی مسلمان ملک اور اسلامی حکومت میں نہیں، بلکہ ایک کافر ملک اور کافر حکومت میں تھے۔ وہاں ایک خاص نفسیاتی موقع پر انہوں نے یہ محسوس کیا کہ اس وقت اگر میں بادشاہ سے حکومت کا بلند ترین منصب طلب کروں تو وہ مجھے مل سکتا ہے اور اس کے ذریعے سے میں اس ملک میں خدا کا دین پھیلانے کے لئے راستہ نکال سکتا ہوں۔ لیکن اگر میں طلب اقتدار سے باز رہوں تو اس کافر قوم کی ہدایت کے لئے جو نادر موقع مجھے مل رہا ہے وہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ یہ ایک خاص صورت حال تھی۔ جس پر اسلام کا عام قاعدہ چسپاں نہیں ہوتا۔ (اسلامی ریاست ص ۴۱۰ تا ۴۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْئَالِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ۔

مآخذ:

① ❁ بخاری:۲/۱۰۵۸۔ کتاب الاحکام باب مایکرہ من الحرص علی الامارۃ۔ ❁ مسلم ۲/۱۲۰ کتاب الامارۃ باب النھی عن طلب الامارۃ والحرص علیھا۔ مسلم میں ہے اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ۔ ❁ ابو داؤد ۳/۳۰۰۔ کتاب الاقضیہ باب فی طلب القضاء والتسرع الیہ۔

② ❁ ابو داؤد:۳/۱۳۰، ۱۳۱۔ کتاب الخراج والامارۃ والفئی۔ باب ما جاء فی طلب الامارۃ۔

③ ❁ ابو داؤد:۳/۳۰۰۔ کتاب الاقضیہ باب من طلب القضاء والتسرع الیہ۔

④ ❁ بخاری:۲/۱۰۵۸۔ کتاب الاحکام، باب من لم یسئال اللّٰہ الامارۃ اعانہ اللّٰہ۔ ❁ بخاری ۲/۹۸۰ کتاب الایمان والنذور باب قول اللّٰہ لا یواخذ کم اللّٰہ باللغو فی ایمانکم۔ ❁ ترمذی:۱/۲۷۹۔ ابواب النذور والایمان باب ماجاء فی من حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا۔ ترمذی میں ہے فانک ان اتتک عن مسئلۃ۔ ❁ مسند احمد:۵/۶۳۔ عن عبدالرحمن بن سمرۃ۔ ❁ کنز العمال:۶/۱۸، ۱۹۔ حدیث نمبر۱۴۶۴۸۔

⑤ ❁ بخاری:۲/۱۰۵۸۔ کتاب الاحکام، باب من سال الامارۃ وکل الیھا۔ ❁ بخاری:۲/۹۹۵۔ کتاب الایمان والنذور باب الکفارۃ قبل الحنث وبعدھا۔ ❁ مسلم:۲/۱۲۰۔ کتاب الامارۃ باب النھی عن طلب الامارۃ والحرص علیھا۔ ❁ مسلم:۲/۴۸۔ کتاب الایمان والنذور باب ندب من حلف یمینا فرای غیرھا خیرا منھا ان یاتی الذی ھو خیر ویکفر عن یمینہ۔ ❁ ابو داؤد:۳/۱۳۰۔ کتاب الامارۃ باب ما جاء فی طلب الامارۃ۔ ابو داود نے اس مقام پر اعنت علیھا تک نقل کیا ہے۔ ❁ نسائی:۸/۲۲۵۔ کتاب القضاۃ باب النھی عن مسألۃ الامارۃ۔ ❁ سنن دارمی:۲/۱۰۷۔ کتاب النذور والایمان باب۹۔ من حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا۔ ❁ مسند احمد:۵/۶۲۔ عن عبدالرحمن بن سمرہ۔ ❁ السنن الکبرٰی للبیھقی:۱۰/۵۰۔ کتاب الایمان باب الکفارۃ بعد الحنث اور:۱۰/۱۰۰۔

❁ ❁ ❁

اسلامی عدالت کے جاری کردہ سمن کی قانونی حیثیت:

((من دعی الی حاکم من حکام المسلمین فلم یجب فھو ظالم لا حق لہ))

ایک مرسل حدیث میں مروی ہے جسے حسن بصری رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے حکام عدالت میں سے کسی حاکم کی طرف بلایا جائے اور وہ حاضر نہ ہو تو وہ ظالم ہے۔ اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح : یہ معاملہ صرف نبی ﷺ کی زندگی ہی کے لئے نہ تھا' بلکہ آپ کے بعد جو بھی حکومت اسلامی کے منصب قضا پر ہو اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے مطابق فیصلے کرے اس کی عدالت کا سمن دراصل اللہ اور رسول کی عدالت کا سمن ہے اور اس سے منہ موڑنے والا درحقیقت اس سے نہیں بلکہ اللہ اور رسول سے منہ موڑنے والا ہے' بالفاظ دیگر ایسا شخص سزا کا بھی مستحق ہے اور مزید برآں اس کا بھی مستحق ہے کہ اسے برسرباطل فرض کرکے اس کے خلاف یک طرفہ فیصلہ دے دیا جائے۔ (تفہیم القرآن:۳/۴۱۴۔ المنور حاشیہ ۷۸)

تخریج :

① نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمَالِکِیُّ' نا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ' نا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ' نا اَبُو الْاَشْهَبِ' عَنِ الْحَسَنِ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دُعِیَ اِلٰی حَاکِمٍ مِنْ حُکَّامِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَمْ یُجِبْ' فَهُوَ ظَالِمٌ لَا حَقَّ لَهُ۔

مآخذ :

① ❁ سنن دارقطنی:۴/۲۱۴۔ کتاب الاقضیة والاحکام حدیث نمبر۳۶۔ ❁ السنن الکبریٰ بیہقی نے ۱۰/۱۴۰۔ کتاب آداب القاضی باب من دعی الی حکم حاکم کے تحت عن الحسن کے حوالہ سے من دعی الی حکم من الاحکام فلم یجب فھو ظالم نقل کرکے لکھا ہے ھذا مرسل۔ ابو داؤد نے اپنی مراسیل میں اسے بیان کیا ہے۔ بحوالہ کنز العمال:۶/۶۵۔ حدیث نمبر۱۴۸۵۹ اور ۱۴۸۶۰۔ ❁ المعجم الکبیر للطبرانی نے:۷/۲۲۵۔ حدیث نمبر۶۹۳۹۔ کے تحت عن الحسن عن سمرة مندرجہ ذیل عبارت بیان کی ہے مَنْ دُعِیَ اِلٰی سُلْطَانٍ فَلَمْ یُجِبْ فَهُوَ ظَالِمٌ لَا حَقَّ لَهُ۔

❁ ❁ ❁

عدالت کے فیصلہ کی قانونی حیثیت :

(نبی ﷺ نے فرمایا) ((انما انا بشرو انتم تختصمون الی ولعل بعضکم یکون الحن بحجته من بعض' فاقضی له علی نحو ما اسمع منه فمن قضیت له بشی من حق اخیه' فانما اقضی له قطعة من النار))

"یعنی میں بہرحال ایک انسان ہی تو ہوں' ہو سکتا ہے کہ تم ایک مقدمہ میرے پاس لاؤ اور تم میں سے ایک فریق دوسرے کی نسبت زیادہ چرب زبان ہو اور اس کے دلائل سن کر میں اس کے حق میں فیصلہ کردوں مگر یہ سمجھ لو کہ اگر اس طرح اپنے کسی بھائی کے حق میں سے کوئی چیز تم نے میرے فیصلے کے ذریعے سے حاصل کی تو دراصل تم دوزخ کا ایک ٹکڑا حاصل کرو گے۔"

تشریح : اس کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ حاکموں کو رشوت دے کر ناجائز فائدے اٹھانے کی کوشش نہ کرو اور دوسرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم یہ ہے کہ جب تم خود جانتے ہو کہ مال دوسرے شخص کا ہے تو محض اس لئے کہ اس کے پاس اپنی ملکیت کا کوئی ثبوت نہیں ہے یا اس بنا پر کہ کسی ایچ پیچ سے تم اس کو کھا سکتے ہو اس کا مقدمہ عدالت میں نہ لے جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ حاکم عدالت روداد مقدمہ کے لحاظ سے وہ مال تم کو دلوا دے مگر حاکم کا ایسا فیصلہ دراصل غلط بنائی ہوئی روداد سے دھوکہ کھا جانے کا نتیجہ ہو گا۔ اس لئے عدالت سے اس کی ملکیت کا حق حاصل کر لینے کے باوجود حقیقت میں تم اس کے جائز مالک نہ بن جاؤ گے۔ عنداللہ وہ تمہارے لئے حرام ہی رہے گا۔ (تفہیم القرآن:۱/۱۴۸۔ البقرۃ حاشیہ ۱۹۷)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ عَلٰى نَحْوِمَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ، فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔

ماخذ:

① ❁ بخاری ۲/۱۰۶۲ کتاب الاحکام۔ باب موعظۃ الامام للخصوم۔ ❁ بخاری ۲/۱۰۳۰۔ کتاب الحیل، باب--- ❁ مسلم:۲/۷۴۔ کتاب الاقضیۃ، باب ان حکم الحاکم لا یغیر الباطن۔ ❁ ابو داؤد ۳/۳۰۱۔ کتاب الاقضیۃ، باب فی قضاء القاضی اذا اخطاء۔ عن ام سلمۃ۔ ❁ نسائی:۸/۲۴۷۔ کتاب آداب القضاۃ باب ما یقطع القضاء۔ عن ام سلمۃ۔ ❁ نسائی:۸/۲۳۳۔ کتاب آداب القضاۃ، باب الحکم بالظاھر۔ ❁ ابن ماجہ کتاب الاحکام، باب قضیۃ الحاکم لا تحل حراما ولا تحرم حلالا۔ ابن ماجہ نے فانما اقطع لہ قطعۃ من النار کے بعد یاتی بھا یوم القیامۃ بھی نقل کیا ہے ابن ماجہ نے اسی صفحہ پر ابو ھریرۃ سے بھی یہی روایت کی ہے۔ ❁ مؤطا امام مالک کتاب الاقضیۃ باب الترغیب فی القضاء بالحق۔ عن ام سلمۃ۔ ❁ مسند احمد:۶/۲۹۰۔ عن ام سلمۃ۔ ❁ السنن الکبریٰ ۱۰/۱۴۳۔ کتاب آداب القاضی باب من قال لیس للقاضی ان یقضی بعلمہ۔ عن ام سلمۃ۔ ❁ السنن:۱۰/۱۴۹۔ کتاب الشھادات، باب لا یحیل حکم القاضی علی المقضی لہ۔ عن ام سلمۃ۔ ❁ دارقطنی:۴/۲۳۹۔ کتاب آداب القاضی حدیث نمبر ۱۲۷۔ عن ام سلمۃ۔ ❁ موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، کتاب القضاء باب حکم الحاکم۔ ❁ کنز العمال:۶/۱۰۴۔ حدیث نمبر ۱۵۰۴۳۔ ❁ بخاری:۲/۱۰۶۵، کتاب الاحکام، باب القضاء فی قلیل المال و کثیرہ سواء اور بخاری:۲/۱۰۶۴، ۱۰۶۵ کتاب الاحکام، باب من قضی لہ بحق اخیہ فلا یاخذہ، فان قضاء الحاکم لا یحل حراما ولا یحرم حلالا۔ اور بخاری ۱/۳۳۲۔ ابواب المظالم والقصاص، باب اثم من خاصم فی باطل وھو یعلمہ پر ان یکون الحن کی جگہ ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ صادق ہے اور یہی الفاظ مسلم:۲/۷۴ کتاب الاقضیۃ باب حکم الحاکم لا یغیر الباطن کے تحت بیان کئے ہیں۔ مسلم میں فلیاخذ کی جگہ فلیحملھا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیدعھا کی جگہ یذرھا نقل کیا ہے یہی روایت السنن الکبری: ۱۴۹/۱۰، ۱۵۰۔ کتاب الشھادات باب لا یحیل حکم القاضی علی المقضی لہ عن ام سلمۃ اور ۱۴۳/۱۰: کتاب آداب القاضی' باب من قال لیس للقاضی ان یقضی بعلمہ۔ عن ام سلمۃ پر بھی یہ روایت منقول ہے اور سنن دار قطنی ۲۳۹/۴۔ کتاب آداب القاضی کے تحت یہی روایت نقل کی ہے اور جامع ترمذی نے ۲۴۸/۱، ابواب الاحکام باب ما جاء فی التشدید علی من یقضی لہ بشئی لیس لہ ان یاخذہ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

قاضی (جج) کے اجتہاد کی شرعی حیثیت:

((اذا اجتھد الحاکم فاصاب فلہ اجران و اذا اجتھد فاخطا فلہ اجر))

"بخاری میں عمرو بن العاص کی روایت ہے اگر حاکم اپنی حد تک فیصلہ کرنے کی پوری کوشش کرے تو صحیح فیصلہ کرنے کی صورت میں اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور غلط فیصلہ کرنے کی صورت میں اکہرا اجر"۔

ابو داؤد اور ابن ماجہ میں بُرَیدَہ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قاضی تین قسم کے ہیں، ایک ان میں سے جنتی ہے اور دو جہنمی۔ جنتی وہ قاضی ہے جو حق کو پہچان جائے تو اس کے مطابق فیصلہ دے مگر جو شخص حق کو پہچاننے کے باوجود خلاف حق فیصلہ دے تو وہ جہنمی ہے اور اسی طرح وہ بھی جہنمی ہے جو علم کے بغیر لوگوں کے فیصلے کرنے کے لئے بیٹھ جائے۔

تشریح: اس سے عدالت کا یہ اصول معلوم ہوا کہ اگر دو جج کسی ایک مقدمے کا فیصلہ کریں اور دونوں کے فیصلے مختلف ہوں تو اگرچہ صحیح فیصلہ ایک ہی کا ہو گا، لیکن دونوں برحق ہوں گے، بشرطیکہ عدالت کرنے کی ضروری استعداد دونوں میں موجود ہو، ان میں سے کوئی جہالت اور ناتجرکاری کے ساتھ عدالت کرنے نہ بیٹھ جائے۔

قرآن کی سورۂ انبیاء میں ایک واقعہ اسی قسم کا دیا گیا ہے۔ اس واقعے کا ذکر بائبل میں نہیں ہے اور یہودی لٹریچر میں بھی ہمیں اس کا کوئی نشان نہیں ملا۔ مسلمان مفسرین نے اس کی جو تشریح کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص کے کھیت میں دوسرے شخص کی بکریاں رات کے وقت گھس گئی تھیں۔ اس نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاں استغاثہ کیا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس کی بکریاں چھین کر اسے دے دی جائیں گی۔ حضرت سلیمانؑ نے اس سے اختلاف کیا اور یہ رائے دی کہ بکریاں اس وقت تک کھیت والے کے پاس رہیں جب تک بکری والا اس کے کھیت کو پھر سے تیار نہ کرلے۔ اسی کے متعلق فرمان ربانی ہے کہ "یہ فیصلہ ہم نے سلیمان کو سمجھایا تھا" مگر چونکہ مقدمے کی یہ تفصیل قرآن میں بیان نہیں ہوئی ہے اور نہ کسی حدیث میں نبی ﷺ سے یہ تصریح نقل ہوئی ہے، اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح کے مقدمے میں یہی ثابت شدہ اسلامی قانون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور دوسرے فقہائے اسلام کے درمیان اس امر میں اختلاف واقع ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اگر کسی کا کھیت دوسرے شخص کے جانور خراب کر دیں تو کوئی تاوان عائد ہو گا یا نہیں اور عائد ہو گا تو کس صورت میں ہو گا اور کس صورت میں نہیں' نیز یہ کہ تاوان کی شکل کیا ہو گی۔ (تفہیم القرآن: ۱۷۴/۳-۱۷۱۔ الانبیاء حاشیہ ۷۰)

تخریج:

① حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ الْمَكِّيُّ' قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ' قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْهَادِ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ' عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ' عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ' اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَأَ فَلَهُ اَجْرٌ۔ قال: فحدثت هذا الحديث ابابكر بن محمد بن عمرو ابن حزم' فقال: هكذا حدثني ابو سلمة بن عبدالرحمن عن ابي هريرة' وقال عبدالعزيز ابن المطلب عن عبدالله بن ابي بكر عن ابي سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ السمتي' ثنا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ' عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ' عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ' عَنْ اَبِيْهِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ' وَاثْنَانِ فِي النَّارِ' فَاَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ' وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ' وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ۔ قال ابو داؤد: وهذا اصح شئی فيه' يعنی حديث ابن بريدة القضاة ثلاثة۔

تشریح: آپ جو نظام زندگی قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے وہ پوری نوع انسانی کے لئے تھا۔ صرف عرب کے لئے نہ تھا' مگر عرب میں اس کا قائم ہونا اور پوری طرح جم جانا' دنیا میں اس کے قیام کا ایک ناگزیر ذریعہ تھا۔ کیونکہ آپ کو اپنے مشن کی کامیابی کے لئے جو مواقع عرب میں حاصل تھے وہ اور کہیں نہ تھے۔ اس لئے آپ نے اس کو مقصدی اہمیت دی۔ بیرونی دنیا میں دعوت پہنچانے کی صرف ابتدائی تدبیروں پر اکتفا فرمایا۔ اپنی پوری توجہ اور پوری طاقت صرف عرب میں اقامت دین پر صرف فرمائی اور بین الاقوامیت کی خاطر کوئی ایسا کام نہ کیا جو عرب میں اس مقصد عظیم کی کامیابی کے لئے نقصان دہ ہو۔ اسلامی نظام کے اصولوں میں سے ایک یہ بھی تھا کہ تمام نسلی اور قبائلی امتیازات کو ختم کر کے اس برادری میں شامل ہونے والے سب لوگوں کو یکساں حقوق دیئے جائیں اور تقویٰ کے سوا فرق مراتب کی کوئی بنیاد نہ رہنے دی جائے۔ اس چیز کو قرآن مجید میں بھی پیش کیا گیا اور حضور ﷺ نے بھی بار بار اس کو نہ صرف زبان مبارک سے بیان فرمایا' بلکہ عملاً موالی اور غلام زادوں کو امارت کے مناصب دے کر واقعی مساوات قائم کرنے کی کوشش بھی فرمائی۔ لیکن جب پوری مملکت کی فرمانروائی کا مسئلہ سامنے آیا تو آپؐ نے ہدایات دی کہ الائمۃ من قریش "امام قریش میں سے ہوں" ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ اس خاص معاملہ میں یہ ہدایت مساوات کے اس اصول کے خلاف پڑتی ہے جو کلیہ کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام کے ایسے اہم اصول میں اتنے بڑے استثنا کی گنجائش کیوں پیدا کی گئی؟ اس کا جواب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس وقت عرب کے حالات میں کسی غیر عرب تو درکنار کسی غیر قریشی کی خلافت بھی عملاً کامیاب نہیں ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتی تھی' اسی لئے حضور ﷺ نے خلافت کے معاملہ میں مساوات کے اس عام اصول پر عمل کرنے سے صحابہ کو روک دیا' کیونکہ اگر عرب ہی میں حضورؐ کے بعد اسلامی نظام درہم برہم ہو جاتا تو دنیا میں اقامت دین کا فریضہ کون انجام دیتا۔ یہ اس بات کی صریح مثال ہے کہ ایک اصول کو قائم کرنے پر ایسا اصرار جس سے اصول کی بہ نسبت بہت زیادہ اہم دینی مقاصد کو نقصان پہنچ جائے' حکمت عملی ہی نہیں' حکمت دین کے بھی خلاف ہے۔ مگر یہ معاملہ اسلام کے سارے اصولوں کے بارے میں یکساں نہیں ہے۔ جن اصولوں پر دین کی اساس قائم ہے مثلاً توحید اور رسالت وغیرہ' ان میں عملی مصالح کے لحاظ سے لچک پیدا کرنے کی کوئی مثال حضورؐ کی سیرت میں نہیں ملتی' نہ اس کا تصور ہی کیا جا سکتا ہے۔ (رسائل و مسائل حصہ چہارم ص۳۲۲۔ ۳۲۴)

مآخذ:

① ❁ بخاری:۱۰۹۲/۲۔ کتاب الاعتصام' باب اجر الحاکم اذا اجتہد' فاصاب او اخطأ۔ ❁ مسلم:۷۶/۲۔ کتاب الاقضیة' باب بیان اجر الحاکم اذا اجتہد فاصاب او اخطأ۔ ❁ ابو داؤد:۲۹۹/۳۔ کتاب الاقضیة' باب فی القاضی یخطئی۔ ❁ ترمذی ۲۴۷/۱۔ ابواب الاحکام' باب ما جاء فی القاضی یصیب ویخطئی۔ وفی الباب عن عمرو بن العاص وعقبة بن عامر حدیث ابی ہریرة حدیث حسن غریب من ہذا الوجه' لا نعرفه من حدیث سفیان الثوری عن یحی بن سعید الامن حدیث عبدالرزاق عن معمر بن سفیان الثوری۔ ❁ نسائی:۲۲۴/۸۔ کتاب آداب القاضی' باب الاصابة فی الحکم۔ عن ابی ہریرة۔ ❁ ابن ماجه کتاب الاحکام' باب۳۔ الحاکم یجتہد فیصیب الحق۔ ❁ دارقطنی ۲۰۴/۴۔ کتاب فی الاقضیة والاحکام۔ عن ابی ہریرة۔ دارقطنی نے واذا اقضی القاضی فاجتہد فاصاب فله اجران بھی روایت کیا ہے۔ ❁ مسند احمد:۱۸۷/۲۔:۱۹۸/۴' ۲۰۴' ۲۰۵۔ ❁ السنن الکبرٰی بیہقی:۱۱۸/۱۰۔ کتاب آداب القاضی باب اجتہاد الحاکم فیما یسوغ فیه الاجتہاد وہو من اہل الاجتہاد۔ عن عمرو بن العاص۔ اور ص۱۱۹ پر ابو ہریرة سے مروی روایت مذکور ہے۔ ❁ کنز العمال:۷/۶۔ حدیث نمبر۱۴۵۹۷۔ عن عمرو بن العاص۔

② ❁ ابو داؤد:۲۹۹/۳۔ کتاب الاقضیة' باب فی القاضی یخطئی۔ ❁ ابن ماجه کتاب الاحکام۔ باب۳ الحاکم یجتہد فیصیب الحق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافت

خلافت کے لئے قرشیت کی شرط

امامتِ قریش کے بارے میں آنحضورؐ کے ارشادات:

احادیث نبی ﷺ سے کوئی ایک ہی قول اس مسئلے سے متعلق منقول نہیں ہے۔ بلکہ حضورؐ نے متعدد مواقع پر اسے مختلف طریقوں سے ارشاد فرمایا ہے۔ ان ارشادات کو خود دیکھ لیجئے۔

① بخاری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللّٰہ فی النار علی وجھہ ما اقاموا الدین۔ ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ کام قریش میں رہے گا' جو شخص بھی اس میں ان کی مخالفت کرے گا اسے اللہ اوندھے منہ آگ میں پھینک دے گا' جب تک کہ وہ دین کو قائم کرتے رہیں“۔

② مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضورؐ کی ایک تقریر نقل کرتے ہیں جو آپ نے قریش کو خطاب کرکے ارشاد فرمائی: ((اما بعد یا معشر قریش فانکم اھل ھٰذا الامر مالم تعصوا اللّٰہ فاذا عصیتموہ بعث الیکم من یلحاکم کما یلحٰی ھذا القضیب)) ”امابعد' اے گروہ قریش تم اس کام کے اہل ہو جب تک کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرو۔ پھر اگر نافرمانی کرو گے تو اللہ تم پر کسی کو بھیجے گا جو تمہاری کھال اس طرح اتارے گا جیسے اس ٹہنی کی چھال اتار دی جائے“۔

مسند احمد اور مسند ابو داؤد طیالسی میں حضرت ابو برزہؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: الائمۃ من قریش ما عملوا بثلث' ما حکموا فعدلوا واسترحموا فرحموا وعاھدو افوفوا فمن لم یفعل ذالک منھم فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملئکۃ والناس اجمعین“۔ ائمہ قریش میں سے ہوں گے جب تک کہ وہ تین باتوں پر عمل کرتے رہیں۔ حکم کریں تو عدل کے ساتھ کریں۔ جب ان سے رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں۔ جب عہد کریں تو وفا کریں۔ پھر جو ان میں سے ایسا نہ کرے اس پر خدا اور فرشتوں اور انسانوں کی لعنت“۔ قریب قریب یہی مضمون اس سے ملتے جلتے الفاظ میں ان دونوں ائمہ حدیث نے حضرت انس بن مالکؓ سے بھی نقل کیا ہے۔

④ امام شافعی اور بیہقی رحمہما اللہ نے عطاء کی مرسل روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے قریش کو خطاب کرکے فرمایا: انتم اولی الناس بھذالامر ما کنتم علی الحق الا ان تعدلوا عنہ فتلحون کما تلحٰی ھذا الجریدہ۔ ”تم اس کار حکومت کے سب لوگوں سے زیادہ مستحق ہو جب تک کہ حق پر قائم رہو۔ لیکن اگر حق سے منہ موڑو گے تو تمہاری کھال اس طرح کھینچی جائے گی جیسے اس ٹہنی کی چھال اتار دی جائے“۔

⑤ بیہقی' طبرانی اور شافعی رحمہ اللہ نے مختلف سندوں سے حضورؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ ((قدموا قریشا ولا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تقدموھا)) ”قریش کو آتے کرو اور ان سے آگے نہ بڑھو“۔

⑥ مسند احمد میں حضرت عمرو بن العاصؓ کی روایت ہے کہ قریش قادة الناس۔ ”قریش لوگوں کے قائد و رہنما ہیں“۔

ارشادات مذکورہ کا منشا:

یہ تمام روایات صاف بتا رہی ہیں کہ حضورؐ نے محض اپنے فوراً بعد رونما ہونے والے کسی قضیۂ خلافت کا فیصلہ نہیں فرمایا تھا بلکہ مستقل طور پر یہ طے فرما دیا تھا کہ جب تک قریش میں چند خاص صفات موجود ہیں اس وقت تک دوسروں کی بہ نسبت (چاہے ان دوسروں میں بھی یہ صفات موجود ہوں) خلافت پر ان کا حق مرجح ہو گا۔ اس میں صرف انصار پر ترجیح کا مسئلہ نہ تھا بلکہ تمام عرب و عجم کے مسلمانوں پر اس قبیلے کی مشروط ترجیح کا فیصلہ تھا۔ یہی مطلب ان ارشادات کا تمام علمائے امت نے بالاتفاق سمجھا ہے اور تاریخ میں بجز خوارج اور معتزلہ کے کسی کا اختلاف منقول نہیں ہوا ہے۔

امامت قریش کے بارے میں علمائے امت کا مسلک:

عبدالقاہر بغدادی (متوفی ۴۲۹ھ) اپنی مشہور کتاب الفرق بین الفرق کی تیسری فصل میں وہ پندرہ اصول بیان کرتے ہیں جن پر گمراہ فرقوں کے مقابلے میں اہل السنت کا اتفاق ہے۔ ان میں سے بارھواں اصول ان کے بیان کے مطابق یہ ہے:

”امامت کا قیام امت پر فرض و واجب ہے--- اس امت میں امامت منعقد ہونے کا طریقہ اجتہاد سے کسی شخص کا انتخاب ہے--- اور وہ سب اس بات کے قائل ہیں کہ امامت کے لئے قرشی النسب ہونا شرط ہے“۔ (صفحہ ۳۴۰، ۳۴۱)

ابن حزم (متوفی ۴۵۶ھ) الفِصَل فِی المِلَلِ وَالنِحَل میں لکھتے ہیں:

”اہل السنت اور تمام شیعہ اور بعض معتزلہ اور جمہور مرجیہ کا مذہب یہ ہے کہ امامت جائز نہیں ہے مگر خصوصیت کے ساتھ قریش میں--- اور تمام خوارج اور جمہور معتزلہ اور بعض مرجیہ کا مذہب یہ ہے کہ یہ منصب ہر اس شخص کے لئے جائز ہے جو کتاب و سنت پر قائم ہو خواہ قریشی ہو یا عام عرب یا کوئی غلام زادہ۔ اور ضرار بن عمرو غطفانی کہتا ہے کہ اگر حبشی و قریشی دو شخص کتاب و سنت پر قائم ہوں تو واجب یہ ہے کہ حبشی کو آگے کیا جائے کیونکہ بد راہ ہو جانے کی صورت میں اسے ہٹانا آسان ہے۔ (اس کے بعد ابن حزم خود اپنی تحقیق بیان کرتے ہیں کہ) فہر بن مالک کی اولاد کے لئے امامت کو خاص کرنے کا وجوب ہم رسول اللہ ﷺ کی اس نص کی بنا پر مانتے ہیں کہ آپ نے امامت قریش ہی میں رکھنے کی ہدایت فرمائی تھی اور یہ روایت تواتر کی حد کو پہنچی ہوئی ہے--- اور اس روایت کی صحت پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ انصار نے سقیفۂ بنی ساعدہ میں اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا حالانکہ شہر ان کا تھا، وہ سرو سامان اور تعداد رکھتے تھے اور اسلامی خدمات میں کسی سے کم نہ تھے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی نص سے یہ حجت قائم نہ ہو جاتی کہ اس معاملہ میں دوسروں کا حق ان پر فائق ہے، تو وہ اپنے اجتہاد کے مقابلے میں دوسرے کسی کا اجتہاد ماننے پر مجبور نہ تھے“۔ (جلد ۴ ص ۸۹)

عبدالکریم شہرستانی (متوفی ۵۴۸ھ) اپنی کتاب الملل والنحل میں لکھتے ہیں کہ ان الامة اجتمعت علی انهالا تصلح لغیر قریش۔ تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ امامت قریش کے سوا کسی کے لئے درست نہیں ہے“۔ (ج ا ص ۱۰۶)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امام نسفی (متوفیٰ ۵۳۷ھ) عقائد نسفی میں لکھتے ہیں وینبغی ان یکون الامام من قریش ولا یجوز من غیرھم۔ ”ضروری ہے کہ امام قریش میں سے ہو اور ان کے سوا کسی دوسرے کو امام بنانا جائز نہیں ہے“۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے علامہ تفتازانی شرح عقائد نسفی میں لکھتے ہیں کہ ”اس پر اجماع ہے اور بجز خوارج اور بعض معتزلہ کے کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا ہے“۔

قاضی عیاض (متوفیٰ ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں کہ ”امامت کے لئے قرشیت کا شرط ہونا تمام علماء کا مذہب ہے اور علماء نے اس کو اجماعی مسائل میں شمار کیا ہے“۔ (شرح مسلم للنودی، کتاب الامارہ)

امام نودی (متوفیٰ ۶۷۶ھ) شرح مسلم میں لکھتے ہیں: ”یہ احادیث اور اسی معنی کی دوسری احادیث اس بات پر کھلی دلیل ہیں کہ خلافت قریش کے لئے خاص ہے اور ان کے سوا کسی اور کے لئے اس کا انعقاد جائز نہیں ہے۔ اس پر صحابہ کے زمانے میں اجماع ہو چکا تھا اور اسی طرح ان کے بعد بھی یہ اجماع قائم رہا“۔ (کتاب الامارۃ باب الخلافۃ فی قریش)

یہ تمام اکابر اہل علم آٹھ صدیوں تک مسلسل اس مسئلے پر امت کا اجماع نقل کرتے چلے گئے ہیں۔ نویں صدی کے قریب پہنچ کر ابن خلدون یہ خبر دیتا ہے کہ یہ اجماع ٹوٹنا شروع ہو گیا مگر اس بنا پر نہیں کہ نبی ﷺ کی نص کے کوئی نئے معنی اس وقت منکشف ہونے لگے تھے بلکہ اس بنا پر کہ:

”جب قریش کا اثر و اقتدار کمزور پڑ گیا اور مسلسل عیش و عشرت میں رہتے رہتے ان کی عصبیت ختم ہو گئی اور سلطنت کے معاملات نے ان کو تمام روئے زمین پر منتشر کر دیا تو وہ بار خلافت اٹھانے سے عاجز ہو گئے اور عجمیوں کو ان پر اتنا غلبہ حاصل ہو گیا کہ تمام حل و عقد کے وہی مالک ہو گئے۔ اس وجہ سے بکثرت محققین پر ان کا معاملہ مشتبہ ہو گیا اور وہ یہ رائے قائم کرنے لگے کہ اب خلافت کے لئے قرشیت کی شرط باقی نہیں رہی ہے“۔ (مقدمہ۔ صفحہ ۱۹۴)

یہی بنیاد تھی اس امر کی کہ آخرکار دسویں صدی میں علماء کے ایک بڑے گروہ نے سلاطین آل عثمان کی خلافت تسلیم کر لی۔ اب آپ خود دیکھ لیں کہ آیا علماء امت نے حضورؐ کے ارشادات کو انصار و مہاجرین کے کسی قضیے کا وقتی فیصلہ سمجھا تھا یا بعض اوصاف کی شرط کے ساتھ ایک مستقل دستوری حکم۔ کیا یہ بات باور کئے جانے کے لائق ہے کہ پوری امت کے علماء بالاتفاق ایک نص کا مطلب سمجھنے میں غلطی کر جائیں اور صدیوں اس غلطی میں پڑے رہیں؟

خلافت کیلئے قرشیت کی شرط کی حقیقت:

اس کے بعد دوسرے سوال کو لیجئے۔ یہ بات سمجھنے کے لئے کسی بڑی عقل و خرد کی ضرورت نہیں ہے کہ ”اہلیت و قابلیت“ کا اطلاق صرف انہی اوصاف پر ہوتا ہے جو ہر شخص کو حاصل ہونے ممکن ہوں، نہ کہ کسی ایسے وصف پر جو کسی شخص کو اس وقت تک نصیب نہ ہو سکے جب تک وہ کسی خاص قبیلے، خاندان، وطن یا رنگ و نسل میں پیدا نہ ہو۔ اصول مساوات کے ساتھ اگر مطابقت رکھتی ہے تو صرف پہلی قسم کے اوصاف کی شرط ہی رکھتی ہے۔ رہا دوسرا وصف، تو چاہے آپ کھینچ تان کر اس پر بھی ”اہلیت و قابلیت“ کی اصطلاح استعمال کر ڈالیں، لیکن اس نوع کی ”اہلیت“ کو کسی منصب کے قابل ہونے کے لئے شرط قرار دے دینا اصول مساوات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ مثال کے طور پر اگر آپ کہیں کہ پاکستان کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باشندوں میں سے جو شخص بھی عمدہ قانونی قابلیت رکھتا ہو وہ جج بنائے جانے کا اہل ہے۔ تو یہ بات حقوق میں تمام پاکستانیوں کی مساوات کے اصول سے پوری طرح مطابق ہو گی۔ لیکن اگر آپ مثلاً یہ کہیں کہ صرف ایک قانون دان جاٹ ہی پاکستان میں جج بن سکتا ہے تو اسے کوئی صاحب عقل آدمی اصول مساوات سے مطابق نہیں مانے گا۔ اس پر آپ خواہ کتنی ہی منطق بگھاریں کہ عدالت کے لئے قانونی دھاک کی ضرورت ہے اور یہاں مدتوں سے جاٹوں ہی کی قانونی دھاک بیٹھی ہوئی ہے اس لئے جاٹ ہونا بھی قابلیت ہی کا ایک حصہ ہے' مگر آپ کی کوئی سخن سازی بھی کسی سیدھی سادھی عقل کے آدمی کو اس بات پر مطمئن نہ کر سکے گی کہ اس خاص قسم کی ''قابلیت'' کو عدالتی مناصب کے لئے شرط ٹھہرانے پر بھی اس معاملے میں تمام پاکستانیوں کی مساوات کا اصول قائم رہتا ہے۔ وہ کہے گا کہ اگر آپ اپنے ہاں کے مخصوص حالات کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں تو صاف کہئے کہ ہم بربنائے مصلحت ایسا کر رہے ہیں' آخر یہ خواہ مخواہ محض زبان کے زور سے آپ اصول مساوات کے گول سوراخ میں اس نئے تصور اہلیت کی چوکھونٹی میخ کیوں ٹھونک رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلامی شریعت اپنی کسی بات کی صحت و صداقت ثابت کرنے کے لئے اس طرح کی لاطائل سخن سازیوں کی محتاج نہیں ہے۔ سیدھی اور صاف بات یہ ہے کہ اسلام اپنے نظام زندگی میں بلا امتیاز نسل و وطن و رنگ تمام مسلمانوں کو برابر کے حقوق دینے کا قائل ہے۔ اس پر ہر شخص ہر منصب کا اہل ہے جب کہ وہ اس کی صلاحیت رکھتا ہو' خواہ وہ کالا ہو یا گورا' عربی ہو یا عجمی' سامی ہو یا حامی۔ خلافت کے سوا باقی تمام مناصب کے معاملے میں یہ اصول اول روز ہی سے اسلام میں عملاً قائم کر دیا گیا تھا اور خود خلافت کے معاملے میں بھی اسلام کا مطمح نظر یہی تھا کہ اسمعوا واطیعوا ولو استعمل علیکم عبد حبشی۔ ''سنو اور مانو خواہ تمہارے اوپر ایک حبشی غلام ہی امیر بنا دیا جائے''۔ لیکن اس خاص منصب کے لئے اس وقت جس وجہ سے قرشیت کی شرط لگائی گئی وہ یہ تھی کہ خلافت اسلامیہ کے لئے عربوں ہی کو ایک طویل مدت تک ریڑھ کی ہڈی کا کام دینا تھا' اور عربوں کے اندر سے قبائلی عصبیتیں اس حد تک عملاً نہیں نکل سکی تھیں کہ کوئی مسلمان بھی خلیفہ بنا دیا جاتا تو وہ اس کی قیادت میں پوری طرح مجتمع ہو کر کام کر سکتے' اس لئے ایک ایسے قبیلے کو خلافت کا علمبردار بنا دینا مناسب سمجھا گیا جس کی قیادت ایک مدت دراز سے عرب میں مسلم چلی آ رہی تھی' جس کی سربراہی عربوں کو متحد رکھ سکتی تھی' اور جس کی طاقت انحراف کرنے والوں کو دبا سکتی تھی۔ یہ وہ مصلحت ہے جو رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے متعدد ارشادات میں واضح فرمائی ہے۔ مسند احمد میں سقیفۂ بنی ساعدہ کا واقعہ بیان ہوا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ کی بھری مجلس میں حضرت سعد بن عبادہ کو خطاب کر کے فرمایا۔

((لقد علمت یا سعد ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال وانت قاد' قریش ولاۃ ھذا الامر خیرالناس تبع لبرھم وفاجرھم تبع لفاجرھم فقال سعد صدقت)) (مرویات ابی بکر صدیق' حدیث ۱۸)

''اے سعد تم کو معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا تھا اور تم اس وقت بیٹھے تھے جب حضورؐ نے یہ فرمایا کہ قریش اس قیادت کے متولی ہیں' نیک لوگ ان کے نیک لوگوں کی پیروی کرتے ہیں اور بد انکے بدوں کی۔ سعد نے کہا آپ سچ کہتے ہیں۔'' پھر اسی تقریر میں حضرت ابوبکرؓ نے کہا:

((ولم تعرف العرب ھذا الامر الا لھذا الحی من قریش)) (مرویات عمر فاروق حدیث ۳۹۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور عرب اس قبیلۂ قریش کے سوا کسی اور کی قیادت کو نہیں جانتے"۔

اسی مسند میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

((سمعت اذنای ووعاه قلبی عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الناس تبع لقریش صالحهم تبع لصالحهم وشرارهم تبع لشرارهم)) (حدیث ۷۹۰)

"میرے ان دونوں کانوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے کہ لوگ قریش کے پیچھے چلنے والے ہیں، ان کے صالح قریش کے صالحوں کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے اشرار قریش کے اشرار کی"۔

اسی مضمون کی روایات مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ اور جابر بن عبداللہ سے بھی منقول ہوئی ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نبی ﷺ نے جس بنا پر قریش کے لئے خلافت مخصوص کرنے کی ہدایت فرمائی وہ یہ تھی کہ عرب میں ان کا اثر و اقتدار پہلے سے قائم چلا آ رہا تھا۔ اصول مساوات قائم کرنے کے لئے اگر اس وقت خلافت کا منصب ہر عربی و عجمی مسلمان کے لئے کھلا چھوڑ دیا جاتا اور کسی غیر قریشی عرب یا عجمی مسلمان یا غلام زادے کو خلیفہ منتخب کر لیا جاتا تو نہ صرف یہ کہ عرب قبائل اس کے قابو میں نہ رہتے بلکہ خود قریش کے اندر جو بڑے لوگ تھے ان کو بھی سر اٹھانے کا موقع مل جاتا اور قریش کی طاقت کا بڑا حصہ خلافت اسلامیہ کی مزاحمت میں صرف ہوتا۔ اس طرح یہ خطرہ تھا کہ سرے سے وہ اسلامی نظام ہی مستحکم نہ ہو سکتا جس کے بے شمار اصول خیر میں سے صرف ایک یہ اصول مساوات تھا۔ اس لئے حضورؐ نے اولیٰ اور انسب یہی سمجھا کہ ان حالات میں قریش کے صالحین کو کام کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ اس قبیلے کی طاقت اسلامی خلافت کی مزاحم بننے کے بجائے اس کی پشت پناہ بنے۔ اس صورت میں یہ غالب توقع تھی کہ اسلامی نظام زندگی غالب اور مستحکم ہو کر رہے گا، اور جب وہ پوری طرح نافذ و مستحکم ہو گا تو جہاں اور بیشمار بھلائیاں قائم ہوں گی وہاں ایک روز خلافت کے معاملے میں بھی اصول مساوات قائم کرنے کے لئے سازگار حالات پیدا ہو جائیں گے۔

حدیث امامت قریش سے مستنبط ہونے والے اصول:

یہ ہے صحیح توجیہ حضورؐ کے اس فیصلے کی۔ اس سے جو اصول مستنبط ہوتے ہیں وہ مختصراً یہ ہیں۔

اولاً: اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی نظام زندگی جن لوگوں کو قائم کرنا اور چلانا ہو انہیں آنکھیں بند کر کے حالات کا لحاظ کئے بغیر پورا کا پورا نسخۂ اسلام یکبارگی استعمال نہ کر ڈالنا چاہیئے۔ بلکہ عقل اور بینائی سے کام لے کر زمان و مکان کے حالات کو ایک مومن کی فراست اور فقیہ کی بصیرت و تدبر کے ساتھ ٹھیک ٹھیک جانچنا چاہیئے۔ جن احکام اور اصولوں کے نفاذ کیلئے حالات سازگار ہوں انہیں نافذ کرنا چاہیئے، اور جن کیلئے حالات سازگار نہ ہوں انکو مؤخر رکھ کر پہلے وہ تدابیر اختیار کرنی چاہیں جن سے انکے نفاذ کیلئے فضا موافق ہو سکے۔ اسی چیز کا نام حکمت یا حکمت عملی ہے جس کی ایک نہیں بیسیوں مثالیں شارعؑ کے اقوال اور طرز عمل میں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اقامت دین بدھوؤں کے کرنے کا کام نہیں ہے۔

ثانیاً: اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب زمان و مکان کے حالات کی وجہ سے اسلام کے دو احکام یا اصولوں یا مقاصد کے درمیان عملاً تضاد واقع ہو جائے، یعنی دونوں پر بیک وقت عمل کرنا ممکن نہ رہے تو دیکھنا چاہیئے کہ شریعت کی نگاہ میں اہم تر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیز کون سی ہے' اور پھر جو چیز اہم تر ہو اس کی خاطر شرعی نقطۂ نظر سے کم تر اہمیت رکھنے والی چیز کو اس وقت تک ترک کر دینا چاہیئے جب تک دونوں پر ایک ساتھ عمل کرنا ممکن نہ ہو جائے۔ لیکن اسی حد تک ایسا کرنا چاہیئے جس حد تک یہ ناگزیر ہو۔ نبی ﷺ نے خلافت اسلامیہ کے استحکام کو اصول مساوات کے قیام پر ترجیح دی' کیونکہ خلافت کے استحکام پر پورے اسلامی نظام زندگی کا قیام و نفاذ موقوف تھا۔ اور یہ کل اسلام کی نگاہ میں ایک جز کی بہ نسبت عظیم تر اہمیت رکھتا تھا۔ لیکن آپ نے اس مقصد کے لئے اصول مساوات کو بالکلیہ نہیں بلکہ اس کے صرف اس حصے کو معطل رکھا جو منصب خلافت سے متعلق تھا' کیونکہ صرف اسی حد تک اس کا تعطل ناگزیر تھا۔ یہ ایک مثال ہے قاعدۂ اختیار اہون البلیتین کی۔ اس سے وہ موقع و محل بھی معلوم ہو جاتا ہے جس میں یہ قاعدہ جاری ہو گا اور اس کے حدود و شرائط پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

ثالثاً: اس سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ جہاں قبائلیت اور برادریوں کے تعصبات یا دوسری گروہی عصبیتیں زندہ و متحرک ہوں' وہاں ان سے براہ راست تصادم کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ جہاں جس قبیلے یا برادری یا گروہ کا زور ہو وہاں اسی کے نیک لوگوں کو آگے لانا چاہیئے تاکہ زور آور گروہ کی طاقت اسلامی نظام کے نفاذ کی مزاحم بننے کے بجائے اس کی مددگار بنائی جا سکے اور بالآخر نیک لوگوں کی کارفرمائی سے وہ حالات پیدا ہو سکیں جن میں ہر مسلمان مجرد اپنی دینی و اخلاقی اور ذہنی صلاحیت کی بنا پر' بلالحاظ نسل و نسب و وطن سربراہی کے مقام پر آ سکے۔ یہ بھی اسی حکمت کا ایک شعبہ ہے جسے حکمت عملی کے نام سے یاد کرنے کا گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے۔

یہ اصول جو نبی ﷺ کے اس قول و عمل سے میں نے مستنبط کئے ہیں اگر ان میں کوئی قباحت کسی کو نظر آتی ہو تو وہ دلیل کے ساتھ اس کی نشان دہی کرے۔ رہا اس پر کسی کا یہ اعتراض کہ اس نوع کے تصرفات کرنے کا حق صرف شارع کو پہنچتا تھا' دوسرا کوئی اس کا مجاز نہیں ہو سکتا' تو میں صاف عرض کروں گا کہ یہ بات اگر مان لی جائے تو فقہ اسلامی کی جڑ ہی کٹ جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا تو سارا نشو و ارتقا ہی اس بنیاد پر ہوا ہے کہ شارع کے زمانے میں جو حوادث اور معاملات پیش آئے تھے ان میں شارع کے احکام اور تصرفات اور طرز عمل کا گہرا مطالعہ کر کے وہ اصول اخذ کئے جائیں جو شارع کے بعد پیش آنے والے حوادث و معاملات پر منطبق ہو سکتے ہوں۔ اس کا دروازہ بند ہو جائے تو پھر فقہ اسلامی صرف انہی حوادث و معاملات کے لئے رہ جائے گی جو شارع کے زمانے میں پیش آئے تھے۔ بعد کے نئے حالات میں ہم بالکل بے بس ہوں گے۔

تخریج:

(۱) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ' قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُمْ عِنْدَهُ فِيْ وَفْدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ' اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ' فَقَامَ' فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالاً مِنْكُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحَادِيْثَ لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلاَ تُؤْثَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاُولٰٓئِكَ جُهَّالُكُمْ' فَاِيَّاكُمْ وَالْاَمَانِيَّ الَّتِيْ تُضِلُّ اَهْلَهَا' فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لاَ يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلاَّ كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ۔ تابعه نعيم عن ابن المبارك عن معمر عن الزهري عن محمد بن جبير۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا یَعْقُوْبُ، ثنا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَرِیْبٍ مِنْ ثَمَانِیْنَ رَجُلاً مِنْ قُرَیْشٍ لَیْسَ فِیْهِمْ اِلاَّ قُرَشِیٌّ، لاَ وَاللّٰهِ مَا رَأَیْتُ صَفِیْحَةَ وُجُوْهِ رِجَالٍ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْ وُّجُوْهِهِمْ یَوْمَئِذٍ، فَذَكَرُوا النِّسَآءَ فَتَحَدَّثُوْا فِیْهِنَّ فَتَحَدَّثَ مَعَهُمْ حَتّٰی اَحْبَبْتُ اَنْ یَّسْكُتَ، قَالَ: ثُمَّ اَتَیْتُهُ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ فَاِنَّكُمْ اَهْلُ هٰذَا الْاَمْرِ مَالَمْ تَعْصُوا اللّٰهَ، فَاِذَا عَصَیْتُمُوْهُ بَعَثَ اِلَیْكُمْ مَنْ یَلْحَاكُمْ كَمَا یُلْحٰی هٰذَا الْقَضِیْبُ لِقَضِیْبٍ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ لَحَا قَضِیْبَهٗ فَاِذَا هُوَ اَبْیَضُ یَصْلِدُ۔

(۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ، ثنا سُكَیْنٌ، ثنا سَیَّارُ بْنُ سَلاَمَةَ سَمِعَ اَبَا بَرْزَةَ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ اِذَا اسْتَرْحَمُوْا رَحَمُوْا، وَاِذَا عَاهَدُوْا اَوْفَوْا، وَاِذَا حَكَمُوْا عَدَلُوْا فَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

(۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُكَیْنُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ سَیَّارِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ مَا عَمِلُوْا بِثَلاَثٍ۔

(۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لاَ یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔

(۶) حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ نِ الْحَارِثِیُّ، قَالَ: نا رَوْحٌ، قَالَ: ابْنُ جُرَیْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ۔

ترمذی نے ایک روایت عمرو بن العاص سے نقل کی ہے:

(۷) كَانَ نَاسٌ مِنْ رَبِیْعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِیَنَّ قُرَیْشٌ اَوْ لَیَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ جُمْهُوْرٍ مِنَ الْعَرَبِ غَیْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: قُرَیْشٌ وُلاَةُ النَّاسِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔ وفی الباب، عن ابن عمر، وابن مسعود، وجابر، هذا حدیث حسن صحیح غریب۔

(۸) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّانِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلاَمِ اِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِیَةً لِهٰذَا الشَّانِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ وَ اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو قَالُوْا: ثنا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ ابْنُ يَعْقُوْبَ' انبأ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ' انبأ الشَّافِعِيُّ' انبأ ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ' عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ' عَنْ شَرِيْكِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَمِرٍ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقُرَيْشٍ: اَنْتُمْ اَوْلَى النَّاسِ بِهٰذَا الْاَمْرِ مَا كُنْتُمْ مَعَ الْحَقِّ اِلَّا اَنْ تَعْدِلُوْا عَنْهُ فَتُلْحَوْنَ كَمَا تُلْحٰى هٰذِهِ الْجَرِيْدَةُ۔ يُشِيْرُ اِلٰى جَرِيْدَةٍ بِيَدِهٖ۔

⑩ اَخْبَرَنَا الْقَاضِى اَبُو الطَّيِّبِ الطَّبَرِيُّ' قَالَ: انبأنا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ اَحْمَدَ الْبَيْضَاوِيُّ' قَالَ: انبأنا اَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْجَارُوْدِ الرَّقِّيُّ' قَالَ: سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُوْلُ: نَاظَرَ الشَّافِعِى محمد بن الحسن بالرقة' فَقَطَعَه الشافعي فَبَلَغَ ذٰلِكَ هَارُوْنَ الرَّشِيْدَ' فَقَالَ هَارُوْنُ: أما علم محمد بن الحسن اِذَا نَاظَرَ رجلا من قريش انه يقطعه سائلا او مجيبا؟ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَدِّمُوْا قُرَيْشًا' وَلَا تَقَدَّمُوْهَا' و تعلموا منها ولا تعلموها' فان علم العالم منهم يسع طباق الارض۔

⑪ اَخْرَجَ اَحْمَدُ مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِى الْهُزَيْلِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْكُوْفَةَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ: لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ قُرَيْشٌ لَنَجْعَلَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِىْ جُمْهُوْرٍ مِّنْ جَمَاهِيْرِ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: كَذَبْتَ' سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' يَقُوْلُ: قُرَيْشٌ قَادَةُ النَّاسِ۔

⑫ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِىْ اَبِىْ' ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ' ثنا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ' قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اَبِى الْهُزَيْلِ قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَتَخَوَّلُنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ: لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ قُرَيْشٌ ليضعنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِىْ جُمْهُوْرٍ مِنْ جَمَاهِيْرِ الْعَرَبِ سِوَاهُمْ' فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: كَذَبْتَ' سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

⑬ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ' قَالَ: ثنا عَفَّانُ' قَالَ: ثنا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الاودى' عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ' قَالَ: تَوَفَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ فِىْ طَائِفَةٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ' قَالَ: فَجَاءَ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَبَّلَهٗ' وَقَالَ: فَدَاكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ مَا اَطْيَبَكَ حَيًّا وَمَيِّتًا' مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فذكر الحديث۔ قَالَ: فَانْطَلَقَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ يَتَقَاوَدَانِ حَتّٰى اَتَوْهُمْ فَتَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا اُنْزِلَ فِى الْاَنْصَارِ' وَلَا ذَكَره رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَاْنِهِمْ اِلَّا وَذَكَرَهٗ' وَقَالَ: وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا' سَلَكْتُ وَادِىَ الْاَنْصَارِ' وَلَقَدْ عَلِمْتَ يَا سَعْدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَنْتَ قَاعِدٌ' قُرَيْشٌ وُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ' فَبَرُّ النَّاسِ تَبَعٌ لِبَرِّهِمْ' وَفَاجِرُهُمْ تَبَعٌ لِفَاجِرِهِمْ قَالَ: فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ: صَدَقْتَ نَحْنُ الْوُزَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْاُمَرَاءُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

① ❁ بخاری:۲/۱۰۵۷۔ کتاب الاحکام باب الامراء من قریش۔ بخاری:۱/۴۹۷۔ کتاب المناقب' باب مناقب قریش۔ ❁ السنن الکبرٰی:۸/۱۴۱۔ کتاب قتال اھل البغی باب الائمۃ من قریش۔

② ❁ مسند احمد:۱/۴۵۸۔ عن عبداللّٰہ بن مسعود۔ ❁ مجمع الزوائد:۵/۱۹۲' ۱۹۳۔ کتاب الخلافۃ باب الخلفاء الاثنی عشر۔ عن عبداللّٰہ بن مسعود۔

③ ❁ مسند احمد:۳/۴۲۱۔ ❁ مجمع الزوائد ۵/۱۹۲۔ السنن الکبرٰی للبیہقی ۸/۱۴۴۔ عن انس۔ مسند احمد:۴/۴۲۴ عن ابی برزہ' مجمع الزوائد ج۵ ص۱۹۲ اور السنن الکبرٰی للبیہقی ج۸ ص۱۴۴ عن انس مندرجہ ذیل عبارت بھی منقول ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ' اَلْاُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ' لِيْ عَلَيْهِمْ حَقٌّ وَلَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقٌّ مَا فَعَلُوْا ثَلَاثًا مَا حَكَمُوْا' فَعَدَلُوْا' وَاسْتُرْحِمُوْا فَرَحِمُوْا وَعَاهَدُوْا فَوَفُوْا فَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

④ ❁ مسند ابی داود الطیالسی ص۱۲۵۔ ماروی عن ابی برزۃ واسمہ نضلۃ بن عبیدؓ ---

⑤ ❁ بخاری:۲/۱۰۵۷۔ کتاب الاحکام' باب الامراء من قریش۔ ❁ بخاری:۱/۴۹۷۔ باب المناقب' مناقب قریش۔ ❁ مسلم:۲/۱۱۹۔ کتاب الامارۃ' باب الناس تبع لقریش والخلافۃ فی قریش۔ مسلم نے ما بقی من الناس اثنان نقل کیا ہے۔ ❁ السنن الکبرٰی ۸/۱۴۱۔ کتاب قتال اھل البغی باب الائمۃ من قریش۔ عن ابن عمر۔ ❁ کنز العمال:۶/۴۹۔ حدیث نمبر ۱۴۷۹۴۔ عن ابن عمر۔

⑥ ❁ مسلم:۲/۱۱۹۔ کتاب الامارۃ' باب الناس تبع لقریش والخلافۃ فی قریش۔ ❁ مسند احمد:۳/۳۳۱' ۳۷۹' ۳۸۳۔ عن جابر بن عبداللّٰہ۔ ❁ السنن الکبرٰی بیہقی:۸/۱۴۱۔ کتاب قتال اھل البغی باب الائمۃ من قریش۔ عن جابر بن عبداللّٰہ۔

⑦ ❁ ترمذی ابواب الفتن باب ما جاء ان الخلفاء من قریش الٰی ان تقوم الساعۃ۔ ❁ مجمع الزوائد:۵/۱۹۵۔ کتاب الخلافۃ' باب الخلفاء الاثنی عشر۔ عن سھل بن سعد۔

⑧ ❁ بخاری:۱/۴۹۶۔ کتاب المناقب' باب المناقب وقول اللّٰہ تعالٰی یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی۔ وجعلنا کم شعوبا وقبائل۔ ❁ مسلم:۲/۱۱۹۔ کتاب الامارۃ' باب الناس تبع لقریش والخلافۃ فی قریش۔ عن ابی ھریرۃ۔ مسلم نے انہی سے الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم لمسلمھم وکافر ھم لکافرھم۔ ❁ مسند احمد:۲/۲۴۳۔ عن ابی ھریرۃ۔ ❁ مسند احمد:۴/۱۰۱۔ عن معاویۃ۔ ❁ السنن الکبرٰی بیہقی:۸/۱۴۱۔ کتاب قتال اھل البغی باب الائمۃ من قریش۔ عن ابی ھریرۃ۔

⑨ ❁ السنن الکبرٰی بیہقی ۸/۱۴۴۔ کتاب قتال اھل البغی باب الائمۃ من قریش۔

⑩ ❁ تاریخ بغداد:۲/۶۱۔ ❁ مجمع الزوائد:۱۰/۲۵۔ ❁ اتحاف النبلاء:۲/۲۳۱۔ ❁ تلخیص الحبیر:۲/۳۶۔ ❁ کنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العمال حدیث نمبر۱۳۷۹۱۔ ۳۳۷۸۹۔ ۳۳۷۹۰۔ فتح الباری ج ۱۳۔ ص۱۱۸۔

فی حدیث جبیر بن مطعم رفعه'

قَدِّمُوْا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدَّمُوْهَا۔ اخرجه البیهقی' وعند الطبرانی من حدیث عبداللّٰه بن حنطب' ومن حدیث عبداللّٰه بن السائب مثله' وفی نسخة ابی الیمان' عن شعیب' عن ابی هریرة' عن ابی بکر ابن سلیمان بن ابی حثمة مرسلا انه بلغه مثله۔ واخرجه الشافعی من وجه آخر عن ابن شهاب انه بلغه مثله'۔

فتح الباری شرح بخاری:۱۶/۲۳۵۔ ✿ تلخیص الحبیر ۲/۳۶۔ ✿ اتحاف النبلا:۲/۲۳۱۔ ✿ مجمع الزوائد:۱۰/۲۵۔

✿ کنز العمال حدیث نمبر ۱۳۷۹۱۔ ۳۳۷۸۹۔ ۳۳۷۹۰۔

(۱۱) ✿ فتح الباری:۱۶/۲۳۶۔ کتاب الاحکام۔

نوٹ: مسند میں تو مجھے رجل من بنی بکر کے اور عمرو کے ضمن میں کہیں یہ حدیث ان الفاظ میں نہیں ملی۔ (مرتب)

(۱۲) ✿ مسند احمد:۴/۲۰۳

(۱۳) ✿ مسند احمد:۱/۵۔ ✿ مجمع الزوائد:۵/۱۹۱۔ وفی الصحیح طرف من اوله ورجاله ثقات الا ان حمید بن عبدالرحمن لم یدرک ابابکر۔

(مسند احمد ۱/۵۔ عن حمید بن عبدالرحمٰن۔

(فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ) : وَلَقَدْ عَلِمْتَ يَا سَعْدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَنْتَ قَاعِدٌ: قُرَيْشٌ وُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ فَبَرُّ النَّاسِ تَبَعٌ لِبَرِّهِمْ' وَفَاجِرُهُمْ تَبَعٌ لِفَاجِرِهِمْ۔

مجمع الزوائد ج ۵ ص۱۹۱۔ کتاب الخلافة باب الخلفاء الاثنی عشر۔

مسند احمد:۲/۲۶۱۔ عن ابی هریرة۔ اس مقام پر اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الْاَمْرِ' خِيَارُهُمْ تَبَعٌ لِخِيَارِهِمْ وَشِرَارُهُمْ تَبَعٌ لِشِرَارِهِمْ ہے۔

مسند احمد:۲/۳۱۹ پر عن ابی ھریرۃ۔

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لمسلمهم' وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔

مسند احمد:۲/۳۹۵ پر عن ابی ھریرۃ۔

✿ ✿ ✿

تخریج:

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلنَّاسُ اَتْبَاعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّانِ كُفَّارُهُمْ اَتْبَاعٌ لِكُفَّارِهِمْ وَمُسْلِمُوْهُمْ اَتْبَاعٌ لِمُسْلِمِيْهِمْ۔

مسند احمد:۲/۲۴۳۔ عن ابی ھریرۃ پر منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّانِ' خِيَارُهُمْ اَتْبَاعٌ لِخِيَارِهِمْ وَشِرَارُهُمْ اَتْبَاعٌ لِشِرَارِهِمْ۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ' حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ' ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ' عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ' عَنْ عَمَّارَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَتْ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِی عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ صَالِحُهُمْ تَبَعٌ لِصَالِحِهِمْ وَشِرَارُهُمْ تَبَعٌ لِشِرَارِهِمْ۔ مسند احمد:۱/۱۰۱۔ مجمع الزوائد ۵/۱۹۱۔ عن علی۔

تشریح: ان احادیث میں قریش کی برتری کے متعلق حضورؐ کے ارشادات نقل کئے گئے ہیں۔ ان کو یہ برتری اس طرح حاصل ہوئی کہ قریش کا قبیلہ نبی ﷺ کے جد اعلیٰ قصی بن کلاب کے زمانے تک حجاز میں منتشر تھا۔ سب سے پہلے قصی نے اس کو مکے میں جمع کیا اور بیت اللہ کی تولیت اس قبیلے کے ہاتھ میں آ گئی۔ اسی بنا پر قصی کو مجمع (جمع کرنے والے) کا لقب دیا گیا۔ اس شخص نے اپنے اعلیٰ درجہ کے تدبر سے مکہ میں ایک شہری ریاست کی بنیاد رکھی اور جملہ اطراف عرب سے آنے والے حاجیوں کی خدمت کا بہترین انتظام کیا جس کی بدولت رفتہ رفتہ عرب کے تمام قبائل اور تمام علاقوں میں قریش کا اثر و رسوخ قائم ہوتا چلا گیا۔ قصی کے بعد اس کے بیٹوں عبد مناف اور عبدالدار کے درمیان مکہ کی ریاست کے مناصب تقسیم ہو گئے' مگر دونوں میں سے عبد مناف کو اپنے باپ ہی کے زمانے میں زیادہ ناموری حاصل ہو چکی تھی اور عرب میں اس کا شرف تسلیم کیا جانے لگا تھا۔ عبد مناف کے چار بیٹے تھے۔ ہاشم' عبد شمس' مطلب اور نوفل۔ ان میں سے ہاشم عبدالمطلب کے والد اور رسول اللہ ﷺ کے پردادا کو سب سے پہلے یہ خیال پیدا ہوا کہ اس بین الاقوامی تجارت میں حصہ لیا جائے جو عرب کے راستے بلاد مشرق اور شام و مصر کے درمیان ہوتی تھی اور ساتھ ساتھ اہل عرب کی ضروریات کا سامان بھی خرید کر لایا جائے تاکہ راستے کے قبائل ان سے مال خریدیں اور مکے کی منڈی میں اندرون ملک کے تجار خریداری کے لئے آنے لگیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ایران کی ساسانی حکومت اس بین الاقوامی تجارت پر اپنا تسلط قائم کر چکی تھی جو شمالی علاقوں اور خلیج فارس کے راستوں سے رومی سلطنت او بلاد مشرق کے درمیان ہوئی تھی۔ اس لئے جنوبی عرب سے بحر احمر کے ساحل کے ساتھ ساتھ جو تجارتی راستہ شام و مصر کی طرف جاتا تھا اس کا کاروبار بہت چمک اٹھا تھا۔ دوسرے عربی قافلوں کی بہ نسبت قریش کو یہ سہولت حاصل تھی کہ راستے کے تمام قبائل بیت اللہ کے خدام ہونے کی حیثیت سے ان کا احترام کرتے تھے اس کی بنا پر سب ان کے احسان مند تھے۔ انہیں اس امر کا کوئی خطرہ نہ تھا کہ راستے میں کہیں ان کے قافلوں پر ڈاکہ مارا جائے گا راستے کے قبائل ان سے رہگذر کے وہ بھاری ٹیکس بھی وصول نہ کر سکتے تھے جو دوسرے قافلوں سے طلب کئے جاتے تھے۔ ہاشم نے انہی تمام پہلوؤں کو دیکھ کر تجارت کی اسکیم بنائی اور اپنی اس اسکیم میں اپنے باقی تینوں بھائیوں کو شامل کیا۔ شام کے غسانی بادشاہ سے ہاشم نے' حبش کے بادشاہ سے عبد شمس نے' یمنی امراء سے مطلب نے اور عراق و فارس کی حکومتوں سے نوفل نے تجارتی مراعات حاصل کیں۔ اس طرح ان لوگوں کی تجارت بڑی تیزی سے ترقی کرتی چلی گئی۔ اسی بنا پر یہ چاروں بھائی متجرین (تجارت پیشہ) کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اور جو روابط انہوں نے گردوپیش کے قبائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ریاستوں سے قائم کئے تھے ان کی بنا پر ان کو اصحاب الایلاف بھی کہا جاتا تھا جس کے لفظی معنی "الفت پیدا کرنے والوں" کے ہیں۔

اس کاروبار کی وجہ سے قریش کے لوگوں کو شام، مصر، عراق، ایران، یمن اور حبش کے ممالک سے تعلقات کے وہ مواقع حاصل ہوئے اور مختلف ملکوں کی ثقافت و تہذیب سے براہ راست سابقہ پیش آنے کے باعث ان کا معیار دانش و بینش اتنا بلند ہوتا چلا گیا کہ عرب کا کوئی دوسرا قبیلہ ان کی ٹکر کا نہ رہا۔ مال و دولت کے اعتبار سے بھی وہ عرب میں سب پر فائق ہو گئے اور مکہ جزیرۃ العرب کا سب سے زیادہ اہم تجارتی مرکز بن گیا۔ ان بین الاقوامی تعلقات کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوا کہ عراق سے یہ لوگ وہ رسم الخط لے کر آئے جو بعد میں قرآن مجید لکھنے کے لئے استعمال ہوا۔ عرب کے کسی دوسرے قبیلے میں اتنے پڑھے لکھے لوگ نہ تھے جتنے قریش میں تھے۔ (سورۃ قریش تاریخی پس منظر۔ ص ۴۷۴۔ ج ۶۔ قریش)

ابن خلدون نے یہ بات بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کی ہے کہ اس وقت اسلامی ریاست کی اصل پشت پناہ عرب تھے، اور عربوں کا زیادہ سے زیادہ اتفاق اگر ممکن تھا تو قریش ہی کی خلافت پر۔ دوسرے کسی گروہ کا آدمی لینے کی صورت میں تنازع اور افتراق کے امکانات اتنے زیادہ تھے کہ خلافت کے نظام کو اس خطرے میں ڈالنا مناسب نہ تھا۔ اسی وجہ سے نبی ﷺ نے ہدایت کی تھی کہ "امام قریش میں سے ہوں"۔

نبی ﷺ نے خود بھی قریش میں خلافت رکھنے کی ہدایت دیتے ہوئے یہ بات واضح کر دی تھی کہ یہ منصب ان کے اندر اس وقت تک رہے گا جب تک ان میں مخصوص صفات باقی رہیں گی۔ (ابن حجر، فتح الباری: ۱۳/۹۵)

اس سے خودبخود یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ان صفات کے فقدان کی صورت میں خلافت غیر قریش کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔

(خلافت و ملوکیت ص ۲۵۵، ۲۵۶)

عن جابر ابن سمرة قال سمعت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یقول یکون اثنا عشر امیرا فقال کلمة لم اسمعها۔ فقال ابی انه قال کلهم من قریش۔

تشریح: بخاری میں یہ روایت بہت مختصر ہے۔ لیکن مسلم، ابو داؤد، ترمذی، اور طبرانی وغیرہ میں اس مضمون کی متعدد روایات موجود ہیں جو پوری تفصیل بیان کرتی ہیں اور ان سے اصل مفہوم کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ بارہ خلفاء یا امراء (الفاظ مختلف ہیں) کے دور تک اسلام زبردست اور طاقت ور رہے گا، امت ایک نظام میں مجتمع رہے گی، اور کسی کی عداوت ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔ مسلمانوں کی تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف امراء پر اس کی پیشین گوئی کا اطلاق کیا جا سکتا ہے اور بعض لوگوں نے اس کی کوشش بھی کی ہے لیکن بہرحال ان تفصیلات سے یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ ان بارہ امراء یا خلفاء سے مراد ائمہ اثنا عشر نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کے ہاتھ میں حکومت نہیں رہی۔

(رسائل و مسائل حصہ سوم ص ۱۷۳)

تخریج:

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَكُوْنُ اثنا عَشَرَ اَمِيْرًا' فَقَالَ: كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا' فَقَالَ اَبِيْ: اِنَّهُ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

② حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ' قَالَ: نا سُفْيَانُ' عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ' عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ' قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ' فَسَاَلْتُ اَبِيْ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

③ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ' قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِيْ حَتّٰى يَمْضِيَ فِيْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً' قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ قَالَ: فَقُلْتُ لِاَبِيْ: مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

ترمذی میں جابر بن سمرۃ سے مروی روایت:

④ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ اثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا' قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ' فَسَاَلْتُ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ' فَقَالَ: قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔ هذا حديث حسن صحيح' وقد روى من غير وجه عن جابر بن سمرة

⑤ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ' قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ' قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلٰى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ اَفْهَمْهَا' فَقُلْتُ لِاَبِيْ: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

ایک اور روایت میں ہے

⑥ قَالَ: اَنْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيْ اَبِيْ' فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا مَنِيْعًا اِلٰى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً' فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيْهَا النَّاسُ' فَقُلْتُ لِاَبِيْ: مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

ابو داؤد میں منقول روایت:

⑦ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ' سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً' كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ' فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَفْهَمْهُ' قُلْتُ لِاَبِيْ: مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

دوسری روایت میں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا إِلٰى اثْنَى عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوْا، ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيْفَةً قُلْتُ لِأَبِيْ: يَا أَبَتِ مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

مآخذ:

① ✿ بخاری:۲/۱۰۷۲۔ کتاب الاحکام، باب--- ✿ المعجم الکبیر للطبرانی:۲/۲۱۴۔ عن جابر بن سمرة۔

② ✿ مسلم:۲/۱۱۹۔ کتاب الامارة باب الناس تبع لقریش والخلافة فی قریش۔

③ ✿ مسلم:۲/۱۱۹۔ کتاب الامارة، باب الناس تبع لقریش والخلافة فی قریش۔

ایک دوسری روایت میں جو جابر بن سمرہ سے مروی ہے فقال: لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعة او یکون علیکم اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

④ ✿ ترمذی ابواب الفتن، باب ما جاء فی الخلفاء۔ ✿ المعجم الکبیر للطبرانی ۲/۲۵۵۔ عن جابر بن سمرة۔

⑤ ✿ مسلم:۲/۱۱۹۔ کتاب الامارة۔ المعجم الکبیر للطبرانی:۲/۲۳۲۔ عن جابر بن سمرة۔

⑥ ✿ مسلم:۲/۱۱۹۔ کتاب الامارة، باب الناس تبع لقریش والخلافة فی قریش۔

⑧ ✿ ابو داؤد:۴/۱۰۶۔ کتاب المهدی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ سیّد مودودیؒ

مفکرِ اسلام۔ مفسّرِ قرآن

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

کی تابناک زندگی کے تابناک گوشوں کی روداد

بڑے انسان کی بڑی باتیں

ایک سو سے زائد نامور اہلِ قلم کی خوبصورت اور پُر اثر تحریریں

سائز	20x30/8	دو رنگوں میں طباعت
جلد اول	998 صفحات	قیمت مجلد -/650 روپے
جلد دوم	808 صفحات	قیمت مجلد -/600 روپے
جلد سوم	950 صفحات	قیمت مجلد -/625 روپے

ادارہ معارف اسلامی

منصورہ۔ ملتان روڈ' لاہور۔ پاکستان فون: 7830033

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اِدارہ معارفِ اِسلامی
منصورہ ۔ لاہور ۔ پاکستان